مؤلف
ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

صحابہ کرام
انسائیکلوپیڈیا

صحابہ کرامؓ سے متعلق بھرپور معلومات پر مبنی سوالاً جواباً
لکھی جانے والی سب سے مفصل، مستند اور ضخیم کتاب

اریب پبلیکیشنز
1542, Pataudi House, Daryaganj, New Delhi 2

کتاب	:	صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا
مصنف	:	ڈاکٹر ذوالفقار کاظم
ناشر	:	اریب پبلیکیشنز
سنہ اشاعت	:	2008
قیمت		
صفحات		

Sahaba-E-Kram Encyclopeadia

Dr. Zulfiqar Qazim

ناشر

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی

فون:23282550/23284740 فیکس:23267510

E-mail: apd@bol.net.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر وکرم ہے کہ اس نے مختصر سے عرصہ میں بیت العلوم لاہور کو بہت سی مفید اور اصلاحی کتب کی نشر واشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کتب نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ملکی اور غیر ملکی سطح پر بہت سے علم دوست اور صاحب ذوق حضرات سے خراج تحسین وصول پایا ہے۔ اسی سلسلے کی مندرجہ ذیل دو کتابیں جنہیں ڈاکٹر ذوالفقار کاظم صاحب نے ایک خاص معاہدے کے تحت ترتیب دیا ہے، سوالاً جواباً لکھی جانے والی اپنی نوعیت کی منفرد اور مستند ترین کتابیں ہیں۔

۱۔ قرآن حکیم انسائیکلوپیڈیا

۲۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم انسائیکلوپیڈیا

یہ کتابیں صرف عوام میں ہی نہیں بلکہ اسکول، کالج، یونیورسٹی، دینی مدارس اور ملک بھر کے مکاتب کے طلباء اور اساتذہ میں یکساں مقبول ہوئیں، اور ملک بھر کی لائبریریوں اور کوئز پروگرام منعقد کروانے والوں کی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ فللہ الحمد ولہ الشکر کلہ۔

اسی سلسلے کی ایک اور پیش رفت ''صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا'' کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آنحضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ جاں نثار صحابہ کرامؓ جنہیں انبیائے کرام کے بعد دنیا کی مقدس ترین ہستیاں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جن کے بارے میں قرآن کریم کی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی ضمانت موجود ہے، اور جنہیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابی کالنجوم فرما کر ستاروں کی مانند قرار دیا ہے،

روئے زمین پر وہ مبارک ہستیاں تھیں، جن کی سانسیں قرآن وسنت کی معطر خوشبوؤں سے لبریز تھیں، اور جن کا ہر ہر لمحہ قال اللہ وقال الرسول کی مکمل عکاسی کرتا تھا۔

ڈاکٹر ذوالفقار کاظم صاحب نے ان مبارک ہستیوں کی سیرت وکردار اور تذکرہ کو سوالاً جواباً باحوالہ ایک خاص معاہدے کے تحت جمع کیا ہے جو بلاشبہ صحابہ کرامؓ کے موضوع پر سوالاً جواباً لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے مفصل، مستند اور ضخیم کتاب ہے۔ ہر سوال کا جواب کئی کئی حوالہ جات سے مزین اور ہر قسم کے فروعی اختلاف سے مبرا ہے۔ امید ہے کہ صحابہ کرامؓ سے متعلق یہ معلوماتی خزانہ جہاں اہل علم اساتذہ اور طلباء کی پیاس بجھائے گا، وہاں ان لوگوں کے لئے بھی بے حد مفید ثابت ہوگا جو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ "صحابہ کرامؓ انسائیکلوپیڈیا" کو شرف قبولیت سے نوازیں اور اس کے مولف، ناشر اور طباعت میں حصہ لینے والے جملہ کارکنان کو اجر عظیم عطا فرمائیں۔ آمین

محتاج دعاء

محمد ناظم اشرف

﴿عرضِ مؤلف﴾

ذات باری تعالیٰ، کائنات کی وہ عظیم ترین ہستی ہیں جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے
گی، اس نے تخلیق کائنات کے بعد جب اشرف ترین مخلوق انسان کو پیدا کیا تو اس کی ہدایت کے
لئے انبیاءؑ مبعوث فرمائے چنانچہ حضرت آدمؑ سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ نبی آخرالزماںؐ پر ختم
ہوگیا۔ اللہ کے بعد رسول اللہؐ ہی کائنات کی سب سے بڑی ہستی قرار پائے۔ آپؐ کے بعد آپؐ کی
ذات اقدس پر ایمان لانے والے اور آپؐ کے تربیت یافتہ صحابہؓ کائنات میں سب سے افضل
ہیں۔

اللہ اور اس کے نبیؐ پر ایمان لانے والی ان بابرکت اور معتبر ہستیوں نے نہ صرف رسول
اللہ کو اپنا نجات دہندہ اور خیر خواہ تسلیم کیا بلکہ ہر نازک لمحے پر آپ کی آواز پر لبیک کہی۔ یہ وہ لوگ
تھے جنہوں نے اپنا تن من دھن حضورؐ کے ایک اشارے پر قربان کردیا اور اپنی زندگیاں آقا کے
احکامات وسنت کی پیروی اور خدمت اسلام کے لئے وقف کردیں۔ رسول رحمتؐ کی ذات
بابرکات پر ایمان لانے والے ان صحابہؓ کی زندگیوں، ایثار وقربانی، علم وفضل اور اعمال وافعال کا صحیح
ادراک آج کے مسلمان کے لئے انتہائی مشکل ہے۔ تاہم تاریخ کے اوراق سے ہمیں جس قدر بھی
علم ہوتا ہے اور اپنے فہم وشعور سے ہم جس قدر بھی ان نفوس قدسی کے بارے میں سمجھ سکتے ہیں۔ وہ
بھی ہمارے لئے بہت بڑی سعادت ہے۔

صحابہؓ کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ لیکن ان سب کے حالات زندگی کتب تفاسیر،
کتب سیرۃ اور کتب تاریخ میں نہیں ملتے۔ ان میں سے صرف چند سو صحابہؓ ایسے ہیں جن کے
حالات زندگی زیادہ تفصیل سے ملتے ہیں۔ اس طرح بہت سے صحابہؓ کے حالات نامکمل ہیں۔ اکثر
صحابہؓ کے تو نام ہی ملتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے نام بھی تاریخ میں محفوظ نہیں۔ پھر بہت
سے صحابہؓ کے حالات وواقعات کے بارے میں مؤرخین اور سیرۃ نگاروں میں اختلاف ہے اور یہ
اختلاف اس وقت سے چلا آرہا ہے جب صحابہؓ کی سیرت پر کتابیں لکھنے کا آغاز ہوا۔ ہر دور کے
محققین نے اپنی اپنی تحقیق اور آراء کے مطابق صحابہؓ کی زندگیوں کے بارے میں لکھا۔ موجودہ

صدی میں صحابہ کرامؓ پر بہت سی کتابیں لکھی گئیں لیکن ان میں بھی بہت سے موقعوں پر اختلاف رائے موجود ہے۔اسی طرح حالیہ چند برسوں میں محترم جناب طالب ہاشمی صاحب کی قابل قدر کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں تحقیق بھی ہے اور آراء بھی۔لیکن اس کے باوجود بعض موقعوں پر قاری کسی حتمی نتیجے تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔اور ایک محقق اور علم دوست شخصیت راجہ رشید محمد نے بھی اپنے ماہنامہ نعت کے ذریعے اصحاب رسولؐ کے حوالے سے کچھ تحقیقی کام شائع کیا ہے اور بلاشبہ انہوں نے یہ کام بڑی لگن اور جستجو سے کیا تاہم ان میں بھی بعض صحابہؓ کے ناموں اور دیگر واقعات میں اختلاف موجود ہے۔

زیر نظر کتاب صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا میں تمام بڑے بڑے صحابہؓ کی زندگیوں کے بارے میں مختصر مگر جامع معلومات دی گئی ہیں۔جہاں مختلف آراء سامنے آتی ہیں۔ان سب کو یکجا کر دیا گیا ہے۔صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کے خاص خاص لمحات،کارنامے اور واقعات اختصار کے ساتھ شامل کئے گئے ہیں۔بہت سے صحابہؓ کی زندگی کے مختلف پہلو ہیں تاہم ان کے حالات زندگی کسی ایک خوبی کے حوالے سے متعلقہ حصے میں شامل کئے گئے ہیں،اگر چہ اسے صحابہؓ کے بارے میں مکمل کتاب تو نہیں کہا جا سکتا۔کیونکہ اس کے لئے ہزاروں صفحے درکار ہیں تاہم کوشش کی گئی ہے کہ ان پاکباز ہستیوں کے بارے میں اور ان سے متعلقہ زیادہ سے زیادہ معلومات اس کتاب میں شامل کر دی جائیں۔تمام تر احتیاط اور کوشش کے باوجود غلطی کا احتمال موجود ہے۔اس لئے قارئین خصوصاً اہل علم حضرات کی آراء کو اہمیت دی جائے گی تاکہ اس کتاب کو مزید سنوارنے میں مدد مل سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے۔آمین

مؤلف

ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

فہرست

﴿سابقون الاولون اور ہجرت تک کے انصار صحابہؓ﴾ ۴۴۸

﴿ہجرت نبوی سے رحلت نبوی تک﴾

خصوصی اہمیت و اعزاز کے حامل صحابہؓ

﴿عظمت صحابہؓ﴾

اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تعریف۔ تاریخ اور طبقاتِ صحابہؓ

سوال: صاحب اور صحابی کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: صاحب کے لغوی معنی دوست، ساتھی، یار، مالک، مختار یا بادشاہ وغیرہ کے ہیں۔ یہ لفظ تعظیم کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ اسی طرح صاحب رسول کا مطلب ہے رسول اللہؐ کے مومن دوست یا ساتھی۔ اس لیے صحابی کے لغوی معنی رسول اللہ کے مومن دوست یا ساتھی یا ہم مجلس ہیں۔ صحابی کی جمع صَحَابہ یا صحابیہ ہے۔

(المنجد۔ فیروز اللغات۔ اردو۔ جدید اردو لغت)

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کی تعداد بتائیں؟

جواب: محدثین اور جمہور علماء و سیرت نگاروں کے مطابق صحابی اسے کہا جاتا ہے جسے ایک عرصے تک رسول اللہؐ کے ساتھ نشست و برخاست کا موقع ملا ہو۔ صحابہ کی تعداد مختلف ادوار میں مختلف رہی ہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن مسیب نے صحابی کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب: وہ کہتے ہیں کہ صحابی اسے کہا جائے گا جس نے دو ایک غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شرکت کی ہو اور کم از کم سال دو سال تک رسول اللہؐ کے ساتھ رہا ہو۔

(اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: قاضی ابوبکر محمد بن الطیب اور قاضی عبدالبر صحابی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: وہ کہتے ہیں کہ صحابی صحبت سے مشتق ہے مگر صحبت کی مخصوص مقدار سے مشتق نہیں بلکہ اس کا اطلاق ہر اس شخص پر کیا جا سکتا ہے جو کم یا زیادہ حضورؐ کے ساتھ رہا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ خصوصاً اس شخص کو صحابی کہا جا سکتا جو کسی کے ہاں کافی عرصے تک رہا ہو۔ اس شخص کو صحابی نہیں کہہ سکتے جس نے

کسی سے صرف ایک گھنٹہ ملاقات کی ہو یا صرف چند قدم ساتھ چلا ہو یا اس سے کوئی حدیث سنی ہو۔ جبکہ قاضی عبدالبر کے مطابق ہر شخص کو صحابی کہہ سکتے ہیں جو دور رسالت میں موجود تھا۔ (اسد الغابہ۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: ابوالحسن صحابی کی تعریف کس طرح کرتے ہیں؟

جواب: ان کے نزدیک صحابی وہ ہے جو اتباع کے انداز میں رسول اللہؐ کے ساتھ طویل عرصہ رہا ہو اور آپؐ سے علم حاصل کیا ہو۔ جن لوگوں نے اس کے بغیر آپؐ سے طویل صحبت اٹھائی علم تو حاصل کیا لیکن طویل صحبت نہیں اٹھائی وہ صحابی نہیں ہیں۔ جیسے وفود میں آنے والے لوگ۔ (معتمد۔ فتح المغیث)

سوال: امام بخاریؒ، امام احمدؒ بن حنبل اور علیؒ بن مدینی صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: ان تینوں محدثین اور بعض دوسرے محدثین کے مطابق صحابی ان لوگوں کو کہا جا سکتا ہے جنہوں نے حالت اسلام میں رسول اللہ کو دیکھا ہے بلکہ آنکھوں سے دیکھنا بھی ضروری نہیں صرف ملاقات کرنا کافی ہے۔ ان کے نزدیک ہر وہ شخص صحابی ہے جس نے کسی ساعت بھی صحبت اٹھائی ہو۔ امام احمدؒ بن حنبل تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ہر وہ مسلمان صحابی ہے جو ایک مہینے، ایک دن یا ایک لمحہ بھی حضورؐ کی صحبت میں رہا ہو۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حافظ ابن حجر عسقلانی صحابی کی تعریف میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ان کے نزدیک بچے بھی صحابہ میں داخل ہیں کیونکہ رسول اللہؐ نے انہیں دیکھا ہو گا تاہم وہ لوگ صحابی نہیں ہیں جنہوں نے حضورؐ کو وصال کے بعد دیکھا۔

(اصابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتایئے بعض دوسرے محدثین صحابی کی تعریف کس طرح کرتے ہیں؟

جواب: بعض لوگوں کے مطابق صحابی صرف وہ شخص ہے جس نے رسول اللہؐ سے

احادیث کی روایت کی ہو۔ بعض کے نزدیک صحابی ہونے کے لیے صرف طویل صحبت ہی کافی نہیں بلکہ آپ کی صحبت علم و عمل کے حصول کے لیے اختیار کی ہو۔ بعض لوگ ہر اس مسلمان کو صحابی کہتے ہیں جس نے حالت بلوغت اور بہ قائم ہوش و حواس آپ ﷺ کو دیکھا ہو۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے صحابہ کی مکمل تعداد اور نام کیوں محفوظ نہ رہ سکے؟

جواب: صحابہ کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی کیونکہ اپنے دینی مشاغل، جنگی معرکوں اور بعض دوسری وجوہات کی بنا پر خود صحابہ بھی اپنی تعداد اور نام محفوظ نہ رکھ سکے۔ اکثر صحابہ صحرا نشین بدوی اور گمنام بھی تھے۔　　　(اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: مختلف اوقات میں صحابہؓ کی تعداد مختلف رہی ہے۔ محدثین اور آئمہ نے ان کی تعداد کیا بتائی ہے؟

جواب: ابتداء میں صحابہؓ کی تعداد کم تھی۔ ہجرت مدینہ تک اس میں کافی اضافہ ہوا۔ غزوہ بدر میں یہ تعداد 313 یا اس سے کچھ زیادہ ہو گئی۔ بعد میں مزید اضافہ ہوتا رہا۔ فتح مکہ میں یہ تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی اور حجۃ الوداع میں تیرہ ہزار بتائی گئی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت یہ تعداد لاکھوں میں تھی۔

(صحیح بخاری۔ اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: "جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں مجھے ان کا نام لکھ کر دو۔" بتایئے یہ تعداد کتنی تھی؟

جواب: جب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی گئی تو پندرہ سو صحابہؓ کے نام سامنے آئے۔ چونکہ اس حدیث کا زمانہ تعین نہیں اس لیے مختلف آراء ہیں۔ یہ حکم جنگ احد کے موقع پر دیا گیا۔ بعض نے کہا کہ غزوۂ خندق کے موقع پر اور بعض نے کہا

کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ حکم دیا گیا۔ (فتح الباری۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے مختلف حیثیتوں سے صحابہؓ کے طبقات کون سے ہیں؟

جواب: مختلف حیثیتوں سے صحابہؓ کے مختلف طبقات ہیں۔ خلفائے راشدینؓ صحابہ کرامؓ میں سب سے افضل ہیں۔ ان کے بعد ازواج مطہراتؓ، اولین مہاجرین، اصحاب عقبہ، اصحاب بدر، اہل مشاہد (جنگوں کے شرکاء میں وہ افضل ہیں جو پہلی جنگوں میں شریک ہوئے۔ پھر بعد والے) (اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

کتب صحابہؓ

سوال: صحابہ کرامؓ کے حالات زندگی اور کارناموں پر کتنی کتابیں لکھی گئیں؟

جواب: صحابہ کرامؓ کے حالات پر مختلف دور میں اب تک سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں اور سیرت کی بے شمار کتابوں میں ان کے تذکرے موجود ہیں۔ یہ کتابیں عربی، اردو اور دوسری زبانوں میں لکھی گئیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: صحابہ کرامؓ کی تاریخ، حالات زندگی اور کارناموں پر لکھی جانے والی مشہور کتابوں کے نام بتا دیں؟

جواب: سب سے پہلی کتاب امام بخاریؒ نے اسماء الصحابہؓ کے نام سے لکھی۔ پھر علامہ ابو القاسم کی معجم الصحابہؓ۔ پھر ابوبکر بن ابوداؤد، ابو علی، ابو حفص، ابو منصور، ماوردی، ابن حبان، ابن مندہ، ابونعیم، قاضی ابن عبدالبر، ابن فتحون، ابو موسیٰ، علامہ ذہبی، حافظ ابن حجر عسقلانی، جلال الدین سیوطی، ابن سعد کی کتابیں اصابہ، اسد الغابہ، استیعاب، تاریخ طبری، عین الاصابہ سیر الصحابہ وغیرہ۔

کتب احادیث۔ مستدرک حاکم۔ سیر اعلام النبلاء، فتوح البلدان، فتوح الشام،

تاریخ طبری، البدایہ، المغازی، انساب الاشراف، اخبار الطوال، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، حیاۃ الصحابہ۔ المستدرک، اصحاب بدر، رحمۃ للعالمین۔ ترجمان السنہ، سیرت کبریٰ، تذکرہ حفاظ، غلامان اسلام، تاریخ اسلام، تاریخ الخلفاء، خلفائے راشدین، دلائل، تاریخ یعقوبی، مروج الذہب، ازالۃ الخفاء، مکتوبات نبوی، مقام صحابہ اور موجودہ دور میں لکھی جانے والی جناب طالب ہاشمی کی بہت سی کتابیں۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: کتب احادیث، کتب سیرت اور صحابہؓ پر دیگر کتب سے اصحاب رسولؐ کی کونسی خوبیوں اور اوصاف کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: صحابہ کرامؓ بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں کے حامل تھے۔ جن کی وجہ سے انہیں ایک دوسرے پر امتیاز حاصل تھا۔ کتب احادیث اور دیگر کتب کے مطابق اصحاب رسولؐ کے جو اوصاف و خصائل سامنے آئے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ ایمان و اطاعت۔ وہ صحیح اور راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔
☆ ایثار کے پیکر۔ مالی اور جانی ایثار و قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔
☆ اتحاد و تعاون، باہمی اخلاص اور پیار و محبت کا بہترین نمونہ تھے۔
☆ اللہ پر اعتماد و یقین کرنے والے اور اس کے فضل و احسان کے طلب گار۔
☆ عبادت و ریاضت اور اعمال و افعال میں ثابت قدم رہنے والے۔
☆ شخصی وجاہت، قوت ارادی، سخاوت و فیاضی اور عدل و انصاف جیسی خوبیوں کے حامل۔

(القرآن، کتب احادیث، صحابہؓ کا عہد زریں، مرکزی مجالس)

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

﴿قرآن اور صحابہؓ﴾

سوال: سورۃ التوبہ میں صحابہ کرامؓ کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: پارہ گیارہ سورۃ التوبہ کی آیت 112 میں صحابہ کرامؓ کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ **التائبون**.................................یعنی "توبہ کرنے والے، بندگی کرنے والے، شکر کرنے والے، دنیا سے بے تعلق رہنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے۔" (القرآن المجید)

سوال: بتایئے صلح حدیبیہ میں بیعت کرنے والے صحابہ کا ذکر قرآن پاک میں کس انداز میں کیا گیا ہے؟

جواب: اس بیعت کو بیعت رضوان اور ان صحابہ کو اصحاب الشجرہ کہا گیا ہے۔ قرآن پاک کے 26 ویں پارے سورۃ الفتح کی آیت 18 میں ارشاد ربانی ہے: **لقد رضي الله**.................................ترجمہ: "اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان ایمان والوں سے جب بیعت کی انہوں نے تجھ سے اس درخت کے نیچے۔ پس اللہ نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔ پھر اتارا ان پر اطمینان اور سکون اور ایک فتح قریب کا انعام دیا۔" (القرآن۔ تفسیر روح البیان)

سوال: اولین مہاجرین اور انصار کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے؟

جواب: پارہ گیارہ کی سورۃ التوبہ آیت 100 میں فرمان باری تعالیٰ ہے: **والسابقون الأولون**.................ترجمہ: "اور وہ مہاجرین اور انصار اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کرنے اور امداد کرنے میں پہل کی اور جو ان کے پیچھے آئے، نیکی اور نیک نیتی سے، تو اللہ راضی ہے ان سے اور وہ راضی ہیں اللہ

ہے۔ اور تیار رکھے ہیں ان کے لیے باغ، جن کے نیچے بہتی ہوئی نہریں ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (القرآن تفسیر ابن کثیر)

سوال: پارہ 17 کی سورۃ الحج میں مہاجرین کا ذکر کس طرح کیا گیا ہے؟

جواب: آیت 40 میں ہے: الذین اخرجو .... ترجمہ: ''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی۔ وہی لوگ پکے سچے مومن و مسلمان ہیں اور ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔'' (القرآن تفسیر عزیزی)

سوال: اللہ تعالیٰ نے مومن کو بہتر امت قرار دیا ہے۔ کس آیت میں؟

جواب: پارہ 4 کی سورۃ آل عمران کی آیت 110 میں صحابہ کرامؓ اور ان جیسے دوسرے مومنین سے ان الفاظ میں خطاب کیا گیا ہے: کنتم خیر .... باللہ
ترجمہ: ''تم سب امتوں میں سے بہتر امت ہو، تمہیں پیدا کیا گیا ہے یا چن لیا گیا ہے کہ تم انسانوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔'' (القرآن۔ تفسیر عزیزی۔ فتح الخبیر)

سوال: بتایئے قرآن پاک میں جنگ بدر کے حوالے سے صحابہ کرامؓ کو کس طرح مخاطب کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ آل عمران آیت 123 میں فرمایا گیا: ولقد نصر......... تشکرون۔
ترجمہ: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں تمہاری مدد کی۔ اس کے باوجود کہ تم لوگ دشمن کے مقابلے میں کمزور اور بے حقیقت تھے۔ پس خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ اس کے شکر گزار ہو۔'' (القرآن۔ مدارج النبوۃ)

سوال: مجاہدین غزوہ احد میں سب کے سب صحابہ کرامؓ تھے۔ بتایئے ان کے بارے میں کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب:۔ قرآن پاک کے چوتھے پارے کی سورۃ آل عمران آیت 121 میں ارشاد ہوتا ہے: واذ ....المومنون. ترجمہ: "(اے میرے نبیؐ) ایک وقت وہ بھی تھا جب تم اپنے بال بچوں کے ساتھ صبح ہی نکل کھڑے ہوئے۔ اور ایمان والوں کو لڑائی کے مورچے پر بٹھا رہے تھے۔ اور خدا سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے پسپا ہونے کا ارادہ کیا لیکن پھر وہ سنبھل گئے۔ کیونکہ خدا ان کا سرپرست تھا۔ اور مومنوں کو خدا پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔" (القرآن تفسیر عثمانی۔ فتح الحمید)

سوال: غزوۂ احد میں جن صحابہ کرامؓ سے لغزش ہوئی، اللہ نے انہیں معاف کر دینے کا اعلان کس سورۃ میں فرمایا؟

جواب: سورۃ آل عمران کی آیت 152 اور 155 میں واضح لفظوں میں اعلان فرما دیا کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا ہے اور اللہ بخشنے والا، رحیم اور بڑے فضل والا ہے۔ (القرآن تفسیر عثمانی فتح الحمید)

سوال: چوتھے پارے میں سورۃ آل عمران کی آیت 195 کے مطابق مہاجرین اور شہداء کے لیے کیا انعام بتایا گیا ہے؟

جواب: ارشاد خداوندی ہے: فالذین هاجر..... الثواب. ترجمہ: "وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں اور وطن سے نکالے گئے۔ اور جن کو میری راہ میں اذیتیں دی گئیں۔ اور جو لڑے اور شہید ہوئے تو البتہ میں ان کے گناہوں کو معاف فرما دوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ اور یہ ثواب ان کو اپنی طرف سے دوں گا۔" (القرآن تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر عزیزی)

سوال: سورۃ فتح میں صحابہ کرامؓ کی کیا شان بیان کی گئی ہے؟

جواب: آیت 29 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: محمد رسول الله ...... عظیما۔

ترجمہ: "محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں تم جب دیکھو گے انہیں رکوع، سجود اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی میں مشغول پاؤ گے۔ سجدوں کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ہے شان ان کی توریت میں اور انجیل میں۔ ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے کونپل نکالی۔ پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے۔ تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔ اس گروہ کے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں۔ اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

(القرآن۔ فتح الحمید۔ کنز الایمان۔ تفسیر عثمانی۔ تفسیر مظہری)

سوال: ہمارے سورۃ الانفال میں صحابہ کرامؓ کے کیا اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: سورۃ الانفال آیت 2 تا 4 میں ہے: انما المؤمنون...... رزق کریم۔

ترجمہ: "ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آئے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہی سچے ایمان والے ہیں ان کے لیے اپنے رب کے پاس درجے ہیں۔ نیز مغفرت اور عزت کی روزی بھی۔"

(القرآن۔ فتح الحمید۔ تفسیر عثمانی۔ تفسیر ابن کثیر۔ ضیاء القرآن)

سوال: سورۃ التوبہ میں مومن مردوں اور عورتوں کے بارے میں کیا ارشاد خداوندی ہے؟

جواب: سورۃ التوبہ آیت 71 میں ارشاد ہوتا ہے: والمؤمنون .... حکیم۔

ترجمہ: "اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ نیک بات سکھلاتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں۔ اور قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوۃ۔ اور اللہ کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک زبردست ہے حکمت والا۔"

(القرآن۔ تفسیر منیری۔ تفسیر ماجدی۔ کنز الایمان۔ فتح الحمید)

﴿ارشاداتِ نبوی ﷺ اور صحابہ کرامؓ﴾

سوال: حضور اقدسؐ نے مہاجروں کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "تمہیں ایمان میں سبقت لے جانے والے مہاجروں اور ان کے بعد ان کے بیٹوں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو نہ تمہاری فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل۔" آپؐ نے ارشاد فرمایا: "انصار میرے ولی، دوست اور محرم راز ہیں اور لوگوں کی تعداد کم اور زیادہ ہوگی۔ (مہاجرین کی تعداد زیادہ اور انصار کی کم) پس تم نیکوکاروں کی نیکی کو قبول کرو اور خطا کاروں کی برائی سے درگزر کرو۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بھی انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔"

(مسند احمد۔ ترمذی۔ بخاری۔ مجمع الزوائد)

سوال: انصار سے محبت کے بارے میں ارشادات نبویؐ کیا ہیں؟

جواب: حضورؐ نے فرمایا: "جس نے مجھ سے محبت کی اس نے انصار سے محبت کی اور جس نے مجھ سے بغض رکھا یقیناً اس نے انصار سے بغض رکھا۔ منافق ہی ان سے محبت نہیں رکھے گا اور مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا۔" اور فرمایا: "یہ قبیلہ انصار ایک آزمائش ہے ان سے محبت ایمان اور بغض نفاق ہے۔" ایک

دوسرے موقع پر فرمایا: ''جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے کبھی بغض نہیں رکھے گا۔'' اور فرمایا: ''جو انصار سے محبت رکھے گا اللہ اس سے محبت رکھے گا اور جو انصار سے بغض رکھے گا اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔''
(مجمع الزوائد۔ فتح الباری۔ ابن ماجہ۔ مسند احمد)

سوال: رسول اللہؐ نے اپنا ترکہ اور جاگیر کسے فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ کا ارشاد ہے: ''ہر نبی کے لیے ایک ترکہ اور جاگیر ہے۔ میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔ پس میری ان کے معاملے میں محافظت کرو۔'' اور فرمایا: ''انصار کی محبت و نفرت ہر مومن اور منافق کی نشانی ہے۔''
(الاوسط۔ مجمع الزوائد۔ الکبیر)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے انصار کے لیے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپؐ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! انصار کو، انصار کے بیٹوں کو اور انصار کے پوتوں کو بخش دے اور انصار کی ازواج کو بھی بخش دے۔'' ایک روایت میں ان کے پڑوسیوں کو بخش دے کے الفاظ بھی ہیں۔ جبکہ غلاموں کو بخش دے بھی فرمایا گیا ہے۔
(مسند احمد۔ مجمع الزوائد۔ الکبیر۔ الاوسط)

سوال: انصار کے جنت میں داخلے کے بارے میں رسول اللہؐ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: آپؐ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: ''اے اللہ انصار کو عزت و مرتبہ عطا فرما جن کے ذریعے اللہ نے دین کو قائم فرمایا۔ جنہوں نے مجھے ٹھکانہ دیا۔ میری حمایت و نصرت کی وہ دنیا میں میرے ولی اور دوست اور آخرت میں میری جماعت ہیں۔ اور میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔''
(الکبیر۔ مجمع الزوائد۔ کنز العمال)

سوال: صحابہ کرامؓ کو برا کہنے والوں کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:　آپؐ کا ارشاد ہے: ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے رہے ہوں تو تم کہو کہ تمہاری اس شرارت اور طعنہ زنی پر لعنت ہو۔''

(حدیث ابن عمرؓ۔ مشکوۃ شریف و ترمذی شریف)

سوال:　بتائیں کس حدیث میں رسول اللہؐ نے اپنے صحابہؓ کو ستاروں کی مانند کہا ہے؟

جواب:　حدیث عمرؓ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے بعد اپنے صحابہ کرام کے اختلافات کے بارے میں سوال کیا تو خداوند تعالیٰ سے مجھے جواب ملا: اے میرے محبوب یقیناً تیرے صحابی میرے نزدیک آسمان پر چمکنے والے ستاروں کی مانند ہیں جو ایک دوسرے سے زیادہ روشن ہیں۔ اور ان کے اختلافات کے باوجود جو بھی کوئی کسی کی راہ اختیار کرے گا وہ ہدایت پر ہی ہو گا۔ اور پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا: میرے اصحاب آسمانی ہدایت کے چمکتے ہوئے ستاروں کی مانند ہیں۔ تم لوگ ان میں سے جس کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پاؤ گے۔　(مشکوۃ شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال:　صحابہ کرامؓ کی محبت کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:　حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریمؐ منبر پر رونق افروز ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا، میں یہ کیا دیکھتا ہوں کہ تم لوگ میرے اصحابؓ کے بارے میں اختلاف کرتے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خداوند تعالیٰ نے میرے اور میرے اہل بیت اور میرے اصحابؓ کی محبت میری امت پر قیامت تک کے لیے فرض کر دی ہے۔

(ریاض النضرہ۔ مقامات صحابہ)

سوال:　رسول اللہؐ نے کس انداز سے زمانے (دور) کی تعریف فرمائی؟

جواب:　آپؐ نے فرمایا: ''بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد

آئیں گے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔" اور فرمایا: "میری امت کا بہترین دور وہ ہے جس میں مبعوث ہوا ہوں۔ پھر ان لوگوں کا دور بہترین ہے جو اس کے بعد آئیں گے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "بہترین دور میرا دور ہے۔ پھر دوسرا دور اور پھر تیسرا دور۔" پھر فرمایا: "میری ذات اور میرے ہم زمانہ بہترین امت ہیں۔ پھر دوسرا دور اور پھر تیسرا دور۔" (حدیث عمران، ابن مسعود، عائشہ، ابی برزہ، جعدہ بن ہبیرہ، بریدہ، نعمان بن بشیر، صحیح مسلم، بخاری، ماجہ، طبرانی، مستدرک)

سوال: صحابہ کرامؓ سے بہتر سلوک کے بارے میں رسول اللہؐ نے کس طرح تلقین فرمائی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "میرے صحابہؓ سے اچھا سلوک کرو۔" اور فرمایا: "میرے صحابہؓ کا اکرام کرو۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "میرے صحابہؓ کو برا بھلا نہ کہو۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "میرے صحابہؓ کے معاملے میں میری محافظت کرو۔"

(مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ حاکم۔ طبرانی۔ ابوداؤد۔ بخاری و مسلم)

سوال: رسول اللہؐ نے اپنے اور صحابہؓ کے انتخاب کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا ہے۔ اور میرے لیے میرے اصحاب کو چن لیا ہے۔ پھر ان میں سے کچھ کو میرا وزیر، داماد اور مددگار بنایا ہے۔ جس نے ان کے معاملے میں مجھے اذیت پہنچائی اللہ بھی اس کو اذیت پہنچائے گا۔" (مسند احمد۔ مجمع الزوائد۔ مجمع الکبیر۔ تہذیب)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے اپنے اصحابؓ کو برا بھلا کہنے سے کس انداز میں منع فرمایا ہے؟

جواب: ارشاد نبوی ہے: "تم ان کو برا بھلا مت کہو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرماتے

ہیں جو ان کو برا بھلا کہے۔" پھر فرمایا: "جس نے میرے اصحاب کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔" حدیث عائشہؓ میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "یہ امت اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک کہ اس کے آخر والے اول والوں کو لعن طعن نہیں کریں گے۔" اور ارشاد ہوتا ہے: "اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو میرے اصحاب کو برا بھلا کہے۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "جس نے میرے کسی صحابی کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت۔"

(مجمع۔ تہذیب۔ طبرانی۔ الاوسط۔ مستدرک۔ کنز الایمان)

سوال: رسول اللہؐ نے اپنی اور اپنے صحابہؓ کی زیارت کرنے والوں کے لیے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے ارشاد فرمایا: "خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا۔ اور خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اس شخص کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہے۔ ان سب کے لیے خوشخبری اور خوب ٹھکانا ہے۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "تم ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود ہے جس نے اس شخص کی زیارت کی ہو جس نے میری زیارت کی اور صحبت اٹھائی ہے۔" پھر فرمایا: "اے اللہ میرے اصحابؓ کی مغفرت فرما اور ان کی بھی مغفرت فرما جس نے اس شخص کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہے۔" اور فرمایا: "جہنم کی آگ اس شخص کو مس بھی نہیں کرے گی جس نے میری زیارت کی ہے یا وہ جس شخص نے اس کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہے۔"

(مجمع الزوائد۔ ترمذی۔ کنز العمال۔ تاریخ بخاری)

سوال: صحابہ کرامؓ سے محبت کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ کا ارشاد ہے: "جس نے میرے اصحاب سے محبت کی اس نے دراصل

مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے نفرت کی اور بغض رکھا اس نے دراصل مجھ سے بغض اور نفرت کی وجہ سے ان سے بغض کیا۔" اور فرمایا: "ہر چیز کی ایک اساس اور بنیاد ہے اور اسلام کی اساس و بنیاد اصحاب رسولؐ اور اہل بیتؓ کی محبت ہے۔" پھر فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ میری امت میں سے کسی آدمی کے ساتھ بھلائی اور خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں میری اور میرے اصحاب کی محبت ڈال دیتا ہے۔" حضورؐ نے فرمایا: "جس نے میرے تمام اصحاب سے محبت کی اور دوستی کی ان کے لیے دعا استغفار کی تو اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ساتھ قیامت کے دن جنت میں داخل کرے گا۔" پھر فرمایا: "جس نے میرے اصحاب، ازواج اور میرے احباب اور میرے اہل بیت سے محبت کی۔ کسی کی شان میں بھی طعن نہیں کیا وہ دنیا سے ان کی محبت کو ساتھ لے کر جائے گا اور قیامت کے دن میرے ساتھ درجہ میں ہو گا۔" (کنزالعمال۔ حاکم۔ سیرت۔ مجمع الزوائد۔ تکبیر)

سوال: بتایئے حدیث کے مطابق قیامت کے روز چاروں خلفائے راشدینؓ کو کس طرح پکارا جائے گا؟

جواب: حدیث ابن عباسؓ ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: قیامت کے روز صدیق اکبرؓ دربار خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے ابوبکر! جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کو چاہو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کر دو اور جس کو چاہو اللہ کے علم سے روک دو (ایک دوسری روایت میں اللہ کی رحمت اور اللہ کے علم کے الفاظ نہیں ہیں) حضرت عمر فاروقؓ کو حکم ہو گا کہ تم میزان پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کے عمل چاہو کم کر دو اور جس کے چاہو بڑھا دو یا بھاری کر دو اور حضرت عثمان غنیؓ کو حکم ہو گا کہ تم پل صراط پر کھڑے

ہو جاؤ اور جس کو چاہو بازو سے پکڑ کر پار لگا دو اور جس کو چاہو جہنم میں پھینک دو۔ اور حضرت علی المرتضیٰؓ کو حکم ہوگا کہ تم حوض کوثر پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کو چاہو پیالے بھر بھر کر پلا دو اور جس کو چاہو پیاسا رکھو۔

(ریاض النضرۃ۔ نزہت المجالس)

سوال: رسول اللہؐ نے سخاوت، شجاعت، حیا اور علم کے حوالے سے کن خلفاء کی تعریف فرمائی؟

جواب: نبی اکرمؐ نے فرمایا: "میں سخاوت کا شہر ہوں اور ابوبکرؓ اس کا دروازہ۔ میں شجاعت کا شہر ہوں اور عمرؓ اس کا دروازہ۔ میں حیا کا شہر ہوں اور عثمانؓ اس کا دروازہ۔ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ۔ (نزہت المجالس۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "مجھے ذاتی طور پر تو یہ علم نہیں کہ میں تم میں کتنی مدت تک زندہ رہوں گا۔ پس میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کے دامن کو تھام لینا۔" (مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اکٹھے رہنے کی کس طرح پیش گوئی کی تھی؟

جواب: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرمؐ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور حضرت ابوبکرؓ اور عمر فاروقؓ ان کے دائیں اور بائیں تھے اور نبی اکرمؐ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: "ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھیں گے۔" (مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: نبی اکرمؐ نے کن صحابہؓ کو اپنے وزیر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے چار وزیر ہوتے ہیں۔ دو آسمانوں پر اور دو زمین پر۔ پس آسمانوں پر میرے دو وزیر حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ ہیں اور زمین پر میرے دو وزیر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔"

(مشکوۃ شریف۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: بتایئے آنحضرتؐ نے کان اور آنکھیں اپنے کن صحابہؓ کو قرار دیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن حطبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں۔

(مشکوۃ شریف۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں رسول اللہ کو کون سی حدیث بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اچانک حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ تشریف لائے تو رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے سوا جنت کے تمام بوڑھوں کے سردار ہیں۔"

(ابن ماجہ۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: حضرت امام حسنؓ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں کون سی حدیث بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضرت امام حسنؓ بن علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا: "میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ اور جو تم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھے گا۔" (زینۃ المجالس۔ مقامات صحابہ)

سوال: حضرت علیؓ نے رسول اللہؐ کی زبانی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی پاکدامنی کی

کس طرح گواہی دی ہے؟

جواب: حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے ان آنکھوں سے رسول اللہ کو دیکھا اور پھر اپنے کانوں سے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ اسلام میں ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بڑھ کر کوئی پاک و صاف پیدا نہیں ہوا۔ (نزہۃ المجالس۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی زبانی رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی کس طرح تعریف فرمائی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "ابوبکرؓ و عمرؓ میری امت میں ایسے ہیں جیسے ستاروں میں سورج و چاند۔"

(نزہۃ المجالس۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے اپنا حوض کوثر کا ساتھی کسے فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا: "تو غار میں بھی میرا ساتھی تھا اور حوض کوثر پر بھی میرا ساتھی ہوگا۔"

(مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے کس خلیفۂ راشدؓ کے ساتھ سب سے زیادہ اپنی دوستی پر فخر کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "انسانوں میں سے یعنی میرے ساتھیوں میں سے جس شخص نے دوستی و محبت اور مال و دولت سے میری اعانت و خدمت کی وہ ابوبکرؓ ہے۔ اور اگر میرے لیے کوئی خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو اپنا خلیل بناتا۔" (بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

سوال: حضورؐ اقدس نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''حشر کے دن سب سے پہلے میں مزار اقدس سے اٹھوں گا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ اور پھر عمرؓ اور پھر جنت البقیع میں دفن ہونے والے۔'' (ترمذی شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

سوال: رسول اللہؐ کی امت میں سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا؟

جواب: حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکر سے ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔'' ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا: ''ابوبکر تیرے لیے جنت کے تمام دروازے کھلے ہوں گے۔'' (مشکوٰۃ۔ بخاری۔ ترمذی۔ مسلم)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لباس کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ نے آسمانوں کے فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ زمین پر ابوبکر صدیقؓ نے ٹاٹ کا لباس پہنا ہے تم آسمان پر ٹاٹ کا لباس پہن کر صدیقؓ کی سنت کو پورا کرو۔

(عمدۃ التحقیق۔ تاریخ الخلفاء۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے احد پہاڑ سے مخاطب ہو کر کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرمؐ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ احد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ ہلنے لگا۔ پس رسول اکرمؐ نے فرمایا: ''اے احد پہاڑ ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔'' (مسلم شریف۔ ترمذی شریف۔ بخاری شریف)

سوال: نبی اکرمؐ نے خلفائے راشدینؓ کے دور خلافت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت سفینہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''میرے بعد خلافت تیس برس تک رہے گی۔ اس کے بعد بادشاہت ہو جائے گی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ

دو سال، حضرت عمرؓ دس سال، حضرت عثمانؓ بارہ سال اور حضرت علیؓ چھ سال۔" (مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف)

سوال: بتایئے کس خلیفہ راشد کے اسلام لانے پر آسمان والوں کی طرف سے مبارک ملی؟

جواب: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے تو حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمر کے اسلام لانے پر آسمان والوں کی طرف سے مبارکباد ہو۔ (ابن ماجہ۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے نبوت کی تصدیق کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو بلاؤ۔ اس نے میری نبوت کی سب سے پہلے تصدیق کر کے مقصد نبوت کو تمام کر دیا۔ (تفسیر کبیر۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کے حق و صداقت کی کس طرح گواہی دی ہے؟

جواب: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی زبان پر بھی حق جاری کر دیا اور دل میں بھی حق سمو دیا ہے۔"

(مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ کی جرأت اور غیرت کا زبان رسالت سے کس طرح تذکرہ ہوا؟

جواب: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "معراج کی رات میں جنت میں داخل ہوا۔ میں نے وہاں ایک خوبصورت محل کے صحن میں ایک عورت دیکھی۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے۔ بتایا گیا عمرؓ بن خطاب کے لیے

ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس محل میں داخل ہو جاؤں، مگر اے عمر تیری غیرت یاد آ گئی۔" حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں نے آپؐ پر غیرت کھانی تھی۔

(بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عمر فاروقؓ کے علم وفضل کی کس طرح تعریف فرمائی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "پچھلی امتوں میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو ملہم اور محدث ہوتے تھے۔ پس میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمرؓ ہے۔"

(بخاری شریف۔ مسلم شریف)

سوال: حضرت علیؓ اور قرآن کے تعلق کے بارے میں حضورؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "علیؓ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؓ کے ساتھ اور یہ دونوں حوض کوثر تک جدا نہیں ہوں گے۔" (تاریخ الخلفاء۔ مقامات صحابہؓ)

☆ آپؐ فرمایا کرتے تھے: "صہیبؓ روم کا پہلا پھل ہے۔" (اسد الغابہ)

☆ حضورؐ نے فرمایا: "جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صہیب سے محبت کرے۔ ایسی محبت جو والدہ کو اپنے بچے سے ہوتی ہے۔" حدیث

(مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

کلمات تحسین بہ زبانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے اپنے تعلق کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "اے علیؓ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔" یہ بھی فرمایا: "علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔ مددگار اور ساتھی ہے۔ اور جس کا میں محبوب و مددگار اور ولی ہوں، علیؓ ان

کا ولی، مددگار اور محبوب ہے۔"

(حدیث عمران بن حصین و زید بن ارقم۔ بخاری شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

سوال: حضرت علیؓ کے حق کے بارے میں آنحضرتؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت عمارؓ بن یاسر فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "تمام مسلمانوں پر علیؓ کا حق ایسے ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر۔"

(نزہت المجالس۔ ریاض النضرہ۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عثمان غنیؓ کے شرم و حیا کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "حیا فرشتوں کی صفات حسنہ میں سے ایک اچھی صفت ہے۔ لیکن میرے عثمانؓ کی ایک صفت ایسی ہے کہ فرشتے بھی اس سے حیا کرتے ہیں۔" (مسلم شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن زید سے کن عشرہ مبشرہ کے بارے میں حدیث روایت کی گئی ہے؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: "ابوبکرؓ جنتی ہیں، عمرؓ جنتی ہیں، عثمانؓ جنتی ہیں، علیؓ جنتی ہیں، طلحہؓ جنتی ہیں، زبیرؓ جنتی ہیں، سعدؓ بن مالک جنتی ہیں، عبدالرحمنؓ بن عوف جنتی ہیں اور سعیدؓ بن زید جنتی ہیں۔" ترمذی نے بھی حدیث عبدالرحمن اسی انداز سے نقل کی ہے۔ (مسند احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

سوال: خلفائے راشدینؓ عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں۔ بتایئے ان کے جنتی ہونے کے بارے میں حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "میرے بعد دین پر قائم رہنے والا جنتی ہے۔ اور جو اس کے بعد قائم رہے وہ جنتی ہے اور تیسرا اور چوتھا بھی جنتی ہے۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "چار آدمی ایسے ہیں کہ ان کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہیں ہو

سکتی۔ اور ایمان والا ہی ان سے محبت کرے گا۔ وہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، اور علیؓ ہیں۔" (کنز العمال۔ مستدرک۔ حاکم)

سوال۔ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب حضرت زیدؓ اور حضرت علیؓ کے بارے میں ارشاد نبوی کیا ہے؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "اے جعفر! تیری خلقت میری خلقت اور میرے اخلاق تیرے اخلاق کے مشابہ ہیں تو مجھ سے ہے اور میرے خاندان میں سے ہے۔ اور اے علیؓ! تو میرا داماد اور میری اولاد کا باپ ہے۔ میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے۔ اور اے زید! تو مجھ سے ہے اور تمام لوگوں میں مجھے زیادہ محبوب ہے۔" (مسند احمد۔ الکبیر۔ مستدرک)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ، ابو ذر غفاریؓ، سلمان فارسیؓ، مقدادؓ اور عمارؓ کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا: "مجھے چار اصحاب سے محبت کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ وہ چار ہیں: علیؓ، ابو ذر غفاریؓ، سلمان فارسیؓ اور مقدادؓ۔" ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا: "بلا شبہ جنت چار آدمیوں کو نگاہِ شوق سے دیکھتی ہے: علیؓ، عمارؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ کو۔" (مجمع الزوائد۔ ترمذی۔ مستدرک۔ الکبیر)

سوال: بتایئے حدیث علیؓ کے مطابق رسول اللہؐ نے اپنے کن چودہ نگہبانوں کا ذکر کیا ہے؟

جواب: حضرت علیؓ راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "ہر نبی کو سات نہایت مخصوص اور برگزیدہ لوگ اور اس کی نگہبانی کرنے والے عطا کیے ہیں۔ مجھے چودہ نگہبان عطا کیے گئے ہیں: علیؓ، حسنؓ، حسینؓ، جعفرؓ، حمزہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعبؓ بن عمیرؓ،

بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہؓ بن مسعود، مقدادؓ اور حذیفہؓ بن یمانؓ ہیں۔"

(ترمذی۔ مستدرک)

سوال: رسول اللہؐ نے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، معاذؓ بن جبل، زیدؓ بن ثابت، ابیؓ بن کعب اور ابوعبیدہ بن الجراح اور ابوذرؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حدیث انسؓ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے میری امت میں سے ابوبکرؓ ہیں۔ اور امر الٰہی میں سب سے زیادہ مضبوط عمرؓ، اور حیا میں سب سے بڑھ کر عثمانؓ اور سب سے بڑے قاضی علیؓ۔ حلال و حرام کے سب سے بڑے معاذؓ بن جبل، فرائض کے سب سے زیادہ واقف زیدؓ بن ثابت اور سب سے بڑے قاری ابیؓ بن کعب ہیں اور ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں اور ابوذرؓ سے زیادہ فصیح البیان اور ورع اور تقویٰ میں حضرت عیسیٰ سے زیادہ مشابہ ہیں۔"

(ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ مجمع الزوائد)

سوال: وصال سے پہلے رسول اللہؐ نے کن صحابہؓ کے بارے میں وصیت فرمائی؟

جواب: وصال سے چند دن پہلے آپؐ نے فرمایا: "میں نہیں جانتا کہ کتنے دن اب میں تمہارے پاس رہوں۔ میرے بعد ابی بکرؓ اور عمرؓ کی اتباع کرنا اور عمارؓ کے راستے کو مضبوطی سے پکڑنا۔ اور جو کچھ عبداللہ ابن مسعودؓ تم سے بیان کرے اس کی تصدیق کرنا۔"

(مسند احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ الکبیر)

سوال: رسول اللہؐ نے بعض صحابہؓ کو "اچھے آدمی" کے لقب سے یاد فرمایا۔ وہ کون تھے؟

جواب: حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "ابوبکرؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ عمرؓ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ اسیدؓ بن حضیر کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ ثابتؓ بن قیس کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ معاذؓ بن جبل کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ سہیلؓ

بن بیضا کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔" پھر فرمایا: "امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح اور بہترین آدمی عبداللہ بن عوف ہیں۔"

(مرقاۃ۔ ترمذی۔ مستدرک۔ کنز العمال)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے کن صحابہ کرامؓ کے لیے رحم کی خصوصی دعا فرمائی؟

جواب: حضرت علیؓ راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کیا اور اپنے مال سے بلالؓ کو آزاد کرایا اور جتنا نفع مجھے اسلام کی ترقی میں ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا۔ اور کسی کے مال نے نہیں پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے وہ حق بات کہتا ہے اگر چہ کڑوی ہو۔ اللہ عثمانؓ پر رحم فرمائے، فرشتے بھی اس سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم فرمائے اے اللہ جہاں وہ پھرے، حق کو اس کے ساتھ پھیر دے۔"

(ترمذی۔ فضائل اہل بیت، صحابہ کرام و تابعین)

سوال: خالدؓ بن ولید، حمزہؓ بن عبدالمطلب، ابو عبیدہؓ بن الجراح، حذیفہ بن الیمان اور عبدالرحمٰن بن عوف کو رسول اللہؐ نے کن خطابات سے یاد فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا "خالد بن ولید اللہ کی تلوار اور اللہ کے رسولؐ کی تلوار ہیں۔ حمزہؓ بن عبدالمطلب اللہ کے شیر اور اللہ کے رسولؐ کے شیر ہیں۔ ابو عبیدہؓ اللہ کے امین اور اللہ کے رسولؐ کے امین ہیں۔ اور حذیفہؓ بن الیمان اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف اللہ کے تاجروں میں سے ہیں۔" (حلیہ، معجم طبرانی، فضائل اہل بیت و صحابہ کرام)

سوال: رسول اللہؐ نے کن پانچ صحابہؓ کو اہل جنت کے جوان اور کن صحابہؓ کو سبقت لے جانے والے فرمایا؟

جواب: حضرت انسؓ راوی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا "حسنؓ، حسینؓ، ابن عمرؓ، سعدؓ بن

معاذ اور ابیؓ بن کعب اہل جنت کے جوان ہیں۔" اور فرمایا: "ایمان لانے میں عرب کے اندر سبقت لے جانے والا میں ہوں۔ صہیبؓ روم کے اندر سبقت لے جانے والے۔ سلمانؓ فارس میں سبقت لے جانے والے اور بلالؓ حبشہ کے اندر سبقت لے جانے والے ہیں۔"

(مستدرک۔ فضائل اہل بیت، صحابہ کرامؓ و تابعینؒ)

سوال: رسول اللہؐ نے کن صحابہ کرامؓ کو سب سے زیادہ محبوب کہا ہے؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ مردوں میں سب سے زیادہ محبوب ابوبکرؓ، پھر عمرؓ (اور پھر بعض دوسرے صحابہؓ کے نام لیے)۔" ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "میرے اہل میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور میں نے بھی۔ اور وہ اسامہؓ بن زیدؓ ہیں۔ پھر علیؓ بن ابی طالبؓ۔"

(ترمذی۔ بخاری۔ فضائل اہل بیت، صحابہؓ و تابعینؒ)

سوال: وصال سے پہلے رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں کیا وصیت فرمائی تھی؟

جواب: ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا تھا: "اپنی صحبت اور مال کے سبب مجھ پر ابوبکرؓ کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا کسی اور کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ضرور ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔ مسجد کے تمام دروازے (جو صحابہؓ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے) بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے۔"

(صحیح بخاری، مسلم حدیث ابی سعید)

سوال: حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں فرمایا: "اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا تو لوگوں نے کہا کہ جھوٹ ہے ابوبکرؓ نے کہا کہ سچ ہے اور جان و مال سے میری مدد کی۔" بتایئے حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو کیا خوشخبری سنائی؟

جواب: آپ ؐ نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا: ''خوشخبری ہو، آپ اللہ کی طرف سے عتیق من النار یعنی دوزخ سے آزاد کردہ ہیں۔'' آپ ؐ نے ایک اور موقع پر فرمایا: ''ابوبکر! تو میرا حوض کوثر پر ساتھی ہوگا اور تو میرا یار غار ہے۔'' اور فرمایا: ''میرے بعد ابوبکر میرے تمام لوگوں میں بہتر ہیں، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' ایک اور موقع پر فرمایا: ''اے ابوبکر! اللہ نے آپ کا نام صدیق رکھا ہے۔'' ایک مرتبہ حضورؐ نے خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ لوگوں پر عام طرح کی تجلی فرماتے ہیں ابوبکرؓ پر خاص قسم کی تجلی فرماتے ہیں۔''

(کنزالعمال۔ مجمع الزوائد۔ طبرانی۔ مسند احمد)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ ؐ نے مختلف اوقات میں حضرت عمرؓ کی مختلف انداز سے توصیف فرمائی۔ آپ ؐ نے فرمایا:

☆ اللہ نے عمر کی زبان و دل سے حق جاری کر دیا۔

☆ میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہے جہاں بھی وہ ہوں۔

☆ بے شک اللہ نے عمر کے دل و زبان سے حق جاری کر دیا۔ وہ فاروق ہیں اللہ نے ان کے ذریعے حق و باطل میں فرق کر دیا۔

☆ عمرؓ سے زیادہ بہتر اور افضل شخص پر نہ سورج طلوع ہوا نہ غروب ہوا۔

☆ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔

☆ بے شک شیطان عمرؓ سے ڈرتا ہے۔

☆ آسمان کا ہر فرشتہ عمرؓ کا ادب و احترام کرتا ہے اور زمین پر کوئی شیطان ایسا نہیں جو عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ نہ جاتا ہو۔

☆ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ میری امت میں ایسا شخص عمرؓ

ہے۔

☆ جبریلؑ نے کہا، عمرؓ کو میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ آپ کا غصہ پسندیدہ ہے اور آپ کا فیصلہ قابل قدر ہے۔

☆ عمرؓ پہلے شخص ہوں گے جن کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

☆ حضورؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: "اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔"

(احمد۔ ترمذی۔ مستدرک۔ مجمع الزوائد۔ الاوسط۔ فتح الباری۔ مسلم بخاری)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرات شیخینؓ کے کون سے مشترکہ فضائل بیان فرمائے ہیں؟

جواب: آپؐ نے فرمایا:

☆ یہ دو آدمی (ابوبکرؓ و عمرؓ) جنت میں تمام بڑی عمر والوں کے سردار ہوں گے سوائے انبیاء و مرسلین کے۔

☆ میرے بعد ان دو (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی پیروی و اقتداء کرنا۔

☆ تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے تم دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کے ذریعے میری تائید و نصرت فرمائی۔

☆ اگر تم دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کسی کام کے مشورے میں متفق ہو جاؤ تو پھر میں تمہاری رائے کی مخالفت نہیں کروں گا۔

☆ ابوبکرؓ اور عمرؓ بلند درجات والوں میں سے ہیں۔

(بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ مستدرک۔ احمد۔ مجمع الزوائد)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ کے بہت سے فضائل احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ چند فضائل بتا دیجئے؟

جواب: رسول اللہؐ نے مختلف موقعوں پر حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں فرمایا:

☆ کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

☆ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنیؓ نے ایک ہزار دینار تین سو اونٹ پالان وکجاوے سمیت دیئے تو آپؐ نے فرمایا:

''آج کے بعد عثمانؓ جو کچھ بھی عمل کرے اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔''

☆ جو کوئی عثمانؓ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

☆ یہ (عثمان غنیؓ) میرے تمام صحابہؓ میں اخلاق کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔

☆ حضرت عثمان غنیؓ تمام امت میں سب سے زیادہ باحیا ہیں۔

☆ عثمانؓ بن عفان دنیا میں بھی میرے رفیق ہیں اور آخرت میں بھی میرے رفیق ہوں گے۔

☆ ہر نبی کا اپنی امت میں ایک دوست ہوتا ہے اور میرے دوست عثمانؓ بن عفان ہیں۔

☆ ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہے۔ میرا جنت میں رفیق عثمانؓ بن عفان ہے۔

☆ عثمانؓ کی سفارش سے ایسے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے جن پر جہنم کی آگ لازم ہو چکی ہوگی۔

☆ ہم عثمانؓ کو اپنے باپ ابراہیمؑ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔

☆ اے اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہو گیا، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(مسلم۔ مسند احمد۔ طبرانی۔ ترمذی۔ مجمع۔ کنزالعمال۔ مستدرک)

سوال: ارشادات نبوی کی روشنی میں حضرت علیؓ کے چند فضائل بیان کریں؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا:

☆ منافق علیؓ سے محبت نہیں کرے گا اور مؤمن اس سے بغض نہیں رکھے گا۔

☆ اے علیؓ! تم میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو۔

☆ تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔ اور تو میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔

☆ میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ۔

☆ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ۔ لہٰذا جو علم کا ارادہ رکھتا ہو چاہیے کہ دروازے کے پاس آئے۔

☆ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اس کی پشت میں رکھی ہے اور میری اولاد علیؓ کی پشت میں رکھی ہے۔

☆ میرا بہترین بھائی علیؓ ہے اور بہترین چچا حمزہؓ۔ اور فرمایا: ''علیؓ کا ذکر بھی عبادت ہے۔''

☆ علیؓ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔

☆ وہ (علیؓ) اسلام لانے میں میری امت میں سے پہلا آدمی ہے، علم کے اعتبار سے سب سے زیادہ اور علم و بردباری میں سب سے عظیم۔

☆ میں جس کا مولیٰ و آقا ہوں، علیؓ بھی اس کے مولا و آقا ہیں۔ اور فرمایا: ''اے اللہ جو علیؓ سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ اور جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر۔ اور جو اس سے تعاون کرے تو اس سے تعاون کر۔

☆ جو مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے میں اس کو علیؓ بن ابی طالب کی ولایت کا حکم دیتا ہوں۔

☆ میں اولادِ آدم کا سید و سردار اور علیؓ تمام عرب کے سردار ہیں۔

☆ اے علیؓ تم ہر مومن اور مومنہ کے دوست و مددگار ہو۔

☆ علیؓ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؓ کے ساتھ ہے۔ دونوں ایک دوسرے

سے جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔

☆ جس نے میرا کہا مانا یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کا کہا مانا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے علیؓ کا کہا مانا یقیناً اس نے میرا کہا مانا۔ اور جس نے علیؓ کی نافرمانی کی یقیناً اس نے میری نافرمانی کی۔

☆ اللہ علیؓ پر رحم فرمائے اے اللہ علیؓ جہاں بھی پھرے حق کو اس کے ساتھ پھیر دے۔

☆ حضرت علیؓ کا بازو پکڑ کر فرمایا: یہ نیکوکاروں کا امیر اور بدکاروں سے لڑنے والا ہے۔ اس کی مدد کرنے والا خود منصور اور اس کو رسوا کرنے والا خود رسوا ہے۔

☆ تین مرتبہ میری طرف علیؓ کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے کہ علیؓ مومنوں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام اور جن کے اعضاء قیامت کے دن روشن ہوں گے ان کے قائد ہیں۔

(بخاری۔ مسلم۔ مستدرک۔ مجمع الزوائد۔ مسند احمد۔ ترمذی)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی۔ پھر ملوکیت ہو گی۔'' اور فرمایا: ''میری سنت اور خلفائے راشدینؓ کی سنت کو لازم پکڑو۔ یہ دین ہے۔ اس پر مضبوطی سے عمل کرو۔''

سوال: حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کے بارے میں ارشادات نبوی کیا ہیں؟

جواب: آپؐ نے حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کے بارے میں فرمایا: ''طلحہؓ جنتی ہیں اور فرمایا:

☆ طلحہؓ روئے زمین پر چلتے پھرتے شہید ہیں۔

☆ غزوۂ احد کے روز میرے نزدیک سوائے جبرئیلؑ اور طلحہؓ کے کوئی نہ تھا۔ جبرئیلؑ

دائیں جانب اور طلحہؓ بائیں جانب تھے۔

☆ طلحہؓ نے جنت واجب کر لی۔ اور فرمایا: "طلحہؓ کل کو میرے ذمے ہے کہ تجھے جنت دلاؤں۔"

☆ طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔

☆ طلحہؓ کے سوا کسی نے احد کے دن میرے ساتھ صبر نہیں کیا۔ طلحہؓ اپنے ہاتھ سے مجھے شر سے بچاتے تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ طلحہؓ کو جنت میں اس وقت داخل فرمائیں گے جب وہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔

☆ غزوہ احد کے دن حضورؐ نے انہیں طلحہؓ الخیر، غزوہ العشیرہ میں طلحہؓ الفیاض اور غزوہ حنین میں طلحہ الجود کے خطابات دیئے۔

(مستدرک۔ کنز العمال۔ ترمذی۔ الکبیر۔ مجمع الزوائد۔ تہذیب۔ بخاری)

سوال: ارشادات نبوی کی روشنی میں حضرت زبیرؓ بن العوامؓ کے فضائل بتا دیجئے؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا:

☆ بے شک ہر نبی اور پیغمبر کے کچھ حواری ہوتے ہیں۔ اور میرے حواری زبیرؓ بن العوام ہیں۔

☆ مردوں میں سے میرے حواری زبیرؓ اور عورتوں میں سے عائشہؓ ہیں۔

☆ زبیرؓ میرے پھوپھی زاد بھی ہیں اور میری امت میں سے میرے حواری بھی ہیں۔

☆ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے ہمسایہ ہیں۔

☆ غزوۂ بدر کے دن حضرت زبیرؓ نے ایک زرد رنگ کی چادر لپیٹی ہوئی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا: "بے شک فرشتے زبیرؓ کی ہیئت و صورت پر نازل ہو رہے ہیں۔

☆ غزوۂ خندق کے دن بنو قریظہ کی خبر لانے پر آپؐ نے فرمایا: ''میرے ماں باپ تم پر فدا۔'' (مستدرک۔ مجمع الزوائد۔ تہذیب۔ ترمذی۔ مسند احمد۔ بخاری۔ طبقات ابن سعد)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے بارے میں ارشادات نبوی کیا ہیں؟

جواب: غزوۂ احد کے دن آپؐ نے فرمایا: ''اے سعدؓ تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔''

☆ اے اللہ! سعدؓ جب دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرمانا۔''

☆ یہ میرے ماموں ہیں۔ مجھے کوئی اپنا ماموں تو دکھائے۔

☆ سعدؓ کی بددعا سے بچو۔ (بخاری۔ مسلم۔ مسند احمد۔ ترمذی۔ مستدرک۔ طبرانی)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب۔ حضور اقدسؐ نے فرمایا:

☆ تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو میرے بعد میری ازواج مطہراتؓ کے لیے بہترین ہے۔ (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک زمین ازواج مطہراتؓ کو بطور عطیہ دی تھی جو چالیس ہزار دینار میں فروخت ہوئی۔ اور ایک باغ کی وصیت کی تھی جو ایک لاکھ دینار میں فروخت ہوا)

☆ آپؐ نے ازواج مطہراتؓ سے فرمایا: ''وہ شخص جو میرے بعد تمہارے ساتھ ہمدردی کرے گا وہ سچا اور نیک ہے۔ اے اللہ! عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب فرما۔

☆ ازواج مطہراتؓ سے فرمایا: ''صابر لوگ ہی تمہارے ساتھ ہمدردی کریں گے۔ خدا ابن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔

☆ خدا تیرے دنیاوی امور کی کفایت کرے اور اخروی امور کا میں خود ضامن ہوں۔ (ترمذی۔ مستدرک۔ تاریخ بخاری۔ طبرانی۔ مجمع الزوائد)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید اور حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت سعیدؓ کے والد زید کے لیے دعائے مغفرت فرمائی تھی۔ آپؐ نے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کی کس طرح توصیف فرمائی؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا:

☆ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابو عبیدہؓ بن الجراح ہیں۔

☆ تم میں سے کوئی ایسا صحابی نہیں کہ جس کے اخلاق پر میں گرفت کرنا چاہوں تو نہ کر سکوں سوائے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے۔ اور فرمایا: میں اپنے تمام اصحاب کے بارے میں کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں مگر ابو عبیدہؓ کی شان نرالی ہے۔

(بخاری۔ مسلم۔ مسند احمد۔ مجمع الزوائد۔ تہذیب)

سوال: حضرت ابراہیمؓ رسول اللہؐ کے بیٹے تھے جو حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے تھے۔ آپؐ نے ان کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہ نے حضرت ابراہیمؓ بن محمدؐ کے بارے میں فرمایا:

☆ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو میں ہر قبطی کا جزیہ معاف کر دیتا۔

☆ ابراہیمؓ جنت میں پہنچ چکے ہیں وہاں ان کو دودھ پلانے والی مقرر ہے۔ ایک اور حدیث میں دو دودھ پلانے والیوں کا بھی ذکر ہے۔

(حدیث کعبؓ بن مالک۔ براءؓ بن عازب۔ حدیث انسؓ۔ ابن عباسؓ)

سوال: حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے بارے میں حضور اقدسؐ نے کیا ارشاد فرمایا:

جواب: حسنین کریمینؓ کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

☆ حضرت حسنؓ کو کندھے پر بٹھایا ہوا تھا اور دعا فرمائی: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو اس سے

محبت کرے۔

☆ حسنؓ دنیا میں میرا پھول ہے اور میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ عنقریب اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ (حدیث ابوبکرؓ)

☆ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ حسنؓ سے محبت کرے۔ (روایت زبیرؓ)

☆ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ اس سے بھی محبت رکھے۔

☆ حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔ جو حسینؓ سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے۔

☆ اے اللہ! میں حسینؓ سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

☆ جس نے حسینؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

☆ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت عنقریب میرے بیٹے حسینؓ کو قتل کرے گی۔ اور وہ سرخ رنگ کی خاک بھی میرے پاس لائے۔

☆ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ کسی جنتی شخص کو دیکھے تو وہ حسینؓ بن علیؓ کو دیکھ لے۔

☆ اہل بیت میں سے حضور کو حسنؓ اور حسینؓ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ آپؐ نے فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ نوجوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں۔

☆ جس نے ان دونوں (حسنؓ و حسینؓ) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے ان دونوں کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ (حدیث ابوہریرہؓ)

☆ حسنؓ کو میرے جیسی شکل و صورت اور شرافت و عظمت حاصل ہے اور حسینؓ کو میرے جیسی سخاوت اور شجاعت حاصل ہے۔

☆ میرے ماں باپ تم (حسینؓ) پر فدا ہوں۔ تم اللہ کو کس قدر عزیز اور مکرم و

محترم ہو۔

(مجمع۔ البدایہ والنہایہ۔ بخاری۔ طبقات۔ مسلم۔ ابن ماجہ۔ مستدرک۔ ترمذی۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے اپنے چچا حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی شان کس طرح بیان فرمائی؟

جواب: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

☆ سید الشہداء حمزہؓ بن عبدالمطلب ہیں۔

☆ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ کے ہاں یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ حمزہؓ بن عبدالمطلب شیر خدا اور شیر رسول خدا ہیں۔

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا:

☆ جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

☆ عباسؓ میرے وصی اور میرے وارث ہیں۔

☆ عباسؓ سے نیک سلوک کرو کیونکہ وہ میرے چچا اور میرے باپ کی طرح ہیں۔

☆ اللہ نے مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے جیسے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔ میرا اور ابراہیمؑ کا مقام جنت میں ہے۔ قیامت کے دن ہم آمنے سامنے ہوں گے اور عباسؓ کو ہمارے درمیان ہوگا۔ دو خلیلوں کے درمیان ایک مومن ہوگا۔ (حدیث ابن عمرؓ)

☆ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا۔ جب تک وہ عباسؓ اور ان کی اولاد سے محبت نہ رکھے۔

☆ حضورؐ نے ان کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ یہ میرے چچا ہیں۔ میرے باپ کی مانند ہیں اور یہ میرے اہل بیت ہیں۔ جیسے میں نے ان کو اپنی چادر میں

چھپایا ہے اسی طرح تو بھی جہنم کی آگ سے ان کو چھپا لے۔

☆ قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق اور سعادت مند شخص عباسؓ ہے۔

☆ بے شک عباسؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

☆ یہ عباسؓ بن عبدالمطلب ہیں جو قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں۔

☆ آپؐ نے دعا فرمائی: اے اللہ عباسؓ اور ان کی اولاد کے ظاہری، باطنی، اعلانی، گذشتہ، اور آئندہ سارے گناہ قیامت تک معاف فرما۔

(مسند احمد۔ مستدرک۔ الکبیر۔ تاریخ ابن عساکر)

سوال: حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور حضرت عقیلؓ بن ابو طالب رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی تھے۔ احادیث نبوی کی روشنی میں ان کے خصائل و فضائل بتا دیجئے؟

جواب: سید المرسلینؐ نے حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے بارے میں فرمایا:

☆ اے جعفر! تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔

☆ جعفرؓ جیسے آدمی کی وفات پر رونے والی کو رونا چاہیے۔

☆ میری امت میں بڑے فیاض اور فراخ دل جعفرؓ ہیں۔

☆ میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے دیکھا ہے۔ ایک اور حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ جنت میں جہاں چاہیں یاقوت کے بنے دو پروں کے ساتھ اڑ رہے تھے۔ (استیعاب۔ طبقات۔ مسلم۔ مستدرک۔ ترمذی۔ الکبیر)

☆ حضرت عقیلؓ بن ابو طالب سے رسول اللہؐ نے فرمایا: "اے ابو یزید! میں تم سے دو وجہ سے محبت کرتا ہوں۔ ایک اس لیے کہ تم میرے رشتہ دار ہو اور دوسرے اس لیے کہ میرے چچا (ابو طالب) تم سے محبت کرتے تھے۔"

(نعیم۔ مستدرک۔ کنزالعمال۔ مجمع الزوائد)

سوال: حضرت ابی سفیانؓ بن حارث بن عبدالمطلب بھی حضورؐ کے چچا زاد بھائی تھے۔ آپؐ نے ان کی کس انداز میں تعریف فرمائی۔

جواب: آپؐ نے حضرت ابی سفیانؓ بن حارث کے بارے میں فرمایا:

☆ ابو سفیانؓ میرے اہل کے بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ (غزوہ حنین کے موقع پر لڑتے دیکھ کر)

☆ ایک موقع پر فرمایا ابو سفیانؓ نوجوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں۔

(مجمع الزوائد، طبقات)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہؓ بن جعفرؓ کے بارے میں ارشادات نبوی کیا ہیں؟

جواب: آپؐ نے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کے لیے دعا فرمائی: ''اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور اسے علم تفسیر عطا فرما'' ایک روایت میں ہے: ''اے اللہ اسے علم حکمت عطا فرما'' ایک موقع پر یہ بھی فرمایا: ''اللہ تعالیٰ علم اور فقہ میں اضافہ فرمائے۔''

☆ اس امت کے بہت بڑے عالم عبداللہؓ بن عباسؓ ہیں۔ (روایت ابن عمرؓ) آپؓ ترجمان القرآن اور بحر العلوم کہلاتے تھے۔

☆ حضرت عبداللہؓ بن جعفرؓ کے سر پر دست مبارک پھیر کر آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ جعفرؓ کی اولاد میں سے جانشین بنا۔

☆ اے اللہ عبداللہ بن جعفرؓ کے تجارتی معاملات میں برکت عطا فرما۔

☆ عبداللہ بن جعفرؓ سے فرمایا ''تم صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو'' اور فرمایا: ''تجھے مبارک ہو تیری پیدائش میری مٹی سے ہوئی ہے۔''

(مجمع الزوائد، سیر اعلام النبلاء، مسند احمد، نسائی، مستدرک، کنز العمال، بخاری، مسلم)

☆ ''سلمانؓ علم سے بھرپور ہیں۔'' ایک اور موقع پر فرمایا: ''سلمانؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔''

☆ سلمانؓ سابق فارس ہیں۔ اور فرمایا: ''جو یہ چاہتا ہو کہ ایسے شخص کو دیکھے جس کا دل نور سے بھرا ہوا ہو تو وہ سلمانؓ کو دیکھ لے۔''

☆ حضرت ابراہیمؓ بن محمدؐ نے وفات پائی تو آپؐ نے فرمایا: ''اب تم بھی ہمارے سلف صالح عثمانؓ بن مظعون کے پاس چلے جاؤ۔''

☆ ایک شخص کا انتقال ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ''اس کو ہمارے فرط کی طرف بھیجو۔ عثمانؓ بن مظعون میری امت کے لئے فرط ہیں'' (فرط کے معنی آگے جا کر انتظامات کرنے والا)۔

☆ حضرت رقیہؓ بنت رسولؐ کا انتقال ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ''اب تم بھی ہمارے سلف صالح (خیر) کے پاس چلی جاؤ۔'' حضرت عثمانؓ بن مظعون کے انتقال کے وقت فرمایا: ''اے ابوالسائب تم دنیا سے اس طرح رخصت ہوئے کہ تمہارا دامن ذرہ برابر اس نے آلودہ نہ ہونے پایا۔''

☆ ''عثمانؓ بن مظعون بڑے حیادار اور پاکدامن شخص ہیں۔'' (روایت سعد بن مسعود)

☆ حضرت حاطبؓ کو جب ایک شخص نے کہا کہ وہ جہنم میں جائیں گے تو آپؐ نے فرمایا: تو جھوٹ کہتا ہے، وہ جہنم میں نہیں جائیں گے۔ اس لیے کہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھے۔　　　(مسلم۔ ترمذی۔ نسائی)

☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جنت چار آدمیوں کا اشتیاق رکھتی ہے۔ علیؓ بن ابی طالب، عمارؓ بن یاسر، سلمان فارسیؓ اور مقدادؓ بن اسود۔ حدیث انسؓ

(مجمع الزوائد۔ ترمذی۔ اکلیہ)

☆ آپؐ نے فرمایا: ''سعد بن معاذؓ کی وفات پر عرش رحمان بھی لرز اٹھا۔'' حدیث

5

جابرؓ و انسؓ (بخاری۔مسلم۔مسند احمد۔مجمع)

☆ سعد بن معاذ کی وفات کے موقع پر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے ہیں اس سے پہلے اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں آئے۔حدیث ابن عمر

(مسند احمد۔الکبیر۔مجمع الزوائد۔نسائی)

☆ حضرت سعدؓ بن معاذ کی تدفین کے وقت آپؐ نے فرمایا: "اگر کوئی قبر کی گھبراہٹ سے چھوٹ سکتا ہے تو وہ سعد ہے۔" حدیث ابن عمرؓ۔ حدیث عائشہؓ

(مجمع الزوائد۔مسند احمد۔الکبیر)

☆ حضرت سعدؓ بن معاذ کی وفات پر ان کی والدہ چیخ اٹھیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا: "تیرا بیٹا وہ پہلا بیٹا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی ذات خوشی سے ہنستی ہے۔"

حدیث اسماءؓ بنت یزید۔ (مجمع الزوائد)

☆ آپؐ نے ریشم کے کچھ کپڑے دیکھے تو فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جنت میں جو رومال سعدؓ معاذ کو ملے ہیں وہ ان ریشمی کپڑوں سے کہیں بہتر اور خوبصورت ہیں۔" حدیث براءؓ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت معاذؓ بن جبل کے بارے میں ارشاد فرمایا: "علما جب اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل ان کے آگے ہوں گے۔حدیث عمرؓ

(الکبیر۔حلیہ)

☆ معاذؓ بن جبل انبیاء و مرسلین کے بعد اعلم الاولین والآخرین ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے۔حدیث ابی عبیدہؓ اور عبادہؓ بن صامت

(مستدرک حاکم)

☆ معاذ تو ایسے ہیں کہ ان کی ہر شے حتیٰ کہ ان کی انگوٹھی بھی ایمان لائی ہے۔

حدیث محمد بن عبداللہ بن عثمان۔

☆ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو۔ ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور سالمؓ مولیٰ ابو حذیفہؓ سے۔ حدیث ابن مسعود۔ (صحیح بخاری)

☆ حضرت معاذؓ بن جبل کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "اے معاذؓ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔" حدیث معاذ بن جبل۔ (مستدرک)

☆ فرمایا: "اسیدؓ بن حضیر خوب آدمی ہیں۔" حدیث ابوہریرہ۔ (مستدرک حاکم)

☆ بہت سے غبار آلود بالوں والے، پریشان حال اور پرانے کپڑوں والے لوگ ایسے ہیں کہ جن کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ لیکن اگر وہ کسی چیز پر اللہ پر توکل کرتے ہوئے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے۔ انہی لوگوں میں براءؓ بن مالک بھی ہیں۔ حدیث انسؓ۔ (مستدرک حاکم۔ حلیہ)

☆ حضرت ابیؓ بن کعب سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو سورۃ البینہ سناؤں۔ حدیث انسؓ۔ (بخاری، مسلم)

☆ اے ابوالمنذر (ابیؓ بن کعب) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تیرے سامنے قرآن پیش کروں (پڑھ کر سناؤں)۔ حدیث ابیؓ۔ (ترمذی۔ الاوسط)

☆ اے ابوالمنذر صرف تیرے نام کا ہی نہیں بلکہ تیرے نام و نسب کا بھی ملاء الاعلیٰ میں تذکرہ ہوا ہے۔ حدیث ابیؓ۔ (ترمذی۔ الاوسط)

☆ اے ابوالمنذر۔ تجھے علم مبارک ہو۔ روایت ابیؓ بن کعب۔ (مستدرک حاکم)

☆ حضرت ابوطلحہؓ کی مہمان نوازی پر فرمایا: "رات کو تمہارا اپنے مہمان کے ساتھ برتاؤ اللہ کو بہت پسند آیا ہے۔" حدیث ابوہریرہ۔ (بخاری، مسلم)

☆ ابوطلحہؓ کی آواز مشرکین پر ایک جماعت سے بھی زیادہ سخت ہے۔ حدیث انسؓ (مسند احمد۔ مجمع الزوائد)

☆ اے اللہ سعدؓ بن عبادہ کی آل و اولاد پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

روایت قیس بن سعدؓ (سنن ابو داؤد)

☆ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے پڑھنے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حارثہؓ بن نعمان ہیں۔ حدیث عائشہؓ۔ (مسند احمد۔ مستدرک)

☆ حارثہؓ بن نعمان کی والدہؓ سے فرمایا: تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں پہنچ چکا ہے۔ اور یہ جنت میں ایک اونچا اور افضل مقام ہے۔ حدیث انسؓ۔ (ترمذی۔ مستدرک)

☆ اللہ تعالیٰ انصار کو عموماً اور عمروؓ بن حرام کی آل اولاد اور سعدؓ بن عبادہ کو خصوصاً جزائے خیر دے۔ حدیث جابرؓ۔ (مجمع الزوائد)

☆ اللہ تعالیٰ ہر کسی سے پردے کے پیچھے کلام فرماتا ہے لیکن عبداللہؓ بن عمرو سے اللہ نے بالمشافہ کلام فرمایا۔ حدیث جابرؓ۔ (مستدرک۔ ترمذی۔ مجمع)

☆ حضرت عبداللہ بن جابر کے لیے آپؐ نے پچیس مرتبہ دعائے استغفار فرمائی اور ایک موقع پر فرمایا: ''اے جابرؓ! خوش آمدید''۔ حدیث جابرؓ۔ (ترمذی)

☆ اللہ تعالیٰ عبداللہؓ ابن رواحہ پر رحمت فرمائے۔ ابن رواحہؓ ایسی مجالس سے محبت رکھتے ہیں جن پر فرشتے بھی فخر کرتے ہیں۔ حدیث انسؓ۔ (مسند احمد بن حنبل)

☆ اللہ تعالیٰ میرے بھائی عبداللہ بن رواحہ پر رحمت فرمائے جہاں بھی وقت صلوٰۃ ہوتا ہے اپنے اونٹ بٹھا دیتے ہیں۔ روایت حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ۔

(الکنیز)

☆ عبداللہؓ بن رواحہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ حدیث ابوہریرہؓ۔ (ترمذی۔ کنزالعمال)

☆ حضرت ثابتؓ بن قیس سے فرمایا: ''تم دوزخی نہیں بلکہ اہل جنت میں سے ہو۔'' حدیث انسؓ۔ (بخاری و مسلم)

☆ خزیمہؓ بن ثابت انصاری جس چیز کے بارے میں اکیلے ہی گواہی دیں تو ان کی اکیلی گواہی کافی ہے۔ روایت خزیمہؓ۔ (الکنیز)

☆ ابی قتادہؓ کامیاب ہو گیا۔ اے اللہ! اس کی بخشش فرما۔ حدیث ابی قتادہ۔
(مجمع الزوائد)

☆ ابی قتادہؓ نے بدر کی رات پہرہ دیا تو حضورؐ نے دعا فرمائی: اے اللہ جس طرح ابی قتادہؓ نے تیرے پیغمبر کی اس رات حفاظت کی اسی طرح تو بھی اس کی حفاظت فرما۔ روایت ابی قتادہؓ۔
(مجمع الزوائد)

☆ حضرت انسؓ بن مالک کے لیے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں اضافہ فرما اور جو کچھ آپ نے اسے عطا فرمایا اس میں برکت نازل فرما۔'' روایت انسؓ۔
(بخاری۔ مسلم۔ الکبیر)

☆ ''عبداللہ بن سلام اہل جنت میں سے ہیں۔'' اور فرمایا: عبداللہؓ بن سلام دسویں نمبر پر جنت میں داخل ہوں گے۔ روایت حضرت سعدؓ بن ابی وقاص۔ حضرت معاذؓ بن جبل۔
(بخاری۔ مسلم۔ مستدرک)

☆ جو بات تم سے حذیفہؓ بیان کرے اس کی تصدیق کرنا اور جو عبداللہؓ بن مسعود پڑھے وہی پڑھنا۔ حدیث حذیفہؓ۔
(ترمذی)

☆ ابی الدحداحؓ کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجور کے درخت ہیں۔ روایت عبداللہ الرحمٰن بن ابزی۔
(الکبیر)

☆ آسمان کسی پر ابوذرؓ سے زیادہ سایہ فگن نہیں ہوا اور نہ ہی زمین نے ان سے زیادہ سچے کو اٹھایا۔ روایت ابن عمروؓ۔
(ترمذی۔ مستدرک)

☆ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ زبان کے سچے اور وعدے کو پورا کرنے والے پر سایہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی زمین نے اس سے زیادہ سچے اور وفا شعار کو اٹھایا ہے۔ حدیث ابی ذرؓ۔
(ترمذی۔ مستدرک)

☆ میری امت میں فرائض کا علم سب سے زیادہ جاننے والے زیدؓ بن ثابت

ہیں۔ حدیث انسؓ۔ (الکبیر)

☆ حضرت قیس بن سعدؓ بن عبادہ کے بارے میں فرمایا: دوستی اس گھرانے کے ہر فرد کی اچھی عادت ہے۔ حدیث جابرؓ۔ (الکبیر)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے فرمایا: "تجھے اللہ نے آل داؤد کی سریلی آوازوں میں سے ایک آواز عطا فرمائی ہے۔ روایت ابو موسیٰ۔ (بخاری۔ ترمذی)

☆ خالدؓ بن ولید کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔ روایت ابو ہریرہ۔ (مسند احمد۔ ترمذی)

☆ ہر امت کا ایک عالم ہوتا ہے۔ میری امت کا عالم عبداللہؓ بن عمرؓ ہے۔ روایت عباسؓ۔ (کنزالعمال)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے دعا کی: "اے اللہ میں آپ سے ایسا علم مانگتا ہوں جو محفوظ رہے اور نہ بھولے۔" رسول اللہؐ نے فرمایا: آمین۔ حدیث ابو ہریرہؓ۔ (بخاری ومسلم)

☆ عبیدؓ بن سلیم کے لیے دعا فرمائی: "اے اللہ عبیدؓ بن سلیم (ابی مالک یا ابی عامر) پر اپنی رحمت نازل فرما اور قیامت کے دن انہیں بہت سے لوگوں پر فوقیت عطا فرما۔ روایت عبیدؓ۔ (مسند احمد۔ طبقات۔ الکبیر)

☆ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور فرمایا کہ سفینہ کو آتش دوزخ سے محفوظ ہونے کی خوشخبری سنا دو۔ روایت سفینہ۔ (کنزالعمال)

☆ اے اللہ آپ طلحہؓ بن البراء سے اس حالت میں ملاقات کریں کہ وہ آپ کو دیکھ کر خوش ہو اور آپ اسے۔ (الکبیر۔ مجمع الزوائد)

☆ صفوانؓ بن معطل کو ان کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے۔ روایت ابو یعلیٰ معدیؓ۔ (مجمع۔ کنزالعمال)

☆ ہمارے بہترین شہسوار ابو قتادہؓ اور بہترین پیادہ سلمہؓ بن اکوع ہیں۔ روایت ابی قتادہ۔ (الکبیر۔ الصغیر۔ مجمع الزوائد)

☆ حضرت عمروؓ بن ثابت (الاصیرم) کے بارے میں فرمایا: اصیرمؓ اہل جنت میں سے ہیں۔ روایت ابو ہریرہؓ۔ (مسند احمد۔ مجمع الزوائد)

☆ حضرت حلیبؓ بن سراقہ کی والدہ سے فرمایا: "اے ام حارثہ! جنت میں کئی باغ ہیں۔ تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں پہنچ گیا ہے۔" (بخاری۔ ترمذی)

☆ "یقیناً ہر امت کا ایک حکیم ہوتا ہے، اور اس امت کا حکیم ابودرداءؓ ہے۔" جبیر بن نفیر سے مرسلاً روایت۔ (الکبیر۔ کنز العمال)

☆ حضرت زاہرؓ بن حرام سے فرمایا: "تم اللہ کے ہاں مہنگے ہو۔" روایت انسؓ۔ (مسند احمد۔ مجمع الزوائد)

☆ حضرت عثمانؓ بن ابی العاص سے فرمایا: "یہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ روایت ابو ہریرہؓ۔ (مجمع الزوائد۔ الکبیر)

☆ عبداللہؓ ذوالبجادین سے فرمایا: "اللہ تم پر رحمت فرمائے۔ تم بہت زیادہ آہ و زاری کرنے والے ہو۔ اور بہت زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہو۔" روایت ابن عباسؓ۔ عقبہؓ بن عامر۔ (ترمذی۔ مسند احمد)

☆ حضرت نعیم النحامؓ کے بارے میں فرمایا: "میں نے جنت میں ان کی آواز سنی ہے۔" (طبقات۔ الکبیر۔ مجمع الزوائد)

☆ اے اللہ جریرؓ بن عبداللہ کو گھوڑے پر جما دے اور ثابت قدم رکھ اور اسے راہنما اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ روایت جریرؓ۔ (بخاری۔ مسلم)

☆ "جریرؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔ اس کا ظاہر اور باطن ایک ہے۔ جریرؓ

کو سب و شتم نہ کرو۔" روایت علیؓ۔ (الکبیر)

☆ حضرت حسانؓ بن ثابت سے فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کر بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس سے تیری تائید کرتا ہے۔ روایت براءؓ بن عازب۔

(الصغیر۔ مستدرک۔ بخاری۔ مسلم)

☆ حسانؓ مومنین اور منافقین کے درمیان ایک حجاب ہے۔ مومن ہی حسانؓ سے محبت کرتا ہے اور منافق ہی اس سے بغض رکھتا ہے۔ حدیث عائشہؓ۔

(تہذیب ابن عساکر)

☆ دحیہ کلبیؓ حضرت جبرئیلؑ کے مشابہ ہے اور عروہؓ بن مسعود حضرت عیسیٰؑ کے مشابہ ہے۔ روایت شعبی مرسلاً۔ (طبقات)

☆ ماعز بن مالک کے لیے دعا کرو۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ کو ایک امت پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو کافی ہو جائے۔ روایت بریدہ۔

(مسلم۔ سنن ابوداؤد۔ سنن نسائی۔ کنز العمال)

☆ حضرت ابی طلحہؓ زید سے فرمایا: "اے میرے ماموں۔ کوئی تم سا ماموں تو لے کر آئے۔ روایت انسؓ۔ (مستدرک)

☆ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس (حنظلہؓ) کو چاندی کے برتنوں میں موجود آب باراں سے غسل دے رہے تھے۔ روایت خزیمہ بن ثابت۔

(طبقات۔ کنز العمال)

☆ حضرت احنفؓ بن قیس کے لیے دعا فرمائی: "اے اللہ احنفؓ کی مغفرت فرما۔ روایت احنفؓ۔ (مسند احمد۔ مستدرک۔ مجمع)

☆ حضرت ثمامہؓ بن اثال کے اسلام لانے پر صحابہؓ سے فرمایا: تمہارے اس صاحب کا اسلام قابل رشک ہے۔ روایت ابوہریرہؓ۔ (مسند احمد)

☆ حضرت زیدؓ بن صوحان کے بارے میں فرمایا: "جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جس کے بعض اعضاء جنت میں پہلے ہی جا چکے ہیں تو اسے چاہیے کہ زیدؓ بن صوحان کو دیکھ لے۔" روایت علیؓ۔ (کنز لعمال)

☆ "اے ابو امامہؓ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔" روایت ابی امامہ۔ (کنز العمال۔ مجمع الزوائد۔ تہذیب)

☆ حضرت حرملہؓ بن زید کے بارے میں فرمایا: "اے اللہ اس کی زبان کو ذکر کرنے والی اور دل کو شکر کرنے والا بنا۔ اور اسے میری اور ان لوگوں کی محبت عطا فرما جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ اور اس کے تمام کاموں کو خیر کا ذریعہ بنا۔" روایت ابی درداءؓ۔ (الکبیر)

☆ میں نے جنت میں عکرمہؓ بن ابی جہل کے لیے جنت میں کھجور کے پھلدار درخت دیکھے ہیں۔ روایت ام سلمہؓ۔ (الکبیر)

☆ عروہؓ بن مسعود کی مثال صاحب یاسین کی سی ہے۔ انہوں نے قوم کو دعوت الی اللہ دی لیکن قوم نے انہیں قتل کر دیا۔ روایت عروہؓ بن زبیر۔ (مجمع الزوائد۔ الکبیر)

☆ خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تمام روئے زمین پر عیینہؓ اور اقرع جیسے لوگ جمع ہو جائیں تو "جعیلؓ (جعالؓ)" مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (سیرت ابن اسحاق)

☆ حضورؐ فرمایا کرتے تھے: "ہر شہری کا کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے۔ آل محمدؐ کا دیہاتی دوست زاہرؓ بن حرام ہے۔" (اسد الغابہ)

☆ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے۔ اور میرا حواری زبیرؓ ہے۔ (بخاری البدایہ والنہایہ)

☆ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے بارے میں فرمایا: "یہ میرا ماموں ہے۔ اس جیسا کسی کا ماموں ہو تو دکھائے۔" (سیر الصحابہؓ)

☆ حضورؐ کی دعا حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے بارے میں: ''الٰہی سعدؓ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش۔'' (طبقات)

☆ سرور کائناتؐ غزوۂ احد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: ''میں شماس کے لیے سپر کے سوا کوئی تشبیہ نہیں پاتا۔'' یا ''میں شماس کے لیے زرہ کے سوا کوئی تشبیہ نہیں پاتا۔'' (طبقات)

☆ حضرت ابو عبیدہؓ عامر کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ''یہ اس امت کے امین ہیں۔''

☆ جنگ احد میں رسول اللہؐ نے حضرت ابو دجانہ سماکؓ بن خرشہ کے بارے میں فرمایا: ''ابو دجانہ خوب لڑے۔'' (طبقات)

☆ حضورؐ فرمایا کرتے تھے: ''عبداللہ بن سلام اہل جنت میں سے ہیں۔''

☆ رسول اللہؐ نے ایک موقع پر فرمایا: ''خدا تمام انصار کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے خصوصاً عبداللہ بن عمرو بن حرام اور سعدؓ بن عبادہ کو۔'' (اصابہ)

☆ حضرت ابو عبیدہؓ بن حارث جنگ بدر میں شدید زخمی ہو گئے واپسی پر صفراء کے مقام پر حضورؐ سے پوچھا کہ مجھے شہادت نصیب ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم شہید اور نیکوکاروں کے پیشوا ہو۔'' (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

☆ بنو سلمہ نے حضورؐ سے شکایت کی کہ ان کا سردار جد بن قیس بخیل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''بخل سے بدتر کوئی چیز نہیں۔ آج سے تمہارے سردار الجعد الابیض (سفید گھنگھریلے بالوں والے) عمروؓ بن جموح ہیں۔''

☆ حضرت قیسؓ بن عاصم تمیمی کے بارے میں فرمایا: ''یہ صحرانشینوں کے سردار ہیں۔'' (طبقات)

☆ حضرت معاذؓ بن جبل سے فرمایا: ''یہ صحرانشینوں کے سردار ہیں۔'' (اصابہ)

☆ "میرے صحابہؓ میں حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم معاذؓ بن جبل ہیں۔"
ایک موقع پر حضرت معاذؓ بن جبل سے فرمایا: "تو معرفت پر پہنچ گیا، بس اس پر جما رہ۔"

☆ حضرت ابوبکرؓ حضرت عباسؓ کے بیٹھنے کے لیے جگہ خالی کر دیتے تو رسول اللہؐ فرماتے: "اہل فضل کی فضیلت اہل فضل ہی جانتا ہے۔" (ابن عساکر)

☆ حضورؐ نے فرمایا: "عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں عباس سے ہوں۔" (مستدرک حاکم)

☆ ایک دوسرے موقع پر حضورؐ نے فرمایا: "یہ عباس ہیں، قریش میں سے بڑھ کر فراخ دست اور اقرباء کا خیال رکھنے والے۔" (اسد الغابہ)

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے فرمایا: "ابوموسیٰؓ! گذشتہ شب تم قرآن پڑھ رہے تھے۔ میں نے تمہاری قرأت سنی تھی۔" (مستدرک حاکم)

☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: "ابوموسیٰؓ کو لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے۔" ایک اور موقع پر ان کے لیے خاص مغفرت کی دعا فرمائی۔ (طبقات)

☆ حضرت عبیدہؓ بن حارث کے بارے میں فرمایا: "عبیدہ! بلا شبہ تم شہید ہو اور متقیوں کے امام ہو۔" (محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

☆ حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ کے بارے میں فرمایا: "ضمام عقلمند آدمی ہے۔"
(اسد الغابہ۔ حیاۃ صحابہؓ)

☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے بارے میں فرمایا: "الٰہی عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو سلسبیل (جنت کا ایک چشمہ) سے سیراب کر۔" (اسد الغابہ۔ جامع الصغیر)

☆ ہشامؓ بن العاص کے بارے میں فرمایا: "عاص کے دونوں بیٹے پکے مسلمان اور مومن ہیں۔" آپؐ نے ان کے صدق اور خیر کے بارے میں فرمایا: "عمرؓ نے سچ کر دکھایا۔ اللہ کے ہاں اس کے لیے خیر کثیر ہے۔" (مسند احمد)

☆ حضرت عمروؓ بن العاص کے بارے میں فرمایا: ''ہشامؓ اور عمروؓ سچے مومن ہیں۔'' (مسند احمد)

پھر فرمایا: ''عمروؓ بن العاص قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔'' (اسابہ)

حضرت عمروؓ بن العاص کے جذبہ انفاق فی سبیل اللہ کی تعریف میں فرمایا: ''الٰہی عمروؓ بن العاص کی مغفرت فرما کہ میں نے جب بھی ان کو صدقے کے لیے بلایا وہ فوراً صدقہ لائے۔'' (کنزالعمال)

☆ حضرت کعبؓ بن مالک انصاریؓ کے اشعار کی تعریف میں فرمایا: ''کفار پر ان کی زد تیر سے بھی زیادہ سخت ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں حضورؐ فرماتے: ''ابو ہریرہؓ علم کا ظرف ہے۔'' (صحیح بخاری)

☆ ایک اور موقع پر حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں فرمایا: ''تمہاری حرص الحدیث دیکھ کر میرا پہلے سے یہ خیال تھا کہ یہ سوال تم سے پہلے کوئی اور نہ پوچھے گا۔'' (مستدرک حاکم)

☆ حضرت حسانؓ بن ثابت کے بارے میں فرمایا: ''حسان کے ہجویہ اشعار کفار کے لیے اندھیرے میں ملنے والے تیروں سے بھی زیادہ کارگر ہیں۔''

اور فرمایا کرتے: ''اے حسانؓ مشرکین کی ہجو کر جبرئیلؑ تیرے ساتھ ہیں۔'' اکثر دعا فرماتے: ''الٰہی روح القدس کے ذریعے اس کی مدد کر۔'' (طبقات)

☆ ایک دن حضرت عمارؓ کے بارے میں فرمایا: ''جو عمار کو برا کہتا ہے۔ اللہ اس کو برا کہتا ہے۔ جو عمار کو مبغوض رکھتا ہے وہ اللہ کے نزدیک مبغوض ہوتا ہے اور جو عمار کی تحقیر کرتا ہے اللہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔'' (مستدرک حاکم۔ ابن عساکر)

☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''بے شک جنت ان چار آدمیوں کے لیے مشتاق ہے۔

عمارؓ، علیؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ۔ (مستدرک حاکم)

☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: "اے اللہ! آلِ یاسر کو دوزخ سے بچا۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "اے آگ! عمار پر اس طرح ٹھنڈی ہو جا جس طرح تو ابراہیمؑ پر ٹھنڈی ہوئی تھی۔" (طبقات)

☆ رسول اللہؐ نے حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت کی پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا: "افسوس، ابنِ سمیہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔" (طبقات)

☆ حضرت زبرقانؓ بن بدر کی شاعری سن کر فرمایا: "بعض تقریروں میں جادو ہوتا ہے۔" (اصابہ)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص سے فرمایا: داؤدؑ کی طرح روزے رکھو۔ نصف عمر۔ یعنی ایک دن روزہ ایک دن ناغہ۔ (صحیح بخاری)

☆ حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی کے بارے میں ارشاد فرمایا: "میں نے جس شخص کو سب سے زیادہ جبریلؑ کے مشابہ دیکھا وہ دحیہ کلبی ہیں۔" (طبقات)

☆ بنو ثقیف کے وفد کو روانہ کرتے وقت حضرت عثمانؓ بن ابی العاص کے بارے میں فرمایا: "یہ دانا آدمی ہے اور یہی تمہارا امیر اور امام ہوگا۔"

☆ رسول اللہؐ نے حضرت بریدہؓ بن الحصیب سے فرمایا: "تو اہلِ مشرق کے لیے نور ہے۔" ایک اور موقع پر فرمایا "بریدہؓ اپنی قوم اور ان کی عزت کے لیے بہترین انسان ہیں۔" (دلائل النبوۃ۔ جرنیل صحابہؓ)

☆ حضرت ابو ذر غفاریؓ کے بارے میں آپؐ نے فرمایا: "آسمان اور زمین نے آج تک ابوذرؓ سے بڑھ کر کوئی سچا نہیں دیکھا ہوگا۔" (اصابہ)

☆ حضرت اسیدؓ بن حضیر کے بارے میں ارشادِ نبوی ہے: "اسید بن حضیر نعم الرجل یعنی بہت اچھے آدمی ہیں۔" (طبقات)

☆ حضرت رافعؓ بن خدیجؓ انصاری سے فرمایا: ''قیامت کے دن میں تمہارے جذبہ ایمان و فدویت کی شہادت دوں گا۔'' (اصابہ۔ اسد الغابہ)

☆ یہودی عالم اور اہل کتاب صحابی حضرت مخیریقؓ کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا:
''مخیریق یہود (اہل ایمان) میں سب سے آگے جانے والے ہوں گے۔''
(اصابہ۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے بارے میں فرمایا: ''قرآن چار آدمیوں سے سیکھو۔ عبداللہؓ بن مسعود، سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہ، معاذؓ بن جبل اور ابیؓ بن کعب سے۔'' ایک اور موقع پر فرمایا: ''جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن کو اسی طرح پڑھنا سیکھے جس طرح نازل ہوا تو وہ قرأت میں ابن ام عبد (عبداللہؓ بن مسعود) کی پیروی کرے۔'' (صحیح بخاری)

☆ ''سب سے زیادہ جس کی رفاقت اور مال کا میں احسان مند ہوں وہ ابوبکر ہے۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔'' (صحیح بخاری)

☆ حضرت ابن ام مکتومؓ کے بارے میں حضورؐ فرمایا کرتے تھے: ''اس شخص کو مرحبا کہو کہ اس کی وجہ سے رب السمٰوٰت والارض نے مجھ کو فہمائش کی۔'' (استیعاب)

☆ ایک مرتبہ حضورؐ نے حضرت ابیؓ بن کعب کے بارے میں فرمایا: ''لوگوں میں سب سے بڑے قاری ابیؓ بن کعب ہیں۔'' (اسد الغابہ)

☆ ''لڑکے کا کان سچا تھا، اللہ نے خود اس کی تصدیق فرما دی۔'' حضورؐ نے سورۃ منافقون نازل ہونے پر مسکراتے ہوئے حضرت زیدؓ بن ارقم کا کان پکڑ کر فرمایا۔ (اصابہ۔ استیعاب)

☆ حضرت سعدؓ بن ربیع کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اللہ سعدؓ کو اپنے دامن رحمت میں جگہ دے۔ زندگی اور موت دونوں میں اللہ اور اللہ کے رسول

کے بھی خواہ رہے۔'' (اصابہ۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت سلمہؓ بن اکوعؓ اور حضرت قتادہؓ کے بارے میں فرمایا: ''ہمارے سواروں میں سے بہترین ابو قتادہؓ ہیں اور پیادوں میں سب سے بہترین سلمہؓ ہیں۔''

(طبقات)

☆ حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ نے احکام اسلام کی پابندی کا اقرار کیا تو حضورؐ نے فرمایا: ''اگر اس گیسوؤں والے نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہو گا۔''
ایک اور موقع پر فرمایا: ''ضمام عقلمند آدمی ہیں۔'' (اصابہ)

☆ غزوہ موتہ میں حضرت زیدؓ بن حارثہ، حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی شہادت پر آپؐ نے فرمایا: ''یہ میرے بھائی، میرے غمگسار اور مجھ سے بات چیت کرنے والے تھے۔'' (اسد الغابہ)

☆ حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اللہ جل شانہ نے عمرؓ کی زبان اور قلب پر حق کو جاری کر دیا اور وہی فاروق ہیں اور اللہ نے عمرؓ کے ذریعے حق و باطل میں فرق کیا۔'' (اصابہ۔ استیعاب)

☆ حضرت خالدؓ بن ولید سے فرمایا: ''خالد تیری عقل و دانش اور فہم و فراست کی بنا پر مجھے بہت امید تھی کہ تم ایک نہ ایک دن ضرور اسلام قبول کر لو گے۔''

(جرنیل صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

☆ ''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کا امین ابو عبیدہؓ بن الجراح ہے۔'' (الفاروق۔ عمرؓ بن خطاب)

☆ حضورؐ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے فرمایا: ''سعد! تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان۔'' (استیعاب۔ طبقات)

☆ رسول اللہؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: ''اے میرے صحابہؓ! اسامہ مجھے تم سب

سے زیادہ پیارا ہے۔ اس سے اچھا سلوک کرنا۔" (سیرت ابن ہشام)

☆ حضرت عکرمہؓ بن ہشام (ابی جہل) واپس آئے تو فرمایا: "اے پردیسی مسافر! خوش آمدید۔" (طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

☆ "الٰہی! جریرؓ بن عبداللہ کو گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر بیٹھنے کی صلاحیت عطا کر اور اسے ہدایت یافتہ راہنما بنا۔" (سیرت ابن ہشام)

☆ حضرت حذیفہؓ بن یمان سے فرمایا: "اے حذیفہ تجھے یہ حق حاصل ہے کہ اپنے آپ کو مہاجر کہلاؤ یا انصاری۔" (طبقات۔ استیعاب)

☆ "اے ضرار! واقعی تیری تجارت رائیگاں نہیں گئی۔" حضرت ضرارؓ بن ازور اسدی سے فرمایا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

☆ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت کے جذبے کو تیرے دل میں پروان چڑھائے۔" (حیاۃ النبیؐ)

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ایک مرتبہ صحابہؓ ہنسنے لگے تو آپؐ نے فرمایا: "تم ابن ام عبد (حضرت عبداللہؓ بن مسعود) کی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ہنستے ہو۔ حالانکہ یہی ٹانگیں حشر کے دن میزان عدل میں کوہ احد سے بھی بھاری ہوں گی۔" (مستدرک حاکم۔ اصابہ)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عامر کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: "خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اس نے کفار کے خلاف میان سے نکالا ہے۔" (اسد الغابہ۔ استیعاب)

☆ حضرت اصیرم عبدالاشہل کے بارے میں ارشاد فرمایا: "بے شک وہ اہل جنت میں سے ہے۔" اور فرمایا: "اس نے عمل تھوڑا کیا مگر اجر زیادہ پایا۔" (اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

☆ اے اللہ ابو عامر اشعری کی مغفرت فرما اور قیامت کے دن اپنی مخلوق میں اس کو سربلند فرما۔ (صحیح بخاری)

☆ ایک اور حدیث میں فرمان رسولؐ ہے: ''قیامت کے دن معاذؓ بن جبل علماء کے امام ہوں گے۔''

☆ حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل کے متعلق فرمایا: ''مرحبا اے مہاجر شہسوار۔'' (جرنیل صحابہ)

☆ حضرت عاصمؓ بن ثابت کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جو کوئی جنگ لڑے اسے چاہیے کہ عاصمؓ بن ثابت کا طریقہ اپنائے۔'' (اسد الغابہ)

☆ حضرت زیدؓ بن حارثہ کے بارے میں فرمایا: ''بخدا زید بن حارثہ منصب امارت کے لائق تھا اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا تھا۔'' (جرنیل صحابہؓ)

☆ رسول اللہؐ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ کے بارے میں فرمایا: ''میں زید کا وارث ہوں اور زید میرا وارث ہے۔'' (طبقات)

☆ ایک اور موقع پر حضرت زیدؓ بن حارثہ کے بارے میں فرمایا: ''سرایہ کے بہترین امیر زیدؓ بن حارثہ ہیں۔ سب سے زیادہ برابر تقسیم کرنے والے اور رعایا میں سب سے زیادہ منصف ہیں۔'' (مستدرک حاکم)

☆ حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی کو دیکھ کر حضور تبسم فرماتے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے انہیں یمن کا بہترین شخص قرار دیا۔ (صحیح مسلم)

☆ اصیرم عبدالاشہلیؓ (ثابت بن وقش اور لیلیٰ کے نوجوان بیٹے) جنگ احد کے موقع پر اسلام لائے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اس نے عمل تو تھوڑا کیا لیکن اجر بہت زیادہ پایا۔'' (شمع رسالت کے تین پروانے)

☆ رسول اللہؐ نے غزوۂ خندق کے موقع پر دعا فرمائی: ''الٰہی! حذیفہ کے آگے، پیچھے، اوپر، نیچے اور دائیں بائیں سے حفاظت فرما۔'' (جرنیل صحابہؓ)

☆ حضرت زیدؓ بن حارثہ کے بارے میں ارشاد ہوا: "تو ہمارا بھائی اور مولیٰ ہے۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "اے زیدؓ تو میرا مولیٰ ہے، تو مجھ سے ہے اور میری طرف سے ہے اور مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔" ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے زیدؓ کی محبت میں ملامت نہ کرو۔"

(جزءِ صحابہ، مستدرک حاکم)

☆ حضرت زیدؓ بن حارثہ کی امانت کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی: "سرایا کے بہترین امیر زیدؓ بن حارثہ ہیں، سب سے زیادہ برابر تقسیم کرنے والے اور رعایا میں سب سے زیادہ منصف۔" (مستدرک حاکم)

☆ حضرت سالمؓ مولیٰ ابو حذیفہؓ کی قرأت سن کر فرمایا: "ساری تعریف اس کے لیے ہے جس پر عرشِ رحمن لرز اٹھا۔ آسمانوں کے دروازے ان کی روح کے لیے کشادہ کر دیے گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے۔"

(اسد الغابہ)

☆ حضرت سعدؓ بن معاذ کی وفات کے بعد ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس حریر کا جبہ آیا۔ لوگوں نے اس کی نرمی پر حیرت کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کی نرمی پر حیران ہو رہے ہو، حالانکہ جنت میں سعدؓ بن معاذ کے رومال اس سے کہیں زیادہ نرم اور ملائم ہیں۔" ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:
"اگر قبر کی تنگی سے کوئی نجات پا سکتا تو وہ سعدؓ بن معاذ ہوتے۔" (اسد الغابہ)

☆ حضرت عثمانؓ بن مظعون کے بارے میں فرمایا: "بلاشبہ عثمان اخلاص کے انتہائی درجے پر فائز تھے۔ اور مجھے اس کے لیے اللہ سے بہتری کی امید ہے۔" ایک اور موقع پر ارشاد ہوا: "عثمانؓ بن مظعون کی حیا اور پردہ پوشی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔" (صحیح بخاری)

☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: "مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ چار آدمیوں کے ساتھ محبت رکھوں اور اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی ان چاروں کو دوست رکھتا ہے۔" پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا: "علیؓ، مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ۔ (صحیح بخاری)

☆ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی شہادت پر رسول اللہؐ نے فرمایا: "میں نے مکہ میں تمہارے جیسا خوش لباس اور کوئی نہیں دیکھا تھا لیکن آج دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال گرد آلود اور الجھے ہوئے ہیں۔ اور تمہارے جسم پر صرف ایک چادر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں حاضر رہو گے۔" (صحیح بخاری)

☆ رسول اللہؐ نے حضرت ثابتؓ بن دحداح کے بارے میں ارشاد فرمایا: "جنت میں ابو الدحداح (حضرت ثابت بن دحداح) کے لیے کھجور کے بڑے بڑے درخت ہیں۔" (جرنیل صحابہ۔ اصابہ)

☆ حضور اقدسؐ نے حضرت ثابتؓ بن قیس کی تعریف میں فرمایا: "ثابتؓ بن قیس بن شماس بہترین انسان ہیں۔" (اصابہ)

☆ رسول اللہ ﷺ حضرت ذوالبجادینؓ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: "یہ شخص بارگاہِ الٰہی میں سچے دل سے فریاد کرتا ہے۔" (اصابہ)

☆ حضرت سعدؓ بن حبہ بجلی کے لیے دعا فرمائی: "اللہ تمہیں خوش نصیب کرے۔" (اصابہ)

☆ رسول اللہؐ نے حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی کے بارے میں فرمایا: "عروہ کی مثال صاحب یٰسین جیسی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو حق کی طرف بلایا اور قوم نے انہیں مار ڈالا۔" (استیعاب۔ طبقات)

صحابہؓ کی صحابہؓ کے بارے میں آراء

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت تمیمؓ بن اوس داری کو خیر اہل المدینہ کا خطاب دیا۔ (اصابہ)

☆ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت سوادؓ بن ربیع کے بارے میں فرمایا: ''اس نے رسول اللہؐ پر اپنی جان قربان کر دی۔ اور قیامت کے دن وہ حضورؐ کے نقیبوں میں شمار کیا جائے گا۔'' (طبقات۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ کے بارے میں حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: ''میں نے ضمام سے بہتر موثر گفتگو کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔'' (اصابہ)

☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے حقیقی بھائی حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکرؓ کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا: ''اے صاحب قبر! جب تم اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر رہے تھے، اس وقت اگر میں تمہارے پاس موجود ہوتی تو واللہ اس قدر نہ روتی اور تمہیں اسی جگہ سپرد خاک کرتی جہاں تم نے وفات پائی۔'' (اصابہ۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت عمروؓ بن عاص نے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: ''اے عمرو! آپ کی عقل و دانش اور فہم و فراست کو جب دیکھتا ہوں تو میرے دل میں خیال آتا ہے کہ آپ کو سب سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہو جانا چاہیے تھا۔''
(سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

☆ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ''الٰہی عبدالرحمٰنؓ بن عوفؓ کو جنت کے ٹھنڈے میٹھے چشمے سلسبیل سے پانی پلانا۔'' (البدایہ والنہایہ۔ جلد نمبر ۷)

☆ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا: ''لشکر اسلام میں قعقاعؓ کا وجود ایک ہزار افراد پر بھی بھاری ہے۔'' (اصابہ۔ استیعاب)

☆ حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ کو اشجع العرب کہتے ہیں۔ (تہذیب)

☆ حضرت زبیرؓ کے فضائل میں حضرت حسانؓ بن ثابت نے قصیدہ کہا۔

☆ حضرت عمرؓ نے کہا: "زبیر دو نیکیوں میں مجھ سے بڑھ گئے۔ ایک قبول اسلام میں دوسرے جام شہادت پینے میں۔" (مستدرک حاکم)

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرمایا کرتے تھے: "احد کا دن، احد کا دن تھا، سچ پوچھو تو طلحہؓ کا دن تھا۔" (استیعاب)

☆ حضرت عمر فاروقؓ حضرت طلحہؓ بن عبداللہ کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے: "اے طلحہ، اے احد والے، اے صاحب احد۔" (صحیح بخاری۔ سوتیدانی)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابیؓ بن کعب کے بارے میں فرمایا "ہم میں سب سے بڑے قاری ابیؓ بن کعب ہیں۔"

آپ نے یہ بھی فرمایا: "ہم میں علم قضا کے سب سے بڑے ماہر علیؓ بن ابی طالب اور حفظ میں سب سے بڑے ابیؓ ہیں۔"

☆ حضرت عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے: "معاذؓ جیسا شخص پیدا کرنے سے عورتیں عاجز ہیں۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "اگر معاذؓ نہ ہوں تو عمر ہلاک ہو جائے۔"

☆ شام کے سفر میں جابیہ کے مقام پر خطبے کے دوران حضرت عمرؓ نے فرمایا: "جسے فقہ سیکھنا ہو وہ معاذؓ کے پاس جائے۔"

☆ وفات سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: "اگر اس وقت معاذؓ زندہ ہوتے تو میں ان کو خلیفہ بناتا۔"

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود فرمایا کرتے تھے: "معاذؓ بن جبل ان معنوں میں ایک امت تھے کہ وہ لوگوں کو بھلائی سکھاتے تھے اور ان معنوں میں قانت تھے کہ ہمیشہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے تھے۔"

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کے مطابق حضرت معاذؓ امت کے عاقل ترین لوگوں

میں سے تھے۔"

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی آواز میں جو سوز تھا حضرت عمرؓ اس کے بے حد معترف تھے اور اکثر ان سے تلاوت کلام پاک سنتے تھے۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: "جس فوج میں قعقاعؓ جیسا شخص شامل ہو وہ کبھی شکست نہیں کھا سکتی۔"

☆ حضرت عمروؓ بن العاص کے بارے میں حضرت عمرؓ فاروق نے کہا: "اس کے لیے زمین پر امیر بن کر چلنا مناسب ہے۔" (جرنیل صحابہؓ)

☆ حضرت قبیصہؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کے بارے میں کہا: "میں نے ان سے زیادہ فصیح اللسان آدمی نہیں دیکھا اور نہ زیادہ خالص رائے والا اور نہ زیادہ مکرم اور زیادہ اکرام والا اپنے ساتھیوں کا۔ اور نہ زیادہ پاک اور صاف دل والا۔ اور نہ زیادہ کتاب کو پڑھنے والا اور نہ زیادہ سمجھنے والا اور نہ خاطر تواضع کے اعتبار سے زیادہ احسن۔" (جرنیل صحابہؓ۔ تاریخ دمشق)

☆ حضرت عمروؓ بن العاص نے حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمایا: "کوئی والد اپنے بیٹے پر اتنا مہربان نہیں ہے جتنے حضرت عمرؓ بن خطاب اپنی رعایا پر مہربان ہیں۔" (تاریخ دمشق۔ جرنیل صحابہ)

☆ حضرت عمر فاروقؓ جب بھی حضرت اسامہؓ سے ملتے خوشی سے پکار اٹھتے۔ "خوش آمدید، میرا سردار آ گیا۔" لوگوں کے پوچھنے پر بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر حضرت اسامہؓ کو میرا امیر بنایا تھا۔ (جرنیل صحابہؓ۔ حیات صحابہ کے درخشاں پہلو)

☆ حضرت عمر فاروقؓ، حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلیؓ کو خوبصورتی کی بنا پر امت محمدیہ کا یوسف کہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے مخاطب ہو کر آپؓ نے فرمایا: "اللہ تم پر فضل کرے۔ تم زمانہ جاہلیت میں بھی اچھے سردار تھے اور اسلام میں

بھی اچھے سردار ہوں۔" (استیعاب)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت حذیفہؓ کے بارے میں فرمایا: "واللہ تم نے اسلام کی لاج رکھ لی۔ تم میرے بھائی اور میں تمہارا بھائی ہوں۔" (تین پروانے)

☆ حضرت خبابؓ بن الارت کے متعلق حضرت علیؓ نے فرمایا: "اللہ خبابؓ پر رحم کرے۔ اس نے دلی رغبت سے اسلام قبول کیا۔ خوشی سے ہجرت کی اور بحیثیت مجاہد زندگی بسر کی۔" (حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عدیؓ بن حاتم طائی سے فرمایا: "سب سے پہلا صدقہ جس نے رسول اللہؐ اور آپؐ کے اصحابؓ کے چہروں کو بشاش کیا تمہارے ہی قبیلے طے کا تو تھا۔" (تین پروانے)

☆ حضرت عمیرؓ بن سعد کی قابلیت کی بدولت حضرت عمر فاروقؓ انہیں نسیج وحدہ (یکتا و یگانہ) کے لقب سے یاد کرتے اور فرماتے: "اگر مجھے عمیرؓ بن سعد جیسی صلاحیتوں والے چند آدمی مل جاتے تو میرا بار خلافت ہلکا ہو جاتا۔"

(طبقات۔ تین پروانے)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے: "ابوہریرہؓ ہم سب سے زیادہ بارگاہ رسالت میں حاضر رہتے تھے۔" (سیر الصحابہؓ)

☆ حضرت طلحہؓ نے کہا، اس میں کوئی شک نہیں کہ ابوہریرہؓ نے لسان رسالت سے بہت سی ایسی حدیثیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ وہ حضورؐ کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہر وقت آپؐ کے ساتھ رہتے تھے۔ (طبقات۔ سیر اعلام النبلاء)

☆ حضرت ابوہریرہؓ کے بارے میں حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں: "ابوہریرہؓ رسول اللہؐ سے سوالات پوچھنے میں بہت جری تھے۔ وہ آپؐ سے ایسے ایسے سوالات کرتے تھے جو ہم لوگ نہیں کر سکتے تھے۔" (مستدرک حاکم)

☆ حضرت حسانؓ بن ثابت کے بارے میں حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ نے فرمایا:
"حضرت حسانؓ نے رسول اللہؐ کے ساتھ رہ کر اپنے نفس اور زبان سے جہاد کیا۔"
(تہذیب التہذیب)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کے بارے میں حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں: "عہد رسالت کی حالت و کیفیت کا عبداللہؓ بن عمرؓ سے زیادہ کوئی پابند نہیں رہا۔" (اصابہ)

☆ حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں حضرت سعیدؓ بن مسیب نے کہا: "میں کسی کے جنتی ہونے کی گواہی دے سکتا ہوں تو وہ عبداللہؓ بن عمرؓ ہے۔" (طبقات)

☆ حضرت حذیفہؓ بن یمانؓ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کے بارے میں فرماتے: "رسول اللہؐ کے بعد ہر شخص کچھ نہ کچھ بدل گیا مگر عمرؓ اور ان کے بیٹے عبداللہؓ نہیں بدلے۔"
(اصابہ)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے بارے میں فرمایا: "ایک سمجھا ہوا فصیح اللسان، صاحب عقل و دانش نوجوان ہے۔" (اسد الغابہ۔ استیعاب)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے متعلق حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ نے کہا: "ابن عباسؓ بہترین ترجمان القرآن ہیں۔" (اصابہ)

☆ حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ نے کہا: "میں نے عبداللہؓ بن عباسؓ سے بڑھ کر کسی کو سنت کا عالم، ان سے زیادہ صائب الرائے اور ان سے بڑا دقیق النظر کسی کو نہیں دیکھا۔" (اصابہ)

☆ حضرت علیؓ نے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کے بارے میں فرمایا: "ابن عباسؓ قرآن کی تفسیر کرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ شفاف پردے کے پیچھے منظر سے غیب کی چیزیں دیکھ رہے ہیں۔" (اصابہ)

☆ حضرت ابیؓ بن کعب نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے بارے میں فرمایا:

"ایک دن یہ شخص امت کا حبر ہوگا۔" (استیعاب)

☆ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کے بارے میں حضرت علیؓ نے فرمایا: "اللہ نے عمار پر رحم کیا جس دن وہ ایمان لائے۔ اللہ نے عمار پر رحم کیا جس دن وہ شہید ہوئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے گا جس دن وہ اٹھائے جائیں گے۔" (اسد الغابہ)

☆ حضرت محمدؓ بن طلحہؓ کی شہادت پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "رب کعبہ کی قسم یہ سجاد ہے۔ اس نے والد کی اطاعت میں جان دی۔ بڑا نیک فطرت اور پاکباز جوان تھا۔" (طبقات۔ استیعاب)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ہشامؓ بن عاص کی شہادت کی خبر سن کر فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہشامؓ کو اپنی رحمت سے نوازے وہ اسلام کے بہترین مددگار تھے۔"

(طبقات)

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عثمانؓ بن ابی العاص کے بارے میں فرمایا: "یہ لڑکا تفقہ فی الدین اور تعلیم قرآن کا بہت مشتاق ہے۔" (اصابہ)

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت بریدہؓ بن حصیب کے بارے میں فرمایا: "بریدہؓ اپنی قوم کے لیے بہترین انسان ہے اور ان کے لیے بڑی برکت کا باعث۔"

(دلائل النبوۃ)

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت عبادؓ بن بشر کو انصار کے تین بہترین آدمیوں میں سے ایک قرار دیا تھا۔ دوسرے دو حضرت سعدؓ بن معاذ اور حضرت اسیدؓ بن حضیر تھے۔ (برتیل صحابہ)

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: "اسیدؓ انصار کے تین بہترین آدمیوں میں سے ایک ہیں۔" (اصابہ)

☆ حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے بارے میں فرمایا:

"عبداللہؓ بن مسعود قرآن کے قاری، دین کے فقیہ اور سنت کے عالم تھے۔"

(طبقات، اسد الغابہ)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے بارے میں فرمایا: "ایک ظرف ہے جو علم سے بھرا ہوا ہے۔" (اصابہ)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرمایا کرتے: "جب تک ہم میں ابن مسعودؓ جیسا عالم موجود ہے مجھ سے کوئی مسئلہ دریافت نہ کرو۔" (اصابہ)

☆ حضرت ابو مسعود بدریؓ کہتے: "میں نہیں جانتا کہ رسول اللہؐ کے بعد عبداللہؓ بن مسعود سے بڑھ کر کوئی قرآن کا عالم ہے۔" (اصابہ)

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کے بارے میں فرمایا: "اب عورتیں خالدؓ جیسا دلاور پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔" (اصابہ)

☆ حضرت خالدؓ بن ولید کی وفات پر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: "خالد کے مرنے سے اسلام کی فصیل میں ایسی دراڑ پڑ گئی ہے جو کبھی پر نہ ہو سکے گی۔ کاش اللہ تعالیٰ ان کو طویل عرصے تک زندہ رکھتا۔" (تاریخ ابن عساکر)

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عروہؓ بن مسعود کی شہادت پر پردرد مرثیہ کہا تھا۔

(استیعاب)

☆ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عبداللہؓ بن ارقم کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: "میں نے عبداللہؓ بن ارقم سے بڑھ کر کسی کو خدا سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔"

(مستدرک حاکم۔ سو شہیدانی)

اکابرین اور مفکرین کی رائے

☆ حضرت عکرمہؓ کے بارے میں امام ذہبی کہتے ہیں: "شریف، سردار، شہید، عکرمہ اسلام میں اچھی آزمائش والے تھے۔" (تاریخ اسلام للذہبی)

☆ امام شعبی حضرت زیدؓ بن ثابت کے بارے میں کہتے ہیں: "جس سریے میں زیدؓ بن حارثہ ہوتے آپؐ انہیں اس میں ضرور امیر بناتے۔" (رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ)

☆ حضرت حذیفہؓ بن یمان کے بارے میں امام ذہبی کہتے ہیں: "یہ محمدؐ کے شریف للاصل، صاحب السر، انصار کے حلیف اور بڑے درجے کے صحابی ہیں۔"

(سیر اعلام النبلاء۔ تاریخ اسلام وخیاف المشاہیر)

☆ ابونعیم اصفہانی حضرت حذیفہؓ بن یمان کے متعلق لکھتے ہیں: "فتن و آفات کو جانتے تھے، علم و عبادات پر جمے ہوئے تھے۔ دنیاوی متاع سے بے نیاز تھے۔"

(حلیۃ الاولیاء)

☆ رئیس الاوس حضرت سعدؓ بن معاذ کی وفات کے بعد ان کے قبیلے والے فخر سے کہا کرتے تھے: "کسی مرنے والے کی موت پر اللہ کا عرش جنبش میں نہیں آیا مگر سعدؓ بن معاذ کی وفات پر۔" (شمع پروانے)

☆ امام محمد باقرؒ کا قول ہے کہ ایسا شخص کہ جس کو کبھی شک نہیں ہوا اور کسی قسم کا خیال بھی راہِ حق سے ہٹنے کا نہیں ہوا۔ وہ مقدادؓ ہیں۔ (شمع پروانے)

☆ حافظ ابن قیم کہتے ہیں: "اگر حضرت ابن عمرؓ کے فتاویٰ اکٹھے کیے جائیں تو ایک عظیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔" (زاد المعاد)

☆ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے بارے میں میمون بن مہرانؒ نے کہا: "میں نے ابن عمرؓ سے بڑھ کر کوئی متقی اور پرہیزگار نہیں دیکھا۔" (پچاس صحابہؓ)

☆ حضرت سعید بن عبدالرحمٰنؒ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ابن عمرؓ کی وفات کے بعد ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ وہ فضیلت میں اپنے والد کے قریب تھے۔" (طبقات)

☆ حضرت علی بن حسینؒ زین العابدین فرماتے ہیں: "عبداللہؓ بن عمرؓ کو زہد و تقویٰ اور اصابت رائے میں ہم سب پر برتری حاصل تھی۔" (طبقات)

☆ امام ذہبی نے حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ کے بارے میں کہا: "حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ علم و فضل کے اعتبار سے بلند مقام پر فائز تھے۔"

(سیر اعلام النبلاء۔ تاریخ اسلام وفیات المشاہیر۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

☆ حضرت طاؤس طائعیؒ نے حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ کے متعلق کہا: "میں نے رسول اللہ کے ستر اصحاب کو دیکھا ہے کہ جب وہ کسی مسئلہ میں ابن عباسؓ سے گفتگو کرتے تھے اور دونوں میں اختلاف رائے ہوتا تو آخر فیصلہ حضرت ابن عباسؓ کے قول پر ہی ہوتا۔" (اصابہ)

☆ حضرت قاسم بن محمدؒ نے کہا: "ہم نے عبداللہؓ بن عباسؓ کی مجلس میں کبھی کوئی باطل تذکرہ نہیں سنا اور ان سے زیادہ کسی کا فتویٰ سنت نبوی کے مشابہ نہیں دیکھا۔"

(اصابہ)

☆ ابو صالحؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے مکان کے سامنے لوگوں کی بھیڑ ہوتی۔ اور میں نے کسی شخص کی اتنی بڑی مجلس کبھی نہیں دیکھی تھی۔ (مستدرک حاکم)

☆ ابن اثیرؒ کہتے ہیں: "حضرت ابن عباسؓ سے کوئی شخص علم کے کسی بھی شعبے کے متعلق سوال کرتا تو اس کا اس کو جواب ضرور ملتا۔" مزید کہا: "وہ فرائض اور حساب میں بھی ممتاز درجہ رکھتے تھے۔" (اسد الغابہ)

☆ تابعی مسروقؒ بن اجدعؒ حضرت عباسؓ کے بارے میں کہتے ہیں: "جب میں حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کو دیکھتا تو بے اختیار پکار اٹھتا کہ آپ سب سے

زیادہ حسین ہیں، جب آپ کی گفتگو سنتا تو یہ کہنے پر مجبور ہوتا کہ آپ سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ ہیں اور جب آپ کوئی حدیث بیان کرتے تو یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہو جاتا کہ آپ اس دور کے سب سے بڑے عالم ہیں۔"

(حیاۃ صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

☆ ابن جریر طبریؒ حضرت لقمانؓ بن بشیر کے بارے میں کہتے ہیں: "وہ بردبار، عبادت گزار اور صلح پسند تھے۔" (تاریخ طبری)

☆ امام ذہبیؒ نے حضرت حارثہؓ بن نعمان کے متعلق کہا: "اچھائی دیانتدار، نیکوکار اور اپنی والدہ کی بھلائی چاہنے والے تھے۔" (سیر اعلام النبلاء)

☆ ابن قدامہؒ نے حضرت حارثہؓ بن نعمان کے بارے میں فرمایا: "فضلاء صحابہ میں سے ایک تھے۔" (الاستبصار)

☆ ابن اثیرؒ حضرت ابوطلحہ زید بن سہل انصاری کے بارے میں لکھتے ہیں: "صحابہ کرامؓ کے جرنیلوں اور مشہور تیر اندازوں میں سے تھے۔" (اسد الغابہ)

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے متعلق حافظ ابن کثیر کہتے ہیں: "حضورؐ کی بعثت کے بعد حضرت ابوبکرؓ پہلے خطیب ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا۔"

(البدایہ والنہایہ)

☆ حافظ حدیث حضرت سمرہؓ بن جندب کے بارے میں حافظ ابن عبدالبر کہتے ہیں:۔ "حضرت سمرہ بن جندب نہایت راستباز، امین اور اسلام کے خیر خواہ تھے۔"

(استیعاب)

☆ علامہ ابن قیم کہتے ہیں: "عبداللہؓ بن مسعود کے سوا کسی صحابی کے شاگردوں نے ان کے فتاویٰ اور مذاہب فقہ کو نہیں لکھا۔" (تحفہ پرواز)

☆ ابن اثیر نے حضرت عبداللہؓ بن عامر کے بارے میں لکھا: "وہ عرب کے ان

فیاضوں میں سے ایک فیاض تھے جن کی لوگ تعریف کرتے تھے۔"

(اسد الغابہ، تاریخ ابن اثیر)

☆ حضرت کعبؓ بن زہیر مزنی کے بارے میں الفرج اصفہانی کہتے ہیں: "کعبؓ مخضری ہیں اور فحول شعراء میں سے ہیں۔" (کتاب الاغانی)

☆ حافظ ابن عبدالبر حضرت کعبؓ بن زہیر کے بارے میں لکھتے ہیں: "کعبؓ بہت پرگو اور بلند پایہ شاعر تھے۔" (استیعاب)

☆ علامہ زرکلی کہتے ہیں: "کعب نجد کے بلند مرتبہ شاعروں میں سے ہیں۔"

(الاعلام)

☆ ابن قتیبہ حضرت کعبؓ بن زہیر کے متعلق لکھتے ہیں: "کعبؓ خوش گو اور قادرالکلام شاعر ہیں۔" (الشعر والشعراء)

☆ امام زہری حضرت عتبہؓ بن مسعود کے بارے میں لکھتے ہیں: "عبداللہ بن مسعود اپنے بھائی سے زیادہ عالم نہ تھے اور نہ ان سے زیادہ قدیم الصحبت تھے، لیکن عتبہؓ، عبداللہ سے پہلے انتقال کر گئے۔" (اسد الغابہ)

اوّلین اعزاز یافتہ صحابہ رضی اللہ عنہم

﴿خلفائے راشدین صحابہؓ﴾

حضرت ابوبکر صدیقؓ

سوال: عام الفیل کے اڑھائی سال بعد اور ہجرت نبوی سے پچاس سال چھ ماہ پہلے پیدا ہوئے۔ سال ولادت اور نام و نسب بتا دیں؟

جواب: نام عبداللہ بن عثمان، کنیت ابوبکر، لقب صدیق اور عتیق۔ رسول اللہؐ کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ ۵۷۳ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ وہ سرور عالمؐ سے عمر میں اڑھائی برس چھوٹے تھے۔ سلسلۂ نسب چھٹی پشت میں آنحضرتؐ سے جا ملتا ہے۔ (خلفائے راشدین، سیر الصحابہ، الانساب الاشراف، سیرۃ الصدیق)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد اور والدہ کا نام بتا دیجئے؟ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ، والدہ کا نام سلمیٰ اور کنیت ام الخیر۔ والد شرفائے مکہ میں سے تھے۔ والد آخری عمر میں ضعیف ہو گئے تھے اور آنکھوں کی بصارت جاتی رہی تھی۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور ۱۴ ہجری میں ۹۷ برس کی عمر میں وفات پائی۔ والدہ ابتدا ہی میں حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔ طویل عمر پائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت تک زندہ رہیں لیکن شوہر سے پہلے فوت ہوئیں۔ (اصابہ، طبرانی، خلفائے راشدین)

سوال: حضورؐ سے دوستی کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عمر کتنی تھی؟ آپؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب۔ دوستی کا آغاز ہوا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ ۱۸ برس کے تھے۔ قبول اسلام کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عمر ۳۸ سال تھی۔

(اصابہ، کنز العمال، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت ابوبکرؓ حضور اقدسؐ کا اعلان نبوت سنتے ہی ایمان لے آئے۔ آپؐ نے اس سلسلے میں کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: ''میں نے جس کسی کے سامنے اسلام پیش کیا اس نے کچھ نہ کچھ تردد کیا اور سوچا لیکن ابوبکر کے سامنے میں نے جیسے ہی اسلام پیش کیا انہوں نے بلا تامل میری تصدیق کی اور ایمان لائے''۔

(سیرۃ ابن اسحاق، مواہب سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ آزاد اور بالغ مردوں میں اول مومن ہیں۔ آپ کی دعوت پر کون لوگ اسلام لائے؟

جواب: آپؓ کی کوششوں سے ایمان لانے والوں میں حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت طلحہؓ بن عبداللہ، حضرت عثمانؓ بن مظعون، حضرت ابوعبیدہؓ، حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت خالدؓ بن سعید خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(فتح الباری، خلفائے راشدینؓ، سیر الصحابہؓ، اصابہ، سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت ابوبکرؓ نے کن غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرایا؟

جواب: آپؓ نے بے دریغ مال خرچ کر کے بہت سے مظلوم غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرایا۔ ان میں حضرت بلالؓ بن رباح، حضرت حمامہؓ، حضرت ام عبیسؓ، حضرت عامرؓ بن فہیرہ، حضرت نہدیہؓ اور ان کی بیٹی، حضرت زنیرہؓ، حضرت لبینہؓ اور حضرت ابوفکیہہؓ یسار ازدی کا ذکر نمایاں ہے۔

(استیعاب، سیر الصحابہؓ، اصابہ، اسد الغابہ، الصدیق ابوبکرؓ)

سوال: قبول اسلام سے پہلے خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ کے چند نمایاں خصائل کون سے تھے؟

جواب: کپڑے کے کامیاب تاجر تھے اور اس سلسلے میں شام اور یمن کا سفر کرتے

تھے۔ قریش کے معزز اور اہل ثروت لوگوں میں ممتاز ہوتے تھے۔ علم الانساب کے ماہر تھے۔ اشناق یعنی دیت اور مغارم کا منصب ان کے سپرد تھا۔ جھوٹ اور شراب سے نفرت کرتے تھے۔ بت پرستی اور شرک سے دور رہتے۔ عربی زبان و ادب پر عبور تھا اور نہایت اچھے شعر کہہ لیتے۔ ذہین، بردبار، معاملہ فہم اور خوش اخلاق تھے۔ فیاض اور سخی تھے۔ رسول پاکؐ سے دلی محبت اور انس تھا۔ رسول اللہؐ کی نبوت کے بارے میں پختہ یقین رکھتے تھے۔

(ابن عساکر، سیرت کبریٰ، روض الانف، سیرت صدیقؓ، طبقات)

سوال: ''کیا تم ایک آدمی کو محض اس بنا پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے، حالانکہ وہ تمہارے پاس اس دعویٰ پر تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیلیں بھی لے کر آیا ہے''۔ بتائیے یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: بیت اللہ میں حضورؐ پر ظلم و ستم ہوتے دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دھکا دے کر عقبہ بن معیط کو ہٹایا اور یہ الفاظ کہے۔

(تاریخ طبری، سیرت ابن ہشام، القرآن، بخاری، فتح الباری، خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کے ساتھ کن علاقوں کے تبلیغی دورے کیے؟

جواب: وہ رسول اللہؐ کی حمایت اور حفاظت کے لئے ہر وقت جان ہتھیلی پر رکھے رہتے تھے۔ ہر سال عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز کے میلوں میں اور حج کے موقع پر حضورؐ ان کے ساتھ منیٰ تشریف لے جاتے اور قبائل کو اسلام کی دعوت دیتے۔

(مستدرک حاکم، دلائل بیہقی، سیرت ابن ہشام، صدیق اکبرؓ)

سوال: ''اگر واقعی یہ بات محمدؐ نے کہی ہے تو یہ ضرور سچ ہوگا اس میں حیرت کی کیا بات ہے'' یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے واقعہ معراج سن کر یہ الفاظ کہے تھے جس پر حضورؐ

نے انہیں صدیق کا لقب دیا۔

(سیرۃ خلیفۃ الرسول، اصحاب، سیرۃ صدیق اکبرؓ، تولی ڈائجسٹ صدیق اکبر نمبر)

سوال: بتائیے مکہ میں سب سے پہلی مسجد کس نے بنائی تھی؟

جواب: مشرکین مکہ بیت اللہ میں نماز کی ادائیگی سے منع کرتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے گھر میں چھوٹی سی مسجد بنالی۔

(سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ، سیرۃ صدیق اکبرؓ، اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت حبشہ کا قصد کیوں کیا اور واپسی کیسے ہوئی؟

جواب: کفار کے مظالم سے تنگ آ کر آپؓ یمن کے راستے حبشہ روانہ ہوئے تو برک الغماد (یا برک الغماد اور برک الغماد) پر قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ (یا ابن الدغنہ) سے ملاقات ہوگئی۔ پھر وہ حضرت ابوبکرؓ کو واپس لے آیا اور مکہ میں اعلان کر دیا کہ میں نے ابو قحافہ کے بیٹے کو پناہ دے دی ہے۔

(صحیح بخاری، طبقات، سیرت ابن ہشام، خلفائے راشدین)

سوال: ۷ نبوی میں مشرکین مکہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا تو حضرت ابوبکرؓ نے کیا مدد کی؟

جواب: آپؓ دوسرے جانثاروں کے ساتھ مل کر محصورین کو چوری چھپے غلہ پہنچاتے رہے۔ ۱۰ نبوی میں یہ مقاطعہ ختم ہوا۔

(صحیح بخاری، طبقات، زاد المعاد، سیرۃ صدیق اکبرؓ)

سوال: بتائیے حضورؐ کی خواہش پر حضرت ابوبکرؓ نے اپنی کس بیٹی کا رشتہ ان سے طے کیا تھا؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ کا۔ شوال ۱۱ نبوی میں نکاح ہوا اور شوال ۱ ہجری میں رخصتی ہوئی۔

(استیعاب، ازواج مطہرات، امہات المومنین)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مدینہ کب ہجرت کی، آپؓ کے شریک سفر کون تھے؟

جواب: چند ایک کے سوا تمام مسلمان اڑھائی ماہ کے اندر مدینہ ہجرت کر گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے چند مرتبہ ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا لیکن حضورؐ نے فرمایا: ''جلدی نہ کرو شاید تمہیں اللہ ایک ساتھی عطا کر دے''۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''مجھے امید ہے اللہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت دے دے گا'' چنانچہ اللہ کے حکم سے حضورؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ۲۷ صفر ۱۴ نبوی کو مدینہ کے لئے روانہ ہوئے۔ (بخاری، تاریخ الرسل والملوک، فتح الباری، سیرت ابن ہشام)

سوال: حضورؐ نے ہجرت کے لئے دو اونٹنیاں کس سے خریدی تھیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ سے۔ جو آپؓ نے اسی مقصد کے لئے پالی تھیں لیکن حضورؐ نے قیمت ادا کی۔ (سیرت ابن ہشام، سیرۃ خلیفۃ الرسول، تاریخ الرسل والملوک)

سوال: سفر ہجرت میں غار ثور تک کا سفر پیدل ہوا، بتایئے حضرت ابوبکرؓ نے کیسے حضورؐ کی حفاظت کی؟

جواب: آپؓ دشمنوں کے خطرے کے ڈر سے کبھی حضورؐ کے آگے چلتے کبھی پیچھے۔ پتھریلی زمین کی وجہ سے دونوں مسافروں کے پاؤں زخمی ہو گئے تھے۔

(سیرت ابن ہشام، سیرۃ خلیفۃ الرسول، تاریخ طبری)

سوال: ہجرت مدینہ کے لئے روانگی کے بعد مشرکین نے حضرت ابوبکرؓ کے اہل خانہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: ابوجہل چند مشرکین کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے گھر آئے۔ دروازہ کھٹکھٹانے پر حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر باہر نکلیں۔ ابوجہل نے حضرت ابوبکرؓ کا پوچھا۔ وہ بولیں واللہ! مجھے معلوم نہیں۔ ابوجہل نے ایسا طمانچہ مارا کہ اسماءؓ کے کان کی بالی گر گئی اور زخم بھی ہو گیا۔ (تاریخ طبری، طبقات، سیرت ابن ہشام)

سوال: دونوں مسافروں نے مکہ سے ۴-۵ میل دور غار ثور میں تین دن قیام کیا۔ بتایئے کھانے پینے کا انتظام کیسے ہوا؟

جواب: حضرت اسماءؓ اور حضرت عبداللہؓ بن ابوبکر رات کو کھانا دے جاتے۔ دن کے وقت عامر بن فہیرہ بکریوں کا ریوڑ لا کر دودھ دے جاتا۔

(تاریخ طبری، رحمۃ للعالمین، صحیح بخاری، طبقات)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے غار میں داخل ہوئے اور صفائی کی۔ ان کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: جہاں سوراخ یا بل نظر آتا اسے اپنی چادر پھاڑ کر بند کر دیتے۔ ایک جگہ اپنی ایڑی جما دی۔ حضورؐ اندر تشریف لائے اور حضرت ابوبکرؓ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا تو شدت درد سے ابوبکر صدیقؓ کے آنسو نکل آئے۔ آنسوؤں کا قطرہ رخسار مبارک پر گرا تو آنکھ کھل گئی۔ حقیقت حال معلوم ہونے پر آپؐ نے اس مقام پر اپنا لعاب دہن لگایا اور تکلیف جاتی رہی۔

(طبرانی، زرقانی، مشکوٰۃ، خلفائے راشدینؓ، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: یکم ربیع الاوّل ۱۳ نبوی کو حضورؐ حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ غار ثور سے روانہ ہوئے۔ راستہ بتانے والا کون تھا؟

جواب: عبداللہ بن اریقط، جن کو اس کام کے لئے اجرت پر لیا گیا تھا۔ یہ اس وقت غیر مسلم تھے اور بنی الدیل سے تعلق رکھتے تھے۔ مختلف راستوں سے اچھی طرح واقف تھے۔

(دلائل، طبقات، تاریخ طبری، الرحیق المختوم)

سوال: بتایئے ثانی اثنین اور صاحب الرسولؐ کس صحابیؓ کے القابات ہیں؟

جواب: یہ القاب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سورۃ التوبہ کی آیت ۴۰ میں دیئے۔

(فتح الباری، طبرانی، روض الانف، سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ اور رسول اللہؐ کی مدینے کے راستے میں کن دو حضرات سے ملاقات ہوئی؟

جواب: رسول اللہؐ کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت ابوبکرؓ کے داماد حضرت زبیرؓ بن العوام شام سے واپس مکہ آتے ہوئے راستے میں ملے۔ انہوں نے دونوں مسافروں کی خدمت میں سفید کپڑے پیش کئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے ابن عم حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ بھی ملے۔ انہوں نے شامی پوشاک پیش کئے۔

(طبقات، صحیح بخاری، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: غارثور میں اور مدینے کے راستے پر حضرت ابوبکرؓ نے پکڑے جانے کا خوف محسوس کیا تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: ''ابوبکر خاموش رہو۔ ہم دو ہیں جن کا تیسرا اللہ ہے''۔ دوسرے موقع پر فرمایا: ''غم نہ کرو! اللہ ہمارے ساتھ ہے''۔

(صحیح بخاری، زاد المعاد، رحمۃ للعالمینؐ، سیرت سرور عالم)

سوال: راستے میں کن دو مشرکین نے رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پکڑنے کی کوشش کی؟

جواب: سراقہ بن مالک بن جعشم اور بریدہ اسلمی نے۔ یہ دونوں بعد میں مسلمان ہو گئے۔

(صحیح بخاری، مختصر سیرۃ الرسول، طبقات)

سوال: چار دن بعد مکے سے مدینہ کی بستی قبا پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہاں قیام کیا؟

جواب: رسول اللہؐ، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عامرؓ بن فہیرہ نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے سردار حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کے ہاں قیام فرمایا۔

(صحیح بخاری، زاد المعاد، طبقات، الرحیق المختوم)

سوال: قبا میں چند دن قیام کے بعد مدینہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کہاں ٹھہرے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ اونٹنی پر آپؐ کے پیچھے بیٹھے۔ مدینہ میں حضورؐ تو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے ہاں ٹھہرے جب کہ حضرت ابوبکرؓ نے بنی حارث بن خزرج کے محلے سُنح میں خزرج کے خاندان اغر کے رئیس حضرت خارجہؓ بن زید کے ہاں قیام کیا۔ حضرت خبیبؓ بن اساف اور حضرت حارثہؓ بن نعمان کے ہاں ٹھہرنے کی روایات بھی ملتی ہیں۔

(طبقات، مسند ابوداؤد، سیرت ابن ہشام، خلفائے راشدین)

سوال: مدینے کی آب و ہوا ناموافق ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ بتایئے آپ کو آرام کیسے آیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ زندگی سے مایوس ہو گئے حضرت عائشہؓ نے حضورؐ سے یہ کیفیت بیان کی۔ حضورؐ نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ دعا مقبول ہوئی اور نہ صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ شفایاب ہوئے بلکہ مدینہ کی آب و ہوا مہاجرین کے لئے مکہ سے بھی بہتر ہو گئی۔

(صحیح بخاری، طبقات، صدیق اکبرؓ، خلفائے راشدینؓ، سیرۃ صدیق اکبرؓ)

سوال: حضورؐ نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم کیا تو کس صحابی کو حضرت ابوبکرؓ کا بھائی بنایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت خارجہؓ بن زید بن ابی زہیر انصاری کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دینی بھائی بنایا۔ (صحیح بخاری، طبقات، سیرۃ النبیؐ، سیرت ابن ہشام)

سوال: حضورؐ نے مدینہ میں جس زمین پر مسجد بنائی وہ دو یتیم بچوں کی تھی۔ بتایئے اس کی قیمت کس نے ادا کی؟

جواب: حضورؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے زمین کی قیمت دلوا دی۔

(فتح الباری، خلفائے راشدینؓ، طبقات، فتوح البلدان)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتایئے غزوہ بدر میں کس طرح حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: سب سے پہلے حضرت صدیق اکبرؓ نے حضورؐ کو جانثاری کا یقین دلایا۔ حضورؐ کے لئے میدان جنگ کے کنارے سائبان بنایا گیا تو صدیق اکبرؓ شمشیر برہنہ لے کر حفاظت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ لڑائی سے پہلے حضورؐ نے سربسجود ہو کر دعا مانگی تو اس وقت حضرت ابوبکرؓ آپؐ کی ردائے مبارک کو آپؐ کے شانوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ابوبکرؓ میمنہ کی قیادت کر رہے تھے۔

(زرقانی، صحیح بخاری، سیر الصحابہؓ، سیرۃ خلیفۃ الرسول)

سوال: بتایئے غزوہ بدر کے اسیروں کو کس صحابی کے مشورے پر چھوڑا گیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کے مشورے پر حضورؐ نے فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔

(فتح الباری، سیر الصحابہؓ، المغازی، طبقات)

سوال: غزوہ احد میں حضرت ابوبکرؓ ثابت قدم رہے۔ جنگ کے اختتام پر کن لوگوں نے مشرکین کا تعاقب کیا؟

جواب: حضورؐ نے ایک جماعت مشرکین کے تعاقب کے لئے روانہ کی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی اس میں شامل تھے۔ (بخاری، سیر الصحابہ، سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ بنی مصطلق اور واقعہ افک کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا کیا خاص تعلق ہے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ بھی اس غزوے میں شریک تھے اور واقعہ افک میں آپؓ کی بیٹی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی گئی تھی۔ تہمت لگانے والوں میں حضرت مسطحؓ بن اثاثہ بھی شامل تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی کفالت بند کر دی تھی۔ آیت برأت کے نزول کے بعد انہوں نے پھر سے کفیل بننا پسند کیا۔

(بخاری، سیر الصحابہ، [illegible])

سوال: بتایئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کون سے بیٹے غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق میں مشرکین مکہ کے ساتھ تھے؟

جواب: عبدالرحمٰن بن ابوبکر۔ یہ بعد میں اسلام لائے تھے۔

(بخاری، سیر الصحابہؓ، اصابہ، طبقات، صحابہ کرام کا عہد زریں)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے غزوۂ بدر اور احد کے علاوہ کن غزوات و سرایا میں حصہ لیا؟

جواب: آپؓ بہت سی جنگوں میں شامل ہوئے جن میں سریہ ام قرصہ، غزوۂ خیبر، سریہ بنو کلاب، سریہ ذات السلاسل، سریہ سیف البحر، غزوۂ فتح مکہ، غزوۂ حنین، غزوۂ طائف اور غزوۂ تبوک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(بخاری، طبقات، زاد المعاد، سیر الصحابہؓ، اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے ۶ ہجری میں بیعت رضوان میں شرکت کی۔ بتایئے آپؓ امیر حج کب بنے؟

جواب: ۹ ہجری میں حضورؐ بعض دینی امور کی وجہ سے حج کے لئے نہ جا سکے۔ آپؐ نے تین سو مسلمانوں کا قافلہ مکہ روانہ کیا اور حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج مقرر فرمایا۔ آپؐ نے اپنے قربانی کے جانور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ بھیج دیئے تھے۔ قرآن میں اس حج کو حج اکبر کہا گیا ہے۔

(فتح الباری، محمد رسول اللہؐ، مختصر سیرت الرسولؐ، اسوۂ صحابہؓ، سیرت ابن ہشام)

سوال: ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر بھی حضرت ابوبکرؓ کس آیت کو سن کر رونے لگے تھے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ حضور اقدسؐ کے ساتھ تھے۔ جب آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ نازل ہوئی تو عام صحابہؓ خوش ہوئے جبکہ آپؓ رونے لگے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ دین مکمل ہوگیا ہے اس لئے حضورؐ زیادہ عرصہ تک دنیا میں نہ رہیں گے۔

(فتح الباری، زاد المعاد، اسد الغابہ، سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت اسامہؓ کے کس لشکر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی شریک تھے؟

جواب: صفر ۱۱ ہجری میں حضورؐ نے حضرت اسامہؓ کی سرکردگی میں شام کی طرف روانہ فرمایا۔ اس کا مقصد غزوۂ موتہ کا بدلہ لینا تھا۔ اس لشکر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی شریک تھے۔ لشکر نے مدینے سے باہر جُرف کے مقام پر پڑاؤ ڈالا اسی اثنا میں حضورؐ علیل ہو گئے تو حضرت اسامہ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوعبیدہ اور بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ مدینے واپس آ گئے۔

(صحیح بخاری، اسد الغابہ، اصابہ، اسوۂ صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ کے وصال سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کتنی نمازیں پڑھائیں؟

جواب: پنجشنبہ کی عشاء کے وقت سے لے کر دو شنبہ کی فجر کے وقت تک سترہ نمازیں پڑھائیں۔ (سیرۃ الصدیقؓ، سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ، طبقات)

سوال: اپنی علالت کے دوران حضورؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں کیا ہدایات دیں؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''مسجد کے رخ کوئی دروازہ ابوبکرؓ کے دروازے کے سوا باقی نہ رکھا جائے''۔ (صحیح بخاری، اصابہ، اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ کی وفات کے وقت جب حضرت عمرؓ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے تو حضرت ابوبکرؓ نے کیا کہا؟

جواب: آپؓ نے حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے کہا: ''اے لوگو! جو شخص محمدؐ کی پرستش کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمدؐ وفات پا گئے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ کبھی نہیں مرے گا''۔ پھر آپؓ نے سورۂ آل عمران کی آیت ۱۴۴ تلاوت فرمائی۔

(القرآن، صحیح بخاری، زاد المعاد، طبقات، سیر الصحابہؓ)

سوال: خلافت کا فیصلہ کرنے کے لئے انصار مدینہ سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہوئے۔ یہ کون سی جگہ تھی؟

جواب: یہ ایک حویلی یا چوپال تھی جو خزرج کے رئیس حضرت سعدؓ بن عبادہ کی ملکیت تھی۔

(طبقات، سیر الصحابہؓ، تاریخ طبری)

سوال: خلافت کے بارے میں حضرت سعدؓ بن عبادہ کی کیا رائے تھی؟

جواب: وہ رسول اللہ کا ساتھ دینے کی وجہ سے انصار کو خلافت کا حق دار سمجھتے تھے۔

(بخاری، سیرت ابن ہشام، اسد الغابہ، سیرۃ النبیؐ)

سوال: حضرت حبابؓ بن منذر نے خلافت کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: ان کا خیال تھا کہ ایک امیر مہاجرین میں سے لیا جائے اور ایک انصار میں سے۔

(بخاری، طبقات، البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ اپنے ساتھ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کو لے کر روانہ ہوئے تو کن سے ملاقات ہوئی؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کو انصار کے جمع ہونے کی اطلاع ملی تو آپؓ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ سقیفہ بنو ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت معنؓ بن عدی انصاری اور حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری ملے اور سقیفہ بنو ساعدہ میں ہونے والی بات چیت سے آگاہ کیا۔ (طبقات، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری)

سوال: بعض دوسرے انصار کے علاوہ کن دو جلیل القدر انصاری صحابہ نے بھی مہاجرین کی حمایت کی؟

جواب: حضرت زیدؓ بن ثابت اور حضرت بشیرؓ بن سعد نے کہا کہ خلافت مہاجرین کا حق ہے۔ (صحیح بخاری، سیرت ابن ہشام، البدایہ والنہایہ، اسوۂ صحابہؓ)

سوال: ۱۲۔۱۳ ربیع الاول ۱۱ ہجری کی درمیانی شب کن اصحاب نے سب سے پہلے

حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی؟

جواب: مہاجرین میں سے سب سے پہلے حضرت عمرؓ اور انصار میں سے حضرت بشیرؓ بن سعد نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر باقی خاص صحابہؓ نے۔

(صحیح بخاری، طبقات، سیرت ابن ہشام، اسد الغابہ)

سوال: بتایئے عام لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر کب بیعت کی؟

جواب: دوسرے دن ۱۳ ربیع الاوّل ۱۱ ہجری کو عامۃ المسلمین مسجد نبوی میں جمع ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (بخاری، البدایہ والنہایہ، طبقات، صدیق اکبرؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے اپنے پہلے خطبے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: بیعت عامہ کے بعد آپؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد بعض دوسری باتوں کے علاوہ آپؓ نے فرمایا: ”اگر میں سیدھے راستے پر چلوں تو میری مدد کرو اور اگر غلطی کروں تو میری اصلاح کرو۔ تم میں سے جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے یہاں تک کہ اس کا حق دلوا دوں، اور تم میں سے جو قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے یہاں تک کہ اس سے حق لے لوں..... جب تک میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت فرض نہیں ہوگی۔“

(بخاری، البدایہ والنہایہ، تاریخ ابن جریر، طبقات، صدیق اکبرؓ)

سوال: کیا حضرت سعدؓ بن عبادہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کی تھی؟

جواب: ابن اثیر، ابن حجر عسقلانی اور حافظ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ انہوں نے بیعت نہیں کی اور دل برداشتہ ہو کر شام کے شہر حوران چلے گئے تھے۔ جب کہ علامہ ابن جریر طبری، اور احمد بن حنبل کی روایات ہیں کہ انہوں نے بیعت کی

تھی۔ صاحب کنز العمال نے بھی یہی کہا ہے۔

(اسد الغابہ، اصابہ، استیعاب، تاریخ طبری، مسند احمد)

سوال: بتایئے میراث رسولؐ کے بارے میں ازواج مطہراتؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کیا مطالبہ کیا؟

جواب: بیعت سے چند دن بعد حضرت عائشہؓ صدیقہ کے سوا تمام ازواج مطہراتؓ نے حضرت عثمان غنیؓ کے ذریعے حضرت ابوبکرؓ سے حضورؐ کی وراثت کا مطالبہ کرنا چاہا تو حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا: ''کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتیں، کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ فرمایا کرتے تھے، میرے مال میں وراثت جاری نہیں ہوگی۔ میں جو کچھ چھوڑوں گا صدقہ ہوگا''۔ ازواج مطہراتؓ خاموش ہوگئیں۔

(بخاری، سیرۃ خلیفۃ الرسول، طبقات، اسد الغابہ، استیعاب)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے باغ فدک اور خیبر کی جائیداد کے بارے میں کیا فیصلہ کیا؟

جواب: حضرت فاطمۃ الزہراؓ اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے حضرت ابوبکرؓ سے مطالبہ کیا کہ خیبر کے باقیات اور فدک کی جائیداد حضورؐ کی میراث کے طور پر ان میں تقسیم کر دی جائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس جائیداد کا وہی انتظام کیا جو رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں تھا۔ وہ سال بھر کے لئے اس میں سے اہل بیت کا نفقہ نکالتے تھے۔ اس کے بعد جو باقی بچ جاتا اسے خدا کا مال قرار دے کر مسافروں، غریبوں، مسکینوں اور اہل حاجت پر صرف کر دیتے۔

(صحیح بخاری، مسند احمد، طبقات، سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس فیصلے پر حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا کیا ردعمل تھا؟

جواب: اس کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں: وہ حضرت ابوبکرؓ سے ناراض ہوگئیں اور آخر وقت تک ناراض رہیں۔ انہیں رنج ہوا۔ وہ ناراض ہوئیں لیکن بعد میں

راضی ہو گئیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا آپؓ نے رسول اللہؐ سے جو کچھ سنا اس پر عمل کریں۔ حضرت فاطمہؓ کی بیماری میں حضرت ابوبکرؓ ان کی عیادت کے لئے گئے اور صورت حال واضح کی تو حضرت فاطمہؓ خوش ہو گئیں اور غبار دل میں باقی نہ رہا۔

(صحیح بخاری، طبقات، مسند احمد، البدایہ والنہایہ، شرح نہج البلاغہ)

سوال: خلیفہ کی حیثیت سے حضرت ابوبکرؓ نے سب سے پہلا حکم کونسا جاری کیا؟

جواب: لشکر اسامہؓ کی روانگی کا حکم۔ بہت سے صحابہ کرامؓ کی مخالفت کے باوجود آپؓ نے فرمایا کہ جس لشکر کو رسول اللہؐ نے خود روانگی کا حکم دیا تھا میں اسے نہیں روک سکتا۔ (اسوۂ صحابہ، فتوح البلدان، تاریخ الخلفاء، تاریخ طبری)

سوال: بتایئے لشکر اسامہؓ کیوں روانہ کیا گیا تھا اور یہ کب واپس آیا؟

جواب: جنگ موتہ کا بدلہ لینے کے لئے رسول اللہؐ نے اپنے مرض وفات میں حضرت اسامہؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر کی روانگی کا حکم دیا تھا۔ جنگ موتہ میں حضرت اسامہؓ کے والد حضرت زیدؓ بن حارثہ بھی شہید ہو گئے تھے۔ یہ لشکر رسول اللہؐ کی وفات کے انیس دن بعد مدینے سے روانہ ہوا اور تقریباً چالیس دن یا ستر دن کے بعد کامیاب واپس آیا۔

(فتوح البلدان، تاریخ الخلفاء، تاریخ طبری، رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے آغاز ہی میں فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا بتایئے اس میں کون لوگ شامل تھے؟

جواب: قریش مکہ، مہاجرین و انصار مدینہ، بنو ثقیف طائف اور مزینہ، غفار، جہینہ، بلی، اسلم، خزاعہ اور اشجع قبائل کے علاوہ سارے عرب کے کم و بیش چالیس قبائل اس فتنے میں شامل تھے۔

(البدایہ والنہایہ، تاریخ الخلفاء، اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتایئے ان مرتدین میں کون سے لوگ شامل تھے؟

جواب: مرتدین کے گروہ میں تین قسم کے لوگ تھے۔ وہ لوگ جو پھر سے مشرک ہو گئے تھے جیسے یمن، عمان، بحرین اور حضرموت کے بعض قبائل۔ دوسرے وہ قبائل جنہوں نے اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، سجاح اور طلیحہ جیسے جھوٹے مدعیان نبوت کی پیروی اختیار کر لی تھی۔ ان میں ملک کے جنوب، شمالی وسطی علاقے اور مشرقی حصے کے قبائل شامل تھے۔ تیسری قسم کے لوگوں میں ایسے افراد تھے جو اسلام سے کلی طور پر تو منحرف نہ ہوئے تھے لیکن زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ان میں عبس، ذبیان، کنانہ، فزارہ اور غطفان کے قبائل تھے۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، جہاد صدیقؓ)

سوال: اسود عنسی کون تھا۔ اس نے کس علاقے میں نبوت کا دعویٰ کیا؟

جواب: اس کا اصل نام عیلہ یا عبہلہ بن کعب تھا۔ سیاہ رنگ کی وجہ سے اسود مشہور ہوا۔ چہرہ چھپائے رکھتا اس لئے اس کا لقب ذوالخمار تھا۔ یمن کے قبیلے مذحج کی شاخ عنس سے تعلق تھا اور وہیں کہف حنان کے مقام پر پیدا ہوا اور پلا بڑھا۔ بہت بڑا کاہن، شعبدہ باز اور باتونی تھا۔ رسول اللہؐ کے عہد میں اہل یمن نے اسلام قبول کیا تو ایرانی گورنر باذان بھی مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ نے باذان کو یمن کی گورنری پر بحال رکھا۔ باذان کے انتقال کے بعد حضورؐ نے باذان کے بیٹے کو شہر یمن کا گورنر بنا کر بعض علاقوں کے اختیارات صحابہؓ میں تقسیم کر دیئے۔ ان عمال کے علاوہ تعلیم و تبلیغ کے لئے معلمین بھیجے جن کا امیر حضرت معاذؓ بن جبل انصاری کو بنایا۔

(تاریخ اسلام، البدایہ والنہایہ، فتوح البلدان، تاریخ ابن اثیر)

سوال: بتایئے اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کب کیا اور کیسے اقتدار حاصل کیا؟

جواب: ۱۰ ہجری کے آخر میں نبوت کا دعویٰ کیا اور قبیلہ مذحج کو اپنے ساتھ ملا کر پہلے نجران، صنعاء اور یمن کے وسیع علاقے پر قبضہ کر لیا۔

(تاریخ اسلام، تاریخ ابن اثیر، اسوۂ صحابہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کو کس نے اسود عنسی کی اطلاع دی اور آپؐ نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: حضرت عمروؓ بن حزم اور حضرت خالدؓ بن سعید نے مدینہ پہنچ کر حضورؐ کو یمن کے حالات سے آگاہ کیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ اور حضرت معاذؓ بن جبل یمن کے پہاڑوں میں پناہ گزین تھے۔ حضورؐ نے حضرت وبرؓ بن یحنس ازدی کے ذریعے انہیں حکم بھیجا کہ اپنے حامیوں کو ساتھ لے کر اسود عنسی پر حملہ کریں۔ قیسؓ بن ہبیرہ کو فوج دے کر ان کی مدد کے لئے بھیجا۔

(تاریخ اسلام، تاریخ طبری، فتوح البلدان، عرب کا ارتداد)

سوال: بتایئے جھوٹے نبی اسود عنسی کا کیسے خاتمہ ہوا؟

جواب: یمن میں اہل ایران کا ایک گروہ اسود عنسی کے خلاف تھا۔ ان میں ایک مسلمان امیر فیروز دیلمیؓ بھی تھے۔ وہ شہر بن باذان کی بیوہ آزاد کے چچا زاد بھائی تھے جسے اسود عنسی نے زبردستی اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا۔ ادھر اسلامی فوجوں نے اسود عنسی کے گھر اور شہر کا محاصرہ کر لیا اور رات کو فیروزؓ دیلمی خفیہ طور پر آزاد سے ملے اور اسے اسود عنسی کو قتل کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اسود عنسی شراب کے نشے میں تھا۔ حضرت فیروز دیلمیؓ نے اسے قتل کر دیا۔ قیس بن ہبیرہ شہر کی فصیل پر چڑھ گئے اور اسود کی ہلاکت کا اعلان کر دیا۔ اس کے زیادہ پیروکار بھاگ گئے اور کچھ مارے گئے۔

(فتوح البلدان، تاریخ اسلام، عرب کا ارتداد)

سوال: اسود عنسی کب مارا گیا اور حضورؐ کو اس کی اطلاع کیسے ملی؟

جواب: نبوت کا جھوٹا دعویدار اسود عنسی رسول اللہؐ کی رحلت سے پانچ دن پہلے مارا گیا۔ ایک روز بعد آپؐ نے فجر کے وقت فرمایا تھا: ''کل مبارک گھرانے کے ایک مبارک فرد نے اسود کو قتل کر ڈالا ہے''۔ قاصد کے ذریعے باقاعدہ اطلاع حضورؐ کی وفات کے دس دن بعد مدینے پہنچی۔

(فتوح البلدان، تاریخ اسلام، استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت کی سب سے پہلی خوشخبری کونسی تھی؟

جواب: رسول اللہؐ کی وفات کے دس دن بعد جھوٹے نبی اسود عنسی کے قتل اور صنعاء اور نجران کے مرتدین کے خاتمے کی اطلاع۔ (البدایہ والنہایہ، فتوح البلدان، استیعاب)

سوال: کس جھوٹے نبی نے دعویٰ کیا تھا کہ حضورؐ نے اسے اپنی نبوت میں دعویدار بنایا تھا؟

جواب: یمامہ کے قبیلے بنو حنیفہ کے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب نے۔ ۱۰ ہجری میں بنوحنیفہ کے وفد کے ساتھ مدینے آیا اور حضورؐ سے ملاقات کے بعد واپس جاکر دعویٰ کیا۔ (تاریخ اسلام، سیرت ابن ہشام، طبقات، مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: بتایئے مسیلمہ کذاب کون تھا؟

جواب: جھوٹا مدعی نبوت اور بہت بڑا شعبدہ باز تھا۔ چند لغو فقرے گھڑ کر کہتا تھا کہ یہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے۔

(زاد المعاد، سیرت ابن ہشام، طبقات، تاریخ ابن اثیر)

سوال: ''تیرا انجام مجھے خواب میں دکھا دیا گیا ہے''۔ حضورؐ نے یہ الفاظ کس سے فرمائے تھے؟

جواب: مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے۔ اس نے حضورؐ سے کہا تھا کہ اگر آپؐ اپنے بعد مجھے اپنا جانشین مقرر کر دیں تو میں ابھی بیعت کر لیتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا تھا: ''جانشینی تو دور کی بات ہے، میں تمہیں یہ چھڑی بھی دینا پسند نہیں

کرتا"۔ (زاد المعاد، سیرت ابن ہشام، صحیح بخاری، سیرت ابن اسحاق)

سوال: مسیلمہ نے حضور ﷺ کو لکھا تھا: "میں آپ ﷺ کی رسالت میں شریک ہوا۔ نصف ملک میرا اور نصف قریش کا"۔ بتایئے آپ ﷺ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے لکھا تھا: "تجھ کو معلوم ہو کہ ملک اللہ کا ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنا دے۔ اور آخرت کی بہتری پرہیزگاروں کے لئے ہے"۔ اس مکتوب مبارک کے بھیجنے کے چند دن بعد حضور اقدس ﷺ نے وصال فرمایا۔ (تاریخ اسلام، سیرت ابن ہشام، زاد المعاد، سیرۃ النبی ﷺ)

سوال: مسیلمہ کذاب سنگدل اور بے رحم شخص تھا اس نے لوگوں کو کیسے ساتھ ملایا؟

جواب: وہ شعبدہ بازی، ظلم و تشدد اور لالچ سے لوگوں کو اپنا پیروکار بناتا۔ اس طرح اس نے تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار جنگجو اپنے ساتھ ملائے۔

(زاد المعاد، سیرت ابن ہشام، طبقات)

سوال: بتایئے مسیلمہ کذاب نے کس صحابیؓ کو شہید کر دیا تھا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت کے آغاز میں حضرت حبیبؓ بن زید انصاری عمان سے مدینہ آ رہے تھے کہ مسیلمہ کے ہتھے چڑھ گئے۔ اس نے نبی نہ ماننے پر انہیں بے دردی سے شہید کر دیا۔ حضرت حبیبؓ مشہور صحابیہ حضرت ام عمارہؓ کے فرزند تھے۔

(اسوۂ صحابہؓ، تاریخ اسلام، البدایہ والنہایہ، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عکرمہؓ کو مسیلمہ کی سرکوبی کا حکم دیا تھا۔ بتایئے اور کون سے جرنیل صحابہؓ نے بھی حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ نے حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ کو حضرت عکرمہؓ کی مدد کے لئے مقرر کیا اور تاکید کی مدد پہنچنے سے پہلے جنگ نہ چھیڑیں۔ حضرت عکرمہؓ

مسیلمہ کی طاقت کا اندازہ نہ کر سکے اور لڑائی چھیڑ دی۔ نتیجتاً پسپا ہوئے۔ حضرت شرحبیلؓ کے ساتھ بھی یہی صورت ہوئی لیکن انہوں نے پیچھے ہٹ کر چھیڑ چھاڑ جاری رکھی۔ اسی اثنا میں امیر المومنین کے حکم سے حضرت خالدؓ بن ولید بھی پہنچ گئے۔ مدینہ سے مہاجرین اور انصار کی ایک اور جمعیت بھی روانہ کردی گئی۔ یمامہ کے میدان میں زبردست لڑائی ہوئی۔ مسیلمہ پر حضرت وحشیؓ بن حرب اور حضرت عبداللہؓ بن زید انصاری نے بیک وقت حملہ کیا اور دو نیزے اس کے جسم سے پار ہو گئے۔

(البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، خالد سیف اللہ، اسد الغابہ)

سوال: بتایئے مسیلمہ کذاب کے خلاف سب سے بڑی جنگ یمامہ کب لڑی گئی؟

جواب: یہ جنگ ۱۱ ہجری کے آخر میں یا ۱۲ ہجری کے شروع میں لڑی گئی۔ اس میں مرتدین کے دس ہزار آدمی مارے گئے اور تقریباً ایک ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ تین سو انصار و مہاجر تھے۔ قرآن پاک کے سات سو حفاظ بھی شہید ہوئے۔ جس جگہ مرتدین مارے گئے اس کا نام حدیقۃ الموت مشہور ہو گیا۔

(فتوح البلدان، البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، سیرت ابن ہشام)

سوال: طلیحہ بن خویلد اسدی کون تھا؟ اس نے کن قبائل کو ساتھ ملایا؟

جواب: یہ شخص بنو اسد بن خزیمہ کے سرداروں میں سے تھا اور عرب کے مشہور بہادروں میں شمار کیا جاتا تھا۔ ۹ ہجری میں اپنے قبیلے کے ساتھ اسلام لایا۔ عہد رسالت کے آخر میں صحرا میں پانی کا پتہ بتانے کے اتفاقی واقعے کو اپنا معجزہ بنا کر نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ اسد اور طے کے قبائل کو اپنا پیروکار بنا لیا۔

(سیرت ابن ہشام، البدایہ والنہایہ، سیرت سرور عالمؐ، سیرت رسول عربیؐ، تاریخ طبری)

سوال: رسول اللہؐ نے طلیحہ کی سرکوبی کے لئے کس جرنیل صحابیؓ کو روانہ فرمایا؟

جواب: نبی مکرم کو جھوٹے نبی کی اطلاع ملی تو آپ نے حضرت ضرارؓ بن الازور اسدی کو بنو اسد کا عامل مقرر فرمایا اور طلیحہ اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کا حکم دیا۔

(طبقات، تاریخ طبری، عرب کا ارتداد اور اس کا انسداد)

سوال: بتایئے حضورؐ کے وصال سے پہلے طلیحہ کو کیسے شکست ہوئی اور اس نے دوبارہ کیسے زور پکڑا؟

جواب: حضرت ضرارؓ نے واردات کے مقام پر پڑاؤ ڈالا اور طلیحہ نے سمیرا کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔ ایک دن ایک مسلمان مجاہد نے اسے دیکھ لیا۔ اس پر تلوار چلائی۔ وہ بچ گیا اور مشہور کر دیا کہ اس پر تلوار اثر نہیں کرتی۔ وہ اسلامی لشکر کی طرف بڑھا تو حضرت ضرارؓ نے اُسے عبرتناک شکست دی۔ اسی دوران رسول اللہ کا وصال ہو گیا۔ حضرت ضرارؓ واپس آ گئے، طلیحہ نے پھر زور پکڑا۔ اس کے ایک ساتھی عیینہ بن حصن فرازی نے لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا کہ دیکھو محمدؐ کا انتقال ہو گیا لیکن ہمارا نبی زندہ ہے۔ قبیلہ غطفان بھی اس کا پیروکار بن گیا۔ اس نے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مقام ابرق اور ذوالقصہ بھیج دیا اور خود ایک بڑی فوج کے ساتھ بزاخہ میں ڈیرے ڈال دیئے۔

(تاریخ طبری، فتوح البلدان، تاریخ اسلام، اسد الغابہ، اصابہ)

سوال: طلیحہ کی سرگرمیوں کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ کو برابر اطلاعات ملتی رہیں۔ بتایئے آپؓ نے اس کا کیسے سدباب کیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے حضرت خالد بن ولید بزاخہ کی طرف بڑھے تو عیینہ اپنے ساتھیوں سمیت مقابلے پر آیا۔ جب کہ طلیحہ وحی کے انتظار کا بہانہ بنا کر ایک طرف چادر اوڑھ کر لیٹ گیا۔ جنگ پورے زور سے شروع ہوئی۔ طلیحہ نے پہلے سے بھاگنے کی تیاری کی ہوئی تھی۔ مسلمانوں کا دباؤ بڑھا تو وہ اپنی

بیوی کو ساتھ لے کر بھاگ گیا اور شام جا کر بنو کلب میں پناہ لی۔

(استیعاب، تاریخ طبری، فتوح البلدان، خالد سیف اللہؓ)

سوال: بتایئے نبوت کے جھوٹے دعویدار طلیحہ کا کیا انجام ہوا؟

جواب: جب اس نے سنا کہ بنو اسد اور بنو غطفان مسلمان ہو گئے ہیں تو خود بھی اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو ان کے ہاتھ پر بیعت کی پھر اپنے قبیلے میں واپس آ گیا۔ مجاہدین کے ساتھ مل کر ایرانیوں کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ جنگ نہاوند یا کسی ایسے ہی دوسرے معرکے میں شہید ہوا۔

(تاریخ اسلام، تاریخ ابن خلدون، تاریخ ابن اثیر، اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کے خلافت سنبھالتے ہی کن قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا؟

جواب: منکرین زکوٰۃ میں بنو غطفان، بنو فزارہ، بنو مرہ، بنو عبس، بنو کنانہ اور بنو ذبیان کے علاوہ بعض دوسرے قبائل شامل تھے۔

(الصدیق ابوبکرؓ، اسد الغابہ، عرب کا فتنہ ارتداد اور اس کا سد باب)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ کی گفتگو سن کر کیا کہا؟

جواب: جب بعض صحابہؓ نے بھی تشویشناک صورتحال پر نرم رویہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا تو امیر المومنینؓ نے کہا: "خدا کی قسم! (اگر فرض زکوٰۃ میں سے) ایک رسی کا ٹکڑا بھی دینے سے لوگ انکار کریں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا"۔

(صحیح بخاری، سیرۃ صدیق اکبرؓ، تاریخ طبری، تاریخ الخلفاء)

سوال: خلیفہ اولؓ نے مدینہ کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے؟

جواب: مرتدین کے حملے سے بچاؤ کے لئے انہوں نے حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ، حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی سرکردگی میں شہر کے ناکوں پر حفاظتی دستے تعینات کر دیئے۔

(الصدیق اکبرؓ، تاریخ ابن خیر، طبقات، تاریخ اسلام)

سوال: مدینہ پر کن قبائل نے حملہ کیا اور اسے کیسے روکا گیا؟

جواب: بنو اسد اور غطفان کے بدویوں نے اپنے آپ کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ ذوحسی کے مقام پر رہا اور دوسرے نے مدینے پر حملہ کر دیا۔ ناکوں پر متعین دستوں نے حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع دی۔ وہ اہلِ مدینہ کی ایک جماعت کے ساتھ مرتدین کے مقابلے پر آئے۔ انہیں شکست دی۔ پھر مرتدین کے دوسرے حصے سے مقابلہ ہوا۔ مرتدین کے حلیف قبائل بھی ان سے آملے۔ حضرت ابوبکرؓ نے راتوں رات ایک بڑا لشکر جمع کر کے صبح ہوتے ہی حملہ کر دیا۔ سردار لشکر (طلیحہ کا بھائی) حبال مارا گیا۔ مسلمانوں نے ذوالقصہ تک ان کا تعاقب کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت نعمانؓ بن مقرن کو ایک دستے کے ساتھ وہاں ٹھہرایا اور خود مدینہ آگئے۔ (الصدیق اکبرؓ، تاریخ طبری، تاریخ الخلفاءؒ)

سوال: بتایئے مرتدین زکوٰۃ کے خلاف مہم کا کیا ردِ عمل ہوا؟

جواب: بعض قبائل نے فوراً زکوٰۃ کی رقم بھجوا دی لیکن ذبیان اور عبس کے قبائل نے اپنے قبیلوں کے مسلمانوں کے اعضا کاٹ کر انہیں بے دردی سے شہید کر ڈالا۔

(البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، تاریخ الخلفاءؒ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کو مسلمانوں پر مظالم کی خبر پہنچی تو آپؓ نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: حضرت اسامہؓ بن زید اپنی کامیاب مہم سے واپس آئے تو صدیق اکبرؓ نے ان کو مدینے کی حفاظت کے لئے چھوڑا اور دوسرے مسلمانوں کو ساتھ لے کر ذوالقصہ روانہ ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے مشورے پر خود واپس آگئے اور لشکر روانہ کر دیا۔ اسلامی لشکر نے مقام ابرق پر عبس، ذبیان، بکر اور ثعلبہ کے مرتدین کو شکست دی اور بنو ذبیان اور عبس کے ظالموں کو قتل کیا گیا۔ (الصدیق اکبرؓ، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری)

سوال: خلیفہ اولؓ نے ملک بھر میں پھیلے ہوئے مرتدین اور باغیوں کا قلع قمع کیسے کیا؟

جواب: مدینہ کے قرب و جوار کے مرتدین سے نمٹنے کے بعد دور دراز کے باغیوں سے مقابلے کے لئے آپؓ نے گیارہ لشکر ترتیب دیئے۔ ہر لشکر کا الگ سپہ سالار تھا۔ پھر ان کے ذمے کام لگائے گئے۔ حضرت خالدؓ بن ولید کو بزاخہ میں طلیحہ اسدی اور پھر مالک بن نویرہ سے نبرد آزما ہونے کے لئے۔ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل یمامہ جا کر مسیلمہ کذاب اور بنو حنیفہ کے لئے حضرت شرجیلؓ بن حسنہ عکرمہؓ کی مدد کے لئے اور پھر کندہ اور حضر موت کے مرتدین کے لئے۔ حضرت مہاجرؓ بن امیہ کو صنعاء میں اسود عنسی کے پیروکاروں کے لئے۔ حضرت حذیفہؓ بن محصن کو عمان کے مرتدوں کے لئے۔ حضرت سویدؓ بن مقرن یمن میں اہل تہامہ کے لئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص عرب و شام کی سرحد کے قریب بنو قضاعہ کے لئے۔ حضرت طریفہؓ بن حاجز کو بنو سُلیم اور بنو ہوازن کے لئے۔ حضرت علاءؓ بن حضرمی کو بحرین کے مرتدین کے لئے۔ حضرت عرفجہ بن ہرثمہ کو اہل مہرہ کے لئے۔ حضرت خالدؓ بن سعید کو ملک شام کی سرحد پر روانہ کیا گیا۔

(الصدیق اکبرؓ، خالد سیف اللہ، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری)

سوال: بتایئے قبیلہ طے اور بنو جدیلہ کو واپس اسلام پر لانے میں حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عدیؓ بن حاتم نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے قبیلہ طے کے مرتدین کو تین دن کی مہلت دی۔ ان کے سردار حضرت عدیؓ بن حاتم نے (جو اپنے اسلام پر قائم تھے) انہیں سمجھا بجھا کر ساتھ ملا لیا۔ قبیلہ طے کے ایک ہزار شہسوار طلیحہ کو چھوڑ کر اسلامی لشکر سے آ ملے۔ بنو جدیلہ کے لوگ بھی تائب ہو گئے اور ایک ہزار جنگجو حضرت خالدؓ کے ساتھ مل گئے۔

(البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، الصدیق اکبرؓ، خالد سیف اللہ، سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: جھوٹے نبی طلیحہ اور اس کے بھائی کے ہاتھوں کونسے دو صحابہؓ شہید ہوئے؟

جواب: حضرت عکاشہؓ بن محصن اور حضرت ثابتؓ بن اقرم انصاری۔ حضرت خالدؓ نے انہیں دشمن کا پتہ لگانے کے لئے بزاخہ کی طرف بھیجا تھا۔ طلیحہ کے ایک بھائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اسے مار ڈالا۔ طلیحہ اپنے دوسرے بھائی سلمہ کو ساتھ لے کر نکلا اور سلمہ نے حضرت ثابتؓ اور طلیحہ نے حضرت عکاشہؓ کو شہید کر دیا۔ (تاریخ طبری، البدایہ والنہایہ، سیرۃ حلبیۃ الرسولؐ)

سوال: بتایئے اُمِّ زمل کون تھی؟ اس کا انجام کیا ہوا؟

جواب: اس کا نام سلمٰی بنت مالک تھا اور وہ بنو فزارہ سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کی ماں اُمّ قرفہ فاطمہ بنت ربیعہ نے عہد رسالت میں دو مرتبہ بغاوت کی۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ نے اسے شکست دی اور دوسری مرتبہ حضرت زیدؓ بن حارثہ نے۔ حضرت زیدؓ ماں بیٹی کو گرفتار کر کے مدینہ لے آئے۔ ماں کو بغاوت کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔ اور بیٹی حضرت عائشہؓ کو دے دی گئی۔ انہوں نے آزاد کر دیا تو اس نے اپنے قبیلے میں جا کر پھر بغاوت کر دی۔ طلیحہ کے شکست خوردہ لوگ بھی ساتھ مل گئے۔ حضرت خالدؓ نے سخت مقابلے کے بعد اسے شکست دی اور وہ حواب کے مقام پر مسلمانوں کے ہاتھوں ماری گئی۔

(تاریخ طبری، البدایہ والنہایہ، تاریخ ابن خلدون)

سوال: بنو تمیم کے کس شخص نے مرتدین اور جھوٹے نبیوں کا ساتھ دیا تھا؟ بتایئے اس کا خاتمہ کیسے ہوا؟

جواب: مالک بن نویرہ بنو تمیم کی شاخ بنو ثعلبہ کا سردار تھا۔ عہد رسالت کے آخر میں مدینہ آ کر مسلمان ہوا تو سرکار دو عالمؐ نے اسے بنو یربوع کا عامل مقرر کر دیا۔ رسول اللہؐ کی وفات کے بعد وہ نہ بالکل مرتد ہوا نہ پکا مسلمان رہا۔ اس نے

زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور نبوت کی جھوٹی دعویدار سجاح کا بھی ساتھ دیا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے اسے گرفتار کیا اور پھر وہ حضرت ضرارؓ بن ازور کے ہاتھوں قتل ہوا۔

(معجم البلدان، وفیات الاعیان، تاریخ طبری، البدایہ والنہایہ، سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: بتائیے سجاح کون تھی؟ اس نے کب نبوت کا دعویٰ کیا اور اسے کس طرح زوال آیا؟

جواب: پورا نام ام صادر سجاح بنت حارث یا بنت اوس تھا۔ بنو تمیم کے قبیلے سے تعلق رکھتی تھی جب کہ ماں بنو تغلب کے عیسائی قبیلے سے تھی۔ کہانت اور خطابت پر عبور حاصل تھا۔ اس لئے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور بنو تغلب، بنو ایاد، شیبان، بنو ربیعہ اور بنو النمر کے ہزاروں لوگوں کو پیروکار بنا لیا۔ مالک بن نویرہ کو ساتھ ملا کر بنو رباب اور بنو عمرو پر حملہ کیا لیکن شکست کھائی۔ مسیلمہ کذاب پر حملہ کے لئے آگے بڑھی لیکن پہلی ملاقات میں اس سے شادی کر لی اور تین دن بعد صلح کی شرط کے مطابق یمامہ کی نصف پیداوار لے کر اپنے وطن الجزیرہ واپس چلی گئی۔ امیر معاویہ کے عہد میں اسلام قبول کیا اور اسی پر بصرہ میں فوت ہوئی۔

(تاریخ ابن خلدون، تاریخ ابن اثیر، تاریخ طبری)

سوال: لقیط بن مالک کون تھا؟ عمان اور مہرہ کے مرتدین کا کس طرح خاتمہ کیا گیا؟

جواب: حضورؐ نے حضرت عمروؓ بن عاص کو عمان کا عامل مقرر کیا تھا۔ ان کے واپس آنے کے بعد لقیط بن مالک ازدی نے نبوت کا دعویٰ کر کے لوگوں کو پیروکار بنایا اور عمان پر قبضہ کر لیا۔ اہل عمان کو دیکھ کر اہل مہرہ بھی مرتد ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت حذیفہؓ بن محصن کو مرتدین عمان کے لئے اور حضرت عرفجہؓ بن ہرثمہ کو مرتدین مہرہ کے لئے بھیجا۔ حضرت عکرمہؓ کو حکم بھیجا کہ مسیلمہ سے نمٹنے کے بعد ان دونوں کی مدد کریں۔ عمان اور مہرہ کے سردار

بعید اور جیفر بھی ساتھ مل گئے۔ شہر دبا میں خونریز جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ عمان کے دس ہزار مرتدین مارے گئے اور کثیر مال غنیمت ہاتھ لگا۔ حضرت عکرمہؓ نے اہل مہرہ کی طرف رخ کیا۔ ان کا ایک سردار تحریت اپنے ساتھیوں سمیت اسلامی لشکر سے مل گیا۔ دوسرے سردار نے مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ بے شمار مرتدین مارے گئے۔

(تاریخ ابن خلدون، تاریخ ابن اثیر)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علاءؓ بن حضرمی کو بحرین کے مرتدین سے جنگ کے لئے بھیجا تھا۔ بتایئے انہوں نے فتنہ ارتداد کیسے ختم کیا؟

جواب: ۸ یا ۹ ہجری عہد رسالت میں بحرین کے ایرانی گورنر منذر بن ساوی نے حضورؐ کی دعوت پر اسلام قبول کیا تو وہاں کی عرب رعایا بھی مسلمان ہو گئی۔ حضورؐ کے وصال کے بعد منذر بن ساوی کا انتقال ہوا تو اکثر قبائل مرتد ہو گئے ان میں عبدالقیس اور بنو بکر شامل تھے۔ قبیلہ عبدالقیس کے لوگ اپنے سردار حضرت جارودؓ بن عمرو کے سمجھانے پر پھر سے مسلمان ہو گئے۔ قبیلہ بنو بکر نے ایران کی مجوسی حکومت کی مدد اور دوسرے عرب اور مجوسی قبائل کو ساتھ ملا کر قبیلہ قیس کا محاصرہ کر لیا اور ان کو دوبارہ مرتد ہونے پر مجبور کیا۔ انہوں نے حوصلے سے مقابلہ کیا حتیٰ کہ حضرت علاءؓ بن حضرمی اپنے لشکر کے ساتھ پہنچ گئے۔ لشکر اسلامی نے قلعہ جواث میں موجود مرتدین کا محاصرہ کر لیا اور تقریباً ایک ماہ بعد قلعے پر قبضہ کر کے مرتدین کا خاتمہ کر دیا۔ پھر حضرت علاءؓ بن حضرمی نے بحرین پہنچ کر اسلامی تسلط قائم کیا۔

(تاریخ ابن خلدون، تاریخ ابن اثیر، تاریخ اسلام، اسد الغابہ)

سوال: بتایئے بنو قضاعہ کے مرتدین پر کیسے قابو پایا گیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ نے بنو قضاعہ کی طرف حضرت عمروؓ بن العاص کو بھیجا جنہوں نے اپنی فراست سے ایسی تدابیر اختیار کیں کہ مرتدین تائب ہو گئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص ان سے زکوٰۃ وصول کر کے واپس آئے۔

(تاریخ ابن اثیر، تاریخ اسلام، عرب کا فتنہ ارتداد اور اس کا انسداد)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں یمن کے مرتدین کا کیسے خاتمہ ہوا؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد عمرو بن معدیکرب اور قیس بن عبد یغوث جیسے نامور آدمیوں سمیت یمن کے بہت سے لوگ پھر مرتد ہو گئے۔ انہوں نے پورے ملک میں فساد برپا کر دیا اور حضرت فیروزؓ دیلمی اور دوسرے نامور مسلمانوں کو بے دخل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ قیس بن یغوث نے اسود عنسی کے پیروکاروں کے سردار فالہ کو بھی ساتھ ملا لیا۔ حضرت فیروزؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع دی۔ انہوں نے حضرت فیروزؓ کو یمن میں اپنا نائب مقرر کیا اور عک واشعریین کے حاکم طاہر بن ابی ہالہ، سکون و سکاسک کے عامل عکاشہ بن ثور اور یمن کے مسلمان رئیسوں ذوالکلاع، حوشب اور عمر ذی مران کو حضرت فیروزؓ کی مدد کے لئے کہا۔ سب لوگ بڑا لشکر لے کر صنعاء کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں مسلمان قبائل بھی ساتھ شامل ہو گئے۔ صنعاء میں مقابلہ ہوا قیس شکست کھا کر بھاگا۔ اسی دوران حضرت مہاجرؓ بن امیہ بھی پہنچ گئے۔ مرتدین نے پھر لشکر جمع کر کے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی۔ قیس اور عمرو گرفتار کر کے مدینے بھجوائے گئے اور وہ حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھوں دوبارہ مسلمان ہوئے۔

(تاریخ ابن اثیر، تاریخ طبری، اسد الغابہ، اصابہ)

سوال: بتایئے خلافت صدیقی میں کندہ اور حضرموت کے مرتدین کی سرکوبی کن صحابہؓ کی سرکردگی میں ہوئی؟

جواب: کندہ کے ایک قبیلے بنو عمرو نے حضرت زیادؓ بن لبید کو زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ قبیلے کے ایک بزرگ نے حضرت زیادؓ کو بنو عمرو پر شب خون مارنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس طرح بہت سے آدمی مارے گئے اور بہت سے مرتد گرفتار ہوئے۔ راستے میں کندہ کے رئیس اشعث بن قیس نے حملہ کر کے قیدیوں کو چھڑا لیا۔ اس سے بنو معاویہ اور ان کے ساتھ سکاسک اور حضرموت کے بہت سے افراد مرتد ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ اور حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کو کندہ اور حضرموت کے مرتدین سے جنگ کے لئے روانہ کیا۔ دشمن قلعہ بند ہو گئے۔ آخر محاصرے سے تنگ آ کر امان طلب کی۔ حضرت زیادؓ نے دوسرے تمام لوگوں کو امان دی اور اشعث کو گرفتار کر کے مدینہ بھیج دیا۔ وہاں اشعث نے سچے دل سے توبہ کی اور دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔

(تاریخ ابن اثیر، تاریخ طبری، اسد الغابہ، اصابہ)

سوال: بتایئے فتنہ ارتداد کی آخری لڑائی کونسی تھی؟ اس فتنے کو ختم کرنے میں کتنا عرصہ لگا؟

جواب: بعض تاریخ دان کندہ اور حضرموت کی لڑائی کو فتنہ ارتداد کی آخری لڑائی کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک جنگ یمامہ کے ساتھ ہی یہ فتنہ ختم ہو گیا۔

(تاریخ اسلام، تاریخ طبری، تاریخ ابن اثیر)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں ایران (عراق عرب) سے کونسی بڑی جنگیں ہوئیں اور کن جرنیل صحابہؓ نے حصہ لیا؟

جواب: ۱۲ ہجری میں عراق عرب کی ابتدائی لڑائیوں میں حضرت خالدؓ بن ولید نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جنگ ذات سلاسل میں حصہ لیا۔ اس دوران حضرت مثنیٰؓ

بن حارثہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ جنگ مذار، جنگ ولجہ، معرکہ الیس، امغیشیا کی تسخیر، حیرہ کی فتح، فتح انبار، فتح عین التمر، معرکہ دومۃ الجندل اور جنگ فراض ایسے بڑے معرکے ہیں جن میں حضرت خالدؓ بن ولید، حضرت قعقاعؓ بن عمرو، حضرت ضرارؓ بن ازور، حضرت عیاضؓ بن غنم، حضرت زبرقانؓ بن بدر، حضرت ابولیلیٰؓ جیسے جرنیل صحابہؓ نے عراق عرب میں ایرانیوں کے خلاف جنگوں میں حصہ لیا۔

(فتوح البلدان، تاریخ ابن اثیر، تاریخ ابن خلدون، تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے فتوحات شام اور رومیوں کے خلاف جہاد میں کن عظیم جرنیلوں نے لشکر اسلامی کی کمان کی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں شام کی فتوحات ہوئیں اور رومیوں میں معرکہ آرائی ہوئی۔ اس میں حضرت یزیدؓ بن ابی سفیانؓ، حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ، حضرت عمروؓ بن العاص، حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح، حضرت خالدؓ بن سعید، حضرت خالدؓ بن ولید نے لشکروں کی قیادت کی۔ اس دوران دمشق، بصریٰ، اجنادین، مدائن، فحل اور یرموک کے میدانوں میں خونریز جنگیں ہوئیں اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

(تاریخ طبری، فتوح البلدان، خالد سیف اللہ، تاریخ یعقوبی، فتوح الشام، واقدی)

سوال: عراق اور شام کی فتوحات کے علاوہ عہد صدیقی میں اور کونسے خاص علاقے فتح ہوئے؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن ابی العاص کے ہاتھوں توج، مکران اور آس پاس کے علاقے۔ حضرت علاءؓ بن حضرمی کے ہاتھوں دارین اور قرب و جوار کے علاقے اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔

(تاریخ طبری، فتوح البلدان، تاریخ یعقوبی، خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکرؓ کب بیمار ہوئے؟ اور کتنے دن تک بیماری کا اثر رہا؟

جواب: ۷ جمادی الاخریٰ ۱۳ ہجری کو آپؓ نے غسل کیا۔ شدید سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا۔ جس کی شدت مسلسل پندرہ دن تک رہی۔

(سیرۃ الصدیقؓ، صدیق اکبرؓ، خلفائے راشدینؓ، تاریخ الخلفاء)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی علالت کے دوران کون سے صحابی نماز پڑھاتے رہے؟

جواب: کمزوری زیادہ ہو گئی اور مسجد میں آنے کی طاقت نہ رہی تو حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ امامت کرایا کریں۔ (تاریخ ابن اثیر، تاریخ الخلفاءؓ، خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کی علالت کے بارے میں ایک روایت تو یہ ہے کہ سرد موسم میں غسل کرنے سے بخار ہو گیا۔ دیگر روایات کیا ہیں؟

جواب: ایک روایت یہ ہے کہ کسی یہودی نے زہریلے چاول کھلا دیئے تھے یا قیمہ پڑے دلیے میں زہر ملا کر بھیجا تھا۔ اس کا اثر بعد میں ظاہر ہوا۔ دوسری یہ کہ بقول حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی جدائی کے صدمے سے اندر ہی اندر گھلتے رہے کہ سوا دو سال بعد شدید بخار ہو گیا۔

(تاریخ طبری، طبقات، مستدرک حاکم، تاریخ الخلفاءؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے آنے والے دور کے لئے کس کو خلیفہ منتخب کیا اور کس سے عہد نامہ خلافت لکھوایا؟

جواب: اپنی علالت کے دوران ہی انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ منتخب کر دیا اور حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے عہد نامہ خلافت لکھوایا اور مجمع عام میں پڑھا گیا۔

(تاریخ ابن اثیر، تاریخ طبری، طبقات، تاریخ الخلفاء، خلفائے راشدینؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات سے پہلے کیا وصیت کی تھی؟

جواب: آپؓ نے باختلاف روایت بیت المال سے چھ ہزار یا آٹھ ہزار درہم اس

وقت تک وظیفہ لیا تھا۔ فرمایا کہ میری فلاں زمین بیچ کر بیت المال کو رقم واپس کر دی جائے۔ منصب خلافت سنبھالنے کے بعد ایک حبشی غلام، ایک لونڈی اور دو اونٹنیوں کا اضافہ ہوا۔ فرمایا یہ میرے جانشین کو دے دی جائیں۔ چنانچہ وفات کے بعد ایسا ہی کیا گیا۔

(طبقات، تاریخ ابن اثیر، خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کے گھر کا منتظم کون تھا۔ اس کی کتنی رقم امیر المؤمنین کے ذمے تھی؟

جواب: حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی گھر کے منتظم تھے۔ ان کے پچیس درہم حضرت ابوبکرؓ کے ذمے تھے۔ جو وصیت کے مطابق اسی وقت ادا کر دیے گئے۔

(ازالۃ الخفاء، تاریخ طبری، سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے وفات سے پہلے کونسی جاگیر حضرت عائشہ صدیقہؓ سے واپس لی؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو خیبر اور بحرین میں ایک ایک جاگیر عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے بحرین کی جاگیر حضرت عائشہؓ کو دے دی۔ دوران علالت آپؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ وہ اس جاگیر میں دوسرے بہن بھائیوں کو بھی شامل کر لیں۔ (طبقات، ازالۃ الخفاء، خلفائے راشدینؓ، سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کب وفات پائی اور آپؓ کی عمر کیا تھی؟

جواب: ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ ہجری بروز دو شنبہ عشاء اور مغرب کی نمازوں کے درمیان آپؓ کا وصال ہوا۔ وفات کے وقت آپؓ کی عمر ۶۳ برس تھی اور مدتِ خلافت دو سال تین مہینے گیارہ دن تھی۔

(طبقات، سیرۃ الصدیقؓ، اسوۂ صحابہؓ، اصحاب)

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ وصال کے وقت حضرت ابوبکرؓ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: زبان مبارک پر یہ تھا: رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ یعنی اے

: رب تو مجھ کو مسلمان اٹھا اور صالحین کے ساتھ میرا حشر کر۔

(طبقات، سیر الصحابہؓ سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکرؓ کو کن صحابیؓ نے غسل دیا تھا؟

جواب: وصیت کے مطابق ان کی اہلیہ اسماءؓ بنت عمیس اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکر نے۔ (سیر الصحابہؓ سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کن کپڑوں میں کفنایا گیا؟

جواب: وصیت کے مطابق تین کپڑوں میں۔ بدن پر جو دو چادریں تھیں وہ دھولی گئیں اور ایک چادر مزید لے لی گئی۔ کیونکہ آپؓ نے فرمایا تھا: ''نئے کپڑے مردوں سے زیادہ زندوں کے لئے موزوں ہیں۔ کفن تو پیپ اور لہو کے لئے ہے''۔ آپؓ نے یہ بھی فرمایا: ''زندہ مردے سے زیادہ نئے کپڑے کا مستحق ہے''۔

(سیر الصحابہؓ، سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کو وصیت کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے قریب دفنایا گیا۔ بتایئے کن صحابہؓ نے قبر میں اتارا؟

جواب: حضرت عمر، حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم نے قبر میں اتارا۔ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے قریب اس طرح قبر تیار کی گئی کہ صدیق اکبرؓ کا سر حضورؐ کے شانہ، مبارک کے برابر تھا۔ (طبقات، تاریخ طبری، سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت صدیق اکبرؓ کا حلیہ کیسا تھا؟

جواب: قد موزوں، جسم ڈھیلا پتلا، رنگ گندمی یا گورا، رخسار کم گوشت، چہرے کی ہڈیاں نمایاں، پیشانی بلند اور کشادہ، آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں، کمر میں ذرا خم، بال گھنگھریالے، آواز پُرسوز، کم گو اور سنجیدہ۔

(صحیح بخاری، خلفائے راشدینؓ، سیرۃ الصدیقؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ سادہ لباس پہنتے اور سادہ غذا کھاتے۔ بتائیے آپ کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: کپڑے کی تجارت کرتے تھے، کامیاب اور خوشحال تاجر تھے۔ اس سلسلے میں اندرون ملک اور بیرون ملک سفر کیے۔

(سنن ابن ماجہ، سیرۃ الصدیقؓ، سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ ایک سادہ سی انگوٹھی پہنتے تھے۔ بتائیے اس پر کیا لکھا ہوا تھا؟

جواب: اس پر لکھا تھا: نعم القادر اللہ۔ آپؓ یہ انگوٹھی مکتوبات، فرامین اور معاہدوں پر مہر لگانے کے لئے استعمال نہیں کرتے تھے۔ (تاریخ طبری، سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کو تقریباً اڑھائی ہزار سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ کیا آپؓ کی کوئی جاگیر بھی تھی؟

جواب: آپؓ ایک خوشحال تاجر تھے۔ خلیفہ بننے پر بیت المال سے وظیفہ نہیں لینا چاہتے تھے۔ بعض صحابہؓ کے اصرار پر ایسا کیا۔ رسول اللہؐ نے خیبر اور بحرین میں جاگیر عطا کی تھی۔ ۴ ہجری میں بنونضیر کی مدینہ سے بے دخلی کے بعد ان کے اموال سے حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو بئر حجر عنایت فرمایا۔ انہوں نے اس کی ملحقہ زمین میں کھجور کا باغ لگایا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دے دیا (جو علالت کے دوران واپس لیا) آپؓ تمام آمدنی راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے۔

(سیرۃ الصدیقؓ، تاریخ الامت، سنن ابن ماجہ، صحیح بخاری)

سوال: ماں باپ اور بیوی بچوں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سلوک کیسا تھا؟

جواب: والدین کا بہت احترام کرتے اور تمام عمر ان کی خدمت کی۔ اپنی مومنہ بیویوں سے اچھا سلوک کرتے اور خانگی زندگی خوشگوار تھی۔ قتیلہ اور ام بکر کو کفر پر قائم رہنے کی وجہ سے طلاق دے دی تھی۔ اولاد سے بے حد پیار

کرتے تھے۔　　(سیرۃ الصدیقؓ، طبقات، خلفائے راشدینؓ)

سوال: ادب و احترام نبوی کا یہ عالم تھا کہ حضورؐ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ دھیمی آواز میں گفتگو کرتے۔ خاندان نبوت سے محبت کا کیا حال تھا؟

جواب: رسول اللہؐ سے رشتہ مانگنے کی ترغیب حضرت علیؓ کو انہوں نے بھی دی تھی۔ حضرت فاطمہؓ کے لئے کپڑے اور سامان خریدنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمارؓ بن یاسر اور بعض دوسرے صحابہؓ بازار گئے۔ مجلس نکاح میں حضرت ابوبکرؓ موجود تھے اور رخصتی کا اہتمام حضرت عائشہؓ کے گھر سے ہوا۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے بچوں حسنین کریمینؓ کو گود میں اٹھا لیتے اور بہت پیار کرتے۔ حضرت فاطمہؓ کی تیمارداری کے بعد فرمایا: "میں نے تو گھر بار، مال و دولت اور کنبہ و قبیلہ محض اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا اور اے اہل بیت تمہاری رضا کیلئے چھوڑا ہے"۔

(البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، فتوح البلدان، طبقات)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نظام خلافت اور ملکی نظم و نسق کیسا تھا؟

جواب: صحابہؓ سے مشورہ کرتے اور اس کے لئے ممتاز مہاجر اور انصار صحابہؓ کو اکٹھا کرتے۔ عرب کو متعدد صوبوں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر صوبے کا ایک عامل ہوتا۔ دارالخلافہ میں ہر شعبے کا الگ عہدیدار ہوتا۔ حکام کی نگرانی کرتے اور ان کا احتساب کرتے۔ بعض جرائم کی سزائیں متعین کیں۔ اخیر عہد حکومت میں ایک بیت المال تعمیر کرایا۔ مختلف ذرائع سے جو آمدنی ہوتی اس کا معقول حصہ سامان باربرداری اور اسلحہ کی خریداری پر صرف کرتے۔ فوجی چھاؤنیوں کا معائنہ خود فرماتے۔

(تاریخ یعقوبی، الترغیب والترہیب، طبقات، تاریخ الخلفاء)

سوال: بتایئے کمانڈر انچیف کا عہدہ کس خلیفہ کی ایجاد ہے؟ سب سے پہلے کونسے مسلمان اس پر مامور ہوئے؟

جواب: امیر الامراء یعنی کمانڈر انچیف کا عہدہ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکرؓ نے ایجاد کیا۔ سب سے پہلے مسلمان کمانڈر انچیف حضرت خالدؓ بن ولید تھے۔

(تاریخ طبری، فتوح البلدان، خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے عوام کی سہولت کے لئے ایک محکمہ افتاء قائم کیا۔ بتایئے اس میں کونسے صحابہؓ تھے؟

جواب: حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ ان کے سوا اور کسی کو فتویٰ دینے کی اجازت نہیں تھی۔

(طبقات، سیرۃ الصدیقؓ، خلفائے راشدینؓ)

سوال: رسول اللہؐ کے قرضوں کی ادائیگی یا وعدوں کو پورا کرنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: رسول اللہؐ کے قرضوں کو چکانا اور وعدوں کو پورا کرنا بھی خلافت کی ذمہ داری تھی۔ چنانچہ بحرین کی فتح کے بعد جیسے ہی مال غنیمت پہنچا، انہوں نے اعلانِ عام کر دیا کہ رسول اللہؐ کے ذمے کسی کا کچھ نکلتا ہو یا آپؐ نے کسی سے وعدہ فرمایا ہو تو وہ میرے پاس آئے۔

(تاریخ یعقوبی، تاریخ طبری، خلفائے راشدینؓ)

سوال: کن صحابہؓ نے حضورؐ کے وعدے پر حضرت ابوبکرؓ سے اپنا حصہ لیا؟

جواب: حضرت جابرؓ نے کہا کہ حضورؐ نے ان کو تین مرتبہ ہاتھوں سے بھر بھر کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں ایسے ہی دیا۔ حضرت ابو بشیرؓ مازنی کے

بیان پر ان کو چودہ سو درہم عطا کیے۔ (طبقات، خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں جزیہ یا ٹیکس کی شرح کیا تھی؟

جواب: ان کے عہد خلافت میں جزیہ یا ٹیکس کی شرح بہت آسان تھی اور یہ ان لوگوں پر عائد تھا جو ادا کر سکتے ہوں۔ اگر کوئی ذمی بوڑھا، اپاہج یا مفلس ہو جاتا تو اسے جزیہ معاف کر دیا جاتا۔ بلکہ بیت المال سے اس کی کفالت کی جاتی۔

(تاریخ یعقوبی، تاریخ طبری، خلفائے راشدین)

سوال: حضرت ابوبکرؓ ابتدا میں شاعری بھی کرتے تھے۔ انہیں خطابت پر بھی عبور حاصل تھا۔ بتائیے وہ اور کن علوم میں ماہر تھے؟

جواب: علم الانساب میں انہیں کمال حاصل تھا۔ خواب کی تعبیر بتانے میں بھی ماہر تھے۔ علم التفسیر سے غیر معمولی شغف تھا۔ ہر آیت کے شان نزول اور اس کے حقیقی مفہوم سے آگاہ تھے۔ اگرچہ مرفوع احادیث کم ہیں تاہم وہ دربار نبوت میں اپنے تقرب کی وجہ سے حضورؐ کے ارشادات، طرز عمل اور ان کے اسباب سے زیادہ باخبر تھے۔ آپؓ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور کئی مرتبہ وحی کی کتابت کی۔

(طبقات، تاریخ الخلفاء، استیعاب، کنز العمال)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اخلاق و عادات کے بارے میں کچھ بتا دیجئے؟

جواب: فطرتاً خوش اخلاق تھے۔ تقویٰ میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ امارت، طلب دنیا اور جاہ و حشمت سے نفرت تھی۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں عار نہ سمجھتے تھے۔ اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرتے اور فیاضی کا یہ سلسلہ تاحیات جاری رہا۔ اللہ کی مخلوق کو نفع پہنچانے اور اس کی خدمت کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ نہایت مہمان نواز تھے۔ قرآن سے خاص شغف تھا۔

(طبقات، موطا امام مالک، سنن ابن ماجہ، کنز العمال، بخاری)

سوال: خشیت الٰہی اور خوف آخرت کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ کو کونسا لقب مل گیا تھا؟

جواب: آپؓ خوف سے لرزتے رہتے اور اکثر آہیں بھرتے۔ اس لئے آپؓ کا اَوَّاہٌ مُنِیْبٌ یعنی بہت آہیں بھرنے والا اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا لقب پڑ گیا۔

(کنز العمال، موطا امام مالک، مسند احمد)

سوال: قرآن کی کتابت کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہوا۔ بتایئے حضرت ابوبکرؓ نے کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: قرآن صحیفوں میں لکھا ہوا ضرور تھا مگر یہ متفرق تھے۔ آپؓ نے انہیں ایک جگہ جمع کر دیا۔ پھر ان کے بعد محفوظ رہا اور آخر حضرت عثمان غنیؓ نے اس کے متعدد نسخے کرا کر دوسرے شہروں کو روانہ کر دیئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جمع شدہ قرآن پاک کا نام مصحف رکھا۔ (فتح الباری، تذکرۃ الحفاظ، قرآن کریم کی ترتیب)

سوال: بتایئے کن خوبیوں کی بنا پر حضرت ابوبکرؓ صحابہ میں پہلے نمبر پر رہے؟

جواب: سب سے پہلے اسلام لائے۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی خاطر مشرکین مکہ سے لڑے اور زخمی ہوئے۔ مکہ میں سب سے پہلی مسجد بنائی۔ سب سے پہلے امیر حج مقرر ہوئے۔ پہلے خلیفہ بنے۔ سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔ سب سے پہلے خلافت کے لئے اپنا جانشین نامزد کیا۔ سب سے پہلے بارگاہِ رسالت سے لقب صدیق ملا۔ سب سے پہلے دوزخ سے نجات اور جنت کی بشارت ملی۔ سب سے پہلے قرآن پاک جمع کیا۔ سب سے پہلے اپنا مال راہ حق میں دیا۔ صحابہؓ میں سب سے پہلے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو داماد بنایا۔ ایران اور روم کے خلاف سب سے پہلے کارروائیوں کا آغاز کیا۔

(طبقات، البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کتنے بہن بھائی تھے؟

جواب: تاریخ میں دو بہنوں حضرت ام فروہؓ اور حضرت قریبہؓ کے بارے میں تفصیلات ملتی ہیں۔ طبری کے بقول دو بھائی معتق اور عتیق بھی تھے۔

(تاریخ طبری، اسد الغابہ، طبقات)

حضرت عمر فاروقؓ

سوال: حضرت عمر فاروقؓ ہجرت نبوی سے چالیس برس پہلے اور عام الفیل سے تیرہ برس بعد پیدا ہوئے۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ۔ ان کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں آنحضرتؐ سے جا ملتا ہے۔ والدہ کا نام حنتمہ تھا جو ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں۔ آپؓ کے جد اعلیٰ عدی باہمی تنازعوں میں ثالث ہوتے اور سفیر بنائے جاتے۔ فوج کا انتظام و اہتمام ہاشم بن مغیرہ کے ذمے ہوتا تھا۔

(خلفائے راشدینؓ، تاریخ دمشق، اصابہ، استیعاب)

سوال: بچپن میں حضرت عمرؓ والد کے حکم پر اونٹ چراتے تھے۔ بعد کے مشاغل کون سے تھے؟

جواب: نسب دانی میں ماہر تھے اور یہ فن اپنے باپ سے سیکھا۔ شہ زوری میں کمال حاصل کیا اور عکاظ کے دنگل میں معرکۃ الآرا کشتیاں لڑیں۔ شہ سواری میں بھی ماہر تھے۔ آپؓ نے لکھنا پڑھنا بھی سیکھا اور خطابت میں بھی کمال حاصل تھا۔

(الفاروقؓ، خلفائے راشدینؓ، فتوح البلدان، استیعاب، البیان والتبیین)

سوال: بتائیے فکر معاش دور کرنے کے لئے حضرت عمر فاروقؓ نے کون سا پیشہ اختیار کیا؟

جواب: آپؓ نے مکہ میں تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور اس غرض سے دور دراز کے ملکوں کے سفر بھی کئے۔ مدینے میں تجارت کے ساتھ ساتھ زراعت میں بھی دلچسپی لی۔ رسول اللہؐ نے خیبر کے علاقے ثمغ میں زمین عطا کی۔ یہود بن حارثہ

سے بھی ایک زمین ہاتھ آئی۔ دونوں زمینوں پر کاشت ہوتی تھی لیکن حضرت عمرؓ نے یہ دونوں زمینیں اللہ کی راہ میں وقف کر دیں۔ ان کی آمدنی فقراء، مسافروں، غلاموں اور مسکینوں پر خرچ ہوتی۔

(صحیح بخاری، مروج الذہب، الخراج، الفاروقؓ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے ستائیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ بتایئے کونسا واقعہ محرک بنا؟

جواب: آپؓ (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ راستے میں حضرت نعیمؓ بن عبداللہ نے بتایا کہ پہلے گھر کی خبر لو تمہاری بہن فاطمہؓ اور بہنوئی سعیدؓ بن زید مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان کے گھر پہنچے تو بہن سورۃ طٰہٰ کی تلاوت کر رہی تھی۔ انہوں نے بہنوئی کو پیٹا۔ بہن نے مداخلت کی تو اسے بھی پیٹ ڈالا۔ دونوں نے اپنے اسلام کا اعلان کیا تو کہا مجھے بتاؤ کیا پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے وضو کے لئے کہا۔ پھر بہن نے پڑھنا شروع کر دیا یہ سورۃ حدید تھی۔ بہن اس آیت پر پہنچی امنوا باللہ و رسولہ تو عمرؓ بول اٹھے کہ میں شہادت دیتا ہوں اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ پھر دارارقم میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر باقاعدہ اسلام قبول کر لیا۔

(انساب الاشراف، الفاروقؓ، طبقات، تاریخ اسلام، خلفائے راشدینؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے کیا دعا مانگی تھی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ اسلام کو ابوجہل یا عمرؓ بن خطاب سے معزز کر دے"۔　(اصحاب سیر الصحابہؓ، خلفائے راشدینؓ، جامع ترمذی)

سوال: حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا زمانہ ۶ یا ۷ نبوی ہے اور آپؓ چالیسویں مسلمان تھے۔ بتایئے ان کے قبول اسلام کے بارے میں دوسری روایات کیا ہیں؟

جواب: ایک روایت میں سورۃ حدید کی آیت سَبَّحَ لِلّٰہِ ہے اور دوسری میں سورۃ طٰہٰ کی آیت اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہ ہے۔ ایک روایت خود حضرت عمرؓ سے ہے کہ وہ رسول اللہؐ کو چھیڑنے نکلے۔ آپؐ حرم میں داخل ہوئے اور نماز میں سورۃ الحاقہ پڑھی۔ حضرت عمرؓ یہ سورۃ سن کر اسلام سے متاثر ہوئے۔ حضرت عمرؓ کی زبانی ایک اور روایت ہے کہ وہ ایک بت خانے میں سوتے تھے۔ ایک بت پر قربانی چڑھائی گئی تو اس کے اندر سے آواز آئی اے جلیح ایک فصیح البیان کہتا ہے لا الہ الا اللہ۔ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن عمرؓ کھڑے رہے۔ پھر یہی آواز آئی۔ تھوڑے دن بعد لوگوں میں مشہور ہوگیا کہ یہ نبی ہیں۔

(دارقطنی، مستدرک حاکم، بیہقی، مسند احمد بن حنبل، صحیح بخاری)

سوال: آنحضرتؐ نے دارارقم میں حضرت عمرؓ کے اسلام لانے پر نعرۂ تکبیر بلند فرمایا۔ بتایئے حضرت عمرؓ نے اپنے اسلام کا اعلان کیسے کیا؟

جواب: مشرکین کو اکٹھا کر کے اپنے اسلام کا اعلان کیا اور حضورؐ کی اجازت سے بیت اللہ کے پاس نماز پڑھی۔ (تاریخ اسلام، الفاروقؓ، استیعاب)

سوال: ''اے اللہ! اس کے سینے سے کینہ اور دشمنی کو نکال دے اور اس کے سینے میں ایمان کا نور بھر دے''۔ حضورؐ نے یہ دعا کس صحابی کیلئے فرمائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ ایمان لائے تو حضورؐ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا فرمائی۔ (الفاروقؓ، سیر الصحابہؓ، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عمرؓ نے بیس آدمیوں کے ساتھ ۱۳ نبوی میں مدینہ ہجرت کی۔ بتایئے آپؓ نے کہاں قیام کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ قبا میں حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر کے مکان پر ٹھہرے۔ قبا کا دوسرا نام عوالی ہے۔ پھر مدینہ منورہ میں حضورؐ نے قبیلہ بنی سالم کے سردار حضرت

عتبانؓ بن مالک کو حضرت عمرؓ کا دینی بھائی بنا دیا۔

(تاریخ اسلام، الفاروق، خلفائے راشدین، صحیح مسلم)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ کو فاروق کا لقب کب ملا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے مکہ میں قبول اسلام کے بعد اپنے مشرک ماموں عاص بن وائل کی پناہ میں آنے سے انکار کر دیا اور مسلمانوں کے ساتھ اعلانیہ بیت اللہ میں نماز ادا کی۔ اس کے صلے میں دربار نبوت سے فاروق کا لقب ملا۔ جس کے معنی ہیں حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

(تاریخ اسلام، الفاروقؓ، خلفائے راشدینؓ)

سوال: بتایئے اذان کا آغاز کس صحابیؓ کے مشورے سے ہوا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن زید نے خواب دیکھا اور حضرت عمر فاروقؓ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی اذان کے الفاظ ادا کرنے کے لئے مقرر کیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے حضرت بلالؓ کو موذن مقرر فرمایا۔

(صحیح بخاری، خلفائے راشدینؓ، اسوۂ صحابہؓ، الفاروقؓ)

سوال: حضرت عمرؓ شعرو شاعری کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے خطابت میں آپؓ کو کمال حاصل تھا۔ بتایئے آپ کا انداز خطابت کیسا تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو تقریر کا ملکہ عطا کیا تھا۔ عکاظ کے میلوں میں سماں باندھ دیتے۔ قبول اسلام کے بعد اور منصب خلافت سنبھالنے کے بعد آپؓ نے مختلف اوقات میں خطبے دیئے۔ جن سے زور تقریر اور برجستگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کی خطابت پر کئی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ان خطبات میں پند و نصیحت، فخر و ادعا اور مسرت و غم کا امتزاج ہوتا تھا۔ آپؓ نے سیاسی خطبے بھی دیئے۔ (صحیح بخاری، الفاروقؓ، ازالۃ الخفاء، مقد مہ البیان والتبیین، تاریخ مصر)

سوال: بتایئے جنگ بدر کے موقعے پر حضرت عمرؓ کی وجہ سے مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچا؟

جواب: قریش کے تمام قبائل نے اس جنگ میں حصہ لیا لیکن حضرت عمرؓ کا قبیلہ بنو عدی حضرت عمرؓ کے خوف سے شامل نہیں ہوا جب کہ مسلمانوں میں حضرت عمرؓ کے ساتھ بنو عدی کے گیارہ افراد شامل ہوئے۔ قریش کا معزز سردار عاصی بن ہشام حضرت عمرؓ کے ہاتھوں مارا گیا۔

(تاریخ اسلام، اسوۂ صحابہؓ، الفاروقؓ، سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ احد میں حضرت عمرؓ نے کس طرح رسول اللہ کا ساتھ دیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ ثابت قدم رہنے والے صحابہؓ میں شامل تھے اور آخر وقت تک رسول اللہ کا دفاع کرتے رہے۔

(سیرت ابن ہشام، تاریخ طبری، سیرت ابن اسحاق)

سوال: غزوہ خندق میں حضرت عمر فاروقؓ نے کس بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے چند صحابہؓ کو حضرت عمر فاروقؓ کی نگرانی میں خندق کے پار تعینات کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت زبیرؓ کے ہمراہ کفار کے حملوں کو کئی بار روکا۔

(الفاروقؓ، عمرؓ بن خطاب، طبقات)

سوال: بتایئے صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عمرؓ نے کیا فیصلہ کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ اپنی جذباتی طبیعت کی وجہ سے صلح حدیبیہ کی بعض شرائط سے اختلاف رائے رکھتے تھے۔ لیکن بعد میں انہیں سخت ندامت ہوئی اور انہوں نے حضورؐ سے معافی مانگی۔ حضورؐ نے جن اکابر صحابہؓ کو گواہ بنایا ان میں حضرت عمر فاروقؓ بھی شامل تھے۔ (تاریخ اسلام، سیرت ابن ہشام، سیر الصحابہؓ)

سوال: غزوۂ خیبر میں قلعہ قموص و سلالم حضرت علیؓ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ بتایئے اس سے پہلے کن صحابہؓ نے کوشش کی؟

جواب: آنحضرتؐ نے باری باری حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا لیکن وہ ناکام رہے تو حضرت علیؓ کو بھیجا گیا۔

(الفاروق، تاریخ اسلام عمر بن خطاب)

سوال: ۸ ہجری میں مکہ فتح ہوا تو حضورؐ نے مردوں سے بیعت لی۔ بتایئے عورتوں سے کس صحابی نے بیعت لی؟

جواب: رسول اللہؐ کے حکم پر حضرت عمرؓ نے عورتوں سے بیعت لی۔

(اسد الغابہ، طبقات، سیرت ابن ہشام، استیعاب)

سوال: غزوۂ حنین میں ثابت قدم رہنے والے صحابہؓ میں کونسے خلیفہ راشد بھی شامل تھے؟

جواب: چاروں خلفائے راشدین۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ۔ (تاریخ طبری، المغازی، الفاروقؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ کی کس بیٹی کو ام المومنینؓ ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: غزوۂ احد کے بعد ۳ ہجری میں حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ رسول اللہؐ کے نکاح میں آئیں۔

(سیرت ابن اسحاق، ازواج مطہراتؓ، امہات المومنینؓ)

سوال: بنونضیر کے واقعے میں بھی حضرت عمرؓ شریک تھے۔ بتایئے یہ واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: ۴ ہجری میں رسول اللہؐ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ بنونضیر کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے سازش کی کہ عمرو بن جحاش، مکان کی چھت سے ان پر پتھر گرا کر شہید کر دے۔ رسول اللہ کو بروقت علم ہو گیا اور بنونضیر کو جلاوطن کر دیا گیا۔ (صحیح بخاری، طبقات، سیرت ابن ہشام)

سوال: جنگ احد کے خاتمے پر سالار قریش ابوسفیان نے رسول اللہؐ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا نام لے کر پکارا تو کس نے جواب دیا؟

جواب: حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا تو پکار کر کہا ''او دشمن خدا ہم سب زندہ ہیں''۔

(صحیح بخاری، الرحیق المختوم، محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ۶ ہجری میں رسول اللہؐ زیارت کعبہ کے لئے تشریف لے گئے تو سب مسلمان غیر مسلح تھے۔ کس کی رائے سے اسلحہ منگوایا گیا؟

جواب: ذوالحلیفہ پہنچ کر حضرت عمرؓ کو خیال ہوا کہ دشمنوں میں غیر مسلح چلنا مصلحت نہیں۔ چنانچہ حضورؐ نے ان کی رائے پر مدینے سے اسلحہ منگوا لیا۔

(سیرت ابن ہشام، المغازی، خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے صلح حدیبیہ میں حضرت عمر فاروقؓ نے کس شرط پر معاہدے کی مخالفت کی تھی؟

جواب: معاہدے میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر قریش کا کوئی آدمی رسول اللہؐ کے پاس آجائے گا تو اسے واپس بھیجا جائے گا اور اگر مسلمانوں کا کوئی آدمی قریش کے ہاتھ لگے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ حضرت عمرؓ کی غیور طبیعت کو گوارا نہ ہوا اور حضورؐ سے عرض کیا کہ جب ہم حق پر ہیں تو باطل سے اس قدر دب کر کیوں صلح کرتے ہیں۔ تاہم حضورؐ نے یہ شرط بھی منظور فرمائی۔

(سیرت ابن ہشام، تاریخ اسلام، المغازی، مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: بتایئے اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلا وقف کب اور کس کی طرف سے عمل میں آیا؟

جواب: آنحضرتؐ نے خیبر کی زمین مجاہدین میں تقسیم کی تو ایک ٹکڑا ثمغ نامی حضرت عمرؓ کے حصے میں آیا۔ انہوں نے اسے راہِ خدا میں وقف کر دیا۔ یہ اسلام کی تاریخ میں پہلا وقف تھا۔ (خلفائے راشدین، الفاروقؓ، عمرؓ بن خطاب، تاریخ اسلام)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے کس جنگ کے موقع پر اپنا آدھا مال و املاک حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک کے موقع پر جب حضورؐ نے جنگی تیاریوں کے لئے زر و مال سے اعانت کی ترغیب دلائی۔ (سیرت ابن اسحاق، الفاروقؓ، سیرۃ النبیؐ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کی خلافت سوا دو سال رہی۔ بتایئے اس دوران حضرت عمرؓ نے ان کا کس طرح ساتھ دیا؟

جواب: تمام بڑے بڑے کاموں میں حضرت عمرؓ شریک رہے حتیٰ کہ قرآن پاک کی تدوین کا کام ان ہی کے مشورے سے ہوا۔

(بخاری، خلفائے راشدینؓ، طبقات، تاریخ الخلفاءؓ)

سوال: ''اگر کسی نے یہ کہا کہ رسول اللہؐ وفات پا گئے ہیں! تو میں اس کا سر پھوڑ دوں گا''۔ بتایئے یہ الفاظ کس صحابیؓ کے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال فرمانے پر حضرت عمر فاروقؓ نے شدتِ جذبات سے یہ بات کہی تھی۔ (الفاروقؓ، سیرت ابن ہشام، زاد المعاد)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ نے منصب خلافت سنبھالتے ہی سب سے پہلے کیا کام کیا؟

جواب: ۱۲ ہجری میں عراق پر لشکرکشی ہوئی اور حیرہ کے تمام اضلاع فتح ہوئے۔ ۱۳ ہجری میں شام پر حملہ ہوا اور اسلامی فوجیں سرحدی اضلاع تک پہنچ گئیں۔ ان مہمات کے آغاز میں ہی حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے ان مہمات کو تکمیل تک پہنچایا۔

(تاریخ اسلام، الفاروقؓ، سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے حضرت خالدؓ بن ولید نے مثنیٰؓ بن حارثہ کو عراق کے مفتوحہ علاقوں میں اپنا جانشین بنایا اور شام روانہ ہو گئے۔ بتایئے عراق کی مہمات کا دوبارہ آغاز کس صحابیؓ نے کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ اور اس کے قرب و جوار سے ایک ہزار اور

دوسری روایت کے مطابق پانچ ہزار آدمیوں پر حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کو امیر لشکر بنا کر روانہ کیا۔

(سیرت ابن اسحاق، فتوح البلدان، طبقات، البدایہ والنہایہ)

سوال: پوران دخت شاہِ ایران یزدگرد کی متولیہ تھی۔ بتایئے اس نے اہل فارس کو کس طرح متحد کیا؟

جواب: اس نے گورنر خراسان کے بیٹے رستم کو وزیر جنگ بنایا اور تمام اہل فارس کو مذہبی جوش دلا کر مسلمانوں کے خلاف متحد کر دیا۔

(طبقات، تاریخ اسلام، تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں رستم نے اسلامی سلطنت میں کس طرح بدامنی پھیلائی؟

جواب: اس نے فرات کے اضلاع میں بغاوت کرا دی اور مسلمانوں کے مقبوضہ علاقے ان کے قبضے سے نکل گئے۔ پوران دخت نے نرسی اور جابان کی سرکردگی میں ایک بڑی فوج رستم کی مدد کے لئے روانہ کر دی۔

(فتوح البلدان، خلفائے راشدینؓ، دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ایرانی فوج کو پہلی شکست کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: نمارق میں حضرت ابوعبیدہؓ کے لشکر سے مقابلہ ہوا اور جابان کی فوج شکست کھا کر بھاگی۔ ایران فوج کے دو افسر مارے گئے۔ جابان کو جس مسلمان نے گرفتار کیا وہ اسے جانتا نہیں تھا اس لئے دو غلام دے کر رہائی پائی۔

(الفاروق، تاریخ الخلفاء، طبقات، عمر بن خطاب)

سوال: بتایئے کس جنگ میں عیسائی قبائل نے مسلمانوں کے ساتھ شرکت کی؟

جواب: حیرہ کے قریب لڑی جانے والی جنگ میں نمر و تغلب کے عیسائی سرداروں نے

اپنے قبائل کے مسلمانوں کے ساتھ شرکت کی اور کہا کہ آج عرب عجم کا مقابلہ ہے۔ پوران دخت نے اس کے لئے مہران بن مہرویہ کی سرکردگی میں بارہ ہزار جنگجو مجاہدین سے مقابلے کے لئے بھیجے تھے۔

(تاریخ طبری، خلفائے راشدینؓ، الفاروقؓ)

سوال: حیرہ میں ایرانی فوج کا مقابلہ کن مسلمان سپہ سالاروں نے کیا تھا؟ اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب: حضرت ابوعبیدہؓ نے فرات کے پار اتر کر ایرانیوں سے جنگ کی لیکن ایرانی ہاتھیوں، ناہموار اور تنگ علاقے کی وجہ سے شکست کھائی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت مثنیٰؓ کو ان کی مدد کے لئے بھیجا۔ ان دونوں مسلمان جرنیلوں نے ایرانیوں کو مار بھگایا اور قرب و جوار کے وسیع علاقے پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ پوران دخت کو معزول کر دیا گیا۔

(خلفائے راشدینؓ، عمرؓ بن خطاب، فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو عراق کیوں بھیجا تھا؟

جواب: یزدگرد ایران کے تخت پر بیٹھا تو اس نے ملک میں چھاؤنیاں بنائیں اور مسلمانوں کے مفتوحہ علاقوں میں بغاوت پھیلا دی۔ جس سے یہ علاقے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے۔ حضرت عمرؓ کو علم ہوا تو انہوں نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی سرکردگی میں بیس ہزار مجاہدین عراق کی مہم کے لئے روانہ کئے۔

(فتوح الشام، فتوح البلدان، الفاروقؓ، تاریخ اسلام)

سوال: ''آفتاب کی قسم! اب میں تمام عربوں کو ویران کر دوں گا''۔ یہ الفاظ کس شخص نے کہے تھے؟

جواب: ایرانی فوج کے سپہ سالار رستم نے جنگ قادسیہ شروع ہونے سے پہلے یہ الفاظ

10

کیجیے۔ (الفاروقؓ، جہانِ راشدین، تاریخ اسلام، مسو شخصیت کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے زمانۂ خلافت میں کن مسلم جرنیلوں کے ہاتھوں قادسیہ کی جنگ کے تین معرکے ہوئے؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت نعمانؓ بن مقرن اور حضرت قعقاعؓ نے ان معرکوں میں ایرانیوں کو فیصلہ کن شکست دی۔

(اسد الغابہ، تاریخ طبری، الفاروقؓ، تاریخ اسلام)

سوال: نتیجے جنگ قادسیہ کے بعد ایرانی سلطنت کے کون سے اہم علاقے مسلمانوں کے قبضے میں آئے؟

جواب: حضرت ہاشمؓ بن عتبہ نے جلولا فتح کیا۔ حضرت قعقاعؓ نے خسرو وشنوم کو شکست دے کر حلوان پر قبضہ کیا۔ ان کے علاوہ بابل، کوثی، بہرہ شیر اور نوشیروانی دارالحکومت مدائن بھی مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوئے۔

(الفاروقؓ، تاریخ اسلام، خلفائے راشدینؓ)

سوال: "کاش ہمارے اور فارس کے درمیان آگ کا پہاڑ ہوتا کہ نہ وہ ہم پر حملہ کر سکتے نہ ہم ان پر چڑھ سکتے"۔ حضرت عمرؓ یہ کیوں فرمایا کرتے تھے؟

جواب: تسخیر عراق کے بعد حضرت عمرؓ جنگ کا سلسلہ ختم کرنا چاہتے تھے لیکن ایرانیوں کو عراق سے نکلنے کے بعد بھی چین نہ آیا اور وہ نئے سرے سے جنگ کی تیاریاں کرنے لگے۔ (فتوح البلدان، تاریخ طبری، عقد الفرید)

سوال: یزدگرد نے مردان شاہ کی قیادت میں ڈیڑھ لاکھ کا لشکر نہاوند روانہ کیا تو حضرت عمرؓ نے کس طرح ایرانیوں کا مقابلہ کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے ان تیاریوں کا حال سن کر حضرت نعمانؓ بن مقرن کو تیس ہزار کا لشکر دے کر نہاوند روانہ کیا۔ (فتوح البلدان، تاریخ اسلام، الفاروقؓ)

سوال: ایرانیوں کے خلاف جنگ نہاوند حضرت عمرؓ کے زمانے میں لڑی گئی۔ اسے فتح الفتوح کا نام کیوں دیا گیا؟

جواب: جنگ قادسیہ کے بعد یہ سب سے خونریز لڑائی تھی۔ اس میں تقریباً تیس ہزار ایرانی مارے گئے اور بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔ مسلمان سپہ سالار حضرت نعمانؓ بن مقرن بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

(فتوح البلدان، تاریخ طبری، خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے واقعہ نہاوند کے بعد حضرت عمرؓ نے عام لشکر کشی کا حکم کیوں دیا؟

جواب: انہیں خیال پیدا ہوا کہ جب تک تخت کیانی پر بادشاہ موجود ہے ایران کی سرزمین سے بغاوت اور جنگ کا فتنہ ظاہر ہوتا رہے گا۔ چنانچہ ۲۱ ہجری میں متعدد افسروں کو اسلامی لشکروں کے ساتھ مختلف علاقوں میں روانہ کیا اور عام لشکر کشی کا حکم دیا۔

(تاریخ الخلفاء، عمر بن خطاب، طبقات، تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ نے کن علاقوں پر لشکر کشی کے لئے کون سے افسر مقرر فرمائے؟

جواب: احنف بن قیسؓ کو خراسان کے لئے، اردشیر اور سابور کے لئے مجاشعؓ بن مسعود، اصطخر کے لئے عثمانؓ بن ابی العاص، فسا کا ساریہؓ بن زنیم کنانی کو، کرمان کے لئے سہیلؓ بن عدی، سیستان کے لئے عاصمؓ بن عمرو کو، مکران کے لئے حکمؓ بن عمیر کو اور آذربائیجان کے لئے عتبہ بن فرقد کو سپہ سالار مقرر کیا گیا۔

(مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا، سیتاب، اسوۂ صحابہ)

سوال: حضرت عمرؓ نے کس موقع پر فرمایا تھا: ''آج مجوسیوں کی سلطنت برباد ہو گئی اور اب وہ کسی طرح اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتے؟''

جواب: خاندان کیانی کا آخری تاجدار یزدگرد ایران سے بھاگ کر خاقان کے دربار

میں پہنچا اور یہ دونوں ایک بڑی فوج لے کر خراسان میں حضرت احنفؓ بن قیس کے مقابلے پر آئے۔ پہلے حملے میں خاقان بھاگ گیا۔ یزدگرد مایوس ہو کر اپنا خزانہ اور جواہرات کے ساتھ ترکستان جانے لگا تو درباریوں نے اس سے مال و اسباب چھین لیا۔ حضرت احنفؓ نے دربار خلافت میں نامہ، فتح روانہ کیا تو حضرت عمرؓ نے تمام صحابہؓ کو جمع کر کے فتح کی خوشخبری سنائی اور یہ الفاظ کہے: (خلفائے راشدینؓ، انساب، اسد الغابہ، الفاروقؓ)

سوال: اجنادین، بصریٰ اور شام کے بعض علاقے عہد صدیقی میں فتح ہو چکے تھے۔ بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں کون سے علاقے مسخر ہوئے؟

جواب: دمشق محاصرے کی حالت میں تھا جسے حضرت خالدؓ بن ولید نے ۱۴ ہجری میں اپنے حسن تدبیر سے فتح کیا۔ اسی سال خونریز معرکے کے بعد فحل فتح ہوا اور مسلمان اردن کے تمام شہروں اور دوسرے مقامات پر قابض ہو گئے۔ مسلمانوں نے بعلبک، حماۃ، شیرز اور معرۃ النعمان فتح کرتے ہوئے حمص کا محاصرہ کر لیا۔ یہ سالار اعظم حضرت ابوعبیدہؓ کے ہاتھوں حمص فتح ہوا۔ انہوں نے عبادہؓ بن صامت کو وہاں کا نگران مقرر کیا اور خود لاذقیہ کے قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ (تاریخ طبری، فتوح الشام، خلفائے راشدینؓ، فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حمص کی فتح کے بعد اسلامی فوجیں ہرقل کے پایہ تخت انطاکیہ سے کیوں واپس آ گئیں؟

جواب: فوجوں نے انطاکیہ کا رخ کیا لیکن حضرت عمرؓ کا حکم ملا کہ اس سال آگے بڑھنے کا ارادہ نہ کیا جائے۔ (الفاروقؓ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، فتوح الشام)

سوال: ۱۵ ہجری میں یرموک کا معرکہ ہوا جس میں شام کی قسمت کا فیصلہ ہو گیا۔ بتایئے اسلامی فوجوں نے شام کے مزید کون سے علاقے فتح کئے؟

جواب: قنسرین، انطاکیہ، قورس، قوزی، برمین، تل عزاز، دلوک، رعبان اور بعض دوسرے علاقے بآسانی فتح ہو گئے۔

(فتوح البلدان، فتوح الشام، تاریخ طبری، تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ کے دور میں بیت المقدس پر مسلمانوں کا کیسے قبضہ ہوا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاص کو فلسطین کی مہم پر مامور کیا گیا تھا۔ انہوں نے ۱۶ ہجری میں بیت المقدس کا محاصرہ کیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ بھی ان سے آ ملے۔ بیت المقدس کے عیسائیوں نے کچھ دنوں کی مزاحمت کے بعد مصالحت پر آمادگی ظاہر کی لیکن شرط عاید کی حضرت عمرؓ خود آ کر معاہدہ لکھیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(الفاروقؓ، عمرؓ فاروق اعظمؓ، جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضرت عمرؓ نے کسے اپنا نائب مقرر کیا اور کب مدینے سے بیت المقدس کیلئے روانہ ہوئے؟

جواب: اکابر صحابہؓ سے مشورہ کر کے حضرت علیؓ کو اپنا نائب مقرر کیا اور رجب ۱۶ ہجری میں مدینہ سے روانہ ہو گئے۔

(تاریخ طبری، فتوح البلدان، خلفائے راشدینؓ، طبقات)

سوال: حضرت عثمانؓ نے عیسائیوں کی رائے کو رد کرنے کا مشورہ دیا۔ بتایئے حضرت علیؓ کی کیا رائے تھی؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے کہا کہ عیسائی خود ہی ہتھیار ڈال دیں گے لیکن حضرت علیؓ نے اس رائے سے اختلاف کیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کی بات مانتے ہوئے بیت المقدس جانے کی تیاری کی۔

(الفاروقؓ، طبقات، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ نے عیسائیوں کے ساتھ معاہدہ میں کس مقام پر دستخط کئے؟

جواب: بیت المقدس کے قریب جابیہ کے مقام پر مسلمان سپہ سالاروں نے حضرت عمرؓ کا استقبال کیا۔ بیت المقدس کے عیسائی بھی یہیں آگئے چنانچہ یہیں معاہدہ لکھا گیا اور اس پر تمام معزز صحابہؓ کے دستخط ہو گئے۔

(الفاروقؓ، عمر بن خطاب، طبقات، خلفائے راشدینؓ)

سوال: عیسائیوں نے بیت المقدس کی چابیاں حضرت عمرؓ کے حوالے کرنے کا معاہدہ کیا تو اس پر بطور گواہ کن صحابہؓ کے دستخط ہوئے؟

جواب: ۱۲ ہجری میں یہ معاہدہ لکھا گیا اور اس پر حضرات خالدؓ بن ولید، عمروؓ بن عاصؓ، عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور معاویہؓ بن ابوسفیان نے بطور گواہ دستخط کئے۔

(فتوح البلدان، تاریخ طبری، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عمرؓ نے بیت المقدس میں داخل ہو کر سب سے پہلے کیا کام کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے بیت المقدس میں داخل ہو کر مسجد میں نماز پڑھی اور پھر عیسائیوں کے گرجا کی سیر کی۔ اسی دوران نماز کا وقت ہوا تو آپ نے محض اس خیال سے گرجا میں نماز ادا نہیں کی کہ مسلمان مسیحی عبادتگاہوں میں مداخلت نہ کریں۔

(فتوح البلدان، الفاروقؓ، تاریخ الخلفاء)

سوال: بیت المقدس میں داخلے کے وقت جب حضرت عمرؓ کو ترکی گھوڑا اور پوشاک پیش کی گئی تو آپؓ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؓ نے فرمایا: ”خدا نے ہمیں جو عزت دی ہے، وہ اسلام کی عزت ہے اور بس وہی ہمارے لئے کافی ہے“۔ (فتوح الشام، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے بیت المقدس کے آس پاس کے علاقے کس طرح فتح ہوئے؟

جواب: حضرت عمرؓ نے تمام ملک کا دورہ کر کے سرحدوں کا معائنہ کیا اور واپس مدینہ تشریف لے گئے۔ عیسائیوں نے دوبارہ حمص پر قبضے کی کوشش کی لیکن ناکام

ہوئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص اور حضرت امیر معاویہؓ نے ۱۹ ہجری میں قیساریہ کا قلعہ فتح کیا۔ ۱۹ ہجری میں عبداللہؓ بن معتم نے جزیرہ اور باقی علاقے حضرت عیاض بن غنم نے فتح کئے۔ ۱۷ ہجری میں ابوموسیٰ اشعریؓ نے خوزستان پر قبضہ کیا۔ (الفاروق۔طبقات۔تاریخ طبری)

سوال:۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ۱۸ ہجری میں شام میں طاعون کی وبا پھیلی۔ بتایئے اس میں کتنے افراد جاں بحق ہوئے؟

جواب: اس وباء میں ۲۵ ہزار مسلمان جاں بحق ہوئے، ہزاروں عورتیں بیوہ اور ہزاروں بچے یتیم ہوئے۔ یہ وبا مصر، عراق اور شام کے علاقے میں پھیلی تھی جسے طاعون عمواس کا نام دیا گیا۔ (طبقات، الفاروق، سیر الصحابہؓ، مسلم، فتح الباری)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ نے طاعون سے متاثرہ افراد کے لئے کیا انتظامات کئے؟

جواب: حضرت عمرؓ نے دو مرتبہ شام کا سفر کیا اور اکثر اضلاع کا دورہ کر کے مناسب انتظامات کئے۔ فوج میں روپیہ تقسیم کیا۔ فوت شدگان کے ورثاء کو ان کا ترکہ دلایا۔ فوج میں جو جگہیں خالی ہو گئی تھیں ان پر نئے عہدے دار مقرر کئے۔

(فتوح الشام، فتوح البلدان، الفاروقؓ، عمرؓ بن خطاب)

سوال: شام کی فتح کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص نے حضرت عمرؓ سے مصر پر فوج کشی کی اجازت مانگی تو آپؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپؓ نے انکار کر دیا لیکن پھر حضرت عمروؓ کے اصرار پر رضامند ہو گئے اور چار ہزار سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ (تاریخ اسلام، اسد الغابہ، استیعاب، جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں مصر کی فتوحات کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

جواب: ۲۱ ہجری میں حضرت عمروؓ بن العاص نے مصر پر لشکر کشی کی اور عریش کے راستے فرما پہنچے۔ یہاں رومی فوجوں کو شکست دے کر لبیس اور ام دنین فتح

کرتے ہوئے فسطاط پہنچ گئے۔

(الفاروق، فتوح البلدان، تاریخ اسلام، دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں فسطاط اور اسکندریہ کے اہم علاقے کن صحابہؓ نے فتح کئے؟

جواب: فسطاط کا قلعہ حضرت زبیرؓ بن العوام کی سرکردگی میں دس ہزار سپاہیوں اور تین دوسرے سپہ سالاروں حضرت عبادہؓ بن صامت، مقدادؓ بن عمر اور سلمہؓ بن مخلد نے فتح کیا۔ یہ تمام فوجیں حضرت عمروؓ بن العاص کی سرکردگی میں اسکندریہ کی طرف بڑھیں۔ حضرت عبادہؓ بن صامت کو سپہ سالار بنا کر اس زور سے حملہ کیا کہ اسکندریہ فتح ہو گیا۔ (فتوح البلدان، عقد الفرید، تاریخ طبری)

سوال: خوزستان کا صدر مقام شوستر فتح ہوا تو کونسا رومی سردار گرفتار ہوا؟

جواب: ہرمزان گرفتار کر کے مدینہ بھیجا گیا۔ اس نے وہاں اسلام قبول کیا۔ حضرت عمرؓ نے اسے مدینہ میں رہنے کی جگہ دی اور دو ہزار سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ بعد میں فارس کی جنگوں میں اکثر اس سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

(الفاروق، خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے اسکندریہ کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں مصر کے اور کون سے علاقے فتح ہوئے؟

جواب: حضرت خارجہؓ بن حذافہ عدوی نے فیوم، اشمونین، اخمیم، بسراوات، صعید اور آس پاس کے علاقوں کو مطیع بنایا۔ حضرت عمیرؓ بن وہب نے تنیس، دمیاط، تونہ، دمیرہ، شطاء، دقہلہ اور بنا بوصیر کو تسخیر کیا۔ حضرت عقبہؓ بن عامر نے مصر کے تمام نشیبی علاقے اسلامی سلطنت میں شامل کئے۔

(الفاروق، تاریخ اسلام، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: مصر کی تمام لڑائیوں میں ہزاروں عیسائی قیدی بنائے گئے۔ بتایئے حضرت عمرؓ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: حضرت عمروؓ بن العاص نے ان کے بارے میں حضرت عمرؓ کو خط لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان سب کو اختیار ہے کہ مسلمان ہو جائیں یا اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ جو لوگ مسلمان ہو جائیں گے انہیں دوسرے مسلمانوں کے برابر حقوق دیئے جائیں گے اور غیر مسلم رہیں گے انہیں جزیہ دینا ہوگا اور انہیں ذمیوں کے حقوق ملیں گے۔ چنانچہ حضرت عمروؓ بن عاص نے تمام رومی اور قبطی قیدیوں کو ایک جگہ جمع کیا اور ان کے سرداروں کے سامنے حضرت عمرؓ کا فرمان پڑھ کر سنایا۔ ان ہزاروں قیدیوں میں سے بہت سے مسلمان ہو گئے۔

(الفاروقؓ، عمرؓ بن خطاب، اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ ۱۳ ہجری میں خلیفہ بنے۔ ان کے دور خلافت میں اسلامی فتوحات کی ترتیب کیا ہے؟

جواب: ۱۳ ہجری میں عراق کی فتوحات کا آغاز ہوا۔ رمضان ۱۴ ہجری میں بویب کا معرکہ ہوا۔ ۱۴ ہجری میں قادسیہ کی جنگ ہوئی۔ شام کی فتوحات کے دوران ۱۴ ہجری میں دمشق، فحل اور حمص کے معرکے ہوئے۔ ۱۵ ہجری میں یرموک کا معرکہ ہوا اور ادھر ۱۵۔۱۶ ہجری میں خوزستان فتح ہوا۔ ۱۶ ہجری ہی میں عراق کی فتوحات میں جلولا فتح ہوا۔ ۱۶ ہجری میں جزیرہ فتح ہوا اور فتوحات شام میں ۱۶ ہجری ہی میں بیت المقدس مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور ۱۷ ہجری میں حمص دوبارہ فتح ہوا۔ ۱۹ ہجری میں قیساریہ کے علاقے زیر نگیں ہوئے۔ ۲۰ ہجری میں مصر کی فتح کے دوران بہت سے علاقے قبضہ میں آئے اور ۲۱ ہجری میں اسکندریہ فتح ہوا۔ ۲۲ ہجری میں آذربائیجان اور طبرستان، ۲۳ ہجری میں

فارس، کرمان، سیستان، مکران اور خراسان اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔

(تاریخ طبری، الفاروق، تاریخ اسلام، فتوح البلدان، فتوح الشام)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ نے کیسے شہادت پائی؟ انہیں کس نے شہید کیا؟

جواب: حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے پارسی غلام ابولولو فیروز نے ایک دن نماز فجر کے وقت حضرت عمرؓ پر دو دھارے خنجر سے چھ وار کئے۔ ایک وار کاری لگا جس سے آپ شدید زخمی ہوگئے اور بعد میں انتقال فرمایا۔

(تاریخ طبری۔ مستدرک حاکم۔ خلفائے راشدین)

سوال: پارسی غلام ابو لولو فیروز نے حضرت عمرؓ پر کیوں حملہ کیا؟ اس سازش میں ایرانی گورنر ہرمزان اور حیرہ کا عیسائی جفینہ کیونکر شامل تھے؟

جواب: دور فاروقی میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ وسیع ہوا تو ایران بھی تسخیر ہوگیا۔ ان فتوحات کا بدلہ لینے کے لئے ایرانیوں نے اب طاقت کی بجائے سازشوں سے کام لینا شروع کردیا۔ حضرت عمرؓ کی شہادت اسی سازش کا حصہ تھی۔ ان میں، ہرمزان اور جفینہ برابر کے شریک تھے۔ اسی دوران حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے پارسی غلام ابولولو فیروز نے حضرت عمرؓ کے دربار میں اپنے آقا حضرت مغیرہؓ کے خلاف شکایت کی کہ اس سے محصول کی زیادہ رقم لیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تم کیا کام کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ بڑھئی لوہار اور نقاش کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ چکیاں بھی بناتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس لحاظ سے یہ محصول زیادہ نہیں ہے۔ چند روز کے بعد اس غلام نے حضرت عمرؓ کو شہید کردیا۔

(حضرت عمر، تاریخ طبری۔ مستدرک حاکم۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کی جگہ کس نے فجر کی نماز پڑھائی؟

جواب: پہلی ہی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد ابو لولو فیروز نے خنجر سے حملہ کردیا تھا

حضرت عمرؓ نے حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف کو امامت کے مصلے پر کھڑا کر دیا اور خود زخموں کی تاب نہ لاکر گر پڑے۔ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد امیر المومنین کو بے ہوشی کی حالت میں گھر لایا گیا۔

(تاریخ طبری۔ صحیح بخاری۔ مستدرک۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے شہادت سے پہلے کیا وصیت کی؟

جواب: لوگوں نے جانشین مقرر کرنے پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: "تمہارے لئے یہ لوگ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ جنتی لوگ ہیں۔ اور وہ علیؓ، عثمانؓ، عبدالرحمنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاصؓ، زبیرؓ بن العوام اور طلحہؓ بن عبداللہ ہیں۔ ان چھ میں سے ایک آدمی منتخب کرلو۔ جب یہ آپس میں سے ایک کو خلیفہ بنائیں تو اس کی اطاعت کرو۔"

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ مستدرک حاکم۔ سیرت عمر فاروقؓ)

سوال: حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: "عمرؓ کی زبان سے اطمینان قلب کے موتی ٹپکتے ہیں۔ سکون دل کے دریا بہتے ہیں۔ اور راحت جان کے پھول جھڑتے ہیں۔"

(مشکوۃ شریف۔ دلائل النبوۃ)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ نے کب انتقال فرمایا؟ آپ کا دور خلافت کتنا عرصہ رہا؟

جواب: زخمی ہونے کے تین دن بعد یکم محرم ۲۴ہجری کو ہفتہ یا اتوار کے دن آپ کا انتقال ہوا۔ تریسٹھ سال عمر پائی۔ وصیت کے مطابق حضرت صہیب رومیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رسول اللہؐ کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ مدت خلافت ساڑھے تیرہ سال تھی۔

(الفاروق۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے وفات سے پہلے کیا خاص وصیتیں فرمائی تھیں؟

جواب: مہاجرین، انصار اور اعراب کے علاوہ ذمیوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی اپنے صاحبزادے عبداللہؓ کو وصیت کی کہ مجھ پر جتنا بھی قرض ہو وہ میرے ترکہ سے ادا ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ خاندان عدی سے کہنا۔ وہ ادا نہ کر سکیں تو خاندان قریش سے کہنا۔ قریش کے علاوہ کسی سے نہ لینا۔

(الفاروق۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ خلفائے راشدین)

سوال: خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کی ازواج کے بارے میں بتا دیجئے؟

جواب: آپ نے مختلف اوقات میں متعدد نکاح کئے۔ ایک بیوی زینبؓ تھیں جو حضرت عثمانؓ بن مظعون کی ہمشیرہ تھیں۔ دوسری قریبہ بنت ابوامیہ مخزومی تھی۔ جسے مسلمان نہ ہونے پر طلاق دے دی۔ تیسری ملیکہ بنت جرول کو بھی مشرکہ ہونے کی وجہ سے طلاق دی۔ چوتھی عاتکہ بنت زید کو بھی کسی وجہ سے طلاق دے دی تھی۔ پانچویں بیوی عاتکہ بنت زید پہلے عبداللہؓ بن ابی بکرؓ کے نکاح میں تھیں۔ غزوۂ طائف میں حضرت عبداللہؓ کی شہادت کے بعد حضرت عمرؓ کے نکاح میں آ گئیں۔ ایک بیوی جمیلہ حضرت عاصمؓ بن ثابت کی بیٹی تھیں۔ ان کو بھی کسی وجہ سے طلاق دے دی تھی۔ ایک اور بیوی ام حکیم بنت الحارث تھی۔ پھر ایک نکاح سیدنا علیؓ اور سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی بیٹی ام کلثومؓ سے ہوا۔

(طبری۔ اسد الغابہ۔ خلفائے راشدین۔ الفاروق)

سوال: سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد کے بارے میں بتا دیں؟

جواب: حضرت زینبؓ بنت عثمانؓ بن مظعون سے ام المؤمنین حضرت حفصہؓ پیدا ہوئیں۔ ان کا پہلا نکاح خنیسؓ بن حذافہ سے ہوا۔ جنگ بدر میں زخمی ہونے اور بعد میں شہادت پائی۔ کچھ عرصہ بعد دوسرا نکاح رسول اللہؐ

سے ہوا اور یوں وہ ام المؤمنین بن گئیں۔ سیدہ ام کلثومؓ سے ایک لڑکا زید اور ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئے۔ دیگر بیٹوں میں حضرت عبداللہؓ، حضرت عبیدالرحمٰنؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت مجیرؓ قابل ذکر ہیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ خلفائے راشدین۔ الفاروق۔ طبری)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ کے نظام حکومت میں مجلس شوریٰ کو کیا اہمیت حاصل تھی؟

جواب: حضرت عمرؓ کی خلافت جمہوری طرز حکومت کی مشابہت رکھتی تھی۔ مہاجرین اور انصار کے منتخب اہل علم اور اہل الرائے صحابہؓ پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ بنائی گئی تھی۔ جس میں تمام ملکی وقومی مسائل زیر بحث لائے جاتے اور اتفاق رائے سے فیصلے کیے جاتے۔ ایک مجلس عام تھی جس میں مہاجرین وانصار کے علاوہ تمام قبائل کے سردار بھی شریک ہوتے۔ کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تو اس مجلس میں زیر بحث لایا جاتا۔ ورنہ روزمرہ کے معاملات مجلس شوریٰ میں ہی طے کیے جاتے۔ ایک تیسری مجلس شوریٰ بھی تھی جس میں صرف مہاجر صحابہؓ شریک ہوتے۔ (کنزالعمال۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ الفاروق)

سوال: اس خلیفہ کا نام بتائیں جس نے سب سے پہلے حکومت وسلطنت کا باقاعدہ نظام قائم کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے اسلامی اصولوں کی روشنی میں وسیع تر اسلامی فلاحی مملکت قائم کی۔ اور اسلام کا شورائی نظام قائم کیا۔

(کنزالعمال۔ الفاروق۔ تاریخ طبری۔ کتاب الخراج)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے ملک کو آٹھ ڈویژنوں میں تقسیم کرکے ان پر گورنر یا حاکم اعلیٰ مقرر کیے۔ نام بتائیں؟

جواب: آپ نے اپنے زیر امانت تمام سلطنت و ڈویژنوں میں تقسیم کیا۔ ان میں مکہ،

مدینہ، شام، جزیرہ، بصرہ، کوفہ، مصر اور فلسطین کے ڈویژنوں کے علاوہ مشرق میں خراسان، آذربائیجان اور فارس کے بھی ڈویژن بنائے گئے۔

(فتوح الشام۔ فتوح البلدان۔ الفاروق۔ استیعاب)

سوال: بتایئے دور فاروقی میں ہر ڈویژن میں کون کون سے بڑے عہدے ہوتے تھے؟

جواب: نظام سلطنت کو چلانے کے لئے ہر ڈویژن کا سربراہ یا حاکم اعلیٰ گورنر ہوتا۔ اس کے علاوہ میر منشی یعنی کاتب، صاحب الخراج یعنی کلکٹر، صاحب احداث یعنی انسپکٹر جنرل پولیس، صاحب بیت المال یعنی افسر خزانہ، کاتب دیوان یعنی ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل، اور قاضی یعنی جج مقرر کئے گئے تھے۔ عموماً گورنر یا حاکم اعلیٰ فوج کا سپہ سالار بھی ہوتا تھا لیکن بعض اوقات سپہ سالار الگ سے بھی مقرر کر دیا جاتا تھا۔ (الفاروق۔ استیعاب۔ طبقات۔ شرح السیر الکبیر)

سوال: احتساب کا باقاعدہ نظام سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ نے پیش کیا۔ اس کا طریقہ کار کیا تھا؟

جواب: حکومتی نظم و نسق کو بہتر رکھنے کے لئے سخت احتساب کا نظام قائم کیا۔ وہ خود کو بھی احتساب کے لئے پیش کرتے۔ ہر عامل کی روانگی کے وقت اس کے مال و اسباب کا حساب رکھا جاتا اور واپسی پر زیادہ ہوتا تو پوچھ گچھ کی جاتی۔ احتساب کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ عمال اور گورنروں کو حکم تھا کہ حج کے موقع پر حاضر ہوں اور لوگوں کی شکایات کا جواب دیں۔

(تاریخ طبری۔ کتاب الخراج۔ تاریخ ابن اثیر۔ محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے اسلامی سلطنت میں زراعت کی ترقی کے لئے کیا اقدامات کئے؟

جواب: آپ نے ملک میں نہریں جاری کیں، تالاب بنائے، پانی کی تقسیم کے دہانے

بنائے، نہروں پر بند باندھے اور ان سے شاخیں نکالیں۔ ان کاموں کے لئے ایک مستقل محکمہ بنایا۔ (فتوح البلدان۔ اسد الغابہ۔ الفاروق۔ سیرت عمر فاروقؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے کے لئے کیا قانون بنایا گیا تھا؟

جواب: غیر آباد زمینیں ایسے لوگوں کو دی گئیں جو ان بنجر علاقوں کو آباد کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ اسلامی حکومت نے یہ قانون بنایا کہ جو ان غیر آباد زمینوں کو آباد کرے گا وہی ان کا مالک ہوگا۔ حکومت نے ان علاقوں کو پانی فراہم کرنے کے لئے نہریں کھودیں۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ الفاروق۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: دور فاروقی کی چند بڑی اور اہم نہروں کے نام بتا دیجئے؟

جواب: ۱۸ ہجری میں عرب میں شدید قحط پڑا تو مصر سے غلہ منگوایا گیا۔ پھر حضرت عمر فاروقؓ نے ۹۹ میل لمبی نہر کھدوا کر دریائے نیل کو بحر قلزم سے ملا دیا۔ اس سے جہاز مدینے کی بندرگاہ تک آنے جانے لگے۔ مصر اور مدینہ کا راستہ کم ہوگیا اور زراعت کو ترقی ملی۔ یہ سب سے بڑی نہر تھی اور نہر امیر المؤمنین کے نام سے مشہور ہوئی۔ بصرہ میں پانی کی قلت دور کرنے کے لئے حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے دریائے دجلہ سے ۹ میل لمبی نہر نکلوائی۔ جو نہر ابو موسیٰ کہلوائی۔ اہل انبار کی درخواست پر حضرت عمر فاروقؓ کی اجازت سے حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ نے یہ نہر کھدوائی لیکن درمیان میں پہاڑ حائل ہونے کی وجہ سے نامکمل رہ گئی۔ اسے حجاج بن یوسف ثقفی نے اپنے زمانے میں مکمل کروایا۔ اس کے علاوہ نہر معقل اور بعض دوسری نہریں بھی کھدوائی گئیں۔ (تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ تاریخ دولت عثمانیہ۔ الفاروق)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے چند ترقیاتی کام بتا دیجئے؟

جواب: سرکاری ملازمین کے لئے جگہ جگہ عمارتیں بنوائیں۔ فوجیوں کے لئے قلعے، چھاؤنیاں اور رہائش گاہیں تعمیر کرائیں مسافروں کے لئے مہمان خانے بنوائے۔ خزانے کی حفاظت کیلئے بیت المال کی عمارت بنوائی۔ مدینہ طیبہ سے لے کر مکہ تک ہر منزل پر چوکیاں، سرائیں اور چشمے بنائے اور سڑکیں۔ پل اور مساجد تعمیر کرائیں۔ (تاریخ طبری۔ سیر الصحابہؓ۔ خلفائے راشدینؓ۔ الفاروقؓ)

سوال: بتایئے کوفہ کے بیت المال کی عمارت کب اور کس نے بنوائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں ایک مجوسی معمار اور روزبہ سے کوفہ کے بیت المال کی عمارت بنوائی۔ اس میں خسروان فارس کی عمارت کا مسالہ استعمال کیا گیا۔ (تاریخ طبری۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: دور فاروقی میں کثرت سے نوآبادیاں بنائی گئیں۔ اسلامی سلطنت میں آباد ہونے والے چند نئے شہر بتا دیجئے؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے حضرت عمرؓ کے حکم سے کوفہ آباد کیا اور اس میں ۴۰ ہزار افراد کے لئے مکانات تعمیر کرائے۔ کوفہ کی جامع مسجد میں چالیس ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش تھی۔ حضرت عتبہؓ بن غزوان نے حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے بصرہ آباد کیا۔ شروع میں آٹھ سو افراد نے یہاں سکونت اختیار کی پھر جلد ہی یہ تعداد ۸۰ ہزار اور ایک لاکھ بیس ہزار ہوگئی۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے حضرت فاروق اعظم کے حکم سے مصر فتح کرنے کے بعد دریائے نیل اور جبل مقطم کے درمیان صحرا میں فسطاط نام کا شہر آباد کیا۔ یہ شہر بعد میں مصر کا صدر مقام بنا۔ سیدنا عمروؓ بن العاص نے اسکندریہ کی فتح کے بعد جیزہ میں تھوڑی سی فوج مقرر کی وہاں آبادی ہوگئی اور پھر حضرت عمروؓ نے

وہاں قلعہ بھی تعمیر کرادیا۔ موصل شہر کی جگہ چھوٹا سا گاؤں تھا۔ وہاں حضرت عمر کے حکم سے حضرت ہرثمہ بن عرفجہ نے ایک عظیم الشان شہر کی بنیاد رکھی جسے موصل کا نام دیا گیا۔ (مستدرک حاکم۔ فتح الباری۔ فتوح البلدان۔ اخبار الطوال)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے دور کی چند فوجی اصلاحات بیان کردیں؟

جواب: آپ نے فوج کے لئے باقاعدہ چھاؤنیاں قائم کرنے کے علاوہ ایک منظم فوجی محکمہ قائم کیا۔ ۱۵ ہجری میں ولید بن ہشام کے مشورے سے فوج کا الگ محکمہ قائم کیا۔ فوجی خدمات سرانجام دینے والے مہاجرین وانصار صحابہؓ کے نام رجسٹر کئے گئے۔ انہیں درجہ بدرجہ تنخواہیں دی جانے لگیں۔ حضرت مخرمہؓ بن نوفل، حضرت جبیرؓ بن مطعم اور حضرت عقیلؓ بن ابی طالب کو ہر شخص کے کوائف ایک رجسٹر میں درج کرنے کا کام سونپا گیا اور پھر ان کی قابلیت اور حسب مراتب تنخواہیں مقرر ہوئیں۔ ان کی بیوی بچوں کے گزارے کے لئے الگ وظائف مقرر کئے۔ فوج میں بھی ایک باقاعدہ فوج تھی جو ہر وقت جنگی مہمات میں مصروف رہتی اور دوسری ریزروRESEVEفوج تھی۔ یہ مجاہدین گھروں میں رہتے اور بوقت ضرورت انہیں محاذ جنگ پر بھیجا جاتا، لیکن تنخواہ دونوں کو ملتی تھی۔ پورے ملک میں جند کے نام سے فوجی مراکز قائم کئے گئے۔ مدینہ، کوفہ، بصرہ، موصل، فسطاط، دمشق، حمص، اردن اور فلسطین بڑے بڑے فوجی مراکز تھے۔ اس کے علاوہ کئی چھاؤنیاں ازسرنو تعمیر کرکے وسیع کی گئیں۔ سرحدی علاقوں اور ساحلی مقامات کی حفاظت کا الگ سے انتظام کیا گیا اور حضرت عبداللہؓ بن قیس کو اس کا سربراہ بنایا گیا۔ فوجیوں کو جمعہ کی چھٹی کے علاوہ ہر چار ماہ بعد چھٹی ملتی تھی۔ فوجی بھرتی کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ اسلحہ سے لیس

تقریباً دس لاکھ فوج ہر وقت تیار رہتی۔

(فتوح البلدان۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں فوجیوں کے لئے کن باتوں میں مہارت لازمی تھی؟

جواب: ان کے لئے چار چیزیں سیکھنا ضروری تھیں۔ شہسواری، تیر اندازی، تیراکی اور ننگے پاؤں دوڑنے کی مشق۔ (استیعاب۔ طبقات۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: دور فاروقی میں فوج میں کون سے عہدیدار تھے؟

جواب: فوج کا اسٹاف افسر، افسر خزانہ، اکاؤنٹنٹ، قاضی، مترجم، ڈاکٹر، سرجن، جاسوس اور انجینئرز۔ ہر لشکر میں پرچہ نویس بھی ہوتے جو ایک ایک بات کی خبر حضرت عمرؓ کو پہنچاتے تھے۔ (تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ اخبار الطوال۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں فوج کو کن شعبوں میں تقسیم کیا گیا؟

جواب: اس دور میں فوج کے شعبے کچھ اس طرح تھے۔ (۱) مقدمہ (۲) قلوب (۳) میمنہ (۴) میسرہ (۵) ساقہ (۶) طلیعہ (۷) سفر مینا (۸) ادراء (۹) شترسوار یا شتری گارڈ (۱۰) سوار (۱۱) پیادہ (۱۲) تیرانداز

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ اخبار الطوال۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: نظام عدل قائم کرنے کے لئے حضرت فاروق اعظمؓ نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: آپ نے بہترین نظام عدل قائم کیا۔ باصلاحیت اور خدا ترس لوگوں کو قاضی مقرر کیا۔ قاضی کے انتخاب کے وقت علم و تقویٰ ذہانت اور قوت فیصلہ میں اہم مقام رکھنے والے افراد کو ترجیح دی جاتی کبھی کبھی خود بھی عدلیہ میں پیش ہو کر قضاۃ کا امتحان لیتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عدل و انصاف میں دو

مثالیں قائم کیں کہ عدل فاروقی ضرب المثل بن گئی۔ عدل وانصاف میں مسلم وغیر مسلم سب برابر تھے۔ ذمیوں کے دینی، معاشرتی اور بنیادی حقوق کی مکمل حفاظت کی جاتی۔ (تاریخ طبری۔ الفاروق۔ خلفائے راشدین۔ سیرت عمر فاروقؓ)

سوال: سیدنا عمر فاروقؓ نے حکومت کا نظم ونسق چلانے کے لئے خراج ومحاصل کا نظام منظم کیا اس کیلئے بیت المال کو کس طرح ترقی دی گئی؟

جواب: اگرچہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں بیت المال قائم ہوگیا تھا مگر جو کچھ آتا تقسیم کردیا جاتا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مستقل خزانے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ۱۵ ہجری میں مدینہ منورہ میں ایک بہت بڑا بیت المال قائم کیا۔ تمام صوبوں، اضلاع اور مرکزی مقامات پر اس کی شاخیں بنائیں۔

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے سن ہجری کب اور کس نے ایجاد کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے ۱۶ہجری میں سن ہجری ایجاد کیا۔ اس سے پہلے مستقل سن کا رواج نہ تھا۔ (تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی دینی خدمات بتادیجئے؟

جواب:

۱۔ حضرت عمر فاروقؓ نے سختی کی بجائے محبت سے اشاعت اسلام کیلئے کوشش کی۔

۲۔ فوج کے سپہ سالار کو حکم دیا کہ جنگ سے پہلے اسلام پیش کرے۔

۳۔ تمام مسلمانوں کو تربیت، تبلیغ اور احتساب سے اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ بنادیا۔

۴۔ تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کے علاوہ قرآنی تعلیمات کے فروغ کے لئے خصوصی اقدامات کئے۔ قرآن کی تدریس کے لئے مکتب بنائے اور معلم و مدرس مقرر کئے۔

۵۔ قرآن کی ترتیب اور جمع قرآن کی طرف آپ ہی نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو آمادہ کیا۔

۶۔ سیدنا عمر فاروقؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ نے مساجد کے آئمہ اور مؤذنوں کے علاوہ مدارس کے معلمین کی بھی تنخواہیں مقرر کیں۔

۷۔ کبار صحابہ اور حفاظ کو قرآن پاک کی تعلیم کیلئے شام بھیجا جنہوں نے دمشق، حمص اور فلسطین میں قرآن کے دروس جاری کئے۔

۸۔ قرآن کی جن سورتوں میں احکام ہیں انہیں یاد کرنا لازمی قرار دیا۔

۹۔ قرآن کی طرح حدیث کے حفاظ صحابہ کو بھی حدیث کی تعلیم کے لئے مختلف علاقوں میں بھیجا۔

۱۰۔ فقہی مسائل کے حل کیلئے خود حضرت عمر فاروقؓ نے دوسرے صحابہ کرامؓ سے مسائل کے حل پیش کئے۔

۱۱۔ آپ نے مساجد اور مدارس تعمیر کرائے اور مکہ معظمہ میں حرم پاک کی توسیع ۱۷ ہجری میں کرائی۔ (کنز العمال۔ ازالۃ الخفاء۔ اعلام الصحابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے اخلاق و کردار کی نمایاں خوبیاں کیا تھیں؟

جواب: رعایا کی خبر گیری کرنا، فضل و کمال، فصاحت و بلاغت، شاعری، سپہ گری، تحریر و تقریر، خشیت الٰہی، حب رسولؐ، زہد و قناعت، رفاہ عام کے لئے خصوصی توجہ آپ کے اخلاق و کردار کے چند نمایاں پہلو ہیں۔

(کنز العمال۔ الفاروق۔ اسد الغابہ۔ سیرت عمر فاروق۔ اعلام النبلاء۔ بخاری)

سوال: حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے نئے اچھے کاموں کا آغاز کیا۔ بتایئے اولیات عمر کونسی ہیں؟

جواب:

(۱) سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔

(۲) سب سے پہلے باقاعدہ عدالتیں بنائیں اور قاضی مقرر کیے۔

(۳) سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب اختیار کیا۔

(۴) فوجی محکمہ اور دفتر قائم کیا۔

(۵) رضا کاروں کی تنخواہیں مقرر کیں۔

(۶) محکمہ مال سب سے پہلے قائم کیا۔

(۷) زمین کی پیمائش اور دوسرا نظام قائم کیا۔

(۸) سب سے پہلے مردم شماری کرائی۔

(۹) تاریخ اور سن قائم کر کے سن ہجری کا آغاز کیا۔

(۱۰) نہریں کھدوا کر آبپاشی اور آمد و رفت کا نظام بہتر بنایا۔

(۱۱) اسلام کے دور میں سب سے پہلے شہر آباد کئے۔

(۱۲) اسلام میں سب سے پہلے جیل خانہ قائم کیا۔

(۱۳) مقبوضہ ممالک کو صوبوں میں تقسیم کیا۔

(۱۴) عشور یعنی درآمدی ڈیوٹی قائم کی۔

(۱۵) دریائی پیداوار پر محصول لگایا اور محصل مقرر کئے۔

(۱۶) پولیس کا محکمہ سب سے پہلے آپ نے قائم کیا۔

(۱۷) جگہ جگہ فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔

(۱۸) گھوڑوں کی نسل میں تمیز قائم کی۔

(۱۹) سب سے پہلے پرچہ نویس مقرر کئے۔

(۲۰) لاوارث بچوں کی پرورش کیلئے روزینے مقرر کئے۔

(۲۱) مکہ سے مدینہ تک مسافروں کے لئے مکانات بنوائے۔

(۲۲) مختلف شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے۔

(۲۳) مفلوک الحال غیر مسلموں کے روزینے مقرر کئے۔

(۲۴) مختلف علاقوں میں مکاتب قائم کئے۔

(۲۵) با قاعدہ نماز تراویح کا آغاز کیا۔

(۲۶) فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا۔

(۲۷) فرائض میں عول کا مسئلہ ایجاد کیا۔

(۲۸) ایک ساتھ دی جانے والی تین طلاقوں کو طلاق بائن قرار دیا۔

(۲۹) شراب کے لئے ۸۰ کوڑے کی حد مقرر کی۔

(۳۰) اماموں اور موذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں اور وعظ شروع کرایا۔

(۳۱) تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی۔

(۳۲) ہجو کہنے پر تعزیر کی سزا مقرر کی۔

(۳۳) غزلیہ اشعار میں عورتوں کا نام لینے سے منع کیا۔

حضرت عثمان غنیؓ

سوال: نام عثمانؓ، کنیت ابو عبداللہ اور ابو عمرو، لقب ذوالنورین۔ حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام عفان اور والدہ کا اروی تھا۔ دونوں کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں رسول اللہ ﷺ سے جا ملتا ہے۔ اموی خاندان سے تعلق

تھا۔ قریش کا قومی علم عقاب اسی خاندان کے پاس تھا۔ سپہ سالاری کا منصب بھی انہیں مل گیا۔ (تاریخ طبری، طبقات، انساب الاشراف، تاریخ الخلفاءؒ)

سوال: تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ بن عفان کا رسول اللہؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپؓ کی نانی ام الحکیم بیضاء، رسول اللہؐ کی سگی پھوپھی تھیں۔ حضرت عثمانؓ، رسول اللہؐ کے داماد بھی تھے۔ (تاریخ طبری، انساب الاشراف، تاریخ الخلفاء)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ بن عفان کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضور نبی اکرمؐ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں۔ اس وجہ سے آپؓ کا لقب ذوالنورین پڑ گیا۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں چونکہ یہ فرمایا تھا کہ ''اس میں آسمان والوں کا نور اور زمین والوں کی روشنی ہے'' اس لئے آپؓ کو ذوالنورین کہا جانے لگا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپؓ رات کو نماز میں پورا قرآن ختم کرتے تھے اور قرآن بھی نور ہے اور قیام اللیل بھی اس لئے ذوالنورین کہا گیا۔

(سیر الصحابہ، تاریخ الخلفاء، عثمانؓ بن عفان، اصابہ)

سوال: بنو امیہ قریش کے قائد اور سپہ سالار تھے۔ بتایئے ان کا پیشہ کیا تھا؟

جواب: اس خاندان کے افراد صاحب مال تھے اور ان کا پیشہ تجارت تھا۔ حضرت عثمانؓ بھی اپنے آباؤ اجداد کی طرح آسودہ حال تاجر تھے۔

(العقد الفرید، کتاب المعارف، تاریخ اسلام)

سوال: حضرت عثمانؓ عام الفیل کے چھٹے سال، ہجرت نبوی سے ۴۷ برس پہلے پیدا ہوئے۔ آپؓ اسلام کب لائے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عثمانؓ کے عہد جاہلیت ہی سے دوست تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ

رہ گئے اسلام لانے میں آپؓ کا نمبر چوتھا ہے۔

(تاریخ الخلفاء، سیر الصحابہؓ، اسوۂ صحابہؓ، خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی باتوں کا اثر لیا ہی تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان! خدا کی جنت کو قبول کر۔ میں تمہاری اور تمام مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کے لئے مبعوث ہوا ہوں''۔ حضرت عثمانؓ نے فوراً کلمہ پڑھ لیا۔ یہ واقعہ حضور ﷺ کے دارارقم میں قیام پذیر ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس وقت حضرت عثمانؓ کی عمر چونتیس سال تھی۔

(اصابہ، سیر الصحابہؓ، خلفائے راشدینؓ، تاریخ طبری)

سوال: حضرت عثمانؓ کی شادی حضور ﷺ کی دو بیٹیوں سے یکے بعد دیگرے ہوئی۔ علماء اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: علماء کا قول ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں حضرت عثمانؓ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جس نے کسی نبی کی دو بیٹیوں سے شادی کی ہو۔

(تاریخ الخلفاء، خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ کی پہلی بیوی حضرت رقیہؓ تھیں۔ بتائیے ان کا نکاح کب ہوا؟

جواب: حضرت رقیہؓ کا نکاح پہلے ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا مگر ابولہب نے آنحضرت ﷺ سے عداوت کی بنا پر اپنے بیٹے سے زبردستی انہیں طلاق دلوا دی تھی۔ چنانچہ مکہ ہی میں حضرت عثمانؓ سے نکاح ہوا۔

(اصابہ، طبقات، خلفائے راشدینؓ، حضرت عثمان ذی النورینؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ کے بارے میں مکہ کے لوگ کیا کہتے تھے؟

جواب: ان دونوں میاں بیوی کے حسن صورت، حسن سیرت اور پیار محبت کو دیکھ کر

مکے کے لوگ کہتے تھے: ''بہترین جوڑا جو کسی انسان نے دیکھا رقیہؓ اور ان کے خاوند عثمانؓ ہیں''۔

(خلفائے راشدینؓ، البدایہ والنہایہ، حضرت عثمان ذی النورینؓ)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ایمان لانے پر بہت سے دوسرے مسلمانوں کی طرح ان کے چچا نے ان پر ظلم کیا تو رسول اللہؐ کے حکم سے دونوں میاں بیوی حبشہ ہجرت کر گئے۔ یہ ۵ نبوی کی بات ہے اور اس قافلہ میں گیارہ مرد اور ۵ عورتیں تھیں۔

(اصابہ، خلفائے راشدینؓ، طبقات، فتح الباری)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کی ہجرت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''میری اس امت میں عثمانؓ پہلا شخص ہے جو اپنے اہل و عیال کو لے کر جلا وطن ہوا''۔ یہ بھی فرمایا: ''خدا ان دونوں پر رحم فرمائے۔ بے شک عثمانؓ اس امت میں پہلے شخص ہیں جو حضرت لوطؑ کے بعد اپنی بیوی کو لے کر خدا کی راہ میں جلا وطن ہوئے''۔ ایک روایت میں حضرت لوطؑ کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کا نام بھی آتا ہے۔

(حضرت عثمان ذی النورینؓ، خلفائے راشدینؓ، اصابہ، تاریخ الخلفاء)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ نے کتنا عرصہ حبشہ میں قیام کیا اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ تقریباً آٹھ سال حبشہ میں رہے اور اسی دوران حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے۔ پھر یہ لوگ مکہ واپس آ گئے لیکن دوبارہ ہجرت کر گئے۔ پھر مکہ آ کر مدینہ ہجرت کی۔ پہلے حضرت اوسؓ بن ثابت کے ہاں ٹھہرے۔ پھر حضورؐ نے ان دونوں کے درمیان مواخات قائم کر دی۔

(خلفائے راشدینؓ، حضرت عثمان ذی النورینؓ، طبقات)

سوال: حضرت رقیہؓ نے ۲ ہجری میں اکیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ بتایئے حضرت عثمانؓ کی دوسری شادی کب ہوئی؟

جواب: ربیع الاول ۳ ہجری میں حضرت عثمان کی دوسری شادی حضرت رقیہؓ کی بہن ام کلثومؓ بنت رسولؐ سے ہوئی۔ دو ماہ بعد رخصتی ہوئی۔ حضرت جبرئیلؑ نے حضورؐ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نکاح آسمان پر کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نکاح ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے ہوا تھا جس نے طلاق دے دی تھی۔

(عثمان ذی النورین۔ خلفائے راشدین۔ اصابہ)

سوال: مدینہ پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں کی کیا خدمت انجام دی؟

جواب: پانی کی شدید تکلیف کی وجہ سے بیئر رومہ کا کنواں ایک یہودی سے بارہ ہزار میں پہلے نصف خریدا اور پھر دوسرا نصف بھی آٹھ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ (اصابہ۔ طبقات۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ آپؓ نے بعد میں کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: حضرت رقیہؓ کی علالت کی وجہ سے وہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے۔ بعد کے تمام غزوات میں حضورؐ کے ہمرکاب رہے۔ غزوہ احد میں حضورؐ کی شہادت کی خبر سن کر ہمت ہار جانے والے صحابہ میں آپؓ بھی شامل تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا تھا؟

جواب: ۴ ہجری میں جب حضورؐ غزوہ ذات الرقاع کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت عثمانؓ مدینہ میں آپؐ کے قائم مقام تھے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ تاریخ الخلفاء)

سوال: ۶ ہجری میں رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کو کہاں کا سفیر بنا کر بھیجا تھا؟

جواب: آپؓ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے اور حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ اس موقع پر آپؓ کو قریش مکہ سے بات چیت کے لئے رسول اللہؐ نے سفیر بنایا۔

(زادالمعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ کس طرح بیعت رضوان کا باعث بنے؟

جواب: قریش مکہ نے حضرت عثمانؓ کو روک لیا اور سخت نگرانی شروع کر دی۔ ان کی شہادت کی افواہ پھیل گئی تو رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے اپنے چودہ سو ساتھیوں سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی۔ حضرت عثمانؓ کی طرف سے حضورؐ نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت لی۔

(سیرت المصطفیٰ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: حضرت عثمانؓ اپنے چچازاد بھائی ابان بن سعید کی پناہ میں مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ بتایئے آپؓ نے طواف بیت اللہ سے کیوں انکار کر دیا تھا؟

جواب: آپؓ نے فرمایا: ''میں رسول اللہؐ کے بغیر کس طرح طواف کر سکتا ہوں۔ ہم ہر کام میں ان کی تابعداری اور پیروی کرتے ہیں۔'' (سیر الصحابہ۔ طبقات۔ ازالۃ الخفاء)

سوال: رسول اللہؐ نے ان کے عمرہ کرنے کے بارے میں اپنے صحابہ سے کیا فرمایا؟

جواب: ''عثمانؓ اگر لمبے عرصے تک بھی وہاں رہیں تو بھی وہ اس وقت تک طواف نہیں کریں گے جب تک میں پہلے طواف نہ کرلوں۔''

(ازالۃ الخفاء۔ سیرت حضرت عثمانؓ)

سوال: بتایئے مشرکین مکہ نے حضرت عثمانؓ کو کیوں چھوڑ دیا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اب مجھے ان سے لڑنا حلال ہو گیا ہے کیونکہ پہل ان کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور جب تک میں قتل عثمانؓ کا بدلہ نہ لے لوں گا۔ یہاں سے ہرگز نہ ہلوں گا۔'' قریش تک جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے حضرت

عثمانؓ کو چھوڑ دیا۔ اور سہل بن عمرو کو صلح کی شرائط طے کرنے بھیجا۔

(بخاری۔ ازالۃ الخفاء۔ زرقانی۔ فتح الباری)

سوال: صلح نامہ حدیبیہ پر کن صحابہؓ نے دستخط کئے تھے؟

جواب: حضرت علیؓ نے صلح نامہ لکھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی المرتضیٰؓ، عبدالرحمٰنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاص، ابوعبیدہؓ بن الجراح اور محمدؓ بن مسلمہ نے بطور گواہ دستخط کئے۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حضرت عثمان غنیؓ)

سوال: بتائیے جنگ خیبر میں حضرت عثمانؓ کو کیا ذمہ داری سونپی گئی؟

جواب: خیبر اور غطفان کے درمیان ایک بڑے میدان میں حضورؐ نے اپنے لشکر کا بڑا کیمپ بنایا یہ جنرل ہیڈ کوارٹر تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ حملہ کرنے والی فوج کے دستے اسی فوجی کیمپ جایا کریں گے۔ حضرت عثمانؓ کو آنحضرتؐ نے اس ہیڈ کوارٹر کا افسر مقرر فرمایا۔ (رحمۃ للعالمین۔ سیرت حضرت عثمان غنیؓ)

سوال: غزوۂ تبوک یا جیش العسرۃ میں حضرت عثمان غنیؓ نے کیا خدمت انجام دی؟

جواب: انہوں نے ایک تہائی فوج یعنی دس ہزار مجاہدین کے خورونوش اور دیگر تمام اخراجات تنہا برداشت کرنے کا ذمہ لیا۔ ان کے علاوہ ایک ہزار اونٹ ستر گھوڑے اور ایک ہزار یا دس ہزار دینار بھی آپؐ کی خدمت میں پیش کئے۔ ایک روایت میں تیس ہزار پیادے اور دس ہزار سوار کی تعداد ہے۔

(مستدرک، حاکم۔ زرقانی۔ فتح الباری۔ طبقات کنز العمال)

سوال: رسول اللہؐ نے اس موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" یہ بھی فرمایا: "اے اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوگیا تو بھی اس سے راضی ہوجا۔"

(فتح الباری۔ مستدرک۔ زرقانی۔ ازالۃ الخفاء)

سوال: حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کی تھی۔ بتایئے آپؓ کو کس نے نمائندہ بنا کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس بھیجا تھا؟

جواب: ازواج مطہرات، امہات المومنین نے آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کے ترکہ سے اپنا حصہ مانگا۔ یہ ورثہ خیبر اور فدک کے متروکات تھے۔ تاہم حضرت عائشہؓ کے سمجھانے پر دیگر ازواج مطہرات بھی اس مطالبے سے دستبردار ہوگئیں۔ (بخاری۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کے انتخاب میں حضرت عثمانؓ کی کیا رائے تھی؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ نے جب اپنے جانشین کے بارے میں حضرت عثمانؓ سے مشورہ کیا تو آپؓ نے کہا: "عمرؓ سے بہتر کوئی آدمی نہیں۔ ان کا باطن ان کے ظاہر سے بہت اچھا ہے۔" چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے اس مشورے کو قبول کیا اور حضرت عثمانؓ سے وصیت نامہ لکھوایا۔

(خلفائے راشدینؓ۔ الامامۃ والسیاسۃ۔ عثمانؓ بن عفان)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی مجلس شوریٰ میں کونسے خلفائے راشدینؓ شامل تھے؟

جواب: حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت عثمانؓ بھی اس مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ اس کے علاوہ بھی حضرت عمرؓ ہر معاملے میں حضرت عثمانؓ سے مشورہ کرتے تھے۔ نہ صرف کاروبار مملکت میں ان سے مشورہ لیتے بلکہ اکثر مقامات پر انہیں ساتھ لے جاتے۔ (خلفائے راشدینؓ۔ طبقات۔ عثمانؓ بن عفان)

سوال: حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمانوں میں بیت المال نہیں تھا۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں کیا مشورہ دیا؟

جواب: آپ نے کہا: "امیر المومنین! تمام مال تقسیم کر دینے کی بجائے ایک بیت المال

بنایا جائے جس میں فالتو مال جمع ہو اور وہ بوقت ضرورت حاجتمندوں میں بھی تقسیم ہو اور مختلف منصوبوں پر بھی خرچ کیا جائے۔" چنانچہ حضرت عمرؓ نے مدینہ میں بیت المال قائم کیا اور مختلف صوبوں اور ان کے صدر مقامات پر اس کی شاخیں قائم کیں۔ (خلفائے راشدینؓ۔ تاریخ طبری۔ عمرؓ بن خطاب)

سوال: بتایئے سب سے پہلا دار الافتاء کس نے قائم کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے دار الافتاء قائم کیا اور بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کو بھی فتویٰ دینے کی اجازت دی۔ (خلفائے راشدینؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت عثمان غنیؓ کو کیسے خلیفہ منتخب کیا گیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے جانشین کے بارے میں چھ افراد میں سے انتخاب کرنے کی وصیت کی۔ آپؓ نے فرمایا: " تمہارے لئے یہ لوگ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ اور وہ علیؓ، عثمانؓ، عبدالرحمٰنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاص، زبیرؓ بن العوام اور طلحہؓ بن عبیداللہ ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی کو منتخب کرلو۔ جب وہ آپس میں سے ایک کو خلیفہ بنالیں تو اس کی اعانت کرو۔" چنانچہ ۳ دن کی مشاورت کے بعد حضرت عثمانؓ کو خلیفہ چنا گیا۔ آپ ۳ محرم ۲۴ ہجری بمطابق ۱۰ نومبر ۶۴۴ء کو ۶۸ سال کی عمر میں خلیفہ بنے۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ صحیح بخاری۔ فتح الباری)

سوال: حضرت عثمانؓ نے بطور خلیفۃ المسلمین سب سے پہلی نماز کونسی پڑھائی؟

جواب: آپ نے عصر کی نماز کی امامت فرمائی اور بطور خلیفہ خطبہ دیا۔
(خلفائے راشدینؓ۔ تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ نے خلیفہ بننے کے بعد سب سے پہلا کام کیا کیا؟

جواب: بطور خلیفہ حکومت سنبھالنے کے بعد اپنے گورنروں، خراج وصول کرنے والے

افسروں، سرحدی کمانڈروں اور عوام الناس کے نام مکتوبات اور فرامین جاری کیے جن میں اپنی حکومت کی حکمت عملی اور پالیسی کے بارے میں وضاحت اور ہدایات جاری کی گئیں۔ یہ چار قسم کے مراسلے تھے۔

(خلفائے راشدینؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عثمانؓ کے عہد میں کس طرح کی فتوحات ہوئیں؟

جواب: ان کے عہد میں دو طرح کی فتوحات ہوئیں۔ ایک ان علاقوں کی فتوحات جو اگرچہ عہد فاروقی میں فتح ہو چکے تھے لیکن انہوں نے پھر سے بغاوت کردی تھی۔ دوسرے وہ علاقے جو نئے سرے سے فتح کیے گئے۔

(البدایہ النہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: بتایئے ایران کس خلیفہ کے دور میں فتح ہوا؟

جواب: ایران کی فتح کا آغاز حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ہوا لیکن اس کی تکمیل حضرت عثمانؓ کے دور میں ہوئی۔ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ہی بحری جنگ کا آغاز ہوا اور قبرص اور کئی دوسرے جزیرے فتح ہوئے۔

(خلفائے راشدینؓ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: آذربائیجان حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں فتح ہوا۔ یہاں کے لوگوں نے دوبارہ بغاوت کی تو کب دوبارہ فتح کیا گیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد آذربائیجان کے لوگوں نے پھر بغاوت کردی اور اسلامی لشکر سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا۔ حضرت عثمانؓ نے گورنر کوفہ حضرت ولیدؓ بن عقبہ کو لشکر کشی کا حکم دیا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن شبیل بن عوف کو چار ہزار کا لشکر دے کر روانہ کیا۔ انہوں نے موقان، ببرا اور طیلسان فتح کیا۔ خود ولیدؓ بن عقبہ نے آذربائیجان کو فتح کیا اور حضرت اشعث

بن قیس کو والی مقرر کیا۔ کچھ دنوں بعد آذربائیجان کے لوگوں نے پھر بغاوت کی تو حضرت اشعث نے کوفہ سے کمک منگوائی اور باغیوں کا صفایا کر دیا۔

(فتوح البلدان۔ طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رے بھی حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح ہوا لیکن وہاں کے باشندے بار بار بغاوت کرتے رہے۔ آخری مرتبہ ان کی بغاوت کس نے ختم کی؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ نے کوفہ کے اس وقت کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ وہ حضرت قرظہ بن کعب انصاری کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ رے کی بغاوت کچلنے کے لئے روانہ کریں۔ چنانچہ حضرت قرظہؓ نے ان کی بغاوت ہمیشہ کیلئے کچل ڈالی۔ (فتوح البلدان۔ البدایہ والنہایہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: اسکندریہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں فتح ہوا۔ وہاں کیسے بغاوت ہوئی اور اس کا خاتمہ کیسے کیا گیا؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے خلیفہ بننے کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص کی جگہ حضرت عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح کو مصر کا گورنر بنا دیا۔ مصریوں نے مسلمانوں سے کیا معاہدہ توڑ دیا اور بغاوت کر دی ہرقل نے رومی فوجوں سے بھرے تین سو بحری جہاز روانہ کئے جنہوں نے اسکندریہ پر قبضہ کر لیا۔ حضرت سعدؓ نے ایک بڑا لشکر جمع کیا۔ سابق گورنر حضرت عمروؓ بن العاص بھی ابھی مصر میں تھے۔ انہیں جب حضرت عثمانؓ کا پیغام ملا تو وہ بھی پندرہ ہزار کا لشکر لے کر اسکندریہ پہنچے۔ انہوں نے سخت لڑائی کے بعد شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔

(تاریخ ابن خلدون۔ فتوح البلدان۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے افریقہ کب اور کیسے فتح ہوا؟

جواب: ۲۵ ہجری میں مصر اور اسکندریہ کی فتح کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص نے باقی

علاقوں کی طرف تھوڑی تھوڑی فوجیں روانہ کیں۔ حضرت خارجہؓ بن حذافہ نے بہت سے علاقے فتح کئے۔ خود حضرت عمروؓ بن العاص نے برقہ فتح کیا اور طرابلس پر چڑھائی کردی۔ طرابلس کی فتح کے بعد سبرہ فتح کیا۔ حضرت عقبہؓ بن نافع الفہری نے زویلہ پر قبضہ کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے فتح افریقہ کی طرف خاص توجہ دی۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد گورنر مصر نے ان کے حکم سے زبردست لڑائی کے بعد افریقہ کے دارالحکومت سبیطلہ پر قبضہ کیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ ابن خلدون۔ معجم البلدان)

سوال: بتایئے افریقہ کی اس مشہور جنگ کو کیا نام دیا گیا ہے؟

جواب: اسے حرب العبادلہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ فوج کے قلب پر عبداللہؓ بن سعد، میمنہ پر عبداللہؓ بن عمرؓ، میسرہ پر عبداللہؓ بن زبیرؓ اور مقدمہ پر عبداللہؓ بن عباسؓ تھے۔ اس جنگ میں دشمن کی فوج ایک لاکھ بیس ہزار اور بعض روایات کے مطابق دو لاکھ تھی جبکہ مسلمان صرف بیس ہزار تھے۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: اندلس کب اور کس کے ہاتھوں فتح ہوا؟

جواب: حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ہسپانیہ یعنی اندلس جسے آجکل اسپین کہتے ہیں فتح ہوا۔ امیرالمومنین نے حضرت عبداللہ بن سعدؓ کو حکم دیا کہ وہ حضرت عبداللہؓ بن نافع بن حصین اور حضرت عبداللہؓ بن نافع بن عبدالقیس کو اندلس کی تسخیر کے لئے روانہ کریں۔ یہ دونوں صحابہؓ سمندر کے راستے اندلس پہنچے اور ساحلی علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح اندلس اور براعظم یورپ پر لشکر اسلام کا پہلا حملہ خلافت عثمانی میں ہوا۔ (تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عمرؓ نے جزیرہ قبرص میں فتح کرنے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا: "ایسا ہرگز نہیں، اس خدا کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ مسلمانوں کو سمندر پر

کبھی سوار نہیں کروں گا۔" قبرص کا جزیرہ کب اور کس کے ہاتھوں تسخیر ہوا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دور خلافت میں گورنر شام حضرت امیر معاویہؓ کو لکھا کہ وہ اپنی بحری طاقت میں اضافہ کریں اور قبرص فتح کریں۔ چنانچہ امیر معاویہؓ نے پانچ سو بحری جہازوں پر مشتمل بیڑہ تیار کیا۔ انہوں نے ۲۸ ہجری میں قبرص فتح کرنے کے لئے اس بیڑے کو بحر روم میں داخل کیا۔ گورنر مصر حضرت عبداللہؓ بن سعد بھی اپنے لشکر کے ساتھ ان سے مل گئے۔ اہل قبرص نے سات ہزار دینار سالانہ جزیہ پر صلح کر لی۔ اس طرح رسول اللہؐ کی پیش گوئی پوری ہوئی کہ مسلمان سمندر میں جہاد کریں گے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ اصابہ۔ مسلم۔ بخاری۔ فتوح البلدان۔ البدایہ)

سوال: رسول اللہؐ نے بحری جنگ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: "میری امت کا پہلا لشکر جو بحری لڑائی لڑے گا، اس پر جنت واجب ہوگی۔"

(فتح الباری۔ عمدۃ القاری۔ سیرت حضرت عثمان غنیؓ)

سوال: فارس ایران کا جنوبی علاقہ ہے اور اس میں چند بڑے شہر شیراز، اصفہان، کرمان اور یزد ہیں۔ یہ علاقہ کب اسلامی سلطنت میں شامل ہوا؟

جواب: حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ایران کا بہت سا علاقہ فتح ہو چکا تھا۔ باقی حصہ حضرت عثمانؓ کے دور میں تسخیر ہوا۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عبیداللہؓ بن معمر کو خراسان سے تبدیل کر کے فارس کا گورنر بنایا تو وہاں کے لوگوں نے بغاوت کر رکھی تھی۔ چنانچہ حضرت عبیداللہؓ بن معمر شہید ہو گئے اور اسلامی لشکر کو شکست ہوئی۔ انہوں نے حضرت عبداللہؓ بن عامر کو جنہیں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی جگہ گورنر بنایا گیا تھا حکم دیا کہ بصرہ اور عمان کی فوجوں کے ساتھ فارس کی بغاوت کچل دو۔ انہوں نے اصطخر میں باغیوں کو شکست دی۔ پھر انہوں نے

فتح کیا اور اپنے ایک جرنیل ہرم بن حیان کے ساتھ مل کر جور کا شہر تسخیر کرلیا۔ اسی دوران اہل اصطخر نے پھر بغاوت کردی جسے سختی سے کچل دیا گیا۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ فتوح البلدان)

سوال: بتائیے حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں خراسان، جرجان اور طبرستان کن صحابہ کے ہاتھوں فتح ہوئے؟

جواب: یہ علاقے ۳۰ ہجری میں حضرت عبداللہ بن عامرؓ اور حضرت سعیدؓ بن العاص کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ حضرت سعیدؓ بن العاص کے لشکر میں دوسرے بڑے صحابہؓ کے علاوہ سیدنا حضرت حسنؓ اور سیدنا حضرت حسینؓ بھی شامل تھے۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہؓ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: خراسان اور طبرستان کے اور بھی بہت سے علاقے فتح ہوئے۔ وہ کون سے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عامر کے ہاتھوں کرمان، حضرت ربیعؓ بن زیاد نے سیستان، حضرت احنفؓ بن قیس اور عبداللہ بن عامرؓ کے ہاتھوں طوس، نیشاپور، طبسین، ہرات، کابل، سرخس، بجستان، مرورود، خالقان، رقاریاب اور جوزجان بھی حضرت عبداللہؓ بن عامر کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: طخارستان اور بلخ حضرت عبداللہؓ بن عامر کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ بتائیے کرمان، سجستان، کابل، آرمینیہ، رحج، جرزان، شمشاط اور ملطیہ کن صحابہؓ نے مسخر کیے؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں کرمان کے بعض علاقے حضرت ربیعؓ بن عامر کے ہاتھوں فتح ہوئے جبکہ حضرت مجاشعؓ بن مسعود سلمی نے کرمان، بردشیر، جیرجان اور دارالحکومت جیرفت فتح کیا۔ سیستان یا سجستان حضرت ربیعؓ بن زیاد کے ہاتھوں، کابل اور زابلستان حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ کے ہاتھوں فتح ہوئے۔

کے علاوہ حضرت حبیبؓ بن مسلمہ کے ہاتھوں دبیل اور جرزان بھی فتح ہوئے۔ شمشاط اور مطلیہ حضرت حبیبؓ بن مسلمہ اور حضرت صفوانؓ بن معطل نے فتح کئے۔ (البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہؓ۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عثمانؓ کے بارہ سالہ دور خلافت میں چھ سال امن وامان رہا۔ پھر ریشہ دوانیاں شروع ہوگئیں تو بتائیے ان میں کون لوگ پیش پیش تھے؟

جواب: کوفہ کی ایک جماعت جس میں اشتر نخعی، ابن ذی الحبکہ، جندب، صعصعہ، ابن الکواء، کمیل اور عمیر بن ضابی خاص طور پر شامل تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ملک کی امارت اور سیاست پر صرف قریش کا حق نہیں۔ دوسرے مسلمانوں نے بھی ملک فتح کئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی اس کے مستحق ہیں۔ اسی طرح بصرہ میں بھی ایک سازشی جماعت تھی۔ مفسدین کا سب سے بڑا مرکز مصر تھا جہاں ایک یہودالنسل نو مسلم عبداللہ بن سبا نے الگ فرقہ بنایا ہوا تھا۔ اسی طرح اہل مصر حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ اہل بصرہ حضرت طلحہؓ کو اور اہل کوفہ حضرت زبیرؓ کو۔ اہل عراق تمام قریش سے عداوت رکھتے تھے اور ایک جماعت تمام عربوں کے خلاف تھی۔ لیکن یہ سب گروہ حضرت عثمانؓ کو معزول کرنے اور بنوامیہ کے خاتمے پر متفق تھے۔ عبداللہ بن سبا نے ان سب جماعتوں کو حضرت عثمانؓ کی مخالفت پر متحد کر دیا۔ (تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے محمد بن ابی حذیفہؓ اور محمد بن ابی بکرؓ نے حضرت عثمان غنیؓ کی کیوں مخالفت کی تھی؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابی حذیفہ کو منہ بولا بیٹا بنا کر پالا تھا۔ وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔ اس نے شراب پی تھی۔ جس پر حضرت عثمانؓ نے اسے سزا دی۔ اس نے حضرت عثمانؓ سے مطالبہ کیا تھا کہ اسے کسی منصب پر متعین کر دیا

جائے۔ چونکہ اس میں اہلیت نہیں تھی اس لئے حضرت عثمانؓ نے انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ ناراض ہو کر مصر چلا گیا اور حضرت عثمانؓ کے دشمنوں سے مل گیا۔ محمد بن ابی بکرؓ حضورؐ کے دوست حضرت ابوبکرؓ کے صاحبزادے اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے بھائی تھے۔ ان کی والدہ ام عمیسؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ سے شادی کر لی تھی۔ محمد بن ابی بکر حضرت علیؓ کی کفالت میں آ گئے۔ بڑا عہدہ نہ ملنے پر حضرت عثمانؓ سے ناراض ہو گئے اور مصر جا کر محمد بن ابی حذیفہ اور دیگر دشمنوں سے مل گئے۔

(تاریخ طبری۔ حضرت عثمان ذی النورینؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے دور عثمانی میں حضرت ابوذر غفاریؓ نے کس نظریے کا پرچار کیا اور اس کے کیا اثرات ہوئے؟

جواب: جلیل القدر صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ درویش منش اور تارک الدنیا زاہد تھے تاہم ان کے مزاج میں درشتی تھی۔ خلافت فاروقی اور خلافت عثمانی کی فتوحات کی وجہ سے دولت کی فراوانی ہوگئی۔ حضرت ابوذرؓ ان دنوں شام میں تھے۔ وہ سادہ زندگی کے داعی تھے چنانچہ انہوں نے امراء، حکومت وقت اور عام دولت مند لوگوں پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ عبداللہ بن سباء نے بھی انہیں خوب بھڑکایا اور انہوں نے حکومت کی معاشی پالیسوں پر تنقید شروع کر دی۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: مخالفین اور سازشی عناصر نے خلیفہ ثانی حضرت عثمانؓ پر کیا الزامات لگائے؟

جواب: ان کا کہنا تھا کہ:

(۱) بڑے بڑے صحابہؓ مثلاً حضرت ابوموسیٰؓ، حضرت مغیرہؓ بن شعبہ، حضرت عمروؓ بن العاص، حضرت عمارؓ بن یاسر، حضرت عبداللہؓ بن مسعود اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن

ارقم کو معزول کر کے اپنے خاندان کے نااہل اور ناتجربہ کار افراد کو عامل یا گورنر لگا دیا۔

(۲) بیت المال میں سے بے جا خرچ کیا اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ زیادہ سخاوت کا اظہار کیا۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ابیؓ کے روزینے بند کر دیئے۔

(۴) مدینے کی چراگاہ بقیع کو سرکاری چراگاہ قرار دے کر عوام کو اس سے مستفید ہونے سے روک دیا۔

(۵) مدینہ کے بازار میں بعض اشیاء کی خرید و فروخت اپنے لئے مخصوص کر لی اور حکم دیا کہ کھجور کی گٹھلیاں امیر المومنین کے ایجنٹوں کے سوا کوئی نہیں خرید سکتا۔

(۶) اپنے قریبی ساتھیوں اور عزیزوں کو ملک بھر میں نہایت وسیع قطعات زمین مرحمت فرمائے۔

(۷) بعض کبار صحابہؓ کو جلا وطن کیا گیا اور ان کے ساتھ ناروا سلوک ہوا۔

(۸) حضرت زیدؓ بن ثابت کے تیار کردہ مصحف کے سوا تمام مصاحف کو جلا دیا۔

(۹) حدود جاری کرنے میں تساہل سے کام لیا۔

(۱۰) فرائض وغیرہ میں تمام امت کے خلاف روایات شاذہ پر عمل کیا گیا۔

(۱۱) مذہب میں بعض نئی بدعتیں پیدا کیں جن کو اکثر صحابہؓ نے ناپسند کیا۔

(۱۲) مصری وفد کے ساتھ بدعہدی کی گئی جس کے نتیجے میں حضرت عثمانؓ کی شہادت واقع ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ حضرت عثمان ذی النورین۔ سیر الصحابہ)

سوال: حامیان عثمانؓ اور تاریخی حقائق ان الزامات کے بارے میں کیا کہتے تھے؟

جواب: ان کا کہنا تھا کہ:

(۱) حکومت کے معاملات میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے

بھی بعض وجوہات کی بنا پر حضرت خالد بن الولیدؓ، حضرت مغیرہؓ بن شعبہ اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو معزول کر دیا تھا۔ اسی طرح حضرت علیؓ نے بھی خلافت کا عہدہ سنبھالتے ہی عمال عثمانی کی جگہ دوسرے عمال مقرر فرمائے۔

(۲) عمرو بن العاص نے اسکندریہ کی بغاوت ختم کرتے وقت ذمیوں کے ساتھ ناانصافی کی تھی اور مصر کی مالیات میں اضافہ نہ کر سکے۔ اس لئے ان کی جگہ عبداللہؓ بن ابی سرح کو مصر کا گورنر بنایا گیا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے بیت المال سے خاصی رقم قرض لی لیکن واپس کرنے میں تساہل سے کام لیا اس لئے انہیں تبدیل کر دیا گیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بصرہ کے گورنر تھے۔ ان کی شکایات خود اہل بصرہ نے کیں۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ پر رشوت ستانی کا جھوٹا الزام لگایا گیا۔ جس کی وجہ سے انہیں تبدیل کرنا پڑا۔ حضرت عمارؓ بن یاسر عہد فاروقی میں معزول ہو چکے تھے۔ عبداللہؓ بن ارقم بوڑھے ہو چکے تھے۔ اس لئے بیت المال کی ذمہ داری ان سے واپس لے لی گئی۔ لوگوں کے بدظن کرنے پر حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو معزول کیا گیا۔

(۳) حضرت عبداللہؓ بن مسعود اور حضرت ابیؓ کے وظائف بند کرنا بھی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ خلیفہ کو یہ اختیارات حاصل تھے۔ اور سیاسی وجوہات کی بنا پر ایسا ممکن ہے۔ حضرت عثمانؓ کو ان بزرگوں سے غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی اس لئے کچھ عرصے کے لئے ان کے وظائف بند کر دیئے۔

(۴) چوتھا اعتراض بھی بے معنی تھا۔ خود رسول اللہؐ نے مقام بقیع کو چراگاہ قرار دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پورے ملک میں سرکاری چراگاہیں تیار کرائی تھیں۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں گھوڑوں اور اونٹوں کی تعداد زیادہ تھی اس لئے انہوں نے سرکاری خرچ پر چراگاہیں بنائیں۔

(۵) بعض اشیاء کی خرید و فروخت کو اپنے لئے مخصوص کر لینے کا قصہ غلط ہے۔ البتہ کھجور کی گٹھلیوں کو زکوٰۃ کے اونٹوں کی خوراک کیلئے خرید نے کا انتظام کیا گیا۔

(۶) عہد عثمانی میں بہت سے اہل یمن گھر اور جائدادیں چھوڑ کر مدینہ آ بسے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے ان کی اراضی اور جائدادوں سے تبادلہ کر لیا۔ جیسے حضرت طلحہؓ کو ایک قطعہ زمین دیا تو کندہ میں ان کی مملوکہ جائداد قبضے میں لے لی۔ عراق کی غیر آباد زمین کو جن لوگوں نے قابل کاشت بنایا حضرت عثمانؓ نے انہیں اس کا مالک بنا دیا۔

(۷) حضرت ابوذرؓ کو جلا وطن نہیں کیا گیا تھا بلکہ وہ خود تارک الدنیا ہو گئے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں اپنے پاس رکھنا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

(۸) حضرت عثمانؓ نرم دل ہونے کے باوجود شرعی حدود نافذ کرنے میں سخت تھے۔ حضرت عبیداللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد قاتل ابو لولو مجوسی کی لڑکی اور ایک نومسلم ایرانی ہرمزان کو قتل کر دیا تھا کیونکہ ان کا خیال تھا یہ سازش میں شریک ہیں۔ ان پر قتل کی حد جاری کی گئی۔ اکثر صحابہ کرامؓ عبیداللہ کے قتل کے حق میں نہیں تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اسے معاف کر دیں۔ ہرمزان کا کوئی ولی نہیں تھا، حضرت عثمانؓ اس کے ولی بنے اور ذاتی مال سے دیت ادا کی۔ کوفہ کے گورنر ولید بن عقبہ پر شراب نوشی کا الزام لگایا گیا تو حد جاری کی گئی۔ کافی ثبوت تلاش کرنے میں تاخیر ہوئی۔ تاہم انہیں کوڑے مارے گئے اور معزول کر دیا گیا۔

(۹) حضرت عثمانؓ نے بلا وثوق روایات کو نہیں چھوڑا البتہ اجتہادی مسائل میں اختلاف رہنے دیا اور یہ اختلاف تمام صحابہؓ میں تھا۔

(۱۰) نئی بدعتیں پیدا کرنے کا الزام بھی غلط ہے۔ منیٰ میں دو کی بجائے چار رکعات

نماز پڑھنے کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ مکہ پہنچنے پر انہوں نے اقامت کی نیت کر لی تھی۔ اور حضورؐ کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اقامت کی نیت کرے اس کو مقیم کی طرح نماز پڑھنی چاہیے۔

(۱۱) حضرت عثمانؓ نے مصری وفد کے ساتھ وعدہ کیا کہ ان کے جائز مطالبات تسلیم کئے جائیں گے چنانچہ حضرت علیؓ کی وساطت سے مفسدین واپس چلے گئے۔ لیکن چند دن بعد واپس آ گئے اور کہا کہ ہم نے ایک قاصد سے ایسا خط پکڑا ہے جس میں والیٔ مصر کو ہماری گردنیں مارنے کے احکامات تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ خط بھی مفسدین نے خود تیار کیا تھا کیونکہ حضرت عثمانؓ نے اس فرمان سے حلفیہ انکار کیا اور لاعلمی کا اظہار کیا۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ نے شورش کے خاتمے اور اصلاح احوال کے لئے کیا آخری کوشش کی؟

جواب: انہوں نے تمام گورنروں کو مدینہ منورہ میں طلب کیا اور مجلس شوریٰ بلائی گئی جس میں حضرت عثمانؓ نے مختصر تقریر کے بعد سب کی رائے طلب کی۔ ملک کے مختلف حصوں میں حالات کی تحقیق کے لئے وفود روانہ کئے۔ تمام ملک میں گشتی اعلان بھی جاری کیا کہ جس کسی کو کسی گورنر سے شکایت ہو وہ حج کے موقع پر خلیفہ سے بیان کرے۔

(تاریخ طبری۔ حضرت عثمان ذی النورینؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے انقلاب لانے اور فتنہ وفساد کی کوشش کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

جواب: حج سے چند دن پہلے بصرہ، کوفہ اور مصر کے فتنہ پردازوں نے آپس میں طے کر کے اپنے اپنے شہر سے حاجیوں کے روپ میں مدینہ منورہ کا رخ کیا۔ شہر سے باہر قیام کر کے اپنے چند سرکردہ افراد کو باری باری حضرت طلحہؓ، حضرت

زبیرؓ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت علیؓ کے پاس بھیجا۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہؓ خلفائے راشدینؓ)

سوال: بتایئے فسادیوں کو کس صحابیؓ نے سمجھا بجھا کر واپس بھیجا؟

جواب: تمام معتبر صحابہؓ نے اس جھگڑے میں پڑنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عثمانؓ نے مفسدین کے اجتماع کی خبر سنی تو حضرت علیؓ سے کہا کہ آپؓ ان لوگوں کو راضی کر کے واپس بھیج دیں۔ میں ان کے جائز مطالبات تسلیم کر لوں گا۔ چنانچہ حضرت علیؓ کے سمجھانے پر وہ واپس چلے گئے لیکن پھر خط کا بہانہ بنا کر مدینہ میں داخل ہو گئے۔　(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصحاب)

سوال: مفسدین نے حضرت عثمانؓ سے کیا مطالبہ کیا؟

جواب: وہ انتقام انتقام کے نعرے لگا رہے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے خط سے لاعلمی کا اظہار کیا تو وہ کہنے لگے کہ ایسا شخص خلیفہ بننے کے قابل نہیں جسے یہ خبر نہ ہو کہ اس کے ملک میں کون کیا کر رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خلافت سے دستبرداری کا مطالبہ کر دیا۔　(خلفائے راشدینؓ۔ حضرت عثمان ذی النورینؓ۔ اصحاب)

سوال: حضرت عثمانؓ نے مفسدین کے مطالبے کا کیا جواب دیا؟

جواب: آپؓ نے مفسدین سے فرمایا: "جب تک مجھ میں جان باقی ہے میں اس خلعت کو جو خدا نے مجھے پہنائی ہے خود اپنے ہاتھوں سے نہیں اتاروں گا۔ اور حضورؐ کی وصیت کے مطابق میں اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک صبر کروں گا۔"　(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ کے انکار پر مفسدین نے کیا ردعمل ظاہر کیا اور دیگر صحابہؓ کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے خلافت سے کنارہ کشی کا مطالبہ مسترد کر دیا تو مفسدین نے

ان کے گھر کا محاصرہ کرلیا جو چالیس روز تک جاری رہا۔ اس عرصہ میں حضرت عثمانؓ اور ان کے اہل خانہ کا کھانا پینا بند کردیا اور ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کو بھی یہ چیزیں نہ لے جانے دیں۔ حضرت عبداللہؓ بن سلام، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت سعدؓ بن وقاص، حضرت زیدؓ بن ثابت کے علاوہ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اور حضرت علیؓ جیسے اکابر صحابہؓ کی بھی ایک نہ سنی اور بعض کی توہین کی گئی۔ یہ تینوں بزرگ نہ تو بے تعلق رہ سکتے تھے اور نہ ان کو حالات پر قابو تھا۔ بہت سے صحابہؓ گوشہ نشین ہوگئے یا مدینہ چھوڑ گئے۔

(تاریخ طبری۔ طبقات ابن سعد۔ سیرالصحابہؓ۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ کے سمجھانے پر بھی باغیوں نے محاصرہ ختم نہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے اپنے ساتھیوں سے کیا کہا؟

جواب: ساتھیوں نے جب مفسدین سے جنگ کرنے کا کہا تو فرمایا: ''میں باہر نکل کر ان سے جنگ کروں تو میں وہ پہلا خلیفہ نہیں بننا چاہتا جو امت محمدی کی خونریزی کرے۔'' پھر فرمایا: ''اگر ایک شخص کا بھی ارادہ ہو تو میں اس کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ میرے لئے اپنا خون نہ بہائے۔''

(طبقات۔ مسند احمد بن حنبل۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ کو آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق یقین تھا کہ شہادت مقدر ہوچکی ہے۔ آپؓ نے شہادت سے پہلے کیا خواب دیکھا؟

جواب: جمعہ کا دن تھا جس دن شہادت ہوئی۔ رات آپؓ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ تشریف فرما ہیں اور ان سے فرما رہے ہیں۔ ''عثمانؓ جلدی کرو ہم تمہارے افطار کے منتظر ہیں۔'' ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''عثمان آج جمعہ میرے ساتھ پڑھنا۔''

(طبقات ابن سعد۔ مسند احمد۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ کب اور کیسے ہوا؟

جواب: باغیوں نے ان کے گھر پر حملہ کر دیا۔ حضرت امام حسنؓ جو دروازے پر متعین تھے۔ مدافعت میں زخمی ہوئے۔ چار باغی دیوار سے اندر کود گئے۔ ایک شخص کنانہ بن بشر نے آگے بڑھ کر پیشانی پر لوہے کی لٹھ ماری۔ آپؓ پہلو کے بل گر پڑے۔ سودان ابن حمران نے دوسری طرف ضرب لگائی جس سے خون کا فوارہ نکلا۔ عمرو بن الحمق نے سینے پر چڑھ کر تیزے سے زخم لگائے۔ کسی نے تلوار کا وار کیا۔ آپ کی بیوی نائلہ نے آگے ہاتھ کیا جس سے تین انگلیاں کٹ گئیں تاہم وار سے حضرت عثمانؓ کی شہادت ہوئی۔ جمعہ کے دن عصر کے وقت یہ واقعہ پیش آیا۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ مستدرک۔ مسند احمد)

سوال: شہادت کے وقت حضرت عثمانؓ کونسی آیات تلاوت فرما رہے تھے اور آپ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: آپؓ سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت فرما رہے تھے۔ اور شہادت سے پہلے آپؓ کی زبان سے نکلا۔ ''بسم اللہ توکلت علی اللہ۔'' (طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کہاں دفن ہوئے؟

جواب: حضرت زبیرؓ یا حضرت جبیرؓ بن مطعم نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کے پیچھے حش کوکب میں دفن ہوئے۔ (طبقات۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: باغیوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا کونسا بیٹا بھی شامل تھا اور اس نے کیا کہا؟

جواب: محمد بن ابی بکر باغیوں میں سے تھا۔ اس نے حضرت عثمانؓ کی ریش مبارک پکڑ لی۔ انہوں نے فرمایا: ''تم نے اس داڑھی کو پکڑا ہے جس کی عزت و تکریم تیرا باپ بھی کیا کرتا تھا۔'' اس پر وہ شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتائیے حضرت عثمانؓ کے دور میں مکہ مکرمہ میں کونسے گورنر رہے؟

جواب: مختلف موقعوں پر چار گورنر رہے۔ جن میں خالدؓ بن العاص بن ہشام، علیؓ بن عدی، عبداللہؓ بن عمرو اور عبداللہؓ بن حارث کا نام آتا ہے۔

(استیعاب۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ کے دور میں قاسمؓ بن ربیعہ طائف کے گورنر تھے۔ بتائیے یمن کے گورنر کون تھے؟

جواب: یمن کے علاقے صنعاء میں یعلیٰؓ بن منیہ اور الجند میں عبداللہؓ بن ابی ربیعہ۔ اسی طرح شام کے علاقے صنعاء میں ثمامہؓ بن عدی گورنر تھے۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب)

سوال: حمص میں عبدالرحمٰنؓ بن خالد اور قنسرین میں حبیبؓ بن مسلمہ دور عثمانی کے گورنر تھے۔ اردن، فلسطین، قرقیسیاء اور آذربائیجان کے گورنروں کے نام بتادیں؟

جواب: اردن کے گورنر ابوالاعورؓ بن سفیان، فلسطین کے علقمہؓ بن حکیم، قرقیساء کے جریرؓ بن عبداللہ اور آذربائیجان کے اشعثؓ بن قیس الکندی۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت عثمانؓ نے حلوان، ماہ، ہمدان، رے، اصفہان، ماہذان، قومس، موصل اور بصرہ کے گورنر کن صحابہ کو بنایا؟

جواب: حبیبؓ بن النباس کو حلوان، مالکؓ بن حبیب کو ماہ، النسیرؓ کو ہمدان، سعیدؓ بن قیس کو رے، سائبؓ بن الاقرع کو اصفہان، حبیشؓ کو ماہذان، جبلہؓ بن حیوۃ کو قومس، حکیمؓ بن سلامہ کو موصل اور عبداللہؓ بن عامر کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا گیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ مروج الذہب)

سوال: حضرت عثمانؓ کے عہد میں کوفہ کے پانچ گورنر مقرر ہوئے۔ نام بتادیجئے؟

جواب: مختلف اوقات میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت ولیدؓ بن عقبہ، حضرت سعیدؓ بن العاص اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ۔

(البدایہ والنہایہ۔ یعقوبی۔ خلفائے راشدین)

سوال: دور عثمانی میں مصر اور شام کے گورنر کون سے تھے؟

جواب: مصر کے گورنر حضرت عمروؓ بن العاص، شام کے گورنر معاویہؓ بن ابی سفیان تھے۔

(تاریخ طبری۔ مروج الذہب۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ کے زمانے میں کون سے صحابہ مختلف عہدوں پر تعینات تھے؟

جواب: بحریہ کے رئیس حضرت عبداللہؓ بن قیس تھے۔ بیت المال کے نگران حضرتؓ عقبہ بن عامر، دمشق میں محکمہ قضاء ابوالدرداءؓ انصاری کے سپرد تھا، کوفہ میں خراج کی وصولی حضرت جابرؓ بن عمرو کے ذمے تھی اور کوفہ میں سامان حرب اور جنگ کی تیاری حضرت قعقاعؓ بن عمرو کے حوالے تھی۔ مروانؓ بن حکم آپؓ کے کاتب اور منشی تھے۔

(تاریخ طبری۔ سیرالصحابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ نے شوریٰ کے نظام میں کیا تبدیلی کی؟

جواب: آپؓ نے باقاعدہ مجلس شوریٰ بنائی۔ بعض دفعہ صوبوں کے گورنروں کو بھی مشورے میں شریک کیا جاتا تھا۔

(طبقات۔ سیرالصحابہ۔ حضرت عثمان ذی النورین)

سوال: حضرت عثمانؓ کے زمانے میں عمال کا محاسبہ کس طرح ہوتا تھا؟

جواب: آپؓ نے عمال کی کڑی نگرانی کی اور شکایات ملنے پر ان کا محاسبہ کیا جاتا۔ اس سلسلے میں کسی کی بزرگی اور منصب کا کوئی خیال نہ رکھا جاتا۔

(بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: حضرت عثمانؓ کے دور میں رفاہ عامہ کے کون سے کام ہوئے؟

جواب: آپؓ نے مفلس اور قلاش لوگوں کو اس قدر مال دیا کہ ہر آدمی کو ایک ہزار تھیلی اور ہر تھیلی میں چار ہزار اوقیہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے جو روزینے مقرر کئے تھے۔ آپؓ نے ان میں سو درہم فی کس کا اضافہ کیا۔ مسجد نبوی میں عبادت گزاروں، اعتکاف کرنے والوں، مسافروں اور مساکین کے لئے عام دستر خوان بچھا دیا۔ ملک کے مختلف حصوں میں کنویں اور پانی کے چشمے بنوائے جس سے زراعت میں بھی اضافہ ہوا۔ مدینہ کی طرف آنے والے مختلف راستوں پر مسافروں کیلئے سرائیں اور چوکیاں بنوائیں۔ کوفہ میں کوئی مہمان خانہ نہ تھا۔ آپ نے عقیل اور ابن ہبار کے مکان خرید کر وقف کر دیئے۔ بصرہ میں بھی امیر المومنین کے حکم سے دو مہمان خانے تعمیر ہوئے۔ جنت البقیع کی توسیع کیلئے حش کوکب کا باغ خرید کر اس قبرستان میں شامل کیا۔ ۲۶ ہجری میں مسجد الحرام کی توسیع آپؓ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ۲۹ ہجری میں مسجد نبوی کی توسیع کرائی۔ محکمہ افتاء وقضا کو ترقی دی۔ عسکری نظام کو ترقی دینے کے لئے طرابلس، قبرص، طبرستان، آرمینیہ اور کئی دوسرے شہروں میں فوجی مراکز اور چھاؤنیاں قائم کیں۔ فوجیوں کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا۔ گھوڑوں اور اونٹوں کی پرورش کیلئے وسیع چراگاہیں بنوائیں۔ بحری جنگ کیلئے سب سے بڑا کارنامہ بحریہ اور بحری بیڑے کا قیام ہے۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ وفاء الوفاء۔ معجم البلدان)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ کی مذہبی خدمات بتادیجئے؟

جواب: جنگی قیدیوں کے سامنے دین کی تبلیغ فرماتے۔ فقہی مسائل بتاتے اور خود ان کی تعلیم دیتے۔ مسجد نبوی کی توسیع کرائی۔ مذہبی خدمات میں سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کو اختلافات سے محفوظ کرنا اور اس کی اشاعت عام ہے۔

انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے عہد صدیقی کا مرتب کیا ہوا نسخہ لے کر حضرات زیدؓ بن ثابت، عبداللہؓ بن زبیر اور سعیدؓ بن العاص سے نقلیں کروا کے تمام ملک میں روانہ کیں۔ (بخاری۔ ادب المفرد۔ مستدرک حاکم۔ سنن ابوداؤد)

سوال: خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ حضورؐ نے ان سے کیا خدمات لیں؟

جواب: آپؓ کو تحریر اور کتابت میں بھی مہارت حاصل تھی اس لئے رسول اللہؐ نے آپ کو بھی کتابت وحی پر مامور فرمایا۔ آپ ہر آیت کے شان نزول اور حقیقی مفہوم سے بھی آگاہ تھے۔ (مسند احمد۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین)

سوال: خوبصورت انداز تحریر اور تقریر بھی حضرت عثمانؓ کی خوبی تھی۔ دیگر علوم و فنون میں آپؓ کا انداز کیسا تھا؟

جواب: الفاظ کی فصاحت اور کلام کی بلاغت کا اندازہ آپ کے فرامین اور خطوط سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپؓ کی تقریر مختصر لیکن مؤثر ہوتی تھی۔ آپؓ شرعی اور مذہبی مسائل میں مجتہد کی حیثیت رکھتے تھے۔ علم الفرائض یعنی علم تقسیم ترکہ کی ترتیب میں حضرت زیدؓ بن ثابت کے ساتھ ان کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ علم حدیث میں آپؓ کی روایتوں کی تعداد ۱۴۶ ہے۔ (کنز العمال۔ مسند احمد بن حنبل۔ طبقات)

سوال: شرم و حیا حضرت عثمانؓ کا امتیازی وصف تھا۔ آپؓ کی دیگر عادات و اطوار کیسی تھیں؟

جواب: آپؓ کو زہد و تقویٰ میں بھی کمال حاصل تھا۔ اکثر خوف خدا سے آبدیدہ ہو جاتے۔ حب رسول کا یہ عالم تھا کہ بدر کے سوا تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ احترام رسول اور اتباع سنت کو خاص اہمیت دیتے۔ گھر میں غلام اور لونڈیوں کے باوجود اپنا کام خود ہی کر لیتے۔ مال و دولت کی فراوانی

کے ساتھ ساتھ فیاض اور ایثار پیشہ بھی تھے۔ مصائب و آلام کا نہایت صبر و تحمل سے مقابلہ کرتے۔ (بخاری۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدینؓ۔ عثمان ذی النورینؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد خلافت میں مسجد نبوی کے قریب ایک عالیشان محل تعمیر کرایا تھا۔ آپؓ کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: اصل ذریعہ معاش تجارت تھا اور عرب کے بہت بڑے دولتمند تاجر تھے۔ فتح خیبر کی جاگیروں سے ایک حصہ ملا۔ آپؓ نے مختلف علاقوں میں بھی جاگیریں خریدیں۔ وہ خود زراعت نہیں کرتے تھے لیکن اپنی زمین بٹائی پر دیتے تھے۔ دوثلث کاشتکار کو دیتے اور ایک ثلث خود لیتے۔

(مستدرک حاکم۔ مسند احمد۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ نہایت نفاست پسند تھے۔ آپؓ کی غذا اور لباس کیسا تھا؟

جواب: ضعف اور پیری کی وجہ سے سادہ، نرم اور زود ہضم غذا کھاتے۔ کھانے میں اعزہ اور احباب کثرت سے شریک ہوتے۔ اگرچہ اچھے اور قیمتی کپڑے پہنتے لیکن ان میں تکلف نہ ہوتا۔ تمام عمر پائجامہ نہیں پہنا صرف شہادت کے وقت ستر کے خیال سے پہن لیا۔ عموماً تہہ بند پہنتے تھے۔

(طبقات۔ مسند احمد۔ مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنیؓ کا حلیہ بتادیجئے؟

جواب: آپؓ خوبصورت تھے۔ رنگ گندم گوں۔ قد درمیانہ۔ ناک بلند اور خم دار۔ رخسار پر گوشت اور ان پر چیچک کے ہلکے ہلکے داغ تھے۔ ڈاڑھی گھنی اور طویل۔ سر کے بال گھنے لمبے جو کانوں تک تھے۔ (مستدرک حاکم۔ مسند احمد۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ کی ازواج اور اولاد کی تعداد بتادیجئے؟

جواب: آپؓ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں۔ پہلی بیوی حضرت رقیہ بنت

13

رسولؐ سے ایک بیٹا عبداللہ تھا۔ جس نے بچپن میں وفات پائی۔ پھر آنحضرتؐ کی ان سے چھوٹی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ سے شادی ہوئی۔ چھ سال بعد وہ بھی فوت ہوگئیں ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت فاختہؓ بنت غزوان سے ایک بیٹا عبداللہ پیدا ہوا جو بچپن میں فوت ہوگیا۔ حضرت ام عمروؓ بنت جندب سے عمرو، خالد، ابان، عمر اور مریم پیدا ہوئے۔ حضرت فاطمہؓ بنت ولید سے لڑکی ام سعید اور لڑکے ولید اور سعید پیدا ہوئے۔ حضرت ام البنینؓ بنت عیینہ سے عبدالملک پیدا ہوئے جو بچپن میں فوت ہوگئے۔ حضرت رملہؓ بنت شیبہ سے عائشہ، ام ابان اور ام عمرو تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ حضرت نائلہؓ بنت فراصہ سے ایک صاحبزادی مریم پیدا ہوئیں۔ اس طرح آٹھ بیویوں سے سولہ اولادیں ہوئیں جن میں نو لڑکے اور سات لڑکیاں تھیں۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابیاتؓ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ خلفائے راشدینؓ)

حضرت علی المرتضیٰؓ

سوال: امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نام علیؓ بن ابی طالب ہے۔ کنیت اور القاب بتادیجئے؟

جواب: آپؓ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے، اور آپؓ کو اسد اللہ، حیدر اور المرتضیٰ لقب عطا ہوئے۔ (البدایہ۔ سیر الصحابہؓ۔ خلفائے راشدینؓ۔ سیرت علی المرتضیٰؓ)

سوال: حضرت علیؓ کا تعلق خاندان بنی ہاشم سے تھا۔ اس خاندان کو کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: حرم کعبہ کے متولی تھے۔ حاجیوں کو زم زم پلانا، ان کے ساتھ تعاون وامداد کرنا بھی ان کے ذمے تھا۔ سب سے بڑا اعزاز یہ کہ اسی خاندان میں سردار انبیاء، سرور کائنات حضرت محمدؐ مبعوث ہوئے۔

(طبقات۔ تاریخ اسلام۔ سیرت علی المرتضیٰ۔ الانساب الاشراف)

سوال: حضرت علیؓ کے والد اپنی کنیت ابوطالب کے ساتھ مشہور تھے۔ ان کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: عبد مناف۔ بعض نے عمران بھی لکھا ہے۔ وہ رسول اللہؐ کے والد حضرت عبداللہ اور چچا حضرت زبیرؓ کے حقیقی بھائی اور آپؐ کے سگے چچا تھے۔ ابوطالب عمر میں حضورؐ سے پینتیس برس بڑے تھے۔ انہوں نے ہر مشکل مرحلے پر آپؐ کا ساتھ دیا اور وہی کفیل تھے۔

(انساب الاشراف۔ سیرۃ حلبیہ۔ تاریخ الخمیس۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت علیؓ کی والدہ کون تھیں اور وہ کب اسلام لائیں؟

جواب: فاطمہؓ بنت اسد آپؓ کی والدہ تھیں۔ وہ مسلمان ہوئیں اور ہجرت کا شرف بھی حاصل کیا۔ (البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت فاطمہؓ بنت اسد کو کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: انہوں نے ۴ ہجری میں جب مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا تو حضورؐ نے ان کے کفن میں اپنی قمیض مبارک شامل کی اور قبر تیار ہونے کے بعد پہلے خود اس میں داخل ہوئے اور ان کے دفن کے بعد مغفرت کی دعا فرمائی۔

(اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت علیؓ جناب ابوطالب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ حضرت علیؓ کے باقی بھائیوں کے نام بتا دیں؟

جواب: تین بڑے بھائی تھے۔ سب سے بڑا طالب تھا جس کی کنیت سے ابو طالب مشہور تھے۔ اس کے بعد عقیلؓ اور ان کے بعد جعفرؓ تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیرت علی المرتضیٰ)

سوال: خلیفۂ چہارم حضرت علیؓ کی حقیقی بہنیں کونسی تھیں؟

جواب: آپؓ کی دو حقیقی بہنیں تھیں جن کے نام ام ہانیؓ اور جمانہؓ ہے یہ دونوں حضرت فاطمہؓ بنت اسد سے تھیں۔ (نسب قریش۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت علیؓ نجیب الطرفین ہاشمی ہیں اور رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی۔ ان کی ولادت کب ہوئی؟

جواب: آپؓ کی ولادت عام الفیل کے سات سال بعد اور بعض سیرت نگاروں کے مطابق حضورؐ کی ولادت باسعادت کے تیس سال بعد ہوئی نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعثت نبویؐ کے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ مکہ کی ایک وادی شعب بنی ہاشم میں آپؓ کی ولادت ہوئی۔ (تاریخ الخمیس۔ اصابہ۔ اعلام النبلاء)

سوال: خلیفۃ الرسول حضرت علی کرم اللہ وجہہ بچپن ہی سے نیک فطرت تھے۔ آپؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے آپؓ کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا اس لئے آپؓ کی آغوش محبت میں تربیت ہوئی اور آپؓ نے کہا جاتا ہے کہ دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ اس طرح بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت آپؓ کو نصیب ہوئی۔ (البدایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: بتایئے دعوت عشیرہ کا حضرت علیؓ سے کیا تعلق ہے؟

جواب: آنحضرتؐ نے ابتدائی دور میں اللہ کے حکم پر اپنے عزیز و اقارب کو تبلیغ دین کے لئے اپنے گھر پر بلایا اور اسلام پیش کیا۔ صحاح ستہ میں اس دوران حضرت علیؓ کی موجودگی اور دعوت طعام کا ذکر نہیں ملتا۔ تاہم بعض کتب سیرۃ میں ہے کہ اس موقع پر حضورؐ نے جو ضیافت دی اس کا انتظام حضرت علیؓ کے سپرد تھا۔

(صحاح ستہ۔ دلائل النبوت۔ البدایہ۔ تفسیر ابن کثیر)

سوال: ہجرت نبوت کے وقت کس صحابی کو رسول اللہؐ کے بستر مبارک پر سونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضورؐ کے حکم کے مطابق حضرت علیؓ نے وہ رات آپؐ کے بستر پر گزاری اور اس طرح حضورؐ کو قتل کرنے کا منصوبہ ناکام ہوگیا۔ مشرکین نے حضورؐ کے میں پوچھا تو حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ مجھے علم نہیں۔

(البدایہ۔ سیرت حلبیہ۔ مسند احمد۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت علیؓ نے رسول اللہؐ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کیوں نہ کی؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں فرمایا تھا: "آپ کچھ وقت کے لئے مکہ میں رہیں اور لوگوں کی امانتیں ان کو واپس پہنچا کر مدینہ پہنچ جائیں۔"

(البدایہ۔ مسند احمد۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت علیؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپؓ نے تین دن مکہ میں رہ کر ۱۳ نبوی کو ربیع الاول کے وسط میں ہجرت کی اور قبا میں حضورؐ کے ساتھ آ ملے۔　(البدایہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت علیؓ قبا میں حضرت کلثومؓ بن الہدم کے مکان میں ٹھہرے۔ مدینہ میں آپؓ کو کس کا بھائی بنایا گیا؟

جواب: حضورؐ نے چند ماہ بعد جب حضرت انسؓ کے مکان پر یا مسجد نبوی میں مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت سہیلؓ بن حنیف انصاری کو حضرت علیؓ کا دینی بھائی بنایا۔ جبکہ مکہ میں حضرت علیؓ حضورؐ کے دینی بھائی بھی تھے۔　(البدایہ۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت حضرت علی المرتضیٰؓ)

سوال: مسجد نبوی کی تعمیر میں حضرت علیؓ نے بھی دوسرے صحابہؓ کے ساتھ حصہ لیا۔ اس

موقع پر کیا خاص بات ہوئی؟

جواب: حضرت علیؓ چونکہ خوش طبع اور خوش مزاج تھے اس لئے بعض کلمات بطور رجز کہے اور مسجد کی تعمیر کا سامان اٹھاتے تو خوشی سے رجز پڑھتے۔

(تاریخ الخمیس۔ سیرت حضرت علی المرتضیٰ)

سوال: جنگ بدر میں مہاجرین کا علم حضرت علیؓ کے ہاتھ میں تھا۔ بتایئے آپؓ نے کون سے سردار مکہ کو قتل کیا؟

جواب: انہوں نے عام جنگ شروع ہونے سے پہلے اپنے مدمقابل ولید بن عتبہ کو موت کے گھاٹ اتارا۔ (البدایہ۔ اصابہ۔ تاریخ الخمیس۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بدر کے مال غنیمت میں سے حضرت علیؓ کو کیا حصہ ملا؟

جواب: ایک عمدہ قسم کی اونٹنی اور ایک تلوار جس کا نام ذوالفقار تھا حضرت علیؓ کو ملی۔ تلوار آنحضرتؐ نے پہلے اپنے لئے پسند فرمائی تھی پھر حضورؐ نے یہ حضرت علیؓ کو عنایت فرمادی بعض علما نے لکھا ہے کہ ایک زرہ بھی حضرت علیؓ کو ملی تھی۔

(البدایہ والنہایہ۔ مسند احمد۔ تاریخ الخمیس۔ مسند الحمیدی)

سوال: بتایئے حضرت علیؓ کی شادی حضرت فاطمہؓ بنت رسولؐ سے کب ہوئی تھی؟

جواب: رجب ۲ ہجری میں حضرت علی المرتضیٰؓ کا نکاح سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے ہوا۔ اس وقت حضرت علیؓ کی عمر اکیس یا چوبیس برس تھی اور سیدۃ النساؓ کی عمر ۱۵، ۱۸ یا ۱۹ برس تھی۔ نکاح کا مہر چار سو مثقال مقرر کیا گیا۔

(شرح مواہب اللدنیہ۔ رحماء بینہم۔ بنات اربعہ)

سوال: اس بابرکت نکاح میں کن حضرات نے شرکت کی؟

جواب: رسول اللہؐ کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور

بہت سے دوسرے صحابہؓ اس نکاح کی تقریب میں شامل ہوئے۔

(شرح مواہب اللدنیہ۔ رحمۃ للعلمین۔ بنات اربعہ)

سوال: سیدۃ فاطمۃ الزہراؓ کو جہیز میں کونسی اشیاء دی گئیں؟ اور کب رخصتی ہوئی؟

جواب: ایک چارپائی، ایک بڑی چادر، ایک بڑا تکیہ (جس میں کھجور کی چھال یا خوشبودار گھاس اذخر بھری ہوئی تھی) ایک مشکیزہ، دو گھڑے اور ایک آٹا پیسنے کی چکی۔ ان کی رخصتی ذوالحجہ ۲ ہجری میں ہوئی۔ (طبقات۔ مسند احمد۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت فاطمہؓ کی رخصتی کے وقت کس صحابی سے مکان حاصل کیا گیا؟

جواب: حضرت حارثہؓ بن نعمان سے رسول اللہؐ نے پہلے بھی ایک مکان لیا تھا۔ ان کی خواہش پر حضرت علیؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے لئے ایک اور مکان لیا گیا۔ جس کی صفائی اور دیگر انتظامات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے کئے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سنن ابن ماجہ۔ تاریخ الخمیس)

سوال: "یارسول اللہؐ میں اور میرا مال اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے حاضر ہے۔ جو مکان آپؐ مجھ سے حاصل فرمائیں گے وہ میرے لئے اس مکان سے زیادہ پسندیدہ ہوگا جو آپؐ میرے لئے چھوڑیں گے۔" بتایئے یہ الفاظ کس صحابی نے کہے تھے؟

جواب: حضرت علیؓ اور سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے لئے آنحضرتؐ کو مکان دیتے وقت حضرت حارثہؓ بن نعمان انصاری نے یہ بات کہی تھی۔ (طبقات۔ البدایہ۔ اصابہ)

سوال: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت جابرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی شادی کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: "اس شادی سے بہتر اور عمدہ ہم نے کوئی شادی نہیں دیکھی۔"

(تاریخ الخمیس۔ سنن ابن ماجہ۔ سیرت حضرت علیؓ)

سوال: حضرت علیؓ کی دعوت ولیمہ کے لیے کس قسم کے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا؟

جواب: دعوت ولیمہ انتہائی سادہ تھی جس میں جو کی روٹی، کھجوریں اور پنیر کا اہتمام تھا۔

(تاریخ الخمیس۔ شرح مواہب۔ سیرت حضرت علیؓ)

سوال: آنحضرت ﷺ نے اس شادی شدہ جوڑے کے لئے کیا دعائے خیر فرمائی؟

جواب: حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی رخصتی کے بعد حضور اقدس ﷺ حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مناسب حال چند نصائح کے بعد آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ زوجین کے مال و جان میں برکت عطا فرما اور ان کی اولاد کے حق میں بھی برکت عطا فرما۔''

(اصابہ۔ مسند الحمیدی۔ سنن سعید بن منصور)

سوال: شوال ۳ ہجری میں غزوہ احد کے موقع پر حضرت علیؓ میمنہ کے امیر تھے۔ آپؓ نے اور کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: مہاجرین کا جھنڈا پہلے حضرت مصعبؓ بن عمیر کے پاس تھا۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ کو دیا گیا۔ کفار کے علمبردار ابو سعد بن ابی طلحہ نے حضرت علیؓ کو دعوت مبارزت دی تو انہوں نے بہادری سے مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے علاوہ دوران جنگ ابو الحکم بن الاخنس اور دیگر مشرکین کو تہہ تیغ کیا۔ ایک موقع پر جب جنگ کا پانسہ پلٹا گیا تو ثابت قدم رہنے والے صحابہؓ میں حضرت علیؓ بھی شامل تھے۔ جب حضور ﷺ ایک گڑھے میں گر گئے تو حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ نے انہیں سنبھالا دیا۔ آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس زخمی ہوا تو حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لائے اور سیدہ فاطمہؓ نے خون صاف کیا۔

(البدایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: ربیع الاول ۴ ہجری میں بنی نضیر کا واقعہ ہوا۔ تو حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کے ذمے

کیا کام سونپا؟

جواب: حضورؐ بنو نضیر سے بات چیت کیلئے ان کے ہاں تشریف لے گئے بعض دوسرے اکابر صحابہؓ کے علاوہ حضرت علیؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہاں آپؐ کو شہید کرنے کی کوشش کی گئی تو آپؐ نے واپس آ کر ان کے محاصرے کا حکم دے دیا۔ اس موقع پر حضرت علیؓ لشکر اسلام کے علمبردار تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تفسیر ابن کثیر۔ طبقات)

سوال: غزوہ خندق شوال ۵ ہجری میں ہوا۔ اس دوران حضرت علیؓ نے کس مشرک کو قتل کیا؟

جواب: قبیلہ بنی عامر کے مشہور جنگجو عمرو بن عبدود نے دعوت مبارزت دی تو آپ نے سخت مقابلے کے بعد اسے قتل کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت علی المرتضیٰؓ)

سوال: غزوہ بنی قریظہ کب ہوا اور اس میں حضرت علیؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: بنی قریظہ کے یہود مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ امن میں شامل تھے لیکن انہوں نے جنگ خندق کے موقع پر بدعہدی کی۔ چنانچہ اللہ کے حکم سے ذوالقعدہ ۵ ہجری میں حضورؐ نے چند صحابہؓ کا ہراول دستہ حضرت علیؓ کی سرکردگی میں بنو قریظہ کی طرف روانہ فرمایا۔ علم بھی آپ کے سپرد تھا۔ پھر حضورؐ بھی پہنچ گئے اور آپ کے حکم سے اسلامی لشکر نے بنو قریظہ کا محاصرہ کر لیا۔ پندرہ دن کے بعد بنو قریظہ کے مرد قتل ہوئے اور عورتوں اور بچوں کو اسیر بنایا گیا بہت سا مال غنیمت بھی ہاتھ آیا۔ (سیرت ابن ہشام۔ زادالمعاد۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت حلبیہ)

سوال: صلح نامہ حدیبیہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں لکھا گیا۔ اس موقع پر کیا خاص بات ہوئی تھی؟

جواب: محمد الرسول اللہؐ لکھنے پر کفار نے اعتراض کیا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا

کہ رسول اللہ ﷺ کاٹ دو۔ آپ ؓ نے عرض کیا میں اس لفظ کو نہیں کاٹنا چاہتا۔ (محبت رسول اللہ اور غیرت ایمانی کی وجہ سے) چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے یہ الفاظ کاٹ دیئے۔ (المغازی۔ صحیح مسلم۔ صحیح بخاری۔ مشکوٰۃ)

سوال: صلح نامہ حدیبیہ کے گواہوں میں کون لوگ شریک تھے؟

جواب: مسلمانوں کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمر فاروق ؓ، حضرت علی ؓ، حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عوف اور حضرت سعد ؓ بن وقاص نے بطور گواہ دستخط کیے۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ زادالمعاد)

سوال: خیبر کے گیارہ یا بارہ قلعے تھے بتایئے سب سے سخت لڑائی کس قلعے کو فتح کرنے میں ہوئی؟

جواب: الکعبہ کے ذیلی قلعے حصن القموص پر شدید لڑائی ہوئی اور یہودیوں نے مسلمانوں کا سخت مقابلہ کیا۔ اس قلعے کا محاصرہ چودہ یا بیس دن جاری رہا۔

(طبقات۔ البدایہ۔ زادالمعاد۔ سیرت حلبیہ)

سوال: خیبر کے قلعے حصن القموص کی فتح سے ایک دن پہلے رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے اس قلعہ کو فتح فرمائیں گے۔"

(بخاری۔ مسلم۔ محمد عربی انسائیکلوپیڈیا۔ محمد الرسول اللہ۔ الرحیق المختوم)

سوال: آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو کیوں طلب فرمایا اور آپ ؓ کو کیا حکم دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے قلعہ کو فتح کرنے کے لئے حضرت علی ؓ کو طلب فرمایا تو پتہ چلا کہ وہ آشوب چشم کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہو رہے۔ آپ ﷺ نے انہیں بلایا

اپنا لعاب دہن مبارک آنکھوں پر لگایا اور دعا فرمائی تو وہ ٹھیک ہوگئیں۔ آپ نے چند دعائیہ کلمات اور نصیحتوں کے بعد انہیں علم دے کر قلعہ حصن القموص فتح کرنے کیلئے روانہ فرمایا۔ چنانچہ ان کے ہاتھوں سب سے مضبوط قلعہ فتح ہوا۔

(صحیح بخاری۔ سیرت حلبیہ۔ تاریخ الخمیس)

سوال: فتح قموص کے موقع پر حضرت علیؓ کے ہاتھوں کونسا یہودی سردار قتل ہوا تھا؟

جواب: مشہور بہادر اور جنگجو پہلوان مرحب کو سخت مقابلے کے بعد قتل کیا۔ بعض کے نزدیک مرحب کو حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ نے قتل کیا تھا اور اس کے بھائی یاسر کو حضرت زبیرؓ بن العوام نے۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط۔ مسند ابی یعلی۔ طبقات)

سوال: عمرۃ القضا کے موقعہ پر تین صحابہؓ کے درمیان ایک بچی کے معاملے پر نزاع پیدا ہوا۔ وہ بچی کون تھی؟

جواب: عمرۃ القضا کے موقع پر آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ واپس مدینہ روانہ ہونے لگے تو حضرت حمزہؓ کی بیٹی عمارۃ بنت حمزہؓ آپ کے پیچھے دوڑی آئی اور کہنے لگی یا عم۔ یا عم۔ اے میرے چچا جان مجھے ساتھ لے جائیے میں یہاں نہیں رہ سکتی۔ حضرت علیؓ نے اس بچی کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہؓ جو ساتھ تھیں ان سے کہا کہ اسے اپنے ساتھ سوار کرلو یہ ہمارے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت زیدؓ بن حارثہ بھی موجود تھے۔ ان تینوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہوگیا۔

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے تینوں صحابہؓ کیا مطالبہ کررہے تھے؟

جواب: حضرت علیؓ کہتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اس کی کفالت کا میں زیادہ حق دار ہوں۔ حضرت جعفر طیارؓ کہنے لگے یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی

خالہ میری زوجہ ہے اس لئے اس کی کفالت کا میں زیادہ حق دار ہوں۔ حضرت زیدؓ کہتے کہ حضورؐ نے میرے اور ان کے والد حضرت حمزہؓ کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی اس لئے اس کی کفالت کا حق مجھ پر ہے۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: رسول اللہؐ نے اس تنازع کا کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے اس لئے جعفر طیارؓ اس بچی کے کفیل ہیں۔" (صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: آپؐ نے تینوں صحابہ کی فضیلت اور تسلی کے لئے کیا بیان فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "اے علیؓ تم حسب و نسب اور محبت میں مجھ سے قریب تر ہو اور میں تم سے قریب تر ہوں۔" حضرت جعفرؓ سے فرمایا: "تم میری ظاہری صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو۔" حضرت زیدؓ بن ثابت سے فرمایا: "تم ایمان و اسلام میں میرے بھائی ہو اور ہمارے آزاد شدہ غلام ہو۔"

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ حضرت علی المرتضیٰؓ)

سوال: حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے مشرکین مکہ کو کیوں خط لکھا اور حضرت علیؓ نے وہ خط کیسے حاصل کیا؟

جواب: رسول اللہؐ فتح مکہ کے لئے تیاریوں کو راز رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے ان کے بارے میں مشرکین مکہ کو خط لکھ کر اطلاع دینا چاہی۔ ان کے بیوی بچے مکہ میں تھے۔ ان کا مقصد تھا کہ مشرکین اس اطلاع کو احسان سمجھ کر ان کے اہل خانہ سے بہتر سلوک کریں گے۔ انہوں نے یہ خط مکہ جانے والی ایک عورت کے حوالے کیا۔ رسول اللہؐ کو وحی کے ذریعے اس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام اور

حضرت مقدادؓ بن الاسود سے فرمایا کہ اس عورت سے وہ خط لے کر آئیں۔ چنانچہ انہوں نے روضۃ الخاخ میں اس عورت کو جالیا۔ خط طلب کرنے پر اس نے پس وپیش سے کام لیا۔ جب اسے جامہ تلاشی کی دھمکی دی گئی تو اس نے خط ان حضرات کے حوالے کر دیا۔ وہ خط کھولنے پر پتہ چلا کہ اس میں بعض معاملات کی اہل مکہ کو اطلاع دی گئی تھی۔ رسول اللہؐ نے حضرت حاطبؓ کے جواب سے مطمئن ہو کر انہیں معاف فرما دیا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ بخاری شریف۔ البدایہ)

سوال: فتح مکہ کے موقع پر بعض خاص کفار کو حضورؐ کے حکم سے قتل کر دیا گیا تھا۔ حضرت علیؓ نے کس کافر کو قتل کیا؟

جواب: آپؓ نے الحویرث بن النقید کو قتل کیا جو رسول اللہؐ کو ایذا پہنچانے میں پیش پیش تھا۔ وہ حضورؐ کی ہجو گوئی کرتا تھا۔ اس نے ہجرت کے وقت آپؐ کی صاحبزادیوں حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی سواری کو زخمی کر دیا تھا۔ (اصابہ۔ سیرت حلبیہ۔ البدایہ)

سوال: حضرت علیؓ نے فتح مکہ کے موقع پر کن دو افراد کو قتل کرنا چاہا لیکن حضورؐ کے حکم پر خاموش ہو گئے؟

جواب: وہ اپنی بہن حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب کے شوہر کے دو رشتہ داروں الحارث بن ہشام اور زہیر بن امیہ کو قتل کرنا چاہتے تھے مگر حضرت ام ہانیؓ نے حضورؐ سے کہا کہ وہ ان دونوں کو پناہ دے چکی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جسے ام ہانیؓ نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ جسے ام ہانیؓ نے امان دی اسے ہم نے امان دی۔ چنانچہ حضرت علیؓ ان دونوں کے قتل سے باز رہے۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرت حلبیہ۔ طبقات)

سوال: غزوۂ حنین میں حضرت علیؓ کی بہترین خدمت کون سی تھی؟

جواب: شوال ۸ ہجری میں غزوۂ حنین پیش آیا۔ ابتدائی مرحلے میں بنو ہوازن کے یکدم حملے سے اہل اسلام کی فوج کے قدم اکھڑ گئے۔ اس مرحلے پر مہاجرین اور انصار صحابہؓ میں جو ثابت قدم رہے ان میں حضرت علیؓ بھی شامل تھے۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ الرحیق المختوم۔ زرقانی)

سوال: بتایئے رجب ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک میں حضرت علیؓ نے کیوں شرکت نہیں کی تھی؟

جواب: آنحضرتؐ نے آپؓ کو اہل و عیال کے خانگی امور کی نگرانی اور دوسرے انتظامی امور کیلئے۔ مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا تھا۔ اس لئے وہ غزوۂ تبوک یا ''جیش العسرۃ'' میں شریک نہ ہو سکے۔ (مشکوٰۃ۔ البدایہ والنہایہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت علیؓ نے غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے پر افسوس اور پریشانی کا اظہار کیا تو حضور اقدسؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''علیؓ! کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم میری طرف سے اس مرتبے پر ہو جس مرتبے پر حضرت موسیٰؑ کی طرف سے حضرت ہارونؑ تھے۔ مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' حضرت علیؓ مطمئن ہو گئے۔

(مشکوٰۃ۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت حلبیہ)

سوال: ۹ ہجری میں حضورؐ خود حج کے لئے تشریف نہیں لے گئے۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج مقرر فرما کر مکہ روانہ فرمایا۔ بعد میں حضرت علیؓ کو کیوں بھیجا گیا؟

جواب: بعد میں سورۃ برأت کی آیات نازل ہوئیں جن میں مشرکین مکہ سے سابقہ معاہدے ختم ہونے کا اعلان تھا۔ حضورؐ نے ان احکامات کی اطلاع اور بعض اہم لعلانات کے لئے حضرت علیؓ کو مکہ روانہ فرمایا۔

(سیرت ابن ہشام۔ تفسیر ابن کثیر۔ مسند احمد۔ البدایہ)

سوال: حضرت علیؓ کی ملاقات حضرت صدیق اکبرؓ سے کہاں ہوئی اور اطلاعات کب ہوئے؟

جواب: مکہ سے باہر العرج کے مقام پر ملاقات ہوئی۔ پھر دونوں حضرات اکٹھے باقی لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ حج کے احکامات حضرت ابوبکرؓ کی ہدایات کے مطابق ادا کئے گئے اور یوم النحر میں سورۃ برأت کے احکامات کا اعلان حضرت علیؓ نے فرمایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ تفسیر ابن کثیر۔ مستدرک حاکم)

سوال: ۹ ہجری میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ آیا۔ سورۃ آل عمران کی آیات کے مطابق آپ کو ان سے مباہلہ کا حکم دیا گیا تو آپؐ نے کن اہل خانہ کو اکٹھا کیا؟

جواب: حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو۔ بعض روایات کے مطابق حضرت ابوبکرؓ اور ان کی اولاد، حضرت عمر فاروقؓ اور ان کی اولاد، حضرت عثمانؓ اور ان کی اولاد رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی شامل کیا۔

(درمنثور۔ روح المعانی۔ سیرت حلبیہ۔ تفسیر شوکانی)

سوال: حضور اقدسؐ نے حضرت علیؓ کو یمن روانہ کیا۔ انہوں نے اپنی ناتجربہ کاری کا ذکر کیا تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں تبلیغ دین کے لئے یمن روانہ فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ میں ناتجربہ کار اور نو عمر ہوں۔ میں تنازعات کے فیصلے کیسے کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو درست فیصلہ کرنے کی توفیق دے گا اور تمہارے دل کو ثابت رکھے گا۔“ بعض روایات میں ہے کہ آقاؐ نے اپنا دست مبارک حضرت علیؓ کے سینے پر رکھا اور دعا فرمائی: ”اے اللہ! اس کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور اس کے قلب کی رہنمائی فرما۔“

(البدایہ والنہایہ۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ۱۰ ہجری میں رسول اللہؐ نے حج فرمایا۔ اس حجۃ الوداع میں حضرت علیؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت علیؓ بھی یمن سے مکہ تشریف لے آئے اور حضورؐ کے ساتھ حج کیا۔ آپؐ نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے۔ باقی حضرت علیؓ کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ ان کا گوشت اور چمڑہ تقسیم کردیں۔ منیٰ میں احکام کی تبلیغ کے لیے آنحضرتؐ نے خطبات دیئے تو حضرت علیؓ ان فرمودات کو دور کے افراد تک پہنچانے کے لئے معبرؔ کا کام کر رہے تھے۔ بعض اعلانات کے لئے بھی آپ دوسرے صحابہؓ کے ساتھ شریک تھے۔

(صحیح مسلم۔ مشکوۃ شریف۔ صحیح بخاری۔ اصابہ)

سوال: ۱۸ ذوالحجہ ۱۰ ہجری کو غدیر خم کے مقام پر اپنے خطبے میں حضورؐ نے حضرت علیؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت علیؓ کے بارے میں یمن کے بعض اصحاب نے حضورؐ سے شکایات کی تھیں۔ حضورؐ نے اپنے خطبے میں دوسرے احکامات کے علاوہ حضرت علیؓ کی فضیلت بیان کی اور ان کی امانت و دیانت کا ذکر فرمایا۔ آپؓ کی فضیلت بیان کرنے اور اعتراضات کے ازالے کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا: ”جس شخص کے لئے میں محبوب اور دوست ہوں، علیؓ بھی اس کے لئے محبوب اور دوست ہیں۔“

(البدایہ والنہایہ۔ سنن نسائی۔ مسند احمد۔ ابن ماجہ)

سوال: رسول اللہؐ کے مرض الوفات کے موقع پر حضرت علیؓ کیا خدمت انجام دیتے ہے؟

جواب: صفر ۱۱ ہجری کے آخر میں حضورؐ بیمار ہوئے۔ اس دوران حضرت علیؓ نے بھی تیمارداری میں بھرپور حصہ لیا۔ حضورؐ دوران مرض آرام محسوس فرماتے تو سہارے سے مسجد میں تشریف لے آتے۔ ان سہارا دینے والوں میں ایک

حضرت عباسؓ اور دوسرے اکثر حضرت علیؓ ہوتے تھے۔

(شرح صحیح مسلم۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت علیؓ نے رسول اللہؐ کے غسل اور تدفین میں کس طرح ہاتھ بٹایا؟

جواب: حضرت اسامہ بن زیدؓ اور ابو صالحؓ شقران پانی لائے اور حضرت علیؓ نے غسل دیا۔ تدفین کیلئے حضرت علیؓ قبر مبارک میں اترے اور فضل بن عباس، قثم بن عباس، اور شقران رضی اللہ عنہم نے ان کی مدد کی۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد کو ختم کرنے میں حضرت علیؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ نے مدینہ کی حفاظت کیلئے اہم مقامات اور گزرگاہوں پر نگران دستے مقرر کئے۔ ان حفاظتی دستوں میں سے ایک کے امیر حضرت علیؓ بھی تھے۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: دور صدیقی میں حضرت علیؓ کے ذمے کیا کام تھا؟

جواب: وہ اموال خمس کی تقسیم کے متولی تھے۔ وہ حضرت ابوبکرؓ کی مشاورتی مجلس میں شریک تھے اور دینی مسائل اور انتظامی امور میں خلیفہ کو مشورے دیتے تھے۔

(طبقات۔ تاریخ یعقوبی۔ کنزالعمال۔ تاریخ الخمیس)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ کا حضرت علیؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے تھے۔ آپ حضرت علیؓ کی سگی پھوپھی ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب کی بیٹی اروی بنت کریز کے بیٹے تھے۔ حضرت حسینؓ ابن علیؓ کی صاحبزادی حضرت سکینہ بنت حسینؓ کا نکاح

14

حضرت عثمانؓ کے پوتے زید بن عمر بن عثمان سے ہوا۔ دوسری صاحبزادی حضرت فاطمہ بنت حسینؓ کا نکاح بھی حضرت عثمانؓ بن عفان کے دوسرے پوتے عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے ہوا۔ (طبقات۔نسب قریش)

سوال: دور عثمانیؓ میں حضرت علیؓ کی مشاورت کا انداز کیا تھا؟

جواب: آپ مجلس مشاورت میں بھی شامل تھے اور فیصلہ اور قضاء کے معاملات و مسائل میں بھی تعاون کرتے۔ حدود جاری کرنے کے معاملات بھی حضرت علیؓ کے سپرد تھے اور اس سلسلے میں حضرت عثمانؓ سے ان کے تعاون کے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ جمع القرآن کے سلسلے میں مجلس مشاورت میں حضرت علیؓ نے بھی حضرت عثمانؓ کو اس کا مشورہ دیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ فتح الباری۔ الاتقان۔ مجمع الزوائد۔ کنز العمال)

سوال: بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک تھے۔ ایسا کیوں ہوا؟

جواب: شر پسندوں نے حضرت علیؓ کی طرف سے جعلی خط لکھوائے جن میں حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت پر اکسایا گیا تھا۔ حضرت علیؓ نے ان خطوط سے لاعلمی کا اظہار کیا اور قتل عثمانؓ سے خود کو بری الذمہ قرار دیا۔

(طبقات۔البدایہ والنہایہ۔کتاب الفتن)

سوال: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد خلیفہ کے انتخاب کیلئے کون سے گروہ سامنے آئے؟

جواب: بصرہ کے لوگ چاہتے تھے کہ حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کو خلیفہ بنایا جائے۔ کوفی حضرت زبیرؓ بن العوام کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے تھے۔ مصریوں کا ارادہ حضرت علیؓ کو خلیفہ منتخب کرنے کا تھا۔ (طبقات۔البدایہ والنہایہ۔ الاصابہ۔ فتح الباری)

سوال: بتایئے حضرت علیؓ کب خلیفہ منتخب کئے گئے؟

جواب: حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے انکار پر لوگوں نے حضرت علیؓ کو بیعت لینے پر رضا مند کرلیا۔ چنانچہ ۲۴ ذوالحجہ ۳۵ ہجری بروز جمعہ کو مسجد نبوی میں بیعت ہوئی قاتلین عثمانؓ نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی کیونکہ وہ پناہ چاہتے تھے۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرت علی المرتضیٰ)

سوال: حضرت عثمانؓ کے قتل کا قصاص لینے کے لئے مطالبہ ہوا تو حضرت علیؓ نے کیا اختیار کی؟

جواب: حضرت علیؓ چاہتے تھے کہ حضرت عثمانؓ کے والی اور ورثاء کی طرف سے باقاعدہ مقدمہ پیش کیا جائے اور جب اصل قاتلوں کا تعین ہوجائے تو ان سے قصاص لیا جائے۔ ان کا خیال یہ بھی تھا کہ باغیوں کی اس جماعت کے افراد کو قتل کرنے سے ایک اور فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ قصاص لینے میں جلدی نہ کی جائے۔ (فتح الباری۔ مرقاۃ المصابیح۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے قاتلین عثمانؓ سے قصاص لینے کا مطالبہ کیوں کیا؟

جواب: یہ دونوں حضرات مکہ پہنچے جہاں امہات المومنینؓ حج کیلئے تشریف لے گئی تھیں۔ ان سے قتل عثمانؓ کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ ان حضرات کا خیال تھا کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کا فوری قصاص لیا جائے کیونکہ مفسدین اپنی حفاظت کیلئے حضرت علیؓ کی سیاسی پناہ میں آ گئے ہیں۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت معاویہؓ نے قتل عثمانؓ کے قصاص کا کس انداز سے مطالبہ کیا؟

جواب: حضرت نعمان بن بشیرؓ اور دوسرے حضرات شام میں حضرت معاویہؓ کے پاس گئے جو اس وقت وہاں کے گورنر تھے۔ انہیں قتل عثمانؓ کا واقعہ بتایا، حضرت علیؓ کی بیعت کرنے اور شرانگیزیوں کا ذکر کیا۔ ان حضرات نے مطالبہ کیا کہ پہلے قاتلین عثمانؓ سے قصاص لیا جائے ہم پھر خلیفہ کی بیعت کریں گے۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: بتایئے حضرت علیؓ نے اپنی ابتدائے خلافت میں حکام کے بارے میں کیا فیصلے کیے؟

جواب: انہوں نے حضرت عثمانؓ کے مقرر کردہ عمال اور حکام کو متعین کردہ مقامات سے الگ کردیا۔ انہوں نے یمن پر عبداللہ بن عباسؓ کو بصرہ پر سمرہؓ بن جندب یا عثمانؓ بن حنیف کو کوفہ پر عمارہؓ بن شہاب کو، مصر پر قیسؓ بن عبادہ کو اور شام پر سہل بن حنیفؓ کو حاکم مقرر کیا۔ (البدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: حضرت علیؓ کے مقرر کردہ حضرات کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: شام کی سرحد پر حضرت سہل بن حنیفؓ کو حضرت امیر معاویہؓ کے سپاہیوں نے روکا اور پوچھ گچھ کے بعد واپس بھیج دیا۔ اہل مصر کی اکثریت نے قیسؓ بن سعد کو قبول تو کرلیا لیکن بعض لوگوں نے بیعت سے انکار کردیا اور حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو قتل کرنے کا مطالبہ کیا۔ اسی طرح اہل بصرہ میں بھی اختلاف پیدا ہوگیا۔ کوفہ میں طلحہ بن خویلد نے حضرت عثمانؓ کے قتل کے قصاص کا مطالبہ کیا اور حضرت عمارہؓ کو واپس بھیج دیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: مکہ میں کن اکابر صحابہ کا اجتماع ہوا اور انہوں نے کیا فیصلہ کیا؟

جواب: حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت یعلیٰؓ بن امیہ (جو اس وقت یمن کے گورنر تھے) مکہ پہنچے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دوسری امہات سے بات چیت ہوئی۔ یہ سب سمجھتے تھے حضرت عثمانؓ کو بلاوجہ قتل کیا گیا ہے اور سب سے پہلے قصاص کا مسئلہ حل ہونا چاہیے۔ ان سب نے فیصلہ کیا کہ بصرہ پہنچنا چاہیے بہت سے دوسرے لوگ بھی ان کے ساتھ بصرہ روانہ ہوگئے۔

(البدایہ والنہایہ۔ روح المعانی۔ طبقات)

سوال: حضرت علیؓ نے ان حضرات کی روانگی کا سن کر کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: آپ کو اطلاع ملی تو آپ بھی بہت سے صحابہ کرامؓ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بصرہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: دونوں فریق اصلاح احوال چاہتے تھے۔ اس مقصد کیلئے کیا اقدامات کئے گئے؟

جواب: بصرہ کے قریب دونوں طرف کی جماعتیں خیمہ زن ہوئیں اور مصالحت کیلئے بات چیت شروع ہوئی۔ ایک صحابی قعقاعؓ بن عمرو حضرت علیؓ کی طرف سے مصالحانہ گفتگو کیلئے حاضر ہوئے اور ان کی کوششوں سے صلح پر اتفاق ہوا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی حضرت علیؓ کی طرف پیغام بھیجا کہ ان کا یہاں آنا لڑائی کیلئے نہیں بلکہ صلح کیلئے ہے۔ اس طرح دونوں طرف کی اکثریت نے اس بات کو پسند کیا۔ (البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہؓ۔ خلفائے راشدین)

سوال: صلح کے حالات پیدا ہوتے دیکھ کر مفسدین نے کیا سازش کی؟

جواب: دونوں جانب سے صلح کے اقدام کو سراہا گیا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھی حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ سمیت سب کے سب حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کیلئے تیار ہوگئے تو مفسدین کو اس میں اپنی موت نظر آئی۔ انہوں نے حضرت علیؓ کے قتل کی تدبیر بھی شروع کردی اور یہ بھی طے پایا کہ ایک گروہ حضرت علیؓ کی جماعت پر اور دوسرا حضرت عائشہؓ کے حامیوں کی جماعت پر رات کی تاریکی میں حملہ کردے۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت علیؓ کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان جنگ جمل کیوں ہوئی؟

جواب: مفسدین کے حملوں سے دونوں جماعتوں نے سمجھا کہ بدعہدی کی گئی ہے اور پوری شدت سے جنگ کی۔ لیکن ہر فریق کا مقصد اپنا دفاع کرنا تھا۔ تاہم حضرت علیؓ کی فوج غالب آگئی، یہ جنگ رجب ۳۶ ہجری میں ہوئی۔ اس جنگ پر حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ عمر بھر افسوس کرتے

تھے۔ (تاریخ طبری۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ تفسیر قرطبی)

سوال: جنگ جمل سے پہلے حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت طلحہؓ کیسے شہید ہوئے؟

جواب: حضرت زبیرؓ جنگ سے ہٹ کر قریب ہی وادی السباع میں آرام کرنے بیٹھ گئے۔ وہاں ان پر ایک شخص عمرو بن جرموز نے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ حضرت طلحہؓ جنگ سے پہلے صفوں کے درمیان گھوڑے پر سوار تھے کہ اچانک ایک تیر کہیں سے آ کر آپؓ کے گھٹنے پر لگا جس سے آپؓ شہید ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ۔ طبقات۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: حضرت عائشہ صدیقہؓ کب واپس مدینہ روانہ ہوئیں؟ حضرت علیؓ کتنا عرصہ بصرہ ٹھہرے؟

جواب: جنگ جمل کے بعد انہوں نے مدینہ واپسی کا قصد کیا تو حضرت علیؓ نے ضروریات سفر مہیا کیں اور انتہائی عزت واکرام سے مدینہ روانہ کیا۔ حضرت علیؓ نے چندرہ دن بصرہ میں قیام کیا اور دوسرے ضروری انتظام کئے۔

(البدایہ۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت علیؓ نے کوفہ کو اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ کب بنایا؟

جواب: جنگ جمل کے بعد حضرت علیؓ نے مدینہ چھوڑ کر کوفہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ دارالحکومت بھی بصرہ منتقل ہو گیا۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہ)

سوال: کوفہ میں سکونت اختیار کرنے کے بعد حضرت علیؓ نے ملکی انتظامات کیلئے کن امور پر توجہ فرمائی؟

جواب: عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح کی جگہ قیسؓ بن سعد بن عبادہ کو مصر کا گورنر بنایا۔ کچھ عرصے بعد ان کی جگہ محمد بن ابی بکر کو مصر کا والی بنا دیا۔ جنہوں نے حضرت

علیؓ کی جانب سے انتظامات کے ہمدان میں جریرؓ بن عبداللہ اور آذر بائیجان میں اشعثؓ بن قیس کو پیغام بھیجا کہ اپنے علاقے میں حضرت علیؓ کیلئے بیعت لیں۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت علیؓ نے شام کے گورنر حضرت امیر معاویہؓ اور وہاں کے لوگوں سے بیعت کیلئے کیا اقدامات کئے؟

جواب: آپؓ نے اہل شام کی طرف کئی پیغامات بھیجے اور ان سے بیعت لینے میں تعاون چاہا۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: اہل شام سے بیعت کیلئے حضرت علیؓ کا موقف کیا تھا؟

جواب: ان کا کہنا یہ تھا کہ امیر معاویہؓ اور تمام اہل شام پہلے بیعت کریں پھر قصاص عثمانؓ کا مطالبہ کریں اور چونکہ بیشتر مہاجرین وانصار نے ان کی بیعت قبول کر لی تھی۔ اس لئے شامی بھی بیعت کریں۔ ایسا نہ کرنا بغاوت کے زمرے میں آتا ہے اس لئے باغیوں کے خلاف جنگ ہوگی۔ حضرت علیؓ کا کہنا تھا کہ موجودہ حالات میں شرپسندوں کو سزا دینے سے حالات مزید خراب ہوں گے۔

(البدایہ۔ تفسیر قرطبی۔ شرح ترمذی۔ اصابہ)

سوال: حضرت امیر معاویہؓ اور ان کی جماعت بیعت کے بارے میں کیا رائے رکھتی تھی؟

جواب: ان کا کہنا تھا کہ حضرت عثمانؓ ناحق قتل کئے گئے اور ان کے قاتلین حضرت علیؓ کے ساتھ مل گئے ہیں۔ اس لئے پہلے ان سے قصاص لیا جائے ہم بیعت بعد میں کریں گے۔ خلافت کے بارے میں ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ پہلے قاتلوں کو سزا دی جائے یا ہمارے حوالے کیا جائے۔ جب تک شرپسندوں کا پہلے خاتمہ نہیں ہوتا ہم بیعت نہیں کریں گے۔

(فتح الباری۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے دونوں طرف سے بیعت کے بارے میں کیا ردعمل ظاہر کیا گیا؟

جواب: حضرت علیؓ اور ان کے ساتھی پہلے شامیوں سے بیعت چاہتے تھے اس لئے وہ شام جانے کیلئے اپنے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے اور دریائے فرات کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ امیر معاویہؓ بھی اپنا لشکر لے کر نکلے اور صفین کے مقام پر محرم ۳۷ ہجری میں دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: فریقین کے درمیان تنازعہ ختم کرانے کے لئے کیا کوششیں کی گئیں؟

جواب: صلح صفائی کی ابتداء حضرت علیؓ نے اس خط سے کی جو آپ نے امیر معاویہؓ کو حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی کے ہاتھ بھیجا جس میں پہلے بیعت کا کہا گیا تھا۔ حضرت معاویہؓ نے حضرت عمروبن العاصؓ اور دیگر اکابر اہل شام سے مشورے کے بعد کہلا بھیجا کہ جب تک قاتلین عثمانؓ کو قتل نہ کیا جائے یا انہیں ہمارے حوالے نہ کیا جائے بیعت نہیں ہوگی حضرت جریرؓ اس مسئلے سے الگ ہوگئے اور حضرت معاویہؓ کا پیغام کسی اور کے ذریعے بھجوادیا۔ پھر ایک تابعی بزرگ عبیدہ السلمانی نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ صلح کی کوشش کی لیکن ناکام ہوئے۔ ان کے بعد رسول اللہؐ کے دو صحابہ حضرت ابودرداءؓ اور حضرت ابو امامہؓ نے فریقین کو سمجھایا لیکن کامیابی نہ ہوئی آخر وہ بھی الگ ہوگئے۔ پھر ایک اور بزرگ ابو مسلم خولانی نے صلح کیلئے کوشش کی مگر انہیں بھی حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے وہی جواب ملا۔ دونوں طرف سے مراسلت بھی ہوئی لیکن صلح کی کوئی صورت نہ نکلی۔ (فتح الباری۔ تاریخ اسلام۔ سیر اعلام النبلاء۔ البدایہ)

سوال: صفین کے مقام پر صفر ۳۷ ہجری میں حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے لشکروں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ اس میں کون سے اکابر صحابہ شہید ہوئے؟

جواب: حضرت عمار بن یاسر اور حضرت خزیمہؓ بن ثابت حضرت علیؓ کی جماعت کی

طرف سے اہل شام کے ہاتھوں شہید ہوئے اور حضرت عبیداللہؓ بن عمر بن خطاب حضرت ذوالکلاعؓ اور حضرت حوشبؓ حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے اہل عراق کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (البدایہ۔اسوۂ صحابہؓ۔سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے صفین کے مقام پر لڑی جانے والی جنگ کس طرح بند ہوئی؟

جواب: گھمسان کی لڑائی میں شدید قتل عام ہوا تو اہل شام نے تدبیر پیش کی کہ کتاب اللہ (قرآن) کو حکم مان کر فیصلہ کیا جائے۔ حضرت علیؓ نے یہ پیشکش قبول کرلی اور لڑائی بند کردی گئی۔ طے یہ ہوا کہ دونوں طرف سے ایک ایک حکم منتخب کیا جائے جو فیصلہ کرے۔ (البدایہ۔تاریخ طبری۔خلفائے راشدین)

سوال: حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو حکم بنایا گیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے کون تھا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاصؓ کو حکم بنایا اور طے ہوا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں یہ حضرات جو فیصلہ کریں گے وہ منظور ہوگا۔ ان کی بات چیت دومۃ الجندل کے قریبی مقام پر ہوئی۔ یہ واقعہ ۱۰ یا ۱۳ صفر ۳۷ ہجری کا ہے۔

(طبقات۔معجم البلدان۔البدایہ)

سوال: بتایئے حضرت علیؓ شام کیلئے روانہ ہوئے تو آپؓ نے کوفہ میں کس کو اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا؟

جواب: حضرت ابومسعود عقبہ بن عمر انصاریؓ کو کوفہ میں اپنا قائم مقام بنایا تھا۔

(تاریخ طبری۔سیرت سید: حضرت علیؓ)

سوال: بتایئے خوارج کی ابتدا کیسے ہوئی؟

جواب: حضرت علیؓ نے دونوں طرف سے حکم مقرر کرنے کے فیصلے کو تسلیم کرلیا لیکن ان

کی جماعت کے بعض لوگوں نے اس سے اختلاف کیا۔ یہ "اللہ کے سوا کوئی حکم نہیں" کے نعرے لگاتے ہوئے حضرت علیؓ سے الگ ہو کر حروراء کے مقام پر جا ٹھہرے۔ ان کی تعداد بارہ ہزار کے قریب بتائی گئی ہے اور انہیں خوارج کہتے ہیں۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ البدایہ۔ خلفائے راشدین)

سوال: فیصلے کے لئے فریقین کہاں اکٹھے ہوئے اور ان میں کون کون لوگ شامل تھے؟

جواب: رمضان ۳۷ ہجری میں یہ لوگ دومۃ الجندل کے مقام پر جمع ہوئے۔ حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور بعض دوسرے حضرات تھے اور حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے بعض ساتھی شامل تھے۔ دونوں طرف کے مقرر کردہ حکم بھی پہنچ گئے۔ (طبقات۔ البدایہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتائیے تحکیم کیوں ناکام ہوئی؟

جواب: فیصلہ کرنے والے دونوں بزرگوں نے سوچ بچار کے بعد کہا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں کو خلافت اور اپنے منصب سے الگ کر دیا جائے اور اکابرین امت جس کو منصب خلافت کے لائق سمجھیں منتخب کر لیں۔ وہ ان دونوں میں سے کسی کو منتخب کریں یا کسی اور کو۔ بعض مورخین کے مطابق حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ نے عبداللہ بن عمرؓ کو اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمروؓ کو خلیفہ بنانے کی طرف اشارہ کیا۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ حضرت عمروؓ بن العاص نے حضرت معاویہؓ کو امیر منتخب کرنے کی رائے بھی دی۔ کافی بحث کے بعد بھی کوئی متفقہ فیصلہ نہ ہو سکا۔

(البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: تحکیم کی ناکامی کے بعد فریقین نے کیا فیصلہ کیا؟

جواب: فریقین اپنی اپنی جماعتوں کے ساتھ واپس چلے گئے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے

اہل شام سے خلافت کی بیعت لی۔ یہ ذی القعدہ ۳۷ ہجری کا واقعہ ہے۔ حضرت علیؓ اپنی جماعت کے ساتھ باقی علاقوں کے خلیفہ رہے۔ اس طرح اسلامی خلافت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔

(تاریخ ابن خلدون۔ خلفائے راشدینؓ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے جنگ نہروان کب اور کیوں پیش آئی؟

جواب: شعبان ۳۸ ہجری میں نہروان کے مقام پر حضرت علیؓ کے لشکر اور خوارج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ خوارج وہ گروہ تھا جس نے حکم ماننے سے انکار کرتے ہوئے حضرت علیؓ سے بغاوت کردی تھی۔ اس جنگ میں خارجیوں کے بہت سے لوگ مارے گئے جبکہ حضرت علیؓ کی جماعت کے ۷، ۱۲یا ۱۳ آدمی شہید ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ۔ تاریخ ابن خلدون۔ خلفائے راشدین)

سوال: حضرت علیؓ کو شہید کرنے کے لئے خارجیوں نے کیا منصوبہ بندی کی؟

جواب: جنگ نہروان میں بہت سے خارجی مارے گئے تو ان کے دلوں میں حضرت علیؓ کے خلاف انتقام کی آگ بھڑک اٹھی۔ حرم مکہ میں تین خارجی اکٹھے ہوئے۔ ان میں عبدالرحمن بن ملجم نے حضرت علیؓ کو قتل کرنے کی ذمہ داری لی۔ برک بن عبداللہ نے حضرت امیر معاویہؓ کو ختم کرنے کا عہد کیا، اور عمرو بن بکر نے حضرت عمروؓ بن العاص کو قتل کرنے پر رضا مندی ظاہر کی۔ سترہ رمضان کی تاریخ اور صبح کی نماز کے وقت حملہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔

(البدایہ والنہایہ۔ مجمع الزوائد۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت علیؓ کو اپنی شہادت کا کیونکر یقین تھا؟

جواب: روایات میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو ان کی شہادت کی پیش گوئی کئی مرتبہ فرمائی تھی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے بھی حضرت علیؓ کو عراق جانے

سے منع کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وہاں آپ پر تلوار سے حملہ ہوگا تو حضرت علیؓ نے فرمایا یہ بات رسول اللہؐ کے ذریعے مجھے معلوم ہے کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوگا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت علیؓ کیسے شہید کیے گئے؟

جواب: عبدالرحمٰن بن ملجم کوفہ پہنچا۔ حضرت علیؓ صبح کی نماز کیلئے مسجد کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ اندھیرے میں چھپے ابن ملجم نے اپنی مخصوص تلوار آپ کے سر مبارک پر زور سے ماری جو سر میں گہری چلی گئی اور آپ خون سے تربتر ہوگئے۔ لوگوں نے ابن ملجم کو پکڑ لیا۔ نماز تیار تھی آپ نے جعدہ بن ہبیرہ سے فرمایا کہ نماز پڑھائے۔ نماز کے بعد حضرت علیؓ کو اٹھا کر گھر لایا گیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ مجمع الزوائد۔ طبقات)

سوال: حضرت علیؓ نے ابن ملجم کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؓ نے فرمایا: "اگر میں بچ نہ سکوں تو اسے قتل کردیا جائے۔ اور اگر میں زندہ بچ گیا تو جو مناسب سمجھوں گا اس کے ساتھ کروں گا۔"

(البدایہ والنہایہ۔ مجمع الزوائد۔ طبقات)

سوال: وفات سے پہلے حضرت علیؓ نے اپنے جانشین کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: بعض لوگوں نے کہا کہ آپؓ اپنا خلیفہ مقرر فرمائیں تو انہوں نے فرمایا: "میں اپنا خلیفہ مقرر نہیں کرتا۔ نہ تم کو اس بات کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ تم خود اس بات کو جس طرح مناسب سمجھو کر لینا۔" آپؓ نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں فرمایا۔ (البدایہ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت علیؓ نے کب اور کتنی عمر میں شہادت پائی؟

جواب: ۱۷ رمضان ۴۰ ہجری کو صبح کے وقت کوفہ کی جامع مسجد میں آپؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور آپؓ نے تین دن کے بعد تریسٹھ سال کی عمر میں شہادت پائی۔ ان کی شہادت کے بعد ابن ملجم کو قتل کر دیا گیا۔ (البدایہ۔ طبقات۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت علیؓ کے غسل اور کفن دفن کے مراحل کس طرح طے ہوئے؟

جواب: حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے علاوہ آپؓ کے بھتیجے عبداللہ بن جعفر طیارؓ نے غسل دیا اور کفن پہنایا۔ کفن تین چادروں پر مشتمل تھا۔ حضرت حسینؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کوفہ کی مسجد الجامعہ کے قریب الرحبہ کے مقام پر نماز فجر سے پہلے دفن کر دیا گیا۔ یہ قول بھی مشہور ہے کہ آپ کو دارالامارۃ میں دفن کیا گیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی قبر مشہد کے قریب نجف اشرف میں ہے۔ (طبقات۔ البدایہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت علیؓ کی مدت خلافت کتنی تھی اور آپ کے بعد کسے خلیفہ منتخب کیا گیا؟

جواب: آپؓ کی خلافت کی مدت چار سال نو ماہ تھی اور آپؓ کے کفن دفن کے بعد حضرت حسنؓ کو متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا گیا اور عام لوگوں نے آپؓ کی بیعت کی۔ (طبقات۔ البدایہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت علیؓ کی ازواج اور اولاد کے بارے میں بتا دیجئے؟

جواب: آپؓ کی پہلی زوجہ محترمہ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا تھیں جن سے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور محسنؓ حضرت زینب الکبریٰ اور ام کلثوم الکبریٰ پیدا ہوئیں۔ دوسری زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس تھیں (جو پہلے حضرت جعفر طیارؓ اور پھر حضرت ابوبکرؓ کے نکاح میں تھیں) ان سے یحییٰ بن علی پیدا ہوئے۔ تیسری بیوی حضرت امامہ بنت ابی العاص تھیں۔ وہ حضرت زینب بنت رسول اللہ کی صاحبزادی تھیں۔ ان سے ایک بیٹا محمد الاوسط پیدا ہوا۔ بوقت شہادت کے وقت

حضرت علیؓ کے نکاح میں تھیں۔ چوتھی زوجہ حضرت لیلیٰ بنت مسعود بن خالد تھیں۔ ان سے دو صاحبزادے عبیداللہ اورابوبکر تھے۔شہادت علیؓ کے وقت یہ بھی موجود تھیں۔ مؤرخین نے حضرت علیؓ کی اولاد میں چودہ صاحبزادوں اور سولہ صاحبزادیوں کا ذکر کیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ۔طبقات۔نسب قریش)

سوال: حضرت علیؓ کا حلیہ مبارک اور عادات واطوار بتادیجئے؟

جواب: آپؓ کا قد میانہ تھا۔ رنگ گندم گوں، آنکھیں بڑی بڑی، چہرہ پر رونق اور خوبصورت۔ سینہ کشادہ، جسم گٹھا ہوا۔ پیٹ بڑا اور نکلا ہوا۔ سر پر بال نہ تھے۔ غذا اور لباس انتہائی سادہ تھا۔ اگرچہ رسول اللہؐ سے جاگیریں ملیں اور خلفاء سے وظیفہ سے مقرر ہوا لیکن سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کردیتے۔ بہادر تھے اور دشمنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے۔ صائب الرائے تھے۔علم نحو آپؓ نے ایجاد کیا۔ بہت اچھے اشعار کہتے اور تقریر وخطابت میں ماہر تھے۔ تصوف کے اکثر سلسلے حضرت علیؓ پر جاکر ختم ہوتے ہیں۔ مقدمات کے فیصلوں اور قضاء میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔

(ازالۃ الخفاء۔مسند احمد بن حنبل۔صحیح بخاری۔طبقات۔مستدرک)

اہل بیت صحابہؓ

حضرت ابراہیم، حضرت قاسم، حضرت عبداللہ

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے صاحبزادے تھے؟

جواب: تین صاحبزادے جو اللہ کو پیارے ہوگئے تھے۔ (سیرت احمد مجتبیٰ۔سیرت محمدیہ)

سوال: حضورؐ کی کتنی صاحبزادیاں تھیں؟

جواب: چار صاحبزادیاں۔ (سیرت سرور عالم۔ضیاء النبیؐ۔سیرت رسول عربیؐ)

سوال: آپ کی اولاد میں سب سے بڑے کون تھے؟ باقی بچوں کی ترتیب بتائیے؟

جواب: سب سے بڑے حضرت قاسمؓ ان سے چھوٹی حضرت زینبؓ پھر حضرت عبداللہ ان سے چھوٹی حضرت ام کلثومؓ ان سے چھوٹے حضرت رقیہؓ اور سب سے چھوٹی حضرت فاطمہؓ۔ (سیرت سرور عالمؐ۔ سیرت احمد مجتبیٰ۔ انوار محمدیہ۔ سیرت محمدیہ)

سوال: ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے بطن سے کون سی اولاد پیدا ہوئیں؟

جواب: دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔

(انوار محمدیہ۔ سیرت محمدیہ۔ سیرت النبیؐ۔ ازواج مطہرات۔ امہات المومنین)

سوال: آپ کی سب اولادیں بعثت سے پہلے پیدا ہوئیں یا بعد میں؟

جواب: حضرت عبداللہ اور حضرت ابراہیم بعثت کے بعد پیدا ہوئے۔ باقی سب اولادیں بعثت سے پہلے پیدا ہوئیں۔ (رحمۃ للعالمینؐ۔ سیرت رسول عربیؐ)

سوال: حضرت ابراہیمؓ کس کے بطن سے اور کب پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے ۸ھ میں پیدا ہوئے۔

(الرحیق المختوم۔ امہات المومنین۔ بدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ابراہیمؓ بن محمدؐ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: ۱۰ھ میں۔ (رحمۃ للعالمینؐ)

سوال: حضورؐ کے کس صاحبزادے کی وفات کے روز اتفاق سے سورج گرہن تھا؟

جواب: حضرت ابراہیمؓ۔ (رحمۃ للعالمینؐ۔ زاد المعاد)

سوال: کس صاحبزادے کو دفن کرتے وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے؟

جواب: حضرت ابراہیمؓ (صحیح بخاری۔ رحمۃ للعالمینؐ)

سوال: حضورؐ کو ان کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کے ولادت کی خوشخبری کس نے

دی تھی؟

جواب: آپؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافعؓ نے۔ (رحمۃ للعالمینؐ۔ زادالمعاد۔ طبقات)

سوال: آپؐ نے انہیں انعام میں کیا دیا تھا؟

جواب: ایک غلام عطا کیا تھا۔ (رحمۃ للعالمین۔ زادالمعاد۔ طبقات)

سوال: حضورؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کو کس نے دودھ پلایا تھا؟

جواب: حضرت ام سیف ام بردہ بنت منذر بن زید انصاری نے۔

(رحمۃ للعالمینؐ۔ زادالمعاد۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: رسول اللہؐ کے کتنے صاحبزادے تھے؟ نام بتادیجئے؟

جواب: تین صاحبزادے حضرت قاسمؓ، حضرت عبداللہؓ اور حضرت ابراہیمؓ

(سیرت سرور عالمؐ۔ سیرت محمد عربیؐ۔ ازواج مطہرات)

سوال: حضرت قاسمؓ اور حضرت عبداللہؓ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے تھے۔ بتایئے یہ کب پیدا ہوئے؟

جواب: یہ دونوں صاحبزادے بعثت نبوی کے بعد پیدا ہوئے۔ حضورؐ کی باقی سب اولادیں بعثت سے پہلے پیدا ہوئیں۔

(رحمۃ للعالمینؐ۔ سیرت رسول عربیؐ۔ الرحیق المختوم)

سوال: بتایئے حضرت قاسمؓ بن محمدؐ اور حضرت عبداللہؓ بن محمدؐ میں سب سے بڑے کون سے تھے اور سب سے چھوٹے کون سے؟

جواب: ان دونوں صاحبزادوں میں حضرت قاسمؓ بن محمدؐ بڑے اور حضرت عبداللہؓ بن محمدؐ چھوٹے تھے۔

(امہات المؤمنینؓ۔ الرحیق المختوم۔ محمد عربیؐ۔ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی کنیت کیا تھی اور یہ کس صاحبزادے کے نام سے تھی؟

جواب: آپ ﷺ کو سب سے بڑے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ بن محمد ﷺ کی نسبت سے ابوالقاسم کہا جاتا تھا۔

(امہات المومنین۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

حضرت علیؓ بن ابی العاصؓ (نواسہ رسول ﷺ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے سب سے بڑے نواسے کا نام بتادیں؟

جواب: حضرت علیؓ بن ابی العاصؓ۔ ان کی والدہ حضرت زینبؓ بنت رسول ﷺ تھیں اور والد حضرت ابوالعاصؓ تھے۔

(رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ بنات رسول ﷺ)

سوال: نواسہ رسول ﷺ حضرت علیؓ کا نسب نامہ بتادیجئے؟

جواب: علیؓ بن ابی العاصؓ بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بن عبد مناف بن قصی قریشی عبشمی۔

(الانساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت علیؓ بن ابی العاصؓ کا ام المومنین حضرت خدیجہؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ابی العاصؓ، ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے بھانجے تھے۔ وہ ان سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ (سیر الصحابہؓ۔ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت علیؓ بن ابی العاصؓ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: آپ ہجرت نبوی ﷺ سے چھ سات سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔ رضاعت کے دو سال قبیلہ بنی غاضرہ میں گزارے۔ پھر بچپن سے جوانی تک اپنے نانا آنحضرت ﷺ کی آغوش میں گزارا۔ (اسد الغابہ۔ تہذیب۔ اصابہ)

15

سوال: بتائیے فتح مکہ کے دن کون سے صحابی آنحضرتؐ کے پیچھے سواری پر تھے؟

جواب: ۸ ہجری میں فتح مکہ میں داخلے کے وقت رسول اللہؐ نے اپنے نواسے حضرت علیؓ بن ابی العاصؓ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا رکھا تھا۔ وہ اس وقت چودہ سال کے تھے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت علیؓ بن ابی العاصؓ کے والد، والدہ اور نانا نے کب وفات پائی؟

جواب: والد حضرت ابی العاص ۱۲ھ ہجری میں فوت ہوئے، جبکہ والدہ حضرت زینب ۸ ہجری میں وفات پاچکی تھیں۔ نانا حضورؐ کا وصال ۱۱ ہجری میں ہوا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ محمد عربی انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتائیے حضرت علیؓ بن العاصؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۱۵ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جنگ یرموک ہوئی تو حضرت علیؓ بن ابی العاصؓ مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فتح مکہ کے بعد کسی وقت رسول اللہؐ کے سامنے انتقال فرمایا۔ (تاریخ ابن عساکر۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے علیؓ زینبی کن صحابی کو کہا جاتا تھا؟

جواب: نواسہ رسولؐ حضرت علیؓ بن ابی العاصؓ کو ان کی والدہ حضرت زینبؓ بنت رسولؐ کی نسبت سے علیؓ زینبی کہا جاتا تھا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت امام حسنؓ (اہل بیت صحابی، کم سن صحابی، نواسہ رسولؐ)

سوال: حضرت امام حسنؓ کے نام کے معنی بتا دیجئے۔ یہ نام کس نے رکھا؟

جواب: حسن، حُسن سے ہے جس کے معنی ہیں خوبصورتی، جمال، دلکش، خوبصورت، جمیل۔ یہ نام رسول اللہؐ نے رکھا تھا۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت جبرائیلؑ

اللہ کے حکم سے حضورؐ کے لئے اس موقع پر سلام اور ہدیہ تبریک لائے اور فرمایا کہ اس بچے کا نام ہارونؑ کے بیٹے کے نام پر شبر رکھا جائے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میری زبان عربی ہے اور شبر عبرانی کا لفظ ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا تو اس کا نام حسن رکھ لیا جائے جو شبر کا مترادف ہے۔ حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا اس بچے کا نام حسن ہے۔ (منتہی الآمال۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت حسنؓ کب پیدا ہوئے اور کب عقیقہ کیا گیا؟

جواب: آپ کے سن ولادت میں اختلاف ہے۔ ۱۵ رمضان ۳ ہجری، ۴ ہجری اور ۵ ہجری بھی بتایا گیا ہے۔ ولادت کے ساتویں دن رسول اللہؐ نے عقیقہ کیا اور سر کے بالوں کے عوض چاندی یا سونا یا دونوں چیزیں خیرات کیں۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت امام حسنؓ کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: آپؓ رسول اللہؐ کے نواسے، حضرت علیؓ اور حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کے بڑے بیٹے تھے۔ آپؓ کے جدامجد جناب ابوطالب تھے اس طرح آپؓ قریشی اور ہاشمی تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: اپنے نواسے حضرت حسنؓ کے ساتھ حضورؐ کی محبت کا کیا انداز تھا؟

جواب: حضرت حسنؓ کی عمر آٹھ سال تھی کہ رسول اللہؐ نے وصال فرمایا۔ تاہم بچپن میں انہیں حضورؐ کی قربت حاصل رہی۔ آپؐ نے بڑے ناز ونعم سے حضرت حسنؓ کی پرورش فرمائی۔ کبھی انہیں آغوش میں لیے ہوتے، کبھی دوش مبارک پر سوار کراتے۔ ان کی معمولی سی تکلیف پر بھی آپؐ بے قرار ہو جاتے اور روزانہ اپنے نواسے کو دیکھنے کے لئے حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے جاتے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت حسنؓ کی شکل وصورت آنحضرتؐ سے بہت مشابہہ تھی۔ اس لئے شبیہ رسولؐ لقب تھا۔ کنیت ابو محمد اور ریحانۃ النبی خطاب تھا۔ آپ کو کن دوسرے القابات سے نوازا گیا؟

جواب: آپ کو بہت سے القابات دیئے گئے۔ جن میں تقی، زکی، سید، سبط، ولی، مجتبٰے، طیب، تقی، امین حجت، بر، زاہد، صفوۃ اللہ، الناصح، القائم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہؓ۔ کنزالعمال)

سوال: بتایئے حضرت حسنؓ نے سب سے پہلے کس جنگ میں حصہ لیا؟

جواب: دور رسالت اور عہد صدیقی فاروقی میں ان کا بچپن اور لڑکپن تھا۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں جوان ہو چکے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے طبرستان کی فتح کے لئے مجاہدین میں شامل ہوئے۔ یہ فوج کشی حضرت سعیدؓ بن العاص کی سرکردگی میں ہوئی۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ اسلام۔ طبقات)

سوال: دور صدیقی اور فاروقی میں حضرت حسنؓ کی کیا مصروفیات رہیں اور ان دونوں خلفاء کے حضرت حسنؓ سے کیسے روابط تھے؟

جواب: خلیفہ اوّل اور دوم کے دور میں حضرت حسنؓ کم سنی کی وجہ سے نہ تو کسی جنگ میں حصہ لے سکے اور نہ کوئی اہم ذمہ داری ادا کر سکے۔ تاہم دونوں خلفاء کے ساتھ ان کے روابط اچھے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اکثر حضرت امام حسنؓ کو گود میں اٹھا لیتے پیار کرتے اور ان سے ان کے نانا (رسول اللہؐ) کی باتیں کرتے۔ حضرت حسنؓ بھی خلیفہ اوّل کا احترام کرتے۔ حضرت عمرؓ بھی حضرت حسنؓ سے محبت بھرا سلوک کرتے، انہیں پیار اور چاہت کی نظروں سے دیکھتے۔ اکثر فرماتے کہ مجھے حضورؐ کے ارشاد کے مطابق حضرت حسنؓ کو دیکھ کر حضورؐ کے چہرے کا ایک رخ اور حضرت حسینؓ کو دیکھ کر رسول اللہؐ کے چہرے کا دوسرا رخ

انور یاد آجاتا ہے۔ اور میں حسنینؓ کو دیکھ لوں تو میرے سامنے حضورؐ آجاتے ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت امام حسنؓ کے لئے بھی پانچ ہزار ماہانہ وظیفہ مقرر فرمایا۔ (سیر الصحابہؓ۔ بخاری۔ فتوح البلدان۔ تاریخ الخلفاء)

سوال: حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے دور میں حضرت حسنؓ کی کیا خدمات تھیں اور ان خلفائے کرام سے کیسے روابط رہے؟

جواب: حضرت عثمانؓ کے دور میں حضرت حسنؓ جوان ہو چکے تھے اس لئے طبرستان کی تسخیر میں حصہ لیا۔ حضرت عثمانؓ سے بھی ان کے روابط اچھے تھے۔ باغیوں نے قصر عثمانی کا محاصرہ کیا تو حضرت علیؓ نے دوسرے نوجوانوں کے ساتھ حضرت حسنؓ کو بھی ان کی حفاظت کے لئے مامور کیا۔ باغی چھت پر چڑھ کر اندر گھس گئے اور حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ حضرت علیؓ کو خبر ہوئی تو آپؓ نے حضرت حسنؓ کو طمانچہ مارا کہ تم نے کیسی حفاظت کی۔ حضرت علیؓ حضرت امام حسنؓ کے والد اور خلیفہ چہارم تھے۔ حضرت حسنؓ نے جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے حصہ لیا۔

(تاریخ الخلفاء۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اخبار الطوال۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد لوگوں کے اصرار پر حضرت حسنؓ خلیفہ بنے۔ کونسے علاقے آپ کے زیر نگیں تھے؟

جواب: امیر معاویہؓ کے زیر نگین علاقے کے علاوہ باقی سارے مسلم علاقے کے لوگوں نے آپؓ کی بیعت کی اور ان کی خلافت تسلیم کی۔ اس وقت کوفہ دارالخلافہ تھا۔ مسلمانوں کی کثیر تعداد نے حضرت امام حسنؓ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت قیسؓ بن سعد انصاری تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت امام حسنؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان کشمکش کا آغاز کیسے ہوا اور اس کا کیا انجام ہوا؟

جواب: امیر معاویہؓ نے حضرت علیؓ کی شہادت کے ساتھ ہی اپنی مکمل خلافت کا اعلان کر کے فوجی پیش قدمی شروع کر دی۔ سب سے پہلے عبداللہ بن عامر کریزؓ کو مقدمۃ الجیش کے طور پر آگے بڑھایا جو انبار سے ہوتے ہوئے مدائن کی طرف بڑھے۔ حضرت حسنؓ کو خبر ہوئی تو وہ بھی کوفہ سے مدائن روانہ ہوئے۔ ساباط پہنچ کر اپنی فوج میں کمزوری محسوس ہوئی۔ اور سپاہیوں میں جنگ سے پہلوتہی کے آثار دیکھے تو تقریر فرمائی لیکن بعض لوگوں پر اثر نہ ہوا۔ اور بدمزگی پیدا ہوئی تو آپؓ مدائن روانہ ہو گئے۔ راستے میں جراح بن قبیصہ خارجی نے حملہ کر کے زانوئے مبارک زخمی کر دیا۔ حضرت حسنؓ نے مدائن کے قصر ابیض میں زخم بھرنے تک آرام کیا پھر عبداللہ بن عامر سے مقابلے کے لئے نکلے۔ امیر معاویہؓ بھی انبار پہنچے حضرت حسنؓ کے سپہ سالار قیس بن عامر کو گھیر لیا۔ دوسری طرف حضرت حسنؓ اور عبداللہ بن عامر مقابلے پر آ گئے۔ حضرت حسنؓ کے ساتھیوں نے جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اور پیچھے ہٹنے لگے۔ حضرت حسنؓ اس بات کو محسوس کرتے ہی مدائن آ گئے۔ عبداللہ بن عامر نے بڑھ کر مدائن کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت حسنؓ ساتھیوں کی بزدلی کی وجہ سے امیر معاویہؓ سے صلح کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ (طبقات۔ اخبار الطوال۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔)

سوال: حضرت حسنؓ نے امیر معاویہؓ سے صلح کے لئے کیا شرائط پیش کیں؟

جواب: انہوں نے عبداللہ بن عامر کے ذریعے یہ شرائط امیر معاویہ تک پہنچائیں:

(۱) کوئی عراقی محض بغض و کینہ کی وجہ سے نہیں پکڑا جائے گا۔

(۲) بلا استثناء سب کو امان دی جائے گی۔

(۳) اہواز کا تمام خراج حضرت حسنؓ کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔

(۴) حسینؓ کو دو لاکھ سالانہ الگ سے دیا جائے گا۔

(۵) کوفہ کے بیت المال کا تمام روپیہ آپ کو دیا جائے گا۔

(۶) بنی ہاشم کو عطیات ومراعات میں بنی عبد شمس (بنوامیہ) پر ترجیح دی جائے گی۔

ان شرائط کو امیر معاویہؓ نے منظور کر لیا اور اپنی مہر لگا کر معززین وعمائدین کی شہادتیں لکھوا کر حضرت حسنؓ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت حسنؓ کوفہ چلے گئے۔ امیر معاویہؓ وہاں آ کر ان سے ملے اور شرائط کی زبانی بھی تجدید ہوئی۔

(طبقات۔ اخبار الطوال۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت حسنؓ کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: آپ کی شہادت زہر خورانی سے ہوئی۔ تاریخ میں آتا ہے کہ یہ زہر ان کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے دیا تھا۔ آپؓ زہر خورانی کے تیسرے دن بہ اختلاف روایت ربیع الاول ۴۹ ہجری یا ۵۰ یا ۵۱ ہجرت میں 47یا48 سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔ عامل مدینہ سعیدؓ بن العاص نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنت البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

(استیعاب۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ مروج الذہب)

سوال: حضرت امام حسنؓ کب خلافت سے دستبردار ہوئے؟

جواب: ربیع الاول ۴۱ ہجری، ربیع الثانی ۴۱ ہجری اور جمادی الاول ۴۱ ہجری بھی بتایا گیا۔

(طبقات۔ اخبار الطوال۔ نبی کریم کے عزیز واقارب)

سوال: نواسۂ رسول سیدنا حضرت امام حسنؓ کی ازواج کے نام بتادیجئے؟

جواب: شادیوں کے سلسلے میں آپؓ کو غلط شہرت دی گئی ہے تاہم آپ نے متعدد

شادیاں کیں جن میں ام البشر بنت ابومسعود بن عتبہ، خولہ بنت منصور بن ریان، فاطمہ بنت ابومسعود عقبہ بن عمر، ام اسحاق بنت طلحہ، رملہ، ام الحسن، تقفیہ، امراء القیس اور جعدہ بنت اشعث، ۹ بیویوں کے نام ملتے ہیں۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ اخبار الطوال اسدالغابہ۔ نبی کریمؐ کے عزیز و اقارب)

سوال: سیدنا حضرت امام حسنؓ کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے نام بتادیں؟

جواب: بارہ صاحبزادے حضرت زید، حضرت حسن مثنیٰ، حضرت حسین اثرم، حضرت طلحہ، حضرت اسماعیل، حضرت حمزہ، حضرت یعقوب، حضرت عبداللہ، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت عمر، حضرت ابوبکر اور حضرت قاسم تھے ان میں صرف دو صاحبزادوں حضرت زید بن حسنؓ اور حضرت حسن مثنیٰ سے نسل چلی۔ آپ کی پانچ صاحبزادیاں فاطمہ، ام سلمہ، ام عبداللہ، ام الحسین اور ام الحسن تھیں۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ نبی کریمؐ کے عزیز و اقارب)

سوال: بتایئے حضرت حسنؓ کے کن صاحبزادوں نے اپنے چچا حضرت امام حسینؓ کے ساتھ کربلا میں جام شہادت نوش کیا؟

جواب: حضرت ابوبکر بن حسنؓ، حضرت عمر بن حسنؓ، حضرت عبداللہ بن حسنؓ اور حضرت قاسم بن حسن واقعہ کربلا میں شہید ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن ہشام)

حضرت امام حسینؓ (نواسہ رسول، شہید کربلا، کم سن صحابی)

سوال: نواسہ رسول سیدنا حضرت امام حسینؓ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب شہید تھا۔ آپ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: حضرت امام حسینؓ بروز سہ شنبہ ۳ شعبان ۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ساتویں دن عقیقہ کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے حسین نام رکھا کیونکہ آپ

حسن و جمال میں بھی باکمال تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ تاریخ ابن ہشام۔ نبی کریمؐ کے عزیز و اقارب)

سوال: بتایئے رسول اللہ کو حضرت حسینؓ سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: حضرت حسینؓ سے حضورؐ بے پناہ محبت فرماتے تھے۔ کبھی گود میں اٹھاتے کبھی کندھے پر بٹھاتے تھے۔ آپ جب بھی نبی اکرمؐ کے پاس تشریف لاتے تو حضورؐ آپ کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ نبی کریم کے عزیز و اقارب)

سوال: دور رسالت اور عہد صدیقی و فاروقی میں حضرت حسنؓ کم عمری کی وجہ سے کسی جنگی معرکے میں حصہ نہ لے سکے۔ آپ نے سب سے پہلے دور عثمانی کے بعض معرکوں میں ایک سپاہی کی حیثیت سے حصہ لیا۔ بتایئے آپ شہادت عثمانی کے وقت کہاں تھے؟

جواب: جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کیا اور انہیں شہید کرنا چاہتے تھے تو حضرت علیؓ نے اپنے دونوں بیٹوں حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو حضرت عثمانؓ کے گھر کے دروازے پر حفاظت کے لئے بھیجا۔ باغیوں نے چھت سے کود کر حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا تو حضرت علیؓ بہت ناراض ہوئے۔ انہوں نے حضرت امام حسینؓ کے تھپڑ مارا اور حضرت حسنؓ کے گھونسا مارا کہ تم دونوں نے اپنے فرائض میں غفلت کی جس سے باغی گھر کے اندر گھس گئے۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ تاریخ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے سیدنا حسینؓ نے یزید کی بیعت سے کیوں انکار کر دیا تھا؟

جواب: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد امیر معاویہؓ نے حکومت سنبھالی، پھر وصال سے پہلے اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ یزید بدکردار اور شراب خور شخص تھا۔ اکابر مسلمانوں اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑاتا تھا۔ وہ کسی

لحاظ سے بھی خلافت کی جانشینی یا خلیفہ بننے کا اہل نہیں تھا۔ اس لئے سیدنا امام حسینؓ نے اسے جانشین یا خلیفہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

(اخبار الطوال۔ تاریخ ابن خلدون۔ البدایہ والنہایہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: مدینہ میں حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ نے لوگوں سے اس بات پر بیعت لی کہ یزید کو خلیفہ تسلیم نہیں کریں گے پھر حضرت عبداللہؓ ابن زبیرؓ اور بعد میں حضرت حسینؓ مکہ آ گئے۔ مکہ میں حضرت عبداللہؓ بن زبیر اور حضرت امام حسینؓ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: مدینہ کے لوگوں کی بیعت پر یزید نے مدینے کے گورنر ولید بن عتبہ کو معزول کر کے عمرو بن سعید بن عاص کو مدینے کا گورنر بنا دیا۔ یزید نے عمرو بن سعید کو لکھا کہ مکہ پر عبداللہؓ بن زبیرؓ قابض ہو گئے ہیں۔ انہیں گرفتار کر کے پابہ زنجیر دمشق روانہ کرو۔ عمرو نے ایک بڑی فوج مکہ بھیجی جس نے حضرت عبداللہؓ بن زبیر کی فوج سے شکست کھائی۔ آخر حجاج بن یوسف کی سرکردگی میں مزید فوج بھیجی گئی جس کے ساتھ خونریز جنگ میں حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ شہید ہو گئے۔ اور حضرت امام حسینؓ کو کوفہ والے مسلسل خط لکھ کر اپنی حمایت کا یقین دلا رہے تھے اور اپنے پاس بلا رہے تھے اور یزید کے مقابلے میں بیعت کرنے پر تیار تھے۔ بار بار کی یقین دہانیوں اور اصرار پر حضرت امام حسینؓ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کو صورت حال معلوم کرنے اور پوشیدہ طور پر لوگوں سے بیعت لینے کے لئے کوفہ روانہ فرمایا۔

(تاریخ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ طبقات)

سوال: کوفہ والوں نے حضرت مسلم بن عقیل کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: حضرت مسلم بن عقیل کوفہ پہنچ کر مختار بن عبیدہ کے مکان پر ٹھہرے۔ لوگ جوق

درجوق آ کر بیعت کرنے لگے۔ پہلے ہی دن بارہ ہزار افراد نے بیعت کی۔ حضرت مسلم بن عقیل نے بیعت کا حال حضرت امام حسینؓ کو لکھ بھیجا اور کوفہ آنے کا کہا۔ یہ خط ان کے پاس قیس اور عبدالرحمٰن نامی دو شخص لے کر گئے تھے۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: یزید کو حضرت مسلم بن عقیل کے بیعت لینے کی اطلاع ملی تو اس نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: عبداللہ بن مسلم، عمارہ بن عتبہ اور ابی معیط نے یزید کو خطوط لکھے کہ کوفہ کے امیر نعمان بن بشیر کمزوری دکھا رہے ہیں اس لئے فوراً کوئی طاقتور گورنر کوفہ بھیجیں جو حضرت مسلم بن عقیل کو گرفتار کر کے لوگوں سے بیعت فسخ کرائے اور حضرت حسینؓ کو کوفہ میں داخل ہونے سے روکے۔ یزید نے اپنے آزاد کردہ غلام سرجون سے مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ عراق کو بچانے کے لئے عبیداللہ بن زیاد کے سوا کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے ابن زیاد کو کوفہ بھیج دیا۔ (تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ نبی کریمؐ کے عزیز و اقارب)

سوال: حضرت مسلم بن عقیل کب شہید ہوئے اور حضرت امام حسینؓ کب کوفہ کے لئے روانہ ہوئے؟

جواب: حضرت مسلم بن عقیل کو ابن زیاد نے شہید کر ڈالا۔ کوفہ والوں نے ان کی کوئی مدد نہ کی۔ حضرت امام حسینؓ اس تمام صورتحال سے ناواقف تھے۔ ۳ ذی الحجہ ۶۰ ہجری میں حضرت مسلم بن عقیل شہید ہوئے اور اسی دن حضرت امام حسینؓ مکہ سے کوفے کے لئے روانہ ہوئے۔ عمرو بن العاص اور عبداللہ بن عباسؓ نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی مگر آپ کوفہ روانہ ہو گئے۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: "اہل کوفہ کے دل تو آپ کے ساتھ ہیں لیکن ان کی تلواریں آپ کی حمایت میں بلند نہیں ہوسکتیں۔" یہ الفاظ کس نے امام حسینؓ سے کہے تھے؟

جواب: مکہ اور کوفہ کے درمیان صفاح کے مقام پر عربی کے مشہور شاعر فرزدق سے ملاقات ہوئی تو حضرت امام حسینؓ نے اس سے کوفہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب میں یہ الفاظ کہے تھے۔

(تاریخ ابن خلدون۔ آل رسول نبی کریمؐ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے حضرت امام حسینؓ کو کب اور کن کے ہاتھ خط روانہ کیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن جعفر کو حضرت امام حسینؓ کی روانگی کی اطلاع ملی تو انہوں نے مدینے سے ایک خط لکھ کر حضرت امام حسینؓ کو کوفے جانے سے منع کیا جس میں خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ کوئی آپ کو شہید کر دیں گے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے یہ خط اپنے بیٹوں عون اور محمد کے ہاتھ بھیجا تھا۔ یہ دونوں بھی صفاح کے قریب حضرت امام بانی مقام سے ملے اور خط پیش کیا۔ حضرت حسینؓ نے واپسی سے انکار کر دیا اور ان دونوں کو بھی اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھ گئے۔ (تاریخ اسلام۔ تاریخ ابن خلدون۔ آل رسول۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب)

سوال: حضرت امام حسینؓ شراف سے آگے بڑھے تو حر بن یزید نے اپنی فوج کے ساتھ انہیں روکا۔ انہوں نے واپس جانا چاہا تو واپس بھی جانے نہیں دیا۔ حضرت امام حسینؓ شمال کی جانب بڑھتے ہوئے قادسیہ کے قریب پہنچے تو وہاں انہیں کس صورتحال کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: حر آپ کے پیچھے پیچھے تھا۔ حضرت حسینؓ پھر قادسیہ سے کربلا میں آ کر مقیم ہو گئے۔ عمرو بن سعد جو کہ بڑی فوج لے کر قادسیہ میں ٹھہرا ہوا تھا وہ بھی کربلا

پہنچ گیا۔ (طبقات۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ اسلام)

سوال: یکم محرم ۶۱ ہجری کو حضرت حسینؓ کربلا پہنچے اور دوسرے دن عمرو بن سعد پہنچا۔ اس نے حضرت امامؓ سے کیا کہا؟

جواب: عمرو بن سعد نے کہا: "بے شک آپ یزید کے معاملے میں خلافت کے زیادہ مستحق ہیں۔ لیکن خدا کو منظور نہیں کہ حکومت وخلافت آپ کے خاندان میں رہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ اگر آپ حکومت کا خیال چھوڑ دیں تو آپ کو آزاد کیا جاسکتا ہے ورنہ آپ کی جان کو خطرہ ہے اور ہمیں آپ کو گرفتار کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔"

(تاریخ ابن خلدون۔ اخبار الطوال۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت امام حسینؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے فرمایا: "میں اس وقت تم سے تین باتیں کہتا ہوں جسے چاہو میرے لئے منظور کرلو۔ پہلی یہ کہ مجھے واپس مکہ جانے دو تاکہ میں وہاں پہنچ کر عبادت الٰہی میں مصروف ہوجاؤں۔ دوسری یہ کہ مجھے کسی سرحد کی طرف نکل جانے دو تاکہ میں کفار سے لڑتا ہوا شہید ہوجاؤں۔ تیسری یہ کہ مجھے یزید کے پاس دمشق جانے دو۔ تم میرے پیچھے پیچھے اپنے اطمینان کی غرض سے چل سکتے ہو۔ میں یزید کے پاس جاکر براہ راست معاملے طے کرلوں جیسا کہ میرے بھائی امام حسنؓ نے امیر معاویہؓ سے طے کیا تھا۔"

(طبقات۔ تاریخ ابن خلدون۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب)

سوال: ابن سعد نے حضرت امام حسینؓ کا پیغام عبیداللہ بن زیاد تک پہنچایا تو اس نے کیا جواب دیا؟

جواب: عبیداللہ بن زیاد خوش ہوا کہ حضرت حسینؓ یزید کی بیعت کرلیں گے لیکن وہاں

شمر ذی الجوشن بھی موجود تھا۔ اس نے مشورہ دیا کہ امام حسینؓ کو قتل کر دو۔ کیونکہ یزید کے ہاں ان کے مقابلے میں تمہاری عزت نہ رہے گی۔ چنانچہ ابن زیاد نے عمرو بن سعد کو لکھ بھیجا کہ یہ تینوں باتیں منظور نہیں۔ حضرت حسینؓ اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دیں اور میرے ہاتھ پر یزید کی بیعت کریں۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت امام حسینؓ سے جنگ کی نوبت کس طرح پہنچی؟

جواب: حضرت امام حسینؓ نے کہا کہ ابن زیاد کے ہاتھ پر یزید کی بیعت کرنے سے مر جانا بہتر ہے۔ اسی خط و کتابت میں ایک ہفتہ گزر گیا۔ ابن زیاد کو فکر لاحق ہوئی۔ اس نے ابن سعد کو غصے بھرا خط لکھا اور جنگ شروع نہ کرنے پر گرفتاری کی دھمکی دی۔ پھر شمر کو بھی فوج دے کر کربلا روانہ کیا کہ اگر تم نے حسینؓ کو گرفتار نہ کیا یا سر کاٹ کر میرے پاس نہ آئے تو تمہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس کا چوبدار جویرہ بن تمیمی یہ خط لے کر ۹ محرم ۶۱ ہجری کو ابن سعد کے پاس پہنچا۔ ابن سعد نے فوج کو جنگ کے لئے تیاری کا حکم دے دیا۔ اسی شام شمر بھی کربلا پہنچ گیا۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ ابن ہشام)

سوال: بتایئے شمر نے حضرت علیؓ کے کن چار بیٹوں کے لئے ابن زیاد سے امان مانگی تھی؟

جواب: اس نے کہا کہ میری بہن ام البنین بنت حرام حضرت علیؓ کی بیوی تھی جس کے بطن سے پیدا ہونے والے چار بیٹے عبیداللہ، جعفر، عثمان اور عباس بھی اپنے بھائی حسینؓ کے ساتھ میدان کربلا میں ہیں۔ ان چاروں کی جان کو امان دے دیں۔ ابن زیاد نے امان نامہ لکھ کر مہر لگائی اور شمر کے حوالے کر دیا۔

(آل رسول۔ تاریخ طبری۔ نبی کریمؐ کے عزیز و اقارب)

سوال: ۹ محرم ۶۱ ہجری کی رات کو حضرت حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کو پانی سے محروم کر دیا گیا۔ ۱۰ محرم کو کس انداز سے جنگ ہوئی؟

جواب: لشکر حسینؓ کی طرف سب سے پہلا تیر عمرو بن سعد نے چلایا۔ جنگ سے پہلے حضرت امام حسینؓ نے کوفہ والوں کو ان کے خطوط اور وفاداری کے وعدے یاد دلائے لیکن کسی نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ جنگ شروع ہوئی تو حضرت حسینؓ کے ساتھیوں اور اہل خانہ نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ ایک ایک کر کے شہید ہوتے چلے گئے۔ خیمے میں مردوں میں صرف حضرت علی اوسط زین العابدین رہ گئے جو بیمار تھے۔ حضرت امامؓ تنہا رہ گئے لیکن اس بہادری اور جرأت سے لڑے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ پر چاروں طرف سے نیزوں، تیروں اور تلواروں سے حملے ہو رہے تھے۔

(تاریخ طبری۔ آل رسول۔ تاریخ ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت امام حسینؓ کو کب اور کیسے شہید کیا گیا؟

جواب: آپ دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ آپ کے جسم پر تیر کے چھیالیس زخم آئے۔ ایک اور روایت کے مطابق ۳۳ زخم نیزے کے اور ۳۴ زخم تلوار کے بھی تھے۔ گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا تو آپ نے پیدل لڑنا شروع کر دیا۔ لڑائی سے پہلے حر بھی اپنے ساتھیوں سمیت حضرت حسینؓ کے ساتھ آ ملا تھا اور وہ سب بھی شہید ہو گئے۔ شمر نے چھ آدمیوں کو ساتھ لے کر آپ پر حملہ کیا۔ ایک نے تلوار کے وار سے حضرت حسینؓ کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا۔ دایاں ہاتھ اس قدر زخمی تھا کہ تلوار اٹھانی مشکل تھی۔ اسی دوران سنان بن انس نے آپ کے شکم میں نیزہ مارا اور آپ شہید ہو گئے۔ شمر یا اس کے حکم سے کسی دوسرے شخص نے حضرت حسینؓ کا سر کاٹ کر لیا۔ ابن زیاد کے حکم سے دس گھوڑ سواروں نے

آپ کے جسد مبارک کو خوب کچلا۔ آپ کا سر مبارک اور اہل بیت کوفہ میں ابن زیاد کے پاس بھیج دیئے گئے۔ تیسرے روز شمر کے ساتھ ایک فوجی دستے کی نگرانی میں یہ قیدی اور سر مبارک دمشق روانہ کیا گیا۔ چند دن مہمان رکھنے کے بعد اس تباہ حال قافلے کو مدینہ روانہ کر دیا گیا۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ تاریخ ابن ہشام)

سوال: حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے فضائل بیان کریں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کو اپنے دونوں نواسوں سے بے حد محبت تھی آپ ﷺ فرمایا کرتے:

☆ حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

☆ حضرت حسنؓ کے بارے میں فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اس کے ذریعے اللہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

☆ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرتے ہیں ان کو بھی تو اپنا محبوب بنا لے۔

☆ اے اللہ! میں حسنؓ سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی جو اس سے محبت کرے۔

☆ حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔ جو حسینؓ سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔

☆ اے اللہ! میں حسینؓ سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

☆ میرا یہ بیٹا (حسینؓ) ارض عراق میں قتل ہوگا۔ تم میں سے جو موجود ہو اسے چاہیے کہ اس کی مدد کرے۔

☆ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ جنتی شخص کو دیکھے، اسے چاہیے کہ حضرت حسینؓ بن علی کو دیکھ لے۔

☆ جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے ان دونوں کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

(ابن ماجہ۔ ترمذی۔ الکبیر۔ مستدرک حاکم۔ بخاری و مسلم۔ مجمع الزوائد)

﴿عشرہ مبشرہ صحابہؓ﴾

حضرات

ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی، ابوعبیدہ بن الجراح، زبیر بن العوام، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، طلحہ بن عبیداللہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت عامرؓ بن عبداللہ القرشی (ابوعبیدہ)

(بدری صحابی، سپہ سالار، مہاجر حبشہ و مدینہ، صاحب الشجرہ)

سوال: عامرؓ بن عبداللہ کا سلسلہ نسب گیارہویں پشت میں رسول اللہؐ سے جاملتا ہے۔ بتایئے آپؓ کب اسلام لائے؟

جواب: آپؓ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔

(طبقات۔ تہذیب۔ اصحاب بدر۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت عامرؓ بن عبداللہ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپؓ نے پہلی مرتبہ ۵ نبوی میں حبشہ اور پھر مدینہ طیبہ ہجرت کی۔

(مہاجرین۔ اسوۂ صحابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر)

سوال: جنگ احد میں حضرت عامرؓ بن عبداللہ کے دو دانت کس طرح ٹوٹے؟

جواب: جب حضورؐ زخمی ہوئے تو آپکی خود کی کڑیاں چہرہ مبارک میں کھب گئیں۔ حضرت عامرؓ نے اپنے دانتوں سے خود کی میخیں نکالیں۔ پہلی میخ نکالنے پر ایک دانت ٹوٹ گیا اور دوسری میخ نکالنے پر دوسرا۔ لیکن اس کے باوجود چہرہ

حسین لگتا تھا۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عامرؓ بن عبداللہ کی کنیت ابوعبیدہ تھی لقب بتا دیجئے؟

جواب: آپؓ کو رسول اللہؐ نے امین الامت! امین اور امین حق کے القاب دیئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ عشرہ مبشرہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت عامرؓ کا تعلق قریش کی شاخ بنو فہر سے تھا۔ والدین کے نام بتا دیں؟

جواب: آپؓ کے والد کا نام عبداللہ تھا لیکن حضرت عامر نے اپنی کنیت ابو عبیدہ سے شہرت پائی اور اپنے دادا کی نسبت سے الجراح کہلائے۔ والدہ کا نام امیمہؓ بنت غنم تھا۔ فہر پر سلسلہ نسبت حضورؐ سے جا ملتا ہے۔

(اشراف الانساب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوعبیدہ عامرؓ ہجرت نبوی سے ۴۳ یا ۴۰ سال قبل پیدا ہوئے۔ بتایئے آپؓ کب اسلام لائے؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں حضرت ابوبکرؓ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات۔ المغازی۔ استیعاب۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت ابوعبیدہؓ عامر نے دو مرتبہ ہجرت کی۔ بتایئے کن علاقوں کی طرف؟

جواب: ۲ نبوی میں مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلے میں شامل ہوئے اور ۱۳ نبوی میں مدینہ روانہ ہوئے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ مہاجرین)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہاں قیام کیا؟

جواب: کچھ عرصہ قبا میں حضرت کلثومؓ بن الہدم کے مہمان رہے پھر حضورؐ نے حضرت سعدؓ بن معاذ یا حضرت ابوطلحہؓ کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔

(تیج مصر۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابوعبیدہ عامرؓ نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی؟

جواب: غزوۂ بدر میں۔ اگرچہ صحیح بخاری میں اصحاب بدر کی فہرست میں ان کا نام نہیں لیکن بہت سے اہل سیر نے لکھا ہے کہ انہوں نے جنگ بدر میں شرکت کی اور اپنے والد عبداللہ بن الجراح کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: دور رسالت کے حوالے سے حضرت ابوعبیدہؓ کے چند خاص فضائل کیا ہیں؟

جواب: آپؓ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بدری صحابی کہلائے۔ اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ اصحاب عشرہ مبشرہ اور اصحاب الشجرہ میں سے بھی ہیں۔

(صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوعبیدہؓ تمام غزوات وسرایا میں شریک ہوئے۔ چند ایک کا نام بتادیں؟

جواب: غزوۂ احد، خندق، فتح مکہ، حنین، تبوک طائف، خیبر، سریہ ابوعبیدہ، سریہ ذات السلاسل، سریہ سیف البحر۔ (زاد المعاد والمغازی۔ طبقات۔ سیرۃ حلبی)

سوال: کیا حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے صلح حدیبیہ اور غزوہ فتح مکہ میں شرکت کی تھی؟

جواب: جی ہاں! آپؓ نے صلح حدیبیہ میں شامل ہوکر بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا بلکہ صلح نامہ پر بطور گواہ آپ نے بھی دستخط کئے۔ اور فتح مکہ میں زرہ پوش مجاہدین کے ایک دستے کی قیادت کی۔ (زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ المغازی)

سوال: رسول اللہؐ نے کس موقع پر حضرت ابوعبیدہؓ کو امین الامت کا خطاب دیا؟

جواب: ۹ ہجری میں نجران کے وفد کی آمد کے موقع پر ان کو بارگاہ رسالتؐ سے یہ لقب ملا۔ (صحیح مسلم۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد پیدا ہوا تو حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کا بھرپور ساتھ دیا۔ بتایئے شام اور ایران کی فتح میں حضرت

ابوعبیدہؓ نے کیا کارنامے انجام دیئے؟

جواب: حضرت ابوعبیدہؓ کو خلیفۃ الرسولؐ نے سات ہزار مجاہدین کے ساتھ حمص روانہ کیا۔ وہ بصریٰ اور مآب کو فتح کرتے ہوئے جابیہ پہنچے اور حضرت ابوبکرؓ کو مزید فوج بھجوانے کے لئے خط لکھا۔ چنانچہ انہوں نے مدینہ سے امدادی فوج روانہ کردی اور حضرت یزیدؓ بن ابی سفیانؓ۔ حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ اور حضرت عمروؓ بن العاص کو بھی اپنی فوجیں لے کر حضرت ابوعبیدہؓ کی مدد کے پیغامات بھیجے۔ (سیرت ابن ہشام۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: بتایئے اجنادین کی جنگ کن فوجوں کے درمیان لڑی گئی؟

جواب: امدادی فوجیں حضرت ابوعبیدہؓ کے پاس پہنچ گئیں اور حضرت خالدؓ بن ولید بھی ان سے آ ملے تو انہوں نے اجنادین میں رومیوں کا مقابلہ کیا۔ ۲۸ جمادی الاوّل ۱۳ ہجری کی شدید لڑائی کے بعد مسلمانوں نے فتح پائی۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: معرکہ اجنادین کے بعد دوسرا بڑا معرکہ کب اور کہاں ہوا؟

جواب: حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے دمشق کا محاصرہ کرلیا۔ اسی دوران مدینہ میں حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی اور حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ بنے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ فصیل پھاند گئے اور شہر کے دروازے کھول دیئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ اپنی فوج کے ساتھ اندر داخل ہوگئے۔ اہل شہر نے ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کرلی۔ حضرت خالدؓ کو اس کا علم نہیں تھا۔ وہ شہر کے دوسرے حصے میں عیسائیوں سے لڑتے لڑتے وسط میں پہنچے تو حضرت ابوعبیدہؓ سے ملاقات پر حقیقت حال کا علم ہوا۔ چنانچہ انہوں نے جنگ روک دی۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ الفاروق۔ فتوح الشام)

سوال: بتایئے حضرت ابوعبیدہؓ نے دمشق کے بعد کن شہروں کو فتح کیا؟

جواب: فحل کی لڑائی میں اردن کے شہر بیسان کو پھر مرج الروم اور حمص فتح کیا۔ ان کے بعد حماۃ، قنسرین، معرۃ النعمان اور لاذقیہ پر قبضہ کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ الفاروق۔ فتوح البلدان)

سوال: رومیوں نے مسلمانوں سے شکست کا بدلہ لینے کیلئے کیا منصوبہ بندی کی؟

جواب: قیصر روم نے مسلمانوں کو شام سے نکالنے کے لئے اپنے تمام مقبوضہ علاقوں سے فوجیں طلب کر کے انطاکیہ میں جمع کر دیں۔ ان میں آرمینیہ، الجزیرہ، اور قسطنطینیہ کے علاقے شامل تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ الفاروق۔ فتوح الشام)

سوال: بتایئے مسلمانوں نے دمشق، حمص اور بعض دوسرے علاقے کیوں خالی کر دیئے؟

جواب: مسلمان جرنیلوں نے باہمی مشورے سے تمام مقبوضہ علاقوں سے فوجیں ہٹالیں اور انہیں ایک جگہ دریائے یرموک کے کنارے جمع کر دیا۔ ان علاقوں کے باشندوں کو جزیے کی رقم واپس کر دی گئی۔

(طبقات۔ الفاروق۔ تاریخ ابن خلدون۔ فتوح البلدان)

سوال: جنگ یرموک کب لڑی گئی؟ اس میں فریقین کے سپاہیوں کی تعداد کیا تھی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں رجب ۱۵ ہجری میں رومیوں اور مسلمانوں کے درمیان لڑی جانے والی اس جنگ میں مسلمان تیس اور چالیس ہزار کے درمیان تھے جبکہ رومی لشکر دو لاکھ فوجیوں پر مشتمل تھا۔

(الفاروق۔ فتوح الشام۔ تاریخ طبری۔ خالد سیف اللہ)

سوال: بتایئے بیت المقدس کب اور کیسے فتح ہوا؟

جواب: یرموک کی خونریز جنگ میں ستر ہزار رومی مارے گئے اور باقی بھاگ گئے۔ ہرقل بھاگ کر قسطنطنیہ چلا گیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ یرموک کی فتح کے بعد قنسرین، حلب اور انطاکیہ فتح کر کے بیت المقدس روانہ ہوگئے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے بیت المقدس کا پہلے ہی محاصرہ کر رکھا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ جو نہی بیت المقدس پہنچے تو عیسائیوں نے ہمت ہاردی اور صلح کی درخواست کی۔ لیکن یہ شرط رکھی کہ خلیفہ المسلمین حضرت عمر فاروقؓ خود بیت المقدس آ کر معاہدہ صلح کریں۔ (الفاروق۔ تاریخ اسلام۔ سیرت ابن اسحاق۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت ابوعبیدہؓ نے بیت المقدس کی فتح کے بارے میں حضرت عمرؓ کو خط لکھا تھا۔ بتایئے انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: امیر المؤمنین خط ملتے ہی چند مہاجرین وانصار صحابہؓ کے ساتھ بیت المقدس تشریف لے گئے۔ (الفاروقؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے کرنے کا معاہدہ کن کے درمیان اور کہاں ہوا؟

جواب: جابیہ کے مقام پر معاہدہ لکھا گیا اور مسلمانوں کی طرف سے حضرت عمرؓ فاروق اور بعض دوسرے اکابر صحابہؓ نے دستخط کئے۔ یہ معاہدہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان تھا۔ (الفاروق۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب)

سوال: بیت المقدس کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ نے کس صحابیؓ کو والئ شام مقرر کیا؟

جواب: حضرت ابوعبیدہ عامرؓ کو والئ شام مقرر کیا گیا۔ وہ امیر لشکر بھی تھے۔ انہوں نے دونوں حیثیتوں سے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔

(الفاروقؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: ۱۷ ہجری میں رومیوں نے ایک بڑے لاؤ لشکر سمیت حمص پر حملہ کردیا۔ اس کا

کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: حضرت ابوعبیدہؓ نے ان کا بھرپور مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی۔ اس طرح رومیوں کی طاقت کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہوگیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: طاعون کی ایک خوفناک وبا پھیلی تھی۔ بتایئے کب اور کہاں؟

جواب: ۱۸ ہجری میں شام اور عراق میں۔ یہ وبا طاعون عمواس کے نام سے مشہور ہے جس میں ہزاروں مسلمان فوت ہوگئے تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ الفاروقؓ۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: بتایئے حضرت ابوعبیدہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: دوسرے مسلمانوں کی طرح حضرت ابوعبیدہ عامرؓ بھی طاعون عمواس سے متاثر ہوئے۔ وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے فوجوں کو وبازدہ علاقے سے جابیہ لے گئے۔ یہاں پہنچتے ہی ان پر بیماری کا شدید حملہ ہوگیا۔ مرض بڑھا تو آپ نے حضرت معاذؓ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور آخر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کردی اس وقت ان کی عمر اٹھاون سال تھی۔ حضرت معاذؓ بن جبل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عمواس۔ بیسان یا فحل میں دفن کیا گیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ الفاروق۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوعبیدہؓ عامر نے اپنے پیچھے کتنے اہل خانہ کو چھوڑا؟

جواب: ایک اہلیہ ہند بنت جابر جن سے دولڑکے یزید اور عمیر پیدا ہوئے۔ ایک روایت میں دو بیویوں کا ذکر بھی ہے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت زبیرؓ بن العوام (عشرہ مبشرہ، بدری صحابی مہاجر حبشہ ومدینہ)

سوال: حضرت زبیرؓ بن العوام کا لقب حواریٔ رسول تھا۔ ان کا سلسلہ نسب بتا دیجئے؟

جواب: آپ کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی سلسلہ نسب ہے۔ (سیرۃ الصحابہؓ۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت زبیرؓ بن العوام کا سلسلہ نسب قصی پر آنحضرتؐ سے مل جاتا ہے۔ ان کو رسالت مآبؐ سے اور کیا نسبت تھی؟

جواب: وہ حضورؐ کے ماموں زاد بھائی تھے کیونکہ وہ حضورؐ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب کے فرزند تھے۔ سرور عالمؐ حضرت زبیرؓ بن العوام کے پھوپھا تھے کیونکہ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ حضرت زبیرؓ کی پھوپھی تھیں۔ حضرت زبیرؓ سردار انبیاءؐ کے ہم زلف بھی تھے کیونکہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بڑی بہن حضرت اسماءؓ حضرت زبیرؓ کی بیوی تھیں۔

(اسدالغابہ۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ طبقات۔ ازواج مطہرات)

سوال: حضرت زبیرؓ بن العوام کب پیدا ہوئے اور کتنی عمر میں اسلام قبول کیا؟

جواب: ہجرت نبوی سے تقریباً اٹھائیس سال پہلے پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں والد فوت ہوگئے تھے اس لئے چچا نوفل بن خویلد نے سرپرستی کی۔ والدہ حضرت صفیہؓ بعثت نبوی کے آغاز میں ہی اسلام لائیں۔ حضرت زبیرؓ آٹھ، بارہ یا سولہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے تو چچا دشمن بن گیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرالصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت زبیرؓ کا چچا انہیں چٹائی میں لپیٹ کر دھونی دیتا تھا۔ بتائیے آپ نے تنگ آکر کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت زبیرؓ پہلے حبشہ چلے گئے اور کچھ عرصہ بعد مکہ آ کر تجارت شروع کی۔ رسول اللہؐ کی ہجرت کے وقت تجارتی قافلے کے ساتھ شام گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر راستے میں حضورؐ سے ملاقات ہوئی تو حضورؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں سفید کپڑے ہدیۃً پیش کئے۔ تھوڑے عرصے بعد اپنی والدہ اور بیوی کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ (طبقات۔ اسدالغابہ۔ مہاجرین۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت زبیرؓ نے مدینہ میں کہاں قیام کیا اور ذریعہ معاش کیا اختیار کیا؟

جواب: کچھ مدت قبا میں قیام کے بعد مدینہ چلے گئے۔ حضورؐ نے حضرت سلمہؓ بن سلامہ بن وقش کے دینی بھائی بنا دیا۔ حضورؐ نے بنونضیر میں ایک نخلستان اور دوسری جگہ کچھ زمین عطا فرمائی۔ بعد میں انہوں نے زراعت کے ساتھ تجارت بھی شروع کر دی۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ مہاجرین۔ اصحاب بدر)

سوال: بتایئے حضرت زبیرؓ نے دور رسالت کے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد، غزوۂ خندق، غزوۂ بنی قریظہ، غزوۂ فتح مکہ، غزوۂ خیبر، غزوۂ حنین، غزوۂ طائف، غزوۂ تبوک میں شرکت کی۔ صلح حدیبیہ اور بہت سے دوسرے موقعوں پر بھی حضرت زبیر بن العوام حضورؐ کے ہمرکاب رہے۔

(المغازی۔ اصحاب بدر۔ استیعاب۔ اصابہ۔ صحیح بخاری)

سوال: غزوۂ بدر کے دن حضرت زبیرؓ کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ حضورؐ کی نظر پڑی تو کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''آج مسلمانوں کی مدد کے لئے ملائکہ بھی زرد عمامے باندھ کر آسمان سے اترے ہیں۔'' (طبقات۔ اسدالغابہ۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: جنگ بدر میں حضرت زبیرؓ نے قریش کے نامی بہادر ابو ذات الکرش عبیدہ بن سعید بن عاص کو جس برچھی سے قتل کیا اسے کیا مقام ملا؟

جواب: حضرت زبیرؓ نے لاش پر پاؤں رکھ کر بڑی مشکل سے وہ برچھی نکالی۔ اس

طرح اس برچھی کا پھل مڑ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ برچھی حضرت زبیرؓ سے مانگ لی اور وفات تک اپنے پاس رکھی۔ حضور ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ نے برچھی مانگ لی۔ پھر یہ فاروق اعظمؓ کے قبضے میں آئی۔ ان کے بعد حضرت زبیرؓ نے واپس مانگ لی اور بعد میں حضرت عثمان غنیؓ نے برچھی طلب کر لی۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ اور آل علیؓ کے پاس پہنچی۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ان سے لے لی اور تاحیات اپنے پاس رکھی۔

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرالصحابہؓ۔ شمع پروانے)

سوال: غزوۂ احد اور غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت زبیرؓ نے دو سرداران قریش کو قتل کیا۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: غزوۂ احد میں مشرکین کے علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ کو اور غزوۂ خندق کے دوران نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ کو۔ بعض روایات میں ہے کہ غزوۂ احد میں حضرت زبیرؓ نے طلحہ کو نہیں بلکہ اس کے بیٹے کلاب بن طلحہ کو قتل کیا۔

(المغازی۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ زادالمعاد)

سوال: حضور ﷺ نے کن دو صحابہؓ کے لئے فداک ابی وامی کے الفاظ استعمال کئے؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت زبیرؓ بن العوام کے علاوہ کسی اور صحابی کے لئے یہ الفاظ نہیں فرمائے۔ حضرت زبیرؓ جب حضور ﷺ کے حکم پر بنو قریظہ کی خبر لائے تو آپ ﷺ نے خوش ہو کر یہ الفاظ فرمائے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ شمع پروانے)

سوال: بتایئے حضرت زبیرؓ بن العوام نے خلافت راشدہ کے دور میں کن مشہور جنگوں اور اہم کاموں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد خلافت میں شام کی فتح کے دوران جنگ یرموک میں، مصر پر چڑھائی کے موقع پر فسطاط اور سکندریہ کی فتح میں نمایاں حصہ لیا۔

ایک بار حضرت عثمانؓ حج کے لئے نہ جاسکے تو حضرت زبیرؓ کو امیر حج مقرر کیا۔ باغیوں کے محاصرے کے دوران حضرت عثمانؓ کی حفاظت کے لئے اپنے بڑے فرزند حضرت عبداللہؓ کو مامور فرمایا اور جان پر کھیل کر ان کی شہادت اور تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ سیرۃ النبیؐ۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت زبیرؓ بن العوام نے کب اور کیسے شہادت پائی؟

جواب: جنگ جمل کے موقع پر حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت طلحہؓ اور کئی دوسرے صحابہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ تھے۔ دوسری طرف امیر المؤمنین حضرت علیؓ کے ساتھ بھی جلیل القدر صحابہؓ کی ایک کثیر تعداد تھی۔ جمادی الاول ۳۶ ہجری کو جنگ جمل ہوئی۔ لڑائی سے پہلے حضرت علیؓ تنہا گھوڑے پر سوار ہو کر میدان میں تشریف لے گئے اور حضرت زبیرؓ کو پکار کر کہا: "ابو عبداللہ! کیا تمہیں یاد ہے جب ہم دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رسول اللہؐ کے سامنے سے گزرے تھے۔ حضورؐ نے تم سے سوال کیا تھا۔ تم علیؓ کو دوست رکھتے ہو؟ جب تم نے اثبات میں جواب دیا تو حضورؐ نے فرمایا تھا۔ ایک دن تم ناحق علی سے لڑو گے۔" حضرت علیؓ یہ بات یاد دلا کر واپس لشکر میں چلے گئے۔ لیکن حضرت زبیرؓ کا ارادہ بدل گیا اور وہ جنگ سے کنارہ کش ہو کر بصرہ روانہ ہو گئے۔ ایک شخص عمرو بن جرموز نے گھوڑے پر تعاقب کیا۔ حضرت زبیرؓ نے بصرہ پہنچ کر اپنے غلاموں کو تمام ساز و سامان کے ساتھ بصرہ سے روانہ ہونے کی ہدایت کی اور خود بصرہ کی آبادی سے دور نکل گئے۔ راستے میں ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ابن جرموز نے بھی ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت مانگی۔ لیکن بعد میں غداری کی اور حضرت زبیرؓ کو حجدے کی حالت میں شہید کر دیا۔ اس وقت ان کی عمر چونسٹھ سال تھی۔ انہیں اپنی جانثے شہادت وادی

السباع میں ہی دفن کیا گیا۔ (درمنثور۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہؓ۔ شمع رسالت کے پروانے)

سوال: حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ کی شہادت پر کیا فرمایا؟

جواب: ابن جرموز، حضرت زبیرؓ کی زرہ، تلوار اور سر لے کر حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ حضرت علیؓ اس کے کام کو سراہیں گے۔ مگر آپؓ نے تلوار پر حسرت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے فرمایا: "اس تلوار نے بار بار رسول اللہؐ کے سامنے دشمنوں کے دل بادل ہٹائے۔ اے ابن صفیہؓ کے قاتل تجھے جہنم کی بشارت ہو۔" (درمنثور۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ شمع رسالت کے پروانے)

سوال: حضرت زبیرؓ بن العوام کے اہل خانہ کی تفصیل بتا دیجئے؟ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت زبیرؓ نے مختلف اوقات میں سات شادیاں کیں۔ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ، حضرت زینبؓ بنت مرثد، حضرت ام کلثومؓ بنت عقبہ، حضرت ام خالدؓ بنت خالدؓ بن سعد، ربابؓ بنت انیف، حلالؓ بنت قیس، عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل۔ وفات کے وقت چار بیویاں، نو لڑکے اور نو لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑیں۔ لڑکوں میں حضرت عبداللہؓ، حضرت عروہؓ اور حضرت منذرؓ حضرت اسماءؓ کے بطن سے تھے اور مصعبؓ جو حضرت ربابؓ کے بطن سے تھے تاریخ میں زیادہ مشہور ہوئے۔ حضرت زبیرؓ سے اڑتیس احادیث مروی ہیں۔

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ الانساب الاشراف)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

(سپہ سالار، بدری صحابی، صاحب الشجرہ، مہاجر مدینہ، اصحاب عشرہ مبشرہ)

سوال: حضرت سعد بن ابی وقاص کی کنیت ابو اسحٰق ہے۔ آپؓ بدری صحابی ہیں۔ آپ

کو اور کیا اعزاز حاصل ہے؟

جواب: آپؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اور آپؓ کو رسول اللہؐ سے رجل صالح کا لقب ملا۔ (سیرۃ الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضورؐ سے مل جاتا ہے۔ والد اور والدہ کا حضورؐ سے رشتہ بتادیں؟

جواب: حضورؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اور حضرت سعدؓ کے والد ابی وقاص کی چچازاد بہن۔ حضرت سعدؓ کے والد رشتہ میں حضورؐ کے ماموں ہوئے اور حضرت سعدؓ ماموں زاد بھائی۔ حضرت سعد کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان تھا اور وہ بنو امیہ سے تھیں۔ (الانساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ ہجرت نبوی سے تیس برس قبل پیدا ہوئے۔ بتایئے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ سے سترہ یا انیس سال کی عمر میں بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ تیسرے یا ساتویں مسلمان تھے۔ دارارقم میں تربیت حاصل کی۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: "ماں! تم مجھے بے حد عزیز ہو لیکن تمہارے قالب میں خواہ ہزار جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے ہر جان نکل جائے تب بھی اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔" بتایئے یہ الفاظ کس صحابیؓ کے ہیں؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے۔ ان کی والدہ حمنہ اپنے آبائی مذہب پر تھی۔ بیٹے کے اسلام لانے پر رنج ہوا تو بول چال کھانا پینا چھوڑ دیا۔ تین دن تک بھوکی پیاسی رہی اور دین ترک کرنے پر اصرار کیا تو حضرت سعدؓ نے یہ الفاظ کہے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ حیوانی۔ تذکرہ صحابہؓ)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے سب سے پہلے حق کی خاطر خونریزی کی۔ بتائیے وہ کیسے؟

جواب: اسلام کے ابتدائی دنوں میں مسلمان چھپ کر پہاڑوں کی سنسان گھاٹیوں میں عبادت کرتے۔ ان میں حضرت سعدؓ بھی تھے۔ ایک دن چند مشرکین ادھر آ نکلے اور نماز پڑھتے دیکھ کر مسلمانوں پر آوازے کسنے لگے۔ حضرت سعدؓ اونٹ کی ایک ہڈی پکڑ کر مشرکین پر پل پڑے۔ ایک مشرک کا سر پھٹ گیا۔

(استیعاب۔ سوجیدائی۔ جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بھی تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہے۔ بتائیے آپؓ نے مدینہ کب ہجرت کی؟

جواب: ۱۳ نبوی میں حضرت سعدؓ نے اپنے چھوٹے بھائی عمیرؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی اور اپنے بڑے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کے مکان میں ٹھہرے۔ عتبہ نے جنگ بعاث سے قبل مکہ میں ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور قصاص کے ڈر سے بھاگ کر مدینہ آ گئے تھے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت سعدؓ نے سریہ عبیدہؓ بن حارث، سریہ حمزہؓ اور سریہ عبداللہؓ بن جحش میں عام سپاہی کی حیثیت سے شرکت کی اور سریہ سعدؓ بن ابی وقاص میں آٹھ مجاہدین کی قیادت کی۔ بتائیے وہ اور کن غزوات میں شامل ہوئے؟

جواب: غزوہ بواط، غزوۂ بدر، غزوۂ احد، احزاب، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں خاص طور پر حصہ لیا۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: بتائیے راہ حق میں سب سے پہلے تیر کس صحابی نے چلایا؟

جواب: سریہ عبیدہ بن حارث میں اگرچہ لڑائی کی نوبت نہیں آئی مگر حضرت سعدؓ نے قریش کی طرف تیر چلا ہی دیا۔ (سیرت ابن ہشام۔ صحیح بخاری)

سوال: بتایئے غزوۂ بواط میں لشکر کا جھنڈا کس کے پاس تھا؟

جواب: دو سو صحابہ کرامؓ کے لشکر کا سفید جھنڈا حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے پاس تھا۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: جنگ بدر میں حضرت سعدؓ نے مشرکین کے بہادر سعید بن عاص کو قتل کر کے اس کی تلوار ذوالکتیفہ پر قبضہ کر لیا۔ حضورؐ نے انہیں کیا فرمایا؟

جواب: وہ تلوار لے کر حضورؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے وہیں رکھ دو۔ کیونکہ ابھی مال غنیمت کے بارے میں حکم نہیں آیا تھا۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے ایسا ہی کیا۔ لیکن انہیں تلوار نہ ملنے پر افسوس تھا۔ اسی وقت سورہ انفال کی آیت نازل ہوئی تو حضورؐ نے انہیں تلوار لینے کی اجازت دے دی۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: جنگ احد میں حضورؐ فرماتے تھے: ''اے سعدؓ تیر چلاؤ۔ میرے ماں باپ تجھ پر قربان'' کس سعد کے بارے میں؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے بارے میں۔ جب مشرکین حضورؐ کے قریب آگئے تھے تو حضورؐ اپنے ترکش سے تیر نکال کر حضرت سعدؓ کو دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے۔ اس دن حضرت سعدؓ نے ایک ہزار تیر چلائے۔

(اسد الغابہ۔ بخاری۔ زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ صحابہ کرامؓ کا عہد زریں)

سوال: ''خدا کی قسم عتبہ سے زیادہ میں کسی شخص کے خون کا پیاسا نہیں ہوا؟'' یہ الفاظ حضرت سعدؓ نے کیوں کہے؟

جواب: حضرت سعدؓ کے بڑے بھائی عتبہ نے غزوۂ احد میں مشرکین کا ساتھ دیا تھا۔ اس نے حضورؐ پر پتھر پھینکا تھا جس سے آپؐ کا چہرۂ مبارک زخمی ہو گیا تھا۔

حضرت سعدؓ کو یہ حرکت یاد رہی اور آپؓ یہ فرمایا کرتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بیعت رضوان میں شامل تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی۔ حضورؐ نے آپؓ کو کیا بشارت دی؟

جواب: بیعت میں حصہ لینے والے سب صحابہؓ کو جنت کی بشارت ملی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعدؓ شدید بیمار ہو گئے اور زندگی سے مایوس ہو کر حضورؐ سے کہا کہ میں مکہ کو راہ حق میں چھوڑ چکا ہوں۔ یہاں نہیں مرنا چاہتا۔ رسول اللہؐ نے ان کے چہرے اور شکم پر ہاتھ پھیرا اور شفا کیلئے دعا فرمائی۔ دعا قبول ہوئی۔ وہ تندرست ہو کر مدینہ گئے اور پھر ان کی قیادت میں مجاہدین اسلام نے ایرانیوں کا مقابلہ کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت سعدؓ کو کس قبیلے کا عامل مقرر کیا تھا؟

جواب: ۱۱ ہجری میں حضورؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ بنے تو آپؓ نے حضرت سعدؓ کو بنو ہوازن کا عامل مقرر کیا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ الصدیق)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعدؓ کو ایرانیوں کے خلاف کس بڑی جنگ میں لشکر کا امیر بنایا لیکن وہ عملی حصہ نہ لے سکے؟

جواب: ۱۴ ہجری میں جنگ قادسیہ کیلئے بنو ہوازن کے تین ہزار مجاہدین اور مدینہ کے چار ہزار سرفروشوں سمیت تیس ہزار کے لشکر کا امیر مقرر کیا گیا لیکن وہ عرق النساء یا دنبل کے پھوڑے کی وجہ سے عملی طور پر خود جنگ میں حصہ نہ لے سکے۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ الفاروق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے جنگ قادسیہ میں کس طرح حصہ لیا؟

جواب: آپؓ نے حضرت خالدؓ بن عرفطہ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ وہ میدان جنگ کے قریب زمانہ قدیم کے ایک محل کے بالا خانے کی دوسری منزل میں تکیے کے سہارے بیٹھ کر کاغذ کے پرزوں پر ہدایات لکھ کر حضرت خالدؓ کی طرف بھیجتے رہے۔ (اسد الغابہ۔ الفاروق۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: بتائیے جنگ قادسیہ میں کونسی مشہور مرثیہ گو صحابیہؓ اور ان کے بیٹوں نے حصہ لیا؟

جواب: حضرت خنساءؓ نے اپنے چار بیٹوں سمیت جہاد میں حصہ لیا۔ ان کے چاروں بیٹے جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ الفاروق)

سوال: جنگ قادسیہ میں تین دن لڑائی کی شدت رہی۔ بتائیے ان دنوں کو کیا نام دیئے گئے ہیں؟

جواب: پہلے دن کو ''یوم الارماث'' کہتے ہیں۔ اس دن ہزارہا ایرانی ہلاک ہوئے جبکہ پانچ اور چھ سو کے درمیان مسلمان شہید ہوئے۔ دوسرے دن کو ''یوم الاغواث'' کہا گیا ہے۔ اس دن دس ہزار ایرانی مارے گئے جبکہ دو ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ تیسرے دن کو ''یوم العماس'' کا نام دیا گیا ہے۔ اس لڑائی میں تیس ہزار ایرانی ہلاک ہوئے۔ اس جنگ میں مجموعی طور پر آٹھ ہزار کے قریب مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ (الفاروق۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: جس رات قادسیہ کا معرکہ سر ہوا اسے کیا کہتے ہیں؟ ایرانی سردار رستم کو کس نے قتل کیا؟

جواب: اس رات کو ''لیلۃ الہریر'' کا نام دیا گیا ہے۔ اس خونیں معرکے میں ایرانی لشکر کے سردار رستم کو ایک مسلمان مجاہد ہلال بن علقمہ نے قتل کیا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ موشیانی)

سوال: جنگ قادسیہ کے دوسرے دن شام سے کس صحابی کی سرکردگی میں تازہ کمک پہنچی؟

جواب: حضرت قعقاع بن عمرو تمیمی کی سرکردگی میں ایک ہزار جانباز پہنچ گئے۔ انہیں حضرت عبیدہؓ بن الجراح نے حضرت سعدؓ کی مدد کیلئے بھیجا تھا۔

(الفاروق۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے ایرانیوں کا قومی پرچم "درفش کاویانی" کس جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا؟

جواب: جنگ قادسیہ میں۔ اس جنگ میں بے شمار مال غنیمت بھی مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ (سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات۔ الفاروق)

سوال: قادسیہ کی فتح کے بعد حضرت سعدؓ نے بابل اور آس پاس کے علاقے فتح کئے۔ بتایئے مجاہدین نے دریا میں گھوڑے کب ڈالے؟

جواب: ایران کا پایہ تخت مدائن دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے پر تھا۔ حضرت سعدؓ اپنے لشکر کے ساتھ اس کی طرف بڑھے تو ایرانیوں نے دریا کا پل توڑ دیا اور تمام کشتیاں دوسرے کنارے پر لے گئے۔ حضرت سعدؓ نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ تمام مجاہدین نے بھی ان کی پیروی کی اور آخر سب دریا پار کر گئے۔

(الفاروق۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھوں مدائن کیسے فتح ہوا؟

جواب: ایرانی پہلے تو حضرت سعدؓ کی سرکردگی میں مجاہدین کو دریا پار کرتے دیکھتے رہے۔ پھر "دیو آگئے۔ دیو آگئے" کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان میں یزدگرد بھی شامل تھا۔ حضرت سعدؓ مدائن میں داخل ہوئے تو ہر طرف سناٹا تھا۔ کسریٰ کے پرشکوہ محلات، دوسری عظیم الشان عمارتیں اور سرسبز باغات اب مسلمانوں کے قبضے میں تھے۔ (الفاروق۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے مدائن سے مسلمانوں کو کتنا مالِ غنیمت حاصل ہوا؟

جواب: مسلمانوں کو کروڑوں دینار کا مالِ غنیمت ملا جس میں نادر و نایاب چیزیں شامل تھیں۔ ان میں نوشیرواں کا زرنگار تاج۔ شاہی حکام کے جڑاؤ خنجر، زرہیں، خود، تلواریں، طلائی اونٹنی اور اس کا طلائی سوار۔ خالص سونے کا بہت بڑا گھوڑا اور اس کا سونے کا سوار جس کے سر پر ہیروں کا تاج تھا۔ ایوان کسریٰ کا طلائی فرش جس کا رقبہ ساٹھ مربع گز تھا اور جس پر بیش قیمت جواہرات لگے ہوئے تھے۔ مسلمان مجاہدین نے تمام چیزیں امیر کے پاس جمع کرائیں۔ حضرت سعدؓ نے مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ مدینہ روانہ کیا اور باقی سب مجاہدین میں تقسیم کر دیا۔ (الفاروق۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: مدائن کے بعد حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے اور کون سے علاقے فتح کئے؟

جواب: جلولا، حلوان، موصل، تکریت اور ماسبذان کے علاوہ عراق عرب کی آخری حد تک تمام علاقے فتح کئے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں مزید فتوحات سے روک دیا اور مفتوحہ علاقوں کا والی بنا کر حکم دیا کہ ان علاقوں کا نظم و نسق بہتر بنائیں۔

(الفاروق۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے کوفہ کا شہر کب اور کس نے آباد کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے ۱۷ ہجری میں کوفہ کا شہر آباد کیا اور دارالامارت بھی مدائن سے کوفہ منتقل کر دیا۔ مدائن میں مسلمانوں کو آب و ہوا راس نہیں آتی تھی۔ اس لئے نیا شہر بسانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ نے اپنی امارت کے دوران کوفہ اور آس پاس کے علاقوں میں کون سے رفاہی کام کئے؟

جواب: چھوٹی چھوٹی نہریں کھدوا کر پانی کا انتظام کیا۔ دریاؤں پر بہت سے پل اور شہروں میں مسافرخانے بنوائے۔ ذاتی رقم سے کئی مکتب اور مدرسے قائم کیے۔ فوج میں تنخواہ کی تقسیم کا عمدہ انتظام کیا اور کوفہ کو فوجی لحاظ سے عالم اسلام کی سب سے بڑی چھاؤنی بنادیا۔ (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ بن وقاص کو امارت سے کیوں سبکدوش کردیا؟

جواب: قیام کوفہ کے دوران میں اہل کوفہ کی ایک جماعت حضرت سعدؓ کے خلاف ہوگئی۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ سعدؓ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ اگرچہ تحقیق پر یہ شکایت غلط نکلی تاہم حضرت عمرؓ نے ملکی مصلحت کی بنا پر ۲۱ ہجری میں حضرت سعدؓ کو واپس مدینہ بلالیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ الفاروق۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ۲۳ ہجری میں حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ علالت کے دوران خلافت کے لئے آپؓ نے کن چھ صحابہ کے نام لیے؟

جواب: حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔

(خلفائے راشدین۔ الفاروق۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ کب دوبارہ کوفے کے والی مقرر ہوئے اور کب سبکدوش ہوئے؟

جواب: ۲۴ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ نے مسند خلافت پر بیٹھتے ہی حضرت سعدؓ کو دوبارہ کوفے کا امیر مقرر کیا۔ ۲۶ ہجری میں مہتمم بیت المال حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے اختلاف ہوگیا تو حضرت عثمانؓ نے انہیں سبکدوش کردیا۔

(خلفائے راشدین۔ الفاروق۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کب فوت ہوئے، کس نے نماز جنازہ پڑھائی اور کہاں دفن ہوئے؟

جواب: ۵۵ہجری میں اسی برس کی عمر میں مدینہ سے دس میل دور مقام عقیق میں وفات پائی۔ نماز جنازہ مدینہ میں والئ مدینہ مروان بن الحکم نے پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ (البدایہ والنہایہ۔ جرنیل صحابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت سعدؓ نے کتنی شادیاں کیں۔ آپ نے کتنی اولاد پیچھے چھوڑی؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے مختلف اوقات میں متعدد نکاح کئے اور اٹھارہ لڑکوں اور اٹھارہ لڑکیوں کا کتب سیرت میں نام ملتا ہے۔

(البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا حلیہ بتادیجئے؟ آپ کے خاص عادات وخصائل کیا تھے؟

جواب: گٹھا ہوا سڈول جسم۔ لمبے قد کے جوان۔ رنگ گندمی۔ سینہ چوڑا۔ گنگھریالے بال۔ پاکیزہ عادات واخلاق کے مالک تھے۔ جرات وشجاعت کے علاوہ تحمل وبردباری، زہد وتقویٰ، سخاوت وہمدردی، عجز وانکساری اور ایثار وقربانی جیسے بہت سے خاص وصف آپؓ میں موجود تھے۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ جرنیل صحابہؓ)

حضرت سعیدؓ بن زیدؓ - (بدری/صاحب الشجرہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعیدؓ بن زید کا لقب ابو الاعور تھا۔ آپؓ کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ان کے والد حضرت زیدؓ کا تعلق قریش کے قبیلے بنو عدی سے تھا جو کہ عمرو بن نفیل کے بیٹے اور حضرت عمر فاروقؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت سعیدؓ کی

والدہ فاطمہ بنت بعجہ کا تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔

(طبقات۔ انساب الاشراف۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے دین ابراہیمی کے پیروکار کس شخص کو تنہا ایک امت کے برابر کہا؟

جواب: حضرت سعیدؓ کے والد حضرت زید کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ''زید قیامت کے دن تنہا ایک امت کی حیثیت سے اٹھیں گے۔'' ایک اور موقع پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ زید بن عمرو کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم کرے۔ ان کی وفات دین ابراہیمی پر ہوئی۔'' (طبقات۔ زادالمعاد۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے قبول اسلام کا شرف کب حاصل کیا؟

جواب: بعثت نبویؐ کے ابتدائی دور میں آپؓ اور آپؓ کی زوجہ حضرت فاطمہؓ ایمان لے آئیں۔ بعض روایات کے مطابق حضرت فاطمہؓ ستائیسویں مسلمان تھیں اور حضرت سعیدؓ اٹھائیسویں۔ حضرت فاطمہؓ بنت خطاب حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ تھیں۔ (مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ الفاروق۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتایئے اسلام لانے پر حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے کونسے بہنوئی اور بہن کو پیٹا تھا؟

جواب: حضرت سعیدؓ بن زید اور بہن حضرت فاطمہؓ کو۔ وہ حضرت خباب بن الارت سے گھر پر کبھی کبھی قرآن کی تعلیم لیتے تھے۔ حضرت عمرؓ رسول اللہ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے راہ میں ایک صحابی نعیم بن عبداللہ النحام مل گئے۔ انہیں حضرت عمرؓ کے ارادے کا علم ہوا تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے بہنوئی اور بہن بھی اسلام لا چکے ہیں۔ چنانچہ بہن کے گھر پہنچے تو دونوں کو بے تحاشا مارا پیٹا۔ ان میاں بیوی کا استقلال دیکھ کر قرآن سنا اور رسول اللہ کی خدمت میں پہنچ کر اسلام لے آئے۔ (اسد الغابہ۔ تاریخ ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: مار کھانے کے باوجود بہن نے حضرت عمرؓ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت فاطمہؓ نے کہا: "تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔ اسلام کا نقش ہدایت ہمارے سینے سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔"

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ الرحیق المختوم۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کب مدینہ ہجرت کی؟ اور کہاں ٹھہرے؟

جواب: آپؓ مہاجرین اولین کے ساتھ مدینے پہنچے اور حضرت ابولبابہ انصاریؓ کے ہاں قیام کیا۔ حضورؐ نے مواخات قائم کرائی تو حضرت سعیدؓ کو حضرت رافعؓ بن مالک یا حضرت ابیؓ بن کعب کا اسلامی بھائی بنایا۔

(زاد المعاد۔ طبقات۔ تہذیب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن زید نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی تھی؟

جواب: صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تاہم بعض دوسری روایات میں ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہؐ نے آپؓ کو کسی خاص کام کے لئے حضرت طلحہؓ کے ساتھ شام بھیج دیا۔ واپس آئے تو غزوہ ختم ہو چکا تھا۔ حضورؐ نے آپؓ کو بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا اور ثواب کی بشارت بھی۔

(بخاری المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید کو بیعت رضوان کا بھی شرف حاصل ہوا۔ بتایئے آپؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے بعد تمام غزوات مثلاً احد، خندق، خیبر، حنین، طائف اور تبوک میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر ایک دستے کے امیر تھے۔

(بخاری۔ المغازی۔ طبقات۔ مستدرک حاکم)

سوال: عہد صدیقی میں کس مشہور معرکے میں حضرت سعیدؓ بن زید شریک ہوئے؟

جواب: ۱۳ ہجری میں اجنادین کا ہولناک معرکہ ہوا جس میں نوے ہزار رومیوں نے اپنے جنگجو سردار وردان کی قیادت میں بیس ہزار مسلمانوں سے لڑائی کی۔ اس میں دوسرے جانبازوں کے ساتھ حضرت سعیدؓ نے بھی بہادری سے مقابلہ کیا۔

(الفاروق۔المغازی۔طبقات۔اصابہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں دمشق فتح ہوا۔ اس لڑائی میں حضرت سعیدؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے فوج کا ایک حصہ حضرت سعیدؓ کی سرکردگی میں محاصرے کے لئے چھوڑا اور باقی لشکر نے رومیوں کی امدادی فوج سے مقابلے کے لئے دمشق سے ایک منزل دور پڑاؤ کیا۔ رومی فوج نے حملہ کیا تو سب سے پہلے حضرت سعیدؓ والا دستہ اس کی زد میں آیا۔ حضرت سعیدؓ نے بڑی جرأت اور بہادری سے حملے کو روکا اور پھر حضرت خالدؓ بن ولید نے رومیوں کے میسرہ پر اور حضرت معاذؓ بن جبل نے میمنہ پر زوردار حملہ کیا۔ آخر رومیوں کو شکست ہوئی۔ (الفاروق۔البدایہ والنہایہ۔تاریخ طبری۔فتوح البلدان)

سوال: بتایئے ۱۳ ہجری میں فتح دمشق کیلئے لڑی جانے والی جنگ کا کیا نام ہے؟

جواب: یہ لڑائی یوم مرج الصفر کے نام سے مشہور ہے جس میں دشمن اپنے سینکڑوں آدمی کٹوا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ (طبقات۔اسد الغابہ۔الفاروق)

سوال: قنسرین، بعلبک اور حمص کی فتح کے بعد مسلمانوں کو کونسی بڑی جنگ کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: رجب ۱۵ ہجری میں یرموک کی خونریز جنگ ہوئی جس میں حضرت سعیدؓ بن زید پیدل فوج کے افسر تھے۔ (الفاروق۔تاریخ طبری۔اصابہ۔فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت سعید بن زید کتنا عرصہ دمشق کے حاکم رہے؟

جواب: سپہ سالار اسلام حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حضرت سعیدؓ کو دمشق کا حاکم مقرر کر دیا۔ لیکن آپؓ جہاد کرنا چاہتے تھے چنانچہ جلد ہی انہوں نے حضرت ابو عبیدہؓ کو لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کر سکتا کہ آپؓ لوگ تو جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں۔ لہٰذا میری جگہ کسی اور کو بھیج دیجئے۔ پھر دمشق کی امارت چھوڑ کر جہاد میں حصہ لینے لگے۔ فتح شام کے بعد مدینہ آ کر گوشہ نشین ہو گئے۔ (الفاروق، فتوح البلدان۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے کب اور کہاں وفات پائی؟ آپؓ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: مدینہ کے نواح میں عقیق کے مقام پر ۵۰، ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں جمعہ کے روز وفات پائی۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے غسل دیا۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں کوفہ میں وفات پائی۔ والیٔ کوفہ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپؓ کی عمر اسی برس کے قریب تھی۔ چودہ لڑکے اور بیس لڑکیاں تھیں۔

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصحاب بدر)

حضرت طلحہؓ الخیر (بدری صحابی/عشرہ مبشرہ/تاجر)

سوال: حضرت طلحہؓ الخیر کی کنیت ابو محمد تھی۔ ان کے والد اور والدہ کا نام بتا دیجئے؟

جواب: ان کے والد کا نام عبیداللہ اور والدہ کا نام صعبہؓ بنت عبداللہ تھا۔ مرہ بن کعب پر ان کا نسب نامہ رسول اللہ ﷺ سے جا ملتا ہے اور مرہ بن کعب پر حضرت ابوبکرؓ سے جا ملتا ہے۔ (انساب الاشراف، طبقات، اصابہ)

سوال: حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ بتایئے آپ کا تعلق کس

خاندان سے تھا؟

جواب: حضرت طلحہؓ کا تعلق قریش کے خاندان بنو تیم سے تھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت طلحہؓ بعثت نبوی سے تقریباً چودہ پندرہ برس پہلے پیدا ہوئے۔ بتایئے آپؓ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ بعثت نبوی کے ابتدائی زمانے میں اسلام لائے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والے آٹھ صحابہؓ میں سے ایک ہیں۔

(طبقات۔ مستدرک۔ عشرہ مبشرہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے قبول اسلام پر حضرت طلحہؓ کس کے تشدد کا شکار ہوئے؟

جواب: حضرت طلحہؓ کے چچا اور بڑے بھائی عثمان کے علاوہ نوفل بن خویلد عدویہ نے پیٹا۔ حضورؐ کو اطلاع ملی تو آپؐ نے دعا مانگی: "الٰہی! ان لوگوں کو ابن عدویہ کے شر سے بچا۔" (البدایہ والنہایہ۔ بیہقی۔ اسد الغابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: مکہ میں حضورؐ نے حضرت زبیرؓ بن العوام یا حضرت سعیدؓ بن زید کو حضرت طلحہ کا مواخاتی بھائی بنایا تھا۔ بتایئے مدینہ میں ان کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: حضرت طلحہؓ نے اپنی والدہ کے ساتھ مدینے ہجرت کی تو حضرت اسعدؓ بن زرارہ انصاری کے مہمان بنے۔ بعد میں حضورؐ نے حضرت ابیؓ بن کعب کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضورؐ کے سفر ہجرت مدینہ کے موقع پر حضرت طلحہؓ کہاں تھے؟

جواب: وہ تجارتی قافلے کے ساتھ شام گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر مدینے گئے اور پھر مکہ آتے ہوئے راستے میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے حضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ کو کچھ شامی کپڑے پیش کئے۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت طلحہؓ اصحاب بدر میں سے ہیں لیکن جامع صحیح میں اصحاب بدر کی فہرست میں ان کا نام نہیں۔ بتایئے کیوں؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ ایک یہ کہ آپ اس وقت تجارتی مقاصد کیلئے شام گئے ہوئے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے انہیں اور حضرت سعیدؓ بن زید کو مشرکین کی خبریں لانے کے لئے شام بھیجا تھا۔ جب وہ واپس آئے تو جنگ ختم ہو چکی تھی۔ تاہم حضورؐ نے مال غنیمت میں سے انہیں حصہ بھی دیا اور فرمایا کہ تم جہاد کے ثواب سے محروم نہیں ہو۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ سیر الصحابہؓ۔ عشرہ مبشرہ۔ اصابہ)

سوال: جنگ احد میں حضرت طلحہؓ نے حضورؐ کی حفاظت میں زخم پر زخم کھائے۔ بتایئے آپؓ نے اور کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: زخموں سے ہاتھ شل ہو گیا اور جسم پر تلوار، نیزہ اور تیر کے گھمبیر زخم آئے۔ حضور اقدسؐ نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ اس لئے پہاڑ پر چڑھنے میں دقت محسوس ہوئی تو اپنے زخموں کے باوجود حضورؐ کو پیٹھ پر سوار کر کے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ ترمذی۔ فتح الباری)

سوال: جنگ احد میں رسول اللہؐ نے حضرت طلحہؓ کی جانثاری پر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: سردار انبیاءؐ نے ارشاد فرمایا: "طلحہ کے لئے جنت واجب ہو گئی۔" اس کے صلے میں "الخیر" کا لقب عطا ہوا۔ (جامع ترمذی۔ فتح الباری۔ اصابہ)

سوال: حضرت طلحہؓ نے عہد رسالت کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتایئے غزوۂ تبوک کے موقع پر انہیں کیا ذمہ داری سونپی گئی؟

جواب: چند منافقین مسلمانوں میں بددلی پھیلانے کیلئے سویلم یہودی کے مکان میں جمع ہو کر منصوبے بناتے تھے۔ رسول اللہؐ کے حکم سے حضرت طلحہؓ نے چند آدمیوں

کے ساتھ مکان کا محاصرہ کرلیا اور اس میں آگ لگا دی۔ اس سے منافقین کے حوصلے پست ہوگئے۔ (سیرت ابن ہشام۔ سوشیدائی)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے کس موقع پر حضرت طلحہؓ کو جواد اور فیاض کے لقب سے نوازا؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک کے موقع پر انہوں نے جنگ کے اخراجات کیلئے کثیر رقم دی تو یہ لقب ملا۔ اور غزوۂ حنین میں جواد کے لقب سے نوازا۔

(البدایہ والنہایہ۔ سوشیدائی)

سوال: بتایئے ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر کن دو ہستیوں کے پاس ہدی تھی؟

جواب: سرور کائناتؐ اور حضرت طلحہؓ کے سوا کسی کے پاس ہدی نہیں تھی۔

(صحیح بخاری۔ سوشیدائی)

سوال: حضرت طلحہؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی بیعت کی۔ وہ حضرت طلحہؓ سے اہم معاملات میں مشورہ لیتے تھے۔ بتایئے انہوں نے حضرت عمرؓ کا دور کیسے گزارا؟

جواب: حضرت عمرؓ کے دور میں بھی حضرت طلحہؓ نے جہاد میں عملی حصہ نہیں لیا تاہم وہ حضرت عمرؓ کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ ۲۳ ہجری میں شہادت سے پہلے انہوں نے جن چھ اصحاب کو خلافت کیلئے نامزد کیا تھا۔ ان میں حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے علاوہ حضرت طلحہؓ بھی تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ الفاروق)

سوال: بتایئے حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں حضرت طلحہؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت کا بیشتر حصہ خاموشی سے گزارا۔ آخری سال ۳۵ ہجری میں جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو

حضرت طلحہؓ نے انہیں سمجھایا لیکن مفسدین پر کوئی اثر نہ ہوا۔ محاصرہ تنگ ہو گیا تو حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کی طرح حضرت طلحہؓ نے بھی اپنے صاحبزادے محمدؓ کو حضرت عثمانؓ کے گھر کی حفاظت پر مقرر کر دیا۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں جنگ جمل ہوئی۔ بتائیے اس میں حضرت طلحہؓ کس کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بن العوام ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ تھے۔ جنگ کے آغاز میں حضرت علیؓ نے دونوں بزرگوں کو اپنے پاس بلا کر رسول اللہؐ کے کچھ ارشادات یاد دلائے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ حضرت زبیرؓ میدان جنگ سے چلے گئے اور حضرت طلحہؓ بھی اگلی صفوں کی بجائے پچھلی صفوں میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: بتائیے حضرت طلحہؓ نے کب اور کیسے شہادت پائی؟

جواب: جنگ جمل کے آغاز سے پہلے حضرت علیؓ کے یاد دہانی کرانے پر حضرت طلحہؓ پچھلی صفوں میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ اس موقع پر مروان بن الحکم نے ان کی طرف زہر بلا تیر چلا دیا جو ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ اسی کے صدمے سے وہ شہید ہو گئے۔ (طبقات۔ تاریخ ابن خلدون۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: جنگ جمل کے سب سے پہلے شہید کا نام بتا دیجئے؟

جواب: جنگ جمل میں حضرت طلحہؓ سب سے پہلے شہید ہوئے۔ حضرت علیؓ کو ان کی شہادت کا بہت دکھ ہوا۔ (تاریخ الصغیر۔ سوشیدائی۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: بتائیے حضرت طلحہؓ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: میدان جنگ میں ہی دفن کر دیا گیا۔ لیکن وہ جگہ نشیب کی وجہ سے پانی میں ڈوب جاتی تھی۔ ایک صاحب کو تین مرتبہ خواب میں اپنی قبر کی جگہ کو تبدیل کرنے کے لئے کہا۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے خواب بیان کیا۔ انہوں نے حضرت ابوبکرۃؓ بن مسروح کا مکان دس ہزار درہم میں خرید کر اس میں قبر کھدوا کر حضرت طلحہؓ کی میت کو وہاں منتقل کر دیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سوشیدائی)

سوال: حضرت طلحہؓ کے بیوی بچوں کی تعداد بتا دیجئے؟

جواب: آپؓ نے مختلف اوقات میں نو شادیاں کیں جن سے گیارہ لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ (طبقات۔ عشرہ مبشرہ۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف

(سابقون الاولون/سپہ سالار صحابی/بدری صحابی عشرہ مبشرہ/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: عشرہ مبشرہ میں شامل صحابی حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا حسب و نسب بتا دیں؟

جواب: کنیت ابو محمد تھی اور تعلق قریش کے خاندان بنو زہرہ سے تھا۔ سلسلہ نسب چھٹی پشت میں آنحضرتؐ کے سلسلہ نسب میں مل جاتا۔ حضورؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بھی بنو زہرہ سے تھیں۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کی والدہ کا نام شفاءؓ بنت عوف تھا۔ صفیہ۔ صفاء۔ نسیبہ بھی بتایا گیا ہے۔ انہوں نے [illegible] عالمؐ کی ولادت باسعادت کے وقت دایہ کی خدمت انجام دی تھی۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ بیہقی)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کب پیدا ہوئے اور ان کا نام کیسے تبدیل ہوا؟

جواب: آپ عام الفیل کے دس یا بارہ برس بعد پیدا ہوئے اس لحاظ سے وہ حضورؐ سے

دس بارہ سال چھوٹے تھے۔ ان کا جاہلی نام عبد عمرو یا عبد الکعبہ تھا۔ حضورؐ نے بدل کر عبدالرحمٰن رکھ دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ صحیح بخاری۔ استیعاب۔ سیر اعلام النبلاء۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف تاجر پیشہ تھے اور نہایت شجاع اور جانباز۔ آپ نے اسلام کب قبول کیا؟

جواب: آپ سابقون الاوّلون میں سے ہیں اور بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ سے اسلام لائے۔ اسلام لانے والوں میں ان کا نمبر تیرہواں ہے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۷ برس تھی۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضورؐ کے حکم سے بہت سے مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بتایئے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کب حبشہ گئے؟

جواب: ۵ ہجری میں پہلی ہجرت حبشہ میں اپنے اہل خانہ کو مکہ چھوڑ کر حبشہ ہجرت کر گئے۔ تین چار ماہ بعد واپس آئے اور اسود بن یغوث کی پناہ میں مکے میں داخل ہوئے۔ پھر ۶ ہجری میں پھر حبشہ چلے گئے اور کئی سال بعد واپس مکہ آ گئے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کب مدینہ ہجرت کی اور کہاں ٹھہرے؟

جواب: ۱۳ نبوی میں حضورؐ کے حکم سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ پہلے حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری کے مہمان ہوئے۔ پھر حضورؐ نے مواخات قائم فرمائی تو حضرت سعدؓ بن ربیع کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔ (طبقات۔ صحیح بخاری۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ اپنے کاروبار کے بارے میں وہ کیا فرماتے تھے؟

جواب: انہوں نے مدینہ میں بھی تجارت شروع کی اور کاروبار خوب چمکا۔ آپ فرماتے تھے کہ اگر میں پتھر بھی اٹھاتا تو یہ خیال ہوتا کہ اس کے نیچے چاندی ملے گی یا

سونا۔ (طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے غزوۂ بدر میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ بتایئے ابوجہل کے قتل سے ان کا کیا تعلق تھا؟

جواب: اس واقعے میں دو نو عمر لڑکوں حضرت معاذؓ اور معوذؓ کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے ابوجہل کا پوچھا اور اسے قتل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے اشارے سے بتایا تو دونوں لڑکے باز کی طرح جھپٹے اور ابوجہل کو قتل کر دیا۔ (صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: غزوۂ بدر میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے امیہ بن خلف کو کیوں بچانے کی کوشش کی؟

جواب: امیہ بن خلف حضرت بلالؓ پر ظلم کرتا تھا۔ بدر میں مشرکین کی طرف سے لڑنے آیا تھا۔ شکست کے بعد دوسرے مشرکین کے ساتھ بھاگ رہا تھا کہ حضرت بلالؓ نے دیکھ لیا۔ آپ نے انصار کو بتایا تو سب نے اس کا تعاقب کیا۔ معاہدۂ تجارت میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے اس کی حفاظت کا عہد کیا تھا۔ اس نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو آواز دی کہ مجھے بچاؤ۔ انہوں نے خود کو اس کے اوپر گرادیا لیکن لوگوں نے نیچے سے تلواریں چلا کر اسے قتل کر دیا۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: غزوۂ احد اور غزوۂ خندق میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کس بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: غزوۂ احد میں وہ انتہائی بے جگری سے لڑے کہ ان کے جسم پر اکیس زخم آئے اور پاؤں کے زخم کی وجہ سے عمر بھر لنگڑا کر چلتے رہے۔ جنگ خندق میں بھی دوسرے مسلمانوں کے شانہ بشانہ شریک رہے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال:۔ رسول اللہؐ نے کس موقع پر حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو عمامہ باندھا تھا؟

جواب:۔ شعبان ۶ ہجری میں حضورؐ نے انہیں سات سو آدمیوں کے ساتھ دومتہ الجندل کے قریب قبیلہ بنو کلب کی طرف روانہ فرمایا تو ان کا عمامہ کھول کر اپنے دست مبارک سے ان کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ ا سوۃ صحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے غزوۂ تبوک کے دوران کس صحابی نے نماز پڑھائی اور حضورؐ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی؟

جواب: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے فجر کی نماز پڑھائی اور حضورؐ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی (حضورؐ طہارت اور وضو کی وجہ سے دیر سے تشریف لائے۔ لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو امام بنادیا۔ حضور کو ایک رکعت ملی)

(صحیح مسلم۔ مسند احمد)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے تمام غزوات میں شرکت کی آپ نے کب حج کیا؟

جواب: پہلا حج ۹ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امارت میں کیا اور پھر ۱۰ ہجری میں حضورؐ کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی ذمہ داریاں کیا تھیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ اکثر معاملات میں ان سے مشورہ کرتے تھے۔ ۱۱ ہجری میں انہیں امیر الحج بنا کر بھیجا۔ بعض روایات میں ۱۲ ہجری میں بھی انہیں امیر حج بنایا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے بھی ۱۳ ہجری میں انہیں امیر الحج بنایا۔ اس کے بعد وہ مجلس شوریٰ کے مستقل رکن رہے۔ ۱۴ ہجری میں عراق عرب پر لشکر

کشی کے لئے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا نام حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے منتخب کیا تھا۔ (تاریخ طبری۔ اصابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی جنگی سرگرمیوں کا کس طرح پتہ چلتا ہے؟

جواب: جہاد میں شریک ہونے کے لئے ایک دو مرتبہ شام گئے۔ بیت المقدس کی فتح کے موقع پر ہونے والے معاہدے میں گواہ کی حیثیت سے ان کا نام بھی شامل تھا۔ ۱۸ ہجری طاعون عمواس کے زمانے میں بھی وہ شام میں تھے۔

(تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ استیعاب)

سوال: حضورؐ نے عمامہ باندھنے کے بعد حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے پشت پر چار انگشت عمامہ چھوڑ کر فرمایا تھا: ''عبدالرحمٰنؓ، عمامہ اس طرح باندھا کرو۔ کیونکہ یہ عمدہ اور پسندیدہ طریقہ ہے۔'' (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: فتح مکہ کے بعد حضورؐ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو تبلیغ کے لئے کہاں بھیجا تھا؟

جواب: آپؐ نے انہیں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہمراہ بنو جذیمہ میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد جب تک خلافت کا مسئلہ طے نہ ہو گیا وہ نماز پڑھاتے رہے۔ انہوں نے سب سے پہلے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی۔ حضرت عثمانؓ ان سے مختلف امور میں مشورے لیتے تھے۔ ۲۴ ہجری میں انہیں امیر الحج بنایا۔ پھر ۲۹ ہجری میں حضرت عثمانؓ انہیں حج پر ساتھ لے گئے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۳۱ یا ۳۲ ہجری میں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ۷۲ یا ۷۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ حضرت عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے مختلف اوقات میں ۱۴ شادیاں کیں۔ آپ کی اولاد کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: بیس بیٹے اور آٹھ بیٹیاں آپ کی اولاد میں شامل تھیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا حلیہ بتا دیجئے؟

جواب: آپ کا بدن چھریرا تھا۔ رنگ سرخ و سفید۔ چہرہ خوبصورت اور نین نقش تیکھے تھے۔ قد لمبا تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہجرت مدینہ تک

سابقون الاولون اور ابتدائی دور کے مکی مسلمان

حضرات

آنسہ، ابوبکر صدیق، ابو احمد بن جحش، ابن ام مکتوم، ابوعبیدہ بن الجراح، ابو برزہ اسلمی، ابوسنان بن محصن، ابوبردہ اشعری، ابوحذیفہ بن عتبہ، ابوذر غفاری، ابورہم اشعری، ابوموسیٰ اشعری، ابوعبداللہ سالم، ابوالروم عمیر، ابوسبرہ بن ابی رہم، ابوفکیہہ یسار، ارقم بن ابی ارقم، ابومرثد غنوی، ابوکبشہ، اسامہ بن زید، ابوقیس بن حارث، ابومرثد کنانہ، ابان بن سعید، ایمن بن عبید، ام ایمن، انیس بن قتادہ، ایاس بن بکیر، اسود بن نوفل، اربد بن حمیر، بلال بن رباح، بریدہ بن حصیب اسلمی، بشیر بن حارث، تمام بن عبید، تمیم بن حارث، ثمامہ بن عدی، ثقیف بن عمرو، جعفر بن ابی طالب، جبیر بن مطعم، جابر بن سفیان، جعیل بن جعال، جنادہ بن سفیان، جہم بن قیس، حارث بن ابی ہالہ، حاتم بن ابی بلتعہ، حارث بن خالد، حارث بن عبد قیس، حارث بن عدی، حاطب بن ابی بلتعہ، حاطب بن عمرو، حاطب بن حارث، حذیفہ بن الیمان، حصین بن حارث، حمزہ بن عبدالمطلب، جبار بن سفیان، حجاج بن حارث، خالد بن بکیر لیثی، خالد بن سعید اموی، خباب بن الارت، خباب مولیٰ عتبہ، خنیس بن حذافہ، خطاب بن حارث، خولی بن ابی خولی، ذوالبجادین، قیس بن جابر، زبیر بن العوام، زبیر بن عبیدہ، زید بن حارثہ، زید بن خطاب، زیاد بن لبید، سائب بن عثمان، سائب بن حارث، سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی سرح، سعد بن خولہ، سعد بن عبد قیس، سعید بن زید، سعید بن عمرو، سعید بن رقیش، سعد بن حارث، سلیط بن عمرو، سکران بن عمرو، سفیان بن معمر، سلمہ بن ہشام، سنان بن ابی سنان، سویط بن سعد، سنجرہ بن عبیدہ، سہل بن بیضا، سہیل بن بیضا، شرحبیل بن حسنہ، شقران صالح، شجاع بن وہب، شماس بن عثمان، صہیب بن سنان رومی، صفوان بن عمرو، طلحہ بن عبیداللہ، طفیل بن عمرو دوسی، طفیل بن حارث، طلیب بن ازہر، عاقل بن بکیر لیثی، عامر بن فہیرہ، عامر بن بکیر لیثی، عامر بن ربیعہ، عامر بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، عبیداللہ بن عباس، عبداللہ بن سفیان، عباس بن مرداس، عبدالرحمن بن ازہر، عبدالرحمن بن ابی بکر، عبیداللہ بن جحش، عبداللہ بن حذافہ، عبداللہ بن شہاب، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مسعود،

جواب: ۵ ہجری میں غزوہ بنی قریظہ پیش آیا۔ اس میں حضورؐ نے یہود بنی قریظہ کے محلے کا محاصرہ کیا تو حضرت ابوسنانؓ بھی ساتھ تھے۔ وہ محاصرے کے دوران ہی وفات پا گئے اور انہیں بنو قریظہ کے محلے کے قریبی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ بیعت رضوان میں شریک تھے اور سب سے پہلے انہوں نے حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس طرح ان کے بارے میں دو مختلف روایات ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بیعت رضوان کرنے والے ان کے بیٹے سنانؓ تھے۔ (مہاجرین۔ استیعاب۔ طبقات۔ اسدالغابہ)

حضرت ابو عامرؓ اشعری (سابقون الاولون/ مہاجر مدینہ)

سوال: عبید نام اور ابو عامر کنیت۔ حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: یمنی قبیلے بنی اشعر سے تعلق رکھنے والے اس صحابی کے والد کا نام سلیم بن حضار تھا اور وہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے بھتیجے تھے۔

(طبقات۔ اسدالغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو عامر اشعریؓ ابتدائی دنوں میں اسلام لائے اور اپنے وطن سے مدینہ بھی ہجرت کی۔ بتایئے۔ وہ کن اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: انہیں فتح مکہ اور غزوہ حنین میں رسول اللہؐ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابو عامر اشعریؓ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: غزوہ حنین میں شکست کھانے کے بعد مشرکین تین حصوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ بطن نخلہ کی طرف چلا گیا۔ دوسرا طائف کے قلعے میں محصور ہو گیا اور تیسرا درید بن صمہ کی قیادت میں اوطاس کی وادی میں۔ رسول اللہؐ نے اس گروہ کی سرکوبی کے لیے حضرت ابو عامرؓ کو کچھ فوج دے کر روانہ فرمایا۔

حضرت ابو عامرؓ بہادری سے لڑے۔ مشرکین کا سردار بھی ان کے ہاتھوں مارا گیا۔ حارث بن جشم کے بیٹوں علاء اور اوفی نے ان پر تیر برسائے۔ ایک تیر گھٹنے میں لگا اور وہ شدید زخمی ہو کر گر گئے۔ کچھ دیر بعد شہید ہو گئے۔

(استیعاب۔ المغازی۔ طبقات)

حضرت ابو مرثد غنویؓ (بدری صحابی، سابقون الاوّلون، مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت ابو مرثد کا اصل نام کناز تھا۔ ابتدائی دور میں اسلام لے آئے۔ بتائیے کب ہجرت کر کے مدینہ گئے؟

جواب: حضورؐ کے حکم سے ۱۳ نبوی میں اپنے بیٹے مرثد کے ساتھ مدینہ چلے گئے۔ حضورؐ نے حضرت عبادہؓ بن صامت کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو مرثد غنویؓ تبوک تک تمام غزوات نبوی میں شریک رہے۔ بتائیے فتح مکہ سے پہلے کیا خاص واقعہ ہوا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ فرمایا تو ایک بدری صحابی حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے مکہ کی ایک عورت جو کہ ابو عمر بن صیفی کی لونڈی تھی اور حضورؐ سے مالی امداد لینے آئی تھی اس کے ہاتھ قریش مکہ کو اطلاع بھجوائی۔ حضورؐ کو وحی کے ذریعے اس خط کا پتہ چل گیا۔ آپؐ نے چند صحابہؓ کو روانہ کیا جن میں حضرت ابو مرثدؓ بھی تھے۔ روضہ خاخ کے مقام پر صحابہؓ نے عورت سے خط حاصل کر لیا آپؐ نے حضرت حاطبؓ سے باز پرس کی تو انہوں نے بتایا کہ وہ مکہ والوں پر احسان کر کے اپنے بچوں کو قریش کے ہاتھوں بچانا چاہتے تھے۔ جو مکہ میں رہ گئے تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے حضرت ابو مرثدؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپؓ نے مدینہ منورہ میں ۱۲ ہجری میں دورِ صدیقی میں چھیاسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت اخرم اسدیؓ (سابقون الاوّلون، مہاجر مدینہ، بدری)

سوال: محرز بن نضلہ نام۔ اخرم اسدی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حسب ونسب بتاویں؟

جواب: بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ابتداء میں ہی اسلام لائے۔ والد کا نام نضلہ بن عبداللہ تھا جو بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔

(اصابہ۔ انساب الاشراف۔ طبقات)

سوال: حضرت اخرم اسدیؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۱۳ نبوی میں مدینہ منورہ ہجرت کی۔ بنو نجار کے خاندان بنو عبدالاشہل کے حلیف بنے اور حضرت عمارہ بن حزم نجاری کے مؤاخاتی بھائی بنائے گئے۔

(اصابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ استیعاب)

سوال: بدری صحابی حضرت اخرم اسدیؓ نے غزوۂ احد اور خندق میں بھی شرکت کی۔ بتایئے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۶ ہجری میں عیینہ بن حصن فزاری نے چالیس افراد کے ساتھ غابہ کی چراگاہ پر چھاپہ مار کر نگران صحابی کو شہید کر دیا اور بیس شیر خوار اونٹنیاں لے گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ان ڈاکوؤں کا پیچھا کرنے والے صحابہ میں حضرت اخرم اسدیؓ بھی تھے۔ حضرت اخرم اسدیؓ جوش میں سب سے آگے بڑھتے گئے اور اکیلے ہی دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ جنگجو عبدالرحمٰن بن عیینہ سے مقابلہ ہوا۔ جس میں حضرت اخرم اسدیؓ شہید ہو گئے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر ۳۷ یا ۳۸ سال تھی۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن اسحاق۔ بخاری۔ اسدالغابہ)

حضرت تمامؓ بن عبیدہ (سابقون الاولون/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت تمام بن عبیدہ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ ان کا حسب و نسب بتا دیں؟

جواب: یہ زبیرؓ بن عبیدہ کے بھائی ہیں۔ تعلق غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت تمامؓ بن عبیدہ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ہجرت مدینہ کا حکم ہوا تو آپ بھی اپنے اہل خانہ سمیت مدینے ہجرت کر گئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ مہاجرین۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصابہ)

حضرت تمیمؓ بن حارث (سابقون الاولون/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: قریش کی شاخ بنو سہم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت تمیمؓ بن حارث اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ بتایئے انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کی اور کئی سال بعد مدینہ واپس آ گئے۔

(مہاجرین۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت تمیمؓ بن حارث کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: انہوں نے دور صدیقی میں شام میں لڑی جانے والی جنگ اجنادین میں شہادت پائی۔ جنگ یرموک میں بھی شہید ہونے کا ذکر ملتا ہے۔

(طبقات۔ صحابہ۔ تیمی۔ اصابہ)

حضرت ثقفؓ بن عمرو (سابقون الاولون بدری/مہاجر مدینہ)

سوال: بنی غنم بن دودان سے تعلق تھا اور مکہ میں بنی عبد مناف کے حلیف تھے۔

صفوانؓ بن عمرو کے بھائی تھے۔ نام بتایئے؟

جواب: حضرت ثقفؓ بن عمرو نام اور کنیت ابو مالک۔ سلمی یا اسدی کہلاتے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت ثقفؓ بن عمرو کب اسلام لائے اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے اور پھر حضورؐ کے حکم پر مدینے ہجرت کی۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

سوال: بدری صحابی حضرت ثقف بن عمرو نے کب شہادت پائی؟

جواب: وہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ غزوۂ خندق میں ایک یہودی اسیر نے انہیں شہید کیا۔ (استیعاب۔ المغازی)

سوال: بدری صحابی حضرت مدلج حضرت ثقفؓ کے بھائی تھے۔ انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: وہ تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے۔ 50 ہجری میں امیر معاویہؓ کے دور میں فوت ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ثقفؓ بن عمرو کے ایک بھائی مالک بن عمرو بھی بدری صحابی تھے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنۂ ارتداد کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ (اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

حضرت جبیرؓ/حضرت جابرؓ بن سفیان بن معمرؓ (سابقون الاولون)

سوال: حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ کے کون سے اخیافی بھائی ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے؟ اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت جابرؓ بن سفیان بن معمرؓ بعثت اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہو

گئے تھے۔ پھر اپنے والد سفیانؓ، والدہ حسنہ اور اخیافی بھائی شرحبیلؓ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی۔ (سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: ایک یہودی عامر بن الحضرمی کے کون سے غلام مسلمان ہو گئے تھے؟

جواب: حضرت جبیرؓ۔ وہ ابتدائی دور میں اسلام لائے لیکن اپنے آقا کے ڈر سے اسلام چھپاتے رہے۔ آخر فتح مکہ کے موقع پر اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔ حضورؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ (اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

حضرت حصینؓ بن حارث (بدری صحابی/سابقون الاولون/مہاجر مدینہ)

سوال: سابقون الاولون کی جماعت سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت حصین بن حارث کا حضورؐ سے کیا نسبی تعلق تھا؟

جواب: قریش کی شاخ بنی المطلب سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی حضورؐ کے ہم جد تھے ان کا سلسلہ نسب عبد مناف پر رسول اللہؐ سے جا کر مل جاتا ہے۔ مطلب بن عبد مناف حضورؐ کے دادا ہاشم بن عبد مناف کے چھوٹے بھائی تھے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: ۱۴ نبوی میں حضورؐ نے ہجرت مدینہ کا حکم دیا تو کون سے تین بھائی اکٹھے ہجرت کر گئے؟

جواب: حضرت حصینؓ بن حارث، حضرت عبیدہؓ بن حارث اور حضرت طفیلؓ بن حارث۔ مدینہ میں حضرت عبداللہؓ بن سلمہ انصاری کے مہمان ٹھہرے۔

(طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت حصینؓ بن حارث نے تمام غزوات نبوی میں حصہ لیا۔ بتائیے آپؓ کب فوت ہو گئے؟

جواب: ۳۱ یا ۳۳ ہجری میں دور عثمانیؓ میں۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے دور خلافت تک زندہ تھے اور کئی لڑائیوں میں حصہ لیا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب بدر۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت خالدؓ بن سعید اموی (سابقون الاوّلون، مہاجر حبشہ و مدینہ، کاتب رسولؐ)

سوال: حضرت خالدؓ بن سعید اموی کی کنیت ابو سعید تھی۔ ان کا حسب و نسب بتادیجئے؟

جواب: قریش کے خاندان بنو امیہ سے تعلق تھا اور سلسلہ نسب عبد مناف پر رسول اللہؐ سے جاملتا ہے۔ ان کا والد ابواحیحہ سعید بن عاص جس رنگ کا عمامہ پہنتا تھا کوئی دوسرا نہ پہن سکتا اس لئے وہ ذوالتاج کے لقب سے مشہور تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت خالدؓ بن سعید اموی اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ اپنے والد اور دوسرے مشرکین مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر آپ نے کب حبشہ ہجرت کی؟ ۲ اور کب مدینہ واپس آئے؟

جواب: ۶ نبوی میں دوسرے قافلے کے ہمراہ اپنی اہلیہ امینہ یا ہمینہ کو ساتھ لے کر حبشہ ہجرت کر گئے۔ کئی سال وہاں رہنے کے بعد ۶ ہجری کے آخر یا ۷ ہجری کے شروع میں غزوۂ خیبر کے موقع پر بعض دوسرے مسلمانوں کے ساتھ پہلے مدینہ پھر خیبر پہنچے۔ (طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ)

سوال: حضرت ام حبیبہؓ نے حبشہ میں حضورؐ کے نکاح کا پیغام قبول کیا تو کس صحابی کو اپنا وکیل مقرر کیا؟

جواب: ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ نے اس موقع پر حضرت خالدؓ بن سعید اموی کو اپنا

وکیل بنایا۔ (طبقات۔ سوشیدائی)

سوال: حضرت خالدؓ بن سعید نے فتح مکہ، غزوۂ حنین، غزوہ تبوک اور غزوہ طائف میں شرکت کی۔ بتایئے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دور فاروقی میں مرتدین کے خلاف جنگوں کے علاوہ ایران اور شام کے معرکوں میں شامل رہے۔ دور فاروقی میں رومیوں کے خلاف متعدد لڑائیوں میں حصہ لیا جن میں دمشق، فحل اور مرج صفر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مرج صفر کے پاس رومیوں نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کیا جس میں حضرت خالدؓ بن سعید اموی بھی ہلاک ہو گئے۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ استیعاب)

سوال: ۹ہجری میں بنو ثقیف کے ساتھ حضورؐ کے معاہدے کی کتابت حضرت خالدؓ بن سعید اموی نے کی تھی اور حضورؐ نے اہل یمن کو جو امان لکھ کر دی تھی وہ بھی انہوں نے تحریر کی تھی۔ بتایئے حضورؐ نے انہیں کس علاقے کا عامل مقرر کیا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں یمن کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

(مسند ابوداؤد۔ اسد الغابہ۔ زرقانی۔ اصابہ)

سوال: بتایئے کس صحابی نے اپنی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ لکھوایا ہوا تھا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن سعید اموی نے بطور تبرکاً یہ نقش انگوٹھی پر کندہ کروایا تھا۔ آپؐ نے یہ انگوٹھی دیکھی تو ان سے لے لی۔ (استیعاب۔ سوشیدائی)

حضرت خبابؓ بن الارت (سابقون الاولون رمہاجر مدینہ)

سوال: حضرت خبابؓ بن الارت کا شجرۂ نسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت خبابؓ بن الارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ۔ وہ تمیمی تھے اور ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ (انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: زمانہ جاہلیت میں حضرت خبابؓ غلام بنا کر فروخت کئے گئے۔ بتایئے انہیں کس نے خریدا؟

جواب: ایک روایت کے مطابق مکہ میں انہیں عتبہؓ بن غزوان نے خریدا۔ دوسری روایت کے مطابق وہ ام انمار بنت سباع الخزاعیہ کے غلام تھے اور یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خبابؓ کا پیشہ آہن گری تھا۔ انہیں سادس الاسلام کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: وہ تلواریں بنا کر بیچتے تھے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لے آئے۔ سابقون الاولون تھے چھٹے نمبر پر اسلام لانے کی وجہ سے سادس الاسلام کہلائے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: اسلام لانے پر کفار حضرت خبابؓ پر کس طرح کے مظالم ڈھاتے تھے؟

جواب: ان کے کپڑے اتروا کر دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا دیتے۔ اوپر بھاری پتھر رکھ دیتے یا ایک قوی ہیکل آدمی ان کے سینے پر بیٹھ جاتا۔ ان کی آقا ام انمار بھی ان کو لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں ڈالتی اور کبھی تپتے ہوئے لوہے سے ان کو سزا دیا کرتی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ حضرت خبابؓ بن الارت کو صبر کی تلقین کس طرح فرماتے تھے؟

جواب: آپ فرماتے: ”تم سے پہلے زمانے میں ایسے لوگ بھی ہوتے تھے کہ لوہے کی کنگھیوں سے ان کا گوشت نوچا گیا۔ سوائے ہڈیوں اور پٹھوں کے کچھ نہ چھوڑا گیا۔ ایسی سختیوں نے بھی ان کا دین پر اعتقاد متزلزل نہ کیا۔ ان کے سروں پر آرے چلائے گئے۔ چیر کر بیچ سے دو کر دیے گئے تاہم دین کو نہ چھوڑا۔ اللہ اس دین کو ضرور کامیاب کرے گا۔“ (طبقات۔ اسوۂ صحابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت خبابؓ کی آقا ام انمار نے ظلم کی انتہا کردی تو انہوں نے حضورؐ سے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: "یارسول اللہؐ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عذاب سے نجات دے۔"

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضورؐ نے حضرت خبابؓ کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے دعا فرمائی: "الٰہی خباب کی مدد کر۔" دعا قبول ہوئی۔ ام انمار کو سر کا شدید درد شروع ہوگیا۔ وہ کتے کی طرح بھونکتی۔ اس کے سر کو گرم لوہے سے داغا جاتا۔ مگر افاقہ نہ ہوا اور چند دنوں کے بعد وہ تڑپ تڑپ کر مرگئی۔

(اسد الغابہ۔ شمع کے پروانے)

سوال: مشرکین نے حضرت خبابؓ کو کس طرح مالی نقصان پہنچایا؟

جواب: ان سے روپیہ پیسہ لیتے اور واپس نہ کرتے۔ مشہور مشرک عاص بن وائل نے ان سے قرض لیا اور واپسی کا تقاضا کرنے پر کہتا: "جب تک تم محمدؐ کا دین ترک نہ کرو گے ایک کوڑی بھی نہ دوں گا۔" (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت خبابؓ عاص بن وائل سے کیا کہتے تھے؟ اور انہیں کیا جواب ملتا؟

جواب: آپؓ ان سے فرماتے: "جب تک تم دوبارہ زندہ ہوکر اس دنیا میں نہ آؤ گے میں محمدؐ کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔" عاص بن وائل انہیں جواب میں کہتا: "تو پھر انتظار کرو۔ جب میں مرکر دوبارہ زندہ ہوں گا اور اپنے مال اور اولاد پر تصرف کروں گا تو تمہارا قرضہ چکا دوں گا۔" (استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد کن صحابی کو حضرت خبابؓ کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: حضورؐ نے مدینہ منورہ میں مواخات قائم کی تو حضرت خراشؓ بن صمہ کے غلام حضرت تمیمؓ کے ساتھ یا حضرت جبیرؓ بن عتیک کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(اسد الغابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت عمرؓ کے قبول اسلام میں حضرت خبابؓ بن الارت کا نام بھی ملتا ہے۔ بتایئے وہ کس طرح؟

جواب: حضرت خبابؓ حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ بنت خطاب اور ان کے خاوند حضرت سعیدؓ بن زید کے گھر انہیں قرآن پاک پڑھانے جایا کرتے تھے۔ جب بہن بھائی میں تکرار بڑھی اور حضرت عمرؓ کے ہاتھوں بہن بھی زخمی ہوگئی تو عمرؓ نرم پڑ گئے اور ان سے قرآن سنانے کو کہا۔ سورۃ طٰہٰ کی چند آیات سنی تھیں کہ ان کے دل کی دنیا بدل گئی۔ انہوں نے کہا" مجھے محمدؐ کی خدمت میں لے چلو۔" عین اس وقت حضرت خبابؓ جو چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے اور خوشی سے کہا:" اے عمر! میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ کل شب پنجشنبہ میں حضرتؐ نے دعا مانگی تھی کہ الٰہی عمر اور ابوجہل میں جو تجھے پسند ہو اس سے اسلام کو قوت عطا فرما۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوگئی۔"

(اسدالغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت خبابؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں کوفہ میں مقیم ہوگئے تھے۔ وہیں ۳۷ ہجری میں پیٹ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہوکر وفات پائی۔ (طبقات۔ اسدالغابہ)

حضرت ذوالبجادینؓ (اصحاب صفہ، مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت ذوالبجادینؓ مکہ میں بچپن سے ہی قبول اسلام کر چکے تھے مگر چچا کے خوف سے اظہار نہ کیا۔ آپ کو مدینہ کیوں ہجرت کرنا پڑی؟

جواب: حضورؐ کے مدینہ تشریف لے جانے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے چچا کے سامنے قبول اسلام کا اقرار کیا تو چچا نے ان سے مال و اسباب سب کچھ چھین لیا۔

تھا کہ کپڑے بھی اتروا لئے صرف لنگوٹی رہنے دی۔ اسی حال میں ماں کے پاس آئے۔ ماں نے ایک چادر دی جس کے دو حصے کرکے بطور تہبند اور بدن ڈھانپنے کے لئے استعمال کیا اور مدینے چلے آئے۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ذوالبجادینؓ کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ حضورؐ نے کیا نام رکھا؟

جواب: رسول اللہؐ کے سامنے انہوں نے اسلام قبول کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا نام عبداللہ ہے اور لقب ذوالبجادین یعنی دو چادروں والا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت ذوالبجادینؓ اصحاب صفہ میں شامل ہوکر ذکر الٰہی میں مشغول ہوگئے۔ بتائیے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: قبیلہ بنو مزینہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی حضورؐ کے ارشاد کے مطابق ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک شروع ہونے سے پہلے راستے ہی میں شدید بخار سے وفات پاگئے۔ آپؐ نے انہیں شہید کا درجہ دیا۔ (استیعاب۔ المغازی۔ مستدرک)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ مل کر حضرت ذوالبجادینؓ کی قبر کھودی۔ انہیں دفن کرنے کے بعد حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: انہیں دفن کرنے کے بعد رسول اللہؐ نے دعا فرمائی: ''الٰہی! میں اس سے راضی تھا تو بھی اس سے راضی ہوجا۔'' (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت سہیلؓ بن بیضاء (بدری صحابی)

سوال: حضرت سہیلؓ کے والد کا نام وہب بن ربیعہ اور والدہ کا دعد بنت جحدم تھا۔ آپ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ قریش کے خاندان بنی فہر کے چشم و چراغ تھے اور فہری کہلاتے تھے۔ اپنی والدہ کے لقب یا عرف بیضاء کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ آپ کا نسب نامہ فہر پر آنحضرتؐ کے نسب سے جاملتا ہے۔

(الانساب الاشراف۔ استیعاب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: مشرکین قریش نے ۷ نبوی میں خاندان رسول اللہ کو شعب ابی طالب میں محصور کر کے ایک تحریری معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیا تھا۔ بتایئے اس معاہدے کے خاتمے میں حضرت سہیلؓ بن بیضا نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: ۱۰ نبوی میں قریش کے جن رحم دل لوگوں نے اس معاہدے کے خلاف آواز اٹھائی اور اسے ختم کرنے میں حصہ لیا ان میں حضرت سہیلؓ بھی تھے۔ حضرت سہیلؓ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ انہوں نے بعد میں اسلام قبول کیا۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت سہیلؓ جنگ بدر کے موقع پر مکہ میں تھے۔ بتایئے آپ جنگ میں کیسے شریک ہوئے؟

جواب: ۲ ہجری میں جنگ بدر کے وقت مشرکین مکہ آپ کو بھی ساتھ لے گئے کیونکہ وہ انہیں اپنا آدمی سمجھتے تھے مشرکین کی شکست کے ساتھ ہی آپ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود آپ کے اسلام سے واقف تھے اور ان کو مکہ میں نماز پڑھتے دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے ان کے مسلمان ہونے کی شہادت دی تو رسول اللہؐ نے انہیں رہا کر دیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت سہیلؓ بن بیضاء نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے سامنے

وفات پائی اور آپ نے مسجد نبوی میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ دوسری یہ کہ حضورؐ کے وصال کے بعد مدینہ طیبہ ہی میں فوت ہوئے۔ دو بھائی سہلؓ اور صفوانؓ بھی صحابی تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا۔ تین سو صحابہؓ)

حضرت صہیبؓ رومی (بدری صحابی)

سوال: ''سبحان اللہ! تمہاری آنکھ آئی ہے اور تم کھجوریں کھا رہے ہو!'' رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کس سے فرمائے؟

جواب: حضرت صہیبؓ رومی سے۔ وہ آشوب چشم میں کھجوریں کھا رہے تھے۔ حضورؐ کا فرمان سن کر جواب دیا: ''یارسول اللہؐ! میں اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو اچھی ہے'' سردار انبیاءؐ یہ جواب سن کر اس قدر ہنسے کہ دندانِ مبارک کا نور نظر آنے لگا۔ (طبقات، اسد الغابہ، سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت صہیبؓ رومی کے والد اور والدہ کا کیا نام تھا اور کہاں کے رہنے والے تھے؟

جواب: حضرت صہیبؓ رومی کے والد کا نام سنان بن مالک اور والدہ کا نام سلمٰی بنت قعید تھا۔ وہ عراق کے کسی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ سنان یا ان کے بھائی لبید، شاہ ایران کی طرف سے اُبلہ کے حاکم تھے۔

(طبقات، اسد الغابہ، سیر الصحابہؓ، تین سو پروانے)

سوال: بتایئے حضرت صہیبؓ رومی مکہ کیسے پہنچے؟

جواب: صہیبؓ ابھی کم سن تھے کہ رومیوں نے اُبلہ پر حملہ کر دیا۔ ساز و سامان کے ساتھ صہیبؓ کو بھی ساتھ لے گئے اور اپنا غلام بنا لیا۔ جوانی اسی طرح گزری پھر بنوکلب کے تاجروں نے انہیں رومیوں سے خرید لیا اور مکہ لے آئے۔

(طبقات، مستدرک حاکم، اصابہ، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت صہیب رومیؓ کا شمار مکہ کے مالدار لوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ صاحب ثروت کیسے بنے؟

جواب: مکے کے رئیس عبداللہ بن جدعان نے حضرت صہیبؓ کو بنو کلب سے خرید کر آزاد کر دیا لیکن تعلق بدستور قائم رہا۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت صہیبؓ فرار ہو کر مکہ پہنچے تھے اور عبداللہ بن جدعان سے حلیفانہ تعلق قائم کیا۔ انہوں نے محنت اور ہمت سے روپیہ کمایا۔ (مستدرک حاکم، طبقات، اسد الغابہ)

سوال: حضرت صہیب رومیؓ نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت صہیبؓ اور حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے ایک ہی دن دارارقم میں حضورؐ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ (اسد الغابہ، طبقات، مسلم شخصیات کا انسائکلو پیڈیا)

سوال: بتائیے مشرکین مکہ حضرت صہیبؓ کو اسلام لانے پر کیا اذیتیں دیتے تھے؟

جواب: کبھی گرم ریت پر لٹاتے، کبھی پانی میں غوطے دیتے اور کبھی مار مار کر لہولہان کر دیتے۔ (مستدرک حاکم، اسد الغابہ، استیعاب)

سوال: حضرت صہیب رومیؓ کو ہجرت مدینہ کے وقت تمام مال و دولت کیوں چھوڑنا پڑا؟

جواب: ہجرت مدینہ کے وقت انہیں تمام مشرکین مکہ نے گھیر لیا اور کہنے لگے: ''جب تم مکہ آئے تھے تو مفلس اور قلاش تھے۔ اب تم یہاں سے اتنی دولت لے کر جا رہے ہو۔ یہ دولت ہماری ہے اسے ہمارے حوالے کر دو اور جہاں جی چاہے چلے جاؤ'' حضرت صہیبؓ نے تمام مال و دولت ان کے آگے پھینک دیا اور خالی ہاتھ مدینے چلے گئے۔ (طبقات، سیر الصحابہ، اسد الغابہ)

سوال: حضرت صہیب رومیؓ کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''صہیبؓ نے تجارت میں خوب نفع کمایا''۔ یہ بھی روایت ہے

کہ فرمایا: "اے ابو یحییٰ! تمہاری یہ تجارت بہت نفع بخش رہی"۔

(البدایہ والنہایہ، اسد الغابہ، اسوۂ صحابہ)

سوال: حضرت صہیبؓ نے ہجرت کے وقت قبا میں حضرت سعدؓ بن خثیمہ اوسی کے ہاں قیام کیا۔ مدینہ میں آپؓ کا اسلامی بھائی کون تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مواخات قائم کرتے وقت حضرت ابو سعیدؓ حارث بن صمہ کا بھائی بنایا۔ (طبقات، البدایہ والنہایہ، اصابہ)

سوال: حضرت صہیب رومیؓ کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ بتایئے آپؓ کے کس بیٹے کا نام یحییٰ تھا؟

جواب: یحییٰ نام کا کوئی لڑکا نہیں تھا۔ رسول اللہؐ نے خود ان کی کنیت ابو یحییٰ تجویز فرمائی تھی۔ (طبقات، سیر الصحابہ، شمع رسالت کے پروانے)

سوال: حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ تو حضرت صہیب رومیؓ نے پڑھائی۔ بتایئے نمازوں کی امامت کون کراتا رہا؟

جواب: نئے خلیفہ کے انتخاب تک حضرت عمرؓ کی وصیت کے مطابق حضرت صہیبؓ تین دن تک امامت کراتے رہے۔ (طبقات، الفاروق، اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت صہیب رومیؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: شوال ۳۸ ہجری میں ستر یا بہتر سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (طبقات، اسد الغابہ، البدایہ والنہایہ)

حضرت طفیلؓ بن حارث مطلبی (بدری صحابی)

سوال: حضرت طفیلؓ کے والد کا نام حارث بن مطلب تھا اور ان کے دادا مطلب بن عبد مناف حضورؐ کے پردادا ہاشم بن عبد مناف کے چھوٹے بھائی تھے۔ بتایئے

سوال: حضرت طفیلؓ کی والدہ کا کیا نام تھا اور کس قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں؟

جواب: ان کی والدہ کا نام سخیلہ یا خیلہ تھا جو خزاعی بن حویرث ثقفی کی بیٹی تھیں اور ان کا تعلق بنو ثقیف سے تھا۔ (انساب الاشراف، اسد الغابہ، البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت طفیلؓ سابقون الاوّلون میں سے تھے۔ ان کے دوسرے کن دو بھائیوں کو شرف صحابیت حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عبیدہؓ بن حارث اور حضرت حصینؓ بن حارث کو۔ یہ بھی ابتدا ہی میں اسلام لائے۔ (طبقات، سیر الصحابہؓ، اسوۂ صحابہؓ)

سوال: تینوں بھائیوں کو حضرت عبداللہؓ بن سلمہ انصاری نے مہمان بنایا پھر وہ کہاں ٹھہرے؟

جواب: ان بھائیوں کو حضورؐ نے رہائش کے لئے قطعہ زمین دیا اور بعد میں حضرت طفیلؓ کو حضرت سفیانؓ بن بشر انصاری کا اسلامی بھائی بنایا۔

(طبقات، سیرت ابن ہشام، اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت طفیلؓ نے بعد کے تمام غزوات میں بھی شرکت کی۔ بتایئے آپؓ کب فوت ہوئے؟

جواب: ۳۲ ہجری میں ستر برس کی عمر میں حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے عہد میں وفات پائی۔ ۳۱ ہجری میں بھی بتائی جاتی ہے۔ (طبقات، اسد الغابہ، اصابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت طفیل بن حارث ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ آپ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: رسول اللہؐ کے ہم جد اور قریش کی شاخ بنو المطلب سے تھے۔ ان کی والدہ کا نام سخیلہ یا خیلہ تھا جن کا تعلق بنو ثقیف سے تھا اور وہ خزاعی بن حویرث ثقفی کی بیٹی تھیں۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت طفیلؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر حضرت طفیلؓ نے اپنے دو دوسرے بھائیوں حضرت عبیدہؓ اور حضرت حصینؓ کے ساتھ مدینے ہجرت کی۔ حضرت عبداللہؓ بن سلمہ انصاری نے انہیں مہمان بنایا۔ حضورؐ نے انہیں مدینہ میں قطعہ زمین عطا فرمایا اور حضرت سفیانؓ بن بسر انصاری کو آپؓ کا دینی بھائی بنایا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت طفیلؓ بن حارث نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتایئے آپؓ کا کب انتقال ہوا؟

جواب: ۳۱ یا ۳۲ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت عمیرؓ بن وہب (مہاجر صحابی، سپہ سالار)

سوال: جنگ بدر کے بعد کون سا شخص رسول اللہ کو شہید کرنے کے ارادے سے مدینہ آیا اور پھر مسلمان ہو کر واپس مکہ گیا؟

جواب: عمیرؓ بن وہب مشرکین مکہ کے ایک رئیس صفوان بن امیہ کے کہنے پر (اس نے ان کا قرض اتارنے کا وعدہ کیا تھا) حضور کو شہید کرنے مدینہ آئے مگر جب حضورؐ نے ان کے ارادے سے آگاہ فرمادیا تو مسلمان ہوگئے۔ حضورؐ خوش ہوئے اور ان کے بیٹے وہب کو بغیر فدیہ لئے چھوڑ دیا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عمیرؓ بن وہب کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ان کا تعلق قریش کی شاخ بنو جمح سے تھا۔ کنیت ابو امیہ اور والدہ کا نام ام سخیلہ تھا۔ امیہ بن خلف اور ابی بن خلف ان کے چچا اور صفوان چچازاد بھائی تھے۔ مکہ میں ازلام یعنی تیروں سے پانسہ ڈالنے کا عہدہ اسی خاندان کے پاس تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عمیرؓ بن وہب بڑے دلیر صحابی تھے۔ مکہ میں ان کی کوششوں سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ وہ کب مدینہ ہجرت کر گئے؟

جواب: اسلام لانے کے چند دن بعد ان کا باپ مر گیا اور اس کے مدفون خزانے سے حضرت عمیرؓ کو دس ہزار درہم اور سونے کے کچھ سکے مل گئے۔ انہوں نے اپنا قرض بھی اتار دیا۔ چند ماہ بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔

(تاریخ طبری۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمیرؓ بن وہب نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کن اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: غزوہ احد، غزوۂ احزاب، فتح مکہ، غزوۂ تبوک اور حجۃ الوداع میں حضرت عمیرؓ بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ المغازی)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت عمیرؓ بن وہب کی کن خدمات کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں انہوں نے بہت سی مہمات میں شرکت کی۔ وہ حضرت عمرؓ کے دور میں اسکندریہ تسخیر کرنے والے مجاہدین میں شامل تھے اور کئی دوسرے مقامات ان کی سرکردگی میں فتح ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ خلفائے راشدینؓ۔ الفاروقؓ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عمیرؓ بن وہب نے دور فاروقیؓ کے آخر میں وفات پائی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے ان کی سفارش پر کس مشرک کو معاف فرمایا دیا تھا؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے جن لوگوں کو واجب القتل قرار دیا تھا ان میں حضرت عمیرؓ کا چچا زاد بھائی صفوان بھی تھا۔ وہ جدہ بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمیرؓ کی سفارش قبول فرماتے ہوئے حضورؐ نے صفوان کو لانے کے لئے انہیں اپنی

چادر یا عمامہ دے کر روانہ فرمایا۔ (طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عتبہؓ بن اُسید (مہاجر صحابہ)

سوال: بنو ثقیف سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عتبہؓ بن اسید مشرکین کی قید میں کس طرح پہنچے؟

جواب: اپنی کنیت ابوبصیر کے نام سے مشہور یہ صحابی بعثت نبوی کے ابتدائی دنوں میں مسلمان ہوگئے۔ قریش سے قریبی تعلقات کی وجہ سے مکے میں رہتے تھے۔ اسلام لانے کی پاداش میں قریش نے انہیں قید کردیا اور ظلم و تشدد کرتے رہے۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: ابوبصیر عتبہؓ بن اسید کو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع کیسے ملا؟

جواب: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد ابوبصیرؓ ایک دن موقع پاکر مشرکین کی قید سے نکل بھاگے اور حضورؐ کی خدمت میں پہنچ گئے۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابوبصیر عتبہؓ بن اسید کو واپس کیوں لوٹا دیا؟

جواب: صلح حدیبیہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو مسلمان مکہ سے بھاگ کر رسول اللہؐ کے پاس پہنچ جائے گا اسے واپس کردیا جائے گا۔ حضرت ابوبصیرؓ مدینے پہنچے تو قریش نے دو آدمی ان کو لینے کے لئے بھیج دیئے۔ حضورؐ نے عہد کی پابندی کرتے ہوئے انہیں واپس کردیا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ الرحیق المختوم)

سوال: نبی آخر الزماںؐ نے حضرت ابوبصیرؓ سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا:" ابوبصیرؓ تمہیں معلوم ہے کہ صلح نامہ کی شرط کے مطابق میں تمہیں اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اگر ایسا کروں گا تو یہ عہد شکنی ہوگی۔ جو ہمارے

دین میں جائز نہیں۔ اس لئے اس وقت تم واپس جاؤ، عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری اور دوسرے مظلوم مسلمانوں کی رہائی کی کوئی صورت پیدا کر دے گا۔"

(سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عتبہؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہؐ آپؐ مجھے دوبارہ مشرکوں کے حوالے کر رہے ہیں۔ وہ مجھے راہ حق سے ہٹا دیں گے۔" حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے جواب دیا: "ابو بصیرجاؤ اللہ تعالیٰ جلد ہی تمہاری اور دوسرے مسلمانوں کی رہائی کا کوئی سامان کر دے گا۔" چنانچہ وہ حضورؐ کے حکم پر قریش کے آدمیوں کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابو بصیر عتبہؓ کس طرح دوبارہ بھاگ کر مدینہ آئے؟

جواب: ذوالحلیفہ پہنچ کر دونوں مشرک کھجوریں کھانے بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بصیرؓ نے ایک مشرک کی تلوار کی تعریف کی اور پھر دیکھنے کے بہانے اس سے تلوار لے لی۔ ابو بصیرؓ کئی سال سے مشرکوں کا ظلم سہہ رہے تھے۔ تلوار ہاتھ میں لیتے ہی انہوں نے مالک کا سر اڑا دیا۔ دوسرا خوفزدہ ہو کر مدینے بھاگا اور مسجد نبوی میں حضورؐ سے شکایت کی۔ حضرت عتبہؓ بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ)

سوال: حضرت عتبہؓ نے حضورؐ سے کیا عرض کیا اور حضورؐ کیا فرمایا؟

جواب: آپؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہؐ آپؐ نے معاہدہ کی شرط پوری کر کے مجھے واپس بھیج دیا۔ اللہ نے مجھے ہمت دی اور میں آزاد ہو گیا۔" آقاؐ نے فرمایا یہ شخص (عتبہؓ) بھی جنگ کے شعلے بھڑکانے کا آلہ ہے۔ اگر اس کو چند مددگار اور ساتھی مل جائیں۔" یعنی اس طرح واپس آنا قریش کو مشتعل کرسکتا تھا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابو بصیر عتبہؓ مدینہ چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟

جواب: انہوں نے دیکھا کہ مدینہ میں رہنا مشکل ہے تو وہ ساحلی مقام عیص میں رہائش پذیر ہو گئے۔ جس کے قریب سے قریش کے تجارتی قافلے شام آتے جاتے تھے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابو بصیرؓ نے قریش کو تنگ کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا؟

جواب: ایک اور مظلوم صحابی حضرت ابو جندلؓ بھی مشرکین کی قید سے فرار ہو کر ان کے ساتھ مل گئے۔ اور پھر جو بھی مسلمان مکے سے بھاگتا وہ عیص میں پناہ لیتا۔ جلد ہی ایک گروہ بن گیا اور اب اس نے حضرت ابو بصیر عتبہؓ کی سرکردگی میں مشرکین کے تجارتی قافلوں پر حملے شروع کر دیئے۔ اس طرح قریش کی تجارت خطرے میں پڑ گئی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو بصیرؓ کے چھاپوں سے تنگ آ کر قریش مکہ نے حضورؐ سے کیا درخواست کی؟

جواب: انہوں نے پریشان ہو کر رسول اللہؐ کو پیغام بھیجا کہ آئندہ جو مسلمان مکہ سے بھاگے گا وہ آزاد ہے۔ آپؐ اسے واپس کرنے کے پابند نہیں ہوں گے۔ انہوں نے صلہ رحمی کا واسطہ دے کر آپؐ سے درخواست کی کہ عیص کے مسلمانوں کو ہمارے تجارتی قافلوں پر حملے کرنے سے روکئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے قریش کی درخواست پر کیا ردعمل ظاہر فرمایا؟

جواب: آپؐ نے ان کی التجا قبول فرماتے ہوئے عیص کے مسلمانوں کو لکھا کہ ابو بصیرؓ اور ابو جندلؓ مدینہ آ جائیں اور باقی مسلمان اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں۔

(صحیح بخاری۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابو بصیرؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہؐ کا فرمان پہنچا تو حضرت ابو بصیرؓ عتبہ بستر مرگ پر تھے۔ نامہ مبارک ہاتھ میں لے کر پڑھتے گئے پھر اسے سر آنکھوں پر رکھا اور دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ حضرت ابو جندلؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عیص میں دفن کر دیا گیا۔

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

حضرت عامرؓ بن بکیر لیثی (سابقون الاوّلون/مہاجر صحابی/بدری صحابی)

سوال: حضورؐ مرکز تبلیغ دار ارقم میں تشریف فرما تھے کہ چار بھائی مسلمان ہوئے۔ وہ کون تھے؟

جواب: حضرت عامرؓ، حضرت عاقلؓ، حضرت ایاسؓ اور حضرت خالدؓ۔ ان کے والد کا نام بکیر یا عبد یالیل تھا۔ والدہ عفرا بنت زبید انصاریہ تھیں۔ مکہ میں یہ خاندان بنو عدی بن کعب بن لوئی کا حلیف تھا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: ۱۳ نبوی میں حضرت عامرؓ بن بکیر نے مدینہ ہجرت کی تو کہاں ٹھہرے؟ ان کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: یہ حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر کے مہمان بنے اور پھر رسول اللہؐ نے عقد مواخات میں حضرت ثابتؓ بن قیس کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔

(طبقات۔ زاد المعاد۔ مہاجرین۔ اصابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عامرؓ بن بکیر لیثی تمام غزوات نبوی میں شامل رہے۔ بتایئے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: ۱۱ ہجری میں حضورؐ کے وصال کے بعد دور صدیقی میں فتنہ ارتداد کھڑا ہوا۔

حضرت عامرؓ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں شامل تھے۔ اسی جنگ میں بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (طبقات۔الفاروقؓ۔تاریخ طبری۔سیرۃ ابن ہشام)

حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ (کم سن صحابی، رمہاجر مدینہ)

سوال: حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ کون تھے اور ان کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کے بیٹے اور حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کے حقیقی بھائی تھے۔ اس طرح ان کا نسب نامہ حضرت عبدالمطلب پر حضورؐ سے جاملتا ہے۔ ان کی والدہ کا نام ام الفضل لبابہؓ تھا۔

(انساب الاشراف۔ نبی کریمؐ کے عزیز واقارب۔ استیعاب۔اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور میں حضرت عبیداللہؓ بن عباس کی کیا ذمہ داریاں تھیں؟

جواب: ۳۵ ہجری میں حضرت علیؓ نے انہیں یمن کا والی مقرر فرمایا۔ ۳۶۔۳۷ ہجری میں دو سال وہ امیر حج بنائے گئے۔ ۴۰ ہجری میں والی شام امیر معاویہؓ نے بسر بن ابی ارطاۃ کو حجاز اور یمن پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت عبیداللہؓ عبداللہ بن عبدالمدان کو اپنا نائب مقرر کر کے حضرت علیؓ کی مدد کیلئے کوفہ چلے گئے۔ بسر نے یمن پر قبضہ کرلیا اور قتل وغارت میں حضرت عبیداللہؓ کے دو کم سن بچوں کو بھی شہید کر دیا۔ (اسد الغابہ۔استیعاب۔مستدرک حاکم)

سوال: حضرت عبیداللہؓ بن عباس نہایت سخی اور رحم دل تھے۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۵۶۔۵۷یا ۵۸ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ (اصابہ۔ ج سمعنی۔استیعاب)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکرؓ (مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکرؓ کا اصل نام اور حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: اصل نام عبدالکعبہ تھا جسے حضورؐ نے بدل کر عبدالرحمٰن رکھا۔ والدہ کا نام ام رومانؓ تھا اور ان کی حقیقی بہن ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ تھیں۔ یہ حضرت ابوبکرؓ کے بڑے بیٹے تھے۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ غزوۂ بدر اور احد میں کفار کی طرف سے لڑے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے اور کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: انہوں نے ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے انہیں مدینہ بلا لیا اور گھر کا انتظام اور کاروبار ان کے حوالے کر دیا۔ وہ تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے جن میں فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں بہادری کا مظاہرہ کیا۔ عہد فاروقی کی اور کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: وہ شام کی رومی سلطنت کے خلاف ہر جنگ میں شریک ہوئے۔ قنسرین کی خونیں جنگ اور یرموک کی ہولناک لڑائی میں محیر العقول کارنامے انجام دیئے بیت المقدس پر چڑھائی کرنے والے لشکر میں شامل ہوئے۔ تسخیر حلب کے بعد وہ شام کے کئی اور معرکوں میں داد شجاعت دیتے رہے۔ انہوں نے مصر کے بہت سے معرکوں میں بھی حصہ لیا۔ (طبقات۔ الفاروق۔ تاریخ طبری۔ فتوح الشام)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ نے جنگ جمل میں اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ساتھ دیا تھا۔ بتایئے انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ مدینہ منورہ کو چھوڑ کر مکہ سے دس میل کے فاصلے پر حبشی یا حبشی نامی پہاڑی مقام میں رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ وہیں ۵۳، ۵۶ یا ۵۸ ہجری میں وفات پائی۔ دو لڑکے ابوعتیق محمد اور عبداللہؓ اور لڑکیاں حفصہؓ اور اسماءؓ اپنے پیچھے چھوڑیں۔ (صحیح بخاری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت عبداللہؓ بن سراقہ (بدری صحابی/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سراقہ کب اسلام لائے اور مدینہ ہجرت کی؟

جواب: غزوہ بدر سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر کے مہمان ہوئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سراقہ کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کا تعلق قریش کے خاندان بنوعدی سے تھا۔ والد کا نام سراقہ بن معتمر یا سراقہ بن انس تھا۔ اور والدہ کا نام آمنہ بنت عبداللہ۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ جمہرۃ انساب العرب۔ سیر صحابہؓ)

سوال: کیا حضرت عبداللہؓ بن سراقہ غزوۂ بدر میں شریک تھے؟

جواب: سیرت نگاروں کی اکثریت نے انہیں اصحاب بدر میں شامل کیا ہے۔ تاہم چند ایک کا کہنا ہے کہ انہوں نے غزوہ بدر میں حصہ نہیں لیا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ مغازی رسول۔ المغازی۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن سراقہ نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: وہ بدر کے علاوہ احد، خندق اور دوسرے تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ (المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سراقہ نے کب وفات پائی؟

20

جواب: آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں کسی وقت انتقال کیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ انتخاب بدر۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت عمارؓ بن یاسرؓ (سابقون الاولون، بدری)

سوال: بتایئے حضورؐ نے کس صحابی سے فرمایا: "خوش آمدید! پاکیزہ و مصفا انسان۔"

جواب: تنومند اور دراز قد خوبصورت صحابی حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے ایک مرتبہ رسول اللہؐ سے کاشانہ اقدس میں آنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے۔ ابو یقظان عمارؓ کے والد یاسرؓ اور والدہ سمیہؓ بھی صحابہ کرامؓ میں شامل تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت عمارؓ قحطانی النسل تھے اور یمن کے رہنے والے تھے۔ بتایئے آپؓ مکہ کیسے پہنچے؟

جواب: ان کے والد حضرت یاسرؓ اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ساتھ اپنے دیوانے بھائی کی تلاش میں مکے آئے۔ بھائی نہ ملا تو دوسرے دو واپس چلے گئے جبکہ حضرت یاسرؓ ابو حذیفہ بن المغیرہ مخزومی کے حلیف بن کر مکے میں رہنے لگے۔ ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہؓ کی ان سے شادی کردی جن سے دو بیٹے عمار اور عبداللہ پیدا ہوئے۔ (استیعاب۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصابہ۔ حیاۃ صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمار بن یاسرؓ کب ایمان لائے؟

جواب: بعثت نبوی سے پینتالیس سال پہلے مکہ میں آنے والا یہ خاندان اسلام کی نعمت سے مالا مال تھا۔ والدین کی طرح وہ بھی بعثت کے ابتدائی تین برسوں میں اسلام لائے۔ یہ بھی کہا گیا کہ ان کے اسلام لانے سے پہلے صرف سات افراد مسلمان ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ اس وقت تیس سے زائد مسلمان

تھے۔ حضرت عمارؓ اور حضرت صہیبؓ اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ اس وقت حضورؐ دارارقم میں تشریف رکھتے تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ فتح الباری)

سوال: مشرکین مکہ حضرت یاسرؓ اور حضرت سمیہؓ پر تشدد کرتے تھے۔ بتایئے حضرت عمارؓ کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟

جواب: حضرت عمارؓ کے والدین بہت ضعیف تھے۔ کفار کی اذیتیں برداشت کرتے رہے۔ آخر دونوں شہید ہو گئے۔ مشرکین حضرت عمارؓ کو دہکتی ہوئی آگ اور تپتی ریت پر لٹا دیتے۔ پانی میں غوطے دیتے۔ ایک مرتبہ وہ حواس کھو بیٹھے اور ظالموں نے ان سے حضورؐ کے حق میں نازیبا کلمات کہلوائے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ سے حضرت عمارؓ نے کفار کی شکایت کی تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آقا کے پوچھنے پر حضرت عمارؓ نے بتایا: ''یارسول اللہؐ! میرا دل تو بفضلہ تعالیٰ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان کے ساتھ مطمئن ہے۔'' آپؐ نے ان کی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا: ''کوئی بات نہیں، اگر آئندہ بھی وہ تمہیں اذیت دیں اور اس قسم کا مطالبہ کریں تو جان بچانے کیلئے ایسا کرنا۔''

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: کیا حضرت عمارؓ بن یاسر نے حبشہ اور مدینہ ہجرت کی تھی؟

جواب: ان کی ہجرت حبشہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں شامل تھے۔ تاہم اس پر اتفاق ہے کہ ہجرت نبویؐ سے کچھ عرصہ پہلے سب سے پہلے مدینہ ہجرت کرنے والے ۶ صحابہ کرامؓ میں حضرت عمارؓ بن یاسرؓ شامل تھے۔ رسول اللہؐ کی ہجرت تک قبا میں حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر کے مہمان رہے۔ حضورؐ کی آمد پر مسجد قبا کی تعمیر میں حصہ

لیا۔ حضورؐ نے مدینہ میں حضرت حذیفہؓ بن الیمان کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: مسجد نبوی کی تعمیر میں حضرت عمارؓ بن یاسر نے کس انداز میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمارؓ اینٹ گارا اٹھاتے (کبھی ایک اینٹ کبھی دو) اور رجز پڑھتے "ہم مسلمان ہیں، ہم مسجد بناتے ہیں۔" (سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: اس موقع پر رسول اللہؐ نے کیا پیش گوئی فرمائی؟

جواب: آپؐ حضرت عمارؓ کے بدن سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمایا: "ہائے عمارؓ! اس کو باغی جماعت قتل کرے گی۔" ایک دن فرمایا: "افسوس ابن سمیہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔" (صحیح بخاری۔ طبقات۔ مسلم۔ مسند احمد)

سوال: حضرت عمارؓ عہد رسالت کے تمام مشہور غزوات اور چھوٹی موٹی مہمات میں شامل ہوئے۔ خلفائے راشدینؓ کے دور میں آپؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: جنگ یمامہ کے خونریز معرکے میں بے جگری سے لڑے اس میں ان کا ایک کان شہید ہوگیا تھا۔ ۲۰ ہجری میں حضرت فاروق اعظمؓ نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ اسی دوران جنگ نہاوند کے لئے کمک لے کر پہنچے لیکن جنگ ختم ہوچکی تھی۔ آپؓ ایک سال نو ماہ تک گورنر رہے۔ پھر کوفہ کے لوگوں کی شکایت پر حضرت عمرؓ نے انہیں معزول کردیا تو مدینے واپس آگئے۔ انہوں نے شام اور ایران کے بعض معرکوں میں بھی داد شجاعت دی۔ ۳۵ ہجری میں حضرت عثمانؓ نے انہیں اپنے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی تحقیقات کیلئے ایک جماعت کے ساتھ مصر بھیجا۔ ۳۶ ہجری میں جنگ جمل میں حضرت عمارؓ، حضرت علیؓ کی طرف سے میسرہ کے افسر تھے۔ جنگ صفین میں بھی حضرت علیؓ طرف سے حصہ لیا۔ (تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: بتایئے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے شامی فوجوں سے لڑ رہے تھے کہ ایک شامی نے نیزے سے زخمی کر کے گرادیا اور دوسرے نے سر کاٹ دیا۔ اس وقت ان کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی۔ حضرت علیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور کوفے میں دفن کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ حیاۃ الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمار بن یاسرؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: آپؓ باسٹھ احادیث کے راوی ہیں اور آپؓ کا شمار راویان حدیث صحابہؓ کے طبقہ چہارم میں ہوتا ہے۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عمروؓ بن سراقہ (بدری صحابی، سابقون الاولون، مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت عمروؓ بن سراقہ کا تعلق قریش کے خاندان بنوعدی سے تھا اور وہ ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ بتایئے انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: اسلام لانے پر قریش مکہ کے مظالم برداشت کرتے رہے اور بالآخر ۱۳ نبوی میں مدینہ ہجرت کر گئے اور حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر انصاری کے مہمان بنے۔

(طبقات۔ بدرالبدور۔ اصحاب۔ مہاجرین)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن سراقہ نے کن غزوات وسرایا میں حصہ لیا؟

جواب: وہ بدر سے لے کر تبوک تک تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے اور بہت سے سرایا میں بھی شریک ہوئے۔ (المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عمروؓ بن سراقہ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے امیرالمومنین حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

(طبقات۔ بدرالبدور)

حضرت عمرو بن جہم رضی اللہ عنہ (سابقون الاولون/مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت عمروؓ بن جہم قدیم الاسلام تھے اور اپنے ماں باپ اور بہن کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ بتایئے حضرت عمروؓ بن حارث کب اسلام لائے اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: یہ بھی ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے تھے اور حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت حبشہ اول کے بعد اور پھر ہجرت حبشہ دوم کرنے والوں میں ان کا نام بھی شامل ہے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عمروؓ بن عبسہ (دین ابراہیمی کے پیرو کار تھے)

سوال: ابو نجیح کنیت تھی اور نام عمرو۔ حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام عبسہ بن عامر اور والدہ کا نام رملہ بنت وقیعہ تھا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت عمروؓ بن عبسہ کے اخیافی (ماں جائے) بھائی تھے۔

(الانساب الاشراف۔ جمہرۃ الانساب۔ اسد الغابہ۔ مستدرک)

سوال: حضرت عمروؓ بن عبسہ دین ابراہیمی کے پیروکار تھے۔ بتایئے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: نبوت کے چوتھے سال کے آغاز میں آپ نے مکہ میں اسلام قبول کیا۔ آپ کا تعلق بنو سلیم سے تھا۔ (اصابہ۔ چالیس جانثار)

سوال: "یا رسول اللہ! وہ قرآن مجھے بھی پڑھایئے (سکھایئے) جو آپؐ پر نازل ہوا ہے۔" یہ الفاظ کن صحابی کے ہیں؟

جواب: مدینہ ہجرت کرنے کے بعد حضرت عمروؓ بن عبسہ کے۔ پھر انہوں نے آپؐ سے دین کی تعلیم سیکھی۔ (اصابہ۔ طبقات ابن سعد۔ صحیح مسلم)

سوال: غزوۂ فتح مکہ کے بعد حضرت عمروؓ نے غزوۂ طائف میں شرکت کی۔ حضورؐ نے

اس موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: محاصرے کے دوران آپؐ نے مسلمانوں سے فرمایا۔'' جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے گا اس کیلئے جنت میں ایک دروازہ کھل جائے گا۔'' حضورؐ کا ارشاد سن کر حضرت عمروؓ بن عبسہ نے یکے بعد دیگرے سولہ تیر چلائے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن عبسہ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ نے حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ آپؓ سے ۴۸ احادیث مروی ہیں۔ (اصابہ۔ مسند احمد۔ چالیس جانثار)

حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص (بدری صحابی، کم سن صحابی)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے اس چھوٹے کا بھائی کا نام ونسب بتادیں جو اصحاب بدر میں شمار ہوتے ہیں؟

جواب: حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص۔ وہ قریش کے خاندان بنوزہرہ سے تھے۔

(اصحاب بدر۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عمیرؓ نے کب اسلام قبول کیا اور کب مدینے کی طرف ہجرت کی؟

جواب: بعثت نبوی کے وقت بہت چھوٹے تھے۔ ان کے دو بڑے بھائی سعدؓ اور عامرؓ سابقون الاولون میں سے تھے۔ حضرت عمیرؓ باشعور ہونے تو انہوں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ پھر اپنے بھائیوں کے ساتھ ہی مدینہ ہجرت کر گئے۔ رسول اللہؐ نے انہیں حضرت عمرؓ بن معاذ کا دینی بھائی بنادیا۔

(سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص ابھی کم سن تھے کہ ۲ ہجری میں جنگ بدر ہوئی۔

بتایئے انہیں جنگ میں شرکت کی اجازت کیسے ملی؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں فرمایا'' بیٹے تمہاری عمر ابھی لڑنے کی نہیں۔ اس لئے تم واپس جاؤ۔'' وہ رونے لگے اور بار بار التجا کرنے لگے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے انہیں مجاہدین میں شامل کر لیا اور اپنے دست مبارک سے تلوار باندھی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ بدر شروع ہوئی تو حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص تلوار چلاتے ہوئے مشرکین کی صفوں میں گھس گئے اور دیر تک جرأت و شجاعت کا مظاہرہ کرتے رہے۔ اسی دوران نامور شہسوار عمرو بن عبدود نے حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ مشرکین مکہ کا یہ شہسوار ایک ہزار نوجوانوں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔

(اصحاب بدر۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ ابن جریرؒ)

حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد غنویؓ (بدری رسابقون الاوّلون رمہاجر مدینہ)

سوال: حضرت مرثدؓ بن ابی مرثدؓ کشتی، تیغ زنی اور شہسواری میں ماہر تھے۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام کناز تھا جن کی کنیت ابی مرثد تھی۔ بنو مضر یا قیس عیلان سے تعلق تھا اور ان کا خاندان بنو ہاشم یا بنو مطلب کا حلیف تھا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: بدری صحابی حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد سابقون الاوّلون میں سے ہیں۔ آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ہجرت کا حکم ملا تو دونوں باپ بیٹے مدینہ آ گئے اور حضورؐ نے حضرت اوسؓ بن

صامت انصاری کو حضرت مرثدؓ کا دینی بھائی بنایا۔

(استیعاب۔ سیر الصحابہؓ۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت مرثدؓ بن ابی مرثدؓ نے اپنے اسیر مسلمان بھائیوں کیلئے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر آپ نے انہیں چھڑانے کے لئے بڑی تگ ودو کی اور اس مقصد کیلئے کئی بار مکہ گئے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: غزوۂ بدر میں حضرت مرثدؓ سبل نامی گھوڑے پر سوار ہوکر رسول اللہؐ کے پہلو بہ پہلو رہے۔ آپ نے کن دوسرے غزوات میں شرکت کی؟

جواب: ۳ ہجری میں غزوۂ احد میں بہادری کے جوہر دکھائے۔

(مستدرک حاکم۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت مرثدؓ بن ابی مرثدؓ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۴ ہجری میں بنو عضل اور بنو قارہ کی تعلیم کے لئے حضورؐ نے چھ، آٹھ یا دس صحابہؓ کو حضرت مرثدؓ یا حضرت عاصمؓ بن ثابت کی امارت میں بھیجا۔ رجیع کے مقام پر بنو عضل اور بنو قارہ نے غداری کی اور دوسو تیراندازوں سے حملہ کردیا۔ بعض صحابہ جن میں حضرت مرثدؓ بھی تھے شہید ہوگئے اور بعض قید کرلیے گئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ الرحیق المختوم)

حضرت مسطحؓ بن اثاثہ (بدری صحابی، مہاجر مدینہ، سابقون الاولون)

سوال: مسطحؓ کے نام سے شہرت پانے والے صحابیؓ کا نام ونسب بتادیجئے؟

جواب: قریش کی شاخ بنو مطلب سے تعلق رکھنے والے اس صحابیؓ کا اصل نام عوف بن اثاثہ تھا اور ان کا نسب عبد مناف پر رسول اللہؐ کے نسب سے جاملتا ہے۔

کنیت ابو عباد یا ابو عبادہ یا ابو عبداللہ بتائی گئی ہے۔ ان کی والدہ کا نام سلمی بنت ابو رہم تھا جو ام مسطح کے نام سے مشہور ہوئیں۔

(انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: سابقون الاولون کی جماعت کے فرد حضرت مسطح نے ۱۳ نبوی میں مدینہ ہجرت کی۔ آپؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ بدر کے بعد دوسرے غزوات خصوصاً غزوۂ بنو مصطلق کا ذکر خاص طور پر ملتا ہے۔ (طبقات۔ المغازی۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: واقعہ افک کے حوالے سے سزا پانے والے صحابہؓ میں حضرت مسطح بھی شامل تھے۔ بتایئے کیوں؟

جواب: واقعہ افک میں جب حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگی تو غلط فہمی کا شکار ہونے والے چند مسلمانوں میں حضرت مسطح بھی تھے۔ انہوں نے گھر آ کر یہ واقعہ اپنی ماں ام مسطح سے بیان کیا۔ سورۂ نور کی آیات ۸ تا ۱۲ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ام المومنینؓ کی پاکبازی کا اعلان کیا تو حضورؐ نے اسی سورۃ کی آیات ۱۳ تا ۲۱ کے مطابق تہمت لگانے والوں اور اس غلط فہمی کا شکار ہونے والوں پر حد جاری فرمائی۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت مسطح کے خاندان کی کفالت کون سے صحابیؓ کرتے تھے؟

جواب: ان کا خاندان غریب تھا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ پورے خاندان کی کفالت کرتے تھے۔ سورۂ نور میں حضرت عائشہؓ کی برات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھالی کہ حضرت مسطح کی امداد نہیں کریں گے۔ اس پر سورۂ نور کی آیت ۲۲ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنی قسم توڑ دی۔ (تفسیر ابن کثیر۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت مسطح نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ۳۴ ہجری میں وفات پائی۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ دور علیؓ میں بھی موجود تھے اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑے۔ ۳۷ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۵ یا ۶۸ برس تھی۔
(اصابہ۔ سیر صحابہؓ مہاجرینؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت مسعودؓ بن ربیع (بدری صحابی/ سابقون الاولون)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت مسعودؓ بن ربیع کو قاری کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ان کا تعلق بنی اہون بن خزیمہ کے قبیلہ قارہ سے تھا۔ ان کی کنیت ابو عمیر تھی۔ والد کا نام ربیعہ بھی بتایا گیا ہے۔ (طبقات۔ اصحاب بدرؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجرینؓ)

سوال: حضرت مسعودؓ بن ربیع یا ربیعہ نے کب مدینہ ہجرت کی اور کس صحابی کو ان کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مکہ کے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا تو وہ بھی مدینے چلے گئے۔ مہاجرین وانصار کے درمیان مواخاۃ میں رسول اللہؐ نے انہیں حضرت عبیدؓ بن التیہان انصاری کا دینی بھائی بنایا۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب بدرؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت مسعودؓ بن ربیع نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۳۰ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اصحاب بدرؓ)

حضرت مہجعؓ بن صالح (بدری صحابی/ سابقون الاولون/ مہاجر مدینہ)

سوال: غزوۂ بدر کے پہلے شہید صحابی کا نام بتا دیں؟

جواب: حضرت مہجعؓ بن صالح۔ آپ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

(تاریخ طبری۔ اصابہ۔ طبقات۔ تہذیب۔ جوامع السیرۃ)

سوال: حضرت مہجعؓ یمن کے رہنے والے تھے! بتائیے آپ مکہ کیسے پہنچے اور کب اسلام لائے؟

جواب: لٹیروں نے ان کے گاؤں پر حملہ کیا اور انہیں پکڑ کر مکہ لے آئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے خرید کر آزاد کر دیا۔ سابقین اسلام میں شمار ہوتے ہیں۔

سوال: حضرت مہجعؓ نے ۱۳ نبوی میں ہجرت کی اور غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے۔ آپ نے کس طرح شہادت پائی؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوہ بدر کے موقع پر آپ نے صفوں سے آگے بڑھ کر دشمنوں کو للکارا۔ قریش کے جنگجو عامر بن حضرمی کے ساتھ مقابلے میں شہید ہوئے۔ یہ بھی روایات ہیں کہ لڑائی کے آغاز میں ہی انہیں اچانک کسی مشرک کا تیر لگا اور شہید ہو گئے۔ (اسد الغابہ۔ بدایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

حضرت معتبؓ بن عوف (بدری صحابی، سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت معتب بن عوف بنو خزاعہ سے تھے۔ بتائیے آپ کب ایمان لائے؟

جواب: آپ بنو مخزوم کے حلیف بن کر مکے میں رہتے تھے اور بعثت نبوی کے ابتدا میں ہی اللہ اور اللہ کے نبیؐ پر ایمان لے آئے۔

(اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ۔ طبقات۔ اصحاب بدرؓ)

سوال: ۶ نبوی میں دوسری مرتبہ ہجرت حبشہ کرنے والوں میں حضرت معتبؓ بن عوف بھی تھے۔ بتائیے آپ نے مدینے کب ہجرت کی؟

جواب: ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مکہ واپس آ گئے اور پھر رسول اللہؐ کے حکم سے مدینے ہجرت کر گئے۔ رسول اللہؐ نے حضرت ثعلبہؓ بن حاطب کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ (استیعاب۔ مہاجرینؓ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت معتبؓ بن عوف کی کنیت ابوعوف تھی۔ آپ کس نام سے مشہور تھے؟

جواب: اپنی والدہ کی نسبت سے ابن الحمراء کے نام سے مشہور تھے۔

(تاریخ طبری۔ بدر البدور۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت معتبؓ بن عوف نے کب وفات پائی؟

جواب: ۵۷ ہجری میں امیر معاویہؓ کے دور میں ۷۸ برس کے تھے کہ انتقال کر گئے۔

(تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت معمرؓ بن حارث (بدری صحابی/سابقون الاولون/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت معمرؓ بھی مہاجرین صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا حسب ونسب بتادیجئے؟

جواب: ان کے والد کا نام حارث بن معمر تھا اور والدہ کا نام قتیلہ بنت مظعون تھا۔ والدین کا تعلق قریش کے خاندان بنو جمح سے تھا اور دونوں عم زاد تھے۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون حضرت معمرؓ کے ماموں تھے۔

(انساب الاشراف۔ اصحاب بدر۔ اصابہ۔ مہاجرین صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت معمرؓ بن حارث مکہ کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتایئے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کے گھرانے کے بہت سے افراد دعوت اسلام کے آغاز میں ہی اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آئے تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے حضرت معمرؓ بن حارث کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت حفصہؓ ان کی خالہ حضرت زینبؓ بنت مظعون کی بیٹی تھیں جو حضرت عمر فاروقؓ کی اہلیہ تھیں۔ اس طرح حضرت معمرؓ ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے خالہ زاد بھائی ہوئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ سے حضرت معمرؓ بن حارث کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ ان کے خالو تھے اور حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ اور ام المومنین حضرت حفصہؓ کے خالہ زاد بھائی۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت معمرؓ بن حارث نے مدینہ ہجرت کی تو حضورؐ نے کس صحابی کو ان کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تو حضرت معاذؓ بن عفرا انصاری کو ان کا دینی بھائی بنادیا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت معمرؓ بن حارث نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی اور کب وفات پائی؟

جواب: آپ تمام غزوات نبوی میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے اور مشرکین کے خلاف جہاد کیا۔ انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں انتقال کیا۔

(مغازی رسولؐ۔ اصحاب بدر۔ سیر ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت مقدادؓ بن عمرو (بدری، مہاجر حبشہ و مدینہ، حافظ صحابہ)

سوال: کندی اور حضرمی کہلانے والے صحابیؓ کا نام ونسب بتادیجئے؟

جواب: نام مقدادؓ بن عمرو بن ثعلبہ اور کنیت الاسود کے نام سے مشہور تھے۔ مقدادؓ بن عمرو بہراوی، مقدادؓ بن عمرو کندی، مقدادؓ بن اسود الکندی الحضرمی اور مقداد بن الاسود قرشی الزہری کے ناموں سے بھی جانے جاتے تھے۔ کیونکہ آباؤاجداد کا وطن بہراء تھا یا بنو قضاعہ کی شاخ بہراء کے قبیلے سے تھے۔ ان کے والد عمرو بن ثعلبہ نے کندی خاتون سے شادی کی اور حضرت مقدادؓ اسی خاتون کے بطن سے کندہ میں پیدا ہوئے اس لئے کندی اور حضرمی کہلائے۔ مکہ میں اسود بن

عبد یغوث قرشی الزہری کے حلیف اور متبنّی تھے تو مقداد بن اسود قرشی الزہری مشہور ہو گئے۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت مقدادؓ بن الاسود نے کب اسلام قبول کیا اور کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: آپؓ قدیم الاسلام تھے اور یہ بھی روایت ہے کہ ابتدائی سات مسلمانوں میں سے تھے۔ حضورؐ کے حکم پر دوسری ہجرت حبشہ کے 83 مسلمان مردوں میں شامل تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجر صحابہؓ)

سوال: حضرت مقدادؓ بن الاسود نے کب مدینہ ہجرت کی اور کس کے ہاں قیام کیا؟

جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ آپؓ حضورؐ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے مدینہ آ گئے تھے اور حضرت کلثومؓ بن الہدم کے ہاں ٹھہرے دوسری یہ کہ آپؐ کے بعد مدینے پہنچے۔ شوال ۱ ہجری میں دو سو مشرکین عکرمہ بن ابی جہل یا ابوسفیان کی قیادت میں مسلمانوں کی جاسوسی کیلئے مدینہ روانہ ہوئے۔ حضورؐ کو اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت عبیدہؓ بن الحارث کی سرکردگی میں سات مجاہدین کو ان سے نبرد آزما ہونے کیلئے بھیجا۔ حضرت مقدادؓ اور حضرت عتبہؓ بن غزوان بھی کسی بہانے سے مشرکین کے ساتھ ہو گئے تھے۔ مشرکین مسلمانوں سے لڑے بغیر واپس چلے گئے اور یہ دونوں صحابیؓ موقع پا کر مسلمانوں میں شامل ہو کر مدینہ پہنچے۔ یہ واقعہ سریہ رابغ کے نام سے مشہور ہوا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے ابتدائی ایام میں حضرت مقدادؓ مفلوک الحال تھے۔ بتائیے ان کی کفالت کس نے اپنے ذمہ لی؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت مقدادؓ اور دو دوسرے مہاجرین کی کفالت کا ذمہ لیا۔

(صحیح مسلم۔ تیسیر بروایت)

سوال: ۲ ہجری میں جنگ بدر سے پہلے حضورؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا تو حضرت مقدادؓ نے کیا کہا؟

جواب: آپؓ نے کہا: ''یارسول اللہ! ہم وہ نہیں ہیں جو موسیٰؑ کی قوم کی طرح کہہ دیں، تو اور تیرا رب جا کر لڑے۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں چلیے جدھر آپ کو آپ کا رب حکم دے رہا ہے اس طرف چلیے۔ اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے، اور جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ہم آپؐ کے دائیں لڑیں گے اور بائیں لڑیں گے۔ آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے۔ واللہ جب تک ہم میں سے ایک آنکھ بھی گردش کرتی ہے آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔''

(طبقات۔ سیرۃ ابن۔ الرحیق المختوم۔ زاد المعاد)

سوال: جنگ بدر میں بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ گھوڑ سواروں کے نام بتادیجئے؟

جواب: ایک گھوڑے کے سوار حضرت حارثہؓ بن سراقہ انصاری تھے اور دوسرے کے حضرت مقدادؓ بن اسود۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے میدان بدر کے تنہا شہسوار اسلام کون تھے؟

جواب: حضرت مقدادؓ بن الاسود۔ بدر پہنچ کر حضرت حارثہؓ حوض سے پانی پی رہے تھے کہ ایک مشرک حبان بن العرقہ نے تاک کر تیرہ مارا جس سے وہ شہید ہوگئے۔ میدان جنگ میں مشرکین کے ایک سو زرہ پوش سواروں کے مقابلے میں صرف حضرت مقدادؓ تنہا شہسوار تھے۔ وہ گھڑ سواری، تیر اندازی، نیزہ بازی اور شمشیرزنی میں اس قدر ماہر تھے کہ ایک ہزار بہادروں کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ جنگ بدر کے بعد جنگ احد، احزاب اور دوسرے مشہور غزوات میں

حصہ لیا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت مقدادؓ بن الاسود اور کن اہم موقعوں پر رسول اللہ کے ساتھ رہے؟

جواب: ۶ ہجری میں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہوا ۱۰ ہجری میں حضرت مقدادؓ حجۃ الوداع میں رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ وہ حافظ قرآن تھے اور فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ (اعجاز القرآن۔ البدایہ والنہایہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص نے مصر پر فوج کشی کی تو حضرت عمرؓ نے کن صحابہؓ کو ان کی مدد کیلئے بھیجا؟

جواب: چار افسروں حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت مقدادؓ بن عمروؓ، حضرت عبادہؓ بن صامت اور حضرت مسلمہؓ بن مخلد کی سربراہی میں چار ہزار سپاہی روانہ کئے اور انہیں لکھ کہ ایک ایک افسر ہزار ہزار سپاہی کے برابر ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت مقدادؓ نے اس سے پہلے جہاد شام (خصوصاً جنگ یرموک) میں بھی حصہ لیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ فتوح الشام)

سوال: بتایئے حضرت مقدادؓ بن عمرو (الاسود) نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ آخر عمر میں مدینہ کے قریب جرف میں مقیم ہوگئے تھے۔ وہیں ستر سال کی عمر میں ۳۳ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: عہد رسالت میں حضرت مقدادؓ بن عمرو کے کیا فرائض تھے؟

جواب: جو صحابہؓ مجرموں کی گردن مارنے پر مقرر تھے حضرت مقدادؓ ان میں سے ایک تھے۔ وہ تجارت بھی کرتے رہے۔ (صحیح بخاری۔ تین پروانے)

سوال: بتایئے حضورؐ سے حضرت مقدادؓ بن عمرو کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپؐ نے اپنی چچا زاد بہن حضرت ضباعہؓ بنت زبیر بن عبدالمطلب سے حضرت مقدادؓ کا نکاح کر دیا تھا۔ ان سے صرف ایک لڑکی کریمہ تھی۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت معقدؓ بن نباتہ قدیم الاسلام تھے اور حضرت ابو سلمہؓ کے بعد مدینہ ہجرت کی حضرت مقدادؓ بن اسود نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت مقدادؓ بن اسود بھی سابقون الاولون میں سے ہیں۔ پہلے حبشہ ہجرت کی اور کچھ عرصہ بعد واپس آئے اور ہجرت نبوی کے بعد مدینہ ہجرت کر گئے۔

(طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ مہاجرینؓ)

حضرت نُعَیم النَّحَّام (سابقون الاولون رمہاجر مدینہ)

سوال: حضرت نُعیم النحام کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کا تعلق قریش کے خاندان بنو عدی سے تھا۔ والد عبداللہ بن اسید بنو عدی کے ایک خوشحال رئیس تھے۔ بنو عدی کے ذمے سفارت کاری کا شعبہ تھا۔ بنو عدی کے لوگ ملکی معاملات کے لئے سفیر بنتے اور مفاخرت کے مقابلوں میں ثالثی کا کام بھی کرتے تھے۔ اس لئے انہیں فصاحت اور زور تقریر میں خصوصی مہارت حاصل کرنی پڑتی۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ العرب۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام کے لقب سے کیوں مشہور ہوئے؟

جواب: ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں نعیم کی نحمہ یعنی آواز سنی ہے۔ لوگوں نے ان کو اسی وقت سے نعیم النحام کہنا شروع کر دیا۔

(مستدرک حاکم۔ سیر اعلام النبلاء جلد ۷)

سوال: حضرت نعیمؓ کو اپنے والد سے کافی اثاثہ ملا۔ وہ سخی بھی تھے اور ہر دلعزیز بھی۔

آپ نے اسلام کب قبول کیا؟

جواب: آپ سابقون الاولون میں سے تھے اور اس وقت ایمان لائے جب صرف نویں افراد مسلمان ہوئے تھے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت نعیمؓ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: امام حاکم کے مطابق وہ پہلے حبشہ گئے لیکن دوسرے ارباب سیر کے مطابق انہوں نے اپنا اسلام مخفی رکھا اور ۶ ہجری تک مکہ میں ہی مقیم رہے۔ پھر مدینہ چلے گئے۔ (مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: "واللہ! اے عمرؓ تمہارے نفس نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ اگر تم محمدؐ کو قتل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو کیا بنی عبد مناف تمہیں زمین پر چلتے پھرنے کے لئے جیتا چھوڑ دیں گے؟" یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟

جواب: حضرت نعیمؓ النحام نے یہ الفاظ حضرت عمرؓ سے اس وقت کہے جب وہ حضورؐ کو قتل کرنے کے ارادے سے جا رہے تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ کو کس نے بتایا تھا کہ ان کی بہن اور بہنوئی ایمان لا چکے ہیں؟

جواب: حضرت نعیمؓ النحام نے راستے میں ملاقات کر کے وقت انہیں یہ بات بتائی۔ (الفاروقؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: "نعیمؓ تمہارا قبیلہ تمہارے حق میں میرے قبیلے سے بہتر تھا۔" حضورؐ نے یہ الفاظ کس صحابی سے فرمائے؟

جواب: حضرت نعیمؓ النحام ۶ ہجری میں اپنے خاندان کے چالیس افراد کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو آپؐ نے ان سے فرمایا تھا۔ حضرت نعیم اپنے خاندان کے اور دوسرے بہت سے لوگوں کے کفیل تھے۔ جس کی بنا پر حضرت نعیم کو

بصد مت مکہ میں روک رکھا تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضورؐ نے حضرت نعیمؓ سے فرمایا: "میرے قبیلے نے تو مجھ کو وطن سے نکال دیا تھا لیکن تمہارے قبیلے نے تم کو وطن سے نہ نکلنے دیا۔" حضرت نعیمؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! آپؐ کی قوم آپؐ کے شرف ہجرت کا باعث بنی اور میری قوم اس سعادت کے حصول میں رکاوٹ بنی رہی۔"

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت نعیمؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: مدینے آنے کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں شام کے معرکوں میں حصہ لیا اور اجنادین کی لڑائی یا جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ ایک لڑکا ابراہیم اور ایک لڑکی امہ یادگار چھوڑی۔

(طبقات۔ استیعاب۔ فتوح البلدان)

حضرت نوفلؓ بن حارث (مہاجر مدینہ)

سوال: بتایئے خاندان بنو ہاشم کے حضرت ابو حارث نوفلؓ بن حارث کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ غزیہ بنت قیس بنو فہر سے تھیں۔ حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ حضرت نوفلؓ کے بھی چچا تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ حضورؐ کے رشتہ دار)

سوال: حضورؐ نے حضرت عباسؓ کو حضرت نوفلؓ کا مواخاتی بھائی بنایا۔ بتایئے حضرت نوفلؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: ۔ غزوۂ فتح مکہ کے بعد غزوۂ حنین میں شریک ہوئے۔ اس غزوے میں انہوں نے تین ہزار نیزے حضورؐ کی خدمت میں پیش کیے جو آپؐ نے مجاہدین میں تقسیم فرمائے۔ حضرت نوفلؓ نے دور فاروقی میں انتقال فرمایا۔ حضرت عمرؓ فاروق نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت یاسرؓ بن عامر (سابقون الاولون و مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت یاسر کی کنیت ابو عامر تھی قحطانی النسل تھے اور یمن کے باشندے تھے۔ آپ مکہ کیسے پہنچے؟

جواب: ان کا ایک پیارا بھائی کہیں غائب ہو گیا۔ یاسرؓ دوسرے دو بھائیوں مالک اور حارث کے ساتھ بعثت نبوی سے پینتالیس سال پہلے اس کی تلاش میں مکے پہنچے۔ بھائی نہ ملا تو مالک اور حارث واپس چلے گئے۔ یاسر نے مکے میں مستقل قیام کیا اور بنو مخزوم کے ایک رئیس ابو حذیفہ بن مغیرہ سے حلیفانہ تعلق قائم کر لیا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت یاسر کی شادی ابو حذیفہ کی لونڈی سمیہؓ بنت خباط سے ہوئی۔ یہ خاندان کب اسلام لایا؟

جواب: ابھی صرف تیس پچیس افراد نے اسلام قبول کیا تھا کہ یہ دونوں میاں بیوی اپنے دو بیٹوںؓ اور عبداللہؓ کے ساتھ اللہ اور رسولؐ پر ایمان لے آئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: بنو مخزوم کے رئیس ان چاروں پر ظلم کرتے تو رسول اللہ کیا فرماتے؟

جواب: انہیں تپتی ریت پر لٹاتے اور لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں لٹا دیتے۔ رسول

اللہ کا ادھر سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے: "صبر کرو اے آل یاسرؓ! تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے۔" کبھی فرماتے: "صبر کرو۔ الٰہی آل یاسرؓ کی مغفرت فرما رہے اور تو نے ان کی مغفرت کر ہی دی ہے۔" (طبرانی۔ احمد بن حنبل۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت یاسرؓ اور ان کی اہلیہ کس طرح شہید ہوئے؟

جواب: بنو مخزوم کے ساتھ ابو جہل بھی ان نفوس قدسی کو اذیتیں دینے والوں میں شامل تھا۔ ابو جہل نے حضرت سمیہؓ کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ ان کے بیٹے حضرت عبداللہؓ اور خود انہیں بھی برچھی مار کر شہید کیا گیا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

﴿چند دیگر سابقون الاولون مہاجر﴾

سوال: حضرت ثمامہؓ بن عدی کا شمار مہاجرین اول میں ہوتا ہے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: دعوت اسلام کے ابتدائی تین برسوں میں مسلمان ہوئے ان کا نسبی تعلق قریش سے تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت جعیلؓ (جعال) قدیم الاسلام ہیں ان کا حسب و نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا نام جعیل یا جعال ہے۔ والد کا نام سراقہ اور قبیلہ غفار۔ بعض ضمیری، ثعلبی اور بنو سواد کے خاندان سے بھی بتاتے ہیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعیلؓ بن سراقہ کے ایمان پر کس طرح اعتماد کا اظہار فرمایا؟

جواب: غزوہ بنو قریظہ میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی اور وہ کالے رنگ کی وجہ سے بھی بدصورت لگتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی تعریف فرما کر ان کے

ایمان اپر اعتماد کا اظہار فرمایا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضورؐ نے حضرت جعیلؓ کو کب مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا؟

جواب: شعبان 6 ہجری میں بنو مصطلق کی طرف جہاد کے لیے روانہ ہوئے تو آپؐ نے انہیں مدینہ کا خلیفہ بنایا۔ (سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت حارثؓ بن ابی ہالہ کب اسلام لائے؟ ان کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت حارثؓ بن ابی ہالہ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے پہلے شوہر سے تھے اور رسول اللہؐ کے ربیب تھے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں اور اس وقت تک چالیس لوگ اسلام لائے تھے۔ (سیرۃ النبیؐ۔ اصابہ۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضرت حارثؓ بن ابی ہالہ کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: جب بیت اللہ میں پہلی مرتبہ اعلانیہ نماز باجماعت ہوئی تو مشرکین نے ہنگامہ کر دیا۔ اس موقع پر حضرت حارثؓ حضورؐ کو بچاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ اسلام کے پہلے شہید ہیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: اس قرشی سہمی صحابی کا نام بتا دیں جو قدیم الاسلام ہیں اور ان کے والد حکیم تھے؟

جواب: حضرت حارثؓ بن حارث۔ وہ دوسری ہجرت حبشہ میں اپنے بھائیوں بشیر بن حارث اور معمر بن حارث کے ساتھ حبشہ بھی ہجرت کر گئے تھے۔

(اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت حارثؓ بن عدی قدیم الاسلام تھے۔ بتایئے آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: انہوں نے بشیرؓ بن حارث بن قیس کے ساتھ دوسری ہجرت حبشہ کے موقع پر حبشہ ہجرت کی۔ (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حارثؓ بن قیس نے کب رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپؓ نے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت حارثؓ بن قیس کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ تمام غزوات نبوی میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔

(مغازی رسول اللہؐ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت خباب بن الارت کے علاوہ کس دوسرے خبابؓ نے اسلام قبول کیا؟

جواب: یہ مشہور صحابی حضرت عتبہؓ بن غزوان کے غلام تھے۔ اور اپنے مالک کے ساتھ ہی ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ اور اپنے آقا کے ساتھ ہی مدینہ ہجرت کر گئے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت خطاب بن حارث قدیم الاسلام تھے۔ انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حاطبؓ بن حارث کے بھائی تھے۔ اپنی بیوی کے ساتھ حبشہ کی دوسری ہجرت میں شرکت کی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: سابقون الاولون میں رقیبؓ بن جابر بھی تھے۔ آپ نے کب مدینے ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہؐ کی اجازت سے حضرت رقیبؓ بن جابر بھی مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔ (سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: زبیرؓ بن عبیدہ قدیم الاسلام تھے۔ مشرکین کے مظالم سے تنگ آ کر کہاں

ہجرت کر گئے؟

جواب: اپنے قبیلے غنم بن دودان کے ساتھ اپنے بال بچوں سمیت مدینہ ہجرت کی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت سالمؓ بن ابی حذیفہؓ سابقون الاولون میں سے تھے، انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت ابو سالمؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کر کے قبا میں ٹھہرے۔ یہ ابی حذیفہؓ کے منہ بولے بیٹے تھے۔ حضرت ابو حذیفہؓ نے اپنی بھتیجی کی ان سے شادی کر دی۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت سالمؓ بن ابی حذیفہؓ کو کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: آپ خوش الحان تھے اور زیادہ قرآن پاک یاد تھا۔ مسجد قبا کی امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن رقیش قدیم الاسلام ہیں۔ وہ پہلے مہاجرین میں کس طرح شمار ہوئے؟

جواب: بنو غنم بن دودان کے لوگوں میں سعیدؓ بن رقیش اور یزید بن رقیش نے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا اور پھر ہجرت کا حکم ہونے پر اولین مہاجرین مدینہ میں شامل ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ)

سوال: حضرت سفیانؓ بن معمر انصار میں سے تھے۔ بتائیں وہ مکہ میں کیوں رہتے تھے؟

جواب: معمر نے انہیں اپنا متبنیٰ بنایا ہوا تھا اس لیے مکہ میں رہتے تھے۔ یہاں انہوں نے حضرت حسنہؓ سے شادی کی۔ (طبقات۔ استیعاب۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت سفیانؓ بن معمر نے کب اور کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: اپنے دونوں بیٹوں جابرؓ بن سفیان اور جنادہؓ بن سفیان اور بیوی حسنہ کے علاوہ سوتیلے بیٹے شرحبیلؓ بن حسنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں انتقال فرمایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت سکران بن عمرو قدیم الاسلام تھے۔ ان کا ام المومنین حضرت سودہؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت سکرانؓ ام المومنین سودہؓ کے پہلے شوہر تھے۔ دونوں میاں بیوی دوسری ہجرت حبشہ میں حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مکہ واپس آ گئے اور مدینہ ہجرت سے پہلے ہی حضرت سکرانؓ کا انتقال ہو گیا۔ بعد میں حضرت سودہؓ سے حضورؐ نے نکاح فرمایا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ المغازی۔ ضیاء النبی۔ امہات المومنینؓ)

سوال: حضرت سنانؓ بن ابی سنان کب اسلام لائے اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: یہ حضرت عکاشہؓ بن محصن کے بھتیجے تھے اور ابو سنانؓ بن محصن کے بیٹے تھے۔ والد کے ساتھ ہی دعوت اسلام کے ابتدائی دنوں میں اسلام لائے اور ان کے ساتھ ہی مدینہ ہجرت کی۔ (سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت طلیبؓ بن ازہر بھی سابقون الاولون میں سے تھے۔ یہ کہاں ہجرت کر گئے؟

جواب: اپنے بھائیوں مطلبؓ بن ازہر اور عبدالرحمٰنؓ بن ازہر کے ساتھ ہی اسلام لائے اور تینوں بھائی حبشہ ہجرت کر گئے۔ طلیبؓ بن ازہر اور عبدالرحمٰنؓ بن ابی وقاص سابقون الاولون میں سے تھے اور ایک روایت کے مطابق ایمان لانے والوں میں ان کا نمبر دسواں ہے۔ (سیر الصحابہؓ۔ کی زندگی کے مسلمان)

سوال: بتایئے حضرت عامرؓ بن ابی وقاص نے حبشہ کیوں ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: ان کی والدہ نے ان کے مسلمان ہونے پر قسم کھائی کہ جب تک تائب نہ ہوں گے وہ نہ کھانا کھائیں گی نہ سایے میں بیٹھیں گی۔ ماں کی اس ضد کی وجہ سے دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں شامل ہو کر حبشہ چلے گئے اور غزوۂ خیبر کے مواقع پر حضرت جعفرؓ طیار کے ساتھ مدینہ واپس آئے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: کون سے صحابی حضورؐ کے مراسلات کی حفاظت کرتے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن ارقم کی تحویل حضورؐ کے تمام مراسلات رہتے تھے اور وہ ان کی حفاظت کرتے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ فرامین نبوی)

سوال: حضرت عبیدؓ بن زید حبشی تھے اور وہ قدیم الاسلام تھے۔ بتایئے حضرت ام ایمنؓ سے ان کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ حضرت ام ایمنؓ کے شوہر تھے۔ شادی کے بعد حضرت خدیجہؓ نے اپنی کنیز ام ایمنؓ کو آزاد کر کے حضرت عبیدؓ سے ان کی شادی کر دی تھی۔ یہ مدینے چلے گئے۔ حضرت ایمنؓ وہیں پیدا ہوئے۔ بیٹا ابھی چھوٹا ہی تھا کہ یہ انتقال کر گئے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ حضورؐ کے سیاہ فام رفقاء)

سوال: بتایئے مہاجرین حبشہ میں سب سے پہلے کس صحابی نے حبشہ میں وفات پائی؟

جواب: حضرت عدیؓ بن نضلہ نے۔ یہ سابقون الاولون میں سے تھے اور دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں شامل تھے۔ اس سفر میں ان کے بیٹے نعمانؓ بن عدی بھی تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عروہ بن عبدالعزیٰ جو عدی میں سے تھے۔ ہجرت حبشہ میں ان کے ساتھ خاندان کے دوسرے کون سے افراد تھے؟

جواب: حضرت عروہ بن عبدالعزیٰ، معمرؓ بن عبداللہ، عدیؓ بن نضلہ، نعمانؓ بن عدی،

عامرؓ بن ربیعہ اور ان کی بیوی لیلیٰ قدیم الاسلام تھے اور دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں شریک تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ کی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت عمروؓ بن طریف اور حضرت طفیلؓ بن عمرو کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ وہ کیسے مسلمان ہوئے؟

جواب: قبیلہ حذن سے تعلق رکھنے والے یہ دونوں صحابی باپ بیٹا تھے۔ بیٹا طفیلؓ قبیلے کا رئیس اور تاجر تھا۔ دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں مکہ آیا اور مسلمان ہو گیا۔ واپس جا کر باپ عمروؓ بن طریف اور بیوی کو اسلام کی دعوت دی تو وہ دونوں مسلمان ہو گئے۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ۔ کی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت عمروؓ بن عثمان سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ نے کب حبشہ ہجرت کی اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: ہجرت حبشہ دوم میں مہاجرین کے ساتھ تھے اور پھر حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ واپس آئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں جنگ قادسیہ میں شہادت حاصل کی۔ (المغازی۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمرو بن عبسہ اسلمی قدیم الاسلام ہیں۔ بتائیں حضرت عمروؓ بن عوف اور عمرو بن محصن کب مسلمان ہوئے؟

جواب: یہ دونوں حضرات ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئے اور ہجرت نبوی کے وقت مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت عفیف کندیؓ قدیم الاسلام ہیں لیکن انہوں نے اپنے اسلام کو ہجرت مدینہ تک چھپائے رکھا۔ حضرت عمروؓ بن ابی شرح کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت عمروؓ بن ابی شرح بھی سابقون الاولون میں سے ہیں۔ پہلی ہجرت حبشہ کے بعد اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہجرت حبشہ دوم کے موقع پر مہاجرین میں

شامل تھے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ بن عثمان سابقون الاولون میں سے تھے۔ انہوں نے کیا مدینہ ہجرت کی؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ وہ آٹھویں مسلمان تھے۔ اسلام قبول کرنے پر ان کے بھائی عثمان بن عبیداللہ نے انہیں رسیوں سے باندھ کر مارا۔ یہ تجارت کرتے تھے۔ ہجرت نبوی کے بعد مکہ میں کاروباری مصروفیات ختم کر کے حضرت ابوبکرؓ کے اہل خانہ کو ساتھ لے کر مدینہ آ گئے اور حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے مہمان ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمروؓ بن جہم قدیم الاسلام تھے اور اپنے ماں باپ اور بہن کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ بتایئے حضرت عمروؓ بن حارث کب اسلام لائے اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: یہ بھی ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے تھے اور حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت حبشہ اول کے بعد اور پھر ہجرت حبشہ دوم کرنے والوں میں ان کا نام بھی شامل ہے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمرؓ بن خطاب تو ہجرت حبشہ دوم کے بعد اسلام لائے۔ بتایئے عمروؓ بن حارث کب مسلمان ہوئے؟

جواب: مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی نے قدیم الاسلام کہا ہے۔ (نقوش)

سوال: حضرت عمیرؓ بن رباب ہجرت حبشہ دوم سے پہلے مسلمان ہوئے اور پھر رسول اللہﷺ کے حکم پر حبشہ چلے گئے۔ حضرت عیاشؓ بن زہیر کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت عیاشؓ بن زہیر بھی ہجرت حبشہ سے پہلے اسلام لائے اور پھر دوسری

ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل ہوئے۔ (طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت فراسؓ بن نضر بن حارث قدیم الاسلام تھے اور دوسری ہجرت حبشہ میں شامل ہوئے۔ بتایئے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: حضرت فراسؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جنگ یرموک میں شہادت پائی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت مالکؓ بن ابی خولیؓ سابقون الاولون میں سے تھے۔ انہوں نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حضورؐ نے ہجرت مدینہ کا حکم دیا تو حضرت مالکؓ بن ابی خولی بھی اپنے بھائی خولیؓ بن ابی خولی کے ساتھ مدینہ چلے گئے۔ یہ دونوں بھائی لاولد فوت ہوئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت مالکؓ بن زمعہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کا ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: یہ ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے حقیقی بھائی تھے۔

(امہات المومنین۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت مالکؓ بن زمعہ اپنی اہلیہ عمرہؓ کے ساتھ دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضرت مالک کا حسب نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت مالک بن زمعہ کا تعلق قریش کے خاندان عامر بن لوئی سے تھا۔ والدہ سموس بنت قیس انصار کے خاندان بونجار سے تھیں۔ بیوی عمیرہؓ یا عمرہؓ بنت سعدی تھیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت محرز بن نضلہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ سابقون الاولون میں سے تھے اور اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔

(سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

سوال: حضرت حاطبؓ بن حارث سابقون الاولون میں سے تھے اور دوسری ہجرت حبشہ کے قافلے میں شریک تھے۔ بتایئے ان کے بیٹے محمد بن حاطب کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: ہجرت حبشہ دوم کے وقت محمدؓ بن حاطب بچے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ قیام حبشہ کے دوران پیدا ہوئے۔ اسلام کے بعد یہ پہلے بچے تھے جن کا نام محمد رکھا گیا۔ ان کی والدہ انہیں مدینہ میں حضورؐ کی خدمت میں لائیں تو آپؐ نے محمدؓ بن حاطب کے منہ میں لعاب دہن ڈالا۔ سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔

(سیرت ابن ہشام۔ مکی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت محمدؓ بن عبداللہ بن جحش ہجرت مدینہ سے پانچ برس قبل پیدا ہوئے۔ والدین کے ساتھ اسلام لائے۔ وہ کب حبشہ گئے؟

جواب: انہوں نے اپنے والد اور دو چچاؤں کے ساتھ حبشہ ہجرت کی اور پھر مدینہ آئے۔ حضرت عبداللہ نے غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہؐ کو حضرت محمد کا وصی مقرر کیا تھا۔ (اسد الغابہ۔ المغازی۔ مکی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت محمیہ بن جزءؓ بن جزء قدیم الاسلام تھے۔ انہوں نے کب حبشہ ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: وہ دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل تھے اور غزوہ مریسیع کے موقع پر مدینہ آئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت مسعودؓ بن القاری ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ بتایئے حضرت مسعودؓ بن ہنیدہ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: حضرت مسعودؓ بن ہنیدہ قبیلہ اسلم کی شاخ بنو سہم کے ایک رئیس ابو تمیم اوس کے غلام تھے۔ یہ رسول اللہؐ کے ہجرت مدینہ کے سفر کے دوران مسلمان ہوئے۔

قبا تک حضورؐ کے ساتھ گئے اور پھر قبیلے میں واپس آئے۔

(ضیاء النبیؐ۔ نقوش۔ اسد الغابہ۔ مکی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت معمرؓ بن ابی سرح حضرت ابو عبیدہؓ کے بہنوئی تھے۔ سابقون الاولون میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہاں ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: یہ دوسری مرتبہ ہجرت حبشہ کے لیے جانے والے قافلے میں شریک تھے۔ اور حبشہ سے مدینہ آئے اور حضرت کلثومؓ بن الہدم انصاری کے مہمان بنے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت مقدادؓ بن نباتہ قدیم الاسلام تھے اور حضرت ابو سلمہؓ کے بعد مدینہ ہجرت کی حضرت مقدادؓ بن اسود نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت مقدادؓ بن اسود بھی سابقون الاولون میں سے ہیں۔ پہلے حبشہ ہجرت کی اور کچھ عرصہ بعد واپس آئے اور ہجرت نبوی کے بعد مدینہ ہجرت کر گئے۔

(طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ مہاجرینؓ)

سوال: حضرت نعمانؓ بن عدی اپنے والد عدیؓ بن نضلہ کے ساتھ ہی ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے اور پھر حبشہ کی دوسری ہجرت میں شامل ہوئے۔ بتایئے آپ کو وراثت کیسے منتقل ہوئی؟

جواب: ان کے والد حضرت عدیؓ بن نضلہ حبشہ میں ہی وفات پا گئے اور نعمانؓ بن عدی کو ان کی وراثت مل گئی اسلام میں حضرت نعمانؓ پہلے وارث تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: حضرت ہبارؓ بن سفیان قریش کی شاخ بنو مخزوم سے تھے اور سابقون الاولون میں شامل ہوئے۔ بتایئے انہوں نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت ہبارؓ بن سفیان نے دو مرتبہ ہجرت کی۔ ۶ نبوی میں وہ حبشہ جاتے

والے مسلمانوں میں شامل تھے اور پھر ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ آئے۔ حضورؐ نے خیبر کے مال غنیمت میں ان صحابہ کو حصہ دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔طبقات۔استیعاب)

سوال: حضرت ہبارؓ بن سفیان نے غزوۂ خیبر کے بعد کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتایئے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: ایک روایت کے مطابق فتح مکہ کے بعد جنگ موتہ میں شہید ہوئے جبکہ بعض سیرت نگاروں نے انہیں اجنادین کی جنگ میں شہید ہونے والوں میں شامل کیا ہے۔ (سیرت ابن اسحاق۔استیعاب۔اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت یزیدؓ بن رقیش کا حسب و نسب بتادیں؟ وہ کب مسلمان ہوئے تھے؟

جواب: بنو اسد بن خزیمہ کی شاخ بن غنم بن دودان کے چشم و چراغ تھے۔ ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش ان کی چچازاد بہن تھیں۔ ہجرت نبوی سے کئی سال پہلے مسلمان ہوئے اور پھر ہجرت کا حکم ملنے پر مدینہ چلے گئے۔

(مہاجرین۔استیعاب۔اسد الغابہ۔المغازی)

مہاجرین حبشہ (پہلی ہجرت حبشہ)

حضرات ابوحذیفہ بن عتبہ، ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد، ابوسبرہ، حاطب بن عمرو، زبیر بن العوام، سہیل بن بیضا، عثمان بن مظعون، عبدالرحمٰن بن عوف (بعض نے یہ نام شامل نہیں کیا)، عامر بن ربیعہ، عثمان غنی، مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پہلی ہجرت حبشہ کے چند صحابہ:

22

حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد

(بدری صحابی، سابقون الاوّلون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: "الٰہی! اس کی قبر کو وسیع اور روشن کر، اس کو نور سے بھر دے۔ اپنے اس بندے کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما۔" بتایئے ۴ ہجری جمادی الآخر کے شروع میں وفات پانے والے کس صحابی کے لئے حضورؐ نے یہ دعا فرمائی تھی؟

جواب: حضرت ابوسلمہ عبداللہؓ بن عبدالاسد کے لیے۔ جن کا تعلق قریش کے قبیلے بنو مخزوم سے تھا۔ (انساب الاشراف۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن عبدالاسد کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب رسول اللہؐ کی پھوپھی تھیں۔ اس طرح وہ حضورؐ کی پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضرت ابوسلمہ حضورؐ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عبدالاسد سابقون الاوّلون میں سے تھے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: رسول اللہؐ کے دارارقم میں پناہ گزین ہونے سے پہلے حضرت عبداللہؓ بن عبدالاسد اسلام لا چکے تھے۔ اس وقت صرف دس افراد نے اسلام قبول کیا تھا۔ (اصابہ۔ سیر صحابہؓ۔ امہات المومنینؓ۔ ازواج مطہرات)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن الاسد نے پہلی مرتبہ ۵ نبوی میں حبشہ ہجرت کی۔ بتایئے وہ کب واپس آئے؟

جواب: پہلی ہجرت حبشہ میں گیارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔ اس قافلے میں حضرت

ابوسلمہ عبداللہؓ بن عبدالاسد اور ان کی اہلیہ حضرت ام سلمہؓ بھی شامل تھیں۔ تین ماہ بعد اہل مکہ کے مسلمان ہونے کی خبر ملی تو یہ میاں بیوی بھی اور بعض دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مکہ واپس آ گئے اور جناب ابوطالب کے ہاں پناہ لی۔ (سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام سلمہؓ بھی تھے۔ وہ کب مکہ واپس آئے اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں ۸۳ مردوں اور ۲۰ خواتین کے قافلے میں شامل ہوکر یہ دونوں میاں بیوی حبشہ چلے گئے۔ کئی سال بعد مکہ واپس آئے اور پھر حضورؐ کے اجازت سے مدینہ ہجرت کی۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوسلمہؓ نے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ام سلمہؓ نے مدینہ ہجرت کی۔

(سیرت ابن اسحاق۔ صحیح بخاری۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد نے مکہ سے مدینہ کس طرح ہجرت کی؟

جواب: ۱۲ نبوی میں کفار کے مظالم سے تنگ آ کر حضرت ام سلمہؓ اور اپنے بچے سلمہؓ کو اونٹ پر سوار کرایا اور نکیل پکڑ کر خود پیدل مدینہ کی طرف چل پڑے۔ حضرت ام سلمہؓ کے قبیلے بنو مغیرہ کو پتہ چلا تو انہوں نے اونٹ کو گھیر لیا اور حضرت ام سلمہؓ کو زبردستی اپنے ساتھ لے گئے۔ اتنے میں ابوسلمہؓ کے خاندان بنو عبدالاسد کے لوگ آ پہنچے۔ انہوں نے حضرت ام سلمہؓ سے ان کا بچہ چھین لیا۔ اس طرح حضرت ابوسلمہؓ بیوی اور بچے کے بغیر مدینے پہنچے۔

(انساب الاشراف۔ ازواج مطہراتؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت ابو سلمہؓ کی اہلیہ ام سلمہؓ کس طرح مدینہ پہنچیں؟

جواب: حضرت ام سلمہؓ کو شوہر اور بچے کی جدائی کا بے حد صدمہ تھا۔ وہ صبح کے وقت گھر سے نکلتیں اور سارا دن ایک بیلے ابطح پر بیٹھ کر گریہ وزاری کرتی رہتیں۔ ایک سال اسی طرح گزر گیا۔ ایک دن بنو مغیرہ کے ایک رحم دل اور بااثر شخص نے انہیں اسی حال میں دیکھا تو اپنے قبیلے کے لوگوں کو جمع کر کے سمجھایا۔ لوگوں کو رحم آ گیا اور حضرت ام سلمہؓ کو مدینے جانے کی اجازت دے دی۔

(اسد الغابہ۔ ازواج مطہرات۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت ام سلمہؓ نے کس کے ساتھ مدینے ہجرت کی؟

جواب: بنو عبدالاسد نے واقع کی اطلاع ملنے پر سلمہؓ کو بھی اپنی ماں کے پاس بھیج دیا۔ حضرت ام سلمہؓ بچے کو ساتھ لے کر مدینے روانہ ہو گئیں۔ راستے میں تنعیم کے مقام پر عثمان بن طلحہ ملے (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) انہوں نے ماں بچے کو تنہا دیکھ کر اونٹ کی نکیل پکڑی اور مدینے لے چلے۔ قبا پہنچے تو حضرت ابو سلمہؓ وہیں مقیم تھے۔ ان دونوں کو ان کے حوالے کر کے عثمان بن طلحہ واپس مکہ آ گئے۔ حضرت ام سلمہؓ نے اس نیکی کو ہمیشہ یاد رکھا۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام۔ ازواج مطہرات)

سوال: حضرت ابو سلمہؓ نے قبا میں قبیلہ عمرو بن عوف کے ہاں قیام کیا تھا۔ بتائیے مدینے میں انہیں کس کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: حضورؐ نے حضرت ابو خیثمہ انصاری سے ان کی مواخات کرا دی اور ان کی رہائش کے لئے ایک قطعہ زمین بھی دیا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد جنگ احد میں کس کس

طرح زخمی ہوئے؟

جواب: وہ غزوۂ احد میں مردانہ وار لڑ رہے تھے کہ ایک مشرک ابواسامہ جشمی نے زہر میں بجھا ہوا تیر ا مارا جوان کے بازو میں لگا۔ وہ شدید زخمی ہوگئے۔ ایک ماہ کے علاج کے بعد زخم بظاہر ٹھیک ہوگیا لیکن زہر اندر ہی اندر کام کرتا رہا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے سریہ ابوسلمہ یا سریہ قطن کب اور کیوں پیش آیا؟

جواب: ۳ ہجری کے آخر میں جبل قطن کے دامن میں آباد بنو اسد بن خزیمہ کے سردار طلیحہ اور سلمہ (یا اسد بن خویلد) نے اپنے قبیلے ساتھ مدینہ پر حملے کی تیاری شروع کردی۔ رسول اللہ کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت ابوسلمہ عبداللہؓ کو ایک سو پچاس سواروں کے ساتھ ان کا سدباب کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ ابو سلمہؓ نے خاموشی سے سفر کرتے ہوئے اچانک بنو اسد پر حملہ کردیا۔ وہ یکم محرم ۴ ہجری میں حملہ آور ہوئے اور ۲۹ دن کے بعد کامیاب واپس لوٹے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوسلمہؓ بن عبدالاسد نے کب وفات پائی اور اپنے پیچھے کن لوگوں کو سوگوار چھوڑا؟

جواب: سریہ قطن سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد جنگ احد میں لگنے والا زخم پھر سے تازہ ہوگیا۔ علاج کے باوجود زخم بگڑتا گیا اور آپ ۴ ہجری جمادی الآخر میں انتقال فرماگئے۔ نزع کی کیفیت طاری تھی تو حضور تشریف لائے۔ آپؐ نے اپنے دست مبارک سے ان کی آنکھیں بند کیں۔ حضرت ابوسلمہؓ نے اہلیہ کے علاوہ دولڑکے سلمہؓ اور عمرؓ اور دولڑکیاں درّہؓ اور زینبؓ سوگوار چھوڑیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ ازواج مطہراتؓ۔ امہات المومنینؓ)

حضرت ہشیمؓ بن عتبہ (ابوحذیفہ)

(بدری صحابی رسابقون الاولون رمہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: عتبہ بن ربیعہ قریش کے رئیسوں میں سے تھا اور حضورؐ کا بدترین دشمن۔ اس کے کس بیٹے کو صحابی رسولؐ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی؟

جواب: حضرت ہشیمؓ بن عتبہ کو جو ابوحذیفہ کی کنیت سے مشہور تھے۔

(طبقات۔زادالمعاد۔اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتائیے حضرت ابوحذیفہ ہشیمؓ بن عتبہ کے اسلام قبول کرنے پر والد نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: رسول اللہؐ کی بعثت کے وقت حضرت ہشیمؓ بن عتبہ تیس بتیس سال کے تھے۔ انہوں نے دعوت حق پر لبیک کہتے ہوئے اپنی بیوی حضرت سہلہؓ بنت سہیل سمیت اسلام قبول کرلیا۔ عتبہ بن ربیعہ نے ناراضگی میں بیٹے اور بہو سے قطع تعلق کرلیا۔ (طبقات۔اصابہ۔سیرالصحابہؓ)

سوال: حضرت ابوحذیفہ ہشیمؓ نے کب حبشہ کی طرف ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: ۵ نبوی میں گیارہ مردوں اور چار خواتین پر مشتمل حبشہ ہجرت کرنے والے قافلے میں حضرت ابو حذیفہ ہشیمؓ اور ان کی اہلیہ بھی شامل تھے۔ دو تین ماہ بعد انہیں خبر ملی کہ قریش مکہ اور رسول اللہؐ کے درمیان تعلقات بہتر ہوگئے ہیں۔ وہ سب مہاجرین یا ان میں سے کچھ واپس آگئے۔ مکہ کے قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی تو فیصلہ کیا گیا کہ کسی کی پناہ لے لیں۔ چنانچہ حضرت ابو حذیفہ ہشیمؓ اور ان کی اہلیہ نے امیہ بن خلف کی پناہ لی۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ۶ نبوی میں دوبارہ حبشہ ہجرت کی۔ آپ مدینہ کب پہنچے؟

جواب: آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ کئی سال تک حبشہ میں رہے۔ وہیں ان کے بیٹے محمد بن ابی حذیفہ پیدا ہوئے۔ یہ لوگ ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے واپس مکہ آئے اور پھر حضورؐ کے حکم پر مدینہ ہجرت کر گئے۔ حضرت عبادؓ بن بشر کے مہمان اور دینی بھائی بنے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتایئے غزوۂ بدر میں انہیں کن عزیزوں کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: ان کا باپ عتبہ بن ربیعہ بھائی ولید اور بہن ہند بنت عتبہ کے علاوہ دوسرے عزیز و اقارب بھی تھے۔ عتبہ حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں مارا گیا۔

(زاد المعاد۔ سیرت ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: ۱۱ہجری میں جنگ یمامہ میں ۵۳ برس کی عمر میں شہید ہوئے۔ تین بیویوں سہلہؓ، ثبیتہؓ اور آمنہ کے علاوہ دو بیٹے محمد اور عاصم اپنے پیچھے چھوڑے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ انساب الاشراف)

حضرت ابو سبرہؓ بن ابی رہمؓ (بدری صحابی/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت ابو سبرہؓ کا نام ونسب بیان کریں؟

جواب: آپ کی کنیت ابو سبرہ تھی اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ والد مشہور صحابی حضرت ابی رہم بن عبد العزیٰ تھے۔ والدہ کا نام برہ تھا۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت ابو سبرہؓ کا رسول اللہؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ رسول اللہؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ برہ حضرت عبدالمطلب کی بیٹی اور حضورؐ کی پھوپھی تھی۔ وہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے پہلے شوہر حضرت ابو سلمہؓ کے اخیافی بھائی بھی تھے۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجرینؓ)

سوال: حضرت ابو سبرہؓ اور ان کی اہلیہ کب ایمان لائے؟

جواب: ان کی اہلیہ حضرت ام کلثومؓ، خطیب قریش اور رئیس سہیل بن عمرو کی بیٹی تھیں۔ دونوں میاں بیوی نے دعوت اسلام کے آغاز میں اسلام قبول کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابو سبرہؓ بن ابی رہم نے حبشہ کی طرف کب ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: مشرکین کے مظالم سے تنگ آ کر ۵ نبوی میں حضورؐ کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ تین ماہ بعد واپس آ گئے اور اخنس بن شریق کی پناہ حاصل کی۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت سرور عالمؐ)

سوال: بتائیے حضرت ابو سبرہؓ اور ان کی اہلیہ نے دوسری مرتبہ کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں دونوں میاں بیوی دوسری مرتبہ حبشہ ہجرت کر گئے۔ بعض سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ حضرت ام کلثومؓ پہلی ہجرت حبشہ کے موقع پر شوہر کے ساتھ نہیں تھیں۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ رحمۃ للعالمینؐ۔ سیرۃ المصطفیٰؐ)

سوال: حضرت ابو سبرہؓ بن ابی رہمؓ کب مدینے تشریف لے گئے؟

جواب: چھ سات سال حبشہ میں گزارنے کے بعد وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مکہ واپس آ گئے۔ رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو یہ میاں بیوی بھی مدینہ چلے گئے۔ (تاریخ طبری۔ مہاجرین۔ سیر صحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوسبرہؓ مدینہ میں حضرت منذرؓ بن محمد انصاری کے مہمان بنے۔ حضورؐ نے انہیں کس کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: ہجرت کے چند ماہ بعد رسول اللہؐ نے مواخات قائم کی تو انہیں حضرت سلمہؓ بن سلامہ انصاری کا بھائی بنایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت سرور عالمؐ)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت ابوسبرہؓ بن ابی رہمؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے علاوہ دوسرے تمام غزوات نبوی میں بھی وہ رسول اللہؐ کے ساتھ شامل رہے۔ (المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت ابوسبرہؓ بن ابی رہمؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد آپ مکہ آ گئے تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں مکہ میں ہی ان کا انتقال ہوا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تیرے پراسرار بندے)

حضرت حاطبؓ بن عمرو (بدری صحابی، سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتایئے آپ نے اپنے دو بھائیوں کے ساتھ کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہؐ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی آپ اپنے دو بھائیوں حضرت سکرانؓ بن عمرو اور حضرت سلیطؓ بن عمرو کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے۔ (انساب الاشراف۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو کا تعلق قریش کے کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ قریش کے خاندان بنو عامر بن لوئی سے تعلق رکھتے تھے اس لئے عامری قرشی کہلائے۔ ان کی والدہ اسماء بھی اسی قبیلے سے تھیں۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ استیعاب)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو نے پہلی مرتبہ کب حبشہ ہجرت کی اور واپس آ کر کس کی پناہ حاصل کی؟

جواب: انہوں نے ۵ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ تقریباً دو ماہ بعد قریش کے بارے میں مصالحت کی خبر سننے پر واپس آ گئے لیکن مکہ کے قریب آ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط تھی۔ چنانچہ وہ اپنے خاندان کے ایک رئیس حویطب بن عبدالعزیٰ کی پناہ لے کر مکہ میں آ گئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ فتوح البلدان)

سوال: ۶ نبوی میں حضرت حاطبؓ بن عمرو نے دوبارہ حبشہ ہجرت کی آپ واپس کب آئے؟

جواب: آپ سات آٹھ سال تک حبشہ میں مقیم رہنے کے بعد غزوۂ بدر سے کچھ عرصہ پہلے حبشہ سے مدینہ آ گئے اور حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر انصاری کے مہمان بنے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو کا شمار اصحاب بدر میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اور کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: وہ بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کرنے کے بعد جنگ احد میں بھی شریک ہوئے۔ (اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

حضرت سہیلؓ بن بیضاء (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ، بدری صحابی)

سوال: حضرت سہیلؓ بن بیضاء کی کنیت ابو موسیٰ تھی۔ بتایئے ان کا حسب و نسب کیا ہے؟

جواب: ان کے والد کا نام وہب تھا اور والدہ کا بیضاء بنت جحدم۔ اسی نسبت سے مشہور ہوئے۔ قریش کے خاندان بنو فہر بن مالک میں سے تھے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابو موسیٰ سہیلؓ دعوت اسلام کے ابتدائی دنوں میں ایمان لے آئے۔ مشرکین کے مظالم سے تنگ آ کر آپ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ چلے گئے اور کئی سال وہاں گزارنے کے بعد وہاں سے مدینہ ہجرت کر گئے۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: بدری صحابی حضرت سہیلؓ بن بیضا نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بتائیے غزوہ تبوک کے موقع پر انہیں کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: تبوک کے سفر کے دوران رسول اللہؐ نے خود انہیں اپنی سواری پر بٹھا لیا تھا۔

(مستدرک حاکم۔ سوشیدائی)

سوال: بتائیے حضرت سہیلؓ بن بیضاء نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک کے چند دن بعد مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کس صحابی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی؟

جواب: آپؐ نے حضرت سہیلؓ بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی۔

(صحیح مسلم۔ سوشیدائی)

حضرت عثمانؓ بن مظعون (بدری، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: ابو السائب کنیت تھی۔ حضورؐ نے تین مرتبہ جھک کر میت کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ وہ خوش قسمت صحابیؓ کون تھے؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن مظعون۔ ان کی وفات حضرت ام العلا انصاریہؓ کے گھر ہوئی تھی۔ حضورؐ تشریف لے گئے۔ بوسہ دیا اور فرمایا: "ابو السائب! میں تم سے جدا

ہوتا ہوں۔ تم دنیا سے اس طرح رخصت ہوئے کہ تمہارا دامن ذرہ برابر اس سے آلودہ نہ ہونے پایا۔" (سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے مسلمانوں کے قبرستان جنت البقیع میں سب سے پہلے کون دفن ہوا؟

جواب: حضرت عثمان بن مظعونؓ۔ ان کی تدفین کے بعد حضورؐ نے ان کے سرہانے ایک پتھر نصب کر کے فرمایا: "آج سے میں بقیع کو مسلمانوں کا قبرستان قرار دیتا ہوں۔ آئندہ جو مسلمان مدینہ میں فوت ہوگا۔ وہ یہیں دفن کیا جائے گا۔"

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عثمانؓ بن مظعون قریش کے خاندان بنو جمح سے تھے۔ بتائیے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ابتدائے اسلام میں ہی جبکہ ابھی صرف تیرہ افراد مسلمان ہوئے تھے کہ وہ چار دوسرے صحابہؓ کے ساتھ رسول اللہؐ پر ایمان لے آئے۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے پہلی ہجرت حبشہ میں بارہ مرد اور چار خواتین کے قافلے کا امیر کون تھا؟ یہ لوگ کب واپس آئے؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن مظعون اس قافلے کے امیر تھے۔ تین مہینے بعد مہاجرین کو خبر ملی کہ قریش نے رسول اللہؐ کی مخالفت ترک کر دی ہے۔ مکہ کے قریب پہنچے یہ معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی۔ چنانچہ کسی نہ کسی کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون نے بنو مخزوم کے رئیس ولید بن مغیرہ کے ہاں پناہ لی۔ لیکن چند دن بعد حرم میں جا کر اعلان کر دیا کہ میں کسی کی پناہ میں نہیں رہنا چاہتا۔ بس میں صرف اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے دوسری ہجرت حبشہ میں حضرت عثمانؓ بن مظعون کے ساتھ خاندان کے کون سے افراد تھے؟

جواب: ۸۳ مردوں اور ۲۰ خواتین کے اس قافلے میں حضرت عثمانؓ بن مظعون کے علاوہ ان کے کم سن بیٹے سائب اور دو بھائی قدامہؓ بن مظعون اور عبداللہؓ بن مظعون بھی شامل تھے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: حضرت عثمانؓ بن مظعون کب اور کیسے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے؟

جواب: حبشہ میں چار پانچ سال گزر گئے تو انہیں حضورؐ کی ہجرت مدینہ کی اطلاع ملی۔ ۳۳ مرد اور آٹھ خواتین جن میں حضرت عثمانؓ بن مظعون کا خاندان بھی تھا پہلے مکہ پہنچے اور پھر چند دن کے بعد مدینہ ہجرت کر گئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: مدینہ میں حضرت عثمانؓ بن مظعون کہاں ٹھہرے اور حضورؐ نے کس کو ان کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: آپ پہلے عبداللہؓ بن سلمہ عجلانی کے مکان میں ٹھہرے پھر حضورؐ نے انہیں اور ان کے بھائیوں کو مکانات کی تعمیر کیلئے قطعات زمین دیئے اور چند ماہ بعد حضرت ابوالہیثمؓ بن التیہان انصاری کو ان کا دینی بھائی بنادیا۔

(طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عثمانؓ بن مظعون نے جنگ بدر میں داد شجاعت دی۔ بتایئے آپ کب فوت ہوئے؟

جواب: جنگ بدر سے واپس آئے تو بیمار ہو گئے۔ علالت کا سلسلہ طویل ہو گیا اور ۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان کی زوجہ حضرت خولہؓ بنت حکیم رشتے میں حضورؐ کی خالہ تھیں۔ حضرت سائبؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ ان کے بطن

سے تھے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ طبقات۔ اصابہ)

حضرت عامرؓ بن ربیعہ عنزی/عدوی (بدری صحابی مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: ابوعبداللہ کنیت اور عامر نام تھا۔ بتایئے آپؓ کو عدوی کیوں کہتے تھے؟

جواب: آپؓ کے والد کا نام ربیعہ بن کعب تھا۔ ان کا خاندان بنو عدی کا حلیف تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے والد خطاب بن نفیل عدوی نے حضرت عامر کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ (انساب الاشراف، استیعاب، اسد الغابہ، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عامرؓ ابن ربیعہ اور ان کی اہلیہ لیلیٰؓ بنت ابی حشمہ ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے کب ہجرت کی؟

جواب: ۵ نبوی میں پہلی مرتبہ حبشہ گئے۔ پھر مکہ واپس آئے تو عاص بن وائل سہمی کی پناہ میں رہے۔ مشرکین کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ۶ نبوی میں دوبارہ حبشہ چلے گئے۔ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے واپس مکہ آئے اور پھر آپؐ کے حکم سے مدینہ ہجرت کی۔ (طبقات، اسد الغابہ، اصابہ، مہاجرین)

سوال: بتایئے سب سے پہلے کس مسلمان خاتون کو ہجرت مدینہ کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عامرؓ بن ربیعہ کی اہلیہ حضرت لیلیٰؓ بنت حشمہ کو۔ (طبقات، سوشیدائی)

سوال: حضرت عامرؓ نے عہد رسالت کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ بدر سے لے کر غزوۂ تبوک تک رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ کئی چھوٹی مہمات میں بھی شریک ہوئے۔ (طبقات، اسد الغابہ، مسند احمد بن حنبل)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت عامرؓ بن ربیعہ کو کیا خاص مقام حاصل رہا؟ اور انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ خلفاء راشدینؓ کے زمانے میں بھی اکابر صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔

حضرت عمرؓ چند دوسرے صحابہؓ کے ساتھ انہیں بھی بیت المقدس لے گئے تھے۔ اور پھر حضرت عثمانؓ کو اپنا جانشین بنا کر حج پر گئے تو حضرت عامرؓ بن ربیعہ ساتھ تھے۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چند دن بعد وفات پائی۔ (طبقات، اصابہ، سیر الصحابہؓ)

﴿دوسری ہجرت حبشہ﴾

حضرات ابوحذیفہ بن عتبہ، ابو احمد بن جحش، ابوسبرہ، ابوعبیدہ بن الجراح، ابوفکیہہ یسار، ابوقیس بن حارث، ابوالروم، ابوسلمہ عبدالاسد، اسود بن نوفل، اربد بن حمیرہ، بشر بن حارث، تمیم بن حارث، تمیمہ بن عثمان، جعفر بن ابی طالب، جنادہ بن سفیان، جہم بن قیس، جبار بن سفیان، حارث بن خالد، حجاج بن حارث، حارث بن حارث، حاطب بن عمرو، حاطب بن حارث، خنیس بن حذافہ، خالد بن سعید، خزیمہ بن جہم، خالد بن حزام، خالد بن سفیان، خطاب بن حارث، سائب بن عثمان، سعید بن حارث، سعد بن حارث، سعد بن ربیع، سعد بن خولہ، سعد بن عبدقیس، سعید بن عمرو، سہیل بن بیضا، سلمہ بن ہشام، سکران بن عمرو، سفیان بن معمر، سلیط بن عمرو، سویبط بن سعد، شجاع بن وہب، شرحبیل بن حسنہ، شماس بن عثمان، طلیب بن عمیر، عثمان غنی، عامر بن ابی وقاص، عبداللہ بن جحش، عتبہ بن غزوان، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن مظعون، عبیداللہ بن جحش، عبداللہ بن مسعود، عامر بن ربیعہ، عثمان بن مظعون، عبداللہ بن مخرمہ، عبداللہ بن حارث، عبداللہ بن سہیل، عتبہ بن مسعود، عیاش بن ابی ربیعہ، عیاض بن زہیر، عمرو بن عثمان، عبداللہ بن سفیان، عبداللہ بن حذافہ، عمیر بن رباب، عمرو بن حارث، عثمان بن عبدغنم، عمرو بن سعید، عمرو بن امیہ، عمرو بن جہم، عروہ بن عبدالعزیٰ، عبداللہ بن شہاب، عدی بن نضلہ، عمرو بن ابی سرح، فراس بن نضر، قدامہ بن مظعون، قیس بن حذافہ، قیس بن عبداللہ، محمد بن حاطب، مقداد بن عمرو، معتب بن عوف، معمر بن حارث، معیقیب بن ابی فاطمہ، معمر بن عبداللہ، مطلب بن ازہر، محمیہ بن جزء، مالک بن زمعہ، نعمان بن عدی، ہبار بن سفیان، ہشام بن ابوحذیفہ، ہشام بن عاص بن وائل، یزید بن زمعہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہم

حضرت ابو احمدؓ بن جحش (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ شاعر)

سوال: بتائیں کس صحابی نے فتح مکہ کے دن اپنے مکان کا مطالبہ کر دیا تھا؟

جواب: حضرت ابو احمدؓ بن جحش نے۔ انہوں نے مدینہ ہجرت کی تو ابوسفیان نے ان کا مکان بیچ ڈالا تھا۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے سب کے سامنے اپنے مکان کا مطالبہ کر دیا۔ ابوسفیان ان کے خسر تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: حضرت ابو احمدؓ بن جحش اپنے مکان کے مطالبے سے کس طرح دستبردار ہوئے؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت عثمان غنیؓ کے ذریعے انہیں چپکے سے کہلا بھیجا کہ تم اس مکان کو چھوڑ دو اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں محل ملے گا۔ اس کے بعد انہوں نے زندگی بھر مکان کا مطالبہ نہیں کیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: بتائیں حضورؐ کے کون سے پھوپھی زاد بھائی نابینا تھے؟ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت ابو احمدؓ بن جحش رسول اللہؐ کی پھوپھی حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ نابینا تھے مگر مکے کی وادیوں میں اکیلے گھوم پھر لیتے تھے۔ بعثت نبوی کے ابتدائی دنوں میں اسلام لائے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: حضرت ابو احمدؓ بن جحش کا تعلق قریش کے خاندان اسد بن خزیمہ سے تھا۔ بتائیے آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے حضورؐ کے حکم پر مدینہ ہجرت کی اور حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ حضرت عاصمؓ بن ثابت کے مہمان رہے۔

(حیاۃ الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

حضرت ابو فکیهه یسارؓ (مہاجر حبشہ، بزرگ صحابی، سابقون الاولون)

سوال: بتایئے ابو فکیهه یسار ازدیؓ کون تھے اور کب اسلام لائے؟

جواب: قریش کے خاندان عبدالدار کے غلام تھے۔ اسلام لانے پر ان کا آقا امیہ بن خلف ان پر بے پناہ ظلم وستم کرتا۔ ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ امیہ تپتی ریت پر پیٹ کے بل لٹا کر وزنی پتھر رکھ دیتا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: "میرا رب اللہ تعالیٰ ہے جو سب کا خالق و مالک ہے اور جو سب کو روزی دیتا ہے۔" یہ الفاظ کون سے صحابی فرماتے تھے؟

جواب: امیہ بن خلف کا بیٹا صفوان حضرت ابوفکیہہ یسار ازدی سے کہتا کہ کیا میرا باپ تیرا رب نہیں تو آپ یہ جواب دیتے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت ابو فکیهہؓ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آزادی کے باوجود مشرکین ظلم کرتے تو آپ ۶ نبوی میں حضورؐ کے حکم پر دوسرے صحابہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ غزوۂ بدر کے کچھ عرصہ پہلے انتقال فرما گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات)

حضرت ابو قیسؓ بن حارث (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: بتایئے حضرت ابو قیسؓ بن حارث نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کے والد حارث بن قیس دشمنان اسلام میں سے تھے لیکن حضرت ابو قیسؓ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت ابو قیسؓ بن حارث نے پہلے ۶ نبوی میں حبشہ اور پھر غزوہ احد سے پہلے مدینہ ہجرت کی۔ بتایئے آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ احد کے بعد ہونے والے تمام غزوات نبوی میں وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ (مغازی رسولؐ۔ سیرت ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: باپ حارث بن قیس قرآن حکیم کا مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔ لیکن بیٹے کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی۔ بیٹے کا نام ونسب بتادیں؟

جواب: قریش کے خاندان بنو سہم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت ابو قیسؓ بن حارث سہمی۔ (انساب الاشراف۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: ۶ ہجری میں حضرت ابو قیسؓ نے حبشہ ہجرت کی۔ آپ کب مدینے آئے اور کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ احد سے پہلے مدینہ آئے اور تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ رہے۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت ابو قیسؓ بن حارث کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت ابو الروم (منصور) بن عمیر (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت مصعبؓ بن عمیر کے کون سے بھائی جنگ احد میں ان کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت ابو الروم (منصور) بن عمیر۔ وہ قریش کے خاندان بنی عبدالدار سے تھے اور دعوت اسلام کے ابتدائی تین برسوں میں مسلمان ہوئے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مغازی رسولؐ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت ابوالروم بن عمیر نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: وہ ۶ نبوی میں حبشہ جانے والے دوسرے قافلے میں شامل تھے اور پھر غزوہ احد سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ منورہ آ گئے۔ (استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

حضرت اسودؓ بن نوفل (سابقون الاوّلون رمہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: بتایئے ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے کون سے بھتیجے سابقون الاوّلون کی جماعت میں شامل تھے؟

جواب: حضرت اسودؓ بن نوفل۔ آپ قریش کے خاندان بنی اسد بن عبدالعزیٰ سے تھے۔ والدہ کا نام فریعہ بنت عدی تھا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت اسودؓ بن نوفل نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر ۶ نبوی میں حبشہ چلے گئے اور پھر ہجرت نبوی کے بعد مدینہ آ گئے۔ (مہاجرین۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت اربدؓ بن حمیر (سابقون الاوّلون رمہاجر حبشہ و مدینہ ربدری صحابی)

سوال: بدری صحابی حضرت اربدؓ بن حمیر کا حسب و نسب بتا دیں؟ انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ان کی کنیت ابومخشی تھی اور قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے تھے۔ ۶ نبوی میں پہلے حبشہ اور پھر مکہ آ کر مدینہ ہجرت کر گئے۔ (اصحاب بدر۔ مہاجرین۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت تمیمؓ بن حارث (سابقون الاوّلون رمہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: قریش کی شاخ بنی سہم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت تمیمؓ بن حارث اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ بتایئے انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کی اور کئی سال بعد مدینہ واپس آ گئے۔

(مہاجرین۔ اسدالغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت تمیمؓ بن حارث کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: انہوں نے دور صدیقی میں شام میں لڑی جانے والی جنگ اجنادین میں شہادت پائی۔ جنگ یرموک میں بھی شہید ہونے کا ذکر ملتا ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تین سو اصحابؓ)

حضرت جعفر طیارؓ ہاشمی (مہاجر حبشہ و مدینہ، سابقون الاولون)

سوال: حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں سب سے پہلے تلاوت کلام پاک کرنے والے صحابی کا نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت جعفر طیارؓ آپ حضرت ابوطالب کے بیٹے، حضرت علیؓ کے حقیقی بھائی اور رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کا لقب طیار اور کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(تاریخ طبری۔ اسدالغابہ۔ انساب الاشراف۔ حضورؐ کے رشتہ دار)

سوال: بتایئے حضرت جعفر طیارؓ کب اسلام لائے اور کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: آپ تبلیغ اسلام کے ابتدائی دور میں حضورؐ کے دارارقم میں پناہ لینے سے پہلے ایمان لائے۔ مشرکین کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر رسول اللہؐ کے حکم پر ۶ ہجری میں اپنی اہلیہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ اس طرح وہ مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلے میں شامل تھے۔ بعض مؤرخین کے مطابق حضورؐ نے ان کے ہاتھ نجاشی کو خط بھی بھیجا تھا۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت جعفر طیارؓ کو حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں قرآن پڑھنے کا موقع کس طرح ملا؟

جواب: حبشہ ہجرت کرنے والے مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے قریش مکہ نے ایک وفد حبشہ بھیجا۔ اس وفد میں عمرو بن العاص بھی تھے جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ انہوں نے نجاشی سے کہا کہ یہ لوگ آپ کے پیغمبر عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو نہیں مانتے اور ان کے بارے میں اچھے خیالات نہیں رکھتے۔ نجاشی نے بھرے دربار میں مسلمان مہاجرین سے پوچھا تو حضرت جعفر طیارؓ نے کہا کہ ہمارے نبیؐ نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی طرف سے ایک روح اور ایک کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے پاک دامن مریمؑ پر القاء کیا تھا۔ انہوں نے سورۃ مریم کی آیات تلاوت کیں۔ (سیرت ابن ہشام۔ زادالمعاد۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت جعفر طیارؓ کی پرجوش تقریر سن کر شاہ حبشہ نے کیا جواب دیا؟

جواب: شاہ حبشہ نجاشی نے زمین پر سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا: ''خدا کی قسم تم نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کے بارے میں جو کچھ کہا ہے۔ وہ اس تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں ہے۔'' پھر اس نے مسلمانوں سے کہا: ''جاؤ تمہیں میرے ملک میں ہر طرح کی امان ہے۔ جو تمہیں تنگ کرے گا اس سے جرمانہ لیا جائے گا۔ اگر مجھے پہاڑ کے برابر بھی سونا ملے، تو میں اس کے عوض تم پر ادنیٰ سی زیادتی بھی گوارا نہیں کر سکتا۔'' (سیرالصحابہ۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت جعفر طیارؓ کب اور کیسے حبشہ سے واپس آئے؟

جواب: ۶ ہجری کے آخر میں غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت جعفر طیارؓ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ مدینہ آئے۔ رسول اللہؐ اس وقت خیبر میں تھے اور خیبر فتح ہو چکا تھا۔ تمام مرد اپنے اہل و عیال کو مدینہ چھوڑ کر خیبر پہنچے اور حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ (الاصابہ۔ ابن سعد۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ نے خیبر میں حضرت جعفر طیارؓ کی آمد پر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ نے ان کو گلے لگا کر ان کی پیشانی کو چوما اور فرمایا: "میں نہیں جانتا کہ مجھ کو خیبر کی فتح کی زیادہ خوشی ہے یا جعفرؓ کے آنے کی۔" حضورؐ نے سب کو خیبر کے مال غنیمت سے حصہ دیا۔ (طبقات۔ سوشیدائی)

سوال: حضرت جعفر طیارؓ عمرۃ القضاء میں حضورؐ کے ساتھ تھے واپسی پر آپ نے کس بچی کو حضرت جعفرؓ کے حوالے کیا؟

جواب: حضرت حمزہؓ کی یتیم بچی امامہ چچا چچایا بھائی بھائی کہتی ہوئی حضورؐ کی طرف دوڑی آئی۔ حضرت علیؓ نے اسے اٹھالیا اور پھر حضرت فاطمہؓ کے حوالے کر دیا۔ حضرت جعفرؓ نے کہا کہ یہ میرے چچا کی بچی ہے اس لئے میرا اس پر زیادہ حق ہے۔ حضرت زیدؓ بن حارثہ نے کہا کہ حمزہؓ میرے مواخاتی بھائی تھے اس لئے میرا زیادہ حق ہے۔ حضورؐ نے فیصلہ دیا کہ حضرت جعفرؓ کے گھر میں امامہ کی خالہ ہے اور خالہ ماں کے برابر ہوتی ہے۔ اس لئے جعفرؓ کا سب سے زیادہ حق ہے۔ چنانچہ حضرت جعفرؓ امامہ کو اپنے گھر لے آئے۔

(صحیح بخاری۔ سوشیدائی)

سوال: حضرت جعفر طیارؓ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟ یہ جنگ کیوں لڑی گئی؟

جواب: جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ رسول اللہؐ نے ۷ ہجری میں امراء سلاطین کے نام دعوت اسلام کے خط بھیجے تو حضرت حارثؓ بن عمیر ازدی کو بصریٰ کے حاکم کے پاس بھیجا۔ انہیں موتہ کے مقام پر بلقاء کے رئیس شرجیل بن عمرو غسانی نے شہید کر دیا۔ حضورؐ نے ان کی شہادت کا بدلہ لینے کے لئے حضرت زیدؓ بن حارثہ کی سرکردگی میں تین ہزار مجاہدین کا جو لشکر روانہ فرمایا اس میں حضرت جعفرؓ بھی تھے۔ آپؐ نے فرمایا: "اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ لشکر کے امیر ہوں

گے۔ وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہؓ بن رواحہ امیر ہوں گے۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت جعفرؓ تیروں، تلواروں اور برچھیوں کی بارش میں زخم پر زخم کھاتے بہادری سے لڑتے رہے۔ آخر دشمنوں نے انہیں گھیر کر شہید کر دیا۔ حضورؐ کو وحی کے ذریعے یہ منظر دکھا دیا گیا تھا۔

(صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ زادالمعاد)

سوال: بتایئے سب سے پہلے کس صحابی نے اپنی سواری کے جانور کی کونچیں راہ حق میں کاٹی تھیں؟

جواب: حضرت جعفر طیارؓ پرچم اسلام سنبھالتے ہی اپنے گھوڑے سے کود گئے اور اس کی کانچیں کاٹ ڈالیں پھر رومی دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور دیوانہ وار لڑنا شروع کر دیا۔ (البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ سوشیدائی)

سوال: رسول اللہؐ نے مسجد نبوی میں صحابہ سے جنگ موتہ کا منظر بیان فرمایا اور کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ نے اپنے تینوں جانثاروں کی شہادت پر فرمایا: "یہ میرے بھائی، میرے مونس اور میرے جلیس تھے۔" آپؐ حضرت جعفرؓ کے گھر تشریف لے گئے ان کی اہلیہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس اور ان کے بچوں کو دلاسا دیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ جعفرؓ کے بچوں کے لئے کھانا تیار کریں۔

(اسدالغابہ۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت جعفرؓ کی غریب نوازی پر حضورؐ انہیں ابوالمساکین کہا کرتے تھے۔ بتایئے آپ کا لقب طیار کیوں پڑا؟

جواب: ان کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفرؓ کو کٹے ہوئے بازوؤں کے عوض دو نئے بازو دیئے ہیں جن سے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے

تھا۔ (طبقات ابن سعد۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت جعفر طیارؓ کا لقب ذوالجناحین بھی بتایا گیا ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کی صورت و سیرت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضورؐ فرمایا کرتے تھے: ''جعفرؓ صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہ ہو۔'' (صحیح بخاری۔ سوتیدانی)

حضرت جہمؓ بن قیس (سابقون الاوّلون/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت جہمؓ بن قیس کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: سابقون الاوّلون کی جماعت میں شامل یہ صحابی قریش کی شاخ بنی عبدالدار سے تھے۔ والد کا نام قیسؓ بن عبداللہ اور والدہ کا ریسمہ تھا۔ اہلیہ حرملہؓ بنت عبدالاسد بھی ساتھ ہی اسلام لائیں۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ اصابہ)

سوال: سرزمین حبشہ میں تقریباً ۱۳ سال رہنے کے بعد حضرت جہمؓ بن قیس کب مدینہ آئے؟

جواب: ۶ نبوی میں حضرت جہمؓ بن قیس اپنی اہلیہ اور دو بیٹوں عمروؓ اور خزیمہؓ کے ساتھ حبشہ گئے تھے۔ اہلیہ حبشہ میں ہی انتقال کر گئیں۔ حضرت جہمؓ اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینے آئے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین۔ طبقات)

حضرت حارثؓ بن خالد (سابقون الاوّلون/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: بنو تیم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت حارثؓ بن خالد کا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت حارثؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ اور صدیق

اکبر ان کے پھوپھی زاد بھائی۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت حارثؓ بن خالد اور ان کی اہلیہ حضرت ریطہؓ بنت حارث سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتایئے انہوں نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی اور کئی سال تک حبشہ میں رہے۔ وہیں چار بچے موسیٰ، عائشہ، زینب اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ ان کے سب سے بڑے بیٹے ابراہیم تھے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ بخاری)

سوال: بتایئے حضرت حارثؓ بن خالد کب اور کیسے مدینہ آئے؟

جواب: ایک روایت کے مطابق ان کی اہلیہ حضرت ریطہؓ اور چار بچے حبشہ ہی میں انتقال کر گئے تھے۔ دوسری روایت ہے کہ ہجرت نبوی کے کچھ عرصے بعد وہ اپنے بیوی بچوں کو لے کر حبشہ سے مدینہ روانے ہوئے۔ راستے میں ایک جگہ زہریلا پانی پینے سے ان کی اہلیہ اور چاروں بچے انتقال کر گئے۔ وہ خود بچ گئے اور اکیلے مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت حجاجؓ بن حارث (سابقون الاولون رمہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت حجاجؓ بن حارث قریش کے خاندان بنی سہم سے تھے۔ بتایئے انہوں نے کب حبشہ اور مدینہ ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ کئی برس حبشہ میں گزارنے کے بعد غزوۂ احد میں پہلے مدینہ آئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت حجاجؓ بن حارث غزوۂ احد اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتایئے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں لڑی جانے والی اجنادین کی لڑائی میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(اسد الغابہ۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ اصابہ)

حضرت حارث بن حارث

سوال: اس قریشی سہمی صحابی کا نام بتا دیں جو قدیم الاسلام تھے اور ان کے والد حکیم تھے؟

جواب: حضرت حارثؓ بن حارث۔ وہ دوسری ہجرت حبشہ میں اپنے بھائیوں بشیر بن حارث اور معمر بن حارث کے ساتھ حبشہ بھی ہجرت کر گئے تھے۔

(اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت حاطبؓ بن حارث (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت حاطبؓ بن حارث سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کا حسب ونسب بتا دیں؟

جواب: ان کے والد کا نام حارث بن معمر تھا اور والدہ کا نام قتیلہ بنت مظعون۔ ان کا تعلق قریش کی شاخ بنو جمح سے تھا۔ (اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ۔ جنات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت حاطب بن حارث کب حبشہ گئے اور کب واپس آئے؟

جواب: ۴ نبوی میں اپنی اہلیہ فاطمہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ دو بچے محمدؓ اور حارث وہیں پیدا ہوئے۔ حضرت حاطبؓ حبشہ میں انتقال کر گئے۔ حضرت فاطمہؓ بنت مجلل ۷ ہجری میں بچوں کے ساتھ مدینہ آ گئیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت حاطبؓ کے دونوں بچے ہجرت حبشہ سے پہلے پیدا ہو گئے تھے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ مہاجرین)

حضرت خنیسؓ بن حذافہ (بدری صحابی)

سوال: حضرت خنیسؓ بن حذافہ کا شمار اصحاب بدر میں ہوتا ہے۔ ان کا شجرہ نسب کیا ہے؟

جواب: قریش کے خاندان بنوسہم سے تعلق رکھتے تھے اور شجرہ نسب میں خنیس بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ام المومنین حضرت حفصہؓ بنت عمر فاروقؓ کا پہلا نکاح انہی سے ہوا تھا۔

(طبقات۔ انساب الاشراف۔ اصحاب بدرؓ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: حضرت خنیسؓ نے بعثت کے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ آپؓ نے مشرکین کے ہاتھوں تنگ آ کر کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت خنیسؓ ہجرت ثانیہ میں حبشہ چلے گئے اور چند سال بعد ہجرت مدینہ سے پہلے مکہ واپس آ گئے۔ پھر حضورؐ کے حکم سے دوبارہ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر انصاری نے انہیں مہمان ٹھہرایا۔ پھر حضورؐ نے حضرت ابی عبسؓ بن جبیر کا دینی بھائی بنا دیا۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ سوشیدائیؓ)

سوال: بتایئے حضرت خنیسؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب شہادت پائی؟

جواب: غزوۂ بدر کے بعد آپؓ ۳ ہجری میں غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور والہانہ جوش سے لڑے۔ شدید زخمی ہونے کی وجہ سے کچھ عرصے کے بعد فوت ہو گئے۔ حضورؐ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عثمانؓ بن مظعون کے پہلو میں جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ کوئی اولاد نہیں تھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ امہات المومنینؓ)

حضرت سائبؓ بن حارث (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سائبؓ بن حارث قریش کے خاندان بنوسہم سے تھے۔ بتایئے وہ کب

مسلمان ہوئے اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: وہ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے اور کئی سال بعد مدینہ واپس آ گئے۔ (اصابہ۔سیرت ابن ہشام۔مہاجرین)

سوال: بتائیے حضرت سائبؓ بن حارث نے کب شہادت کا رتبہ حاصل کیا؟

جواب: ان کی شہادت کے بارے میں دو روایات ہیں ایک یہ کہ وہ ۸ ہجری میں غزوۂ طائف میں شہید ہوئے۔ دوسری یہ کہ وہ دور فاروقی میں رومیوں کے خلاف لڑی جانے والی جنگ فحل میں شہید ہوئے۔

(اصابہ۔طبقات۔استیعاب۔اسد الغابہ)

حضرت سائبؓ بن عثمان جمحی۔(بدری صحابی/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سائبؓ بن عثمانؓ کا تعلق قریش کے خاندان بنو جمح سے تھا۔ والد اور والدہ کا نام بتادیں؟

جواب: والد کا پورا نام عثمانؓ بن مظعون بن حبیب تھا۔ والدہ کا نام خولہ بنت حکیم جو کہ بنو سلیم سے تھیں۔ (حیاۃ صحابہؓ۔اسد الغابہ۔سیر اصحابؓ۔طبقات)

سوال: حضرت سائبؓ بن عثمان کے والد اور والدہ نے حبشہ کو ہجرت کی۔ بتائیے اس وقت حضرت سائب کہاں تھے؟

جواب: حضرت سائبؓ اپنے والدین کے ساتھ بچپن میں ہی اسلام لائے۔ والدین نے پہلی مرتبہ حبشہ ہجرت کی تو اپنے بیٹے اور بیٹی کو مکہ میں چھوڑ گئے۔

(طبقات۔استیعاب۔اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت سائبؓ نے پہلی مرتبہ کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں جب دوسری مرتبہ مسلمانوں نے حبشہ ہجرت کی تو حضرت سائبؓ

بھی اپنے والدین کے ساتھ تھے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت سائبؓ نے مدینہ کب ہجرت کی اور اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟

جواب: آپؓ ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے یا بعد میں مکہ آ گئے اور پھر اپنے والدین کے ساتھ انیس برس کی عمر میں مدینہ ہجرت کر گئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے مدینہ منورہ میں حضرت سائبؓ کی رہائش کا انتظام کہاں ہوا؟

جواب: اس خاندان کو ہجرت کے وقت حضرت عبداللہؓ بن سلمہ عجلانی نے اپنا مہمان بنایا۔ پھر حضورؐ نے ان کے والد اور چچاؤں کو مکانات کی تعمیر کے لئے زمین دے دی۔ ہجرت کے چھٹے ساتویں مہینے مہاجرین وانصار میں مؤاخات ہوئی تو حضورؐ نے انہیں حضرت حارثہؓ بن سراقہ انصاری کا دینی بھائی بنا دیا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ اللعالمینؐ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: غزوۂ بدر میں حضرت سائبؓ نے اپنے والد حضرت عثمانؓ کے ساتھ شرکت کی تھی۔ بتایئے اور کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت سائبؓ نے غزوۂ احد، احزاب اور دوسرے تمام معرکوں میں حصہ لیا۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت سائبؓ نے کب اور کہاں شہادت پائی۔ اس وقت ان کی عمر کیا تھی؟

جواب: ۱۱ ہجری میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ میں لڑی جانے والی جنگ میں شدید زخمی ہوئے اور چند دن بعد شہید ہوگئے اس وقت ان کی عمر تیس سال تھی۔ (تاریخ طبری۔ استیعاب۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت سعیدؓ بن حارث (سابقون الاوّلون رمہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن حارث سابقون الاوّلون میں سے تھے۔ ان کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: ان کے والد کا نام حارث بن قیس اور والدہ کا نام صفیہ بنت عبد عمرو تھا۔ قریش کے خاندان بنی سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت سعیدؓ بن حارث نے ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کی۔ بتایئے آپ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: رومیوں کے خلاف شام میں لڑی جانے والی جنگ یرموک میں حضرت سعیدؓ بن حارث نے شہادت پائی۔ (طبقات۔ تین سو اصحابؓ)

حضرت سعدؓ بن خولہ

(بدری رصاحب الشجر ورسابقون الاوّلون رمہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن خولہ عجمی نژاد تھے یا یمنی مگر مکہ میں مقیم تھے۔ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کا خاندان بنو عامر بن لوئی کا حلیف تھا۔ وہ اسلام کے ابتدائی دور میں سولہ یا سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعدؓ بن خولہ بیعت رضوان میں بھی شامل ہوئے۔ آپ نے کب ہجرت کی تھی؟

جواب: پہلے ۶ نبوی میں حبشہ گئے۔ کئی سال بعد مکہ واپس آئے اور پھر مدینہ ہجرت کرکے پہلے حضرت کلثوم بن ہدم کے مہمان بنے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن خولہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب:۔ ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ میں ۶۳ سال کی عمر میں مکہ میں وفات پا گئے۔ (طبقات۔ اصحاب بدر۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت سعیدؓ بن عمرو (سابقون الاوّلون/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن عمرو حضرت بشرؓ بن حارث کے بھائی تھے۔ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت سعیدؓ بن عمرو دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن عمرو نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ جانے والے دوسرے قافلے میں شامل ہوئے اور کئی سال حبشہ میں گزارنے کے بعد مدینہ آ گئے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجرین)

حضرت سکرانؓ بن عمروؓ (سابقون الاوّلون/مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت سکران بن عمرو قدیم الاسلام تھے۔ ان کا ام المؤمنین حضرت سودہؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت سکرانؓ ام المؤمنین سودہؓ کے پہلے شوہر تھے۔ دونوں میاں بیوی دوسری ہجرت حبشہ میں حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مکہ واپس آ گئے اور مدینہ ہجرت سے پہلے ہی حضرت سکرانؓ کا انتقال ہو گیا۔ بعد میں حضرت سودہؓ سے حضورؐ نے نکاح فرمایا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ المغازی۔ ضیاء النبی۔ امہات المؤمنین)

حضرت سفیانؓ بن معمر (سابقون الاوّلون/مہاجر حبشہ)

سوال۔ حضرت سفیانؓ بن معمر انصار میں سے تھے۔ بتائیں وہ مکہ میں کیوں رہتے

تھے؟

جواب: معمر نے انہیں اپنا متبنیٰ بنایا ہوا تھا اس لیے مکہ میں رہتے تھے۔ یہاں انہوں نے حضرت حسنہؓ سے شادی کی۔ (طبقات۔ استیعاب۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت سفیانؓ بن معمر نے کب اور کہاں ہجرت کی تھی؟

جواب: اپنے دونوں بیٹوں جابرؓ بن سفیان اور جنادہؓ بن سفیان اور بیوی حسنہ کے علاوہ سوتیلے بیٹے شرحبیلؓ بن حسنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں انتقال فرمایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت شماسؓ بن عثمان مخزومی (بدری صحابی رمہاجر حبشہ)

سوال: حضرت شماسؓ کا اصل نام عثمان تھا۔ آپ کو شماس کیوں کہتے تھے؟

جواب: شماس کے معنی ہیں رخ تاباں۔ چونکہ اللہ نے آپؓ کو حسن و جمال سے نوازا تھا اس لیے لوگ آپؓ کو عثمان کی بجائے شماس کہنے لگے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ رحمت دارین کے سو شیدائی)

سوال: حضرت شماسؓ کے والد اور والدہ کا نام بتا دیجیے؟ آپؓ کی پرورش کس نے کی؟

جواب: آپؓ کے والد کا نام بھی عثمان تھا اور والدہ کا نام صفیہ بنت ربیعہ۔ والد عثمان بن شرید کا تعلق مخزومی قریش سے تھا اور وہ رئیس مکہ ربیعہ بن عبد شمس کا داماد تھا۔ والد بچپن میں فوت ہو گئے تو ماموں عتبہ بن ربیعہ نے پرورش کی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ رحمت دارین کے سو شیدائی)

سوال: بتایئے حضرت شماسؓ کب اسلام لائے؟ اور آپؓ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں حضرت شماسؓ اور ان کی والدہ حضرت صفیہ بنت ربیعہ اسلام لائیں۔ مشرکین کے مظالم سے تنگ آ کر حبشہ ہجرت کی اور

پھر ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے مکہ آ گئے۔ پھر حضورؐ کے حکم سے ماں بیٹا مدینہ چلے گئے اور ذوالہجرتین (یعنی دو ہجرتوں والے) کہلائے۔

(اصابہ، طبقات، زاد المعاد)

سوال: مدینہ منورہ میں حضرت شماسؓ کن صحابیؓ کے مہمان بنے اور حضورؐ نے آپؓ کا دینی بھائی کسے بنایا؟

جواب: حضرت شماسؓ مبشر بن عبدالمنذر انصاری کے مہمان بنے اور بعد میں حضورؐ نے غسیل الملائکہ حضرت حنظلہؓ کا دینی بھائی بنا دیا۔

(طبقات، سیرت ابن ہشام، زاد المعاد)

سوال: حضرت شماسؓ جنگ بدر میں بڑی بہادری سے لڑے۔ جنگ احد میں آپ نے حضورؐ کی کس طرح حفاظت کی؟

جواب: بعض دوسرے صحابہؓ کی طرح وہ بھی جان ہتھیلی پر رکھ کر لڑے اور خود کو حضورؐ کیلئے ڈھال بنا لیا۔ کفار کا ہر وار اپنے جسم پر لیتے یہاں تک کہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑے۔ (طبقات، زاد المعاد، سیرت ابن ہشام، اسد الغابہ)

سوال: حضرت شماسؓ نے ایک بیٹا عبداللہ اور ایک بیٹی ام حبیب یادگار چھوڑی۔ بتایئے آپؓ کی زندگی کے آخری لمحات کیسے گزرے؟

آپؓ شدید زخمی حالت میں ملے۔ ابھی سانس باقی تھی۔ حضورؐ نے مدینے لے جا کر علاج کا حکم دیا۔ حضرت ام سلمہ مخزومیہ نے تیمارداری کی۔ لیکن ایک رات اور ایک دن زندہ رہ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ حضورؐ کے حکم سے میت میدان احد میں لائی گئی اور انہی خون آلود کپڑوں میں شہدائے احد کے ساتھ دفن کیا گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(اسلامی شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا، سیر الصحابہ، اصابہ، طبقات)

طلیبؓ بن عمیر (بدری صحابی رمہاجر حبشہ)

سوال: بتائیے حضورؐ کے کس پھوپھی زاد بھائی نے شان رسالت میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر ایک مشرک کو مارا تھا؟

جواب: حضرت طلیبؓ بن عمیر نے۔ ایک دن بنو سہم کے ایک مشرک عوف بن صبرہ نے حضور کی شان میں گستاخی کی تو حضرت طلیب اونٹ کے گلے کی ایک ہڈی اٹھا کر اس پر پل پڑے اور اسے مار مار کر لہولہان کر دیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ بحوالہ پر اسرار بندے)

سوال: حضرت طلیب تبلیغ حق کے ابتدائی تین برسوں میں ایمان لائے۔ ان کا سلسلہ نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق بنی عبد بن قصی سے تھا۔ والد عمیر بن وہب جبکہ والدہ کا نام حضرت اروٰیؓ بنت عبدالمطلب تھا۔ وہ رسول اللہؐ کی سگی پھوپھی تھیں۔

(طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت طلیبؓ بن عمیر کا لقب ابوعدی تھا۔ بتائیے آپ نے اور آپ کی والدہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت طلیبؓ اور ان کی والدہ دونوں بعثت نبوی کے تیسویں اور چھتیسویں مہینوں کے دوران کسی وقت دار ارقم میں اسلام لائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت اروٰیؓ نے ۶ نبوی کے بعد اسلام قبول کیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: "بہترین شخص جس کی امداد و اعانت تجھے کرنی چاہیے وہ بھی تمہارے ماموں زاد بھائی ہیں۔ اگر عورتیں بھی مردوں کے سے کام کر سکتیں تو ہم خود اس کی حمایت کیا کرتیں۔" بتائیے یہ الفاظ کس کے ہیں؟

جواب: یہ الفاظ حضورؐ کی پھوپھی حضرت اروٰیؓ نے اپنے بیٹے حضرت طلیبؓ بن عمیر سے کہے تھے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت طلیبؓ نے ایک مشرک ابوعزیز بن دارمی کو کیوں مارا تھا؟

جواب: مشرکین نے ابوعزیز کو اس بات پر رضا مند کرلیا تھا کہ وہ موقع پاکر رسول اللہؐ کو زدوکوب کرے۔ حضرت طلیبؓ کو اس سازش کا پتہ چل گیا۔ آپ نے ابوعزیز کو تلاش کرکے خوب مارا۔ اسی طرح ابولہب نے شعب ابی طالب کی محصوری کے دوران چند مسلمانوں کو محبوس کردیا تو حضرت طلیبؓ نے اسے بھی بری طرح پیٹا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ابولہب نے حضرت اروٰیؓ سے حضرت طلیبؓ کی شکایت کی تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے جواب دیا: "طلیبؓ کی زندگی کا بہترین اور خوش نصیب دن وہی ہے جس میں وہ محمدؐ کی مدد کرے۔" (طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت طلیبؓ نے کب حبشہ ہجرت کی اور آپؓ کب مدینہ آئے؟

جواب: حضورؐ نے مسلمانوں کو ہجرت حبشہ کا مشورہ دیا تو حضرت طلیب ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں مکہ چھوڑ گئے اور کوئی سال بعد مدینہ منورہ آئے۔ وہاں وہ حضرت عبداللہؓ بن سلمہ عجلانی کے مہمان بنے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت طلیبؓ نے عہد رسالت کے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے غزوہ بدر میں حصہ لیا اور بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اور خیال ہے کہ بعد کے غزوات میں بھی وہ رسول اللہؐ کے ہمرکاب رہے ہونگے۔

(استیعاب۔ المغازی۔ اصحاب بدر)

سوال: بتایئے حضرت طلیبؓ نے کب اور کہاں شہادت پائی؟

جواب: انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں ۱۳ ہجری میں جنگ اجنادین میں شہادت پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۳۵ سال تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ (طبقات۔ مسلم تجلیات کا انسائیکلوپیڈیا)

حضرت عبداللہؓ بن جحشؓ اسدی

(سابقون الاولون۔ بدری صحابی۔ مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: المجدع فی اللہ کا مطلب ہے اللہ کی راہ میں جس کا کان کٹ گیا۔ بتائیے یہ کس صحابی کا لقب ہے؟

جواب: بدری صحابی حضرت عبداللہؓ بن جحش کا جن کی کنیت ابومحمد تھی اور جو قبیلہ بنو معز کی ایک شاخ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدر)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہؓ بن جحش کو رسول اللہؐ سے کونسی دو خصوصی نسبتیں تھیں؟

جواب: ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب حضورؐ کے والد حضرت عبداللہ کی حقیقی بہن تھیں۔ اس طرح وہ حضورؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ وہ ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش کے حقیقی بھائی تھے۔ اس طرح وہ حضورؐ کے برادر نسبتی ہوئے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن جحش سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتائیے آپ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے دعوت حق کے ابتدائی دور میں حضورؐ کے دارارقم میں فروکش ہونے سے پہلے ہی اسلام قبول کرلیا۔ اس وقت آپ کی عمر چوبیس پچیس سال تھی۔ آپ کے ساتھ آپ کی تین بہنوں حضرت زینبؓ، ام حبیبہؓ اور حمنہؓ اور دو

بھائیوں ابو احمدؓ عبداللہؓ اور عبیداللہ بھی اسلام لائے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر حضرت عبداللہؓ نے پہلے کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپؓ نے اپنے خاندان سمیت حبشہ ہجرت کی۔ بعض روایات کے مطابق انہوں نے دو بار اور بعض کے مطابق دوسری ہجرت حبشہ میں مکہ چھوڑا۔

(مہاجرین صحابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن جحش کب مکہ واپس آئے اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حبشہ میں ان کے بھائی عبیداللہ نے بری صحبت میں پڑ کر عیسائیت قبول کر لی۔ رسول اللہؐ نے اس کی بیوہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کو نکاح کا پیغام بھیجا جو انہوں نے قبول کر لیا۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے نکاح پڑھایا۔ یہ خاندان حضورؐ کے ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ واپس آ گیا۔ ہجرت مدینہ کے وقت سب سے آخر میں حضرت عبداللہ اور ان کا خاندان اپنے پورے قبیلے بنی اسد کے ساتھ مکہ سے مدینہ پہنچے۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ الرحیق المختوم)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن جحش سب سے پہلے کس کے مہمان بنے اور اسلامی بھائی کون صحابی تھا؟

جواب: حضرت عاصمؓ بن ثابت کو مہمانی کا شرف حاصل ہوا اور وہی ان کے اسلامی بھائی بنے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے صحابہ میں سب سے پہلے کس صحابہ کو امیر المومنین کہہ کر پکارا گیا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن جحش کو ۲ ہجری میں سریہ عبداللہ بن جحش کے موقعے پر۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: سریہ عبداللہ بن جحش میں کون قتل ہوا اور کتنے مشرکین قیدی بنائے گئے؟

جواب: حضرت واقدؓ بن عبداللہ تمیمی کے ہاتھوں امیر قافلہ عمرو بن حضرمی قتل ہوا اور حکم بن کیسان اور عثمان بن عبداللہ مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے۔

(طبقات۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ زاد المعاد)

سوال: بتائیے مسلمانوں کو سب سے پہلا مال غنیمت اور سب سے پہلے قیدی کب ہاتھ لگے؟

جواب: سریہ عبداللہ بن جحش میں دشمن کے کاروان تجارت کا سارا مال مسلمانوں کے قبضے میں آیا اور ان کے دو آدمی قیدی بنائے گئے۔

(الرحیق المختوم۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: سریہ عبداللہؓ بن جحش میں مال غنیمت کس طرح تقسیم ہوا؟

جواب: مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں اس وقت تک کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ حضرت عبداللہؓ بن جحش نے اجتہاد سے کام لے کر پانچواں حصہ (خمس) الگ کر دیا اور باقی چار حصے اپنے ساتھیوں میں برابر تقسیم کر دیئے۔ بعد میں اسی کے مطابق خمس کا حکم نازل ہوا۔ (طبقات۔ الرحیق المختوم۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن جحش نے معرکہ بدر میں کس نامور بہادر کو گرفتار کیا؟ اور کتنے فدیے پر چھوڑا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید کے بھائی ولید بن ولید بن مغیرہ کو پھر خالد بن ولید اور ان کا بھائی ہشام بن ولید چھڑانے مدینے آئے تو چار ہزار زرفدیہ لے کر چھوڑا۔ ولید راستے میں بھاگ کر واپس آ گئے اور مسلمان ہو گئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ چالیس جانثار)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن جحش کو شہید ہونے کی بڑی تمنا تھی۔ بتایئے انہوں نے کیا دعا مانگی اور کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں شہید ہوئے۔ ایک دن دعا مانگی: "الٰہی! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کل صبح دشمن سے میرا مقابلہ ہو، وہ میرا پیٹ چاک کرڈالے اور میری ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ پھر تو مجھ سے سوال کرے کہ تو کس لئے شہید کیا گیا تو میں کہوں کہ تیرے لئے۔" اللہ نے اس کی قسم اسی طرح پوری کی۔

(مستدرک حاکم۔ چالیس جانثار۔ اسد الغابہ)

سوال: شہادت کے وقت حضرت عبداللہؓ بن جحش کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ بتایئے آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے نماز جنازہ پڑھائی اور سید الشہداء حضرت حمزہؓ کے ساتھ ایک ہی قبر میں شہدائے احد کے ساتھ دفن کیا گیا ان کا ایک بیٹا محمد تھا جسے حضورؐ نے اپنی سرپرستی میں لے لیا اور خیبر میں اس کیلئے جائداد خریدی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے جنگ احد میں حضرت عبداللہؓ بن جحش کس والہانہ انداز سے لڑے اور کس کے ہاتھوں شہید ہوئے؟

جواب: آپ والہانہ انداز سے لڑ رہے تھے کہ تلوار ٹوٹ گئی۔ حضورؐ نے انہیں کھجور کی ایک مضبوط چھڑی عطا فرمائی جس سے انہوں نے دیر تک تلوار کا کام لیا۔ اسی حالت میں ابوالحکم بن اخنس ثقفی نے تلوار کے وار سے شہید کر دیا۔ مشرکین نے ناک اور کان کاٹ ڈالے اور لاش کو مثلہ کیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت عبداللہؓ بن مظعون

(سابقون الاولون، مہاجر حبشہ ومدینہ، بدری صحابی)

سوال: قریش کی شاخ بنو جمح سے تعلق۔ دعوت اسلام کے ابتدائی تین برسوں میں مسلمان ہوئے۔ کنیت ابو محمد تھی۔ بتائیے اس صحابی رسولؐ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں مسلمان ہونے والے حضرت عبداللہؓ بن مظعون ۶ نبوی میں پہلے حبشہ ہجرت کر گئے۔ ہجرت نبویؐ سے کچھ عرصہ پہلے مکہ واپس آئے اور پھر حضورؐ کے حکم سے مدینہ ہجرت کی۔ (طبقات۔ اسدالغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہ بن مظعون نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے ۳۰ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (المغازی۔ تین سو صحابہؓ)

حضرت عامرؓ بن ربیعہ عنزی/عدوی (بدری صحابی مہاجر حبشہ ومدینہ)

سوال: ابو عبداللہ کنیت اور عامر نام تھا۔ بتائیے آپؓ کو عدوی کیوں کہتے تھے؟

جواب: آپؓ کے والد کا نام ربیعہ بن کعب تھا۔ ان کا خاندان بنو عدی کا حلیف تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے والد خطاب بن نفیل عدوی نے حضرت عامرؓ کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ (انساب الاشراف۔ تہذیب۔ اسد الغابہ۔ علم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عامرؓ ابن ربیعہ اور ان کی اہلیہ لیلیٰؓ بنت ابی حثمہ ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے کب ہجرت کی؟

جواب: ۵ نبوی میں پہلی مرتبہ حبشہ گئے۔ پھر مکہ واپس آئے تو عاص بن وائل سہمی کی پناہ میں رہے۔ مشرکین کے ظلم وستم سے تنگ آ کر ۶ نبوی میں دوبارہ حبشہ

چلے گئے۔ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے واپس مکہ آئے اور پھر آپؐ کے حکم سے مدینہ ہجرت کی۔ (طبقات، اسد الغابہ، اصابہ، سیر قرین)

سوال: بتائیے سب سے پہلے کس مسلمان خاتون کو ہجرت مدینہ کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عامرؓ بن ربیعہ کی اہلیہ حضرت لیلیٰؓ بنت خثمہ کو۔ (طبقات، سو شیدائی)

سوال: حضرت عامرؓ نے عہد رسالت کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ بدر سے لے کر غزوۂ تبوک تک رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ کئی چھوٹی مہمات میں بھی شریک ہوئے۔ (طبقات، اسد الغابہ، مسند احمد بن حنبل)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت عامرؓ بن ربیعہ کو کیا خاص مقام حاصل رہا؟ اور انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ خلفاء راشدینؓ کے زمانے میں بھی اکابر صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ چند دوسرے صحابہؓ کے ساتھ انہیں بھی بیت المقدس لے گئے تھے۔ اور پھر حضرت عثمانؓ کو اپنا جانشین بنا کر حج پر گئے تو حضرت عامرؓ بن ربیعہ ساتھ تھے۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چند دن بعد وفات پائی۔ (طبقات، اصابہ، سیر الصحابہؓ)

حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ

(سابقون اولون، صاحب الہجرتین و مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: بنو عامر بن لوئی کے نوجوان تھے اور شرافت و شجاعت میں مشہور تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن مخرمہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ نے قریش مکہ

کے ظلم سے تنگ آ کر پہلے کہاں ہجرت کی؟

جواب: دوسری ہجرت حبشہ کے موقع پر ۸۳ مردوں اور ۲۰ خواتین کے قافلے میں شریک ہوئے اور کئی سال تک حبشہ میں رہے۔

(طبقات۔ سیرت احمد مجتبیٰ۔ محسن انسانیت)

سوال: ہجرت مدینہ کے وقت حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ کی عمر انتیس برس تھی۔ انہوں نے کہاں قیام کیا اور ان کے اسلامی بھائی کون ہے؟

جواب: آپ قبا میں حضرت کلثومؓ بن الہدم انصاری کے مہمان بنے پھر حضورؐ نے حضرت فروہؓ بن عمرو بیاضی کو ان کا دینی بھائی بنا دیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ تمام غزوات میں اور ہر اہم موقع پر حضورؐ کے ہمراہ رہے۔ بتائیے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۱۱ ہجری میں فتنہ ارتداد کے سلسلے میں لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں شدید زخمی ہوئے اور پھر انتقال فرمایا۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک لڑکا مساحق چھوڑا جو ان کی اہلیہ زینب بنت سراقہ سے تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبداللہؓ بن سہیلؓ (مہاجر صحابی، بدری صحابی)

سوال: خطیب قریش حضرت سہیلؓ بن عمرو کے اس بیٹے کا نام و نسب بتائیں جو باپ سے پہلے اسلام لائے؟

جواب: حضرت ابو سہیلؓ عبداللہ۔ ان کا تعلق قبیلہ عامر بن لوئی سے تھا۔ والدہ کا نام فاختہ بنت عامر۔ والد اور والدہ دونوں طرف سے اُن کا سلسلہ نسب قصی پر آنحضرتؐ سے مل جاتا ہے۔ (طبقات۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن سہیل نے ابتدائی دور میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ بتایئے آپؓ نے حبشہ کب ہجرت کی؟

جواب: اسلام لانے پر ان کے والد سہیل انہیں مارتے پیٹتے اور قید تنہائی میں رکھتے۔ دوسرے مشرکین مکہ بھی تنگ کرتے۔ حضورؐ کے حکم سے دوسری مرتبہ حبشہ ہجرت کرنے والوں میں آپؓ بھی شامل تھے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد واپس مکہ آ گئے۔
(اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن سہیل جنگ بدر میں کس طرح شریک ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ نے بمجبوراً باپ کا کہنا مان لیا تھا مگر دل سے وہ سچے مسلمان تھے۔ ۲ ہجری میں جنگ بدر کے موقع پر مشرکین مکہ انہیں بھی ساتھ لے گئے۔ لیکن میدان جنگ میں پہنچ کر حضرت عبداللہؓ مسلمانوں سے جا ملے اور بہادری سے مشرکین کا مقابلہ کیا۔
(المغازی۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سہیل نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ حدیبیہ کے موقع پر انہیں کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ۶ ہجری میں بیعت رضوان کے بعد صلح نامہ حدیبیہ لکھا گیا تو انہوں نے بھی گواہ کے طور پر دستخط کئے۔
(سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ حلبیہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ کے والد کو کب اور کیسے امان ملی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر وہ گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے اور بیٹے سے کہا کہ حضورؐ سے امان دلوا دو۔ چنانچہ عبداللہؓ کی درخواست پر ان کے والد سہیلؓ بن عمرو کو امان ملی اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(مستدرک حاکم۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: دور صدیقی میں فتنہ ارتداد نے زور پکڑا۔ حضرت عبداللہؓ بن سہیل نے اس میں

کس طرح حصہ لیا؟

جواب: آپؓ بھی مسیلمہ کذاب سے جنگ کے لئے حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں شامل ہوگئے اور جنگ یمامہ میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ اصابہ)

حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ (سابقون الاوّلون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: ابو عبدالرحمٰن حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ کا حسب و نسب بتادیں۔ وہ کب اسلام لائے تھے؟

جواب: ان کا تعلق بنو مخزوم سے تھا اور وہ ابوجہل کے ماں جائے بھائی تھے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں رسول اللہؐ کے دارِ ارقم میں پناہ گزین ہونے سے پہلے مسلمان ہوئے۔ (نسب الاشراف۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر حضورؐ کے حکم سے حضرت عیاشؓ اپنی بیوی اسماءؓ کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے۔ کچھ عرصہ بعد مکہ واپس آگئے اور پھر حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔

(سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ کو ابوجہل نے کس طرح بہکاوے میں لاکر قیدی بنایا؟

جواب: ابوجہل مدینہ آیا اور حضرت عیاشؓ کو بوڑھی ماں کی حالت اور محبت کا واسطہ دے کر اس سے ملنے کے لئے کہا۔ حضرت عیاشؓ ماں سے ملنے مکہ آگئے تو ابوجہل نے انہیں باندھ کر قید میں ڈال دیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ کو قید سے کس طرح رہائی ملی؟

جواب: اسی قید خانے میں ان کا ایک بھائی سلمہؓ بن ہشام (جو ابوجہل کا صلبی بھائی تھا) بھی قید تھا اور پھر ولیدؓ بن ولید بھی اسی قید خانے میں آ گئے۔ ایک دن ولیدؓ بن ولید کسی طرح قید خانے سے فرار ہو کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوسرے قیدیوں کا بتایا۔ آپؐ نے حضرت ولیدؓ بن ولید سے فرمایا کہ مکہ میں جا کر لوہار کے پاس ٹھہرو وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اس کی مدد سے اپنے ساتھیوں کو رہا کراؤ۔ حضرت ولیدؓ لوہار کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ قید خانہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ایک دن ایک عورت کو کھانا لے جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا پیچھا کیا۔ اس طرح قید خانے کا علم ہو گیا۔ رات کو حضرت ولیدؓ بن ولید قید خانے کی دیوار پھاند گئے اور لوہار کے بتائے ہوئے طریقے سے زنجیریں کاٹ دیں۔ پھر تینوں صحابی مدینہ پہنچ گئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عیاشؓ بن ربیعہ نے کن جنگوں میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: بعض غزوات نبوی میں بھی شریک ہوئے اور دور صدیقی میں شام میں لڑی جانے والی بعض جنگوں میں حصہ لیا۔ ایک روایت کے مطابق جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ دوسری روایت کے مطابق مکہ واپس آ گئے اور وہیں انتقال ہوا۔ (مغازی رسول۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصابہ۔ فتوح البلدان)

حضرت عیاضؓ بن زُہیر فہری

(مہاجر حبشہ و مدینہ بدری صحابی، سابقون الاولون)

سوال: خاندان بنو فہر سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عیاضؓ بن زُہیر کب اسلام لائے؟

جواب: آپ سابقون الاولون میں سے ہیں اور کفار کے مظالم سے تنگ آ کر ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت عیاض بن زہیر کب مدینہ آئے؟

جواب: آپ غزوۂ بدر سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ آ گئے اور حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کے مہمان بنے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجرین صحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت عیاضؓ بن زہیر نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: وہ تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے اور ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عیاضؓ بن زہیر کی کنیت ابو سعید تھی۔ ان کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ قریش کے خاندان بنو فہر سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد کا نام زہیر یا ابی زہیر بتایا گیا ہے۔ ان کی والدہ سلمٰی بنت عامر بھی بنو فہر سے تھیں۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عیاضؓ بن زہیر نے کب حبشہ کیلئے ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں شریک تھے اور کئی سال تک حبشہ میں مقیم رہنے کے بعد واپس آئے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد حضرت عیاضؓ بن زہیر کس صحابی کے مہمان بنے؟

جواب: آپ ہجرت نبوی کے بعد اور غزوۂ بدر سے کچھ عرصہ پہلے حبشہ سے مدینہ واپس آئے اور حضرت کلثومؓ بن الہدم انصاری کے مہمان بنے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت عیاضؓ بن زہیر نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے بعد انہوں نے احد، خندق اور دوسرے تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شرکت کی۔ (المغازی۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت عیاضؓ بن زہیر نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد وہ انیس سال تک زندہ رہے اور ۳۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ پیغمبر کے پیارے ہمراز بندے)

حضرت عمروؓ بن عثمان (سابقون الاولون/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: مہاجر حبشہ و مدینہ حضرت عمروؓ بن عثمان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: سابقون الاولون کی جماعت سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی قریش کی شاخ بنو تیم سے تھے۔ والد کا نام عثمان بن عمرو اور والدہ کا نام ہندہ تھا۔ حضرت عمروؓ بن عثمان حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کے چچا تھے۔ حضرت ابو قحافہؓ کے چچا زاد بھائی ہونے کی نسبت سے حضرت ابوبکر صدیق ان کے بھتیجے تھے۔ حضرت عمروؓ بن عثمان کے خاندان کے پاس اشناق کا منصب تھا جس کی وجہ سے وہ خون بہا اور تاوان کی رقم کا تعین کرتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن عثمان نے کن دو ہجرتوں میں حصہ لیا؟

جواب: ۲ نبوی میں حبشہ ہجرت کرنے والے قافلے میں شامل تھے اور تقریباً تیرہ سال حبشہ میں گزارنے کے بعد غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ آ گئے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ مہاجرینؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمروؓ بن عثمان نے غزوۂ خیبر کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بتایئے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: دور فاروقی میں عراق عرب پر لشکر کشی کرنے والی فوج میں شامل ہوئے اور

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگ قادسیہ میں شہید ہوگئے۔ (مہاجرین۔ اصابہ۔ طبقات۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عمروؓ بن عثمان سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ نے کب حبشہ ہجرت کی اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: ہجرت حبشہ دوم میں مہاجرین کے ساتھ تھے اور پھر حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ واپس آئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں جنگ قادسیہ میں شہادت حاصل کی۔ (المغازی۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبداللہؓ بن سفیان (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: قریش کی شاخ بن مخزوم سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عبداللہؓ بن سفیان نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: وہ دعوت اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہوگئے تھے۔ حضرت ابو سلمہؓ بن عبدالاسد ان کے چچا تھے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن سفیان نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں دوسری مرتبہ حبشہ ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے اور تیرہ سال بعد غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ آئے۔ (طبقات۔ مہاجرینؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سفیان غزوۂ خیبر کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ بتایئے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: آپ دور فاروقی میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

(فتوح البلدان۔ المغازی۔ اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ)

حضرت عمروؓ بن سعید اُموی (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: ابو عقبہ کنیت تھی اور سابقون الاولون کی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ صحابی کا

نام ونسب بتادیں؟

جواب: عمروؓ بن سعید بن عاص نام اور بنو امیہ سے تعلق تھا۔ والدہ صفیہ بنو مخزوم سے تھیں اور حضرت خالدؓ بن ولید کی پھوپھی تھیں۔

(انساب الاشراف۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمروؓ بن سعید اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔ آپ نے مشرکین مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کرنے والے قافلے میں حضرت عمروؓ بن سعید اور ان کی اہلیہ حضرت فاطمہؓ بنت صفوان بھی شامل تھے۔ وہ تیرہ سال تک جلاوطنی کے بعد غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ آئے۔ (تاریخ اسلام۔ زادالمعاد۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عمروؓ بن سعید کو کہاں کا عامل مقرر فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے انہیں خیبر، فدک اور تبوک کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن سعید نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: غزوۂ خیبر میں شریک نہ ہوسکے تھے تاہم حضورؐ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔ غزوۂ فتح مکہ، غزوۂ حنین، غزوۂ طائف اور غزوۂ تبوک میں وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ (مغازی رسولؐ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمروؓ بن سعید اموی کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو حضرت عمروؓ بن سعید بھی ان مجاہدین میں شامل ہوگئے۔ ۱۳ ہجری میں اجنادین کے مقام پر رومیوں کے ساتھ ہونے والی خونریز لڑائی میں شہید ہوئے۔

(فتوح الشام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ مستدرک حاکم۔ فتوح البلدان)

حضرت عمروؓ بن اُمیہ اسدی (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ ومدینہ)

سوال: قریش کی شاخ بن اسد بن عبدالعزیٰ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت عمروؓ بن امیہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ والد امیہ بن حارث بھی اسدی قریشی تھے جبکہ والدہ زینب بنت خالد بنو تیم سے تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: حضرت عمروؓ بن امیہ اسدی نے کب حبشہ کی طرف ہجرت کی؟

جواب: ۵ نبوی میں مہاجرین کے دوسرے قافلے کے ساتھ حبشہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ (اسد الغابہ۔ تین سو اصحابؓ)

حضرت عبداللہؓ بن شہاب زہری (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن شہاب، عبداللہ الاصغر کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود ان کے ماموں تھے اور ان کا شمار سابقون الاولون میں ہوتا ہے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ یہ تیرے پراسرار بندے)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن شہاب زہری نے کہاں انتقال فرمایا؟

جواب: مشرکین مکہ کے ہاتھوں تنگ آ کر حبشہ ہجرت کر گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ یہ تیرے پراسرار بندے)

سوال: بتایئے کون سے صحابیؓ عبداللہ الاصغر کے نام سے مشہور ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن شہاب زہری۔ یہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے بھانجے تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن شہاب زہری سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم میں پہلی ہجرت حبشہ فرمائی اور وہیں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔استیعاب۔دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتایئے مہاجرین حبشہ میں سب سے پہلے کس صحابی نے حبشہ میں وفات پائی؟

جواب: حضرت عدیؓ بن نضلہ نے۔ یہ سابقون الاولون میں سے تھے اور دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں شامل تھے۔ اس سفر میں ان کے بیٹے نعمانؓ بن عدی بھی تھے۔ (طبقات۔اصابہ۔سیر صحابہ)

سوال: حضرت عروہ بن عبدالعزیٰ بنو عدی میں سے تھے۔ ہجرت حبشہ میں ان کے ساتھ خاندان کے دوسرے کون سے افراد تھے؟

جواب: حضرت عروہ بن عبدالعزیٰ، معمرؓ بن عبداللہ، عدیؓ بن نضلہ، نعمانؓ بن عدی، عامرؓ بن ربیعہ اور ان کی بیوی لیلیٰ قدیم الاسلام تھے اور دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں شریک تھے۔ (طبقات۔اصابہ۔کی زندگی کے مسلمان)

حضرت عمروؓ بن ابی سرح

سوال: حضرت معمرؓ بن ابی سرح حضرت ابو عبیدہؓ کے بھتیجے تھے۔ سابقون الاولون میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہاں ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: یہ دوسری مرتبہ ہجرت حبشہ کے لیے جانے والے قافلے میں شریک تھے۔ اور حبشہ سے مدینہ آئے اور حضرت کلثومؓ بن الہدم انصاری کے مہمان بنے۔

(طبقات۔استیعاب۔اصابہ۔سیر الصحابہ)

حضرت فراسؓ بن نضر (سابقون الاولون مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت فراسؓ بن نضر نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: مشہور داستان گو اور مشرک نضر بن حارث کے بیٹے حضرت فراسؓ بن نضر نے دعوت اسلام کے ابتدائی تین برسوں میں اسلام قبول کیا۔ ان کی والدہ کا نام زینب تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: بتایئے حضرت فراسؓ بن نضر نے کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: وہ ٦ نبوی میں مہاجرین کے دوسرے قافلے کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئے اور کئی سال بعد واپس مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ مہاجرینؓ۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: صحابیٔ رسول حضرت فراسؓ بن نضر کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ نے دور فاروقی میں رومیوں کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یرموک میں شہادت پائی۔ (المغازی۔ مہاجرینؓ۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان)

حضرت قدامہؓ بن مظعون

(بدری / سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ / عالم و فاضل)

سوال: قریش کی شاخ بنو جمح سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت قدامہؓ بن مظعون دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ ان کا ام المومنین حضرت حفصہؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ان کی کنیت ابو عمر یا ابو عمرو تھی۔ ابتدائی تین برسوں میں انیس سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ ان کی بہن حضرت زینبؓ بنت مظعون حضرت عمر فاروقؓ کی اہلیہ تھیں۔ اس طرح وہ ام المومنین حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ کے ماموں تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی ہمشیرہ حضرت صفیہؓ بنت خطاب ان کے نکاح میں تھیں۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ امہات المومنین۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت قدامہؓ نے ٦ نبوی میں حبشہ ہجرت کی۔ بتایئے وہ مدینہ کب گئے؟

جواب: دوسری ہجرت حبشہ میں شامل حضرت قدامہؓ چند سال حبشہ میں گزار کر مکہ واپس آئے اور پھر ۱۳ نبوی میں حضورؐ کے حکم پر مدینہ ہجرت کر گئے۔ وہ پہلے حضرت عبداللہؓ بن سلمہ عجلانی کے ہاں مہمان ٹھہرے پھر حضورؐ نے انہیں اور ان کے بھائیوں کو مستقل سکونت کے لئے زمین دے دی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت قدامہؓ بن مظعون نے بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں شرکت کی۔ خلفائے راشدینؓ کے دور کی اہم خدمات بتا دیجئے؟

جواب: انہیں انتظامی امور میں مہارت حاصل تھی اور علم و فضل کے بھی مالک تھے۔ اس لئے حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں اپنے عہد خلافت میں بحرین کا گورنر مقرر کیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ الفاروقؓ)

سوال: بتایئے حضرت قدامہؓ بن مظعون نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت علیؓ کے دور خلافت میں ۳۶ ہجری میں ۶۸ برس کی عمر میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ تین بیویاں صفیہؓ بنت خطاب، ہند بنت ولید اور ام ولد اپنے پیچھے چھوڑیں جن سے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا تھے۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت قیسؓ بن حذافہ (سابقون الاولون/ مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت قیسؓ بن حذافہ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتایئے انہوں نے کب ہجرت کی؟

جواب: وہ ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں شریک ہوئے اور پھر کئی سال بعد مدینہ آ گئے۔ (طبقات۔ مہاجرین۔ اصابہ)

حضرت قیسؓ بن عبداللہ (سابقون الاوّلون/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت قیسؓ بن عبداللہ سابقون الاوّلون میں سے تھے۔ ان کا خاندانی تعلق بتا دیجئے؟

جواب: ان کا تعلق بنو اسد بن خزیمہ سے تھا۔ وہ رسول اللہؐ کے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش کے خدمتگار تھے۔ ان کی اہلیہ برکہؓ بنت یسار اور ابوسفیان کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: حضرت قیسؓ بن عبداللہ اور ان کی اہلیہ برکہؓ نے کب حبشہ ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ حضرت امّ حبیبہؓ کا پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا تھا۔ وہ حبشہ میں عیسائی ہوکر مرا۔ حضورؐ کا پیغام ملنے پر شاہ حبشہ نجاشی نے حضرت ام حبیبہؓ کا نکاح حضورؐ سے کر دیا۔ ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ آنے والے صحابہؓ میں حضرت قیسؓ بن عبداللہ اور ان کی اہلیہ بھی تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت معمرؓ بن عبداللہ (سابقون الاوّلون/مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: قریش کے خاندان عدی سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت معمرؓ بن عبداللہ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ابتدائی دور میں اسلام لانے والے یہ صحابی ۶ نبوی میں پہلے حبشہ اور پھر واپس مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر حبشہ سے مدینہ جانے والے مسلمانوں میں شامل تھے۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت معمرؓ بن عبداللہ کو حجۃ الوداع کے موقع پر کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: اس سفر میں وہ رسول اللہﷺ کی سواری کا اہتمام کرتے تھے اور اسی حج کے موقع پر انہیں حضور اقدسؐ کے موئے مبارک تراشنے کا موقع ملا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

حضرت محمیہؓ بن الجزء

(حضورؐ کے رشتہ دار / سابقون الاولون / مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت محمیہؓ بنو زبید سے تھے اور قریش کے خاندان بنو سہم یا بنو جمح کے حلیف تھے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: بعثت نبوی کے پہلے برسوں میں اسلام لانے والوں میں شامل تھے اور مشرکین کے ہاتھوں تنگ آ کر ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ اور ۵ ہجری میں غزوۂ بنو مصطلق سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ منورہ آ گئے۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت محمیہؓ بن الجزاء کو خاندان نبوت سے کیا نسبت تھی اور حضورؐ نے انہیں کیا ذمہ داری سونپی؟

جواب: آپ حضورؐ کی چچی اور حضرت عباسؓ کی بیوی ام الفضل کے بھائی تھے۔ حضورؐ کے چچا زاد بھائی حضرت فضلؓ بن عباسؓ کی بیٹی ان سے بیاہی ہوئی تھی۔ آپؐ نے انہیں خمس کا عامل مقرر کیا ہوا تھا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیرتِ سرورِ دو عالم بحوالہ بعدے)

حضرت مطلب بن ازہر (سابقون الاولون / مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت مطلب بن ازہر سابقون الاولون میں سے ہیں ان کا حسب و نسب بتا دیں؟

جواب: آپ قریش کے خاندان بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن

عوف کے چچازاد بھائی۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ مہاجرین)

سوال: بتایئے حضرت مطلب بن ازہر نے کب حبشہ ہجرت کی اور کب واپس آئے؟

جواب: ٦ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کرنے والے قافلے میں حضرت مطلبؓ بن ازہر اور ان کی اہلیہ رملہ بنت ابی عوف بھی شامل تھیں۔ حبشہ میں ایک بیٹا عبداللہؓ پیدا ہوا۔ حضرت مطلبؓ نے حبشہ میں ہی انتقال فرمایا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب)

حضرت مالکؓ بن زمعہ

سوال: حضرت مالکؓ بن زمعہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کا ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: یہ ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے حقیقی بھائی تھے۔

(امہات المومنین۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت مالکؓ بن زمعہ اپنی اہلیہ عمرہؓ کے ساتھ دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضرت مالک کا حسب نسب کیا ہے؟

جواب: حضرت مالک بن زمعہ کا تعلق قریش کے خاندان عامر بن لوئی سے تھا۔ والدہ شموس بنت قیس انصار کے خاندان بنو نجار سے تھیں۔ بیوی عمیرہؓ یا عمرہؓ بنت سعدی تھیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت ہبارؓ بن سفیان (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت ہبارؓ بن سفیان قریش کی شاخ بنو مخزوم سے تھے اور سابقون الاولون میں شامل ہوئے۔ بتایئے انہوں نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت ہبارؓ بن سفیان نے دو مرتبہ ہجرت کی۔ ٦ نبوی میں وہ حبشہ جانے

والے مسلمانوں میں شامل تھے اور پھر ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ آئے۔ حضورؐ نے خیبر کے مال غنیمت میں ان صحابہ کو حصہ دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت ہبارؓ بن سفیان نے غزوۂ خیبر کے بعد کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتایئے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: ایک روایت کے مطابق فتح مکہ کے بعد جنگ موتہ میں شہید ہوئے جبکہ بعض سیرت نگاروں نے انہیں اجنادین کی جنگ میں شہید ہونے والوں میں شامل کیا ہے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

حضرت ہشامؓ بن عاص (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: دشمن رسولؐ عاص بن وائل کے کن دو بیٹوں کو دولت اسلام نصیب ہوئی؟

جواب: بنوسہم کے رئیس خاندان سے تعلق رکھنے والے حضرت ہشامؓ بن عاص اور حضرت عمروؓ بن العاص کو۔ ابو معیط ہشامؓ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت ہشامؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں پہلے حبشہ پھر مکہ واپس آ کر مدینہ کے لئے ہجرت کرنے لگے تو اہل خاندان نے انہیں قید کر دیا۔ پانچ چھ سال بعد وہ موقع پا کر بھاگ نکلے اور مدینہ پہنچ گئے۔ (مستدرک۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ہشامؓ بن عاص نے غزوہ احزاب کے بعد کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتایئے وہ خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن مہمات میں شامل رہے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں قیصر روم کے خلاف جتنی جنگیں لڑی

گئیں۔ ان میں شریک رہے اور شام جانے والے مجاہدین کے ساتھ مل کر جہاد میں حصہ لیا۔ (مستدرک۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ہشام ؓ بن عاص کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: ۱۳ ہجری میں اجنادین کے مقام پر رومیوں کے خلاف خونریز جنگ لڑی گئی۔ حضرت ہشام ؓ بن عاص اسی جنگ میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(مستدرک۔ سیرۃ ابن ہشام۔ فتوح البلدان۔ اصابہ)

حضرت یزید ؓ بن زمعہ بن الاسود (حضور ؐ کے رشتہ دار، سابقون الاولون)

سوال: حضرت یزید ؓ بن زمعہ بن الاسود کا تعلق بنی عبدالعزیٰ بن قصیٰ سے تھا۔ ان کا حضور ؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ان کی ماں کا نام قریبہ تھا جو ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ کی بہن تھیں۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ العرب۔ استیعاب)

سوال: حضرت یزید ؓ بن زمعہ قریش کے ایک رئیس تھے اور مشاورت کے عہدے پر بھی فائز تھے۔ انہوں نے کب اسلام قبول کیا اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: ان کا شمار سابقون الاولون میں ہوتا ہے اور قریش مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر ۶ نبوی میں حبشہ اور پھر مدینہ ہجرت کر گئے۔ (تاریخ طبری۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت یزید ؓ بن زمعہ نے کب شہادت پائی؟

جواب: طبری کے مطابق آپ غزوۂ حنین میں اور ابن سعد کا بیان ہے کہ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ سیر الصحابہ، پراسرار بندے)

﴿مہاجرین مدینہ﴾

حضرات

آنسہ، آبان بن سعید ابن العاص، ابن ام مکتوم، ابواحمد بن جحش، ابوبردہ، ابوبرزہ اسلمی، ابوذر غفاری، ابورافع، ابورہم اشعری، ابورہم غفاری، ابوسبرہ بن ابی رہم، ابوسنان بن حصن، ابوکبشہ، ابوقیس بن حارث، ابوکبشہ، ابومرثد غنوی، عمرو بن حارث، حصین بن حارث، ابوہریرہ دوسی، اربد بن حمیرہ، اسامہ بن زید، اسود بن نوفل، بریدہ بن حصیب، ثمامہ بن عدی، ثوبان، جہم بن قیس، حارث بن خالد، حاطب بن حارث، حاطب بن عمرو، حجاج بن علاط، خویطب بن عبدالعزیٰ، خالد بن سعید ابن العاص، خالد بن ولید، خباب بن ارت، خباب مولیٰ عتبہ ابن غزوان، خطاب بن حارث، خنیس بن حذافہ، ذوالشمالین، ذکوان بن جندب، ربیعہ بن اکثم، زید بن خطاب، سائب بن عثمان، سعد بن خولہ، سعید بن عامر، سکران بن عمرو، سلمان فارسی، سلمہ بن اکوع، سلمہ بن ہشام، سلیط بن عمرو، سنان بن ابی سنان، سہل بن بیضا، سہیل بن بیضاء، شرحبیل بن حسنہ، صفوان بن بیضاء، طفیل بن حارث، طفیل بن عمرو دوسی، طلیب بن عمیر، عاقل بن ابی بکیر، عامر بن ابی وقاص، عبداللہ الاصغر، عبداللہ بن حارث، عبداللہ بن حذافہ، عبداللہ بن سراقہ، عبداللہ بن سہیل، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مخرمہ، عباس بن مرداس، عامر بن عبداللہ، عبداللہ بن ابوبکر، عامر بن بکیر لیثی، یاسر بن عامر، عتبہ بن مسعود، عثمان بن طلحہ، عدی بن نضلہ، عقبہ بن عامر جہنی، عقیل بن ابی طالب، عمرو بن امیہ، عمرو بن سراقہ، عمرو بن سعید ابن العاص، عمرو بن العاص، عمرو بن عبسہ، عمرو بن عثمان، عمرو بن عوف، عمیر بن رباب، عمیر بن وہب، عیاش بن ابی ربیعہ، عیاض بن زہیر، فراس بن نضر، فضل بن عباس، قدامہ بن مظعون، قیس بن عبداللہ، مالک بن زمعہ، محمیہ بن جزء، مرثد بن ابی مرثد غنوی، مسطح بن اثاثہ (عوف)، مسعود بن ربیع، معمر بن ابی سرح، معمر بن حارث، معمر بن عبداللہ، معیقیب بن ابی فاطمہ، مغیرہ بن شعبہ، نعیم بن مسعود، نعیم النحام، نوفل بن حارث، واقد بن عبداللہ، ولید بن ولید، وہب بن سعد، ہاشم بن ابی حذیفہ، ہشام بن عاص، یزید بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

﴿سابقون الاوّلون انصار اور عقبی صحابہؓ﴾

حضرات

اسید بن حضیر، اسعد بن زرارہ، ابوالمنذر ابی بن کعب، ابوالہیثم مالک بن تیہان، اوس بن ثابت، اوس بن یزید، بشر بن براء معرور، ثابت بن ثعلبہ، ثابت بن جزع، ثعلبہ بن غنمہ، جابر بن عبداللہ بن رئاب، جابر بن عبداللہ بن عمرو، جبار بن صخر، حارث بن قیس، خارجہ بن زید، خلاد بن سوید، خالد بن قیس، خالد بن زید ابوایوب، خدیج بن سلامہ، رفاعہ بن رافع، رافع بن مالک، رفاعہ بن عمر، رفاعہ بن عبدالمنذر، زیاد بن لبید، زید بن سہل، ابوطلحہ، سلمہ بن سلامہ، سعد بن عبادہ، سعد بن زید، سہل بن عتیک، سلیم بن عمرو، سنان بن صیفی، سعد بن خیثمہ، صیفی بن سواد، ضحاک بن حارثہ، طفیل بن مالک، ظہیر بن رافع، عباس بن عبادہ، عویم بن ساعدہ، عبادہ بن صامت، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن انیس، عمارہ بن حزم، عمرو بن غزیہ، عقبہ بن عمرو، عبس بن عامر، عبداللہ بن جبیر، عمرو بن حارث، عقبہ بن وہب، عمرو بن معاذ، عوف بن حارث، عباد بن قیس، عمرو بن غنمہ، عبید بن التیہان، عمیر بن حارث، عقبہ بن عامر بالی، فروہ بن عمرو، قتادہ بن نعمان، قطبہ بن عامر، قیس بن ابی صعصعہ، کعب بن عمرو ابوالیسر، کعب بن مالک، معاذ بن حارث رعفراء، معاذ بن جبل، معاذ بن عمرو بن جموح، معقل بن المنذر، منذر بن عمرو، معن بن عدی، مسعود بن یزید، نہیر بن الہیثم، نعمان بن عمرو، ہانی بن نیار، یزید بن ثعلبہ، یزید بن عامر، یزید بن حرام، یزید بن بن المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت اُسیدؓ بن حضیر (انصار صحابی رعقبی صحابی رصاحب الشجرہ)

سوال: "یہ تو فرشتے تھے جو تیری تلاوت سن رہے تھے۔ اگر تم اپنی تلاوت کو مسلسل جاری رکھتے تو یہ بالکل قریب آ جاتے اور لوگ انہیں خود دیکھ لیتے۔" رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کس صحابی سے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت اُسیدؓ بن حضیر سے۔ وہ خوبصورت آواز و انداز سے بالکل اسی طرح

قرآن پڑھتے تھے جس طرح نازل ہوا تھا۔ ایک رات وہ سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت کر رہے تھے کہ ان کا گھوڑا بھی اچھلنے کودنے لگا اور آسمان پر چھتری نما بادل کا ٹکڑا نمودار ہوگیا۔ دوسرے دن آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے۔

(بخاری۔ مسلم۔ طبقات۔ حیاۃ الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اُسیدؓ بن حضیر کو رسول اللہ ﷺ نے نعم الرجل یعنی اچھے آدمی کا خطاب دیا تھا۔ ان کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: ابویحییٰ کنیت رکھنے والے ان صحابی کا تعلق مدینہ منورہ کے قبیلے اوس سے تھا اور آپ اس کے خاندان عبدالاشہل کے رئیسوں میں سے تھے۔ ان کا باپ حضیر الکتائب قبیلہ اوس کا سپہ سالار تھا۔ (الانساب الاشراف۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت اسیدؓ بن حضیر نے کب اسلام قبول کیا؟ اور کب رسول اللہ ﷺ سے بیعت ہوئے؟

جواب: آپ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے ہجرت نبوی سے پہلے ہی مسلمان ہوگئے تھے اور پھر ۱۳ نبوی کے موسم حج میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ اور اس کے نقیبوں میں ایک آپ بھی تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ حلبیہ)

سوال: حضرت اسیدؓ بن حضیر کو مواخات کے موقع پر کس صحابی کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسیدؓ بن حضیر کو حضرت زیدؓ بن حارثہ کا اسلامی بھائی بنایا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: کسی وجہ سے حضرت اسیدؓ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوسکے۔ بتایئے انہوں نے کن دوسرے غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: وہ بدر کے بعد کے تمام غزوات میں شامل تھے۔ غزوہ احد میں اوس کا علم ان کے پاس تھا اور وہ میدان جنگ میں ثابت قدم رہے۔ اس لڑائی میں ان کو سات زخم آئے۔ جنگ احزاب میں دو سو مجاہدین کے ساتھ کئی دن تک مسلسل خندق کی نگرانی کی۔ (المغازی۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: ''میرا باپ بھی کافر تھا اور تم بھی کافر ہو۔ اس لئے میں تم دونوں سے اچھا ہوں۔'' یہ الفاظ کس صحابی نے کہے تھے؟

جواب: حضرت اسیدؓ بن حضیر نے یہ الفاظ بنو غطفان کے سردار عامر بن طفیل سے جنگ خندق کے دوران اس وقت کہے تھے جب وہ حضورؐ سے بات کرنے آیا تھا۔ اس نے صلح کے بدلے مدینے کی پیداوار کا ایک تہائی مانگا تو حضرت اسیدؓ نے اسے غصے میں کہا: ''لومڑی بھاگ جا یہاں سے۔'' اس نے حضرت اسیدؓ سے کہا کہ تمہارا باپ تم سے اچھا تھا۔ اس پر انہوں نے یہ جواب دیا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: مشرکین مکہ نے رسول اکرم کو شہید کرنے کے لئے عمرو بن امیہ ضمری کو مدینہ بھیجا تو اسے کس نے قابو کیا؟

جواب: عمرو بن امیہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ وہ کپڑوں میں خنجر چھپا کر حضورؐ کے پاس آئے۔ اس وقت آپؐ بنو الاشہل کی مسجد میں صحابہؓ کے ساتھ موجود تھے۔ حضورؐ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ''اس شخص کی نیت نیک معلوم نہیں ہوتی۔'' حضرت اسیدؓ بن حضیر نے تیزی سے جست لگا کر انہیں پکڑ لیا۔ تلاشی لینے پر خنجر برآمد ہوا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر جب رئیس المنافقین ابن ابی نے حضورؐ کی شان میں گستاخی کے کلمات کہے تو حضرت اسیدؓ نے کیا کہا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں عبداللہ ابن ابی کے کلمات سے آگاہ کیا تو انہوں نے عرض کیا: "یارسول اللہ، خدا کی قسم، صاحب عزت تو آپؐ ہیں اور ذلیل وہ ہے۔ آپ جب چاہیں اسے نکال سکتے ہیں۔" (طبقات۔ اسدالغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال۔ رسول اللہؐ نے حضرت اسیدؓ بن حضیر کو بنو عبدالاشہل کی مسجد کا امام مقرر فرمایا تھا۔ انہیں حضورؐ سے کس قدر قربت حاصل تھی؟

جواب: وہ حضورؐ سے اور حضورؐ ان سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ حضورؐ سے ان کی قربت کی وجہ سے وہ بعض اوقات حضورؐ سے دوسروں کی سفارش کیا کرتے تھے۔ (دلائل النبوۃ۔ تاریخ ابن عساکر۔ مسند ابوداؤد)

سوال: آیت تیمم کا نزول ہوا تو حضرت اسیدؓ بن حضیر نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہوکر کہا: "ام المومنین! اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ جب بھی آپ کا کوئی کام اٹکا، اللہ تعالیٰ نے خود اس سے نکلنے کا راستہ بتادیا اور مسلمانوں کے لئے بھی اس میں برکت ہوئی۔"

(صحیح بخاری)

سوال: بتایئے بیعت رضوان اور حجۃ الوداع میں حاضر ہونے والے صحابی حضرت اسیدؓ بن حضیر کو حضورؐ کے جسم اطہر کو بوسہ دینے کا کیسے موقع ملا؟

جواب: ان کی دلی تمنا تھی کہ حضور اقدسؐ کے جسم اطہر کو چومیں۔ ایک دن وہ آپؐ کی مجلس میں بیٹھے کہانیاں سنارہے تھے کہ آپؐ نے تعریف کے انداز میں دیکھتے ہوئے ان کی بغل میں چٹکی لی۔ انہوں نے عرض کیا مجھے تکلیف ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "اسید! اگر تمہیں تکلیف ہوئی تو مجھ سے بدلہ لے لو۔" انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپؐ کے بدن پر تو قمیض ہے اور میرا بدن ننگا ہے۔

آپؓ نے بدلہ دینے کے لیے قمیص اتار دی۔ وہ آپؐ کے جسم اطہر سے لپٹ گئے اور بوسہ لینے لگے۔ (حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ حیاۃ الصحابہؓ)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت اسیدؓ بن حضیر کی کیا دینی و ملی خدمات تھیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جب فتنہ ارتداد پھیلا تو حضرت اسیدؓ بن حضیر نے بھی تھوڑے سے صحابہ کے ساتھ مل کر مدینے کا دفاع کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ ان کی بے حد تکریم کرتے اور اہم معاملات میں ان سے مشورہ لیتے۔ جب وہ ۱۶ ہجری میں بیت المقدس تشریف لے گئے تو جو انصار اور مہاجر صحابہ ان کے ساتھ گئے ان میں حضرت اسیدؓ بن حضیر بھی تھے۔ وفات کے وقت ان پر چار ہزار درہم قرض تھا۔ انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کو وصیت کی کہ ان کی جائداد فروخت کر کے یہ قرض چکا دیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے ان کے بچوں کی خاطر قرض خواہوں کو چار سالانہ قسطوں میں قرض واپس لینے پر آمادہ کر لیا۔ چنانچہ ان کے باغ کے پھل فروخت کر کے چار سالانہ قسطوں میں قرض اتارا گیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت اسیدؓ بن حضیر کی کنیت ابو یحییٰ اور ابو عتیک بھی تھی۔ بتایئے آپ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۲۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی حضرت عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ ان کی اہلیہ حجۃ الوداع کے موقع پر مدینہ میں فوت ہوئی تھیں۔ ایک لڑکا یحییٰ پیچھے چھوڑا۔

(بخاری۔ مسند احمد۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ تہذیب التہذیب)

حضرت اسعدؓ بن زرارہ انصاری

(انصار صحابی، عقبی صحابی، سابقون الاولون انصاری)

سوال: مدینہ منورہ کے کس صحابیؓ کو سب سے پہلے رسول اللہؐ کے دستِ مبارک پہ بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ۱۱ نبوی کے موسم حج میں جمرہ عقبہ کے قریب یثرب کے چھ افراد نے رسول اللہؐ کی دست مبارک پر بیعت کی۔ ان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت ابوامامہ اسعدؓ بن زرارہ تھے۔ (سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ للعالمینؐ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت اسعدؓ بن زارہ نے مشرف بہ اسلام ہونے کی سعادت کب حاصل کی؟

جواب: ایک روایت یہ ہے کہ ۱۱ نبوی میں بیعت کرنے سے پہلے اسی وقت اسلام قبول کیا تھا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ وہ اس بیعت سے ایک سال پہلے حضرت ذکوانؓ بن عبدقیس کے ساتھ مکہ آئے تھے اور اسلام قبول کیا۔ اس طرح وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ (طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: بتایئے ۱۲ اور ۱۳ نبوی میں یثرب کے کتنے افراد نے رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: اس سال موسم حج میں قبیلہ خزرج کے دس اور قبیلہ اوس کے دو افراد نے بیعت کی۔ ان میں حضرت اسعدؓ بن زرارہ بھی تھے۔ ۱۳ نبوی کے موسم حج میں بیعت کرنے والے ۷۳ مردوں اور ۲ عورتوں میں بھی زرارہ موجود تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال۔ رسول اللہؐ نے یثرب کے لوگوں کی خواہش پر حضرت مصعبؓ بن عمیر کو دین

کی تعلیم کے لئے مدینہ بھیجا۔ بتائیے انہوں نے کہاں قیام کیا؟

جواب: خزرج کے خاندان ہونہار کے نوجوان حضرت اسعدؓ بن زرارہ نے انہیں اپنا مہمان بنایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: بتائیے مدینے میں سب سے پہلے جمعہ کی نماز کس نے پڑھائی تھی؟

جواب: سب سے پہلے جمعہ کی نماز حضرت اسعدؓ بن زرارہؓ نے حرہ بنو بیاضہ (بقیع خضمات) میں پڑھائی جس میں چالیس مسلمان شریک ہوئے۔ اس وقت تک ابھی نماز جمعہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

(اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: ۱۳ نبوی کے موسم حج میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر حضرت اسعدؓ بن زرارہ کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضور اقدسؐ کے حکم پر مدینے کے مسلمانوں نے بارہ نقیب منتخب کئے۔ نو قبیلہ خزرج کے اور تین قبیلہ اوس کے۔ خزرج کے نقیبوں میں حضرت اسعدؓ بن زرارہؓ بھی تھے۔ رسول اللہؐ نے انہیں نقیب النقباء مقرر فرمادیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ نے قبا میں اوس کے ایک گھرانے میں قیام فرمایا تو حضرت اسعدؓ بن زرارہ رات کو منہ پر کپڑے لپیٹ کر کیوں حاضر ہوئے تھے؟

جواب: جنگ بعاث میں حضرت اسعدؓ بن زرارہ نے قبیلہ اوس کے ایک سردار نجل بن حارث اوسی کو قتل کردیا تھا۔ اس لئے خزرج کے لوگ اوسی کے گھر میں آنے میں پریشانی محسوس کررہے تھے۔ لیکن حضورؐ سے ملاقات اور دیدار کے شوق میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوگئے۔ حضرت اسعدؓ بن زرارہ بھی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان منہ چھپائے حضورؐ کے پاس چلے آئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ کے حکم پر کن لوگوں نے حضرت اسعدؓ بن زرارہ کو پناہ دی تھی؟

جواب: آپؐ کو صورت حال کا علم ہوا تو آپؐ نے سعدؓ بن خیثمہ اور عبدالمنذر کے بیٹوں مبشرؓ اور رفاعہؓ کو حکم دیا کہ حضرت اسعدؓ بن زرارہؓ کو پناہ دیں۔ وہ انہیں اپنے قبیلے بنو عمرو بن عوف میں لے آئے۔ قبیلے کے دوسرے رؤسا کو حضورؐ کی خواہش کا علم ہوا تو حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ اسعدؓ بلا روک ٹوک یہاں آ سکتے ہیں۔ (سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ طبری، اسد الغابہ)

سوال: مدینہ طیبہ میں حضورؐ کی آمد پر حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو آپؐ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ بتایئے حضرت اسعدؓ بن زرارہؓ کو کیا سعادت ملی؟

جواب: حضرت اسعدؓ بن زرارہ کو رسول اللہؐ کی اونٹنی قصوی کی میزبانی کا شرف ملا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: جن دو یتیم بچوں سے مسجد نبوی کیلئے زمین خریدی گئی ان کے سرپرست کون تھے؟

جواب: بنو نجار کے ان دو یتیم بچوں سہلؓ اور سہیلؓ کے سرپرست حضرت اسعدؓ بن زرارہ تھے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے مسجد نبوی کے لئے زمین کی قیمت کس نے ادا کی؟

جواب: اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ یا حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے ادا کی۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت اسعدؓ بن زرارہ نے ان بچوں سے یہ زمین لے کر مسجد کی تعمیر کے لئے آقا کی نذر کر دی اور اس کے بدلے میں ان یتیم بچوں کو بنو بیاضہ میں اپنا ایک باغ دے دیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ فتح الباری۔ مدارج النبوۃ۔ زرقانی)

سوال: حضرت اسعدؓ بن زرارہ نے کب انتقال فرمایا۔ وفات سے پہلے حضورؐ سے کیا درخواست کی؟

جواب: شوال ۱ ہجری میں ان کے حلق میں شدید درد ہوا۔ حضورؐ عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ وفات سے پہلے رسول اللہؐ سے عرض کی کہ دو کم سن بچیاں چھوڑ رہا ہوں۔ وہ اللہ کے اور آپؐ کے حوالے ہیں۔ ان کی سرپرستی فرمائیے۔ اس کے بعد اسی تکلیف سے وفات پائی۔ رسول اللہؐ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع پاکی اور جگہ دفن کیا گیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر صحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: حضورؐ نے حضرت اسعدؓ بن زرارہ کی وفات پر بنو نجار سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "تم لوگ میرے ننہالی رشتہ دار ہو اور میں تم میں سے ہوں۔ اب اسعدؓ کی جگہ میں تمہارا نقیب بن جاتا ہوں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ طبری)

حضرت مالکؓ بن التیہان انصاری (مؤحد، انصاری، عقبی، بدری)

سوال: حضرت مالکؓ بن التیہان کی کنیت ابوالہیثم تھی۔ ان کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا۔ بعض اہل سیر کے مطابق خاندان بلی سے تعلق تھا اور اوس کے خاندان عبدالاشہل کے حلیف تھے۔ تاہم اکثریت کی رائے یہ ہے کہ وہ خود انصاری الاوسی تھے۔ مدینہ کے ان چند افراد میں سے تھے جو زمانہ جاہلیت میں بھی توحید کے قائل تھے اور بت پرستی کو برا سمجھتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابوالہیثم مالک بن التیہان انصاریؓ نے کب اسلام قبول کیا اور کب بیعت نبوی سے مشرف ہوئے؟

جواب: ۱۱ نبوی میں حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے ہاتھوں اسلام لائے اور ۱۲ نبوی میں

پہلی بیعت عقبہ کے موقع پر حضورؐ سے بیعت کی۔ آپ ۱۳ نبوی کی بیعت عقبہ میں بھی شامل تھے۔ حضورؐ نے اس موقع پر دو دوسرے نقیبوں کے ساتھ حضرت ابوالہیثمؓ کو بھی قبیلہ اوس کا نقیب مقرر فرمایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضورؐ نے مدینہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخاۃ قائم کرائی تو حضرت ابوالہیثمؓ کو کس کا بھائی بنایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت ابوالہیثمؓ کو حضرت عثمانؓ بن مظعون جمحی کا دینی بھائی بنایا۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: آنحضرتؐ کبھی کبھی حضرت ابوالہیثمؓ کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ بتایئے وہ کن جنگوں میں حضورؐ کے ہمرکاب رہے؟

جواب: غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور غزوۂ خندق کے علاوہ تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی آپ حضورؐ کے ساتھ تھے۔

(جامع ترمذی۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابوالہیثمؓ مالک بن التیہان نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ یہ بھی روایت ہے کہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ (مستدرک حاکم۔ اصابہ)

حضرت اوسؓ بن ثابت انصاری (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت حسانؓ بن ثابت کے حقیقی بھائی اور خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھے۔ نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت اوسؓ بن ثابت انصاری۔ یہ اپنے بڑے بھائی حضرت حسانؓ سے پہلے

مسلمان ہوئے اور ۱۳ نبوی میں عقبہ میں بیعت کی۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت اوسؓ بن ثابت کو حضرت عثمان غنیؓ کا دینی بھائی بنایا گیا۔ بتایئے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: بدری صحابی حضرت اوسؓ بن ثابت نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی اور حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں وفات پائی۔ یہ بھی کہا گیا کہ وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ (المغازی۔ اصحاب بدر۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

حضرت اوسؓ بن یزید انصاری (عقبی صحابی)

سوال: بتایئے حضرت اوسؓ بن یزید انصاری کس بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: ۱۳ نبوی کی بیعت عقبہ کبیرہ میں حضرت اوسؓ بن یزید کو شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (اسد الغابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ)

حضرت بشرؓ بن براء بن معرور (عقبی، بدری)

سوال: حضرت بشرؓ بن براء نے کب اسلام قبول کیا اور کب حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپ نے ہجرت نبوی سے ایک سال پہلے اپنے والد حضرت براءؓ بن معرور انصاریؓ کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبری میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ تفسیر سیرۃ الرسولؐ ضیاء النبیؐ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت بشرؓ بن براء کا تعلق خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ آپ نے حضورؐ کی مدینہ تشریف آوری پر آپ کو کیا پیش فرمایا؟

جواب: ان کے والد حضرت براءؓ بن معرور حضورؐ کی مدینہ تشریف آوری سے ایک ماہ پہلے انتقال فرما گئے تھے۔ انہوں نے اپنے تہائی مال کی حضورؐ کے حق میں وصیت کی تھی۔ جب آقا تاجدار مدینہ تشریف لائے تو حضرت بشرؓ نے وہ مال آپ کو پیش کیا۔ حضورؐ نے وہ مال قبول فرما کر حضرت بشرؓ کو واپس کر دیا۔

(سیرت سرور عالمؐ۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے مدینہ تشریف آوری کے بعد بنو سلمہ کا سردار کسے مقرر فرمایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت بشرؓ بن معرور انصاری کو بنو سلمہ کا سردار بنایا۔ اس سے پہلے جد بن قیس جیسا مالدار لیکن بخیل شخص قبیلے کا سردار تھا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشرؓ بن معرور کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟

جواب: غزوہ احد، احزاب اور غزوہ خیبر میں رسول اللہؐ کی ہمراہی میں حصہ لیا اور داد شجاعت دی۔ (اصحاب بدر۔ المغازی۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت بشرؓ بن معرور نے کب اور کیسے وفات پائی؟

جواب: غزوہ خیبر سے واپسی پر ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے آپ کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا۔ آپؐ نے سب صحابہ کو بھی شامل کیا۔ آپؐ نے پہلا نوالہ لے کر ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ اس میں زہر ہے۔ حضرت بشرؓ بن معرور نے اس دوران بعض نوالے کھا لئے۔ چنانچہ اسی وقت یا بعد میں یا ایک سال بعد اسی زہر کے اثر سے انتقال فرمایا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ مدارج النبوۃ)

سوال: حضرت بشرؓ بن معرور کی قاتلہ زینب بنت حارث کو کیا سزا دی گئی؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ اس نے جرم کا اقرار کرلیا اور مسلمان ہوگئی۔ رسول اللہؐ نے اسے معاف فرمادیا۔ حضرت بشرؓ بن معرور کے انتقال کے بعد ان کے قصاص میں قتل کروی گئی۔ حضورؐ نے زینب کو حضرت بشر کے وارثوں کے حوالے کردیا۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت سرور عالمؐ۔ رحمۃ اللعالمینؐ)

حضرت ثابتؓ بن ثعلبہ رجزع (عقبی صحابی ربدری رانصاری)

سوال: بدری صحابی حضرت ثابتؓ بن ثعلبہ (جزع) انصاری کس خاندان سے تھے اور کب مسلمان ہوئے؟

جواب: خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے حضرت ثابتؓ بن جزع ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ اللعالمینؐ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت ثابتؓ بن ثعلبہ کن غزوات میں شریک ہوئے اور کب شہادت پائی؟

جواب: آپ بدر سے لے کر طائف کے غزوات تک حضورؐ کے ہمرکاب رہے اور ۸ ہجری میں غزوہ طائف میں شہید ہوگئے۔

(المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدر)

حضرت ثابتؓ بن جذع (بدری صحابی رعقبی صحابی)

سوال: بتایئے حضرت ثابتؓ بن جذع کب اسلام لائے؟ اور کب بیعت کی؟

جواب: انصار کے قبیلے خزرج سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت سے پہلے ایمان لائے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ثابتؓ بن جذع نے کن دوسرے غزوات میں حصہ لیا اور کب شہید ہوئے؟

جواب: آپ بدر کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے اور ۹ ہجری میں غزوۂ طائف کے موقع پر شہید ہوگئے۔ (طبقات۔ المغازی۔ اصحاب بدر)

حضرت ثعلبہؓ بن غنمہ (عقبی صحابی، بدری صحابی)

سوال: حضرت ثعلبہ بن غنمہ بدری صحابی ہیں۔ آپ کب اسلام لائے اور کب رسول اللہؐ سے بیعت ہوئے؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لاچکے تھے اور بیعت عقبہ کبریٰ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھا۔ آپ نے اسلام لانے کے بعد حضرت معاذؓ بن جبل اور حضرت عبداللہؓ بن انیس کے ساتھ مل کر اپنے قبیلے کے بت توڑے۔

(اصحاب بدر۔ غزوۂ بدر۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ المغازی)

سوال: بتایئے حضرت ثعلبہؓ بن غنمہ انصاری نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: انہوں نے بدر کے بعد احد اور احزاب کے غزوات میں شرکت کی۔ آپ نے غزوہ احزاب میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہادت حاصل کی۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ المغازی۔ شہدائے عہد نبوی)

حضرت حارثؓ بن قیس (بدری صحابی، عقبی صحابی، انصاری)

سوال: حضرت حارثؓ بن قیس نے کب رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپ نے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت حارثؓ بن قیس کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ تمام غزوات نبوی میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔

(مغازی رسول اللہؐ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت خلادؓ بن سوید (عقبی صحابی/بدری صحابی/انصاری)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے کس صحابی کے بارے میں فرمایا کہ ان کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے؟

جواب: حضرت خلادؓ بن سوید انصاری کے بارے میں۔ غزوۂ قریظہ میں ایک یہودی عورت بنانہ نے ان پر چکی کا پاٹ گرا کر انہیں شہید کر دیا تھا۔ حضورؐ نے اس عورت کو تلاش کروا کر ان کے قصاص میں قتل کروا دیا تھا۔

(اصحاب بدر۔ سیرۃ ابن ہشام۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: خزرج کے خاندان بنو حارث بن خزرج کے حضرت خلادؓ بن سوید نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے پہلے حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے۔ پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں بیعت سے مشرف ہوئے۔

(زاد المعاد۔ مدارج النبوۃ۔ سیرت سرور عالم)

سوال: حضرت خلادؓ نے دو لڑکے ابراہیمؒ اور سائبؒ اپنے پیچھے چھوڑے۔ بتایئے رسول اللہؐ نے ان کی والدہ سے کیا کہا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "تمہارے بیٹے کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا کیونکہ اسے اہل کتاب نے شہید کیا۔"

(مسند احمد۔ دو شہیدوں۔ المشاہد)

سوال: "میں نے اپنا بیٹا کھویا ہے، شرم وحیا تو نہیں کھوئی۔" بتایئے یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: حضرت خلادؓ کی والدہ اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سن کر چہرے پر نقاب ڈالے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ لوگوں نے کہا کہ تمہارا بیٹا قتل ہوگیا ہے اور تم نے اس مصیبت میں بھی چہرے پر نقاب ڈال رکھی ہے۔ اس پر انہوں نے یہ جواب دیا۔ (مسند احمد۔ موسوعہ ائی۔ الشاہد)

سوال: بتایئے حضرت خلادؓ بن سوید نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: آپ نے غزوہ بدر، احد اور خندق اور غزوہ بنی قریظہ میں شرکت کی۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

حضرت خالدؓ بن قیس (عقبی / بدری / انصاری سابقون الاوّلون)

سوال: حضرت خالدؓ بن قیس انصاری خزرج کے خاندان بیاضہ سے تھے۔ آپ کس بیعت عقبہ میں شریک ہوئے؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوکر انصار کے سابقون الاوّلون میں شامل ہوئے۔ پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کا شرف حاصل کیا۔

(سیر الصحابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ۔ اصحاب بدر۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت خالدؓ بن قیس نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: آپ بدری صحابی تھے اور اس کے بعد غزوۂ احد میں بھی حضورؐ کے ہمرکاب رہے۔ (المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر)

حضرت خدیجؓ بن سلامہ (عقبی صحابی / انصاری)

سوال: حضرت خُدیجؓ یا خدیجؓ بن سلامہ انصار کے سابقون الاوّلون میں سے تھے۔

بتایئے انہوں نے کب رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: حضرت خدیجؓ بن سلامہ یا سلم خاندان بلی سے تعلق رکھتے تھے اور خزرج کی شاخ بنو سلمہ کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابوشباث یا ابورشید تھی۔ انہوں نے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کی۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت خدیجؓ بن سلامہ کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد کے علاوہ باقی تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ (المغازی۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت ذکوانؓ بن عبد قیس انصاری (بدری صحابی، عقبی صحابی)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت ذکوانؓ بن عبد قیس انصاری کا تعلق کس خاندان سے تھا اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: خزرج کے خاندان بنو زریق سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۱ نبوی سے پہلے ایک مرتبہ حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے ساتھ مکے آئے۔ قریش کے رئیس عتبہ بن ربیعہ کے ہاں قیام کیا۔ عتبہ سے رسول اکرمؐ کی باتیں سنیں۔ پھر دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ذکوانؓ بن عبد قیس کو کن دو موقعوں پر حضورؐ سے بیعت کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ۱۲ نبوی میں وہ عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کی سعادت حاصل کرنے والے ۷۲ مسلمانوں میں سے ایک تھے۔

(سیرۃ النبی۔ اسوۂ صحابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت ذکوانؓ بن عبد قیس کو مہاجری انصاری کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: آپ بیعت عقبہ کبیرہ کے بعد مدینہ سے آ کر مکہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ پھر جب حضورؐ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو دوسرے مہاجرین مکہ کے ساتھ وہ بھی مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ حیاۃ الصحابہ)

سوال: حضرت ذکوانؓ بن عبد قیس نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: ۲ ہجری میں اصحاب بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل کرنے کے بعد ۳ ہجری میں جنگ احد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(مغازی۔ بدر البدور۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب)

حضرت رفاعہؓ بن رافع انصاری (انصار صحابہ/اصحاب بدر/اصحاب عقبہ)

سوال: حضرت ابو معاذ رفاعہؓ بن رافع کب مشرف بہ اسلام ہوئے؟

جواب: آپؓ کے والد انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ وہ ۱۱ نبوی اور پھر ۱۲ نبوی میں حضورؐ سے بیعت ہوئے۔ دوسری مرتبہ ان کی زوجہ ام مالکؓ اور فرزند حضرت رفاعہؓ بھی ساتھ گئے اور اسلام لائے۔ ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں بھی نوجوان رفاعہؓ نے بیعت کی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے کس صحابی کی والدہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی خیالی بہن تھی؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ بنو زریق سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت رفاعہؓ بن مالک کی بہن حضرت ام مالک بنت ابی۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تذکار صحابیات)

سوال: بدری صحابی حضرت رفاعہؓ بن مالک نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر میں بعض مشرکین کو قتل کرنے کے علاوہ ایک مشرک وہب بن عمیر جمحی کو گرفتار کیا۔ جنگ احد میں والد کے ساتھ شریک ہوئے۔ جس میں ان کے والد حضرت رافعؓ بن مالک شہید ہو گئے۔ غزوۂ احزاب اور بیعت الرضوان میں بھی شامل ہوئے۔ غزوۂ خیبر اور فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔

(مغازی۔ طبقات۔ زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت رفاعہؓ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ بتایئے آپؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۴۱ یا ۴۲ ہجری میں بصرہ میں وفات پائی۔ دو لڑکے معاذؓ اور عبیدؓ پیچھے چھوڑے۔ چند احادیث کے راوی ہیں۔ (صحیح بخاری۔ اسدالغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت رفاعہؓ بن عمرو (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت رفاعہؓ بن عمرو خزرج کے خاندان عوف بن خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت ابو الولید رفاعہؓ بن عمرو ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کا شرف حاصل کیا۔ ان کے خاندان کو بنو حبلیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے مورث اعلیٰ سالم بن غنم حبلیٰ کے لقب سے مشہور تھے۔

(اسدالغابہ۔ طبقات۔ انساب الاشراف)

سوال: بتایئے حضرت رفاعہؓ بن عمرو کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے اور کب شہادت پائی؟

جواب: آپ نے جنگ بدر اور احد میں حصہ لیا اور غزوۂ احد میں شہادت کے درجے پر فائز ہوئے۔ (المغازی۔ سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدر)

حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر (بدری صحابی، انصار، عقبی صحابی)

سوال: جنگ بدر کے لئے روانگی کے وقت رسول اللہؐ اور حضرت علیؓ ایک اونٹ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے اور اونٹ پر ایک صحابی سوار تھے۔ بتایئے وہ کون تھے؟

جواب: حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر جن کی کنیت ابولبابہ تھی۔ چونکہ سواریوں کی کمی تھی۔ اس لئے ایک اونٹ پر تین آدمی باری باری سوار ہوتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ الرحیق المختوم)

سوال: حضرت ابولبابہ رفاعہ قبیلہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھے۔ بتایئے آپؓ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ اہل عقبہ میں سے ہیں اور عقبہ کبیرہ میں رسول اللہؐ کی بیعت کی۔ بعض روایات کے مطابق وہ بیعت عقبہ اولیٰ میں بھی شریک ہوئے اور حضورؐ نے انہیں اپنے قبیلے کا نقیب بنایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے حضرت ابولبابہؓ کو مہاجرین کی خدمت کا کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے حضورؐ کے حکم پر بیشتر صحابہ کرامؓ نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو اکثر مہاجرین نے قبا میں حضرت ابولبابہؓ رفاعہ کے ہاں قیام کیا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ سیرت سرور عالمؐ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابولبابہؓ جنگ بدر کے لئے لشکر اسلام کے ساتھ تھے مگر حضورؐ نے انہیں روحا کے مقام سے واپس بھیج دیا۔ بھلا کیوں؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: ”تم مدینے واپس چلے جاؤ اور میری نیابت کرو۔“ حضورؐ نے انہیں اصحاب بدر میں شمار کیا اور مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(تاریخ ابن کثیر۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے اور کس موقع پر حضرت ابولبابہؓ مدینہ میں حضورؐ کے نائب بنے تھے؟

جواب: غزوۂ بنی قینقاع اور غزوۂ سویق کے موقع پر حضورؐ نے آپؓ کو اپنا نائب بنایا۔

(طبقات۔ ابن سعد۔ چالیس جانثار)

سوال: بدری صحابی ابولبابہؓ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیں غزوۂ بنو قریظہ میں کیا خاص واقعہ پیش آیا؟

جواب: 5 ہجری میں غزوۂ خندق کے موقع پر بنو قریظہ نے غداری کی۔ اس جنگ کے

بعد حضورؐ نے بنو قریظہ کے قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ پچیس دن کے محاصرے کے بعد انہوں نے حضورؐ سے التجا کی کہ ابولبابہ رفاعہؓ کو مشورے کے لئے بھیجیں۔ کیونکہ ابولبابہؓ کے قبیلے اوس اور بنو قریظہ کے گہرے مراسم تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت ابولبابہؓ کو بھیجا۔ انہوں نے یہودیوں کو مشورہ دیا کہ ہتھیار ڈال دیں لیکن ساتھ ہی اپنے حلق کی طرف اشارہ کردیا یعنی تم غداری کے جرم میں قتل کردیئے جاؤ گے۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت ابولبابہؓ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو انہوں نے کیا کیا؟

جواب: انہیں جلد احساس ہوا کہ مسلمانوں کا جنگی راز فاش کردیا ہے۔ وہ حضورؐ کے پاس آنے کی بجائے مسجد نبوی پہنچے اور ایک موٹی زنجیر لے کر خود کو ستون سے باندھ لیا۔ دن رات بارگاہ الٰہی میں گڑگڑاتے اور معافی مانگتے۔

(زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسول۔ سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ للعالمینؐ)

سوال: حضرت ابولبابہؓ کا یہ حال سن کر رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا" اب تو جو ہوا سو ہوا۔ اگر ابولبابہؓ پہلے ہی میرے پاس آجاتے تو میں اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتا"۔

(طبقات۔ الرحیق المختوم۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت ابولبابہؓ کی توبہ کیسے قبول ہوئی؟

جواب: ایک دن ضعف و نقاہت کے باعث بیہوش ہو کر گر گئے۔ رحمت الٰہی کو جوش آیا اور سورۃ توبہ کی آیات نازل ہوئیں۔ آپؐ نے فرمایا:" ابولبابہؓ کی توبہ قبول ہوگئی۔"

(صحابہ کرامؓ کا عہد زریں۔ سیرۃ النبیؐ۔ الرحیق المختوم)

سوال: حضرت ابولبابہؓ کو ستون سے کس نے کھولا؟

جواب: حضورؐ کی اجازت سے حضرت ام سلمہؓ نے پکار کر کہا، ابولبابہ تمہیں مبارک ہو تمہاری توبہ قبول ہوگئی۔ لوگ انہیں کھولنے کے لئے آئے لیکن انہوں نے انکار کر دیا کہ حضورؐ اپنے ہاتھوں سے کھولیں گے۔ چنانچہ حضورؐ فجر کی نماز کے لئے آئے تو انہیں کھولا۔ (مختصر سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ العالمینؐ۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت ابولبابہؓ نے بیعت رضوان اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔ بتایئے آپؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور خلافت میں کسی وقت وفات پائی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

حضرت زیادؓ بن لبید انصاری

(بدری / انصار صحابہ / اصحاب عقبہ / مہاجری انصاری)

سوال: ابوعبداللہ کنیت اور زیادؓ بن لبید نام ہے۔ بتایئے کب دولت اسلام سے بہرہ مند ہوئے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ بنو بیاضہ کے حضرت زیادؓ بن لبید حضرت مصعبؓ بن عمیر کی دعوت پر اسلام لائے اور انصار کے سابقون الاولون میں شامل ہوئے۔ پھر ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔

(انصار صحابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ۔ طبقات)

سوال: ہجرت مدینہ کے وقت حضورؐ بنو بیاضہ کے محلے سے گزرے تو کس صحابیؓ نے قیام کے لئے اپنا مکان پیش کیا؟

جواب: حضرت زیادؓ بن لبید انصاری نے حضورؐ کو قیام کے لئے اپنا مکان پیش کیا لیکن یہ سعادت حضرت ابوایوب انصاری کو حاصل ہوئی۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بدری صحابی حضرت زیادؓ بن لبید نے احد، احزاب اور دوسرے غزوات میں بھی

حصہ لیا۔ آپؓ کو کس علاقے کا محصل زکوٰۃ مقرر کیا گیا؟

جواب: ۹ ہجری میں آ قاؐ نے انہیں حضر موت کے لئے محصل زکوٰۃ بنایا۔ دور صدیقی میں لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت زیادؓ نے حضرت مہاجرؓ بن امیہ کے ساتھ مل کر ان سے جنگ کی۔ (تاریخ اسلام۔ زاد المعاد۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت زیادؓ بن لبید نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عمرؓ کے دور میں بھی وہ حضر موت کے امیر رہے۔ پھر سبکدوش ہو کر کوفہ یا شام میں رہائش پذیر ہو گئے اور وہیں ۴۱ ہجری میں وفات پائی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت زیادؓ بن لبید انصاریؓ نے بیعت عقبہ کبریٰ میں آپؐ کے دست حق پر بیعت کی۔ آپ کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل ہوئے۔ ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو بیاضہ سے تھا اس لئے بیاضی بھی کہلائے۔

(اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت زیادؓ بن لبید کو مہاجری انصاری کیوں کہا گیا؟

جواب: آپ نے بھی بیعت عقبہ کے بعد چند دوسرے انصار مدینہ کی طرح مکہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ پھر کچھ ہی عرصہ بعد جب ہجرت کا حکم ہوا تو دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی مدینہ ہجرت کر گئے اور مہاجری انصاری کہلائے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: بتایئے مسلمان ہونے کے بعد کن دو صحابہؓ نے بنو بیاضہ کے بت توڑے تھے؟

جواب: حضرت زیادؓ بن لبید نے حضرت فروہؓ بن عمرو کے ساتھ مل کر اپنے قبیلے بنو

بیاضہ کے بت توڑے۔ (مغازی رسول اللہ۔ طبقات۔ سیرت سرور عالم)

سوال: حضرت زیادؓ بن لبید نے جنگ بدر کے علاوہ دیگر کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: آپ عہد رسالت کے تمام بڑے بڑے غزوات اور سرایا میں شریک ہوئے۔

(المغازی۔ طبقات۔ اصابہ۔ انصار صحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت زیادؓ بن لبید کو کب اور کہاں کا عامل مقرر فرمایا۔ وہ کب تک اس عہدے پر رہے؟

جواب: ۹ ہجری میں آپؐ نے زیادؓ بن لبید انصاری کو صدقات وزکوٰۃ کی وصولی کے لئے حضرموت کا محصل مقرر فرمایا۔ وہ ساتھ ہی وہاں کے عامل بنائے گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت تک وہ اس عہدے پر قائز رہے۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسدالغابہ)

سوال: بتایئے حضرت زیادؓ بن لبید نے دور صدیقی اور دور فاروقی میں کن فتوحات میں حصہ لیا؟

جواب: دور صدیقی میں اہل یمن کی بہت بڑی تعداد نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت مہاجرؓ بن امیہ کو نجران، کندہ اور حضرموت کے مرتدین پر قابو پانے کے لئے بھیجا اور حضرت زیادؓ بن لبید کو ان کی مدد کیلئے لکھا۔ حضرت زیادؓ بن لبید نے حضرت مہاجرؓ بن امیہ کے تعاون سے کندہ کے مرتدین کا خاتمہ کیا۔ (صدیق اکبرؓ۔ خلفائے راشدینؓ۔ تاریخ طبری۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت زیادؓ بن لبید نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں اپنے عہدہ امارت سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ نے کوفہ یا شام میں رہائش اختیار کر لی اور وہیں ۴۱ ہجری میں

وفات پائی۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ لغوی انجد ان۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت سعدؓ بن زید انصاری (بدری صحابی، عقبی صحابی، انصاری)

سوال: اوس کی شاخ بنو عبدالاشہل کے حضرت سعدؓ بن زید کو اور ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب: حضرت سعدؓ بن زید بن مالک کو اشہلی اور عقبی صحابی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ (انساب الاشراف۔ المغازی۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن زید انصاری نے کب اسلام قبول کیا اور کب رسول اللہؐ سے بیعت کی؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں (بقول واقدی) شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ انصار صحابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ المغازی)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہؐ نے کس صحابی کو حضرت سعدؓ بن زید بن مالک انصاری کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے جب انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخاۃ قائم کی تو حضرت عمرؓ بن سراقہ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ اصحاب بدر)

سوال: بدری صحابی حضرت سعدؓ بن زید انصاری نے دوسرے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: انہوں نے عہد رسالت کے تمام غزوات کے علاوہ بہت سے اہم موقعوں پر بھی رسول اللہ کی ہمراہی کا شرف حاصل کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ مغازی رسول)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت سعدؓ بن زید انصاری کو غزوہ بنو قریظہ کے بعد کس علاقے کی طرف روانہ فرمایا؟

جواب: آپؐ نے انہیں بنو قریظہ کے قیدیوں کے ساتھ نجد بھیجا جن کے بدلے میں وہ گھوڑے اور ہتھیار خرید کر مدینہ واپس آئے۔ یہ ۵ ہجری کا واقعہ ہے۔

(استیعاب۔ تین سو اصحابؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے بعد حضرت سعدؓ بن زید انصاری کو کس علاقے کا بت توڑنے کیلئے بھیجا تھا؟

جواب: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے بعد اوس اور خزرج کا بت (مورتی) توڑنے کے لئے بحر احمر کے ساحل کے قریب بھیجا۔ آپ مناۃ کے اس بت کو توڑ کر کامیاب واپس آئے۔ (طبقات۔ ارض القرآن۔ تین سو اصحابؓ)

سوال: "اے مناۃ اپنے غصے کو قابو میں رکھ۔" بتایئے یہ الفاظ کب اور کس نے کہے تھے؟

جواب: اوس اور خزرج کی مورتی مناۃ کو انہوں نے گرایا تو ایک سیاہ فام برہنہ عورت سینہ کوبی کرتی ہوئی نکلی تو ایک پجاری نے یہ الفاظ کہے۔ حضرت سعدؓ نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ (طبقات۔ ارض القرآن۔ تین سو اصحابؓ)

حضرت سعدؓ بن خیثمہ انصاری (بدری/انصاری/عقبی)

سوال: حضرت سعدؓ بن خیثمہ کا تعلق انصار کے قبیلے اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھا۔ بتایئے آپ کب اسلام لائے اور حضورؐ سے بیعت کی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت سعدؓ بن خیثمہ کو اپنے قبیلے کا نقیب مقرر فرمایا۔ بتایئے

انہیں اور کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضورؐ اقدس ہجرت کر کے مدینے تشریف لے گئے تو آپؐ نے حضرت کلثومؓ بن الہدم کے ہاں قیام فرمایا۔ آپؐ حضرت سعدؓ بن خیثمہ کے مکان پر لوگوں سے ملاقات فرماتے تھے۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ النبیؐ)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن خیثمہ کے والد نے انہیں جنگ بدر میں شرکت سے کیوں منع کیا تھا؟

جواب: وہ چاہتے تھے کہ ایک فرد حضرت سعدؓ بن خیثمہ گھر میں رہ کر دیکھ بھال کرے اور دوسرا جنگ کیلئے جائے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: ''ابا جان! اگر جنت کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوتا تو مجھے گھر پر رہنے میں کوئی عذر نہ تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنی قدرت دی ہے کہ حضورؐ کی ہمرکابی کا حق ادا کر سکوں۔ اس لئے آپ یہاں رہیں اور مجھے جہاد پر جانے دیں۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا شرف بخشے۔'' بتایئے یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟ اور کیا فیصلہ ہوا؟

جواب: حضرت سعدؓ بن خیثمہؓ نے یہ الفاظ جنگ بدر میں شرکت کرنے کے لئے اپنے والد سے کہے تھے۔ دونوں باپ بیٹے کی خواہش تھی کہ جنگ میں حصہ لیں۔ آخر قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ حضرت سعدؓ کے نام نکلا۔

(سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدر۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: نیک فطرت کی بناء پر حضرت سعدؓ بن خیثمہ کو سعد الخیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ بتایئے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ بدر میں بہادری سے لڑتے ہوئے طیمہ بن عدی یا عمرو بن عبدود کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ (مستدرک۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت سہلؓ بن عتیک انصاری

(عقبی صحابی/بدری صحابی/سابقون الاوّلون انصار)

سوال: حضرت سہلؓ، یا سہید بن عتیک انصاری کب اسلام لانے اور بیعت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: آپ انصار کے سابقون الاوّلون میں سے تھے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر رسول اللہؐ سے بیعت کی۔ ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت سہلؓ بن عتیک انصاری نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے عہد رسالت میں ہی وفات پائی اور رسول اللہؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (اسد الغابہ۔ ایک سو پچاس چراغ)

حضرت سلیمؓ بن عمرو انصاری (عقبی صحابی/بدری صحابی)

سوال: حضرت سلیمؓ بن عمرو انصاری خزرج کے خاندان بنو سلمہ میں سے تھے۔ وہ کب اصحاب عقبہ میں شامل ہوئے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کے موقع پر موجود تھے۔ بعض روایات میں ان کا نام سلیمان بن عمرو بن حدیدہ بھی ملتا ہے۔ (اسد الغابہ۔ جوامع السیر۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ الرحیق المختوم)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت سلیمؓ بن عمرو نے کب شہادت پائی؟

جواب: حضرت سلیمؓ بن عمرو نے غزوۂ احد میں بہادری سے لڑتے ہوئے جان قربان کی۔ (المغازی۔ سیر الصحابہ۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

حضرت سنانؓ بن صیفیؓ انصاری (عقبی صحابی / بدری صحابی / انصاری)

سوال: حضرت سنانؓ بن صیفی کس قبیلے سے تھے اور آپ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنوسلمہ سے تھا۔ ہجرت نبوی سے پہلے حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں مسلمان ہوئے اور ۱۳ نبوی میں حضور اقدسؐ کے دست مبارک پر بیعت عقبہ کبیرہ میں بیعت کی۔

(اصحاب بدر۔ سیرت سرور عالمؐ۔ الرحیق المختوم)

سوال: بتایئے حضرت سنانؓ بن صیفی نے کن غزوات نبوی میں شرکت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: آپ کو بدری صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ غزوۂ احد میں شریک ہونے کا بھی اعزاز ملا۔ (المغازی۔ حیات۔ مغازی رسول اللہؐ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت صیفیؓ بن سواد انصاری (عقبی صحابی)

سوال: بتایئے حضرت صیفیؓ بن سواد کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور آپ کب اسلام لائے؟

جواب: بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت نبویؐ سے پہلے اسلام لاچکے تھے اور ۱۳ نبوی کی بیعت عقبہ کبیرہ میں بھی شامل تھے۔ ان کا نام صیفی بن اسود اور صیفی بن سواد بھی لکھا گیا ہے۔

(اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

حضرت ضحاکؓ بن حارثہ (عقبی صحابی / انصاری / بدری صحابی)

سوال: حضرت ضحاکؓ کا حسب ونسب بتادیجئے؟

جواب: حضرت ضحاکؓ کے والد کا نام حارثہ بن زید تھا اور وہ انصار کے قبیلے خزرج

کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف، اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت ضحاکؓ بن حارثہ کب اسلام لائے اور کب رسول اللہؐ سے بیعت ہوئے؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لا چکے تھے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہؐ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ضحاکؓ بن حارثہ کو کس پہلے بڑے غزوے میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوۂ بدر میں رسول اللہؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا اور وہ بدری صحابہ میں شامل ہوئے۔ (مغازی رسول اللہؐ۔ المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت طفیلؓ بن مالک رنعمان (عقبی صحابی ربدری صحابی رانصاری)

سوال: حضرت طفیلؓ بن مالک یا نعمان کب اسلام لائے؟

جواب: خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل تھے اور ہجرت سے پہلے اسلام لائے۔

(اصحاب بدر۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت طفیلؓ بن مالک یا نعمان نے کب شہادت پائی؟

جواب: آپ غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے اور غزوۂ خندق میں بھی۔ آپ غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ (اصحاب بدر۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق)

حضرت عباسؓ بن عبادہ انصاری (مہاجر رانصار راصحاب عقبہ)

سوال: حضرت عباسؓ بن عبادہ کو بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کا شرف حاصل

سوال۔ بتایئے آپؓ کو مہاجری انصاری کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت عباسؓ بن عبادہ اور ان کے دو تین ساتھی بیعت عقبہ ثانیہ یا بیعت عقبہ کبیرہ کے بعد مکہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ واپس مدینہ چلے گئے تھے اور دوبارہ آئے تھے۔ حضورؐ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کا حکم دیا تو یہ بھی مدینہ چلے گئے۔ اس لئے ان کو مہاجری انصاری کہا جانے لگا۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: قبیلہ بنو سالم کے کن رئیسوں نے حضورؐ کو اپنے ہاں قیام کی دعوت دی تھی؟

جواب: حضورؐ بنو سالم کے محلے سے گزرے تو حضرت عباسؓ بن عبادہ اور حضرت عتبانؓ بن مالک نے درخواست کی کہ حضورؐ ان کے ہاں قیام فرمائیں۔ لیکن یہ سعادت حضرت ابوایوب انصاریؓ کے حصے میں آئی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیرالصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عباسؓ بن عبادہ کو کس مہاجر صحابی کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: ہجرت کے چند ماہ بعد حضورؐ نے مہاجرین اور انصار کے مابین بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت عباسؓ بن عبادہ کو حضرت عثمانؓ بن مظعون کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: حضرت عباسؓ بن عبادہ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بتایئے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ روایت ہے کہ انہیں ایک مشرک سفیان بن عبدشمس نے شہید کیا۔ (اصابہ۔ سیرالصحابہ۔ المغازی)

حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری

(سابقون الاولون انصار رعقبی صحابی ربیر صحابی ربدری صحابی)

سوال: حضرت عویمؓ بن ساعدہ کو رسول اللہؐ نے "مرد صالحؓ" کے لقب سے نوازا۔ وہ

کس بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور ہجرت نبوی سے پہلے ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔ ان کی بیعت عقبہ کے بارے میں مختلف روایت ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ تینوں عقبوں میں شریک تھے۔ وہ انصار اولین میں سے ہیں۔ جنہوں نے مکے جا کر سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ بیعت عقبہ ثانی میں شامل تھے۔ وہ دو عقبوں میں شریک ہوئے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بیعت عقبہ کبیرہ میں حاضر ہوئے۔ (طبقات - المغازی - سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت عویمؓ بن ساعدہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور انہیں کس مسلمان کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ عمرو بن عوف سے تھا جو قباء میں آباد تھے۔ رسول اللہؐ نے ہجرت مدینہ کے بعد حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ (اسد الغابہ - مہاجرین - الاستیعاب - سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری کی صفائی پسند طبیعت کی کس طرح تعریف فرمائی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن صفائی پسند اصحاب کو پسند فرمایا ہے، ان میں حضرت عویمؓ بن ساعدہ بھی ہیں۔ (طبرانی)

سوال: بدری صحابی حضرت عویمؓ بن ساعدہ تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے اور فتنہ ارتداد کے معرکوں میں بھی حصہ لیا۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں پینسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ امیر المومنین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دو بیٹے عتبہ اور عبیدہ پیچھے چھوڑے۔ ایک حدیث بھی مروی ہے۔ (اسد الغابہ - المغازی - سیر الصحابہ)

حضرت عبداللہؓ بن انیسؓ جہنی (انصاری/اصحاب عقبہ/مہاجری انصاری)

سوال: ابو یحییٰ کنیت عبداللہ بن انیس نام۔ قبیلہ جہینہ اور قضاعہ سے تعلق تھا۔ بتایئے کب اسلام لائے؟

جواب: بیعت عقبہ کبیرہ سے پہلے اسلام لائے اور پھر مکہ جا کر حضورؐ سے بیعت کی۔ بیعت عقبہ ثانیہ (کبیرہ) کے بعد مکے میں ٹھہر گئے اور پھر کچھ مسلمانوں کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ ان کا خاندان خزرج کے خاندان بنو سلمہ کا حلیف تھا اس لئے وہ انصاری بھی کہلائے۔ (طبقات۔ انساب الاشراف۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بنو ہذیل کے شخص دشمن رسولؐ خالد بن نبیح کو کس نے قتل کیا تھا؟

جواب: یہ شخص اللہ کے رسولؐ کے خلاف سازشیں کرتا تھا۔ حضرت عبداللہؓ بن انیس جہنی کے ہاتھوں قتل ہوا۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہؓ نے خالد بن نبیح کو قتل کیا تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور اقدسؐ خوش ہوئے اور حضرت عبداللہؓ کو اپنا عصا مبارک عطا کر کے فرمایا: "اس عصا پر ٹیک لگایا کرو، تاکہ قیامت کے دن تم مجھے اس عصا کے ساتھ ملو۔" (طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن انیس نے کن غزوات اور مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ بدر کے سوا تمام بڑے غزوات اور خاص مہموں میں شریک ہوئے۔ مولانا سعید انصاری کے مطابق وہ غزوہ بدر میں بھی شامل تھے۔ یہودی رئیس ابو رافع سلام بن ابی الحقیق کو قتل کرنے کے لئے حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن عتیک کی سرکردگی میں جن پانچ صحابہؓ کو روانہ فرمایا ان میں حضرت عبداللہؓ بن انیس بھی تھے۔ یہ مہم کامیاب ہوئی۔ (سیر الصحابہؓ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہ بن انیس نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۵۴ ہجری میں مصر کے ساحلی شہر غزہ میں وفات پائی۔ وصیت کے مطابق دفن کرتے وقت حضورؐ کا عطا کردہ عصا مبارک کفن میں ان کے پیٹ پر رکھ دیا گیا۔ ان سے چوبیس احادیث مروی ہیں۔　(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری

(عقبی صحابی، بدری صحابی، سابقون الاوّلون انصار)

سوال: انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو نجار سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عمارہؓ بن حزم کب اسلام لائے؟

جواب: آپ انصار کے سابقون الاوّلون میں سے تھے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کی سعادت حاصل کی۔　(اصحاب بدر۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت عمارہؓ بن حزم کو حضرت محرزؓ بن نضلہ اسدی کا دینی بھائی بنایا گیا۔ بتایئے انہوں نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: بدری صحابی حضرت عمارہؓ بن حزم تمام غزوات نبوی میں شامل رہے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔　(المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت عمارہؓ بن حزم کا نام عبادہ بن حزم بھی بتایا گیا ہے۔ انہیں فتح مکہ کے وقت کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: ان کے خاندان بنو مالک بن نجار کا علم فتح مکہ کے موقع پر ان کے ہاتھ میں تھا۔　(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ)

سوال: بتایئے حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت عمارہؓ

بن حزم حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں تھے۔ جنگ یمامہ کی خونریز لڑائی میں شہید ہوئے۔ ایک بیٹا مالک پیچھے چھوڑا۔

(اصحاب بدر۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ المغازی)

سوال: کون سے صحابی جھاڑ پھونک کا منتر جانتے تھے اور حضورؐ نے انہیں منع نہیں فرمایا؟

جواب: حضرت عمارہؓ بن حزم جھاڑ پھونک کا منتر جانتے تھے۔ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ ان سے منتر سنا۔ چونکہ اس میں شرکیہ کلمات نہیں تھے اس لئے حضور اقدسؐ نے انہیں اجازت دے دی۔ (سیرانصارؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ تین سو اصحابؓ)

حضرت عمروؓ بن غزیہ انصاری (عقبی، سابقون الاولون انصار، بدری)

سوال: بدری صحابی حضرت عمروؓ بن غزیہ بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل تھے۔ ان کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: وہ خزرج کے قبیلے بنی مازن بن نجار سے تھے اور ۱۳ نبوی سے پہلے مسلمان ہوکر بیعت عقبہ کبریٰ کا شرف حاصل کیا۔ حضرت عمروؓ بن غزیہ غزوہ بدر میں بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ (سیرت ابن ہشام۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ)

حضرت عبسؓ بن عامر (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت عبسؓ بن عامر نے ہجرت سے پہلے اسلام قبول کیا اور بیعت عقبہ کبریٰ میں شریک ہوئے۔ ان کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ ان کا نام عبس اور عبسی بھی بتایا گیا ہے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ المغازی۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت عبسؓ بن عامر نے دوسرے کن غزوات نبوی میں

شرکت کی؟

جواب: آپ عہد رسالت کے تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔

(المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت عمروؓ بن حارث انصاری (عقبی صحابی/انصاری)

سوال: حضرت عمروؓ بن حارث بیعت عقبہ کبریٰ میں شریک تھے۔ آپ کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: عمروؓ بن حارث بن لبدہ یا عمروؓ بن حارث بن لبدہ بن عمرو بن ثعلبہ۔ یا عمروؓ بن حارث بن کندہ بن عمرو بن ثعلبہ۔ (سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ ابن حزم ظاہری)

حضرت عقبہؓ بن وہب (بدری صحابی/مہاجری انصار)

سوال: بنو غطفان سے تعلق تھا لیکن خزرج کی شاخ میں بنو سالم کے حلیف بن کر مدینے میں مقیم ہو گئے۔ بتائیے کب اسلام لائے؟

جواب: صحابی رسول حضرت عقبہؓ بن وہب بیعت عقبہ اولیٰ میں شریک تھے یا نہیں اس پر اختلاف ہے۔ ۱۲-۱۳ ہجری کے دوران کسی وقت اسلام قبول کیا اور بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ انصار کتاب۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت عقبہ بن وہب بھی مہاجری انصاری تھے۔ بتائیے انہوں نے کب ہجرت کی؟

جواب: بیعت عقبہ کبیرہ کے بعد مکہ میں ٹھہر گئے تھے اور جب ہجرت کا حکم ملا تو وہ بھی مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

سوال: بدری صحابی حضرت عقبہؓ بن وہب نے جنگ احد میں بھی شرکت کی۔ اس جنگ میں کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: غزوۂ احد میں آپ نے جوش و جذبے سے حصہ لیا۔ حضورؐ کی کنپٹیوں میں خود کی چند کڑیاں گھس گئیں تو انہیں نکالنے میں حضرت عقبہؓ بن وہب نے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کی مدد کی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ المغازی)

حضرت عوفؓ بن حارث (بدری صحابی، عقبی صحابی، سابقون الاولون انصار)

سوال: صحابی رسول حضرت عوف بن حارث والد کے بجائے والدہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ والدہ کا نام بتا دیں؟

جواب: والدہ کا نام عفراء تھا۔ والد اور والدہ دونوں انصار کے خاندان بنو نجار سے تھے۔ (انساب الاشراف۔ جوامع السیرۃ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے عقبہ کے مقام پر حضرت عوفؓ بن حارث نے کتنی مرتبہ رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپ پہلی مرتبہ حاضر ہو کر اسلام لانے والے چھ انصار میں سے تھے اور تینوں مرتبہ بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ محمد رسول اللہؐ۔ اسد الغابہ۔ جبری۔ ابوذ)

سوال: جنگ بدر کے روز حضرت عوفؓ بن حارث نے رسول اللہؐ سے کیا عرض کیا تھا اور آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے عرض کیا: ''یارسول اللہؐ اللہ اپنے بندے سے کس بات پر زیادہ خوش ہوتا ہے۔'' آقاؐ نے فرمایا: ''اس بات سے کہ اس کا ہاتھ جنگ میں مصروف ہو اور وہ بدن کھولے لڑ رہا ہو۔'' (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے جنگ بدر میں حضرت عوفؓ بن حارث کس انداز میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے؟

جواب: رسول اللہؐ کا جواب سن کر آپ نے اپنی زرہ اتار دی اور بڑھ چڑھ کر لڑنا

شروع کردیا۔ آخر شہادت کا رتبہ حاصل کرلیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عبادؓ بن قیس (عقبی صحابی، بدری صحابی، سابقون الاولون)

سوال: حضرت عبادؓ بن قیس کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: آپ کا نام عُباد یا عَبّاد بتایا گیا ہے والد کا نام قیس تھا۔ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان عدی بن کعب سے تھے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ انساب الاشراف۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت عبادؓ بن قیس انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتایئے آپ کس بیعت عقبہ میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ ۱۳ نبوی میں عقبہ کبیرہ کے موقع پر بیعت کرنے والے پچھتر افراد میں شامل تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ)

سوال: حضرت عبادؓ بن قیس نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی اور کون سے غزوے میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ بدری صحابی ہیں اور جنگ احد، خندق، خیبر اور دوسرے معرکوں میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ آپ ۸ ہجری میں جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔

(مغازی رسولؐ۔ سیرت سرور عالمؐ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عمروؓ بن غنمہ انصاری (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت ثعلبہؓ بن غنمہ کے بھائی اور انصاری صحابی ہیں۔ نام ونسب بتادیں؟

جواب: عمروؓ بن غنمہ بن عدی۔ یہ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اصحاب بدر۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت عمروؓ بن غنمہ کب اسلام لائے اور کب حضورؐ سے

بیعت کی؟

جواب: حضرت عمروؓ بن عنمہ ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہو گئے تھے اور پھر اپنے بھائی حضرت ثعلبہؓ کے ساتھ بیعت عقبہ کبیرہ میں حضورؐ سے بیعت ہوئے مولانا ادریس کاندھلوی نے انہیں بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل نہیں کیا۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ سیرۃ المصطفیٰ)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن عنمہ انصاری نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ بدر کے بعد وہ تقریباً ہر غزوے میں شریک رہے ہوں گے لیکن غزوۂ تبوک کے موقع پر ان کا نام بھی نمایاں ہوا۔

(مغازی رسولؐ۔ طبقات۔ اسدالغابہ۔ جوامع السیر)

سوال: بتایئے غزوۂ تبوک میں حضرت عمروؓ بن عنمہ انصاری کیوں شرکت نہ کر سکے تھے؟

جواب: غزوۂ تبوک کو جیش العسر کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اس غزوے کے موقع پر مسلمانوں کی بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ جنگ ساز وسامان اور سواریاں اور دوسرا زادِراہ بھی کم تھا۔ حضرت عمروؓ بن عنمہ بھی ان صحابہؓ میں سے تھے جن کے پاس سواریاں نہیں تھیں۔ چنانچہ وہ جہاد میں شرکت سے محرومی کی بنا پر رونے لگے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آیت ۹۲ نازل فرما کر انہیں اس مجبوری کی بنا پر جہاد میں شریک نہ ہو سکنے کی اجازت دے دی۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ طبقات۔ المغازی)

حضرت عبیدؓ بن التیہان انصاری (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت عبیدؓ بن التیہان کا حسب و نسب بیان کر دیجئے؟

جواب: حضرت عبیدؓ بن التیہانؓ انصار کے قبیلے اوس کے خاندان بنی عبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض سیرت نگاروں کے مطابق وہ قبیلہ بلی سے تھے اور بنو عبدالاشہل کے حلیف تھے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ اصحاب بدر)

سوال: بتایئے حضرت عبیدؓ بن التیہان کب اسلام لائے اور آپ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔ ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے لیکن بہت سے سیرۃ نگاروں نے کہا ہے کہ وہ بیعت عقبہ کبیرہ میں شامل نہیں تھے بلکہ ان کے بھائی حضرت ابو الہیثمؓ بن التیہان نے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت عبیدؓ بن التیہان بدری صحابی تھے۔ وہ کب اور کس کے ہاتھوں شہید ہوئے؟

جواب: وہ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے اور بہادری سے لڑے۔ آخر عکرمہ بن ابی جہل نے انہیں شہید کر دیا۔ یہ بھی روایات ہیں کہ وہ تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ (تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عمیرؓ بن حارث بن ثعلبہ (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: بتایئے حضرت عمیرؓ بن حارث کو مقرن کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: ہجرت نبوی سے پانچ سال پہلے مدینے میں اوس اور خزرج کے قبیلوں کے درمیان جنگ بعاث ہوئی۔ اس میں حضرت عمیرؓ بن حارث بھی شریک

ہوئے۔ وہ اس موقع پر قیدیوں کو اکٹھا کرتے تھے اس لئے انہیں مقرن کہا جانے لگا۔ (اسدالغابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ تین سو اصحاب)

سوال: حضرت عمیرؓ بن حارث انصاری صحابی تھے۔ ان کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ اس لئے سلمی بھی کہلائے۔ اس سے پہلے کے سلسلہ نسب میں بنو حرام میں کعب سے بھی کہا جاتا ہے۔ (انساب الاشراف۔ مسلم ثقافت کا انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت عمیرؓ بن حارث سلمی کب اسلام لائے اور کب رسول اللہؐ سے بیعت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت عمیرؓ بن حارث سلمی نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: آپ کو بدری صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور آپ غزوہ احد میں بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ (المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

حضرت عقبہؓ بن عامر انصاری (بدری صحابی، سابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت عقبہؓ بن عامر کا حسب ونسب بتا دیں؟

جواب: انصاری قبیلے خزرج کے خاندان بنی حرام بن کعب سے ان کا تعلق تھا اور عامر بن نابی بن زید کے بیٹے تھے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت عقبہؓ بن عامر نے کب اسلام قبول کیا اور کب رسول اللہؐ کے دست اقدس پر بیعت کی؟

جواب: ۱۱ نبوی میں مکہ جا کر مسلمان ہوئے اور پھر ۱۲ نبوی میں دوبارہ مکہ جا کر بیعت کی۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عقبہؓ بن عامر انصاری نے کس انداز سے غزوۂ احد میں شرکت کی؟

جواب: اپنے آہنی خود کے اوپر سبز عمامہ سجا رکھا تھا جس کی وجہ سے دور سے نمایاں نظر آتے۔ (اسدالغابہ۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: حضرت عقبہؓ بن عامر نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتایئے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: دور صدیقی میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت قتادہؓ بن نعمان انصاری (بدری صحابی، سابقون الاولون انصار)

سوال: قبیلہ اوس کی شاخ بنوظفر سے تعلق تھا۔ حضورؐ نے ایک موقع پر انہیں کھجور کی ایک چھڑی دی تھی جو روشن قندیل بن گئی۔ نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدریؓ کے اخیافی بھائی حضرت قتادہ بن نعمان بن زید۔ ان کی والدہ انیسہؓ بنت قیس تھیں۔ (انساب الاشراف۔ اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت قتادہؓ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ کی کنیت کیا تھی؟

جواب: حضرت قتادہؓ بن نعمان انصاری کی کنیت ابوعمر بھی تھی اور ابوعبداللہ بھی۔

(استیعاب۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: ''الٰہی! اس آنکھ کو صاحب جمال بنادے'' رسول اللہؐ نے یہ دعا کس صحابیؓ کے لئے فرمائی تھی؟

جواب: بدری صحابی حضرت قتادہؓ بن نعمان کے لئے۔ جنگ احد میں ان کی آنکھ کا ڈھیلا باہر لٹک پڑا۔ حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے اسے ٹھیک جگہ پر رکھا اور یہ دعا فرمائی۔ یہ آنکھ پہلے سے زیادہ خوبصورت اور روشن ہوگئی۔

(موطاامام مالک۔ دارقطنی۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بتایئے غزوۂ احد کے بعد حضرت قتادہؓ نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: وہ عہد رسالت کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے وقت بنی ظفر کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔ غزوۂ حنین میں بھی وہ ثابت قدم رہے۔ جنگ موتہ کا بدلہ لینے والے لشکر میں بھی وہ شامل تھے۔

(المغازی۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت قتادہؓ بن نعمان نے کب وفات پائی؟

جواب: ۲۳ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت کے آخری سال میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۵ سال تھی اور انہوں نے اپنے پیچھے دو لڑکے عمر اور عبداللہ چھوڑے۔ (اصابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

حضرت قطبہؓ بن عامر (بدری صحابی، عقبی صحابی، سابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت قطبہؓ بن عامر نہ صرف انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے بلکہ اصحاب عقبہ میں بھی شامل تھے۔ بتایئے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: عقبہ کے مقام پر پہلی بار ایمان لانے والے چھ افراد میں حضرت قطبہؓ بھی تھے۔ ۱۱۔۱۲۔۱۳ نبوی میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر تینوں مرتبہ بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔

(تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت قطبہؓ بن عامر جنگ بدر سے لے کر تبوک تک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتایئے انہوں نے جنگ بدر کے موقع پر کیا کہا تھا؟

جواب: انہوں نے مسلمانوں اور قریش کی صفوں کے درمیان ایک پتھر پھینکا اور کہا: ”خدا کی قسم جب تک یہ پتھر نہ بھاگے گا میں میدان جنگ سے منہ نہ موڑوں گا۔“ پھر وہ بہادری سے لڑے۔ انہوں نے ایک کافر مالک بن عبداللہ تمیمی کو بھی گرفتار کیا۔ (اسدالغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: فتح مکہ کے دن حضرت قطبہؓ بن عامر کو کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں اپنے قبیلے بنوسلمہ کا علم اٹھانے کا اعزاز عطا کیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: ”جو آپؐ کا دین ہے، وہی میرا دین ہے۔“ بتایئے یہ الفاظ رسول اللہؐ سے کس صحابی نے کہے تھے؟

جواب: خزرج کی شاخ بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت قطبہؓ بن عامر انصاری نے۔ عہد جاہلیت میں بعض انصار گھرانوں میں یہ رسم تھی کہ احرام کی حالت میں دروازے کی بجائے۔ چھت پر سے کود کر گھر میں داخل ہوتے۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ احرام کی حالت میں باغ کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت قطبہؓ بن عامر بھی احرام باندھے آپؐ کے ساتھ اندر چلے گئے۔ رسول اللہؐ کے پوچھنے پر آپ نے یہ جواب دیا۔ اس پر سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۹ نازل ہوئی اور اس رسم کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہوگیا۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت قطبہؓ بن عامر نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے حضرت عثمان غنیؓ کے دور حکومت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسدالغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ انصار کے قبیلے بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ بتایئے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے اور بیعت عقبہ کبریٰ میں رسول اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: بتایئے حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں رسول اللہؐ نے آپ کو نوجوانوں کا سردار مقرر فرمایا۔ (المغازی۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت کعبؓ بن عمرو انصاری (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت کعبؓ بن عمرو کی کنیت ابوالیسر تھی۔ آپ کا تعلق خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: ۱۲ نبوی میں ۱۸ سال کی عمر میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور پھر ۱۳ نبوی میں عقبہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ کی والدہ کا نام نسیبہ بنت ازہر تھا وہ بھی بنو سلمہ سے تھیں۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: بدری صحابی حضرت کعبؓ بن عمرو چھوٹے سے قد کے تھے۔ بتایئے آپ نے غزوۂ بدر میں کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: آپ نہ صرف بہادری سے لڑے بلکہ قریش کے علمبردار عزیز بن عمیر سے علم چھین لیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے مشرکین کے ایک رئیس منبہ بن حجاج کو بھی قتل کیا اور رسول اللہؐ کے چچا حضرت عباسؓ کو بھی قیدی بنایا۔

(طبقات۔ اصحاب بدر۔ غزوۂ بدر۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: غزوہ بدر کے بعد حضرت کعبؓ بن عمرو تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے۔ بتایئے خلفائے راشدینؓ کے دور میں انہوں نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: جنگ صفین اور دوسری لڑائیوں میں حضرت علیؓ کی طرف سے شرکت کی۔ ان کی شہادت کے بعد گوشہ نشین ہو گئے۔ (مسند احمد۔ المغازی۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت کعبؓ بن عمرو نے کب وفات پائی؟

جواب: ۷۴ سال کی عمر میں امیر معاویہؓ کے دور میں انتقال فرمایا۔ وہ بدری صحابہؓ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ (مسند احمد۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت معاذؓ بن عفراءؓ انصاری (عقبی، بدری، انصاری سابقون الاوّلون)

سوال: حضرت معاذؓ بن عفراءؓ انصاری انصار کے سابقون الاوّلون میں سے ہیں۔ اور بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ ان کا حسب ونسب بتادیجئے؟

جواب: آپ کے والد حارث بن سواد بن مالک تھے اور والدہ کا نام عفراء انصاری تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو مالک بن نجار سے تھا۔ ان کے بارے میں اتفاق ہے کہ یہ دونوں عقبوں میں شامل رہے۔

(المغازی۔ طبقات۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: جنگ بدر میں مشرکین کے سردار ابوجہل کی پنڈلی پر تلوار چلانے والے صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: حضرت معاذؓ بن عفرا انصاری نے جنگ بدر میں ابوجہل کی پنڈلی پر تلوار چلائی جس سے وہ زخمی ہو کر گر پڑا۔ اس جنگ میں ان کے بھائی معوذؓ اور عوفؓ بھی شریک تھے۔ معاذؓ اور معوذؓ دونوں بھائیوں نے ابوجہل پر حملہ کیا تھا۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہ)

سوال: بتایئے ابوجہل کے زخمی ہونے پر حضرت معاذؓ پر کس مشرک نے حملہ کیا تھا؟

جواب: ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے جوابی حملہ کر کے حضرت معاذؓ کے شانے پر تلوار ماری جس سے ان کا بازو کٹ کر لٹکنے لگا۔ وہ اسی طرح جہاد میں مصروف رہے۔ جب لٹکتا ہوا بازو زیادہ حائل ہونے لگا تو اسے پاؤں کے نیچے رکھ کر خود الگ کردیا اور ایک بازو سے لڑتے رہے۔

(المغازی، اصحاب بدر۔ غزوۂ بدر۔ اعلام الاسلام)

سوال: حضرت معاذؓ بن عفراء نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ان کے سن وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ اکثر مؤرخین کا کہنا ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

حضرت معاذؓ بن عمروؓ بن جموع (انصاری، عقبی صحابی، بدری صحابی)

سوال: بتایئے کس صحابی کے والد اپنے قبیلے کے بت خانے کے متولی تھے؟

جواب: انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت معاذؓ بن انصاری کے والد حضرت عمروؓ بن جموع اپنے قبیلے کے بت خانے کے متولی تھے۔ حضورؐ نے انہیں قبول اسلام کے بعد اپنے قبیلے کا سردار بنادیا تھا۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت معاذؓ بن عمرو نے قبول اسلام کے بعد کب رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: آپ نے ۱۲ نبوی میں اسلام قبول کیا اور پھر ۱۳ نبوی میں عقبہ کبیرہ میں شرکت کی۔

(طبقات۔ سیرت سرور عالمؐ۔ رحمۃ للعالمین)

سوال: حضرت معاذؓ بن عمروؓ اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے۔ وہ دوسرے نوجوانوں کے ساتھ مل کر کیا کرتے تھے؟

جواب: وہ اپنے قبیلے کے دوسرے مسلمان نوجوانوں کے ساتھ مل کر بت خانے کے اور اپنے والد کے بت توڑ دیا کرتے تھے یا ان کا حلیہ بگاڑ دیتے۔

(اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: بدری صحابی حضرت معاذؓ بن عمرو نے جنگ بدر میں کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: انہوں نے حضرت معاذؓ بن عفراء کے ساتھ مل کر (معاذ اور معوذ بن عفراء دونوں بھائیوں نے مل کر) ابوجہل کو قتل کیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

حضرت معقلؓ بن المنذر انصاری (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: بتائیے حضرت معقلؓ بن منذر کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور کب اسلام لائے؟

جواب: آپ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھے۔ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصحاب بدر۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت معقلؓ نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: بدری صحابی حضرت معقلؓ بن منذر انصاری جنگ احد میں بھی شریک تھے۔

(اصحاب بدر۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت مَعْنؓ بن عدی (بدری، عقبی صحابی، انصاری)

سوال: حضرت معنؓ بن عدی ۱۲ نبوی میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کی کوششوں سے مسلمان ہوئے۔ بتائیے آپ نے کب حضورؐ سے بیعت کی؟

جواب: ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کا شرف حاصل کرنے والے لوگوں میں بعض سیرت نگاروں نے حضرت معنؓ بن عدی کا نام بھی شامل کیا ہے۔ جبکہ بعض

نے انہیں عقبی صحابی نہیں تسلیم کیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ۔ سیرت سرور عالم)

سوال: حضرت معنؓ بن عدی کے بڑے بھائی حضرت عاصمؓ بن عدی بنو عجلان کے سردار تھے۔ حضرت معنؓ کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: وہ قبیلہ قضاعہ کے خاندان بلی سے تھے اور یہ قبیلہ اوس کے خاندان بنو عمرو بن عوف کا حلیف تھا۔ حضرت معنؓ زمانہ جاہلیت میں ہی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ طبقات)

سوال: بتایئے کس صحابی کو حضورؐ نے حضرت معنؓ بن عدی کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت عمر فاروقؓ کے بڑے بھائی حضرت زیدؓ بن خطاب کو حضرت معنؓ بن عدی کا دینی بھائی بنایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ محبر جرجی)

سوال: بدری صحابی حضرت معنؓ بن عدی تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ بتایئے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا۔ اس عرصے میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر خونریز جنگ لڑی گئی۔ اس موقع پر حضرت خالدؓ بن ولید اسلامی لشکر کی قیادت کر رہے تھے۔ حضرت معنؓ بن عدی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(الفاروق۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت مسعودؓ بن یزید انصاری (انصاری عقبی صحابی)

سوال: بتایئے حضرت مسعودؓ بن یزید کب اسلام لائے اور کب بیعت کی؟

جواب: حضرت مسعودؓ بن یزید انصاری ہجرت سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ اور آپ نے ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کی۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت نہیرؓ بن الہیثم (عقبی/انصاری)

سوال: حضرت نہیرؓ بن الہیثم کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: آپ کا نام نہیر بن الہیثم بن نابی تھا اور انصار کے قبیلے اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت نہیرؓ بن الہیثم نے کب اسلام قبول کیا اور رسول اللہؐ کے دست اقدس پر بیعت کی؟

جواب: وہ اوس کی شاخ آل سواف بن قیس سے تھے اور بیعت عقبی کبریٰ میں شریک ہوئے۔ (سیرۃ النبیؐ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت سرور عالمؐ)

حضرت نعمانؓ بن عمرو انصاری

(عقبی صحابی/بدری صحابی/خوش مزاج ظریف الطبع)

سوال: حضرت نعمانؓ بن عمرو کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت نعمانؓ یا نعیمانؓ کی کنیت ابو عمرو تھی۔ انصاری تھے اور خزرج کے خاندان بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عطیہ تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت نعمانؓ بن عمرو کب مسلمان ہوئے اور کب رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ بعض سیرت نگاروں نے بیعت عقبہ کبیرہ میں شامل نہیں کیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت نعمانؓ بن عمرو کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ بدر کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمرکاب رہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ۔ جوامع السیر۔ استیعاب)

سوال: حضرت نعمانؓ بن عمرو بڑے خوش مزاج اور ظریف الطبع شخص تھے۔ بتایئے انہوں نے حضرت سویبطؓ کے ساتھ کیا مذاق کیا؟

جواب: حضرت نعمانؓ بن عمرو نے حضرت سویبطؓ بن سعد عبدری کو مذاق میں ہی غلام بنا کر بیچ دیا۔ بعض روایات میں اس کے الٹ بھی آیا ہے تاہم پہلے والی روایت زیادہ صحیح ہے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے کون سے صحابی رسول اللہؐ کو ہر موسم کا پھل کھلایا کرتے تھے اور کس طرح؟

جواب: جب بھی مدینے میں کوئی نیا پھل آتا تو دوکاندار سے ادھار خریدلاتے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں ہدیۃً پیش کردیتے۔ پھر جب دکاندار پھل کی قیمت کا مطالبہ کرتا تو اسے رسول اللہؐ کے پاس لے آتے اور عرض کرتے، حضورؐ اس پھل کی قیمت ادا کردیجئے۔ آپؐ فرماتے، وہ تو ہدیہ تھا۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو عرض کرتے، یارسولؐ اللہ! میرے دل نے چاہا تھا کہ نیا پھل سب سے پہلے آپ کھائیں۔ مگر میرے پاس پیسے نہیں تھے۔ رسول اللہ مسکرادیتے اور قیمت ادا فرمادیتے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ تین سو اصحابؓ)

حضرت ہانیؓ بن نیار انصاری

عقبی صحابی، بدری صحابی، سابقون الاولون انصار

سوال: حضرت براءؓ بن عازب کے ماموں تھے اور اپنی کنیت ابوبردہ سے مشہور تھے۔ نام ونسب بتادیں؟

جواب: حضرت ہانیؓ بن نیار نام تھا اور تعلق قبیلہ بلی سے تھا۔ ان کا قبیلہ اوس کے

خاندان بنو حارثہ کا حلیف تھا۔ (انساب الاشراف۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبردہ ہانی بن نیار بہت اچھے شہسوار تھے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں شریک ہوئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ جوامع السیر۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ہانیؓ بن نیار نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: آپ تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمرکاب رہے۔ بدر میں مشرکین مکہ کا مشہور بہادر جبار بن سفیان ان کے ہاتھوں قتل ہوا۔ غزوہ احد میں ان کے پاس بھی گھوڑا تھا۔ (استیعاب۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: فتح مکہ کے وقت بنو حارثہ کا علم حضرت ابوبردہ ہانیؓ بن نیار کے پاس تھا۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے چاروں خلفائے راشدینؓ کی بیعت کی۔ وہ حضرت علی کے پرجوش حامیوں میں سے تھے۔ امیر معاویہؓ کے دور میں ۴۱ یا ۴۵ ہجری میں وفات پائی۔ (اصحاب بدر۔ استیعاب۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ انصاری (انصاری صحابی، عقبی صحابی، بدری صحابی)

سوال: بتایئے حضرت یزید بن ثعلبہ انصاری کس بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: انہوں نے بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ کبیرہ دونوں میں رسول اللہؐ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ۱۲ ہجری اور ۱۳ ہجری میں عقبہ میں حضورؐ کے دست مبارک پہ بیعت کرنے والے صحابی حضرت یزید بن ثعلبہ کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: آپ انصار کے قبیلے بلی سے تعلق رکھتے تھے اس لئے بلوی بھی کہلائے۔ یہ قبیلہ مدینہ میں بنی عوف بن خزرج کا حلیف تھا۔

(انصار صحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ استیعاب)

سوال: حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ کی کنیت ابو عبدالرحمن اور ابو عبداللہ تھی۔ آپ نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: آپ اصحاب بدر میں سے تھے اور غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ کسی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہیں تھے۔

(اصحاب بدر۔ نبی کریمؐ کی معاشی زندگی۔ سیرۃ النبیؐ)

حضرت یزیدؓ بن عامر انصاری (بدری/عقبی/انصاری)

سوال: قبیلہ خزرج کی شاخ بنی سلمہ کے حضرت یزیدؓ بن عامر انصاری کو کب اسلام کی دولت نصیب ہوئی اور آپ نے کس بیعت میں شرکت کی؟

جواب: یہ نامور صحابی حضرت قطبہؓ بن عامر کے بھائی تھے اور ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ انہیں ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ کا شرف حاصل ہوا۔

(طبقات۔ سیرت سرور عالمؐ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرۃ النبیؐ)

سوال: بتایئے حضرت یزید بن عامر کن غزوات نبوی میں رسول اللہؐ کے ہمرکاب رہے؟

جواب: غزوۂ بدر اور احد میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔ ان کے بعد کے حالات کتب میں نہیں ملتے۔ (اصحاب بدر۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ طبقات)

حضرت یزیدؓ بن حرام انصاری (عقبی صحابی/انصاری)

سوال: بتایئے حضرت یزید بن حرام کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: حضرت یزیدؓ بن حرام انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت یزیدؓ بن حرام نے کب رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: انہیں حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کے موقع پر حاصل ہوا۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت یزیدؓ بن منذر انصاری (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت یزیدؓ بن منذر کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت یزیدؓ بن منذر نے جنگ احد میں بھی شرکت کی۔ بتائیں ان کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: ہجرت کے بعد رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت عامرؓ بن ربیعہ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

دیگر سابقون الاولون اور ہجرت تک کے انصار صحابہؓ

حضرات

ابو ایوب انصاری، ابو اسید مالک، ابو دجانہ، ابو لبابہ رفاعہ عبدالمنذر، ابو امامہ اسعد، ابو بردہ ہانی، ابو عبدالرحمٰن بن یزید، ابو عبس عبدالرحمٰن بن جبیر، ابو عمارہ براء، ابو مسعود عقبہ، ابو ضیاح، ابو عقیل، اربع بن زید، ابو سلیط، ابو عمرہ بشیر، انس بن مالک، انیس بن قتادہ، ایاس بن معاذ، براء بن مالک، بشیر بن سعد، جلیبیب، جابر بن عبداللہ بن عمرو، حارث بن صمہ، حارث بن حاطب، حارث بن خزمہ، حارث بن نعمان، حارث بن قیس، حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن

ربیع، حرام بن ملحان، حباب بن منذر، حنظلہ بن ابی عامر، حسیل بن یمان، حارثہ بن سراقہ، خالد بن عمرو، خوات بن جبیر، خالد بن قیس، خبیب بن عدی، خدیج بن سلامہ، خزیمہ بن ثابت، خلاد بن سوید، ذکوان بن عبدقیس، رافع بن مالک، رافع بن خدیج، رافع بن مجدہ، رفاعہ بن عمرو، رفاعہ بن رافع، رفاعہ بن وقش، زید بن اسلم، زیاد بن لبید، زیاد بن سکن، زید بن ثابت، زید بن وقشہ، زید بن ارقم، سعد بن عبادہ، سعد بن زید، سعد بن زید زرقی، سعد بن ربیع، سعد بن خیثمہ، سعد بن معاذ، سعد بن مالک خدری، سعد بن عبید، سلمہ بن سلامہ، سلمہ بن اسلم، سلیم بن عمرو، سنان بن صیفی، سالم بن عمیر، سمرہ بن جندب، سعید بن صامت، سہیل بن حنیف، سہل بن سعد، سہل بن عتیک، صیفی بن سواد، ضحاک بن حارثہ، طفیل بن مالک، طلحہ بن براء، ظہیر بن رافع، عاصم بن ثابت، عاصم بن عدی، عباد بن قیس، عباد بن بشر، عبادہ بن صامت، عبداللہ بن انیس، عبداللہ بن جبیر، عبداللہ بن رواحہ، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن عتیک، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن سلمہ، عبس بن عامر، عتبان بن مالک، عثمان بن حنیف، عقبہ بن وہب، عقبہ بن اسید، عقبہ بن عمرو، عمارہ بن زیادہ شہیل، عمارہ بن حزم، عامر بن عبداللہ، عمرو بن جموح، عمرو بن حارث، عمرو بن غنمہ، عمرو بن غزیہ، عمیر بن حارث، عوف بن حارث، عویم بن ساعدہ، عبید بن التیہان، عبداللہ بن سہل، عبید بن اوس، عبداللہ بن طارق، عبید بن ابی عبید، عاصم بن قیس بن ثابت، عمرو بن اخطب، عمرو بن ثابت، فروہ بن عمرو، فضالہ بن عبید، قطبہ بن عامر، قیس بن ابی صعصعہ، قیس بن سعد، کعب بن مالک، کعب بن عجرہ، کعب بن عمرو، کلثوم بن الہدم، مالک بن سنان، محمد بن مسلمہ، محیصہ بن مسعود، معاذ بن جبل، مظہر بن رافع، معاذ بن حارث، معقل بن عفراء، معقل بن منذر، معن بن عدی، منذر بن عمرو، منذر بن محمد، مسعود بن یزید، مسعود بن سعد، محمود بن مسلمہ، مصعب بن عبیدہ، مصعب بن قیش، مبشر بن عبدالمنذر، نسیر بن الہیثم، نعمان بن عمرو، نعمان الاعرج، نعمان بن مالک، ہلال بن امیہ، ثانی بن نیار، یزید بن ثعلبہ، یزید بن حرام، یزید بن عامر، یزید بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت انیس رضی اللہ عنہ بن قتادہ انصاری (بدری، انصاری)

سوال: بدری صحابی حضرت انیس رضی اللہ عنہ بن قتادہ کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ان کے والد کا نام قتادہ بن ربیعہ تھا۔ وہ انصار کے قبیلے اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی اہلیہ کا نام خنساء بنت خذام الاسدیہ تھا۔

(طبقات۔ انساب۔ سیر الصحابہؓ۔ انصار صحابہ۔ اصحاب بدرؓ)

سوال: حضرت انیسؓ بن قتادہ انصاری نے جنگ بدر کے بعد کس جنگ میں حصہ لیا؟

جواب: آپ شرکائے احد میں بھی شمار کئے جاتے ہیں۔

(المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدرؓ)

حضرت ثعلبہؓ بن حاطب انصاری (بدری صحابی/انصاری صحابی)

سوال: حضرت ثعلبہؓ بن حاطب نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی غزوۂ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ بعض دوسرے غزوات میں بھی شرکت کی روایات ملتی ہیں۔ وہ دور عثمانی میں کسی وقت انتقال کر گئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصحاب بدر)

حضرت جلیبیبؓ (انصاری/خوش مزاج/پست قد)

سوال: ''سات کو قتل کر کے قتل ہوا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔'' بتائیے یہ الفاظ حضورؐ نے کس کے بارے میں فرمائے تھے؟

جواب: حضرت جلیبؓ یا جلیبیبؓ کے بارے میں۔ ایک غزوۂ میں ان کی شہادت کے موقع پر آپ نے فرمایا۔ پھر اپنے ہاتھوں پر ان کے جسد کو اٹھا کر لائے اور بغیر غسل دیئے قبر کھدوا کر اپنے دست مبارک سے دفن کیا۔ وہ پست قد تھے

لیکن طبیعت میں مزاح بہت تھا۔ آپؐ ان پر بے حد شفقت فرماتے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ صحیح مسلم۔ مسند احمد)

حضرت حارثؓ بن صمہ (حافظ، انصاری، سابقون الاولون انصار، شاعر)

سوال: حضرت حارثؓ بن صمہ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے ہی ۱۱ یا ۱۲ نبوی کے دوران مسلمان ہوئے۔

(انساب الاشراف۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت صہیب رومیؓ کو حضرت حارثؓ بن صمہ کا مواخاتی بھائی بنایا۔ بتایئے وہ غزوۂ بدر میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: غزوۂ بدر کیلئے روانگی کے وقت وہ بھی حضورؐ کے ساتھ تھے راستے میں روحاء کے مقام پر انہیں چوٹ لگ گئی اور وہ لڑنے کے قابل نہ رہے۔ رسول اللہؐ نے انہیں واپس بھیج دیا۔ آپؐ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت حارثؓ بن صمہ نے جنگ احد میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور مشرکین کے ایک بہادر عثمان بن عبداللہ کو قتل کیا۔ حضرت حارثؓ شہید کب ہوئے تھے؟

جواب: ۴ ہجری میں حضورؐ نے ابو عامر کی درخواست پر ستر مبلغین کو بھیجا تھا ان میں حضرت حارثؓ بن صمہ بھی تھے۔ بیر معونہ کے مقام پر حضرت حارثؓ اور حضرت عمروؓ بن امیہ مویشی چرانے گئے تو بنو عامر کے سردار عامر بن طفیل نے بعض مشرک قبائل کو ساتھ ملا کر مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ حضرت حارثؓ اور حضرت عمروؓ واپس آئے۔ ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر تلواریں سونت لیں اور

دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت حارثؓ بن صمہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت حارثؓ بن خزمہ انصاری (بدری صحابی انصاری صحابی)

سوال: بتایئے حضرت حارثؓ بن خزمہ انصاری نے کب اسلام قبول کیا؟ اور حضورؐ نے کس صحابی کو ان کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: آپ ہجرت نبوی کے کچھ عرصہ پہلے یا فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ رسول اللہؐ نے مواخاۃ قائم کرتے وقت انہیں حضرت ایاسؓ بن بکیر کا دینی بھائی بنایا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حارثؓ بن خزمہ کی کنیت ابو بشیر تھی۔ ان کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان قواقلہ سے تھا جو اوس کے خاندان بنو عبد الاشہل کا حلیف تھا۔ (اصحاب بدر۔ اصابہ۔ استیعاب۔ انساب الاشراف)

سوال: بدری صحابی حضرت حارثؓ بن خزمہ انصاری نے کن دوسرے غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: عہد رسالت کے تمام غزوات میں حضرت حارثؓ بن خزمہ انصاری بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ (اصحاب بدر۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہؐ کی اونٹنی گم ہو گئی تو سب سے پہلے اونٹنی کو کون سے صحابی پکڑ کر لائے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو اونٹنی کی خبر دی تو چند صحابہؓ اس طرف روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت حارثؓ بن خزمہ نے اونٹنی کو پکڑا اور رسول اللہؐ کے پاس لے آئے۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بعض تو ہم پرست لوگوں نے اونٹوں کے گلے میں بالوں کے پٹے ڈال رکھے تھے۔ حضورؐ کو علم ہوا تو کس صحابی کو اتارنے کے لئے روانہ فرمایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت حارثؓ بن خزمہ انصاری سے فرمایا کہ تمام اونٹوں کے گلوں سے بالوں کے پٹے اتار دیئے جائیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ ستر ستارے)

سوال: بتایئے انصاری صحابی حضرت حارثؓ بن خزمہ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ ۴۰ ہجری میں حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں ۶۷ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت خواتؓ بن جبیر انصاری (بدری / انصاری / شاعر)

سوال: ابو عبداللہ اور ابو صالح کنیت تھی اور شہید احد حضرت عبداللہؓ بن جبیر کے بھائی تھے۔ نام ونسب بتادیں؟

جواب: آپ قبیلہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے۔ والد کا نام جبیر بن نعمان تھا۔ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیر صحابہ۔ اصابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت خواتؓ بن جبیر نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا لیکن وہ بدری صحابی کہلائے۔ کیوں؟

جواب: وہ جنگ بدر میں حصہ لینے کے لئے لشکر اسلام کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ابھی صفراء پہنچے تھے کہ ان کے پاؤں میں پتھر لگا جس سے وہ زخمی ہو گئے اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔ رسول اللہؐ نے انہیں علاج کے لئے مدینہ واپس بھیج دیا۔ واپسی پر آقاؐ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدر۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خواتؓ بن جبیر بہت اچھے شاعر بھی تھے۔ بتایئے آپ کب ساری

رات شعر سناتے رہے تھے؟

جواب: وہ نہایت خوش الحان شاعر تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح اور حضرت خواتؓ بن جبیر انصاری اکٹھے حج کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت عمرؓ کے کہنے پر انہوں نے ساری رات اپنے اشعار سنائے۔ (اصابہ۔ سوشیدائیؓ)

سوال: حضرت خواتؓ بن جبیر جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے حامی تھے۔ بتایئے انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: وہ ۴۰ ہجری میں ۷۴ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ اپنے پیچھے ایک لڑکا صالح چھوڑا وہ چند حدیثوں کے بھی راوی ہیں۔

(صحیح بخاری۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت رافعؓ بن عنجدہ انصاری (بدری صحابی، انصاری صحابی)

سوال: حضرت رافعؓ بن عنجدہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھے۔ ان کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: ان کے والد کا نام عبدالحارث تھا لیکن والدہ عنجدہ کی وجہ سے مشہور تھے۔ انہیں بعض روایات میں رافع بن عنترہ یا رافع بن عجرہ بھی بتایا گیا ہے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ اصحاب بدر)

سوال: بدری صحابی حضرت رافعؓ بن عنجدہ ہجرت کے فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ بتایئے انہوں نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: وہ غزوۂ بدر کے علاوہ غزوہ احد اور خندق میں بھی بہادری سے لڑے۔

(المغازی۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت رافعؓ بن مالک انصاری

(بدری صحابی رعقبی صحابی رسابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت رافعؓ بن مالک انصاری سب سے پہلے اسلام لانے والے چھ افراد میں سے ہیں۔ آپ نے حضورؐ کے دست اقدس پر کتنی مرتبہ عقبہ میں بیعت کی؟

جواب: آپ نے عقبہ میں تین مرتبہ بیعت کی۔ ۱۱ نبوی میں چھ افراد میں شامل تھے۔ ۱۲ نبوی میں بارہ افراد نے بیعت کی اور ۱۳ نبوی میں بہتر افراد میں بھی حضرت رافعؓ بن مالک شامل تھے۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ محمد رسول اللہؐ۔ اسد الغابہ۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: انصار کے سابقون الاولون میں حضرت رافعؓ بن مالک بھی تھے۔ ان کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: حضرت رافعؓ بن مالک خزرج کی شاخ بنو زریق سے تھے۔ ان کی کنیت ابو رفاعہ اور ابو مالک تھی۔ والدہ کا نام معاویہ بنت عجلان تھا۔ وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ تیر اندازی اور تیراکی میں ماہر ہونے کی وجہ سے کامل کے لقب سے پکارے جاتے۔ ان کی بیوی ام مالکؓ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی اخیافی بہن اور صحابیہ تھیں۔ (سیرت احمد مجتبیٰ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت رافعؓ بن مالک کو بیعت عقبہ ثانیہ میں کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: رسول اللہؐ نے بارہ نقیب مقرر فرمائے تو ان کو اپنے قبیلے بنی زریق کا نقیب مقرر فرمایا۔ (طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ صحابہ۔ مدارج النبوۃ)

سوال: ۱۲ نبوی تک حضورؐ پر جتنا قرآن نازل ہوا تھا وہ سب سے پہلے کس انصاری

صحابی نے لکھا؟

جواب: حضرت رافعؓ بن مالک اس وقت تک نازل شدہ قرآن کو لکھ کر مدینہ لے آئے اور وہاں کے لوگوں کو سنایا۔ (تاریخ طبری۔ اسدالغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: مدینہ میں تمام مسجدوں سے پہلے بنو رزیق کی مسجد میں قرآن پڑھا گیا۔ اسے پڑھنے والے کون تھے؟

جواب: حضرت رافعؓ بن مالک انصاری نے اس مسجد میں لکھا ہوا قرآن پڑھ کر سنایا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت رافعؓ بن مالک کونسی سورۃ مدینہ طیبہ لے گئے تھے؟

جواب: سورۃ یوسف یا سورۃ طٰہٰ کو لکھ کر مدینہ منورہ لے گئے اور دوسرے مسلمانوں کو سنایا۔ (سیرۃ النبیؐ۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت رافعؓ بن مالک انصاری کے بدری صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ بتایئے آپ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: غزوۂ احد ۳ ہجری میں آپ مشرکین مکہ کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(المغازی۔ اسدالغابہ۔ استیعاب۔ حیاۃ الصحابہؓ)

حضرت زیدؓ بن اسلم انصاری (بدری صحابی/انصاری صحابی)

سوال: اسلم بلوی کے اس صحابی بیٹے کا نام ونسب بتادیں جنہیں بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت زیدؓ بن اسلم بن ثعلبہ۔ ان کا تعلق قبیلہ بلی سے تھا لیکن اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف کا حلیف ہونے کی وجہ سے بلوی بھی کہلاتے اور انصاری بھی۔

(انساب الاشراف۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت زیدؓ بن اسلم انصاری نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب شہادت پائی؟

جواب: بعض سیرۃ نگاروں کے مطابق وہ جنگ احد میں بھی شامل ہوئے اور پھر طلیحہ بن خویلد اسدی کے ہاتھوں جنگ بزاخہ میں شہید ہوئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے دور تک زندہ تھے اور جنگ صفین میں ان کی طرف سے شریک ہوئے۔ (اصابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ تین سو اصحاب)

حضرت زیادؓ بن سکن (سابقون الاولون انصار، بدری صحابی)

سوال: انصار کے سابقون الاولون حضرت زیادؓ بن سکن کس قبیلے سے تھے؟

جواب: وہ اوس کے خاندان بنو عبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ ج ا ص ب)

سوال: ابن الکلبی کے بقول حضرت زیادؓ بن سکن بدری صحابی تھے۔ وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں شدید زخمی ہو کر گر پڑے۔ رسول اللہؐ نے اپنے قدموں سے ٹیک لگا کر بٹھایا۔ اسی حالت میں شہید ہو گئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

حضرت زیدؓ بن دثنہ (انصاری، بدری صحابی)

سوال: حضرت زیدؓ بن دثنہ انصاری خزرج کے خاندان بنو بیاضہ سے تھے اور بدر واحد میں شریک ہوئے۔ بتائیے وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: ہجرت نبوی کے قریبی زمانے میں اسلام لانے والے یہ صحابی قبیلہ عضل وقارہ کی طرف تبلیغ کے لئے جانے والے چھ سات یا دس صحابہ میں شامل تھے۔ رجیع کے مقام پر اس قبیلے کے لوگوں نے غداری کی۔ سو تیر اندازوں نے حملہ کر کے

حضرت زیدؓ بن دثنہ اور حضرت خبیبؓ بن عدی کے سوا سب کو شہید کر دیا۔ ان دونوں کو گرفتار کر کے مکہ لے گئے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ المغازی۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت زیدؓ بن دثنہ کو کس نے خریدا؟

جواب: امیہ بن خلف کے بیٹے صفوان نے اپنے باپ کے قتل کے بدلے میں انہیں خرید کر اپنے غلام قسطاس کی حراست میں دے دیا اور فیصلہ ہوا کہ اشہر حرم گزرنے پر انہیں سولی پہ چڑھایا جائے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ زاد المعاد)

سوال: "تجھ کو خدا کی قسم! سچ سچ بتانا، کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تمہاری جگہ محمد کی گردن ماری جائے اور تم اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم رہو۔" یہ الفاظ کس صحابی سے کہے گئے اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: صفوان نے حضرت زیدؓ بن دثنہ سے یہ الفاظ کہے اور انہوں نے جواب دیا: "خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ محمدؐ کے پائے اقدس میں کانٹا چبھے اور میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا رہوں۔" اس کے بعد مشرکین نے انہیں بھی سولی پر چڑھا کر نیزوں سے جسم کو چھید ڈالا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

حضرت سعدؓ بن زید زرقی انصاری (بدری صحابی، انصاری صحابی)

سوال: حضرت سعدؓ زرقی انصاری کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: آپ کے والد کا نام زید بن فاکہ تھا اور آپ خزرج کے خاندان زریق سے تعلق رکھنے کی وجہ سے زرقی کہلائے۔ ان کا نام سعد یا اسعد بھی آیا ہے۔

(انصار صحابہ۔ انساب الاشراف۔ اصحاب بدر)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ یا اسعدؓ بن زید زرقی نے سب سے پہلے کس غزوے میں

حصہ لیا؟

جواب: آپ نے غزوہ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوکر بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ اصابہ)

حضرت سعدؓ بن معاذ (انصاری/بدری)

سوال: بتایئے کن صحابیؓ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے تھے؟

جواب: قبیلہ اوس کے رئیس صدیق انصار حضرت سعدؓ بن معاذ کے جنازے میں۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ شمع پروانے)

سوال: مدینہ منورہ قبیلہ اوس کی شاخ بنو عبدالاشہل کے سردار حضرت سعد کا نام ونسب بتادیجئے؟

جواب: آپ کی کنیت ابی عمرو تھی اور دادا کا نام نعمان بن امراء القیس۔

(اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ استیعاب)

سوال: کن صحابیؓ کے اسلام لانے پر پورا قبیلہ ایک ہی دن میں مسلمان ہوگیا تھا؟

جواب: انصاری صحابی حضرت سعدؓ بن معاذ اپنے قبیلے بنو عبدالاشہل کے سردار تھے۔ وہ رسول اللہؐ پر ایمان لے آئے اور جب قبیلے میں اس کا اعلان کیا تو بیشتر افراد نے اسلام قبول کرلیا۔ اور شام ہونے تک سارا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔ اور تکبیر کے نعرے بلند ہونے لگے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ حضرت سعدؓ بن معاذ کے خاندان کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضرت سعد کی وجہ سے سارا خاندان اسلام لایا اس لئے رسول اللہؐ ان کے خاندان بنو عبدالاشہل کو انصار کے دو بہترین گھرانوں میں سے ایک گھرانہ

قرار دیتے تھے۔ دوسرا گھرانہ بنو نجار کا تھا جو پہلے اسلام لایا۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے مدینہ میں رسول اللہؐ نے کس صحابی کو حضرت سعدؓ بن معاذ کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مواخات قائم کی تو حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ ایک اور روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ کو حضرت ابوعبیدہؓ کا مواخاتی بھائی بنایا تھا۔ ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو حضرت سعدؓ بن معاذ کا دینی بھائی بنایا تھا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ صحیح مسلم۔ اسد الغابہ)

سوال: جنگ بدر کے موقع پر حضورؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا تو بہت سے صحابہؓ نے پرجوش تقریریں کیں۔ بتایئے حضرت سعدؓ بن معاذ نے کیا کہا؟

جواب: آپؓ نے عرض کیا: ''یارسول اللہؐ! ہم آپؐ پر ایمان لائے اور آپؐ کی رسالت کی تصدیق کی، آپؐ کی فرمانبرداری کا عہد کیا، پس جو بھی مرضی مبارک ہو کیجئے۔ رب اکبر کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دیں گے تو ہم کود جائیں گے۔ ہمارا ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ انشاء اللہ آپؐ ہمیں میدان جنگ میں ثابت قدم پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو ٹھنڈک پہنچائے۔''

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوۂ بدر میں حضورؐ نے حضرت سعدؓ کو اپنے دست مبارک سے قبیلہ اوس کا علم دیا تھا۔ بتایئے غزوۂ احد میں انہیں کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آستانہ نبوت کی پاسبانی کا شرف حاصل ہوا۔ وہ ان چند صحابہؓ میں سے تھے جو انتشار کے وقت میدان جنگ میں آخر وقت تک ثابت قدم رہے۔

(طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ استیعاب۔ المغازی)

سوال: بتایئے غزوۂ احد میں حضرت سعدؓ بن معاذ کے خاندان عبدالاشہل کو اور کیا اعزاز ملا؟

جواب: اس خاندان کے ایک شخص عمرو بن ثابت (اصیرم عبدالاشہل) نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ جنگ احد کے موقع پر شہر سے باہر تھے۔ واپس آئے تو رسول اللہؐ اور تمام صحابہؓ کے مدینہ سے باہر تشریف لے جانے کا علم ہوا اور پتہ چلا کہ مشرکین مکہ اہل مدینہ سے لڑنے آئے ہیں۔ ان کی طبیعت نے جوش مارا۔ جنگی ہتھیار سجا کر گھوڑے پر بیٹھے اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہوگئے۔ آقاؐ سے پوچھا: "جنگ شروع ہونے والی ہے۔ یہ فرمایئے کہ پہلے اسلام قبول کروں یا اللہ کی راہ میں لڑوں۔" رسول اللہؐ نے فرمایا: "دونوں کام کرو۔ پہلے اسلام قبول کرو۔ اور پھر راہ خدا میں لڑو۔" عرض کی: "اے اللہ کے رسولؐ میں نے ایک رکعت نماز بھی نہیں پڑھی۔ اگر لڑائی میں مارا گیا تو کیا میری مغفرت ہوجائے گی۔" آپؐ نے فرمایا: "ہاں اسلام لانے سے پہلے کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا غفور ورحیم ہے۔" چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ پھر دیوانہ وار لڑتے ہوئے شدید زخمی ہوگئے۔ اسی حالت میں گھر لائے۔ اور کچھ ہی اثنا میں وہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن معاذ کے قبیلے سے تعلق رکھنے والے حضرت اصیرمؓ عبدالاشہل کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: "اس نے عمل تھوڑا کیا لیکن اجر زیادہ پایا۔"

(سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ ضیاء النبیؐ)

سوال: جنگ خندق کے موقع پر حضورؐ نے بنو غطفان سے کیوں صلح کرنی چاہی تھی؟

جواب: بنو غطفان کے لیڈروں کو مشرکین مکہ سے الگ کرنے کے لئے آپؐ نے ان کے سرداروں کو بلا کر ان سے صلح کی گفتگو فرمائی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بنو غطفان نے صلح کے لئے کیا شرط پیش کی تھی؟ اور حضورؐ کا کیا ردعمل تھا؟

جواب: سرداروں نے کہا کہ وہ اس شرط پر واپس جائیں گے کہ اہل مدینہ اپنے پھلوں کی پیداوار کا ایک تہائی ہمیں دے دیں۔ رسول اللہؐ کا خیال تھا کہ اس شرط پر فیصلہ ہو جائے تو اہل مدینہ بنو غطفان کی لوٹ مار سے بچ جائیں گے۔ تاہم آپؐ نے انصار سے مشورہ ضروری سمجھا۔ (المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ زادالمعاد)

سوال: انصار صحابہؓ کے رئیسوں نے اس شرط کے بارے میں رسول اللہؐ سے کیا کہا؟

جواب: قبیلہ اوس کے رئیس حضرت سعدؓ بن معاذ اور قبیلہ خزرج کے رئیس حضرت سعدؓ بن عبادہ نے کہا: ''یارسول اللہؐ آپؐ جو فرمارہے ہیں یہ اللہ کا حکم ہے جس کو ماننے کے ہم پابند ہیں یا حضورؐ ہمیں بچانے کے لئے یہ تجویز فرمارہے ہیں۔''

(سیرت ابن ہشام۔ الرحیق المختوم۔ ضیاء النبی)

سوال: رسول اللہؐ نے انصار سرداروں کو پوچھنے پر کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا حکم نہیں بلکہ تم لوگوں پر مشرکین کا دباؤ کم کرنے کے لئے میں ایسا کررہا ہوں۔ کیونکہ سارے عرب نے متحد ہوکر تم پر یلغار کردی ہے۔'' (سیرت ابن ہشام۔ الرحیق المختوم۔ ضیاء النبی)

سوال: انصار مدینہ کے سرداروں نے اپنی وفاداری کا اعلان کرتے ہوئے رسول اللہؐ سے کیا عرض کیا؟

جواب: حضرت سعدؓ بن معاذ اور حضرت سعدؓ بن عبادہ نے ایک زبان ہوکر کہا: ''یارسول اللہؐ! اگر آپؐ ہمیں صرف بچانے کی خاطر یہ معاہدہ کررہے ہیں تو

ہماری استدعا ہے کہ یہ شرط کسی صورت میں نہ مانیں۔ بنو غطفان تو ہم سے اس وقت بھی بطور خراج کھجور کی ایک گٹھلی تک نہ لے سکے جب ہم مشرک تھے۔ اور اب جبکہ ہمیں اللہ اور اللہ کے رسولؐ پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہے یہ ہم سے کیا خراج لیں گے۔ ہمارے اور ان کے درمیان اب صرف تلوار فیصلہ کرے گی۔" (المغازی۔طبقات۔سیرۃ النبیؐ۔سیرۃ حلبیہ)

سوال: بتایئے غزوہ خندق کے موقع پر ایک دن حضرت سعدؓ بن معاذ کون سے رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے؟

جواب: ترجمہ ذرا تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر۔ میدان وغا میں میری سواری کو پہنچ لینے دے۔ جب موت کی ساعت آ جائے تو موت کتنی اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(طبقات۔اسد الغابہ۔سیر الصحابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن معاذ کب اور کس کے ہاتھوں زخمی ہوئے تھے؟

جواب: حضرت سعدؓ کے جس ہاتھ میں حربہ تھا وہ زرہ سے باہر نکلا ہوا تھا۔ ایک مشرک حبان بن عبد مناف (ابن العرقہ) نے تاک کر انکے ہاتھ پر تیر مارا۔ جس سے ان کی رگ اکحل (ہفت اندام) کٹ گئے اور شدت سے خون جاری ہوگیا۔

(استیعاب۔اسد الغابہ۔اصابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے ابن عرقہ کے لئے کیا فرمایا تھا؟

جواب: ابن عرقہ نے حضرت سعدؓ بن معاذ کو تیر مارتے ہوئے نعرہ بلند کیا تھا (لو میں ہوں ابن عرقہ) رسول اللہؐ نے حضرت سعدؓ کے زخمی ہونے کا سن کر فرمایا تھا:" اللہ کرے تیرا یعنی ابن عرقہ کا چہرہ آگ میں جھلس جائے۔"

(طبقات۔اصابہ۔اسد الغابہ)

سوال: جنگ خندق کے دوران حضرت سعدؓ بن معاذ شدید زخمی ہوگئے تو رسول اللہؐ نے ان کے علاج کیلئے کیا خصوصی انتظامات کئے؟

جواب: آپؐ نے جنگ کے بعد مسجد نبوی کے صحن میں ایک خیمہ نصب کرا دیا اور طبیب صحابیہ حضرت رفیدہ سلمیہؓ کو ان کی خدمت اور علاج کے لئے مامور فرما دیا۔ رسول اللہؐ خود بھی ہر روز ان کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے۔ آپؐ نے اپنے دست مبارک سے ان کے زخم کو داغ دیا جس سے خون بہنا رک گیا۔ تاہم وہ پوری طرح صحت یاب نہ ہوئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ زادالمعاد)

سوال: بتایئے اپنی علالت کے دوران حضرت سعدؓ بن معاذ نے کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: آپؓ نے دعا فرمائی: "اے الٰہی! اگر قریش سے لڑائیوں کا سلسلہ باقی ہو تو مجھے اور مہلت دے دے۔ میں ان لوگوں سے نبرد آزما ہونے کا متمنی ہوں جنہوں نے تیرے رسول برحقؐ کو ستایا، جھٹلایا اور وطن سے نکال دیا۔ اگر لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا ہو تو اس زخم سے مجھے شہادت نصیب کر۔ البتہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ کہ جب تک بنو قریظہ کے معاملے میں میرا دل مطمئن نہ ہو جائے۔"

(طبقات۔ اسدالغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن معاذ کی دعا کیسے قبول ہوئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کا آخری حصہ قبول فرمایا۔ بنو قریظہ کے یہود کو غداری کی سزا پر حضرت سعدؓ بن معاذ کے فیصلے کے مطابق قتل کیا گیا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ الرحیق المختوم۔ محمد عربی انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بنو قریظہ کے یہودیوں نے مسلمانوں سے کیا غداری کی اور انہیں کیا سزا دی گئی؟

جواب: جنگ کے دوران انہوں نے یہ کہہ کر معاہدہ توڑ دیا کہ ہمارے اور محمدؐ کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے دو ہزار نیزے، ڈیڑھ ہزار تلواریں، ڈیڑھ ہزار ڈھالیں اور تین سو زرہیں جمع

گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو بروقت خبر دے دی۔ جنگ کے بعد آپؐ نے اللہ کے حکم سے بنو قریظہ کے محلے کا محاصرہ کر لیا۔ چند ہی دنوں میں یہود نے کہا کہ حضرت سعدؓ بن معاذ جو فیصلہ کریں گے انہیں منظور ہے۔ (قبیلہ اوس اور بنو قریظہ حلیف رہے تھے اور انہیں امید تھی کہ حضرت سعدؓ ان کا لحاظ کریں گے) حضورؐ نے حضرت سعدؓ کو بلایا تو وہ بیماری کی حالت میں ہی خچر پر بیٹھ کر حاضر ہوئے۔ انہوں نے فیصلہ دیا کہ ان کے لڑنے والے تمام مرد قتل کر دیئے جائیں۔ عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے اور ان کی املاک مسلمانوں میں تقسیم کر دی جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ سیر انصار۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن معاذ کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟

جواب: غزوۂ خندق کے موقع پر لگنے والے زخم کو داغنے سے اگرچہ خون نکلنا بند ہو گیا تھا لیکن ہاتھ پھول گیا۔ ایک دن خود بخود یا بکری کا کھر لگنے سے زخم پھٹ گیا اور شدت سے خون جاری ہو گیا۔ نزع کا عالم طاری ہو گیا۔ آپ کو اطلاع ملی تو آپؐ تشریف لائے۔ اس وقت روح پرواز کر چکی تھی۔ آپؐ ان کی نعش کو اپنی آغوش مبارک میں لے کر بیٹھ گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ خیمے میں پہنچے تو کچھ سانس باقی تھا۔ آپؐ نے ان کا سر زانوئے اقدس پر رکھ لیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: آپؐ نے حضرت سعدؓ بن معاذ کی وفات پر کیا فرمایا؟ حضرت سعدؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے ان کا سر اپنے زانوئے اقدس پر رکھ کر فرمایا: "الٰہی تیری راہ میں سعدؓ نے بڑی زحمت اٹھائی۔ اس نے تیرے رسولؐ کی تصدیق کی اور حقوق اسلام کو

ادا کیا۔ اے اللہ! اس کی روح کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کر جیسا کہ اپنے دوستوں کی روح کے ساتھ کرتا ہے۔" حضرت سعدؓ نے حضورؐ کی آواز سن کر آنکھیں کھولیں اور کہا: "السلام علیک یارسول اللہؐ" آپؐ نے اپنے پیچھے دو بیٹے عمروؓ اور عبداللہؓ چھوڑے۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن معاذ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ دیا تو رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے ارشاد فرمایا: "سعدؓ! تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔" (سیرالصحابہؓ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن معاذ نے صرف پانچ سال حضورؐ کی صحبت میں گزارے تھے۔ بتایئے آپ کو انصار کا صدیق اکبر کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: آپ کو رسول اللہؐ سے اس قدر محبت اور عقیدت تھی کہ وہ حضورؐ سے جو بھی حدیث سنتے اس کے من جانب اللہ ہونے پر یقین رکھتے تھے۔ اس لئے وہ انصار کے صدیق اکبر سمجھے جاتے تھے۔ (اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

حضرت سلمہؓ بن اسلم انصاری (بدری صحابی، انصاری صحابی)

سوال: حضرت سلمہؓ بن اسلم انصاری کی کنیت ابو سعد تھی۔ بتایئے آپ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: قبیلہ کی شاخ بنی حارثہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت نبوی سے پہلے ہی اسلام لے آئے تھے۔ (اصابہ۔ اصحاب بدر۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت سلمہؓ بن اسلم ایک بہادر شخص تھے جنگ بدر میں انہوں نے کن مشرکین کو گرفتار کیا؟

جواب: مشرکین کے دو بہادر سائب بن عبید اور نعمان یا عبید ان کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت سلمہؓ بن اسلم انصاری نے عہد نبوی کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتایئے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۱۴ ہجری میں دور فاروقی میں ایک لشکر حضرت ابو عبید ثقفیؓ کی سرکردگی میں عراق عرب روانہ کیا گیا۔ اس میں حضرت سلمہؓ بن اسلم انصاری بھی شامل تھے۔ جسر کے مقام پر ایرانیوں سے خونریز معرکہ ہوا۔ حضرت سلمہؓ بن اسلم بھی اس میں شہید ہو گئے۔ (الفاروق۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

حضرت طلحہؓ بن البراء (سابقون الاولون انصار)

سوال: ''اے اللہ طلحہؓ سے اس طرح مل کہ تو اس سے اور وہ تجھ سے ہنستے ہوئے ملیں۔'' رسول اللہؐ نے یہ دعا اپنے کس صحابی کے لئے فرمائی تھی؟

جواب: حضرت طلحہؓ بن البراء انصاری کے لئے۔ آپؐ ان کی قبر پر تشریف لے گئے۔ نماز جنازہ پڑھی اور بارگاہ خداوندی میں یہ دعا فرمائی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت طلحہؓ بن البراء ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ رسول اللہؐ کی تشریف آوری پر آپ نے کیا عرض کیا؟

جواب: بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر آپ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہؐ آپ مجھے جو حکم دیں گے میں تعمیل کروں گا۔ اور آپؐ کے ارشاد کی بجا آوری میں ہرگز ہرگز کوئی کوتاہی نہ کروں گا۔'' (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت طلحہؓ بن البراء سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ ؐ نے ہنستے ہوئے فرمایا: "جاؤ اور اپنے باپ کو قتل کر دو۔" حضرت طلحہ حکم کی تعمیل میں گھر کی طرف چل پڑے تو آقا ؐ نے آواز دی "طلحہ واپس آ جاؤ۔ میں قطع رحمی کے لیے نہیں بھیجا گیا ہوں۔" (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: قبیلہ بلی کے صحابی حضرت طلحہؓ بن البراء بیمار ہو گئے تو رسول اللہ ؐ نے ان کے اہل خانہ سے کیا فرمایا؟

جواب: کچھ ہی عرصے بعد حضرت طلحہ شدید بیمار ہو گئے۔ رسول اللہ ؐ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ ان کی جانبری کی امید نظر نہ آئی تو اہل خانہ سے فرمایا: "طلحہ وفات پا جائیں تو مجھے فوراً اطلاع کرنا میں خود نماز جنازہ پڑھاؤں گا اور جلد تدفین ہوگی۔" (اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت طلحہؓ بن البراء نے اپنے اہل خانہ کو کیا وصیت کی؟

جواب: حضور ؐ سے محبت اور عشق کی بنا پر آپ نے اپنے اہل خانہ سے کہا: "میرا انتقال ہو تو مجھے جلد دفن کر دینا تاکہ میں اپنے اللہ سے جلد مل سکوں۔ رسول اللہ کو خبر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایسا نہ ہو راستے میں کوئی آپ کو نقصان پہنچائے یا کوئی جانور پریشان کرے۔" اہل خانہ نے وصیت کے مطابق عمل کیا۔ صبح حضور کو علم ہوا تو آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے۔ نماز جنازہ پڑھی اور دعا فرمائی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سو شہدائی)

حضرت عثمانؓ بن حنیف انصاری (انصاری صحابی)

سوال: وہ کون سے صحابیؓ تھے جو علم مساحت میں ماہر تھے اور حضرت عمرؓ بھی ان کی صلاحیتوں کے معترف تھے؟

جواب: قبیلہ اوس سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عثمانؓ بن حنیف۔ ان کی کنیت ابو عمرو یا ابو عبداللہ تھی۔ یہ حضرت سہل بن حنیف کے بھائی تھے اور ۱۱ نبوی میں

حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصحابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ نے دور رسالت کے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: ان کے بدری صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ جنگ بدر میں شامل تھے لیکن بعض سیرت نگار کہتے ہیں کہ وہ کسی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تاہم احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں حصہ لیا۔

(اسد الغابہ۔ المغازی۔ جامع ترمذی۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: عہد فاروقی میں عراق فتح ہوا۔ بتایئے حضرت عمر فاروقؓ نے عراق کی زمینوں کی پیمائش کا کام کس صحابی کے ذمے لگایا؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن حنیف کو یہ ذمہ داری سونپی گئی اور حضرت حذیفہؓ بن الیمان کو ان کے ساتھ کام کرنے کے لئے لگایا۔ چنانچہ ان دونوں کی کوشش سے یہ کام مکمل ہوا۔ حضرت عثمانؓ بن حنیف نے دریائے فرات سے سیراب ہونے والے علاقے کی پیمائش کی اور حضرت حذیفہؓ نے دجلہ سے سیراب ہونے والے علاقے کی۔ حضرت عمرؓ نے پیمائش کرنے والا پیمانہ اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا۔ (استیعاب۔ کتاب۔ الخراج۔ الفاروقؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ نے کوفہ کا خراج وصول کرنے کے لئے کس صحابی کو مامور فرمایا؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن حنیف کو۔ انہوں نے مال گزاری کی تشخیص کی اور مناسب شرح سے لگان وصول کیا۔ وہ حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں اپنے عہدے سے سبکدوش ہو کر مدینہ آ گئے۔ (اسد الغابہ۔ الفاروق۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ بن حنیف کو کس علاقے کا گورنر مقرر فرمایا تھا؟

جواب: انہیں بصرے کا گورنر مقرر کیا لیکن کچھ عرصہ بعد جب عائشہ صدیقہؓ کے حامیوں نے بصرہ پر قبضہ کیا تو انہیں گرفتار کرلیا گیا۔ ایک رئیس حکیم بن جبلہ کی مداخلت پر اُن کی رہائی عمل میں آئی۔ (فتوح البلدان۔تاریخ طبری۔اسد الغابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ بن حنیف نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں کوفہ میں ان کا انتقال ہوا۔

(اصابہ۔اسد الغابہ۔فتوح البلدان)

حضرت عبداللہؓ بن سہل انصاری (بدری صحابی/انصاری صحابی)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت عبد اللہ بن سہل انصاری کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: اوس کے خاندان بنی عمرو بن جشم بن حارث سے تعلق رکھتے تھے اور یہ بھی روایت ہے کہ وہ بنو غسان سے تھے اور بنو عبدالاشہل کے حلیف ہونے کی وجہ سے اشہلی کہلائے۔عبداللہ بن سہل بن زید یا رافع بھی بتایا گیا ہے۔

(انساب الاشراف۔استیعاب۔اصحاب بدر۔سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سہل انصاری بدری صحابی تھے۔غزوہ احد میں آپ نے کس انداز میں حصہ لیا؟

جواب: آپ بھی ثابت قدم رہنے والے صحابہ میں شامل تھے اور جنگ کے بعد حضرت عبداللہ بن سہل اور ان کے بھائی رافعؓ بن سہل نے حمراء الاسد تک پیدل مشرکین کا پیچھا کیا اور زخمی ہوگئے۔ (المغازی۔طبقات۔اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن سہل انصاری کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن سہل انصاری نے غزوہ احزاب میں شہادت حاصل کی

(المغازی۔مغازی رسولﷺ۔طبقات۔سیر الصحابہ)

حضرت عبیدؓ بن اوس (بدری صحابی/انصاری)

سوال: حضرت ابوعبیدؓ کی کنیت ابونعمان تھی۔ ان کا حسب ونسب بتادیجئے؟

جواب: عبیدؓ بن اوس بن مالک نام تھا اور انصار کے قبیلے اوس سے تعلق رکھتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبیدؓ بن اوس بدری صحابی ہیں۔ بتائیے آپ نے جنگ بدر کے موقع پر کن افراد کو گرفتار کیا؟

جواب: انہوں نے حضرت عقیل بن ابی طالب اور عباس اور نوفل وغیرہ کو گرفتار کیا۔

(اصحاب بدر۔ طبقات۔ سیرالصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے ان افراد کو گرفتار کرنے پر کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت عبیدؓ بن اوس سے فرمایا: "ان لوگوں کو گرفتار کرنے میں فرشتوں نے تیری مدد کی۔" اس بات پر آپ کو مقرن کا خطاب ملا۔

(اصحاب بدر۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا۔ سیرالصحابہ)

حضرت عبیدؓ بن ابی عبید انصاری (بدری صحابی/انصاری صحابی)

سوال: بتائیے بدری صحابی حضرت عبیدؓ بن ابی عبید دوسرے کن غزوات میں شامل تھے؟

جواب: غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد اور غزوۂ خندق میں بھی وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔

(مغازی رسولؐ۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت عبیدؓ بن ابی عبید کا حسب ونسب کیا ہے اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کے والد کا نام ابی عبید بن امیہ بن زید تھا۔ وہ ہجرت نبوی کے فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ ان کا تعلق اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحابہ بدر)

حضرت عاصمؓ بن قیس بن ثابت (بدری صحابی/انصاری صحابی)

سوال: بدری صحابی حضرت عاصم بن قیس نے غزوۂ احد میں بھی حصہ لیا۔ ان کا حسب ونسب کیا ہے؟

جواب: وہ انصار کے قبیلے عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد کا نام قیس بن ثابت بن نعمان تھا۔ (انساب الاشراف۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت عمروؓ بن اخطب (انصاری)

سوال: "الٰہی اس کو صاحب جمال کر دے" یہ دعا رسول اللہؐ نے کس کے لئے فرمائی اور اس کا کیا اثر ہوا؟

جواب: انصاری صحابی حضرت عمروؓ بن اخطب کے لئے۔ اور اس دعا کے اثر سے سو سال کی عمر میں بھی چہرے پر جوانی کے آثار تھے اور ان کے سر اور داڑھی کے تمام بال سیاہ تھے۔ (مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ موشیرانی)

سوال: حضرت عمروؓ بن اخطب کی کنیت ابو زید تھی اور قبیلہ خزرج۔ بتایئے انہوں نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے عہد رسالت کے تیرہ غزوات میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ انہوں نے ہجرت نبوی کے بعد اسلام قبول کیا اور پھر تاحیات رسول اللہؐ کے قریب رہے۔ (مغازی رسول۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن اخطب نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے بصرہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی اور وہیں ۱۲۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عمروؓ بن ثابت (الاصیرم) (انصاری رشہید احد)

سوال: حضرت اصیرم عبدالاشہل کا اصل نام ونسب بتائیں؟

جواب: اصل نام عمروؓ تھا اور والد کا نام ثابتؓ بن وقش۔ والدہ کا نام لیلیٰؓ بنت حسیل الیمانؓ تھا جو حضرت حذیفہؓ بن الیمان کی بہن تھیں۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت اصیرم عمروؓ بن ثابت نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی مگر جنت میں داخل ہوگئے۔ بتائیے وہ کیسے؟

جواب: ان کے خاندان کے تمام لوگ مسلمان ہوچکے تھے مگر وہ غزوۂ احد تک ایمان نہ لائے۔ غزوہ احد والے دن وہ مدینہ سے باہر تھے۔ واپس آئے تو رسول اللہؐ اور دوسرے اہل ایمان کے جنگ پر جانے کی خبر ملی۔ یہ بھی ہتھیار سجا کر میدان جنگ میں پہنچ گئے۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا، حضورؐ پہلے اسلام قبول کروں یا آپ کی حمایت میں لڑوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ پہلے اسلام قبول کرو پھر لڑو۔ انہوں نے عرض کیا میں نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی اگر مارا گیا تو میری مغفرت ہوجائے گی؟ آپؐ نے فرمایا: اسلام لانے سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ انہوں نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئے۔ پھر دیوانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت منذرؓ بن محمد انصاری (بدری رانصار)

سوال: بدری صحابی حضرت منذرؓ بن محمد نے غزوہ احد میں بھی شرکت کی۔ بتائیے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: وہ ۴ ہجری میں سانحہ بئر معونہ میں بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ شہید ہوئے۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ الاستیعاب)

سوال: حضرت منذرؓ بن محمد انصاری کی کنیت ابو عبیدہ تھی۔ خاندانی تعلق بتا دیجئے؟

جواب: ان کے والد کا نام محمد بن عقبہ تھا۔ یہ قبیلہ مالک بن اوس سے تعلق رکھتے تھے۔

(طبقات۔ اصابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

حضرت مسعودؓ بن سعد انصاری (بدری صحابی، انصاری صحابی)

سوال: حضرت مسعودؓ بن سعد انصاری کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: وہ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنی زریق سے تعلق رکھتے تھے ان کے والد کا نام سعد بن قیس تھا۔ وہ ہجرت نبویؐ کے بعد اور غزوہ بدر سے پہلے مسلمان ہوئے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت مسعودؓ بن سعد انصاری نے کب شہادت کا رتبہ حاصل کیا؟

جواب: وہ غزوۂ احد میں بھی شریک تھے اور ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر شہادت حاصل کی۔

(المغازی۔ اصحاب بدرؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: مسعودؓ بن سعد کے ایک ہم نام بدری صحابی بھی غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ بتایئے ان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ قبیلہ اوس کی شاخ بنو حارثہ سے تھے اور ان کے والد کا نام سعد بن عامر تھا۔ والد کا نام عبد سعد یا عبد مسعود بھی بتایا گیا ہے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہؓ)

حضرت مُعَتِّبؓ بن عبید انصاری (بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت معتبؓ بن عبید انصار کے قبیلے بلی سے تھے آپ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت معتب کا نام مغیث بھی بتایا گیا ہے۔ وہ قبیلہ اوس کی شاخ بنی ظفر کے حلیف بھی تھے اس لئے بلوی اور ظفری بھی کہلائے۔ وہ اپنے اخیافی بھائی حضرت عبداللہؓ بن طارق کے ساتھ ہی ہجرت نبوی کے فوراً بعد اسلام لائے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ انصار صحابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت معتبؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: آپ ۳ ہجری کے آخر یا ۴ ہجری کے شروع میں ہونے والے سانحہ رجیع میں شہید ہوئے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت مُعَتِّبؓ بن قُشَیر انصاری (بدری صحابی/انصاری صحابی)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت معتبؓ بن قشیر کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: آپ انصاری قبیلے اوس کے خاندان بنو ضبیعہ یا عمرو بن عوف سے تھے۔ والد کا نام قشیر یا بشیر بتایا گیا ہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت معتبؓ بن قشیر ہجرت نبوی سے پہلے ایمان لائے۔ کیا وہ بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: بعض سیرۃ نگاروں نے ان کا نام بیعت عقبہ کبیرہ کے شرکاء میں بتایا ہے اور بعض نے نہیں بتایا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت معتبؓ بن قشیر نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: جنگ بدر اور جنگ احد میں ان کی شرکت کا پتہ چلتا ہے۔

(المغازی۔ مغازی رسولؐ۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر (بدری صحابی/انصاری صحابی)

سوال: مشہور صحابی حضرت ابولبابہ رفاعہ کے کون سے بھائی جنگ بدر میں شریک تھے؟

جواب: حضرت مبشر بن عبدالمنذر جنگ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمرکاب تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھے۔ ان کا حسب ونسب بتادیجئے؟

جواب: ان کے والد کا نام عبدالمنذر بن زبیر بن زید تھا اور والدہ کا نام نسیبہ تھا۔ ان کا تعلق بھی بنو عمرو سے تھا۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر ہجرت سے پہلے مسلمان ہوگئے تھے۔ بتایئے ان کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: رسول اللہؐ نے ہجرت مدینہ کے بعد انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت عاقلؓ بن بکیر کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر کب شہید ہوئے تھے؟

جواب: جمہور سیرت نگاروں کے مطابق وہ شہدائے بدر میں سے ہیں۔ جنگ احد یا جنگ خیبر میں شہید ہونے کی روایات بھی ملتی ہیں۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر ہجرت نبویؐ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ ان کا حسب ونسب بتادیجئے؟

جواب: بدری صحابی حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر انصاری قبیلے اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھے۔ والدہ نسیبہ بھی اسی قبیلے سے تھیں۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت مبشر رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر حضرت ابولبابہ رفاعہؓ کے بھائی تھے۔ حضورؐ نے

حضرت عاقلؓ بن بکیر لیثی کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ بتایئے حضرت مجذرؓ بن عبدالمنذر کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: ان کی شہادت کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ غزوۂ بدر میں ایک مشرک ابوثور کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ غزوۂ احد میں شہادت پائی۔ ایک روایت کے مطابق غزوۂ خیبر کے شہداء میں شامل تھے۔

(طبقات۔ المغازی۔ اصحاب بدر۔ اسد الغابہ)

حضرت نعمان الاعرج ؓ (انصاری صحابی/ بدری صحابی)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت نعمانؓ کا لقب الاعرج کیوں تھا؟ وہ کب شہید ہوئے؟

جواب: پاؤں میں لنگ کی وجہ سے وہ اعرج کہلائے۔ غزوۂ احد کے دن اپنی شہادت کی تمنا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی۔

(المغازی۔ محمد بن عمارہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت نعمانؓ اعرج کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''میں نے نعمانؓ کو دیکھا کہ وہ جنت میں چل پھر رہا تھا اور اس کے پاؤں میں لنگڑا پن نہیں تھا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

حضرت نعمانؓ بن مالک (بدری صحابی/ انصاری صحابی)

سوال: قبیلہ خزرج کے خاندان بنو قوقل سے تعلق رکھنے والے بدری صحابی حضرت نعمانؓ بن مالک کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: غزوۂ احد میں ایک مشرک صفوان بن امیہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہؓ)

﴿متفرق سوالات﴾

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت مالک بن ربیعہ کب ایمان لائے؟ اور کب انتقال فرمایا؟

جواب: انصار کے قبیلہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھنے والے حضرت ابواسید مالکؓ بن ربیعہ ہجرت سے قبل مسلمان ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنو ساعدہ کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ ۶۰ ہجری میں ۷۸ سال کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔

(بخاری۔ سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدرؓ۔ انصار صحابہؓ)

سوال۔ حضرت ابو عبدالرحمٰن بن یزید انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور بیعت عقبہ کبریٰ میں شریک ہوئے۔ ابوعبسؓ عبدالرحمٰن کب مسلمان ہوئے؟

جواب۔ انصاری صحابی ابوعبس عبدالرحمٰنؓ بن جبیر ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ آپ نے حضرت ابوہریرہؓ کو ساتھ لے کر بنو حارثہ کے بت توڑے تھے۔

(استیعاب۔ انصار صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت ابوعبس عبدالرحمٰنؓ نے دوسرے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب۔ آپ تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ 34 ہجری میں انتقال فرمایا۔

(استیعاب۔ ابوداؤد۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت ابوعمرہ بشیرؓ بن عمرو کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت ابوعمرہ بشیرؓ بن عمرو انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ تاہم بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ کبریٰ میں ان کی شمولیت کے بارے میں اختلاف ہے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ انصار صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عقبہ بن عمرو نے بیعت عقبہ میں کب شرکت کی اور کون سے غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: 13 نبوی میں بیعت عقبہ ثانیہ میں اس وقت شامل ہوئے جب سب سے کم سن تھے۔ ان کے بدری صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ تاہم بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ صحیح بخاری۔ اصابہ)

سوال: ''ہم جس کام کے لیے آئے ہیں، یہ اس سے بہتر باتیں ہیں'' یہ الفاظ کس صحابی نے کب کہے تھے؟

جواب: انصاری قبیلے عبدالاشہل کے چند افراد خزرجیوں کے خلاف قریش سے مدد لینے مکہ آئے تھے۔ ان میں کم سن ایاس بن معاذ بھی تھے۔ حضورؐ نے ان کے سامنے دین اسلام پیش کیا تو حضرت ایاسؓ بن معاذ نے یہ الفاظ کہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہ۔ مکی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت ایاسؓ بن معاذ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ انہوں نے کہاں وفات پائی؟

جواب: مدینہ منورہ میں آپ نے انتقال فرمایا۔ اور آخر وقت تک اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

سوال: حضرت خالدؓ بن عمرو بن عدی انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتایئے وہ کس بیعت عقبہ میں شریک تھے؟

جواب: خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابہ بیعت عقبہ کبریٰ میں شامل تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: انصاری صحابی حضرت زیدؓ بن ثابت نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ اور گیارہ سال کی عمر میں اسلام لائے کم سنی کی وجہ سے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی اجازت نہ ملی۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ (سیر الصحابہ۔ استیعاب۔ المغازی)

سوال: حضرت سویدؓ بن صامت کب اسلام لائے اور کب شہادت پائی؟

جواب: قبیلہ عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی حج یا عمرے کے لیے مکہ

آئے۔ رسول اللہؐ سے قرآن سنا اور مسلمان ہو گئے۔ واپس مدینہ گئے تو خزرج والوں نے انہیں قتل کر دیا۔ جنگ بعاث سے پہلے ان قبیلوں میں دشمنی تھی۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت سہلؓ بن سعد کا شمار کمسن صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ بتایئے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: ہجرت نبوی سے 5 سال قبل پیدا ہوئے۔ حضورؐ نے نام حزن سے بدل کر سہل رکھ دیا۔ والد سعدؓ بن مالک اسلام لا چکے تھے اس لیے مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے اور پرورش پائی۔ (سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت سہلؓ بن سعد نے کب وفات پائی؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے وقت ان کی عمر 15 برس تھی۔ 91 ہجری میں حضرت سہلؓ نے وفات پائی۔ (سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت طفیل بن نعمانؓ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھا۔ آپ نے کب رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: یہ ان 75 خوش نصیبوں میں شامل تھے جنہوں نے بیعت عقبہ کبریٰ میں شرکت کی۔

(طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت ظہیرؓ بن رافع انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتایئے انہیں کب اسلام لانے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپ قبیلہ اوس کے ان گیارہ افراد میں شامل تھے جنہیں بیعت عقبہ کبریٰ میں شرکت کا شرف ملا۔ (سیر الصحابہؓ۔ کی زندگی کے مسلمان)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عتیک انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے وہ کب مسلمان ہوئے اور کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے اور غزوہ احد اور بعد کے غزوات میں

حصہ لیا۔ (سیر الصحابہؓ۔ مغازی رسولؐ)

سوال: بتایئے حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن عتیک کو کس اہم مہم پر روانہ فرمایا؟

جواب: رمضان 6ہجری میں ابو رافع سلام بن الحقیق کو قتل کرنے کے لیے چار صحابہ کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت عبداللہؓ بن عتیک اس مہم میں کامیاب ہوئے۔

(سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن عتیک کو حضرت علیؓ کے ساتھ کس مہم کے لیے بھیجا؟ حضرت عبداللہ کب شہید ہوئے؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں حضرت علیؓ کے ساتھ 9ہجری میں بنو طے کے بت توڑنے کے لیے بھیجا۔ آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت فضالہؓ بن عبید انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ انہوں نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: وہ تمام غزوات نبویؐ میں شریک ہوئے اور بیعت رضوان میں بھی حصہ لیا۔ 53ہجری میں وفات پائی۔ (سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کن صحابیؓ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے خون میں میرا خون شامل ہو گیا ہے؟

جواب: انصار کے قدیم الاسلام صحابیؓ حضرت مالکؓ بن سنان کے بارے میں۔ غزوۂ احد میں حضورؐ کے چہرہ مبارک پر زخم آیا تو انہوں نے خون چوس کر نگل لیا تھا۔ اس پر آقاؐ نے یہ ارشاد فرمایا۔ (سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت محیصہؓ بن مسعود ہجرت نبویؐ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ ان کا حسب و نسب بتا دیں؟

جواب: انصاری قبیلے اوس سے تعلق رکھنے والے ابو سعید محیصہؓ کے والد کا نام مسعود بن

کعب تھا۔ ان کے بڑے بھائی حویصہؓ بن مسعود بھی ان کے ہاتھ پر بعد میں اسلام لائے تھے۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت محیصہؓ نے احد، خندق اور بعض دوسرے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ حضورؐ نے انہیں تبلیغ اسلام کے لیے کہاں بھیجا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت محیصہؓ کو فدک کی طرف مبلغ اسلام بنا کر بھیجا۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت رافعؓ بن خدیج کے کون سے چچا انصار کے سابقون الاولون میں شمار ہوئے تھے؟

جواب: حضرت مظہرؓ بن رافع بن عدی ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے۔

(سیر الصحابہؓ۔ کی زندگی کے مسلمان)

ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے
رحلت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تک

انصار صحابہؓ

حضرات

ابوایوب انصاری، انس بن نضر، انس بن مالک، ابی بن کعب، ابوطلحہ انصاری، ابودرداء، ابوسعید خدری، ابومسعود بدری، ابوقتادہ، اسید بن حضیر، ابودجانہ، ابوالیسر کعب بن عمرو، ابولبابہ، ابوالہیثم بن التیہان، اسعد بن زرارہ، ابوقیس صرمہ، ابوحمید ساعدی، اخیرم، ابوزید عمرو بن اخطب، ابوعمرہ، اوس بن خولی، ابوعبس بن جبر، ابوزید، ابواسید ساعدی، براء بن مالک، براء بن عازب، براء بن معرور، ثابت بن قیس، ثابت بن ضحاک، ثابت بن اقرم، جابر بن عبداللہ، جبار بن صخر، جلیبیب، حباب بن منذر، حرام بن ملحان، حارثہ بن نعمان، حسان بن ثابت، حارثہ بن سراقہ، حارثہ بن عمیر، حنظلہ بن ابی عامر، حبیب بن زید، خبیب بن عدی، خارجہ بن زید بن ابی زہیر، خزیمہ بن ثابت، خوات بن جبیر، خلاد بن سوید، خالد بن زید، رافع بن مالک، رفاعہ بن رافع زرقی، رافع بن خدیج، رویفع بن ثابت، زید بن ارقم، زید بن ثابت، زیاد بن لبید، زید بن دثنہ، رفاعہ بن عبدالمنذر، زبرقان بن بدر، سعد بن ربیع، سہل بن سعد، سہل بن حنیف، سعد بن معاذ، سعد بن عبادہ، سعد بن خیثمہ، سعد بن زید اشہلی، سلمہ بن سلامہ، سہل بن حنظلیہ، سائب بن خلاد، سراقہ بن عمرو، شداد بن اوس، عبادہ بن صامت، عبدالرحمٰن بن جبر، عبداللہ بن رواحہ، عاصم بن ثابت، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عبداللہ، عتبان بن مالک، عبادہ بن بشر، عبداللہ بن عتیک، عباس بن عبادہ، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن زید بن عاصم، عبداللہ بن یزید خطمی، عبدالرحمٰن بن شبل، عثمان بن حنیف، عمارہ بن حزم، عمرو بن جموح، عمرو بن معاذ، عبداللہ بن انیس، عوف بن حارث، عمرو بن حزم، عمیر بن ، عویم بن ساعدہ، فروہ بن عمرو، فضالہ بن عبید، قتادہ بن نعمان، قیس بن سعد، قرظہ بن کعب، قطبہ بن عامر، کعب بن مالک، کلثوم بن الہدم، معاذ بن جبل، مالک بن عجلان، مسلمہ بن مخلد، محمد بن مسلمہ، معاذ بن عفراء، مجمع بن جاریہ، یزید بن ثعلبہ، محیصہ بن مسعود، منذر بن عمرو، نعمان بن بشیر، نعمان بن عجلان، یزید بن ثعلبہ، یزید بن عامر، ہلال بن امیہ، غزوات اور عام حالات لعان کے واقعہ کی تفصیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند انصار صحابہ۔

حضرت ابوجابرؓ عبداللہ (انصار صحابہ، بدری، اصحاب عقبہ)

سوال: کنیت ابوجابر، خزرج کی شاخ بنوسلمہ کے رئیس، نام ونسب بتادیجئے؟

جواب: عبداللہؓ بن عمرو بن حرام اصلی نام تھا۔ والد صاحب ثروت اور خاندان کے رئیس تھے۔ ایک چشمہ عین الارزق اور کئی قلعے ان کی ملکیت تھے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عبداللہؓ بن عمرو تمام جائداد کے وارث بنے۔ والدہ کا نام رباب بنت قیس تھا۔ (انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اصابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہؓ بن عمرو ہجرت سے تقریباً چالیس سال پہلے چھٹی صدی عیسوی کے آخر میں پیدا ہوئے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ۱۳ نبوی کے موسم حج میں مدینہ سے مکے جانے والے قافلے میں شریک ہوئے اور راستے میں انہوں نے اور ان کے بیٹے جابرؓ نے اسلام قبول کیا۔ اس طرح مسلمان مردوں کی تعداد ۷۵ ہوگئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت جابرؓ پہلے ہی اسلام لاچکے تھے۔ ان لوگوں نے بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کی۔ (تاریخ طبری۔ مسند احمد۔ طبرانی۔ طبقات۔ المغازی۔ الوفا)

سوال: بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر حضورؐ نے بارہ نقیب مقرر فرمائے۔ حضرت عبداللہؓ کس قبیلے کے نقیب تھے؟

جواب: خزرج کے نو نقیبوں میں سے حضرت عبداللہؓ کو بنوسلمہ کا نقیب بنایا گیا۔

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہؓ بن عمرو نے ایک شب اپنے بیٹے سے کہا: "بیٹے! میرا دل کہہ رہا ہے کہ اس لڑائی میں مجھے سب سے پہلے شہادت نصیب ہوگی۔ بتایئے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: غزوۂ احد میں ایک مشرک اسامہ ابوالاعور بن عبیدہ یا سفیان بن عبد شمس کے ہاتھوں شہید ہوئے اور مشرکین نے ان کی ناک کا مثلہ کیا۔

(استیعاب۔ سیر الصحابہؓ المغازی۔ صحیح بخاری)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہؓ کی بہن ہندؓ بنت عمرو سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "تم روؤ یا نہ روؤ فرشتے اپنے پروں سے عبداللہ پر سایہ کئے ہوئے ہیں۔" (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ جابؓ۔ جنازہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عمرو کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: انہیں اور ان کے بہنوئی (جو رشتہ میں ان کے چچا زاد بھی تھے) حضرت عمروؓ بن جموح کو ایک ہی چادر میں کفنایا گیا اور ایک ہی قبر میں میدان احد میں دفنایا گیا۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام)

حضرت براءؓ بن مالک انصاری (اصحاب صفہ)

سوال: حضرت براءؓ بن مالک حضرت انسؓ بن نضر کے بھتیجے اور حضرت انسؓ بن مالک کے علاتی بھائی تھے۔ ان کا حسب و نسب بتا دیں؟

جواب: آپؓ کا تعلق خزرج کے خاندان نجار سے تھا۔ والدہ کا نام سحماء تھا۔ دوسری والدہ ام سلیمؓ سہلہ بنت ملحان مشہور صحابیہ تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر صحابہ)

سوال: حضرت براءؓ ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے یا بعد میں ایمان لائے۔ بتائیے آپؓ کے والدین نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپؓ کی والدہ سحماء اور والد مالک بن نضر دونوں اسلام کی نعمت سے محروم رہے۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر صحابہ)

سوال: حضرت براءؓ بن مالک اصحاب صفہ میں سے تھے۔ بتایئے یہ کون لوگ تھے؟

جواب: رحمت عالمؐ نے ان بے یارومددگار لوگوں کے لئے مسجد نبوی میں ایک چبوترہ بنادیا تھا۔ جہاں بیٹھ کر یہ دین کا علم حاصل کرتے اور جنگوں کے موقعوں پر جہاد میں حصہ لیتے۔ رسول اللہؐ اور دوسرے مخیر صحابہؓ ان کی خوراک اور لباس کا بندوبست کرتے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ للعالمینؐ)

سوال: حضرت براءؓ جنگ بدر میں حصہ نہ لے سکے مگر احد سے لے کر تبوک تک ہر معرکے میں شریک ہوئے۔ فتنہ ارتداد اور فتوحات شام میں آپؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: ۱۱ ہجری میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں بہادری سے لڑتے ہوئے زخموں سے چور ہوگئے اور ایک ماہ تک زیر علاج رہے۔ عراق اور ایران کے کئی معرکوں میں شامل ہوئے ان میں معرکہ حریق اور معرکہ تستر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (فتوحات شام۔ فتوح البلدان۔ طبقات)

سوال: "الٰہی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ مسلمانوں کو مظفرومنصور کر کفار کے ہاتھ ان کے ہاتھوں میں دے دے۔ اور مجھ کو میرے آقا کی زیارت نصیب فرما۔" یہ الفاظ کن صحابی نے ادا کئے تھے؟

جواب: حضرت براءؓ بن مالک نے معرکہ تستر کے موقع پر یہ بات کہی اور اللہ نے اپنے لاڈلے کی قسم پوری کردی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیرت صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت براءؓ بن مالک کے بارے میں رسول اللہؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: انہیں پیوند لگے کپڑے پہنے اور پراگندہ بال دیکھ کر آپؐ نے فرمایا تھا: "بہت سے گرد آلود اور پراگندہ مو آدمی، دو پرانی چادروں والے جو لوگوں کے نزدیک بالکل حقیر ہیں۔ جب قسم کھا بیٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کردیتا ہے اور براءؓ بھی ایسے ہی آدمیوں میں سے ہیں۔" (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت براءؓ بن مالک نے کب اور کہاں شہادت پائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ۱۷ ہجری میں جنگ تستر کے موقع پر شاہ ایران یزدگرد کے سپہ سالار ہرمزان کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(استیعاب۔ فتوح البلدان۔ اصابہ)

حضرت حرامؓ بن ملحان انصاری (بدری، انصاری، عالم وفاضل، قاری)

سوال: انصار کے معزز خاندان بنو نجار سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت حرامؓ بن ملحان کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: انصار کے سابقین الاوّلین مشہور صحابیات حضرت ام سلیمؓ اور حضرت ام حرامؓ کے بھائی تھے۔ یہ دونوں دور کے رشتہ سے حضورؐ کی خالہ اور ان کے بھائی حضرت حرامؓ بن ملحان حضورؐ کے دور کے رشتہ سے ماموں تھے۔

(انساب الاشراف۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حرامؓ بن ملحان انصاری کی دینی خدمات بتادیجئے؟

جواب: وہ قرآن پڑھتے اور رات کو درس دیتے اس لئے قاری بھی مشہور تھے۔ مسجد نبوی میں پانی کا انتظام کرتے۔ جنگل میں جاکر لکڑیاں کاٹتے اور انہیں فروخت کرکے اصحاب صفہ اور دوسرے محتاج مسلمانوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام کرتے۔　(صحیح مسلم۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: غزوہ بدر اور احد میں شجاعت کا مظاہرہ کرنے والے حضرت حرامؓ کو حضورؐ نے نجد کی طرف کیوں روانہ فرمایا تھا؟

جواب: ۴ ہجری میں بنو کلاب کا رئیس ابو براء عامر بن مالک نجد سے حضورؐ کے پاس آیا اور تبلیغ کے لئے کچھ صحابہ کرامؓ کو ساتھ بھیجنے کی درخواست کی۔ اس سے پہلے اس کا بھتیجا اور بنو عامر کا سردار عامر بن طفیل بھی حضورؐ کو پیغام بھیج چکا تھا

کہ مجھے اپنا جانشین بنائیں۔ ابو براء کی یقین دہانی پر حضورؐ نے حضرت حرامؓ بن ملحان کی قیادت میں ستر صحابہؓ کو روانہ فرمایا۔ آپؐ نے حضرت حرامؓ کے ہاتھ عامر بن طفیل کے نام ایک خط بھی بھیجا۔ یہ جماعت مکہ اور عسفان کے درمیان بیئر معونہ کے مقام پر ٹھہر گئی اور حضرت حرامؓ حضورؐ کا نامہ مبارک عامر کے پاس لے گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ نے حضرت منذر بن عمروؓ کی سرکردگی میں چالیس صحابہؓ بھیجے تھے ان میں حضرت حرامؓ بن ملحان بھی تھے۔

(بخاری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے بنو عامر کے سردار عامر بن طفیل نے حضرت حرامؓ بن ملحان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: عامر بن طفیل نے حضورؐ کا نامہ مبارک نہ پڑھا اور ایک آدمی کو اشارہ کیا۔ اس نے پیچھے سے حضرت حرامؓ کو نیزہ مارا جو ان کے جسم کے پار ہو گیا۔ اس طرح وہ شہید ہو گئے۔ پھر عامر اور اس کے ساتھیوں نے دوسرے صحابہؓ کو گھیرے میں لے کر شہید کر دیا۔ صرف دو زندہ بچے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

حضرت حارثہؓ بن نعمان (سپہ سالار، انصاری، بدری صحابی)

سوال: اس سپہ سالار اور سخی صحابی کا نام و نسب بتادیں جنہوں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیلؑ کی زیارت کی؟

جواب: حضرت ابوعبداللہ حارثہؓ بن نعمان۔ وہ انصاری قبیلے خزرج کی شاخ بنو ثعلبہ یا بنی نجار سے تھے۔ وہ ہجرت نبویؐ کے قریبی زمانے میں اسلام لائے۔ ان کی والدہ حضرت جعدہؓ بنت عبید انصاریہ تھیں۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضرت حارثہؓ نے حضرت جبرائیلؑ کو کب اور کیسے دیکھا؟ جبرائیلؑ نے ان کے بارے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے ایک مرتبہ صورین کے مقام پر حضرت دحیہؓ کلبی کی صورت میں دیکھا جب وہ بنو قریظہ پر چڑھائی کے وقت پاس سے گزرے۔ دوسری مرتبہ جنگ حنین کے روز جب وہ حضورؐ سے بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت حارثہؓ نے انہیں باتوں میں مصروف دیکھ کر سلام نہیں کیا۔ رسول اللہؐ کے بتانے پر حضرت جبرائیلؑ نے کہا۔ "حنین کے روز سو ثابت قدم رہنے والوں میں سے ہیں۔ جن کے رزق کا اللہ تعالیٰ نے جنت میں کفیل ہونے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر یہ ہمیں سلام کرتے تو ہم اسے جواب دیتے۔"

(البدایہ والنہایہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ)

سوال: کس صحابی نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو ایک مکان ہبہ کر دیا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے بعد حضورؐ نے رخصتی کا ارادہ فرمایا تو حضرت علیؓ نے جو مکان تلاش کیا وہ کچھ دور تھا۔ حضورؐ انہیں اپنے قریب رکھنا چاہتے تھے۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان کو علم ہوا تو انہوں نے اپنا ایک مکان حضرت فاطمہؓ کو ہبہ کر دیا۔ (طبقات۔ واقدی تذکار صحابیات)

سوال: بتائیے حضرت حارثہؓ بن نعمان نے کن امہات المومنینؓ کے لئے اپنے مکانات خالی کئے؟

جواب: حضرت صفیہؓ بنت حیی سے حضورؐ نے نکاح فرمایا تو انہیں بھی حضرت حارثہؓ ہی کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ پھر انہوں نے یہ مکان حضورؐ کیلئے خالی کر دیا۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ مصر سے آئیں تو انہیں بھی حضرت حارثہؓ کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ حضرت حارثہؓ کے بہت سے مکانات آپؐ کے مکان کے قریب

تھے۔ جب بھی آپؐ نکاح فرماتے تو حضرت حارثہؓ آپؐ کے لئے اپنا مکان خالی کر دیتے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: حضرت حارثہؓ بن نعمان کے لئے حضورؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ سے کہا تھا کہ حارثہؓ بن نعمان سے کہیں ہمارے لئے ایک مکان خالی کر دیں تو آپؐ نے فرمایا تھا: "اب مجھے حارثہ سے حیا آنے لگی ہے۔ وہ بار بار ہمارے لئے اپنے مکان کو خالی کر دیتے ہیں۔"

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ امہات المؤمنینؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت حارثہؓ بن نعمان نے بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں حصہ لیا۔ آپ نے بدر میں کسے قیدی بنایا تھا؟

جواب: ایک مشرک عثمان بن عبد شمس ان کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ جسے جبیر بن مطعم نے فدیہ بھیج کر رہا کرایا۔ (اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے حضرت حارثہؓ بن نعمان نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہؓ کے زمانے میں ۵۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ عہد رسالت کے آخر میں وفات پا گئے۔ آخر عمر میں ان کی بینائی ختم ہو گئی تھی۔ (البدایہ والنہایہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت حارثہؓ بن نعمان کی آواز کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "میں نے جنت میں کسی کے پڑھنے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حارثہؓ بن نعمان ہیں۔" امام احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: "میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں۔ وہاں میں نے ایک پڑھنے والے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حارثہؓ بن نعمان ہیں۔ میں نے کہا کہ ماں کی اطاعت

ایسی ہی کرنی چاہیے۔ یعنی ماں کی اطاعت سے انہیں یہ درجہ ملا۔" وہ اپنی والدہ کی بہت اطاعت کرتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ مسند احمد بن حنبل۔ جرنیل صحابہؓ)

حضرت حبیبؓ بن زید انصاری (انصاری)

سوال: حضرت حبیبؓ بن زید کی والدہ کا نام ام عمارہ تھا۔ بتایئے آپ نے سب سے پہلے کس جنگ میں حصہ لیا؟

جواب: اپنی والدہ ام عمارہؓ اور بھائی عبداللہؓ کے ساتھ جنگ احد میں شریک ہوئے۔

(طبقات۔ سیرۃ الصحابہؓ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت حبیبؓ کے والد زید بن عاصم ان کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: بتایئے کون سے صحابیؓ مسیلمہ کذاب کے ہتھے چڑھ گئے تھے؟

جواب: حبیبؓ بن زید عمان سے مدینہ آ رہے تھے کہ انہیں مسیلمہ کذاب کے آدمیوں نے پکڑ لیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیبؓ بن زید سے کیا کہا؟ وہ کیوں شہید کیے گئے؟

جواب: ان سے پوچھا کہ محمد کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ مسیلمہ بولا، تم یہ کہو کہ مسیلمہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ آپؓ نے حقارت سے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ مسیلمہ نے پہلے ان کا ایک ہاتھ کاٹا۔ پھر دوسرا۔ اور ان کا بند بند کاٹنا شروع کر دیا۔ مگر حضرت حبیبؓ نے اسے اللہ کا رسول نہیں مانا۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت حبیبؓ بن زید کی شہادت کا بدلہ کس طرح لیا گیا؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ نے مسیلمہ کی سرکوبی کے لئے حضرت خالدؓ بن ولید کو بھیجا۔ اس لشکر میں حضرت حبیبؓ کی والدہ حضرت ام ؓ اور بھائی حضرت عبداللہؓ بھی شامل تھے۔ یمامہ کی سخت ترین لڑائی میں مسیلمہ پر ہتھیار پڑے۔ ایک حضرت وحشیؓ بن حرب نے اپنا حربہ پھینکا اور حضرت عبداللہؓ نے تلوار کے وار سے اسے کاٹ کر رکھ دیا۔ (تاریخ طبری۔ اصابہ۔ تاریخ اسلام۔ البدایہ والنہایہ)

حضرت خبیبؓ بن عدی انصاری (انصاری، عالم و فاضل، بدری صحابی)

سوال: حضرت خبیب انصاریؓ صحابی تھے۔ ان کا نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت خبیب انصاریؓ کے والد کا نام عدی تھا اور مدینہ منورہ کے قبیلے اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ (سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدر۔ استیعاب)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت خبیبؓ کے ذمہ حضورؐ نے جنگ بدر کے موقع پر کیا خاص کام لگایا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں مجاہدین کے سامان کی نگرانی کے لئے مقرر فرمایا۔ انہیں تلوار کے جوہر دکھانے کا بھی موقع ملا اور انہوں نے قریش کے ایک رئیس حارث بن عامر بن نوفل کو بھی قتل کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: مکہ اور عسفان کے درمیان قریش کا حلیف مشرک قبیلہ بنولحیان آباد تھا۔ اس نے کیا سازش کی؟

جواب: غزوۂ احد میں قریش مکہ کی مالدار خاتون سلافہ بنت سعد کے دو بیٹے مسافع بن طلحہ اور حارث بن طلحہ یا کلاب بن طلحہ اور اس کا خاوند حضرت عاصمؓ بن ثابت

انصاری کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ اس نے عہد کیا کہ ان کا قتل کے بدلہ لینے کے لئے حضرت عاصمؓ بن ثابت کے کاسہ سر میں شراب پیئے گی۔ چنانچہ اس نے ان کے سر کیلئے انعام کا اعلان کر دیا۔ قبیلہ بنو لحیان کی سفیان بن خالد نے (یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سفیان ایک جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا تھا اس کا بدلہ لینے کے لئے قبیلے کے دوسرے لوگوں نے) قبیلہ عضل اور قارہ کے چند آدمیوں کو مسلمانوں کے بھیس میں مدینہ بھیجا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: قبیلہ عضل اور قارہ نے رسول اللہؐ سے کیا درخواست کی؟ اور حضورؐ نے کیا جواب دیا؟

جواب: ان قبیلوں کے سات افراد نے حضورؐ سے کہا کہ ہمارا تمام قبیلہ اسلام لانا چاہتا ہے اور تبلیغ کے لئے ہمارے ساتھ کچھ معلم بھیج دیں۔ انہوں نے حضرت عاصم بن ثابتؓ سے خصوصی محبت کا اظہار کیا۔ یہ لوگ حضرت عاصمؓ کے والد ثابت کے مکان میں ٹھہرے۔ حضورؐ نے ان کے ساتھ چھ یا دس افراد تبلیغ دین کے لئے روانہ فرمائے۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ الرحیق المختوم)

سوال: تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہونے والی جماعت کے امیر کون تھے؟

جواب: حضرت عاصمؓ بن ثابت اس جماعت کے امیر تھے اور حضرت خبیبؓ بن عدی انصاری بھی اس جماعت میں شامل تھے۔

(صحیح بخاری۔ اصابہ۔ تاریخ اسلام۔ الرحیق المختوم)

سوال: عضل اور قارہ کے وفد نے کیسے بدعہدی کی اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: یہ لوگ رجیع کے مقام پر پہنچے تو منصوبے کے مطابق بنو لحیان کے دو سو جنگجو افراد نے ان مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ حضرت عاصمؓ بن ثابت نے مقابلہ کیا اور

بچے دو یا چھ ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ (صحیح بخاری۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے واقع رجیع میں مشرکین نے کن صحابہؓ کو گرفتار کیا؟

جواب: حضرت عاصمؓ شہید ہو گئے انہوں نے مرنے سے پہلے دعا کی تھی کہ اے اللہ میرے جسم کی حفاظت اب تیرے ذمے ہے۔ چنانچہ دشمن ان کا سر کاٹنے بڑھے تو اللہ نے ان کے جسم کو شہد کی مکھیوں سے ڈھانپ دیا۔ تین صحابہ حضرت خبیبؓ بن عدی، حضرت زیدؓ بن دثنہ اور حضرت عبداللہؓ بن طارق کو مشرکین نے زندہ گرفتار کرلیا۔ حضرت عبداللہؓ راستے میں مشرکین کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ (صحیح بخاری۔ اصابہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت خبیبؓ بن عدی کو قریش مکہ نے خرید لیا تھا۔ ان کا جرم کیا تھا؟

جواب: حضرت خبیبؓ بن عدی نے غزوۂ بدر میں حارث بن عامر بن نوفل کو قتل کیا تھا۔ انہیں بیچنے کے لئے مکہ کے بازار میں لایا گیا تو حارث کے بیٹے یا زینب بنت حارث نے انہیں سو اونٹوں کے عوض خرید لیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہیں ان چھ سات آدمیوں نے مل کر خریدا تھا جن کے عزیزوں کو حضرت خبیبؓ نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے مشرکین مکہ نے حضرت خبیبؓ بن عدی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: حضرت خبیبؓ حرمت والے مہینے ذیقعد میں فروخت ہوئے تھے اس لئے ان کا قتل ملتوی کر کے قید کر دیا گیا۔ بنو حارث نے اپنے ایک عزیز موہب کو ان کی نگرانی پر مقرر کیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ بنو حارث نے انہیں خرید کر حجیر بن ابی اہاب کی کنیز ماویہ یا ماریہ کے گھر میں قید کر دیا۔ زینب بنت حارث کو بھی ان کا نگران بنایا۔ ماویہ بعد میں مسلمان ہو گئی تھیں۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت خبیبؓ نے قید میں کن تین باتوں کی خواہش ظاہر کی تھی؟

جواب: پہلی یہ کہ مجھ کو میٹھا پانی پلانا۔ دوسری یہ کہ جو جانور بتوں کے نام پر ذبح ہوں ان کا گوشت مجھے نہ کھلانا، اور تیسری یہ کہ جب قریش میرے قتل کا ارادہ ظاہر کریں تو مجھے پہلے آگاہ کر دینا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت خبیبؓ کے قتل کے انتظامات کس جگہ اور کس انداز سے کئے گئے؟

جواب: حرمت والے مہینے گزرنے کے بعد قریش نے تنعیم کے مقام پر سولی گاڑی اور شہر میں حضرت خبیبؓ کے قتل کی منادی کر دی۔ لوگ ڈھول پیٹتے اور دف بجاتے، جھنڈے لہراتے جمع ہونے لگے۔ حضرت خبیبؓ کو پا بجولاں لایا گیا۔ اور قتل گاہ پر کھڑا کر دیا گیا۔ (طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ صحیح بخاری)

سوال: قتل سے پہلے حضرت خبیبؓ سے خواہش پوچھی گئی تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپؓ نے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت مانگی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قتل سے پہلے نماز پڑھنے کا طریقہ سب سے پہلے حضرت خبیبؓ نے شروع کیا۔ قتل سے پہلے دو رکعت نماز ادا کر لینا مستحب سمجھا جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ کو جب حضرت خبیبؓ کے اس عمل کی اطلاع ملی تو آپؐ نے اسے پسند فرمایا۔ (صحیح بخاری۔ سیرۃ النبیؐ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خبیبؓ نے دو رکعت نماز ادا کر کے فرمایا: "میں نماز میں زیادہ وقت صرف کرتا لیکن سوچا کہ تم لوگ یہ سمجھو گے کہ خبیبؓ موت سے ڈر گیا ہے اور وقت ٹال رہا ہے۔" بتایئے ان الفاظ کے بعد آپؓ نے کیا دعا مانگی؟

جواب: آپؓ نے فی البدیہہ چند اشعار پڑھے پھر اللہ سے دعا کی: "الٰہی ہم نے تیرے رسولؐ کا پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیا۔ تو اپنے رسولؐ برحق کو ہمارے حال کی خبر کر دے۔" پھر آپ نے اپنے قاتلوں کے لئے بددعا کی۔ "اے

اللہ ان میں سے ہر ایک پر اپنا قہر نازل کر، اور ان کو ذلیل ورسوا کر کے ہلاک کر ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔'' اس بددعا کے بعد انہوں نے پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال لیا۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: مشرکین نے حضرت خبیبؓ کو سولی پر لٹکایا تو انہیں کیا پوچھا؟

جواب: مشرکین نے انہیں قسم دے کر پوچھا: ''کیا تمہیں پسند ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری جگہ پھانسی پر لٹکا دیا جائے اور تم گھر میں آرام سے بیٹھو؟''

(طبقات۔ استیعاب۔ تیس پروانے)

سوال: حضرت خبیبؓ نے مشرکین مکہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپؓ نے فرمایا: ''خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ محمد رسول اللہؐ کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے گھر آرام سے بیٹھا رہوں۔'' اس کے مشرکین نے رسہ کھینچ کر انہیں سولی پر لٹکا دیا۔ ان پر نیزوں سے کچو کے لگائے اور پھر ایک نیزہ جسم سے پار ہو گیا۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: مشرکین نے حضرت خبیبؓ کی لاش کو سولی پر ہی لٹکا چھوڑ دیا۔ بتایئے حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیبؓ کی دعا قبول کی اور حضور کو اس واقعے کی خبر وحی کے ذریعے ہو گئی۔ آپؐ اس وقت مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ''خبیبؓ کو مشرکوں نے شہید کر دیا اور جبریلؑ میرے پاس ان کا سلام لائے ہیں۔'' (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت خبیبؓ کی لاش اتروانے کیلئے کیا انتظام فرمایا؟

جواب: آپؐ نے ایک دن حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ سے فرمایا، مکہ جاکر خبیبؓ کی لاش

کا پتہ لگاؤ اور اسے سولی سے اتارو۔ وہ تیز رفتار تھے اس لئے دن رات ایک کرکے مکہ پہنچے اور رات کی تاریکی میں مقتل تک پہنچ گئے۔ درخت پر چڑھ کر سولی کا رسہ کاٹا۔ لاش نیچے گری۔ وہ خود نیچے آئے تو دیکھا کہ لاش غائب تھی۔

(اصابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: ایک روایت میں ہے کہ حضرت خبیبؓ کی لاش حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ نے اتاری۔ ایک دوسری روایت کیا ہے؟

جواب: ایک اور روایت میں ہے کہ اس واقعہ کے چند دن بعد رسول اللہؐ نے صحابہؓ سے پوچھا: کون ہے جو خبیبؓ کی لاش کو سولی سے اتار کر لائے اور جنت کا حقدار بن جائے۔ حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت مقدادؓ بن الاسود نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ کام ہم کریں گے چنانچہ وہ مکے پہنچے اور لاش کو دیکھا چالیس دن بعد بھی زخموں سے خون ٹپک رہا تھا۔ حضرت زبیرؓ نے لاش کو اتارا اور اپنے گھوڑے پر رکھ کر حضرت مقدادؓ کے ہمراہ مدینہ روانہ ہوئے۔ قریش مکہ کو کسی طرح خبر ہوگئی۔ مسلح مشرکین نے اونٹوں پر سوار ہوکر انہیں جالیا۔ حضرت زبیرؓ نے لاش زمین پر رکھ دی تو زمین فوراً اسے نگل گئی۔ حضرت زبیرؓ نے مشرکین کو للکارا مگر وہ بغیر لڑے واپس چلے گئے۔

(استیعاب۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت خبیبؓ کو بلیع الارض کے لقب سے کیوں پکارا جانے لگا؟

جواب: ان کے جسم کو زمین نگل گئی تھی اس لئے آپ کو بلیع الارض کا لقب دیا گیا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت زبیرؓ اور حضرت مقداد نے رسول اللہ کو یہ واقعہ سنایا تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے خوش ہوکر فرمایا: "جبرئیلؑ نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تم

دونوں پر فخر کرتے ہیں۔" (اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

حضرت خذیمہؓ بن ثابت خطمی (انصاری ذوالشہادتین)

سوال: "یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضورؐ کی جبین مبارک کو چوم رہا ہوں۔" یہ بات کس صحابی نے کہی اور ان کا خواب کیسے پورا ہوا؟

جواب: حضرت خذیمہؓ بن ثابت خطمی انصاری نے۔ آپؐ متبسم ہوگئے اور فرمایا کہ تم اپنے خواب کی تعبیر پوری کرو۔ انہوں نے حضورؐ کی جبین مبارک کو چوم لیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ چالیس جانثارؓ)

سوال: حضرت خذیمہؓ کی کنیت ابوعمارہ تھی اور حضورؐ نے ذوالشہادتین لقب دیا۔ آپ کا نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو خطمہ سے تھا۔ والدہ کبشہ بنت اوس خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ (الانساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خذیمہؓ حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام لائے اور بنو خطمہ کے بت توڑے۔ بتایئے آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ بدر میں ان کی شمولیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ تاہم باقی تمام غزوات میں حضورؐ کے ہمرکاب ہے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے کس صحابی کی گواہی (شہادت) کو دو آدمیوں کی شہادت قرار دیا؟

جواب: حضرت خذیمہؓ بن ثابت خطمی انصاری کی شہادت کو۔ اسی لئے انہیں ذوالشہادتین کہا جاتا تھا۔ (طبقات۔ مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: فتح مکہ میں بنو نطفہ کا علم حضرت حذیفہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ بتائیے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۳۶ ہجری میں جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے مگر جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شامیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ نے دو لڑکے داود عمر اور ایک لڑکی عمرہ پیچھے چھوڑی۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے مصحف نقل کرتے وقت سورۃ احزاب کی آیت ۲۳ کس صحابی سے ملی؟

جواب: حضرت خذیمہؓ بن ثابت سے۔ آپ ۳۸ احادیث کے راوی بھی ہیں۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ چالیس جانثارؓ)

حضرت زبرقانؓ بن بدر (انصار صحابہ)

سوال: قبیلہ بنو تمیم کی شاخ بنو سعد کے کون سے صحابی خوبصورتی کی وجہ سے ماہ نجد مشہور ہو گئے تھے؟

جواب: حضرت حسینؓ بن بدر تمیمی جن کی کنیت ابو عیاش تھی اور وہ قبیلہ بنو سعد کے سردار اور قادر الکلام شاعر تھے۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: بنو تمیم کے شاعر اور رئیس حضرت زبرقانؓ بن بدر نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ۹ ہجری میں عام الوفود (وفود کے سال) ستر یا اسی آدمیوں کو ساتھ لے کر آئے۔ بنو تمیم کی طرف سے زبرقانؓ نے اپنی قوم کی تعریف میں قصیدہ پڑھا جس کا جواب حضرت حسانؓ بن ثابت نے دیا۔ آخر سب نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ حضورؐ نے حضرت زبرقانؓ کو اپنی طرف سے بنو سعد کا امیر مقرر فرما دیا۔ (صحیح بخاری۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت زبرقانؓ بن بدر کی کن خدمات کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: دور صدیقی میں بنو تمیم کی بہت سی شاخیں فتنہ ارتداد کی زد میں آ گئیں لیکن حضرت زبرقانؓ ثابت قدم رہے اور اپنے قبیلے کو بھی ساتھ رکھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بھی امیر رہے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ الفاروق۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت زبرقانؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت زبرقانؓ بن بدر امیر معاویہؓ کے عہد میں مکہ کے قریب فوت ہوئے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن جبر انصاری (انصار صحابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: ۱۴ نبوی میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ قدیم نام عبدالعزیٰ تھا۔ اسلامی نام ونسب بتادیں؟

جواب: اوس کی شاخ بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے عبدالرحمن بن جبر بن عمرو۔ ان کی کنیت ابوعبس تھی۔ انہوں نے ۱۳ نبوی میں اپنے قبیلے کے بت توڑ ڈالے۔

(اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن جبر عربی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ اور علوم قرآن وحدیث میں بھی ماہر تھے۔ آپؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: ۴۸ برس کی عمر میں سب سے پہلے جنگ بدر میں پھر کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے والے صحابہؓ میں شامل تھے۔ غزوہ احد میں اور غزوہ احزاب اور دوسرے غزوات میں شریک رہے۔ اسی سال کی عمر میں ۳۴ ہجری میں عہد عثمانیؓ میں وفات پائی۔ حضرت عثمان غنیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع

میں دفن کیا۔ (اسد الغابہ۔ سیر صحابہ۔ المغازی)

﴿اصحاب بدر﴾

حضرات

ابوبکر صدیق، ابوحفص عمر ابن الخطاب، ابو عبداللہ عثمان بن عفان، ابوالحسن علی بن ابی طالب، حمزہ بن عبدالمطلب، زید بن حارثہ، انسہ حبشہ مولی رسول ؐ، ابوکبشہ فارسی مولی رسول ؐ، ابومرثد کناز بن حصین، مرثد بن ابی مرثد یعنی کناز بن حصین کے بیٹے، عبیدۃ بن الحارث اور ان کے دونوں بھائی، طفیل بن حارث، حصین بن حارث، مسطح عوف بن اثاثہ، ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ، سالم مولی ابی حذیفہ، صبیح مولی ابی العاص امیہ، عبداللہ بن جحش، عکاشہ بن محصن، شجاع بن وہب اور ان کے بھائی، عقبہ بن وہب، یزید بن رقیش، ابوسنان بن محصن یعنی عکاشہ، سنان بن ابی سنان یعنی ابوسنان بن محصن کے بیٹے اور عکاشہ کے بھتیجے، محرز بن نضلہ، ربیعہ بن اکثم، ثقف بن عمرو اور ان کے دونوں بھائی، مالک بن عمرو، مدلج بن عمرو، سوید بن مخشی، عتبہ بن غزوان، خباب مولی عتبہ بن غزوان، زبیر بن عوام، حاطب بن ابی بلتعہ، سعد کلبی مولی حاطب بن ابی بلتعہ، مصعب بن عمیر، سویبط بن سعد، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور ان کے بھائی، عمیر بن ابی وقاص، مقداد بن عمرو، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن ربیعہ، ذوالشمالین بن عبدعمرو، خباب بن الارت، بلال بن رباح مولی ابی، عامر بن فہیرہ، صہیب بن سنان رومی، طلحہ بن عبیداللہ، ابوسلمہ بن عبدالاسد، شماس بن عثمان، ارقم بن ابی الارقم، عمار بن یاسر، معتب بن عوف، زید بن الخطاب یعنی حضرت عمر بن الخطاب کے بھائی، مہجع مولی عمر بن الخطاب، عمرو بن سراقہ اور ان کے بھائی، عبداللہ بن سراقہ، واقد بن عبداللہ، خولی بن ابی خولی، مالک بن ابی خولی، عامر بن ربیعہ، عامر بن بکیر، عاقل بن بکیر، خالد بن بکیر، ایاس بن بکیر، سعید بن زید بن عمرو نفیل، عثمان بن مظعون جمحی اور ان کے بیٹے، سائب بن عثمان، قدامہ بن مظعون، عبداللہ بن مظعون، معمر بن حارث، خنیس بن حذافہ، ابوسبرۃ بن ابی رہم، عبداللہ بن مخرمہ، عبداللہ بن سہیل بن عمرو، عمرو بن عوف مولی سہیل بن عمرو، سعد بن خولہ، ابوعبیدہ عامر بن الجراح، عمرو بن حارث، سہیل بن وہب اور ان کے بھائی، صفوان

بن وہب، عمرو بن ابی سرح، وہب بن سعد، حاطب بن عمرو، عیاض بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرات:

سعد بن معاذ، عمرو بن معاذ یعنی سعد بن معاذ کے بھائی، حارث بن اوس بن معاذ، یعنی سعد بن معاذ کے بھتیجے، حارث بن انس، سعد بن زید، سلمۃ بن سلامۃ بن وقش، عبادہ بن بشر بن وقش، سلمۃ بن ثابت بن وقش، رافع بن یزید، حارث بن خزمہ، محمد بن مسلمہ، سلمۃ بن اسلم، ابوالہیثم بن التیہان، عبید بن التیہان، عبداللہ بن سہل، قتادہ بن النعمان، عبید بن اوس، نصر بن الحارث، معتب بن عبید، عبداللہ بن طارق، مسعود بن سعد، ابوعبس بن جبیر، ابوبردہ ہانی بن نیار، عاصم بن ثابت، معتب بن قشیر، عمرو بن معبد، سہل بن حنیف، مبشر بن عبدالمنذر، رفاعۃ بن عبدالمنذر، سعد بن عبید بن النعمان، عویم بن ساعدہ، رافع بن عنجدہ، عبید بن ابی عبید، ثعلبۃ بن حاطب، ابولبابۃ بن عبدالمنذر، حارث بن حاطب، حاطب بن عمرو، عاصم بن عدی، انیس بن قتادہ، معن بن عدی، ثابت بن اقرم، عبداللہ بن سلمۃ، زید بن اسلم، ربعی بن رافع، عبداللہ بن جبیر، عاصم بن قیس، ابوضیاح بن ثابت، ابوحنۃ بن ثابت، سالم بن عمیر، حارث بن النعمان، خوات بن جبیر بن النعمان، منذر محمد، ابوعقیل بن عبداللہ، سعد بن خیثمۃ، منذر بن قدامہ، مالک بن قدامہ، حارث بن ارفجہ، تمیم مولیٰ سعد بن خیثمۃ، جعفر بن عتیک، مالک بن نمیلہ، نعمان بن عصر، خارجہ بن زید، سعد بن ربیع، عبداللہ بن رواحہ، خلاد بن سوید، بشیر بن سعد، سماک بن سعد، سبیع بن قیس، عباد بن قیس، عباد بن قیس، عبداللہ بن عبس، یزید بن حارث، خبیب بن اساف، عبداللہ بن زید، حریث بن زید ثعلبہ، سفیان بن بشر، تمیم بن یعار، عبداللہ بن عمیر، زید بن المزین، عبداللہ بن عرفطہ، عبداللہ بن ربیع، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی، یعنی رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے، اوس بن خولی، زید بن ودیعہ، عقبہ بن وہب، رفاعہ بن عمرو، عامر بن سلمہ، معبد بن عباد، عامر بن البکیر، نوفل بن عبداللہ، عبادۃ بن الصامت، اوس بن الصامت، نعمان بن مالک، ثابت بن ہزال، مالک بن دخشم، ربیع بن ایاس، ورقۃ بن ایاس، عمرو بن ایاس، ربیع اور ورقۃ کے بھائی ہیں یا حلیف علی اختلاف الاقوال، مجذر بن زیاد، عباد بن خشخاش، نحاب بن ثعلبہ، عبداللہ بن ثعلبہ، عتبہ بن ربیعہ، ابودجانہ سماک بن

خرشہ، منذر بن عمرو، ابو اسید مالک بن ربیعہ، مالک بن مسعود، عبدربہ بن حق، کعب بن جماز، ضمرۃ بن عمرو، زیاد بن عمرو، بسبس بن عمرو، عبداللہ بن عامر، خراش بن صمہ، حباب بن منذر، عمیر بن الحمام، تمیم مولیٰ خراش، عبداللہ بن عمرو بن حرام، معاذ بن عمرو بن الجموح، مسعود بن عمرو بن الجموح، خلاد بن عمرو بن الجموح، عقبہ بن عامر، حبیب بن اسود، ثابت بن ثعلبہ، عمیر بن الحارث، بشر بن البراء، طفیل بن مالک، طفیل بن نعمان، سنان بن صیفی، عبداللہ بن جد بن قیس، عتبہ بن عبداللہ، جبار بن صخر، خارجہ بن حمیر، عبداللہ بن حمیر، یزید بن المنذر، معقل بن المنذر، عبداللہ بن النعمان، ضحاک بن حارثہ، سعد بن زریق، معبد بن قیس، عبداللہ بن قیس، عبداللہ بن مناف، جابر بن عبداللہ بن رباب، خلید بن قیس، نعمان بن سنان، ابوالمنذر یزید بن عامر، سلیم بن عمرو، قطبہ بن عامر، عنترہ مولیٰ سلیم بن عمرو، عبس بن عامر، ثعلبہ بن غنمہ، ابوالیسر کعب بن عمرو، سہل بن قیس، عمرو بن طلق، معاذ بن جبل، قیس بن محصن، حارث بن قیس، جبیر بن ایاس، سعد بن عثمان، عقبہ بن عثمان، ذکوان بن عبد قیس، مسعود بن خلدہ، عباد بن قیس، اسعد بن یزید، فاکہ بن بشر، معاذ بن ماعص، عائذ بن ماعص، مسعود بن سعد، رفاعہ بن رافع، خلاد بن رافع، عبید بن زید، زیاد بن لبید، فروہ بن عمرو، خالد بن قیس، جبلہ بن ثعلبہ، عطیہ بن نویرہ، خلیفہ بن عدی، عمارۃ بن حزم، سراقہ بن کعب، حارثہ بن النعمان، سلیم بن قیس، سہیل بن قیس، عدی بن زغباء، مسعود بن اوس، ابوخزیمہ بن اوس، رافع بن حارث، عوف بن حارث، معوذ بن حارث، معاذ بن حارث، نعمان بن عمرو، عامر بن مخلد، عبداللہ بن قیس، عصیمہ اشجعی، ودیعہ بن عمرو، ابوالحمراء مولیٰ حارث بن عفراء، ثعلبہ بن عمرو، سہل بن عتیک، حارث بن صمہ، ابی بن کعب، انس بن معاذ، اوس بن ثابت، ابوشیخ ابی بن ثابت، ابوطلحہ زید بن سہل، حارثہ بن سراقہ، عمرو بن ثعلبہ، سلیط بن قیس، ابوسلیط بن عمرو، ثابت بن خنساء، عامر بن امیہ، محرز بن عامر، سواد بن غزیہ، ابوزید قیس بن سکن، ابوالاعور بن حارث، سلیم بن ملحان، حرام بن ملحان، قیس بن ابی صعصعہ، عبداللہ بن کعب، عصیمہ اسدی، ابوداؤد عمیر بن عامر، سراقہ بن عمرو، قیس بن مخلد، نعمان بن عبدعمرو، ضحاک بن عبدعمرو، سلیم بن حارث، جابر بن خالد، سعد بن سہیل، کعب بن زید، بجیر بن ابی بجیر، عتبان بن مالک، ملیل بن وبرہ، عصمہ بن الحصین، ہلال بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت اوسؓ بن صامت انصاری (انصاری، بدری)

سوال: بدری صحابی اور شاعر حضرت اوس بن صامت انصاری نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: قبیلہ خزرج کے خاندان عوف بن خزرج سے تعلق رکھنے والے یہ انصاری صحابی حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں بیت المقدس چلے گئے تھے۔ وہیں حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں ۳۴ ہجری میں ۷۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے ظہار کا سب سے پہلا واقعہ کس صحابی کے ساتھ پیش آیا تھا؟

جواب: حضرت اوسؓ بن صامت انصاری کے ساتھ۔ قرآن حکیم کی سورۃ مجادلہ میں اس واقع کا ذکر ہے۔ (القرآن۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت انیسؓ بن قتادہ سب سے پہلے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، اور احد میں شہادت پائی، ان کا حسب ونسب بتایئے؟

جواب: قبیلہ اوس کے خاندان بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ نام انس یا انیس تھا۔ اہلیہ کا نام خنساء بنت حرام تھا۔ غزوۂ احد میں اخنس بن شریق کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدرؓ)

حضرت ابوضیاحؓ انصاری (بدری، انصاری، صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت ابوضیاح اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ ان کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ ان کا نام نعمان یا عمیر بتایا گیا ہے۔

(اصابہ۔ اصحاب بدرؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت ابوضیاح انصاری کے والد کا نام ثابت تھا۔ وہ کس قبیلے سے تھے؟

جواب: حضرت ابو ضیاح نعمان یا عمیر بن ثابت انصار کے قبیلے اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابو ضیاح انصاری کب اسلام لائے اور سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی؟

جواب: آپ نے ہجرت نبوی سے پہلے یا بعد میں اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔

(مغازی رسولؐ۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہ)

سوال: حضرت ابو ضیاح کن اہم موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ رہے اور کب شہادت پائی؟

جواب: وہ غزوۂ احد اور غزوۂ خندق کے علاوہ بیعت رضوان کے موقع پر بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ غزوہ خیبر میں شرکت کی، اور اسی غزوہ میں شہادت پائی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت ابو عقیلؓ انصاری (بدری، انصار)

سوال: حضرت ابو عقیل انصاری اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ ان کا نام ونسب بتادیں؟

جواب: ان کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ رسول اللہؐ نے بدل کر عبدالرحمٰنؓ رکھ دیا۔ ساتھ ہی فرمایا: "عدو الاوثان" (یعنی بتوں کا دشمن) ہو۔" ان کے والد کا نام عبداللہ بن ثعلبہ تھا۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت ابو عقیل انصاریؓ کو انیفی اور اراشی کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ بلی کی شاخ بن وانیف سے تھا۔ اس لئے انیفی کہلائے۔ ان کے اجداد کے ایک شخص اراشہ بن عامر کی وجہ سے اراشی کہلائے۔

(اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ ۔۔۔)

سوال: حضرت ابو عقیل انصاریؓ کن غزوات اور اہم موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: غزوۂ بدر، احد، خندق اور دوسرے تمام غزوات کے علاوہ فتح مکہ اور حجۃ الوداع میں بھی آپ حضورؐ کے ہمراہ تھے۔

(المغازی۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحق۔ اصحاب بدرؓ)

سوال: مرتدین کے خلاف جنگ میں حضرت ابو عقیل انصاریؓ بھی حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں شامل تھے۔ بتایئے آپ کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں ایک تیر ان کے شانوں اور دل کے درمیان لگا اور اس کے زخم سے شہادت کا درجہ حاصل کیا۔ وہ زخمی ہونے کے باوجود مسیلمہ کذاب تک پہنچنے کی کوشش میں مزید زخمی ہو گئے تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت ابو سلیط اسیرہؓ بن عمروؓ (انصاری، بدری)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو سلیط اسیرہؓ بن عمرو کا حسب و نسب بتا دیں؟

جواب: خزرج کی شاخ عدی بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ والد ابو خارجہ عمرو بن قیس بھی صحابی تھے۔ والدہ بروبنت عجرہ حضرت کعبؓ بن عجرہ کی بہن تھیں۔

(اصحاب بدر۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب)

حضرت ابو اسیدؓ انصاری (انصاری، بدری)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو اسیدؓ کا نام مالک تھا اور خزرج کے خاندان بنی ساعدہ سے تھے۔ بتایئے کب اسلام لائے اور کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے ہی جوانی کے عالم میں مسلمان ہوئے۔ بدر کے دوسرے

تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہؐ نے انہیں بنی ساعدہ کا علم عطا فرمایا۔ (انساب الاشراف۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابو اسید انصاریؓ نے کب انتقال کیا اور کون سے اہل خانہ پیچھے چھوڑے؟

جواب: آپ ۶۰ ہجری میں ۷۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور اپنے پیچھے چار لڑکے حمید، زبیر، منذر اور حمزہ چھوڑے۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ استیعاب)

حضرت ابو واقد لیثیؓ (عالم وفاضل، صاحب الشجرہ، بدری صحابی)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو واقد لیثیؓ کا نام ونسب بتادیں؟

جواب: ان کا نام حارث تھا اور والد کا نام مالک یا عوف تھا۔ قبیلہ بنو کنانہ کی شاخ بنولیث سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض سیرت نگار انہیں اصحاب بدر میں شامل نہیں کرتے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو واقد لیثیؓ کو بیعت رضوان کا شرف بھی حاصل ہوا۔ وہ کب مسلمان ہوئے تھے؟

جواب: وہ فتح مکہ سے تھوڑا عرصہ پہلے اسلام لائے۔ اور پھر غزوۂ حنین، غزوۂ تبوک اور غزوۂ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابو واقد لیثیؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جہاد شام میں حصہ میں لیا۔ بتایئے انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں مدینہ سے مکہ چلے گئے تھے اور وہیں ۶۶ یا ۶۸ ہجری میں چوہتر یا پچاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے ۲۴ حدیثیں مروی ہیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت اودعؓ بن زید (انصاری، بدری، صاحب الشجرہ)

سوال: قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف کے حضرت اودعؓ بن زید کن اہم موقعوں پر حضورؐ کے ہمراہ رہے۔

جواب: عہد رسالت کے تمام غزوات اور بیعت رضوان میں وہ حضورؐ کے ساتھ تھے۔ صرف ابن مندہ نے انہیں بدری صحابی کہا ہے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تین سو اصحاب)

حضرت بشیرؓ بن سعد انصاری (بدری صحابی، انصار صحابی، عقبی)

سوال: خزرج کی شاخ حارث بن خزرج سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد کب اسلام لائے؟

جواب: آپؓ نے ۱۲ نبوی میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ (تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتایئے ۷ ہجری میں عمرہ کے موقع پر آپ کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپ اس مسلح دستے کے سالار تھے جو جناب رسالتمآبؐ کی حفاظت کے لئے تھا۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ابونعمان بشیرؓ بن سعد انصاری نے دو سرایا کی قیادت بھی کی تھی۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: ۷ ہجری میں سریہ بنی مرہ کی جو تیس جانبازوں کے ساتھ بنی مرہ کے خلاف فدک کی طرف اور دوسری سریہ بشیر بن سعد تھی۔ جو تین سو مجاہدین کے ساتھ بنو غطفان کی طرف۔ (المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے حضرت بشیرؓ بن سعد نے فتنۂ ارتداد کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ اور بہت سی دوسری لڑائیوں میں۔

(فتوحات شام۔ فتنۂ ارتداد۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت سعدؓ بن بشیر نے حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ عراق، ایران اور شام کی کن لڑائیوں میں حصہ لیا؟

جواب: اُبلّہ، مذار، ولجہ، الیس، امغیشیا، حیرہ، انبار اور عین التمر کے علاوہ بہت سے معرکوں میں شامل ہوئے۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن بشیر نے کب سفر آخرت اختیار کیا؟

جواب: وہ ۱۲ ہجری میں عراق عرب کے آخری معرکے عین التمر میں شریک ہوئے اور لڑائی کے دوران شہید ہوئے یا زخمی ہو کر بعد میں وفات پائی۔

(طبقات۔ تاریخ اسلام۔ فتوحات شام۔ استیعاب)

سوال: حضرت سعدؓ بن بشیر کی ازدواجی زندگی اور اولاد کے بارے میں بتا دیجئے؟

جواب: ان کی ایک بیوی شاعر رسولؐ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی بہن حضرت عمرۃ تھیں ان سے ایک صاحبزادے حضرت نعمانؓ بن بشیر تھے۔ یہ ہجرت کے بعد انصار کے گھرانے میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: اس قد آور صحابی کا نام و نسب بتا دیں جو گھوڑے پر سوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگتے تھے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ حارث بن خزرج کے حضرت بشیرؓ بن سعد۔ ان کی کنیت ابو نعمان تھی۔ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی دعوت دین پر

اسلام لائے۔ اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ ثانی میں حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ اسدالغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد نے کن غزوات نبوی اور سرایا میں شرکت کی؟

جواب: بدر سے لے کر تبوک تک کے تمام غزوات میں شریک ہونے کے علاوہ دو مہموں کی قیادت بھی کی۔ پہلی مہم سریہ بنی مرہ شعبان ۷ ہجری میں بنی مرہ کے خلاف فدک کی طرف روانہ کی گئی۔ دوسری مہم سریہ بشیرؓ بن سعد بھی چند دن بعد ۷ ہجری میں بنو غطفان کی طرف روانہ کی۔

(المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ النہایہ۔ اصابہ)

سوال: ۷ ہجری میں حضورؐ عمرہ کے لیے مکہ تشریف لے گئے تو کون سے صحابیؓ ان کی حفاظت پر مامور تھے؟

جواب: حضرت بشیرؓ بن سعد اس مسلح دستے کے امیر تھے جو رسول اللہؐ کی حفاظت پر مامور تھا۔ ایک سال پہلے صلح حدیبیہ میں طے پایا تھا کہ مسلمان اگلے سال عمرہ کریں گے اور غیر مسلح ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ اس موقع پر تمام مسلمانوں نے ہتھیار اتار دیے اور حضرت بشیر بن سعد کی قیادت میں سو مسلح سواروں نے مکہ سے باہر ان کی حفاظت کی اور باقی مسلمانوں نے اطمینان سے عمرہ کیا۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ البدایہ والنہایہ۔ اسدالغابہ۔ الرحیق المختوم)

سوال: حضرت بشیرؓ بن سعد نے بچپن ہی سے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا اور وہ زمانہ جاہلیت میں بھی عربی لکھ لیتے تھے۔ بتایئے وہ کن چودہ سو جانثاروں میں شامل تھے؟

جواب: صلح حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے چودہ سو صحابہؓ میں شامل ہو کر انہوں نے بھی اصحاب الشجرہ کا لقب پایا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: غزوہ خندق میں بہت سے موقعوں پر حضورؐ سے معجزات کا ظہور ہوا۔ بتایئے کس صحابیؓ کے کھانے میں برکت کا معجزہ ہوا؟

جواب: حضرت بشیرؓ بن سعد کی اہلیہ عمرہؓ بنت رواحہ نے اپنی بیٹی کے ہاتھ عجوہ کھجور کا ایک پیالہ حضرت بشیرؓ بن سعد اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کے لئے بھیجا۔ چھوٹی بچی ان دونوں کو تلاش کر رہی تھی کہ حضورؐ کی نظر پڑی۔ آپؐ نے بچی کو بلایا کھجوریں لے کر خندق میں کپڑا بچھوا کر اس پر کچھ ڈال دیں۔ پھر حضرت جعالؓ بن سراقہ غفاری سے فرمایا کہ اہل خندق کو کھانے کے لئے بلاؤ۔ تمام صحابیؓ آتے گئے اور کپڑے پر سے کھجوریں کھا کر جاتے رہے۔ تمام صحابہؓ کھا چکے لیکن آپؐ ابھی تک پیالے میں سے کھجوریں نکال کر ڈالتے رہے۔

(المغازی۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت بشیرؓ بن سعد نے فتنہ ارتداد کو ختم کرنے میں کس طرح مدد کی؟

جواب: دور صدیقی میں فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا تو اسے ختم کرنے میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ وہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں حضرت خالدؓ بن ولید کے شانہ بشانہ لڑے اور فتنہ ارتداد کی بہت سی دوسری لڑائیوں میں بھی بہادری کے جوہر دکھائے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ صدیقؓ۔ سیر الصحابہ)

سوال: دور فاروقی میں عراق عرب کے کن معرکوں میں حضرت بشیرؓ بن سعد نے شرکت کی اور کب شہید ہوئے؟

جواب: وہ ایک سپاہی کی حیثیت سے حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں شامل ہو گئے عراق عرب کے کئی مقامات پر ایرانیوں کو شکست سے دو چار کیا۔ ۱۲ ہجری میں جنوبی عراق کے معرکہ عین التمر میں زبردست جنگ کے بعد قلعہ پر قبضہ ہو گیا لیکن بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ حضرت بشیرؓ بن سعد بھی شہید ہو گئے۔ یہ بھی

روایت ہے کہ وہ شدید زخمی ہو گئے اور بعد میں انتقال فرمایا۔ بیوی عمرۃؓ اور صاحبزادے نعمانؓ کے علاوہ اور بھی اولاد تھی۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ تاریخ طبری۔ تاریخ دمشق)

حضرت جبارؓ بن صخر (عقبی صحابی/بدری صحابی/انصاری)

سوال: ابوعبداللہ کنیت۔ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق تھا نام ونسب بتا دیں؟

جواب: ان صحابی کا نام جبارؓ بن صخر اور والدہ کا نام سعاد بن سلمہ تھا جو خزرج کی شاخ جشم سے تھیں۔ (انساب الاشراف۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہؓ۔ المغازی)

سوال: بدری صحابی حضرت جبارؓ بن صخر نے کب اسلام قبول کیا اور کب حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ۔ مغازی رسولؐ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے کس صحابی کو حضرت جبارؓ بن صخر کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: آپؐ نے ہجرت کے چند ماہ بعد انصار اور مہاجرین میں مواخات قائم کی تو حضرت مقدادؓ بن اسود کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ المصطفیٰ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت جبارؓ بن صخر نے تمام غزوات نبوی میں حصہ لیا۔ بتائیے حضورؐ آپ کو کس علاقے کی کھجوروں کا تخمینہ لگانے کیلئے بھیجا کرتے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ خیبر کے پھل کا تخمینہ لگانے کیلئے حضرت جبارؓ کو بھیجا کرتے تھے۔ فتح خیبر کے بعد سے پہلے یہ کام حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کیا کرتے تھے۔ وہ

۸ ہجری میں غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے تھے۔

(مغازی رسولؐ۔ جوامع السیر۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں بھی حضرت جبارؓ خیبر کے پھلوں کا تخمینہ لگاتے تھے۔ وہ حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ کہاں تشریف لے گئے؟

جواب: یہودیوں کی شرارتوں کی وجہ سے حضرت عمرؓ فاروق انہیں خیبر سے جلاوطن کرنے کے لئے خیبر تشریف لے گئے تو حضرت جبارؓ بن صخرؓ بھی ساتھ تھے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ الفاروقؓ)

سوال: بتائیے حضرت جبارؓ بن صخرؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ۳۰ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت حبابؓ بن منذر (انصاری خزرجی بدری شاعر)

سوال: بتائیے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر کس صحابی کے مشورے پر بدر کے کنویں کے پاس پڑاؤ کیا؟

جواب: انصاری قبیلے خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت حباب بن منذر کے مشورے پر آپ حضرت عمرؓو بن جموح کے بھتیجے تھے۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت حبابؓ بن منذر غزوۂ احد، خیبر اور حنین میں خزرج کے علمبردار تھے۔ بتائیے غزوۂ احد کے موقع پر حضورؐ نے انہیں کیا ذمہ داری سونپی تھی؟

جواب: حضورؐ کو قریش مکہ کے حملے کی اطلاع ملی تو معلومات کیلئے حضرت حبابؓ بن منذر کو روانہ فرمایا۔ آپ نے دشمن کی تعداد اور سامان جنگ کے بارے میں

معلومات فراہم کیں۔
(اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت حبابؓ بن منذر اچھے خطیب اور شاعر بھی تھے۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے ۱۹ ہجری میں پچاس سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت حاطبؓ بن عمرو (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ، بدری صحابی)

سوال: حضرت حاطبؓ یا ابو حاطب بن عمرو کا حسب و نسب کیا تھا اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: والد کا نام عمرو بن عبد شمس تھا اور والدہ کا نام اسماء۔ قریش کی شاخ بنو عامر بن لوئی سے تعلق رکھتے تھے۔ اسلام کے بالکل ابتدائی دور میں رسول اللہؐ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ایمان لائے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت حاطبؓ بن عمرو نے حبشہ کی طرف کب ہجرت کی؟

جواب: ۵ نبوی میں مشرکین کے مظالم سے تنگ آ کر حضورؐ کے حکم پر حبشہ ہجرت کر گئے۔ چند ماہ بعد واپس آ کر مکہ کے ایک رئیس حویطب بن عبدالعزیٰ کی پناہ حاصل کی۔ ۶ نبوی میں دوبارہ حبشہ ہجرت کر گئے۔

(فتوح البلدان۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو نے مدینہ کب ہجرت کی اور کس کے مہمان ٹھہرے؟

جواب: سات آٹھ سال حبشہ میں رہنے کے بعد غزوہ بدر سے پہلے حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر انصاری کے مہمان بنے۔
(سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت حاطبؓ بن عمرو نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: آپ غزوۂ بدر اور احد میں رسول اللہ ؐ کے ساتھ رہے۔

(طبقات۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

حضرت حارثہؓ بن سراقہ (بدری صحابی/انصاری)

سوال: بتایئے غزوۂ بدر میں انصار کے سب سے پہلے شہید کون تھے؟

جواب: حضرت حارثہؓ بن سراقہ انصاری غزوۂ بدر میں انصار کے سب سے پہلے شہید تھے۔

(مغازی رسولؐ۔ المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حارثہؓ بن سراقہ انصاری کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: وہ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو نجار سے تھے۔ والد کا نام سراقہ بن حارث اور والدہ کا نام ربیعؓ بنت نضر تھا۔ وہ جلیل القدر صحابیہ تھیں اور حضرت انسؓ بن نضر کی حقیقی بہن اور حضرت انسؓ بن مالک کی حقیقی پھوپھی تھیں۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: جنگ بدر میں صرف دو گھوڑے تھے۔ ان میں سے ایک حضرت حارثہؓ بن سراقہ کے پاس تھا۔ بتایئے حضرت حارثہؓ کیسے شہید ہوئے؟

جواب: رسول اللہ ؐ نے لشکر کی نگہبانی کا کام ان کے ذمے لگایا تھا۔ وہ میدان جنگ میں حوض کے پاس پانی پینے کے لئے کھڑے تھے کہ ایک مشرک حبان بن العرقہ نے ان کی طرف تیر چلایا جو گلے میں لگا اور وہ شہید ہو گئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: رسول اللہ ؐ نے حضرت حارثہؓ بن سراقہ کی ماں سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ؐ نے ان کی والدہ حضرت ربیعؓ سے فرمایا: "جنت ایک نہیں بلکہ بکثرت ہیں۔ ان میں سے ایک جنت الفردوس ہے اور بے شک حارثہؓ اسی جنت میں

ہیں۔"

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سوتیرانی)

حضرت خریمؓ بن فاتک اسدی (بدری صحابی)

سوال: قبیلہ بنو اسد کے ابو یحییٰ خریم بن فاتک کب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے؟۔

جواب: رسول اللہ کی ہجرت مدینہ اور غزوۂ بدر سے پہلے مسلمان ہوئے۔ حضورؐ نے ان کے لمبے بالوں اور نیچی ازار کو ناپسند فرمایا تو اپنی وضع قطع تبدیل کر لی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت خریمؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا اور کب دارفانی سے کوچ کیا؟

جواب: غزوۂ احد اور بعض دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ عہد فاروقی میں شام کے کئی معرکوں میں حصہ لیا اور کوفہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ امیر معاویہؓ کے عہد میں وفات پائی۔

(طبقات۔ اصحاب بدر۔ سیرۃ ابن ہشام۔ فتوح الشام)

حضرت خولیؓ بن ابی خولی (بدری صحابی)

سوال: بتایئے حضرت خولیؓ بن ابی خولی کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ یمن کے قحطانی قبیلے جعفی سے تھے۔ ابن ہشام نے انہیں عجلی کہا ہے اور کہا کہ وہ عجل بن لجیم یا لجیم سے تھے۔ ان کے بزرگوں میں سے کچھ لوگ مکہ آ کر بنو عدی بن کعب کے حلیف بن گئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت خولیؓ بن ابی خولی کا خاندان کس علاقے میں آباد تھے؟

جواب: ان کے آباؤ اجداد جعفی قبیلے سے تھے جو کہ مذحج سے متعلق سعد العشیرہ بن مالک کہلانی کی ایک شاخ تھے اور یمن کے علاقے صنعاء کے قریب آباد

تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت خولیؓ نے کب اسلام قبول کیا اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے پہلے ایمان لا چکے تھے اور پھر حضورؐ کے حکم سے دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی مکہ سے ہجرت کر گئے۔

(عیون الاثر۔ اصابہ۔ سیر صحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت خولیؓ بن ابی خولی بدری صحابی ہیں۔ بتایئے آپ اپنے کن بھائیوں کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے؟

جواب: حضرت مالکؓ بن ابی خولی۔ حضرت ہلالؓ بن ابی خولی اور حضرت عبداللہؓ بن ابی خولی کے ساتھ۔ (المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت خولیؓ بن ابی خولیؓ نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: یہ بدری صحابی تمام غزوات نبوی میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ (اصابہ۔ الشفاء۔ مغازی رسول۔ سیر الصحابہؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت خولیؓ بن ابی خولی نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: حضرت خولیؓ بن ابی خولی نے حضرت عمر فاروقؓ کے عہد حکومت میں وفات پائی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت ذوالشمالینؓ (بدری صحابی)

سوال: اصل نام عمیر، کنیت ابو محمد اور لقب ذوالشمالین۔ نسبی تعلق بتا دیجئے؟

جواب: نسبی تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔ آپ کے والد عبد عمرو نے مکہ میں رہائش اختیار کر لی اور عبدالحارث بن زہرہ کے حلیف بن گئے۔ والدہ کا نام نعمیٰ تھا۔

(الانساب الاشراف۔ جمہرۃ العرب۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد حضرت ذوالشمالین پہلے حضرت سعد بن خیثمہ انصاریؓ کے مہمان بنے اور پھر یزیدؓ بن حارث خزرجی کے دینی بھائی۔ بتایئے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۲ ہجری میں جنگ بدر میں دونوں دینی بھائی شہید ہوئے۔ حضرت ذوالشمالینؓ ابو اسامہ جشمی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصحاب بدر)

حضرت ربیعہؓ بن اَکثم اسدیؓ (بدری صحابی)

سوال: حضرت ربیعہؓ بن اکثم کی کنیت اور خاندانی تعلق بتادیجئے؟

جواب: ابو زید کنیت تھی۔ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق تھا جو بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔ بہت چھوٹا قد تھا لیکن نہایت بلند ہمت صحابی تھے۔

(اصحاب بدر۔ انساب الاشراف۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر تیرے بدر اولد۔ ۲)

سوال: حضرت ربیعہؓ بن اکثم ہجرت مدینہ سے پہلے تیس سال کی عمر میں اسلام لائے۔ بتایئے آپؓ کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: غزوۂ بدر کے علاوہ، احد اور خندق کے معرکوں میں شامل تھے۔ بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئے اور ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ اسی غزوہ میں قلعہ نطاۃ پر حارث یہودی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(اصحاب بدر۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضورؐ کے پست قد صحابی حضرت ابوزید ربیعہؓ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جو بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔ غزوۂ بدر سے پہلے تیس سال کی عمر میں اسلام لائے اور مدینے ہجرت کی۔

(الانساب الاشراف۔ جمہرۃ العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ربیعہؓ بن اکثم اسدی کس غزوے میں شہید ہوئے؟

جواب: بدر اور احد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے اور آخر ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر قلعہ نطاۃ پر ایک یہودی حارث کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(طبقات۔ المغازی۔ استیعاب)

حضرت زاہرؓ بن حرام اشجعی (بدری صحابی رکوفی)

سوال: حضرت زاہرؓ بن حرام غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت کے ابتدائی زمانے میں اسلام لائے۔ نہایت معمولی صورت اور کم رو بدوی (دیہاتی) تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ اشجع سے تھا۔

(اصحاب بدرؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ سو شہدائی)

سوال: بتایئے حضرت زاہرؓ بن حرام نے کن غزوات میں شرکت کی اور کب وفات پائی؟

جواب: صرف غزوۂ بدر میں شرکت کا پتہ چلتا ہے۔ آخر عمر میں کوفہ جاکر آباد ہوگئے تھے۔ تاہم حضورؐ کے وصال کے بعد کافی عرصہ زندہ رہے۔

(اصحاب بدرؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: آنحضرتؐ نے پشت کی طرف سے آنکھوں پر دست مبارک رکھ کر فرمایا: ''اس غلام کو کون خریدتا ہے۔'' صحابیؓ کا نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت زاہرؓ بن حرام اشجعی۔ انہوں نے آپ کو پہچان لیا اور کہا: ''یارسول اللہؐ اس تجارت میں تو آپؐ مجھے کم قیمت پائیں گے۔'' حضور اقدسؐ نے فرمایا: ''نہیں! تو بارگاہِ الٰہی میں بہت قیمتی ہے۔'' وہ حضورؐ کیلئے دیہات سے تحفے لاتے اور حضورؐ بھی انہیں کوئی نہ کوئی چیز ضرور دیتے۔ (اسد الغابہ۔ سو شہدائی)

حضرت زیادؓ بن کعب (بدری زاحدی)

سوال: حضرت زیادؓ بن کعب کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپؓ کا خاندانی تعلق بنو جہینہ کی شاخ بنی نکیب سے تھا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ الانساب الاشراف)

سوال: حضرت زیادؓ بن کعب کب اسلام لائے اور کونسی جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپؓ کے قبول اسلام کا زمانہ معلوم نہیں البتہ مورخین اور سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ آپؓ جنگ بدر اور جنگ احد میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب بدر)

حضرت سعدؓ بن خولی (بدری صحابی)

سوال: بتایئے مشہور صحابی حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کے کونسے غلام اصحاب بدر میں شامل تھے؟

جواب: حضرت سعدؓ بن خولی۔ حضرت حاطبؓ بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشی کے حلیف تھے اس لئے حضرت سعدؓ بن خولی کا شمار مہاجرین قریش بنو اسد میں ہوتا ہے۔

(سیر الصحابہؓ۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

سوال: حضرت سعدؓ بن خولی نے بعثت نبوی کے شروع میں اسلام قبول کیا۔ بتایئے آپؓ نے کب ہجرت کی؟

جواب: ہجرت کا حکم ہوا تو وہ بھی حضرت حاطبؓ کے ساتھ ہی مدینہ آ گئے۔

(سیر الصحابہؓ۔ مدلاتی۔ اصابہ)

سوال: حضرت سعدؓ نے جنگ بدر اور احد میں شرکت کی۔ بتایئے آپؓ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت سعدؓ جنگ احد میں بنی کنانہ کے مشرک ابن عویمر کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ انصار بنی معاویہ کے غلام رشیدؓ فارسی نے ابن عویمر کو قتل کر دیا۔

(سیر الصحابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: ابن عویمر کے قاتل حضرت رشیدؓ فارسی سے حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت رشید فارسیؓ نے ابن عویمر کو قتل کرتے ہوئے تلوار چلائی اور نعرہ لگایا: "لے اس کو اور میں ہوں غلام فارسیؓ"۔ رسول اللہؐ نے حضرت رشیدؓ سے فرمایا: "رشید! تم نے یہ کیوں نہ کہا، لے اس کو اور میں ہوں غلام انصاریؓ" اتنے میں حضرت رشیدؓ پر ابن عویمر کے بھائی نے حملہ کیا تو آپؓ نے اسے بھی تلوار کے وار سے جہنم رسید کرتے ہوئے کہا: "لے اسے اور میں ہوں غلام انصاریؓ"۔ رسول اللہؐ نے تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا: "مرحبا اے ابا عبداللہ!" اسی دن سے حضرت رشیدؓ کی کنیت ابو عبداللہ ہو گئی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری)

حضرت سالمؓ بن عمیر انصاری (بدری، انصاری)

سوال: حضرت سالمؓ بن عمیر انصار کے قبیلے اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور بعض سیرۃ نگاروں کے مطابق ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں بھی شریک تھے۔

(تاریخ ابن اثیر۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت سالمؓ بن عمیر کو رسول اللہؐ نے کس یہودی شاعر کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا؟

جواب: بنی عمرو بن عوف کا بوڑھا یہودی شاعر اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف اپنی

شاعری کے ذریعے لوگوں کو بھڑکاتا تھا۔ شوال ۲ ہجری میں آپؐ نے حضرت سالمؓ بن عمیر انصاری کو اسے قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ وہ کامیاب لوٹے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت سالمؓ بن عمیر انصاری نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتایئے وہ غزوۂ تبوک میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: وہ ان صحابہ میں سے تھے جو سازو سامان اور سواریوں کے نہ ہونے کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں شامل نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی گریہ زاری اور پریشانی کی وجہ سے انہیں معاف کردیا۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت سالمؓ بن عمیر انصاری نے کب وفات پائی؟

جواب: وہ امیر معاویہ کے دور حکومت میں انتقال فرما گئے۔ آپ کثرت گریہ کی وجہ سے مشہور تھے۔ (اسدالغابہ۔ ایک سو پچاس چراغ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

حضرت سویبطؓ رسویطؓ (بدری صحابی ظریف الطبع)

سوال: حضرت سویبطؓ کا تعلق قریش کے خاندان بنو عبدالدار سے تھا۔ والد اور والدہ کا نام بتادیں؟

جواب: ان کے والد کا نام سعد اور والدہ کا نام ہنیدہ تھا۔ وہ بنو خزاعہ سے تھیں۔ حضرت سویبطؓ کا سلسلہ نسب قصی پر جاکر آنحضرتؐ سے مل جاتا ہے۔

(الانساب الاشراف۔ طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت سویبطؓ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتایئے ان کو کونسی دو ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کے موقع پر حبشہ گئے اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ وہ بنی حارث بن خزرج کے مہمان بنے۔

(طبقات۔ اسدالغابہ۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت سویبطؓ نے کن غزوات میں شرکت کی اور کب وفات پائی؟

جواب: جنگ بدر کے علاوہ عہد رسالت کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ ۱۰ ہجری تک حیات تھے۔ تاہم سال وفات کے بارے میں کتب سیرت خاموش ہیں۔

(استیعاب۔طبقات۔اسد الغابہ۔حبیب کبریاؐ کے تین سو اصحاب)

سوال: رسول اللہؐ حضرت سویبطؓ کی کس بات پر تعریف فرمایا کرتے تھے؟

جواب: آپؓ بڑے خوش مزاج اور خوش طبع تھے۔ رسول اللہؐ ان کی خوش مزاجی اور اچھے ذوق کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔

(کتاب الاذکیاء۔اسد الغابہ۔مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت سراقہؓ بن عمرو انصاری (اصحاب بدر/انصار صحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سراقہؓ بن عمرو انصاری نے غزوۂ احد اور احزاب میں بھی شرکت کی۔ آپؓ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے یا بعد میں اسلام لائے اور پھر ہر موقع پر حضورؐ کے ساتھ رہے۔ صلح حدیبیہ اور عمرۃ القضا میں بھی انہیں حضورؐ کی رفاقت حاصل رہی۔

(سیرۃ ابن ہشام۔طبقات۔اسد الغابہ)

سوال: خزرج کے خاندان بنو نجار سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت سراقہؓ بن عمرو کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ موتہ میں بہت سے اکابر صحابہؓ کے علاوہ حضرت سراقہؓ عمرو بھی شہید ہوئے۔

(استیعاب۔تاریخ اسلام۔زاد المعاد)

حضرت سہلؓ بن حنیف انصاری (بدری/انصار صحابہ)

سوال: قبیلہ اوس سے تعلق رکھنے والے انصاری صحابی حضرت سہلؓ بن حنیف کب اسلام لائے تھے؟

جواب: آپؓ انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے اور ہجرت نبوی سے پہلے ہی اپنے بھائی عثمانؓ بن حنیف کے ساتھ مسلمان ہوئے۔ حضورؐ نے حضرت سہلؓ بن حنیف کو حضرت علیؓ کا مواخاتی بھائی بنایا۔ (جمہور اہل سیر کا کہنا ہے کہ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اپنا بھائی قرار دیا تھا۔) (طبقات۔ انساب الاشراف۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت سہلؓ نے غزوۂ احد میں کس طرح شجاعت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: انہوں نے موت پر بیعت کی تھی اور آخر وقت تک دشمن پر تیر برساتے رہے۔ حضورؐ صحابہ سے فرماتے: "ان کو تیر دو، یہ سہلؓ ہیں۔"

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: "یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ میری آڑ میں رہیے۔ خدا کی قسم جب تک میری جان میں جان ہے آپؐ کی حفاظت کروں گا، اور یہاں سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹوں گا۔" یہ الفاظ کس صحابیؓ نے کہے تھی؟

جواب: حضرت سہلؓ بن حنیف نے غزوۂ احد میں اس وقت حضورؐ سے یہ بات کہی جب مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا تھا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بیعت رضوان میں شامل صحابی حضرت سہلؓ بن حنیف انصاری نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: انہوں نے بدر، احد، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک غرض تمام غزوات میں حصہ لیا۔ (المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب)

سوال: حضرت سہلؓ بن حنیف نے حضرت علیؓ کے دور خلافت میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: وہ چند دن مدینہ کے امیر رہے پھر حضرت علیؓ نے انہیں شام کا والی نامزد کیا۔ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے حصہ لیا اور ۳۷ ہجری میں معاہدہ

تحکیم پر حضرت علیؓ کی طرف سے بطور گواہ دستخط کیے۔ پھر فارس کے امیر مقرر ہوئے لیکن باغیوں کی وجہ سے واپس آنا پڑا۔ (اخبار الطوال۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت سہلؓ بن حنیف نے کب اور کہاں انتقال فرمایا؟

جواب: ۳۸ ہجری میں کوفہ میں وفات پائی۔ حضرت علیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت سہلؓ نے اپنے پیچھے دو بیٹے ابو امامہؓ اسعد اور عبداللہ چھوڑے ان سے چالیس احادیث مروی ہیں۔ اور ان کا تعلق راویان حدیث کے طبقہ چہارم سے ہے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

حضرت سلمہؓ بن سلامہ (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت سلمہؓ بن سلامہ بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ آپ کا حسب ونسب کیا تھا اور کب اسلام لائے؟

جواب: ان کی کنیت ابوعوف تھی اور تعلق اوس کے خاندان بنو عبدالاشہل سے تھا۔ والدہ سلمٰی بنت سلمہ اوس کے خاندان بنو حارثہ سے تھیں۔ وہ ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں حاضر تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت سرور عالمؐ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت سلمہؓ بن سلامہ کو کس صحابی کا دینی بھائی بنایا گیا تھا؟

جواب: حضورؐ نے اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیرؓ بن العوام کو حضرت سلمہؓ بن سلامہؓ کا دینی بھائی بنایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سلمہؓ بن سلامہ نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔

بتایئے حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کہاں کا والی مقرر کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ ان کی بہادری اور فراست کے بے حد معترف تھے۔ انہوں نے آپ کو یمامہ کا والی مقرر کیا۔ (اصابہ۔ الفاروقؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت سلمہؓ بن سلامہ نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے ۴۵ ہجری میں ۷۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے چند احادیث مروی ہیں۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصحاب بدر)

حضرت سہلؓ بن عتیک انصاری

(عقبی صحابی/بدری صحابی/سابقون الاوّلون انصار)

سوال: حضرت سہلؓ، یا عبید بن عتیک انصاری کب اسلام لائے اور بیعت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: آپ انصار کے سابقون الاوّلون میں سے تھے اور ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر رسول اللہؐ سے بیعت کی۔ ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت سہلؓ بن عتیک انصاری نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے عہد رسالت میں ہی وفات پائی اور رسول اللہؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (اسد الغابہ۔ ایک سو پچاس چراغ)

حضرت سلمہؓ بن ثابتؓ بن وقش انصاری

(بدری صحابی/سابقون الاوّلون انصار)

سوال: حضرت سلمہؓ بن ثابت کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: النجار کے قبیلے اوس کے خاندان بنو عبدالاشہل سے ان کا تعلق تھا۔ والد ثابتؓ بن وقش اور چچا رفاعہؓ بن وقش بھی صحابی تھے۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت سلمہؓ بن ثابت انصاری کب مسلمان ہوئے اور کس غزوے میں پہلی مرتبہ شریک ہوئے؟

جواب: آپ انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے اسلام لائے۔ سب سے پہلے غزوہ بدر میں شامل ہوکر بدری صحابی کا شرف حاصل کیا۔ (اصحاب بدر۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا۔ المغازی۔ مغازی رسولؐ)

سوال: حضرت سلمہؓ بن ثابت غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔ بتائیے انہوں نے کس جنگ میں شہادت حاصل کی؟

جواب: ان کے والد ثابتؓ، چچا رفاعہؓ، بھائی عمرو الاصیرمؓ اور یہ خود ۳ ہجری میں غزوۂ احد میں شامل ہوئے اور چاروں نے شہادت حاصل کی۔ حضرت سلمہؓ خالدؓ بن ولید (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(اصحاب بدر۔ سیر الصحابہ۔ مغازی رسولؐ۔ استیعاب)

حضرت صفوانؓ بن بیضاء فہری (بدری صحابی)

سوال: والدہ کا نام دعد بنت جحدم تھا جو اپنے لقب یا عرف بیضاء کے نام سے مشہور ہوئیں۔ تینوں بھائی ابناء بیضا کہلاتے تھے۔ نام بتائیے؟

جواب: حضرت صفوانؓ بن بیضاءؓ، حضرت سہلؓ بن بیضاء اور حضرت سہیلؓ بن بیضاء۔

(اسد الغابہ، طبقات، سیر الصحابہ، استیعاب)

سوال: حضرت صفوانؓ کے والد کا نام وہب بن ربیعہ تھا۔ بتائیے آپ کا تعلق کس

خاندان سے تھا؟

جواب: قریش کے خاندان بنی فہر سے آپ کا تعلق تھا اور سلسلہ نسب آنحضرتؐ سے جا ملتا تھا۔ (الاشراف الانساب، اصابہ، سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت صفوانؓ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے۔ آپؓ ہجرت مدینہ کے بعد کہاں ٹھہرے؟

جواب: قبا پہنچے تو حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کے مہمان بنے پھر حضورؐ نے حضرت رافع بن عجلان عظیٰ انصاری کو آپؓ کا مواخاتی بھائی بنایا۔

(طبقات، سیرت ابن ہشام، زاد المعاد، اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت صفوانؓ نے سب سے پہلے سریۂ عبداللہؓ بن جحش میں شرکت کی۔ بتائیے وہ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: دو ہجری میں غزوۂ بدر میں طعیمہ بن عدی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ بعض روایت میں ہے کہ وہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ۱۸ ہجری میں طاعون عمواس میں فوت ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کے دور خلافت میں ۳۸ ہجری میں وفات پائی۔

(طبقات، حبیب بریؐ کے تین سو اصحاب، بزم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت صبیحؓ (بدری صحابی)

سوال: بدری صحابی حضرت صبیحؓ یا صبیحؓ کس کے غلام تھے اور کیسے آزاد ہوئے؟

جواب: بنو عبد شمس کے رئیس ابو صبیحہ سعید کے غلام تھے اور پھر اس کی اولاد کے غلام بن گئے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے اسلام لائے۔ اس وقت تک ابو صبیحہ کے بیٹے

بھی مسلمان ہو گئے تھے اس لئے آل سعید نے انہیں آزاد کر دیا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ مہاجرین)

سوال:۔ حضرت صبیح ؓ نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتایئے ان کے بدری ہونے میں اختلاف کیوں ہے؟

جواب:۔ مدینہ منورہ سے حضورؐ کے ساتھ لشکر اسلام میں شامل تھے۔ راستے میں بیمار ہو گئے اور جنگ میں حصہ نہ لے سکے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ نے انہیں ابوسلمہؓ بن عبدالاسد کے اونٹ پر سوار کر دیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے خود حضرت ابوسلمہؓ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا اور خود علالت کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجر صحابہؓ)

حضرت عاقلؓ بن بکیر لیثی (بدری صحابی)

سوال: رسول اللہؐ نے فرمایا: "غافل نہیں، آج سے تمہارا نام عاقل ہے۔" یہ کن صحابی کی بات ہے؟

جواب: حضرت عاقلؓ بن بکیر لیثی سے فرمایا جنہوں نے دارارقم کو مرکز تبلیغ و ہدایت بناتے ہی اسلام قبول کر لیا۔ یہ حقیقی چار بھائی اکٹھے اسلام لائے اور یہ قریش کے خاندان بنو عدی بن کعب لوئی کے حلیف تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عاقلؓ نے کس خلیفہ راشد کے ساتھ مدینہ ہجرت کی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کے وقت چوبیس دوسرے صحابہ تھے ان میں حضرت عاقلؓ اور ان کے تینوں بھائی بھی شامل تھے۔

(مہاجرین۔ الفاروق۔ استیعاب)

سوال: مدینہ میں حضرت عاقلؓ حضرت رفاعہؓ کے مہمان بنے۔ حضورؐ نے آپ کا

دینی بھائی کس کو بنایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت مُجذر بن زیاد کو حضرت عاقلؓ کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات، اسد الغابہ، مہاجرین)

سوال: بتایئے حضرت عاقلؓ بن بکیر نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوہ بدر کے موقع پر آپؓ بڑی بہادری سے لڑ رہے تھے کہ ایک مشرک مالک بن زہیر نے نیزے یا تلوار کا وار کر کے آپؓ کو شہید کر دیا۔

(طبقات، اسد الغابہ، المغازی، اصحاب بدرؓ)

حضرت عبداللہؓ بن جبیرؓ بن مطعم (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: قبیلہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عبداللہؓ بن جبیر بن مطعم کب مسلمان ہوئے؟

جواب: آپ ہجرت نبوی سے ایک سال پہلے تقریباً ۱۲ نبوی میں مسلمان ہوئے اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہؓ بن جبیر نے جنگ بدر میں حضورؐ کے کس رشتہ دار کو قیدی بنایا؟

جواب: حضورؐ کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع کو جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ انہیں حضرت خراشؓ بن صمہ نے قیدی بنایا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ الرحیق المختوم)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن جبیر نے جنگ احد میں کس جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: ۳ ہجری میں غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ؐ نے انہیں پچاس تیر اندازوں کے ساتھ جبل عینین یا جبل الرماۃ کے درے پر متعین فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ مسلمانوں کو فتح ہو یا شکست لیکن تم لوگوں نے اپنا مورچہ نہیں چھوڑنا۔ مسلمانوں کے تابڑ توڑ حملوں کا تاب نہ لاتے ہوئے مشرکین مکہ بھاگ اٹھے۔ مسلمان ان کا مال سمیٹنے لگے۔ انہیں ایسا کرتے دیکھ کر حضرت عبداللہؓ بن جبیر کے منع کرنے کے باوجود بہت سے مسلمان درہ چھوڑ کر مال غنیمت لوٹنے لگے۔ مشرکین کے ایک دستے نے یہ حالت دیکھی تو حضرت خالدؓ بن ولید جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے، کی سرکردگی میں حملہ کیا۔ چند مسلمانوں نے جو وہاں رہ گئے تھے۔ ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن ایک ایک کرکے شہید یا زخمی ہوگئے۔ پھر اس دستے نے باقی مسلمانوں پر حملہ کیا تو افراتفری پیدا ہوگئی۔ کسی مشرک نے حضرت عبداللہؓ بن جبیر کے پیٹ میں تیر مارا جس سے ان کی آنتیں باہر نکل آئیں۔ مشرکین نے انکی لاش کا بھی مثلہ کیا تھا۔

(مغازی رسولؐ۔ المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات)

حضرت عبیدہؓ بن حارث مطلبی (بدری، سابقون الاولون)

سوال: معرکہ بدر سے واپسی پر وادیٔ صفراء میں وفات پائی۔ صحابی کا نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت عبیدہؓ بن حارث۔ جن کی کنیت ابومعاویہ اور ابوالحارث اور لقب شیخ المہاجرین تھا۔ (اصحاب۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصحاب بدر)

سوال: حضرت عبیدہؓ بن حارث کا تعلق بنو عبد مناف کی شاخ بنو مطلب سے تھا۔ حسب ونسب بتادیں؟

جواب: رسول اللہؐ کے پردادا ہاشم بن عبدمناف کے بھائی مطلب کے پوتے ہونے کی بنا پر رشتے میں حضورؐ کے چچا تھے۔ اور آپؐ سے دس برس بڑے تھے۔ والدہ کا

نام نخیلہ تھا۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبیدہؓ بن حارث سابقون الاولون میں سے ہیں۔ آپ نے مدینے ہجرت کی۔ آپ کو شیخ المہاجرین کیوں کہا گیا؟

جواب: کیونکہ ہجرت کے وقت حضرت عبیدہؓ کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ تھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: مکہ میں حضرت بلالؓ بن رباح، حضرت عبیدہؓ کے دینی بھائی تھے۔ بتایئے مدینے میں کون تھا؟

جواب: حضورؐ نے حضرت عبیدہؓ بن حارث کو رہائش کے لئے مدینہ میں ایک قطعہ اراضی عنایت فرمایا اور حضرت عمیرؓ بن حمام انصاری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: غزوۂ بدر سے پہلے کس سریے میں حضرت عبیدہؓ نے لشکر کی قیادت کی؟

جواب: شوال ۱ ہجری میں سریہ عبیدہؓ بن حارث یا سریہ رابغ میں حضورؐ نے ساٹھ یا اسی سواروں کو حضرت عبیدہؓ کی قیادت میں وادی رابغ کی طرف قریش کی نقل وحرکت معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ (المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: کسی سریے کی قیادت کے لئے سب سے پہلے علم کس کو عطا ہوا؟

جواب: بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عبیدہؓ بن حارث کو۔ جبکہ بعض میں حضرت حمزہؓ کا نام آتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: جنگ بدر میں حضرت عبیدہؓ بن حارث کا مقابلہ مشرکوں کے کس سردار سے ہوا؟

جواب: حضرت عبیدہؓ اور سردار مکہ شیبہ میں دیر تک مقابلہ ہوا۔ آخر شیبہ نے تلوار کے بھرپور وار سے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت علیؓ یا حضرت حمزہؓ نے

شیبہ کو قتل کیا۔ بعض روایات میں حضرت عبیدہؓ کا مقابلہ عتبہ سے بتایا گیا ہے اور حضرت حمزہؓ نے شیبہ اور حضرت علیؓ نے ولید سے مقابلہ کیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عبیدہؓ ولید سے لڑنے اٹھے اور حضرت علیؓ نے شیبہ کو اور حضرت حمزہؓ نے عتبہ کو قتل کیا۔ حضرت عبیدہؓ بن حارث ۶۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے اور چھ لڑکے معاویہ، حارث، محمد، منقذ، عون اور ابراہیم، جبکہ چار لڑکیاں خدیجہ، صفیہ، نخیلہ اور ریطہ اپنے پیچھے چھوڑیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ الرحیق المختوم۔ زاد المعاد)

حضرت عمروؓ بن معاذ اشہلی انصاری (انصاری رسابقون الاولون ربدری)

سوال: یہ حضرت سعدؓ بن معاذ کے چھوٹے بھائی تھے اور ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لائے۔ نام ونسب بتادیجئے؟

جواب: اوس کے خاندان عبدالاشہل کے چشم وچراغ حضرت عمروؓ بن معاذ اشہلی انصاری۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت سعدؓ بن معاذ بدری صحابی ہیں۔ بتایئے آپ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: آپ غزوۂ احد میں ضرار بن الخطاب (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتے تھے) کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۳۲ سال تھی۔

(مغازی رسولؐ۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت عاصمؓ بن عدی (بدری صحابی رانصاری صحابی رکبیر صحابی)

سوال: حضرت عاصمؓ بن عدی کو بلوی انصاری کیوں کہا جاتا تھا؟ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: آپ قبیلے قضاعہ کے خاندان بلی سے تعلق رکھتے تھے اور انصاری قبیلے اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ اس لئے آپ بلوی انصاری کہلائے۔ آپ نے ستر سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔

(انساب الاشراف، طبقات، سیرۃ ابن اسحاق، اصحاب بدرؓ)

سوال: حضرت ابو عمرو عاصمؓ بن عدی ہجرت کے فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ بتایئے وہ غزوۂ بدر میں عملاً کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں راستے ہی سے قباء اور عوالی کا امیر مقرر کر کے واپس بھیج دیا۔ آپؐ نے غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے انہیں حصہ دیا۔

(اسد الغابہ، سیر الصحابہؓ، اصابہ)

سوال: حضرت عاصمؓ بن عدی تمام غزوات نبوی میں شامل رہے۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: وہ ۴۵ ہجری میں امیر معاویہؓ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ان سے 6 حدیثیں مروی ہیں۔ (صحیح بخاری، مسلم، طبقات، سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت عبداللہؓ بن سلمہ انصاری (بدری صحابی / انصاری / شاعر صحابی)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سلمہ کی کنیت ابو محمد تھی۔ انہیں بلوی، عجلانی، انصاری، اوسی کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ بلی سے تھا اور وہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ ان کے اجداد میں عجلان بن حارثہ کی وجہ سے عجلانی بھی کہلائے۔ ان کی والدہ انیسہؓ بنت عدی ایک صحابیہ تھیں۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہؓ بن سلمہ ایک بہادر مسلمان اور شاعر صحابی تھے۔

بتایئے آپ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ جنگ احد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوئے انہیں ایک مشرک ابن الزبعری نے شہید کیا۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ اصابہ۔ اصحاب بدر۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد کے شہداء کے لئے دو دو تین شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا تھا حضرت عبداللہ بن سلمہ انصاری کی والدہ نے حضور ﷺ سے کیا عرض کیا؟

جواب: ان کی والدہ حضرت انیسہ بنت عدی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میرا بیٹا بدری تھا اب وہ غزوۂ احد میں شہید ہو گیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اسے شہر میں اپنے مکان کے قریب دفن کروں تاکہ اس کی قربت کی وجہ سے مجھے حوصلہ رہے۔" آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت عنترہ رضی اللہ عنہ (بدری صحابی)

سوال: حضرت عنترہ کون تھے اور کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: حضرت سلیم بن عمرو انصاری کے غلام (یا آزاد کردہ غلام) تھے اور خزرجی سلمی تھے۔ بنو تمیم بن کعب بن سلمہ کے حلیف تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت عنترہ نے کب شہادت پائی؟

جواب: وہ غزوۂ احد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے نوفل بن معاویہ کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ (اصحاب بدر۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت عقبہ بن عامر انصاری (بدری صحابی رسابقون الاولون انصار)

سوال: حضرت عقبہ بن عامر کا حسب ونسب بتا دیں؟

جواب: انصاری قبیلے خزرج کے خاندان بنی حرام بن کعب سے ان کا تعلق تھا اور عامر بن نابی بن زید کے بیٹے تھے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت عقبہؓ بن عامر نے کب اسلام قبول کیا اور کب رسول اللہؐ کے دست اقدس پر بیعت کی؟

جواب: ۱۱ نبوی میں مکہ جا کر مسلمان ہوئے اور پھر ۱۲ نبوی میں دوبارہ مکہ جا کر بیعت کی۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عقبہؓ بن عامر انصاری نے کس انداز سے غزوۂ احد میں شرکت کی؟

جواب: اپنے آہنی خود کے اوپر سبز عمامہ سجا رکھا تھا جس کی وجہ سے دور سے نمایاں نظر آتے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عقبہؓ بن عامر نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتایئے آپ کب شہید ہوئے؟

جواب: دور صدیقی میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت عمارہؓ بن زیاد اشہلی (انصاری، بدری)

سوال: حضرت عمارہؓ بن زیاد کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کے والد کا نام زیادؓ بن سکن تھا۔ اوس کے قبیلے بنو عبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے بدری صحابی حضرت عمارہؓ بن زیاد نے کب شہادت پائی؟

جواب: جنگ احد میں لڑتے لڑتے گر پڑے۔ لوگوں نے سمجھا کہ شہید ہوگئے۔ رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ لاش میرے پاس لاؤ۔ ابھی سانس چل رہی تھی۔ اٹھا کر رسول اللہ کے سامنے لایا گیا۔ حضورؐ نے ان کا سر اپنے مقدس قدموں پر رکھا اور وہ اپنے رخساروں سے قدمین نبی پاک کو سہلاتے ہوئے شہید ہوگئے۔ یہ

بھی روایت ہے کہ وہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔

(استیعاب۔ اصحاب بدرؓ۔ اصابہ۔ المغازی)

حضرت فروہؓ بن عمرو انصاری (عقبی صحابی، بدری صحابی، انصاری)

سوال: حضرت فروہؓ بن عمرو کو بیاضی کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ کب اسلام لائے اور کب رسول اللہؐ سے بیعت کی؟

جواب: آپ خزرج کے خاندان بنو بیاضہ سے تھے اس لئے بیاضی کہلائے۔ حضورؐ ہجرت مدینہ کے وقت ان کے محلہ سے بھی گزرے تھے اور حضرت فروہؓ بن عمرو اور حضرت زیادؓ بن لبید نے آپ کو اپنے گھر قیام فرمانے کی دعوت دی مگر آپؐ سب سے یہ فرماتے کہ میرا ناقہ مامور من اللہ ہے۔ حضرت فروہؓ بن عمرو ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لا چکے تھے اور ۱۳ نبوی میں عقبہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ سیرت سرور عالم)

سوال: بتایئے حضرت فروہؓ بن عمرو کو کس صحابی کا دینی بھائی بنایا گیا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مواخاۃ کے موقع پر حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ عامری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت فروہؓ بن عمرو کو دوسرے کن غزوات نبوی میں شرکت کا موقع ملا؟

جواب: آپ تمام غزوات اور دوسرے اہم موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ رہے اور جانثاری کا حق ادا کیا۔ (المغازی۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت فروہؓ بن عمرو کو کس کام میں خصوصی مہارت حاصل تھی؟

جواب: آپ درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کی مقدار کا اندازہ محض خوشے شمار کر کے اور

حسابی طریقے سے لگا لیتے تھے اور وہ درست نکلتا تھا۔ رسول اللہؐ انہیں اہل مدینہ کے باغات میں پھلوں کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجا کرتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیرت سرور عالمؐ)

حضرت واقدؓ بن عبداللہ (سابقون الاولون، بدری)

سوال: حضرت واقدؓ بن عبداللہ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ آپؓ کا تعلق کس قبیلے اور علاقے سے تھا؟

جواب: آپؓ عرب کے مشہور قبیلے بنوتمیم سے تھے اور حضورؐ کے دارارقم میں تشریف لانے سے پہلے ایمان لائے۔ ان کے آباؤ اجداد مکہ میں آباد ہو گئے۔ حضرت واقدؓ مکہ میں ہی پلے بڑھے۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ کو حضرت عمرؓ کے والد خطاب نے اپنا حلیف اور متبنٰی بنالیا تھا۔ ان کا تعلق قبیلے کی جس شاخ سے تھا اسے یربوعی اور حنظلی بھی کہتے تھے۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے علی الاعلان ہجرت کی تھی۔ بتایئے ان کے ساتھ دوسرے صحابی کون سے تھے؟

جواب: حضرت واقدؓ بن عبداللہ یربوعی حنظلی۔ انہوں نے مدینے پہنچ کر حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر انصاری کے ہاں قیام کیا اور پھر حضورؐ نے حضرت بشیرؓ بن براء انصاری کو ان کا دینی بھائی بنادیا۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ انصار صحابہؓ)

سوال: ۲ ہجری میں حضورؐ نے حضرت واقدؓ بن عبداللہ کو کس اہم مہم کے ساتھ روانہ فرمایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت عبداللہؓ بن جحش کو آٹھ یا بارہ صحابہؓ کے ساتھ قریش کی نقل وحرکت کا پتہ لگانے بھیجا تو حضرت واقدؓ بن عبداللہ بھی ان کے ساتھ

تھے۔ (محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا۔ سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ اللعالمین)

سوال: سریہ عبداللہؓ بن جحش میں کس مسلمان کے ہاتھوں سب سے پہلا مشرک ہلاک ہوا؟

جواب: حضرت واقدؓ بن عبداللہ کے ہاتھوں عمرو بن حضرمی ہلاک ہوا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ زادالمعاد۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بدری صحابی حضرت واقدؓ بن عبداللہؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ عہد رسالت کے تمام غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں فوت ہوئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسدالغابہ)

حضرت یزیدؓ بن رقیشؓ (بدری صحابی)

سوال: بدری صحابی حضرت یزیدؓ بن رقیش کا حسب ونسب بتائیں؟ وہ کب مسلمان ہوئے تھے؟

جواب: بنو اسد بن خزیمہ کی شاخ بن غنم بن دودان کے چشم وچراغ تھے۔ ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحشؓ ان کی چچازاد بہن تھیں۔ ہجرت نبوی سے کئی سال پہلے مسلمان ہوئے اور پھر ہجرت کا حکم ملنے پر مدینہ چلے گئے۔

(مہاجرین۔ استیعاب۔ اسدالغابہ۔ المغازی)

اصحاب الشجرہ

صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں چودہ سو صحابہؓ نے رسول اللہؐ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ بعض روایات میں یہ تعداد پندرہ سو بھی بتائی گئی ہے۔ جن صحابہ کے نام کتب میں ملتے ہیں ان میں سے کچھ صحابہؓ

حضرات:

ابوبکر صدیق، ابورہم غفاری، ابوامامہ باہلی، ابوثعلبہ خشنی، ابن ابی اوفی، اسید بن حضیر، ابوضیاح، اردع بن زید، انس بن مالک، ابوواقد لیثی، براء بن عازب، بشیر بن سعد، بریدہ بن حصیب، بسر بن سفیان، تمیم بن ربیعہ، ثابت بن ضحاک، جہجاہ غفاری، جشم الخیر، جابر بن عبداللہ بن عمرو، حارث بن عبداللہ مازنی، حارث بن حاطب، ربیعہ بن اکثم، زید بن خطاب، زید بن ارقم، زید بن حارثہ، زید بن خالد، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، سلمہ بن اکوع، سعد بن خولہ، سعد بن مالک، سعد بن عبادہ، سراقہ بن عمرو، سہل بن حنظلیہ، سلیم بن ثابت، سہل بن حنیف، صفوان بن معطل، عبداللہ بن رواحہ، عبداللہ بن مخرمہ، عکاشہ بن محصن، عتبہ بن غزوان، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن حذافہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن مغفل، عبداللہ بن ابی حدرد، فضالہ بن عبید، مغیرہ بن شعبہ، محمود بن مسلمہ، محمد بن عاصم انصاری، مرداس بن مروان، وہب بن سعد، ذکوان بن جندب، رفاعہ بن رافع، خمیس بن ابی مرثد، خراش بن امیہ، خفاف بن ایماء، حاطب بن ابی بلتعہ، حذیفہ بن الیمان، طلحہ بن عبیداللہ الخیر، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، معاذ بن جبل، معیقیب بن ابی فاطمہ، مسیب بن حزن، ہند بن حارثہ، یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

چند اصحاب الشجرہ:

حضرت ابورہم غفاریؓ (صاحب الشجرہ)

سوال: "تمہارے جوتے سے میری ران میں خراش آ گئی تھی۔ اس پر میں نے تمہارے پاؤں کو کوڑے سے ہٹایا تھا۔ میرے کوڑے سے تم کو ضرور تکلیف پہنچی ہوگی۔ اس کے عوض بکریوں کا یہ ریوڑ تمہارا انعام ہے۔" بتائیے یہ الفاظ حضورؐ نے کس صحابی سے کہے؟

جواب: حضرت ابورہم غفاریؓ سے سفر طائف میں ان کی اونٹنی حضورؐ کی اونٹنی سے بھڑ گئی تھی اور ان کے جوتے کا کنارہ حضورؐ کی ران مبارک سے رگڑ کھا گیا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابوزہم کا نام کلثوم تھا اور منحور لقب۔ بتایئے آپ کو یہ لقب کیوں ملا؟

جواب: جنگ احد میں ان کے سینے میں تیر لگنے سے وہ زخمی ہو گئے تو حضورؐ نے زخم پر اپنا لعاب دہن لگا دیا۔ جس کی برکت سے وہ بہت جلد مندمل ہو گیا۔ سینہ کو نحر کہتے ہیں۔ چونکہ حضورؐ نے ان کے نحر پر لعاب لگایا اس لئے وہ منحور کے لقب سے مشہور ہوئے۔ (طبقات۔ چالیس جانثار)

سوال: حضرت ابوزہمؓ نے ہجرت نبوی کے بعد مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔ بتایئے حضورؐ نے ان کو کب اپنا قائم مقام بنایا؟

جواب: ۸ ہجری میں فتح مکہ اور عمرۃ القضا کے موقعوں پر۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے غزوۂ احد کے بعد کن اہم موقعوں پر حضرت ابوزہم حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: بیعت رضوان میں شامل ہو کر اصحاب الشجرہ کا لقب حاصل کیا۔ غزوۂ خیبر میں شامل ہو کر مال غنیمت میں دوہرا حصہ حاصل کیا۔ اور غزوۂ طائف میں بھی حضورؐ کے ہمرکاب رہے۔ (مستدرک حاکم۔ المغازی۔ استیعاب)

سوال: غزوہ تبوک کے موقع پر حضورؐ کے حکم سے حضرت ابوزہمؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک کے موقع پر حضورؐ نے لوگوں کو جہاد میں شامل ہونے پر آمادہ کرنے کے لئے انہیں قبیلہ غفار کی طرف روانہ کیا۔ جس سے ایک بڑی تعداد مجاہدین میں شامل ہوگئی۔ (طبقات۔ استیعاب۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت ابوامامہؓ باہلی (فضلا صحابہ و اصحاب الشجرہ)

سوال: بیعت رضوان میں چودہ سو کے قریب صحابہؓ نے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ کس صحابی سے آپؐ نے فرمایا تھا: "تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں؟"

جواب: مضری قبیلہ باہلی کے چوبیس پچیس سالہ نوجوان حضرت ابو امامہؓ باہلی نے پوچھا "یارسول اللہ! مجھے بھی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ کیا رضائے الٰہی کی خوشخبری میرے لئے بھی ہے۔" تب حضورؐ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابو امامہؓ باہلی کا اصل نام صدی بن عجلان تھا۔ انہیں کب قبول اسلام کی سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: وہ صلح حدیبیہ سے بہت پہلے ایمان لائے پھر حضورؐ نے انہیں اپنے قبیلے میں تبلیغ کے لئے مقرر فرمایا۔ اس وجہ سے اہل قبیلہ ان کے دشمن بن گئے۔

(مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوامامہؓ باہلی نے خلفائے راشدینؓ کا دور کیسے گزارا؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: ایک روایت کے مطابق وہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ یہ بھی روایات ہیں کہ وہ باہمی لڑائیوں سے الگ رہے۔ وہ شام کے شہر حمص میں رہائش پذیر ہو گئے اور وہیں ۸۶ ہجری میں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں ایک سو چھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان سے دو سو پچاس احادیث مروی ہیں۔ (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ الاخبار الطوال)

حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ (صاحب الشجرہ)

سوال: بنو قضاعہ سے تعلق رکھنے والے حضرت ابو ثعلبہؓ کا نام و نسب بتادیجئے؟

جواب: ان کا نام جرہم یا جرثوم اور والد کا نام ناشب یا ناشم یا لاشر بتایا گیا ہے۔ بنو قضاعہ کی ایک شاخ خشین سے تعلق رکھتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابو ثعلبہؓ نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: بیعت رضوان کے بعد وہ سب سے پہلے غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے پھر حضورؐ نے انہیں اپنے قبیلے میں تبلیغ اسلام کیلئے روانہ فرمادیا۔

(اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت ابو ثعلبہؓ خشنی نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: مستقل سکونت شام میں اختیار کرلی تھی۔ کسی جنگ میں پھر حصہ نہیں لیا۔ خشیت الہٰی کا غلبہ رہتا تھا۔ امیر معاویہؓ یا یزید یا عبدالملک بن مروان کے عہد میں شام میں وفات پائی۔ ان سے چالیس احادیث مروی ہیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ کا نام ونسب کیا ہے؟

جواب: نام جرہم یا جرثوم اور والد کا نام ناشب یا ناشم۔ تعلق بنو قضاعہ کی شاخ خشین سے تھا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابی حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: یہ عالم وفاضل اور عابد وزاہد صحابی حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں شام میں رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ وہیں امیر معاویہؓ کے دور حکومت یا یزید کے دور میں یا عبدالملک بن مروان کے عہد میں انتقال فرمایا۔ ان سے چالیس احادیث مروی ہیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تہذیب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت ابن ابی اوفیؓ (صاحب الشجرہ عالم وفاضل)

سوال: ابن ابی اوفیؓ کے نام سے مشہور ان صحابیؓ کا اصل نام بتائیے۔ جن کی کنیت ابو

معاویہ تھی؟

جواب: اصل نام عبداللہ یا علقمہ تھا۔ ان کا تعلق بنو اسلم بن افصی سے تھا۔ بیعت رضوان سے پہلے ۵ یا ۶ ہجری میں اسلام قبول کیا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابن ابی اوفیٰؓ کے والد کچھ صدقہ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپؐ نے حضرت ابی اوفیٰؓ سے صدقہ لے کر تقسیم فرمادیا اور دعا فرمائی: ''الٰہی! آل ابی اوفیٰ پر رحمت کر۔'' (استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابن ابی اوفیٰؓ نے سات غزوں میں شرکت کی۔ آپ کون سے تین بڑے غزوات میں حضورؐ کے ہمرکاب رہے؟

جواب: غزوۂ خیبر اور فتح مکہ کے علاوہ غزوۂ حنین میں آپؓ نے دادِ شجاعت دی۔ اس جنگ میں آپؓ کا ایک ہاتھ بھی شہید ہوگیا۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: حضرت ابن ابی اوفیٰؓ حجۃ الوداع میں حضورؐ کے ساتھ تھے۔ آپ نے کوفہ میں کب رہائش اختیار کی؟

جواب: ۱۱ ہجری میں رسول اللہؐ کے وصال کے بعد چار پانچ سال تک مدینہ میں مقیم رہے اور پھر کوفہ جا کر قبیلہ اسلم کے محلے میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابن ابی اوفیٰؓ نے حضرت علیؓ کے دور میں خوارج سے جنگ کی۔ آپؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے طویل عمر کے بعد ۸۶ اور ۸۸ ہجری کے درمیان وفات پائی۔ کوفہ

میں انتقال پانے والے یہ آخری صحابیؓ تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت ابن ابی اوفیٰؓ کا شمار فضلا صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے اشاعت دین کیلئے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپؓ سے ۹۵ احادیث مروی ہیں۔ آپؓ رسول اللہؐ کے ارشادات بڑے ذوق وشوق سے دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ حضورؐ سے سنی ہوئی دعائیں بھی دوسروں کو بتاتے تھے۔ لوگ آپؓ سے شرعی مسائل بھی دریافت کرتے تھے۔

(طبقات۔ مسند ابوداؤد۔ مستدرک حاکم)

حضرت حارثؓ بن حاطب

(بدری صحابی/ انصاری صحابی/ صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت حارثؓ بن حاطب نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا لیکن حضورؐ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا اور لڑائی میں شرکت کرنے والوں کے برابر ثواب کا حقدار فرمایا۔ بتایئے وہ جنگ میں عملاً کیوں شریک نہیں ہوسکے تھے؟

جواب: وہ حضرت ابولبابہ رفاعہؓ بن عبدالمنذر کے چچازاد بھائی تھے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر لشکر اسلام روحاء کے مقام پر پہنچا تو حضورؐ نے ان دونوں کو واپس مدینہ بھیج دیا۔ حضرت ابولبابہؓ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا اور حضرت حارثؓ بن حاطب کے ذمے کوئی اور کام لگایا۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت حارثؓ بن حاطب انصاری کن اہم موقعوں پر رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے؟

جواب: انہوں نے غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ رحمۃ للعالمین)

سوال: حضرت حارثؓ بن حاطب کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: حضرت حارثؓ بن حاطب انصاری غزوۂ خیبر میں شریک تھے۔ جنگ کے دوران یہودیوں کے قلعے سے ایک تیر آیا جو ان کے سر پر لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ (رحمۃ للعالمینؐ، ایک سو پچاس چراغ)

حضرت زیدؓ بن خطاب (بدری صحابی/مہاجر مدینہ/صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت زیدؓ بن خطاب کا لقب ابو عبدالرحمٰن تھا۔ بتایئے ان کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: باپ کی طرف سے حضرت زیدؓ بن خطاب کا تعلق بنو عدی سے تھا اور والدہ بنو اسد سے تھیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ الانساب الاشراف)

سوال: بتایئے حضرت زیدؓ بن خطاب کو حضرت عمر فاروقؓ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت عمرؓ ان کے سوتیلے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت وہب تھا۔ (اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت زیدؓ بن خطاب نے کب اسلام قبول کیا اور مدینے کب ہجرت کی؟

جواب: بعثت نبویؐ کے ابتدائی تین برسوں میں اسلام لائے اور قریش کے مظالم سے تنگ آ کر ۱۳ ہجری میں مہاجرین کے پہلے یا تیسرے قافلے کے ساتھ مدینے پہنچے۔ پہلے قبا میں حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجرین)

سوال: بتایئے حضورؐ نے کس صحابی کو حضرت زیدؓ بن خطاب کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ حضرت معنؓ بن عدی انصاری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(استیعاب۔ مہاجرین۔ اصحابہ۔ سو شہید)

سوال: حضرت زیدؓ اصحاب بدر میں سے ہیں۔ بتایئے آپؓ نے اور کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ احد، غزوہ خندق، غزوۂ فتح مکہ، غزوۂ حنین کے علاوہ جنگ اوطاس اور طائف میں بھی شریک ہوئے۔ بیعت رضوان اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی حضرت زیدؓ رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد کو روکنے کیلئے حضرت زیدؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپؓ نے مرتدین کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ مسیلمہ کذاب سے لڑنے کیلئے حضرت خالدؓ بن ولید کو حکم ہوا تو ان کی مدد کیلئے مدینہ سے تازہ دم فوج بھیجی گئی اس میں مہاجرین کے امیر حضرت زیدؓ بن خطاب تھے۔ وہ مرتدین کے خلاف بڑی جرأت سے لڑے۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت زیدؓ بن خطاب کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ یمامہ میں حضرت زیدؓ بن خطاب نے مرتدین پر زوردار حملہ کیا اور ان کی صفوں کو درہم برہم کر دیا۔ آخر مرتدین نے انہیں نرغے میں لے کر تلواروں اور برچھیوں کے وار کئے جس سے آپ شہید ہو گئے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ خالدؓ بن ولید۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت زیدؓ بن خطاب ۱۱ ہجری میں شہید ہوئے۔ بتایئے۔ آپ کے بیوی بچوں کی تعداد کیا تھی؟

جواب: حضرت زیدؓ نے دو بیویوں لبابہ اور جمیلہ کے علاوہ ایک بیٹا عبدالرحمٰن لبابہ سے اور ایک بیٹی اسماء ان کی بیوی جمیلہ سے تھی۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

حضرت زیدؓ بن ارقم (انصاری، عالم وفاضل، صاحب الشجرہ)

سوال: قبیلہ حارث بن خزرج سے تعلق تھا اور ان کے لئے سورۃ المنافقون نازل ہوئی۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: صحابی رسولؐ حضرت زیدؓ بن ارقم۔ ابو عمر کنیت تھی اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کے بھتیجے تھے۔ (الانساب الاشراف۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: کم سن ہونے کی وجہ سے حضرت زیدؓ بن ارقم جنگ بدر اور احد میں شریک نہ ہو سکے۔ بتایئے آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوہ خندق اور بنو مصطلق کے علاوہ چندرہ غزوات میں شریک ہوئے۔

(صحیح بخاری۔ المغازی۔ سیر الصحابہؓ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابی حضرت زیدؓ بن ارقم نے کب وفات پائی؟

جواب: ۶۸ ہجری میں اسی سال کی عمر میں کوفہ میں وفات پائی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: علم وفضل میں حضرت زیدؓ بن ارقم کو کیا مقام حاصل تھا؟

جواب: آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ درس وتدریس میں گذارا۔ حضرت علیؓ سے خصوصی روابط تھے اس لئے جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ علم وفضل میں خاص مقام رکھتے تھے۔ ان سے نوے احادیث مروی ہیں۔ علیل ہوتے تو حضورؐ عیادت کیلئے تشریف لے جاتے۔ (طبقات۔ اخبار الطوال۔ مسند احمد بن حنبل)

حضرت زیدؓ بن خالد (صاحب الشجرہ، عالم وفاضل)

سوال: قبیلہ جہینہ کے ابو عبدالرحمٰن (یا ابوزرعہ یا ابوطلحہ) نے صلح حدیبیہ سے پہلے اسلام قبول کیا اور بیعت رضوان کے ساتھ ساتھ حجۃ الوداع میں بھی حضورؐ کے ساتھی

بیٹے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ صحابی کب انتقال فرما گئے؟

جواب: اس عالم و فاضل صحابی نے ۵۰ ہجری یا ۷۲ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ۸۱ حدیثیں مروی ہیں۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت سعیدؓ بن زیدؓ (بدری، صاحب الشجرہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعیدؓ بن زید کا لقب ابو الاعور تھا۔ آپؓ کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ان کے والد حضرت زیدؓ کا تعلق قریش کے قبیلے بنو عدیؓ سے تھا جو کہ عمرو بن نفیل کے بیٹے اور حضرت عمر فاروقؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت سعیدؓ کی والدہ فاطمہ بنت بعجہ کا تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔

(طبقات۔ انساب الاشراف۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے دین ابراہیمی کے پیروکار کس شخص کو تنہا ایک امت کے برابر کہا؟

جواب: حضرت سعیدؓ کے والد حضرت زید کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: "زید قیامت کے دن تنہا ایک امت کی حیثیت سے اٹھیں گے۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "اللہ تعالیٰ زید بن عمرو کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم کرے۔ ان کی وفات دین ابراہیمی پر ہوئی۔" (طبقات۔ زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے قبول اسلام کا شرف کب حاصل کیا؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں آپؓ اور آپؓ کی زوجہ حضرت فاطمہؓ ایمان لے آئیں۔ بعض روایات کے مطابق حضرت فاطمہؓ ستائیسویں مسلمان تھیں اور حضرت سعیدؓ اٹھائیسویں۔ حضرت فاطمہؓ بنت خطاب حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ تھیں۔ (مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ الفاروق۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے اسلام لانے پر حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے کونسے بہنوئی اور بہن کو پیٹا تھا؟

جواب: حضرت سعیدؓ بن زید اور بہن حضرت فاطمہؓ کو۔ وہ حضرت خباب بن الارت سے گھر پر کبھی کبھی قرآن کی تعلیم لیتے تھے۔ حضرت عمرؓ رسول اللہ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے راہ میں ایک صحابی نعیم بن عبداللہ النحام مل گئے۔ انہیں حضرت عمرؓ کے ارادے کا علم ہوا تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے بہنوئی اور بہن بھی اسلام لا چکے ہیں۔ چنانچہ بہن کے گھر پہنچے تو دونوں کو بے تحاشا مارا پیٹا۔ ان میاں بیوی کا استقلال دیکھ کر قرآن سنا اور رسول اللہ کی خدمت میں پہنچ کر اسلام لے آئے۔ (سیر الصحابہؓ۔ تاریخ ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: مار کھانے کے باوجود بہن نے حضرت عمرؓ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت فاطمہؓ نے کہا: ”تو جو کچھ کرسکتا ہے کر لے۔ اسلام کا نقش ہدایت ہمارے سینے سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔“

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ الرحیق المختوم۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کب مدینہ ہجرت کی؟ اور کہاں ٹھہرے؟

جواب: آپؓ مہاجرین اولین کے ساتھ مدینے پہنچے اور حضرت ابولبابہ انصاریؓ کے ہاں قیام کیا۔ حضورؐ نے مواخات قائم کرائی تو حضرت سعیدؓ کو حضرت رافعؓ بن مالک یا حضرت ابیؓ بن کعب کا اسلامی بھائی بنایا۔

(زاد المعاد۔ طبقات۔ تہذیب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن زید نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی تھی؟

جواب: صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تاہم بعض

دوسری روایات میں ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہؐ نے آپؓ کو کسی خاص کام کے لئے حضرت طلحہؓ کے ساتھ شام بھیج دیا۔ واپس آئے تو غزوہ ختم ہو چکا تھا۔ حضورؐ نے آپؓ کو بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا اور ثواب کی بشارت بھی۔ (بخاری المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید کو بیعت رضوان کا بھی شرف حاصل ہوا۔ بتایئے آپؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے بعد تمام غزوات مثلاً احد، خندق، خیبر، حنین، طائف اور تبوک میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر ایک دستے کے امیر تھے۔

(بخاری۔ المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: عہد صدیقی میں کس مشہور معرکے میں حضرت سعیدؓ بن زید شریک ہوئے؟

جواب: ۱۳ ہجری میں اجنادین کا ہولناک معرکہ ہوا جس میں نوے ہزار رومیوں نے اپنے جنگجو سردار وردان کی قیادت میں بیس ہزار مسلمانوں سے لڑائی کی۔ اس میں دوسرے جانبازوں کے ساتھ حضرت سعیدؓ نے بھی بہادری سے مقابلہ کیا۔

(الفاروق۔ المغازی۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں دمشق فتح ہوا۔ اس لڑائی میں حضرت سعیدؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے فوج کا ایک حصہ حضرت سعیدؓ کی سرکردگی میں محاصرے کے لئے چھوڑا اور باقی لشکر نے رومیوں کی امدادی فوج سے مقابلے کے لئے دمشق سے ایک منزل دور پڑاؤ کیا۔ رومی فوج نے حملہ کیا تو سب سے پہلے حضرت سعیدؓ والا دستہ اس کی زد میں آیا۔ حضرت سعیدؓ نے بڑی جرات اور بہادری سے حملے کو روکا اور پھر حضرت خالدؓ بن ولید نے رومیوں

کے میسرہ پر اور حضرت معاذؓ بن جبل نے میمنہ پر زور دار حملہ کیا۔ آخر رومیوں کو شکست ہوئی۔ (الفاروق۔ البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے ۱۳ ہجری میں فتح دمشق کیلئے لڑی جانے والی جنگ کا کیا نام ہے؟

جواب: یہ لڑائی یوم مرج الصفر کے نام سے مشہور ہے جس میں دشمن اپنے سینکڑوں آدمی کٹوا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ الفاروق)

سوال: قنسرین، بعلبک اور حمص کی فتح کے بعد مسلمانوں کو کونسی بڑی جنگ کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: رجب ۱۵ ہجری میں یرموک کی خونریز جنگ ہوئی جس میں حضرت سعیدؓ بن زید پیدل فوج کے افسر تھے۔ (الفاروق۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن زید کتنا عرصہ دمشق کے حاکم رہے؟

جواب: سپہ سالار اسلام حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حضرت سعیدؓ کو دمشق کا حاکم مقرر کردیا۔ لیکن آپؓ جہاد کرنا چاہتے تھے چنانچہ جلد ہی انہوں نے حضرت ابوعبیدہؓ کو لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کرسکتا کہ آپؓ لوگ تو جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں۔ لہذا میری جگہ کسی اور کو بھیج دیجئے۔ پھر دمشق کی امارت چھوڑ کر جہاد میں حصہ لینے لگے۔ فتح شام کے بعد مدینہ آکر گوشہ نشین ہوگئے۔ (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے کب اور کہاں وفات پائی؟ آپؓ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: مدینہ کے نواح میں عقیق کے مقام پر ۵۰، ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں جمعہ کے روز وفات پائی۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے غسل دیا۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں کوفہ میں وفات پائی۔ والیٔ

کوفہ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپؓ کی عمر اسی برس کے قریب تھی۔ چودہ لڑکے اور بیس لڑکیاں تھیں۔

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصحاب بدرؓ)

حضرت سلمہ بن اکوع اسلمی (صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت سلمہؓ کی کنیت ابو ایاس تھی۔ ان کا نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: اصل نام سنان بن عبداللہ یا سلمہ بن عمرو بن اکوع۔ وہ اپنے دادا کے نام کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ ان کا تعلق بنو قمعہ کی ایک شاخ بنو اسلمہ سے تھا۔ بعض روایتوں میں اکوع کا اصل نام سنان تھا۔ کچھ دیگر روایتوں میں سنان کو اکوع کا بیٹا بتایا گیا ہے۔ (مستدرک حاکم۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت سلمہ بن اکوع نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کا تعلق بنو قمعہ کی شاخ بنو اسلم سے تھا جو مر الظہران اور اس کے قرب وجوار میں آباد تھے۔ آپ ۶ ہجری سے پہلے اسلام لائے اور اپنے اہل وعیال، قبیلہ اور وطن چھوڑ کر مدینہ آ گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے بیعت رضوان کے موقع پر کس صحابی نے تین مرتبہ بیعت کی تھی؟

جواب: حضرت سلمہؓ بن اکوع نے تین مرتبہ حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حدیبیہ سے واپسی پر سفر میں پہلی رات کس صحابی نے تن تنہا لشکر اسلام کی نگرانی کی؟

جواب: رسول اللہ کی اجازت سے حضرت سلمہؓ بن اکوع نے یہ خدمت سرانجام دی اور رسول اللہ کی دعا کے حقدار بنے۔ (اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: غابہ کی چراگاہ میں حضورؐ کی اونٹنیاں چرا کرتی تھیں۔ بتائیے حضرت سلمہؓ بن اکوع کو صاحب غابہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ۶ ہجری کی بات ہے مدینے سے بارہ میل دور غابہ کے جنگل میں حضورؐ کی اونٹنیاں چررہی تھیں۔ دشمن اسلام عُیَینہ بن حصین فزاری نے چالیس سواروں کے ساتھ چھاپہ مارا اور گلہ بان حضرت ذرؓ بن ابوذر غفاری کو شہید کر کے بیس اونٹنیاں لے چلا۔ حضرت سلمہؓ بن اکوع اور حضرت رباحؓ ادھر آ نکلے۔ انہیں پتہ چلا تو حضرت سلمہؓ نے حضرت رباحؓ کو حضور کو اطلاع دینے کے لئے بھیجا اور خود دشمنوں کا پیچھا کیا۔ تن تنہا ان کا مقابلہ کیا تو دشمن اونٹنیاں چھوڑ کر بھاگے، وہ اپنی چادریں اور نیزے پھینکتے جاتے تھے۔ مدینے سے لشکر اسلام پہنچا تو سب سے پہلے حضرت اخرمؓ اسدی آئے۔ انہیں عبدالرحمٰن فزاری نے شہید کر دیا۔ پھر حضرت مقدادؓ اور حضرت ابوقتادہؓ بھی آ ملے اور تینوں نے مقابلہ کر کے بہت سے لیٹروں کو قتل کیا باقی بھاگ گئے۔ اس لئے حضرت سلمہؓ کو صاحب غابہ کہا جاتا تھا۔ (صحیح بخاری۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے حضرت سلمہؓ بن اکوع کو اللہ تعالیٰ نے کس خاص صلاحیت سے نوازا تھا؟

جواب: وہ گھوڑے سے بھی زیادہ تیز دوڑتے تھے اور اگر کسی گھوڑ سوار سے مقابلہ پیش آجاتا تو وہ اس سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ (اصحاب چالیس جانثار)

سوال: غزوۂ ذی قرد اور غزوۂ خیبر سے واپسی پر حضورؐ نے حضرت سلمہؓ سے محبت کا اظہار کس طرح فرمایا؟

جواب: غزوۂ ذی قرد سے واپسی پر رسول اللہؐ نے حضرت سلمہؓ کو اپنی اونٹنی عضباء پر پیچھے بٹھایا اور غزوۂ خیبر سے واپسی پر رسول اللہؐ ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ۷ ہجری میں حضرت سلمہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سرکردگی میں کس مہم میں حصہ لیا؟

جواب: بنو کلاب کے لوگوں کی سرکوبی کے لئے۔ اس سریہ میں حضرت سلمہؓ نے تن تنہا تین خاندانوں کو قتل کیا اور فرار ہونے والوں کی عورتوں کو گرفتار کیا۔
(صحیح مسلم۔ طبقات۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: بتایئے حضورؐ نے بنو کلاب کی کس عورت کے بدلے میں مکہ سے مسلمان قیدی رہا کرائے؟

جواب: بنو کلاب کی ایک خوبصورت عورت حضرت سلمہؓ کے حصے میں آئی۔ رسول اللہؐ نے حضرت سلمہؓ سے اس عورت کو مانگ لیا اور مکہ بھیج کر اس کے بدلے کئی مسلمان قیدی رہا کرائے۔ (صحیح مسلم۔ مسند ابوداؤد۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: حضرت سلمہؓ بن اکوع نے فتح مکہ حنین اور طائف کے معرکوں میں بھی حصہ لیا۔ آپ کل کتنی جنگوں میں شریک ہوئے؟

جواب: ان کا اپنا بیان ہے کہ سات غزوات اور نو دوسرے سرایا میں شامل ہوئے۔
(صحیح مسلم۔ چالیس جانثار)

سوال: حضرت سلمہؓ بن اکوع ربذہ کب منتقل ہوئے؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ربذہ چلے گئے اور وہاں شادی کی۔ ۷۴ ہجری میں واپس مدینہ آ گئے اور وہیں اسی برس کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے ۷۷ احادیث مروی ہیں۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ سیر الصحابہؓ)

حضرت سعدؓ بن عبادہ

(انصاری/ سابقون الاولون/ بدری صحابی/ عقبی صحابی/ صاحب الشجرہ)

سوال: لقب سید الخزرج، کنیت ابو قیس اور ابو ثابت، صحابی کا نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: خزرج کی شاخ بنو ساعدہ کے امیر اور رئیس شخص حضرت سعدؓ بن عبادہ۔ والد کا نام عبادہ بن دُلیم اور والدہ کا نام عمرہؓ بنت مسعود تھا۔ والدہ صحابیہ تھیں۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن عبادہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور سخی ہونے کے ساتھ ساتھ تیراندازی اور تیراکی میں بھی ماہر تھے۔ بتایئے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن عبادہ کس طرح مشرکین مکہ کے قیدی بنے اور پھر کیسے رہائی پائی؟

جواب: بیعت عقبہ کبیرہ خفیہ ہوئی تھی لیکن کسی طرح مشرکین مکہ کو علم ہوگیا۔ وہ دن چڑھتے ہی قافلے کے تعاقب میں دوڑے۔ باقی لوگ تو نکل گئے لیکن حضرت سعدؓ بن عبادہ اور حضرت منذرؓ بن عمرو ان سے بچھڑ کر اذاخر یا حاجز کے مقام پر مشرکین کے ہاتھوں گرفتار ہوگئے۔ حضرت منذرؓ واپس پر کسی طرح گرفت سے نکل بھاگے۔" مشرکین نے حضرت سعدؓ بن عبادہ کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے اور خوب مارا پیٹا۔ ابطح کے مقام پر حضرت سعدؓ بن عبادہ ظلم وستم کا نشانہ بن رہے تھے کہ حارث بن امیہ اور جبیر بن مطعم نے انہیں رہائی دلائی۔ یہ دونوں تجارت کی غرض سے مدینہ آتے جاتے تو حضرت سعدؓ ان کے قافلوں کی حفاظت کرتے تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعدؓ بن عبادہ کو حضورؐ نے کب اپنا جانشین بنایا تھا؟

جواب: حضورؐ غزوۂ ابوا کے لئے تشریف لے گئے تو انہیں مدینہ میں اپنا جانشین مقرر

فرمایا۔ (طبقات۔اصابہ۔سوشیدائی)

سوال۔ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ نے انصار کی مرضی معلوم کرنی چاہی تو حضرت سعدؓ بن عبادہ نے کیا کہا؟

جواب: حضرت سعدؓ بن عبادہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں کود نے کا حکم دیں تو ہم بلا تامل کود جائیں گے۔ اور خشکی کا حکم ہو تو ہم برک الغماد (یمن) تک اونٹوں کے کلیجے پگھلا دیں گے۔'' (طبقات۔اصابہ۔سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت سعدؓ بن عبادہ کے بدری صحابی ہونے میں کون سی دو رائے ہیں؟

جواب۔ ایک رائے یہ ہے کہ روانگی سے پہلے انہیں کتے نے کاٹ لیا تھا اور وہ حضورؐ کے ہمراہ نہ جاسکے تاہم حضورؐ نے انہیں اصحاب بدر میں شامل کیا اور مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔ دوسری رائے یہ ہے کہ وہ عملی طور پر غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ (طبقات۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔سوشیدائی)

سوال، غزوۂ احد میں حضرت سعدؓ بن عبادہ بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ مل کر حضورؐ کی حفاظت اور تیمار داری میں حصہ لیا۔ بتایئے اس غزوے سے پہلے آپ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: غزوۂ احد کیلئے روانگی سے پہلی رات انہوں نے کاشانہ نبوی پر رات بھر پہرہ دیا اور جنگ کے لئے حضورؐ نے انہیں خزرج کا علم عطا فرمایا۔

(طبقات۔اصابہ۔سیرالصحابہ۔سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوۂ بنونضیر کے موقع پر حضرت سعدؓ بن عبادہ اپنے خرچ پر مجاہدین میں کھجوریں تقسیم کرتے رہے۔ غزوۂ مریسیع اور غزوہ احزاب میں آپ کو کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: اس غزوہ میں حضورؐ نے آپ کو اوس اور خزرج دونوں قبائل کا علم عطا فرمایا تھا۔ غزوہ احزاب میں بھی انصار کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے ۶ ہجری میں کب حضورؐ نے حضرت سعدؓ بن عبادہ کو اپنا جانشین بنایا؟

جواب: آپؐ جب بنو غطفان اور بنو فزارہ کے لیٹروں کا پیچھا کرنے کے لئے ذی قرد تشریف لے گئے تو حضرت سعدؓ بن عبادہ کو مدینہ میں اپنا جانشین بنایا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: غزوۂ خیبر میں رسول اللہؐ نے اسلامی لشکر کے لئے تین جھنڈے بنائے۔ ایک حضرت سعدؓ بن عبادہ کو عطا فرمایا۔ فتح مکہ میں حضورؐ نے انہیں جھنڈا عطا فرما کر واپس کیوں لے لیا تھا؟

جواب: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے وقت حضورؐ نے خاص اپنا جھنڈا حضرت سعدؓ بن عبادہ کو عطا فرمایا۔ مسلمان شہر میں داخل ہوئے تو حضرت سعدؓ انصار کے آگے آگے چلتے یہ رجز پڑھنے لگے: "آج کا دن سخت خونریزی کا دن ہے، آج کعبہ حلال ہو جائے گا۔" حضرت ابوسفیانؓ نے پریشان ہو کر حضورؐ سے رحم کی اپیل کی۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے بھی خدشہ ظاہر کیا کہ حضرت سعدؓ قریش پر واقعی تلوار نہ چلا دیں۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ حضرت سعدؓ سے جھنڈا لے کر ان کے بیٹے قیس کو دے دیا جائے۔ حضرت سعدؓ ایسا کرنے پر تیار نہ ہوئے تو حضورؐ نے اپنا عمامہ مبارک ان کے پاس بھیجا تو انہیں یقین آیا۔ چنانچہ انہوں نے جھنڈا حضرت قیسؓ کو دے دیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضورؐ کا خاص جھنڈا حضرت قیسؓ بن سعدؓ سے کیوں لے لیا گیا تھا اور کسے دیا

گیا؟

جواب: حضرت سعدؓ بن عبادہ نے حضورؐ سے کہا کہ ان کا بیٹا قیسؓ بھی کہیں قریش سے انتقام نہ لے۔ حضورؐ نے جھنڈا قیسؓ سے لے کر حضرت زبیرؓ بن العوام کے سپرد کر دیا۔ (طبقات۔ سوشیدائی)

سوال: غزوۂ حنین میں بھی حضرت سعدؓ بن عباد خزرج کے علمبردار تھے۔ غزوۂ تبوک میں انہوں نے کس ایثار کا مظاہرہ کیا؟

جواب: وہ اس پر صعوبت سفر میں حضورؐ کے ساتھ بھی رہے اور بہت بڑی رقم بھی مجاہدین کے لئے پیش کی۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ المغازی۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن عبادہ نے کب اور کیسے وفات پائی؟

جواب: ۱۱، ۱۴ یا ۱۵ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ یہ بھی روایت ہے کہ کسی نے تیر مار کر شہید کر دیا تھا۔ ایک بیوی فکیہہ بنت عبید اور تین لڑکے قیسؓ، سعید اور اسحاق اپنے پیچھے چھوڑے۔ آپ سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔ سخاوت کا یہ عالم تھا کہ روزانہ اصحاب صفہ کے اسی صحابہ کے لئے کھانا بھجواتے تھے۔

(طبقات۔ مسند احمد۔ تاریخ ابن عساکر)

حضرت صفوانؓ بن مُعطّل (سپہ سالار/شاعر/صاحب الشجرہ/عالم وفاضل)

سوال: کنیت ابو عمر اور تعلق بنو سلیم سے تھا۔ وہ کب مسلمان ہوئے اور سب سے پہلے کس غزوے میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت صفوانؓ بن معطل ۵ ہجری کے قریب مسلمان ہوئے اور سب سے پہلے غزوۂ بنو مصطلق میں حصہ لیا۔ (اسدالغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: غزوۂ بنو مصطلق کے موقع پر حضورؐ نے حضرت صفوانؓ بن معطل کے ذمے یہ

کام لگایا کہ وہ فوج کے آخر میں رہیں اور مجاہدین کی گری پڑی چیزیں اور راستہ بھولنے والوں کو ساتھ لیتے آئیں۔ اس موقع پر کیا خاص واقعہ ہوا؟

جواب: اس سفر میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی ساتھ تھیں۔ رات کو لشکر نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضرت عائشہؓ رفع حاجت کے لئے پڑاؤ سے دور نکل گئیں۔ ان کے گلے کا ہار جو وہ اپنی بہن اسماءؓ سے مانگ کر لائی تھیں گر گیا۔ ہار ڈھونڈنے میں دیر ہوگئی اور قافلہ روانہ ہوگیا۔ حضرت صفوانؓ بن معطل پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ انہیں واقع کا علم ہوا تو ام المومنینؓ کو اونٹ پر بٹھا کر تیزی سے روانہ ہوئے اور دوپہر کے وقت قافلے سے جا ملے۔ رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی نے ام المومنین حضرت عائشہؓ اور حضرت صفوانؓ بن معطل پر تہمت لگادی۔ چند سادہ لوح مسلمان بھی اس غلط فہمی کا شکار ہوگئے۔ ام المومنینؓ بدنامی کے صدمے سے علیل ہوگئیں۔ آخر سورۃ نور کی آیات برأت نازل ہوئیں اور دونوں پاکباز ہستیوں کی پاکدامنی کی اللہ تعالیٰ نے خود تصدیق کردی۔ (رحمۃ للعالمینؐ۔ سیرۃ النبیؐ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت صفوانؓ بن معطل کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”میں ان سے اچھائی کے سوا کچھ نہیں جانتا۔“

(اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: بیعت رضوان کا شرف حاصل کرنے والے صحابی حضرت صفوانؓ بن معطل کب اور کہاں جنت کو سدھارے؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۱۷ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ہونے والے آرمینیہ کے معرکے میں شہید ہوئے۔ دوسری روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں رومیوں

کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا اور ۵۸ ہجری میں کسی معرکے میں شہید ہوئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ شمشاط کے قریب ایک جزیرے میں وفات پائی۔ (اصابہ۔سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

حضرت عُکاشہ بن محصن اسدیؓ

(بدری، مہاجر، مدینہ، صاحب الشجر، عالم وفاضل، سابقون الاولون)

سوال: حضورؐ نے فرمایا: ''عکاشہ تم پر سبقت لے گیا'' اور پھر یہ الفاظ ضرب المثل بن گئے۔ بتایئے کیسے؟

جواب: چند اصحاب بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جنت البقیع کے قبرستان سے قیامت کے دن ستر ہزار آدمی بغیر حساب کتاب بخش دیئے جائیں گے۔'' حضرت عکاشہؓ نے عرض کیا میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم بھی انہی لوگوں میں سے ہو۔'' ایک دوسرے صاحب نے عرض کیا میرے لئے بھی دعا فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: عکاشہ تم پر بازی لے گیا۔ اس دن سے یہ ضرب المثل بن گئی کہ جب کوئی شخص کسی کام میں پہل کر جاتا تو لوگ یہ مثل بولتے۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ طبقات)

سوال: حضرت عکاشہؓ کی کنیت ابو محصن تھی اور وہ سابقون الاولون میں سے تھے۔ آپ کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: یہ محصن بن حرثان کے بیٹے تھے۔ اور بنو اسد بن خزیمہ کی شاخ بنی غنم بن دودان سے تعلق تھا۔ یہ قبیلہ ایام جاہلیت میں بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔

(نسب الاشراف۔ جمہرۃ الانساب۔ استیعاب)

سوال: حضرت عکاشہؓ نے سب سے پہلے سریہ عبداللہؓ بن جحش میں حصہ لیا۔ اس کے

بعد کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں ان کی تلوار ٹوٹ گئی تو حضورؐ نے انہیں کھجور کی چھڑی مرحمت فرمائی۔ یہ چھڑی تلوار کا کام کرتی رہی۔ ۶ ہجری میں چالیس سواروں کے ساتھ بنو اسد کا مقابلہ کیا اور ان کے دو سو اونٹ پکڑ لائے۔ یہ مہم سریہ عکاشہؓ یا سریہ غمر مرزوق کے نام سے مشہور ہوئی۔

(استیعاب۔ چالیس جانثار جنات۔ المغازی)

سوال: بتایئے حضرت عکاشہؓ بن محصن نے کب اور کہاں شہادت پائی؟

جواب: ۱۱ ہجری میں فتنہ ارتداد کے دوران نبوت کے جھوٹے دعویدار طلیحہ کے خلاف بزاخہ میں ہونے والی جنگ میں طلیحہ اور اس کے بھائی سلمہ کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت عتبہؓ بن غزوان

(سپہ سالار، سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ، صاحب الشجر و بدری)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوان سابقون الاولون میں سے تھے آپ کا حسب و نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق قیس عیلان کی شاخ بنو مازن سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا خاندان بنو نوفل بن عبد مناف کا حلیف تھا۔ تقریباً تیس برس کی عمر میں اسلام لائے اور ان کے خیال میں وہ ساتویں مسلمان ہیں۔ تاہم مسلمانوں کی تعداد اس سے زیادہ تھی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ انساب الاشراف)

سوال: بتایئے حضرت عتبہؓ بن غزوان نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے دو ہجرتیں کیں۔ پہلی مرتبہ دوسری ہجرت حبشہ میں ۸۳ مردوں اور ۲۰ خواتین کے قافلے میں شریک ہوئے۔ چند سال حبشہ میں گزار کر مکہ واپس

آ گئے ۔ دوسری مرتبہ انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ شمع رسالت کے پروانے)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوان نے مدینہ منورہ کس طرح ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہؐ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو حضرت عتبہؓ کیلئے مکہ میں وقت گزارنا مشکل ہوگیا۔ آخر شوال ۱ ہجری میں قریش نے ایک فوجی قافلہ عکرمہ بن ابی جہل یا ابوسفیان کی قیادت میں یہ قافلہ مسلمانوں کی سرگرمیوں کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عتبہؓ بن غزوان اور حضرت مقدادؓ بن اسود بھی اس میں شامل ہوگئے۔ قریش نے سمجھا کہ یہ بھی مسلمانوں سے لڑنے جارہے ہیں۔ رسول اللہؐ نے اسی شتر سواروں کا ایک دستہ حضرت ابوعبیدہؓ کی سرکردگی میں گشت کیلئے بھیجا ہوا تھا۔ ان دونوں لشکروں کا سامنا رابغ کے مقام پر ہوگیا۔ دونوں طرف سے تیر اندازی ہوئی اور پھر قریش مکہ پسپا ہوکر بھاگ نکلے۔ حضرت عتبہؓ بن غزوان اور حضرت مقدادؓ بن اسود موقع پاکر لشکر اسلام سے جاملے اور مدینہ پہنچ گئے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ جرنیل صحابیؓ)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوان ہجرت مدینہ کے بعد حضرت عبداللہؓ بن سلمہ عجلانی کے ہاں ٹھہرے۔ انہیں کس کا اسلامی بھائی بنایا گیا؟

جواب: ہجرت کے چند ماہ بعد جب رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تو آپ کی حضرت ابودجانہؓ سماک بن خرشہ کا بھائی بنادیا۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور وہ بدری صحابیؓ ہیں۔ بتایئے وہ دوسرے کن غزوات وسرایا میں شریک ہوئے؟

جواب: سب سے پہلے رجب ۲ ہجری میں دوسریہ عبداللہ بن جحش میں شریک ہوئے۔

پھر غزوۂ بدر کے بعد احد، خندق ذی قرد، خیبر، حنین اور طائف کے معرکوں میں بھی انہوں نے جانثاری کے جوہر دکھائے۔غزوۂ تبوک میں جسے جیش العسرہ بھی کہا جاتا ہے آپ حضورؐ کے جانثاروں میں شامل تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عتبہؓ بن غزوان کو کن خاص موقعوں پر رسول اللہؐ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: صلح حدیبیہ کے موقع پر انہوں نے حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی اور اصحاب الشجرہ میں شامل ہوئے۔ فتح مکہ میں بھی وہ دس ہزار قدوسیوں میں شامل تھے اور ١٠ ہجری میں جب آقا نے حیات طیبہ کا آخری حج فرمایا تو کم وبیش ایک لاکھ مسلمانوں میں حضرت عتبہؓ بن غزوان بھی شامل تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے عراق کے جنوبی حصے کی تسخیر کیلئے کن صحابی کو روانہ فرمایا؟

جواب: عراق عرب کا جنوبی حصہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آخری دور میں باغی ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ نے ١٤ ہجری میں حضرت عتبہؓ بن غزوان کو اس علاقے کی دوبارہ تسخیر کے لئے روانہ فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے ابلہ، دست میسان کے علاقے فتح کیے۔ یہ بھی روایت ہے کہ پہلے انہیں بارہ ہزار مجاہدین کے ساتھ اصطخر بھیجا گیا جہاں حضرت علاءؓ بن عبداللہ حضرمی اپنے لشکر کے ساتھ دشمن کے گھیرے میں آگئے تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ سوید بن قطبہ العجلی جنوبی علاقے میں ایرانیوں سے لڑ رہے تھے ان کی درخواست پر حضرت عمرؓ نے حضرت عتبہؓ بن غزوان کو بھیجا تھا۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ اخبار الطوال)

سوال: بتایئے حضرت عتبہؓ بن غزوان نے اصطخر میں مسلمانوں کو گھیرے سے نکالنے کے لیے کس طرح مدد کی؟

جواب: حضرت عتبہؓ اس وقت بصرہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے بصرہ اور کوفہ کی فوجی چھاؤنیوں سے فوجیں اکٹھی کر کے حضرت علاء حضرمیؓ کی مدد کیلئے روانہ ہوئے۔ انہوں نے محاصرہ کرنے والے ایرانیوں کو تہہ تیغ کر کے مسلمانوں کو اس مصیبت سے نجات دلائی۔ پھر تمام مجاہدین نے اکٹھے ہو کر ابلہ اور اہواز کی تسخیر میں حصہ لیا۔ (الفاروق اعظمؓ۔ اسدالغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوان نے ابلہ اور اہواز کے بعد کن شہروں پر قبضہ کیا؟

جواب: مذار کے باغیوں کو شکست دی اور حاکم شہر کو گرفتار کر کے قتل کیا گیا۔ پھر دست میسان میں جمع ہونے والے ایرانیوں سے مقابلہ ہوا۔ پھر ایک زبردست معرکے کے بعد ابر قباد کے شہر پر اسلامی پرچم لہرایا۔

(الفاروق اعظمؓ۔ الفاروق۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوان نے حضرت عمر فاروقؓ کو لکھا: "مسلمانوں کو ایک ایسی جگہ چاہیے جہاں وہ سردی سے محفوظ رہ سکیں اور جنگ سے واپس آ کر قیام کریں۔" حضرت عمر فاروقؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے کہا کہ ساتھیوں کو جمع کرو اور پانی اور سبزے کے قریب جگہ کا انتخاب کرو۔ چنانچہ بصرہ آباد ہوا۔ بصرہ کی جامع مسجد کی تعمیر پر حضرت محجنؓ بن الادرع کو مقرر کیا گیا اور حضرت عمرؓ کی اجازت سے سب سے پہلی حویلی نافع بن حارث بن کلدہ ثقفی نے تعمیر کرائی۔

(الفاروق اعظمؓ۔ سیر الصحابہ۔ اخبار الطوال)

سوال: حضرت عتبہؓ بن غزوان چھ ماہ تک بصرہ کے گورنر رہے پھر مدینہ واپس آ گئے۔

آپ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: چھ ماہ خوش اسلوبی سے کام کیا پھر اس عہدے سے دل بھر گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے دجلہ اور فرات کے ساحلی علاقوں سے حاصل ہونے والے بے شمار مال غنیمت کے بارے میں معلومات کرنے کے لئے انہیں دربار خلافت میں بلایا۔ حضرت عتبہؓ نے مجاشعؓ بن مسعود کو اپنا جانشین بنایا۔ اور حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو نماز کا امام بنا کر مکہ میں حج کے موقع پر حضرت عمر فاروقؓ سے ملے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ پیش کیا تو حضرت عمرؓ نے استعفا نامنظور کرتے ہوئے واپس جانے کا حکم دیا۔ وہ بادل ناخواستہ بصرہ روانہ ہوئے۔ راستے میں اونٹ سے گر کر شدید چوٹ کھائی اور اس سے انتقال فرماگئے۔ اس وقت ان کی عمر ۵۷ سال تھی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ شمع رسالت کے پروانے)

حضرت عبداللہؓ بن زید انصاری (صاحب الشجرہ انصار صحابی سابقون الاولون)

سوال: حضرت ابومحمد عبداللہؓ بن زید بن عاصم کس مشہور صحابیہ کے بیٹے تھے؟

جواب: حضرت نسیبہؓ بنت کعب جو اپنی کنیت ام عمارہ کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے والد زید بن عاصم نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا۔ حضرت عبداللہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تھے۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن زید نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کی والدہ حضرت ام عمارہؓ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے مسلمان ہوئیں۔ یہ اس وقت بچے تھے اس لئے ساتھ ہی مسلمان ہوئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جب حضورؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہ مسلمان

ہوئے۔ ہوسکتا ہے اس وقت حضورؐ سے بیعت کی ہو۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن زید کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ آپؓ دوسرے کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: غزوہ احد میں اپنی والدہ حضرت ام عمارہؓ اور حضرت حبیبؓ بن زید کے ساتھ شریک ہوئے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ پھر فتح مکہ اور غزوہ حنین میں بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ غزوات کے علاوہ صلح حدیبیہ اور عمرۃ القضا میں بھی رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن زید نے مسیلمہ کے خلاف جنگ یمامہ میں حصہ لیا۔ بتایئے آپؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۶۳ ہجری میں یزیدی لشکر کے خلاف لڑتے ہوئے مدینہ میں اپنے دو بیٹوں خلاد اور علی سمیت شہید ہوگئے۔ اس وقت ان کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر انصار۔ طبقات)

حضرت عبداللہؓ بن حذافہ (سپہ سالار، سابقون الاوّلون، صاحب الہجرہ)

سوال: ابو حذیفہؓ کنیت رکھنے والے اُس صحابی کا نام و نسب بتادیجئے۔ حضرت عمرؓ نے فرط مسرت سے جس کی پیشانی چوم لی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن حذافہ۔ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھے۔ حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ کے پہلے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ کے بھائی تھے۔

(طبقات۔ سیر الصحابیات۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبداللہؓ بن حذافہ کی پیشانی کیوں چومی

تھی؟

جواب: شام کے ایک معرکے میں اسی کے قریب مجاہدین رومیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ شاہ روم نے انہیں اسلام چھوڑنے اور نصرانیت قبول کرنے کی دعوت دی۔ سب نے انکار کر دیا۔ بلکہ ایک مجاہد کو انکار پر کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا۔ قیدیوں میں قوی الجثہ مسلمان سے رومی نے کہا کہ ہمارے بادشاہ کی پیشانی چوم لو تو تمہیں رہا کر دیں گے مگر وہ نہ مانے۔ انہیں مال و دولت اور حسین عورتوں کا لالچ دیا گیا مگر وہ نہ مانے۔ آخر قیصر روم نے کہا کہ میری پیشانی چوم لو تو مسلمان قیدی رہا کر دیں گے۔ اس مجاہد نے تمام مسلمانوں کی رہائی کیلئے قیصر روم کی پیشانی چوم لی۔ اس طرح اسی مسلمانوں کی جانیں بچ گئیں۔ وہ مسلمان مدینہ منورہ آئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کو اس واقع کا علم ہوا تو آپؓ نے فرط مسرت سے حضرت عبداللہؓ بن حذافہ کی پیشانی چوم لی اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا کرنے کے لئے کہا۔

(سیر اعلام النبلاء۔ تاریخ اسلام وفیات المشاہیر۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن حذافہ ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے تھے۔ آپ کب واپس آئے اور کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: ایک روایت ہے کہ جنگ بدر سے پہلے مدینہ آ گئے اور اس جنگ میں بھی حصہ لیا۔ لیکن جمہور اہل سیر نے انہیں اصحاب بدر میں سے نہیں مانا۔ ان کا کہنا ہے کہ غزوہ بدر کے سوا انہوں نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔

(المغازی۔ استیعاب۔ طبقات۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: ۶ ہجری میں رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہؓ بن حذافہ کے ہاتھ کس حکمران کو دعوت اسلام کا خط بھیجا تھا؟

جواب: شاہ ایران کے نام خط حضرت عبداللہؓ بن حذافہ کو دیا اور فرمایا کہ وہ اسے بحرین کے گورنر کی وساطت سے شاہ ایران کسریٰ تک پہنچا دیں۔ کسریٰ نے نامہ مبارک پڑھے بغیر پھاڑ دیا تھا، اور پھر حضورؐ کی پیش گوئی کے مطابق اس کی سلطنت بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔

(صحیح بخاری۔ مکتوبات نبویؐ۔ مختصر تاریخ دمشق۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن حذافہ کی طبیعت میں مزاح بہت زیادہ تھا۔ لوگوں نے حضورؐ سے شکایت کی تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "اس کو چھوڑ دو، یہ میرا خاص آدمی ہے۔ اور یہ اپنی طبیعت سے مجبور ہے۔ اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں۔"

(زاد المعاد۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن حذافہ نے عہد صدیقی اور عہد فاروقی کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: ایران اور شام سے لڑائی کا آغاز ہوا تو حضرت عبداللہؓ بن حذافہ شام جانے والے مجاہدین میں شامل ہوگئے۔ انہوں نے رومیوں کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ پھر حضرت عمروؓ بن العاص کے ساتھ مل کر مصر کی لڑائیوں میں بھی حصہ لیا۔ عین شمس کی لڑائی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے اسکندریہ کی فتح کے بعد انہیں وہاں کا خلیفہ اور عامل مقرر کیا۔

(مختصر تاریخ دمشق۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن حذافہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں مصر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ سیر اعلام النبلاء)

حضرت عبداللہؓ بن مغفلؓ (عالم وفاضل رصاحب الشجرہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن مغفلؓ ۶ ہجری میں ایمان لائے اور پھر بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئے۔ آپ کا حسب ونسب کیا ہے؟

جواب: مضر کی مشہور شاخ مزینہ سے آپ کا تعلق تھا جو تجد میں آباد تھے۔ والد کا نام مغفل بن عبدنہم تھا۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ (اسدالغابہ۔طبقات۔صحیح بخاری)

سوال: عالم وفاضل صحابی حضرت عبداللہؓ بن مغفل نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: غزوۂ خیبر، غزوۂ فتح مکہ اور غزوہ تبوک میں آپ رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔

(طبقات۔صحیح بخاری۔المغازی۔سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے کس خلیفہ راشدؓ نے حضرت عبداللہؓ بن مغفل کو بصرہ میں تعلیم وتدریس کیلئے بھیجا تھا؟

جواب: ۱۱ ہجری میں رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت عبداللہؓ بن مغفل مدینہ چھوڑ کر اپنے وطن چلے گئے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بصرہ آباد ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہؓ بن مغفل کو بھی بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ لوگوں کی تعلیم کے لئے بصرہ بھیج دیا۔ (طبقات۔اسدالغابہ۔استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن مغفل نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپ عراق عرب جانے والے لشکر میں شامل ہوگئے اور ایرانی فوجوں کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ ان میں ۱۷ ہجری میں خوزستان کی فتح خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس میں بصرہ کے حاکم حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی

سرکردگی میں مجاہدین نے لشکر کشی کی تھی۔ (استیعاب۔ الفاروق۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن مغفل نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بصرہ میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا کہ ۵۹ یا ۶۰ ہجری میں شدید بیمار ہوئے اور انتقال فرما گئے۔ حضرت ابو برزہ اسلمیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان سے ۴۳ حدیثیں مروی ہیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت عبداللہؓ بن ابی حدرد (صاحب الشجرہ)

سوال: ۶ ہجری سے کچھ پہلے اسلام لائے۔ حدیبیہ میں بیعت کی۔ ابو محمد کنیت کے ان صحابی کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: عبداللہؓ بن ابی حدرد نام اور قبیلہ بنو اسلم سے تعلق رکھتے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن ابی حدرد نے غزوۂ خیبر، فتح مکہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ تبوک میں شرکت کی۔ بتایئے حضورؐ نے انہیں کونسی خاص مہم پر بھیجا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں مالک بن عوف نضری کے خیالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ (اسد الغابہ۔ سیرت ستارے)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن ابی حدرد نے مہم خضرہ یا سریہ محارب یا سریہ اضم میں بھی حصہ لیا۔ بتایئے یہ واقعہ کب ہوا؟

جواب: شعبان ۸ ہجری میں حضورؐ نے حضرت ابو قتادہؓ انصاری کی سرکردگی میں دس صحابہ کو بنو غطفان کی طرف روانہ فرمایا کیونکہ وہ مسلمانوں پر حملے کی سازش کررہے تھے۔ یہ مہم کامیاب ہوئی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن ابی حدرد حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ شام بھی گئے تھے۔

بتایئے انہوں نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: ۷۱ہجری میں ۸۱ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال فرماگئے۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ)

حضرت محمودؓ بن مسلمہ (انصاری صحابی، صاحب الشجرہ)

سوال: مشہور صحابی حضرت محمدؓ بن مسلمہ کے بھائی محمودؓ بن مسلمہ کس جنگ میں شہید ہوئے تھے؟

جواب: غزوۂ خیبر کے موقع پر تھک کر قلعہ ناعم کی دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔ کسی یہودی نے ایک بھاری پتھر یا چکی کا پاٹ اوپر سے گرادیا۔ شدید زخمی ہوئے اور تیسرے دن انتقال کرگئے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: حضرت محمودؓ بن مسلمہ انصاری، ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ کن اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: سب سے پہلے غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ پھر غزوۂ خندق اور بیعت رضوان کے موقع پر بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ (تاریخ اسلام۔ اسدالغابہ۔ المغازی)

حضرت وہبؓ بن سعد عامری (بدری، صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت وہبؓ بن سعد کا تعلق قریش کی شاخ بنی عامر بن لوئی سے تھا۔ آپ نے کب ہجرت کی؟

جواب: ہجرت مدینہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور پھر مدینہ آکر حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کے مہمان بنے۔ حضورؐ نے مواخاۃ کے موقع انہیں حضرت سویدؓ بن عمرو کا دینی بھائی بنادیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابی حضرت وہبؓ بن سعد نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: ابن اسحاق نے اصحاب بدر میں شامل نہیں کیا جبکہ بعض دوسرے سیرت نگاروں کے مطابق وہ بدری صحابی ہیں۔ اس کے علاوہ احد، احزاب اور خیبر کے غزوات میں شامل ہوئے۔ (طبقات۔ المغازی۔ اصحاب بدر)

سوال: بتایئے حضرت وہبؓ بن سعد نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۸ ہجری میں رسول اللہؐ نے اپنے سفیر حضرت حارثؓ بن عمیرازدی کے خون کا بدلہ لینے کے لئے موتہ لشکر روانہ کیا تو اس میں حضرت وہبؓ بن سعد بھی تھے۔ وہ اسی جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ (طبقات۔ المغازی۔ سیر الصحابہؓ)

فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والے اور کم سن صحابہؓ

حضرات:

ابن ابی اوفی، اسماء بن حارثہ اسلمی، اسیر، اسود بن سریع، اقرع بن حابس، امرؤ القیس، انیس بن ابی مرثد غنوی، بیان بن سیلی، ایمن بن خریم، بدیل بن ورقا، بسر بن سفیان، تمیم بن اسد بن عبدالعزیٰ، تمیم بن ربیعہ، ثمامہ بن اثال، ثوبان، جابر بن مسلم، جارود بن عمرو، جبیر بن مطعم، جرید بن رزاح، جریر بن عبداللہ بجلی، جعال بن سراقہ، جعشم الخیر، جمیل بن معمر، جندب بن کعب، حارث بن عمیرازدی، حارث بن نوفل، حارث بن ہشام، حجر بن عدی، حسیل بن جابر، حکم بن حارث، حکم بن عمرو غفاری، حکم بن کیسان، حمزہ بن عمرو، حنظلہ بن ربیع، حویطب بن عبدالعزیٰ، خارجہ بن حذافہ سہمی، خالد بن عرفطہ، خزیم بن فاتک، خفاف بن ایماء، ذریب بن سحکلہ، ربیع بن کعب اسلمی، رفاعہ بن زید، زاہر بن حرام، زبرقان بن بدر، زید بن خالد جہنی، زید بن سہل، سراقہ بن مالک،

مبرہ بن معبد، سعد بن خولی، سعد الاسود، سعد بن عائذ، سعید بن العاص، سعید بن یربوع، سفینہ، سلیمان بن عمرو، سواد بن قارب، سہیل بن عمر، شیبہ بن عتبہ، شیبہ بن عثمان، صعصعہ بن ناجیہ، صفوان بن امیہ، صفوان بن معطل، ضحاک بن سفیان، ضرار بن ازور، ضماد بن ثعلبہ، ضمام بن ثعلبہ، عامر بن اکوع، عائذ بن عمرو، عباس بن مرداس، عبداللہ بن ارقم، عبداللہ بن امیہ، عبداللہ بن بحینہ، عبداللہ بن بدر، عبداللہ بن بدیل، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن ابی حدرد، عبداللہ بن زبعری، عبداللہ بن زمعہ، عبداللہ بن عامر، عبداللہ بن عبدنہم، عبداللہ بن مغفل مزنی، عبداللہ بن وہب، عبیداللہ بن عباس، عبدالرحمٰن بن سمرہ، عتاب بن اسید، عتبہ بن ابی لہب، عثمان بن ابی العاص، عداء بن خالد، عدی بن حاتم، عروہ بن مسعود ثقفی، عکرمہ بن ابی جہل، علاء حضرمی، عمران بن حصین، عمرو بن حمق، عمرو بن مرہ، عوسجہ بن حرملہ، عیاض بن حمار، غالب بن عبداللہ، فروہ بن مسیک، فضالہ لیثی، فیروز دیلمی، حضرت قباث بن اشیم، قثم بن عباس، قیس بن خرشہ، قیس بن عاصم، کرز بن جابر فہری، کعب وحجیر، کعب بن عمیر غفاری، کہمس الہلالی، لبید بن ربیعہ، ماعز بن مالک، مثنیٰ بن حارثہ شیبانی، محجن بن ادرع، محمد بن طلحہ، مسلم بن حارث، مسور بن مخرمہ، مطیع بن اسود، معاویہ بن حکم، معقل بن سنان، معقل بن یسار، ناجیہ بن جندب، نجیحہ الخیر، واثلہ بن اسقع، وائل بن حجر، وحشی بن حرب، وہب بن قابوس، ہاشم بن عتبہ، ہشام بن حکیم، ہند بن حارثہ، یاسر بن عامر، یزید بن ابی سفیان، یزید بن شجرہ رہاوی، ابوامامہ باہلی، ابوبصیر، ابوبکرہ، ابوجہم بن حذیفہ، ابوجندل بن سہیل، ابوثعلبہ خشنی، ابورفاعہ عدوی، ابوسفیان بن حارث، ابوسفیان بن حرب، ابوشریح، ابوالعاص، ابوعامر اشعری، ابوعیب، حضرت ابوعمرو بن حفص، ابومالک اشعری، ابومحجن ثقفی، ابومحذورہ، ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرات:

ابراہیم، قاسم، عبداللہ، امام حسن، امام حسین، اسامہ بن زید، ابوطفیل لیثی، سعید بن عاص، سمرہ بن جندب، سعد بن حبتہ، عبداللہ بن جعفر، عمیر بن سعد، عبداللہ بن عمر، عبیداللہ

بن عباس، عبداللہ بن زبیر، محمد بن طلحہ، مسلمہ بن مخلد، مستورد بن شداد، مغیرہ بن نوفل، محمد بن عبداللہ بن جحش، نعمان بن بشیر، عمیر بن ابی وقاص، عبداللہ بن عامر، عبداللہ بن حنظلہ، عبداللہ بن شداد، عمیر بن ابی وقاص، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن مطیع، عبداللہ بن ہشام، عبدالرحمٰن بن ہشام، عبدالرحمٰن بن حارث، عبدالرحمٰن بن حاطب، عبدالرحمٰن بن زید، عبیداللہ بن معمر، عمر بن ابی سلمہ، عمرو بن محمد بن مسلمہ، غصیف بن حارث، قثم بن عباس، قرہ بن ایاس، یوسف بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند کم سن صحابہؓ

حضرت ابوالطفیلؓ لیثی (کم سن صحابی)

سوال: صحابہؓ میں سب سے آخر میں کون سے صحابی فوت ہوئے؟ ان کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: اصل نام عامرؓ بن واثلہ تھا اور کنیت ابوالطفیل کے نام سے مشہور تھے۔ قبیلہ بنو کنانہ کی شاخ بنولیث سے تھے۔ (اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابوالطفیلؓ لیثی کے والد حضرت واثلہؓ بھی صحابی تھے۔ بتایئے حضرت ابوالطفیلؓ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: آپ ۳ ہجری میں غزوہ احد کے سال پیدا ہوئے۔ پیدائشی مسلمان تھے اور عہد رسالت میں کم سن تھے۔ (اسدالغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوالطفیلؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ نے طویل عمر پائی اور ۱۱۰ ہجری میں فوت ہوئے۔ وہ خود کہا کرتے تھے کہ اب روئے زمین پر میرے سوا کوئی ایسا نہ ملے گا جو کہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہے۔ (تاریخ طبری۔ اسدالغابہ)

حضرت سعیدؓ بن عاص (کم سن صحابی، عالم و فاضل)

سوال: حضرت سعیدؓ بن عاص کم سن صحابی تھے۔ ان کا نام ونسب بتا دیں؟

جواب: بنوامیہ سے تعلق تھا۔ ان کے دادا ابواحیحہ سعد بن عاص کو مکہ والے ذوالتاج کہتے تھے۔ بدر کے مقتول عاص کے بیٹے تھے۔ عبدمناف پر ان کا سلسلہ نسب حضورؐ سے جاملتا ہے۔ ماں ام کلثوم قریش کے خاندان عامر بن لوی سے تھیں۔

(تاریخ ابن عساکر۔ استیعاب۔ اسدالغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: حضرت سعیدؓ بن عاص کو حضورؐ سے کسب فیض کا موقع کم ملا۔ پھر بھی وہ فضلا صحابہؓ میں شمار ہوتے ہیں۔ آخر کیوں؟

جواب: بہادر اور دانشمند ہونے کے علاوہ عربی زبان پر عبور حاصل تھا اور لہجہ رسول اللہؐ سے ملتا تھا۔ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور بہت سے دوسرے صحابہؓ سے علم حاصل کیا۔

(اسدالغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: دور عثمانی میں قرآن پاک کے نسخے نقل کرنے والے صحابہؓ میں حضرت سعیدؓ بن عاص بھی تھے۔ کوفہ کی گورنری کے دوران آپؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: ۲۹ ہجری میں حضرت عثمانؓ نے ولید بن عقبہ کی جگہ سعیدؓ بن عاص کو کوفہ کا گورنر بنادیا۔ اس دوران آپؓ نے بہت سی فتوحات میں حصہ لیا۔ جرجان اور طبرستان پر چڑھائی کی۔ پھر آذربائیجان کی بغاوت ختم کی۔ حضرت سعیدؓ چار پانچ سال کوفہ کے گورنر رہے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے کوفیوں کی شکایت پر انہیں عہدے سے ہٹادیا۔

(طبقات۔ تاریخ ابن کثیر۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت سعیدؓ نے دوسرے نوجوانوں کے ساتھ مل کر حضرت عثمانؓ کی حفاظت کی۔ ناکامی کے بعد آپؓ کا کیا ردعمل ہوا؟

جواب: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد آپؓ مکہ جاکر گوشہ نشین ہوگئے۔ جنگ جمل

اور جنگ صفین میں حصہ نہیں لیا۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن عاص کب مدینے کے گورنر ہے اور انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہؓ نے اپنے دور خلافت میں انہیں مدینہ کا گورنر بنادیا۔ پھر کچھ دنوں بعد معزول کر کے مروان بن الحکم کو گورنر بنایا۔ حضرت سعیدؓ نے مدینہ کے قریب العقیق میں سکونت اختیار کرلی۔ ۵۷، ۵۸ یا ۵۹ ہجری میں وہیں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (استیعاب۔ معجم البلدان۔ اسد الغابہ)

حضرت سعدؓ بن حبتہ (کم سن مجاہد سپاہی)

سوال: ابن حبتہ کے نام سے مشہور تھے۔ تعلق قبیلہ بجیلہ سے تھا اور بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ صحابی کا نام ونسب بتادیں؟

جواب: حضرت سعدؓ بن حبتہ والد کا نام بجیر بن معاویہ تھا۔ والدہ حبتہؓ بنت مالک کے نام سے شہرت پائی۔ والدہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھیں اور صحابیہ کا شرف حاصل کیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن حبتہ نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: غزوہ بدر اور احد کے موقع پر کم سن تھے۔ پہلی بار غزوہ خندق میں شریک ہوئے بعد میں دوسرے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ ۶ ہجری میں سریہ عیینہ بن حصن فزاری میں بھی حضرت ابو قتادہؓ اور حضرت جلمہؓ کے ساتھ مل کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت سعدؓ بن حبتہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں کوفہ آباد ہوا تو مستقل طور پر کوفہ میں

سکونت اختیار کرلی۔ وہیں چند سال بعد انتقال فرمایا۔ حضرت زیدؓ بن ارقم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ (کم سن صحابی)

سوال: رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے اس بیٹے کا نام ونسب بتادیں جن کا لقب بحر الجود تھا؟

جواب: حضرت جعفر طیار (ذوالجناحین) اور حضرت اسماءؓ بنت عمیس کے اس بیٹے کا نام عبداللہؓ بن جعفر اور کنیت ابو عبداللہ تھی۔ اور ان کے والد حضرت جعفر طیار غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کب اور کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب: ان کے والدین ۶ نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے تھے۔ وہاں بارہ تیرہ سال رہے۔ اسی دوران وہاں حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے ۶ ہجری کے آخری یا ۷ ہجری کے شروع میں جب واپس مدینہ آئے تو حضرت عبداللہ سات آٹھ برس کے تھے۔ (استیعاب۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: "الٰہی تو جعفر کے اہل وعیال کی سرپرستی فرما اور عبداللہ کے داہنے ہاتھ کے کاروبار میں برکت دے۔" رسول اللہؐ نے یہ دعا کس کے بارے میں فرمائی تھی؟

جواب: حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے بیٹے حضرت عبداللہؓ کے بارے میں۔ ایک اور موقع پر آپؐ نے خوش ہوکر فرمایا: "الٰہی اس بچے کے ہاتھ کے کام میں برکت دے۔" (مسند احمد۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت عبداللہؓ حضورؐ کے بھتیجے تھے اور شکل وصورت میں حضورؐ سے مشابہ

تھے۔ حضورؐ ان کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: آپؐ فرماتے: "عبداللہؓ خلقاً اور خُلقاً مجھ سے مشابہ ہے۔"

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ کا حضرت علیؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ حضرت علیؓ کے بھتیجے بھی تھے اور داماد بھی۔ ان کی شادی حضرت زینب بنت علی سے ہوئی میاں بیوی کے تعلقات اچھائی خوشگوار تھے۔ حضرت عبداللہؓ فرمایا کرتے تھے: زینب بہترین گھر والی ہے۔" یہ شادی عہد فاروقی میں ہوئی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کا ذریعہ معاش تجارت تھا آپ نے یہ کاروبار کب شروع کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں آپ نے تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ حضورؐ کی دعا کے اثر سے کاروبار میں برکت ہوئی اور مال و دولت کی فراوانی ہوگئی لیکن وہ اس سے کہیں زیادہ سخی اور فیاض تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو بحر الجود (سخاوت کا سمندر) کہا جانے لگا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن جعفر نے عہد فاروقی اور عہد عثمانی کے بعض معرکوں میں حصہ لیا۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں آپ کی مصروفیات کیا رہیں؟

جواب: جنگ صفین میں شامی فوج کے خلاف لڑے اور التوائے جنگ کے معاہدے میں حضرت علیؓ کی طرف بطور گواہ دستخط کیے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ الاخبار الطوال)

سوال: ذی الحجہ ۶۰ ہجری میں حضرت حسینؓ کوفہ روانہ ہوئے تو حضرت عبداللہؓ بن جعفر ان کے ساتھ کیوں نہیں گئے؟

جواب: وہ نہیں چاہتے تھے کہ حضرت حسینؓ کوفہ جائیں اور انہوں نے روکنے کی کوشش کی۔ حضرت حسینؓ نے ان کا مشورہ قبول نہ کیا۔ تاہم حضرت عبداللہؓ نے اپنی بیوی زینبؓ کو بھائی کے ساتھ جانے سے نہ روکا۔ دشت کربلا میں شہادت حسینؓ کے بعد حضرت زینبؓ ہی قافلے کو پہلے دمشق اور پھر مدینہ لے کر پہنچیں۔ حضرت عبداللہؓ کے دو نو عمر صاحبزادوں نے بھی کربلا میں شہادت پائی۔ (تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: ۔ بتایئے حضرت عبداللہؓ بن جعفرؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۸۰ ہجری اور روایات کے مطابق ۸۵، ۸۷ یا ۹۰ ہجری میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ نے کب فرمایا تھا: "میں دنیا اور آخرت دونوں میں آل جعفر کا ولی ہوں؟"

جواب: حضرت جعفر طیارؓ کی شہادت کی خبر کے موقع پر آپؐ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کا ہاتھ پکڑ کر یہ الفاظ فرمائے۔ یہ بھی فرمایا کہ الٰہی! تو جعفر کے اہل وعیال کی سرپرستی فرما۔ (مسند احمد۔ اصابہ)

حضرت عمیرؓ بن سعد (کم سن صحابی، انصار صحابی، عالم و فاضل)

سوال: حضرت عمیرؓ بن سعد نے اپنے سوتیلے باپ حضرت جلاس کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھا۔ ان کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: وہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے اور ان کے والد سعد بن عبید ان کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ سعد بن عبید (عمیر کی والدہ) سے جلاس بن سوید نے نکاح کر لیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ انصار صحابہ)

سوال: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضرور سچے ہیں اور تم یقیناً گدھوں سے بدتر ہو'' یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: یہ الفاظ حضرت عمیرؓ بن سعد نے اس وقت کہے تھے جب ان کے سوتیلے والد جلاسؓ نے ایک مرتبہ منافقین کے بہکاوے میں آکر کہہ دیا تھا۔ ''اگر محمدؐ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔'' (سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمیرؓ بن سعد کو ان کے سوتیلے باپ نے کیوں گھر سے نکال دیا تھا؟

جواب: حضرت عمیرؓ کے الفاظ سن کر اس نے غصے میں انہیں گھر سے نکال دیا۔ عمیرؓ نے رسول اللہؐ سے فریاد کی تو آپؐ نے جلاسؓ کو بلا کر پوچھا تو وہ اس سے صاف انکار کر گئے۔ اسی وقت وحی نازل ہوئی اور حضرت عمیرؓ کی بات کی تصدیق ہوگئی۔ جلاسؓ نے معافی مانگ لی۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: ''لڑکے تیرے کان نے ٹھیک سنا'' سرکار دوعالمؐ نے کس صحابیؓ سے فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے حضرت عمیرؓ بن سعد کا ہاتھ شفقت سے پکڑا اور مسکراتے ہوئے فرمایا تھا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمیرؓ بن سعد سب سے پہلے کس غزوے میں شریک ہوئے؟

جواب: آپ اگرچہ کم سن تھے لیکن اس کے باوجود سب سے پہلے غزوہ تبوک (جیش العسرۃ) میں شریک ہوئے اور سفر کے دوران مشکلات کا مقابلہ کیا۔

(المغازی۔ اصابہ۔ سیرۃ النبیؐ)

سوال: دور فاروقی میں حضرت عمیرؓ بن سعد نے امارت اسلامی کی کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں مجاہدین کے ایک لشکر کا امیر بنا کر جہاد کیلئے شام

روانہ کیا جہاں انہوں نے رومیوں کے خلاف کئی جنگیں لڑیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے انہیں فوجی خدمات سے سبکدوش کر کے حمص کا گورنر مقرر کر دیا۔

(صابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت عمیرؓ بن سعد کتنا عرصہ حمص کے گورنر رہے اور کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عمرؓ کی شہادت تک حمص کے امیر رہے اور حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں فوت ہوئے۔ ابن سعد کا یہ بھی کہنا ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کی زندگی میں ہی حمص کی امارت چھوڑ کر مدینے کے قریب رہائش اختیار کر لی وہیں وفات پائی اور قبرستان بقیع غرقد میں دفن ہوئے۔ آپؓ زہد و تقویٰ، خوف خدا اور علم و حکمت کی بدولت آپؓ کا شمار فضلا صحابہؓ میں ہوتا ہے۔

(طبقات۔ اسد۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ (کم سن صحابی)

سوال: ہجرت مدینہ کے بعد مہاجر گھرانے میں سب سے پہلے کونسا بچہ پیدا ہوا تھا؟ اسے پہلی خوراک کونسی ملی؟

جواب: حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر صدیقؓ کے گھر میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے۔ اس خوشی میں مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو پوری وادی گونج اٹھی۔ آپؐ نے اسے گود میں لیا۔ کھجور دہن مبارک میں ڈال کر چبائی اور نومولود کو چٹا کر خیر و برکت کی دعا کی۔

(تذکرۃ انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بتائیے حضرت عبداللہ بن زبیر کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: قریش کے خاندان بنو اسد سے تعلق رکھنے والے عبداللہؓ بن زبیر حضورؐ کے

پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیرؓ بن العوام کے بیٹے اور حضورؐ کے بھتیجے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت عبداللہؓ کی خالہ تھیں۔ اس لحاظ سے حضورؐ ان کے خالو بھی تھے۔ (اسوۂ صحابہؓ۔ سیرالصحابیات۔ اسدالغابہ۔ زادالمعاد)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ کب پیدا ہوئے اور ان کی کنیت کیا تھی؟

جواب: آپؓ ۱ ہجری میں پیدا ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ ہجرت کے بیس ماہ بعد ۲ ہجری میں۔ حضورؐ نے ان کی کنیت ابوبکر رکھی۔ دوسری کنیت ابو خبیب تھی۔ تقریباً سات آٹھ برس کی عمر میں ان کی والدہ نے انہیں حضورؐ سے بیعت کرایا۔ (اصابہ۔ مستدرک حاکم۔ استیعاب)

سوال: عہد رسالت اور عہد صدیقی میں حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ کسی جنگ میں شریک نہ ہوئے۔ بتایئے آپؓ نے سب سے پہلے کس جنگ میں حصہ لیا؟

جواب: عہد فاروقی میں پندرہ سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ جنگ یرموک میں شریک ہوئے۔ والد نے جہاد کے شوق میں انہیں گھوڑے پر سوار کرا کے ایک مجاہد کو نگران بنا دیا۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت عبداللہؓ بن زبیر نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: ۱۹ ہجری میں حضرت عمروؓ بن العاص کے جنگی معرکوں میں اپنے والد کے ساتھ فتح مصر کے لئے گئے۔ حضرت عثمانؓ نے ۲۶ ہجری میں حضرت عبداللہؓ بن سعد کو تسخیر طرابلس کے لئے بھیجا تو بعد میں حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کو کمک دے کر روانہ کیا۔ طرابلس کے بعد افریقہ کے دوسرے شہر فتح ہوئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر تمام معرکوں میں بہادری سے لڑے ۲۹۔۳۰ ہجری میں حضرت سعیدؓ بن العاص نے طبرستان پر فوج کشی کی تو عبداللہ بن زبیرؓ بھی ان کے

ساتھ تھے۔ حضرت عثمانؓ کے محاصرے کے دوران باغیوں کے خلاف لڑنا چاہتے تھے لیکن حضرت عثمانؓ نے منع کر دیا۔ جنگ جمل میں وہ ام المؤمنینؓ کی پیدل فوج کے افسر تھے۔ جنگ صفین میں حصہ نہیں لیا۔ اور گوشہ نشین ہو گئے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر حضرت عبداللہؓ بن زبیر نے بیعت کر لی تھی۔ بتایئے کن لوگوں نے یزید کی بیعت نہیں کی؟

جواب: امیر معاویہؓ نے اپنی زندگی ہی میں اکثر لوگوں سے یزید کی بیعت لے لی تھی۔ سیدنا حضرت حسینؓ اور حضرت عبداللہؓ بن زبیر نے بیعت نہیں کی تھی۔ حضرت عبداللہؓ نے یزید کے تخت پر بیٹھتے ہی حضرت حسینؓ کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کب اور کیسے خلافت کا اعلان کیا؟

جواب: مکہ میں حضرت عبداللہؓ بن زبیر اور دوسرے صحابہؓ کے مشورے کو حضرت حسینؓ نے قبول نہ کیا اور کوفہ کے لوگوں کے بلانے پر وہاں تشریف لے گئے۔ آخر ۱۰ محرم ۶۱ھ میں کربلا کا دردناک سانحہ پیش آیا۔ اس واقعہ کی خبر حضرت عبداللہؓ ابن زبیرؓ کو ملی تو انہیں شدید صدمہ ہوا۔ اہل مکہ کو مسجد الحرام میں اکٹھا کر کے یزید کے خلاف تقریر کی اور فضائل حسینؓ بیان کئے۔ پھر لوگوں کے اصرار پر آپؓ نے ان سے بیعت لی۔ اور یزید کی معزولی کا اعلان کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے خانہ کعبہ کو کس طرح نقصان پہنچا؟

جواب: یزید نے مسلم بن عقبہ کو فوج دے کر مدینے کے لوگوں سے بیعت کے لئے روانہ کیا۔ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن حنظلہ کی مرکزگی میں مقابلہ کیا لیکن

شکست کھائی۔ شامی فوج نے تین دن تک مدینے میں قتل و غارت کی۔ پھر مکہ روانہ ہوگئی۔ راہ میں مسلم بن عقبہ فوت ہوگیا تو حصین بن نمیر سپہ سالار بنا۔ مکہ کے قریب حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے شہر سے باہر نکل کر مقابلہ کیا لیکن زبردست دباؤ کی وجہ سے محصور ہوگئے۔ حصین بن نمیر نے منجنیقوں سے خانہ کعبہ پر آتشبازی اور سنگ باری کی۔ جس سے کعبہ کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت عبداللہؓ ابن زبیر کو یزیدی فوج سے کیسے چھٹکارا حاصل ہوا؟

جواب: ابھی محاصرے کے دوران ہی یزید کا انتقال ہوگیا۔ حصین بن نمیر نے محاصرہ اٹھالیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ محاصرہ ختم ہونے کے بعد حصین بن نمیر کی درخواست پر حضرت عبداللہؓ بن زبیر نے حرم کے دروازے کھول دیئے تھے۔ لشکر کے لوگ طواف کر کے دوسرے دن شام چلے گئے۔

(اسدالغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: کعبہ کی عمارت کو خاصا نقصان پہنچا تھا۔ بتایئے اسے از سر نو کس نے تعمیر کیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے پرانی عمارت گرا کر بنیادوں سے نئی عمارت اس طرح تعمیر کی جس طرح حضورؐ چاہتے تھے۔ انہوں حطیم کا چھوٹا ہوا حصہ بھی کعبہ کی حدود میں شامل کر دیا اور اس کام پر خاصی بڑی رقم خرچ کی۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے حجرا اسود پر چاندی چڑھوائی تھی کیونکہ آتشبازی اور سنگ باری سے اس میں دراڑیں پڑ گئی تھیں۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن زبیر کے دور میں اسلامی سلطنت دو حکمرانوں میں کیسے تقسیم ہوگئی؟

جواب: یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہ تخت پر بیٹھا۔ وہ دیندار خدا ترس اور نرم مزاج تھا اور حکومت سنبھالنا نہیں چاہتا تھا اس لئے جلد ہی خلافت سے دستبردار ہوگیا۔ مصر، حجاز، عراق اور جنوبی عرب میں ابن زبیرؓ کی خلافت تسلیم کرلی گئی۔ حتیٰ کہ شام میں بنوامیہ کے مخالفین نے بھی انہیں خلیفہ مان لیا۔ ابن زبیرؓ نے مدینہ منورہ سے بنوامیہ کے عمال اور دوسرے سرکردہ افراد کو نکال دیا جن میں مروان بن عبدالحکم اور اس کا بیٹا عبدالملک بھی تھا۔ مروان نے بنوامیہ کے حامیوں کو ساتھ ملا کر ابن زبیرؓ کی حامی فوج کو شکست دے کر شام پر قبضہ کرلیا اور پھر عمرو بن سعید بن عاص نے مصر پر تسلط قائم کرلیا۔ اس طرح شام اور مصر پر مروان کی حکومت قائم ہوگئی اور حجاز اور عراق پر حضرت عبداللہ بن زبیر کی۔ مروان کے بعد اس کے بیٹے عبدالملک نے حکومت سنبھالی۔

(طبقات۔ اسدالغابہ۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عبداللہ بن زبیر کی حکومت کیسے ختم ہوئی؟

جواب: عبدالملک اور عبداللہ بن زبیرؓ میں کشمکش کا آغاز ہوا تو سب سے پہلے عبدالملک نے قرقیسیا میں حضرت ابن زبیرؓ کی طرف سے مقرر کردہ والی زمر بن حارث کو شکست دی۔ پھر عراق میں ابن زبیرؓ کے بھائی مصعب بن زبیرؓ کو شکست دی۔ (مصعب لڑتے ہوئے مارے گئے) اور عراق پر قبضہ کرلیا۔ حضرت ابن زبیرؓ مدینہ منورہ اور مکے تک محدود ہوکر رہ گئے۔

(تاریخ ابن اثیر۔ مستدرک حاکم۔ اسدالغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے زمانے میں کس نے دوبارہ بیت اللہ کا تعمیر از کر کے سنگ بنیاد رکھی تھی؟

جواب: حضرت ابن زبیرؓ مکہ میں تھے۔ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کو تیس ہزار

سواروں کے ساتھ مکہ پر فوج کشی کا حکم دیا۔ وہ احکامات کے مطابق طائف میں ٹھہرا اور چھوٹے دستے مکہ پر حملے کے لئے بھیجتا رہا جنہیں ابن زبیرؓ کے سپاہی مار بھگاتے۔ کئی مہینے گزر گئے تو حجاج نے عبدالملک سے مزید کمک طلب کی اور مکہ کا محاصرہ کرنے کی اجازت مانگی۔ پانچ ہزار سپاہیوں کے پہنچتے ہی حجاج نے مکہ کا محاصرہ کیا اور بیت اللہ پر منجنیقوں سے پتھر اور آگ کے گولے برسانے شروع کر دیئے۔ تقریباً سات ماہ محاصرہ جاری رہا۔ اس عرصہ میں دس ہزار آدمی حضرت ابن زبیرؓ کا ساتھ چھوڑ کر حجاج سے جا ملے۔

(تاریخ ابن اثیر۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کب اور کس طرح شہید ہوئے؟

جواب: ۷۲ ہجری میں جبکہ حجاج نے مکے کا محاصرہ کر رکھا تھا وہ اپنی والدہ حضرت اسماءؓ سے ملے اور تلوار سنبھال کر میدان جنگ میں پہنچ گئے۔ صرف چند جانثار آپؓ کے ساتھ تھے۔ دو بیٹے حمزہ اور خبیب بھی ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ صرف ایک بیٹا زبیر ساتھ تھا۔ بہتر برس کی عمر میں بھی حضرت ابن زبیرؓ دونوں ہاتھوں سے تلوار چلاتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ ان کے ساتھی ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔ انہوں نے شامیوں پر زبردست حملہ کیا۔ ایک شامی کا زوردار پتھر لگنے سے شدید زخمی ہو گئے۔ خون زیادہ نکل جانے سے نقاہت بڑھ گئی۔ اسی اثنا میں شامیوں نے گھیرے میں لے کر تلواروں سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ شامیوں نے ان کا سر کاٹ لیا۔ حجاج نے سر عبدالملک کے پاس دمشق بھجوا دیا اور ان کا دھڑ بلند مقام پر سولی پر لٹکا دیا۔ تیسرے دن ماں نے لاش کو غسل دلا کر حجون میں دفن کر دیا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے تقریباً بارہ برس حکومت کی۔ بتایئے علم و فضل میں

آپؓ کو کیا مقام حاصل تھا؟

جواب: آپؓ قرآن حکیم کے قاری اور عالم تھے۔ کبھی کبھی قرآن حکیم کی سورتوں کی تفسیر بھی کرتے۔ قرأت بہت خوبصورت انداز میں کرتے۔ حضرت عثمانؓ نے قرآن حکیم کی نقل تیار کرنے کا کام جن صحابہ کرامؓ کے سپرد کیا تھا ان میں حضرت ابن زبیرؓ بھی شامل تھے۔ انہیں عربی کے علاوہ سات غیر ملکی زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا۔ ان کی خطابت میں فصاحت و بلاغت کا رنگ نمایاں ہوتا۔ ان سے ۳۳ حدیثیں مروی ہیں۔ (مستدرک حاکم۔ تاریخ ابن کثیر۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے تاریخ اسلام میں پہلی مرتبہ درہم کس نے ڈھلوائے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے پہلی مرتبہ گول درہم ڈھلوائے ان کی ایک طرف محمد رسول اللہ ﷺ منقش تھا اور دوسری طرف امر اللہ بالوفاء والعدل۔

(طبقات۔ تاریخ ابن کثیر۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ شکل وصورت میں اپنے نانا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مشابہ تھے۔ آپ کی اولاد و ازواج کی تعداد کیا تھی؟

جواب: اولاد و ازواج کی صحیح تعداد کے بارے میں اختلاف ہے مگر ایک بیوی خولہ بنت منظور اور چار بیٹوں خبیب، عبادہ، حمزہ اور زبیر کا ذکر اکثر کتب میں ملتا ہے۔ (مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت محمدؓ بن طلحہؓ (کم سن صحابی)

سوال: اس صحابی کا نام و نسب بتا دیجئے جن کو تاریخ اسلام میں پہلی مرتبہ سجاد کا لقب ملا؟

جواب: قریش کے خاندان بنو تیم سے تعلق رکھنے والے حضرت ابوالقاسم محمد بن طلحہؓ ان کے والد حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ والدہ حضرت حمنہ

بنت جحش ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش کی حقیقی بہن اور عظیم صحابیہ تھیں۔ کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کا نام سجاد مشہور ہو گیا۔

(مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتایئے حضرت محمد بن طلحہؓ کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن حضرت حمنہؓ کے بیٹے (حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے) یعنی آپؐ کے بھانجے تھے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت محمدؓ بن طلحہؓ نے دور رسالت اور خلفائے راشدینؓ میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپ کم سن ہونے کی وجہ سے غزوات نبوی میں شریک نہ ہو سکے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں جوان تھے اور کاشانہ خلافت کا محاصرہ کرنے والے باغیوں کا دوسرے نوجوان صحابہؓ کے ساتھ مل کر مقابلہ کیا۔ حضرت علیؓ کے دور حکومت میں ان کے ساتھ تھے۔ (مستدرک حاکم۔ اسوۂ صحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت محمدؓ بن طلحہؓ کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ جمل میں اگرچہ دلی میلان حضرت علیؓ کی طرف تھا مگر والد حضرت طلحہؓ کی خاطر ام المومنین حضرت عائشہؓ کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے اپنے لشکر میں اعلان کرا دیا کہ سیاہ ٹوپی والے (محمدؓ بن طلحہؓ) پر کوئی ہاتھ نہ اٹھائے۔ لیکن جنگ کی شدت میں کسی کو ہوش نہ رہا یا دانستہ کسی نے انہیں شہید کر ڈالا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

حضرت عبداللہؓ بن عامرؓ (کم سن صحابی، سپہ سالار صحابی)

سوال: حضرت عبداللہ بن عامرؓ کا شمار کم سن صحابہ میں ہوتا ہے۔ عہد رسالت اور دور

فاروقی میں وہ کم سن تھے۔ بتایئے وہ کس خاندان سے تھے اور کب مسلمان ہوئے؟

جواب: وہ قریش کے خاندان بنو عبد شمس سے تھے۔ والد کا نام عامر بن کریز تھا۔ وہ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر صحابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن عامر کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ان کے والد عامر بن کریز حضورؐ کی پھوپھی بیضاء بنت عبدالمطلب کے بیٹے یعنی حضورؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ اس نسبت سے حضرت عبداللہؓ بن عامر حضور کے بھتیجے ہوتے تھے۔ عبد مناف پر ان کا سلسلہ نسب حضورؐ کے نسب سے جا ملتا تھا۔ حضورؐ کے والد حضرت عبداللہ اور ام حکیم بیضہ بنت عبدالمطلب توام پیدا ہوئے تھے۔ (انساب الاشراف۔ نبی کریمؐ کے عزیز و اقارب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر کی خلیفہ دوم حضرت عثمان غنیؓ سے کیا رشتہ داری تھی؟

جواب: حضرت ام حکیم بیضاء کی بیٹی اور حضرت عبداللہؓ بن عامر کی پھوپھی اروی بنت کریز حضرت عثمان کی والدہ تھیں۔ یعنی ام حکیم بیضاء حضرت عثمانؓ کی نانی تھیں۔ اس نسبت سے حضرت عثمان غنیؓ حضرت عبداللہؓ بن عامر کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ (انساب الاشراف۔ نبی کریمؐ کے عزیز و اقارب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: عہد فاروقی میں حضرت عبداللہؓ بن عامر جوان تھے۔ بتایئے انہوں نے سیستان کی فتح میں کیسے حصہ لیا؟

جواب: سیستان اگرچہ عہد فاروقی میں فتح ہو چکا تھا مگر کابل ابھی تک فتح نہیں ہوا تھا جو اس کا ایک حصہ تھا۔ ۲۵ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں اس مہم پر روانہ کیا۔ وہ کابل پر حملہ آور ہوئے اور کابل قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ اہل قلعہ باہر نکل کر لڑے لیکن حضرت عبداللہؓ بن عامر کی فوجوں نے انہیں شکست دے کر کابل

38

فتح کرلیا۔ لیکن عرب فوج کے واپس جاتے ہی اہل کابل نے پھر بغاوت کردی۔
(تاریخ سندھ۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن عامر کو کب بصرہ کا گورنر مقرر کیا گیا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ نے ۲۹ ہجری میں حضرت عبداللہؓ بن عامر کو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی جگہ بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر نے بصرہ کا گورنر بننے کے بعد صوبہ فارس کے کن علاقوں کو فتح کیا؟

جواب: انہوں نے ایک بڑے لشکر کے ساتھ فارس پر چڑھائی کی اور اصطخر کے باغیوں کو شکست دینے کے علاوہ دراب، جرد اور جور پر قبضہ کرکے اس صوبے کو مکمل طور پر اسلامی سلطنت کا حصہ بنادیا۔ پھر کاربان اور قیش جان کے شہروں پر اسلام کی حکمرانی قائم کی۔ مجاہدین کا ایک لشکر کرمان فتح کرنے کے لئے روانہ کیا جو کامیاب ہوا۔

(تاریخ سندھ۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن عامر کی امارت کے دوران کابل کس طرح دوبارہ فتح ہوا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عامر نے اہل کابل کی بغاوت ختم کرنے کے لئے حضرت عبداللہؓ بن عمیر لیثی کو سیستان کا حاکم بنادیا۔ انہوں نے مجاہدین کے ایک لشکر کے ساتھ کابل پر یلغار کی۔ انہوں نے باغیوں کو شکست دے کر کابل پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔
(فتوح البلدان۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر نے ۳۰ ہجری میں خراساں کی تسخیر کا کام شروع کیا

اور دو تین سال میں مرو، بلخ اور ہرات تک کا علاقہ فتح کر لیا۔ بتائیے ان کے حکم سے ماتحت افسروں نے کن علاقوں کو اسلامی سلطنت میں شامل کیا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عامر کے ایک جرنیل حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ نے بلوچستان کے کئی مقامات فتح کئے۔ انہوں نے عبداللہؓ بن عمیر لیثی کو سیستان، عبدالرحمٰنؓ بن عبیس کو کرمان، ربیعؓ بن زیاد حارثی کو سیستان اور مجاشعؓ بن مسعود کو کرمان کا والی مقرر کیا۔ ان صحابہؓ نے ان علاقوں کے باغیوں کو شکست دے کر وہاں امن وامان قائم کیا۔ حضرت احنفؓ بن قیس نے قہستان کے ترکوں سے صلح کر کے یا بزور شمشیر اس علاقے کو اپنا مطیع بنایا۔ جدید جرشیؓ نے رستاق کے علاقے پر حملہ کر کے باخرز، رستاق زام اور جوین فتح کئے۔ اسود بن کلثومؓ اور ادھم بن کلثومؓ نے رستاق بہق فتح کیا۔ عبیداللہ بن معمر نے مکران کی بغاوت ختم کی۔ سیستان میں باغیوں نے دوبارہ سر اٹھایا تو حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ نے سیستان دوبارہ فتح کیا اور زرنج پر اسلامی تسلط قائم کیا۔ اس طرح ہندوستان کی سرزمین پر پہلا حملہ حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں حضرت عبداللہؓ بن عامر کی بصرہ کی گورنری کے وقت حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ نے کیا اور فاتح بنے۔ انہوں نے داون، زابل اور بست بھی فتح کئے۔

(تاریخ ابن اثیر۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ تاریخ سندھ)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں نیشا پور کا صوبہ کس صحابی کے ہاتھوں فتح ہوا؟

جواب: بصرہ کے گورنر حضرت عبداللہؓ بن عامر نے خود اشبند، زاوہ، بشت، اسفرائن، خواف، رخ اور ارعیان فتح کرتے ہوئے نیشاپور کے دارالحکومت ابرشہر پر قبضہ کیا۔ اس طرح تمام صوبہ اسلامی سلطنت میں شامل ہوا۔

(تاریخ ابن اثیر۔ فتوح البلدان۔ تاریخ سندھ)

سوال: بتائیے نیشاپور کی فتح کے بعد حضرت عبداللہ بن عامر کے ماتحت جرنیلوں نے دوسرے کون سے علاقے فتح کیے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عامر کے حکم سے عبداللہؓ بن خازم نے خود قنباء اور سرخس کے علاقے اور یزید بن سالم کی سرکردگی میں فوج بھیج کر کیف اور نبیھہ کے شہر فتح کرائے۔ طوس کے حاکم نے عبداللہؓ بن عامر سے مل کر خراج دینا قبول کر لیا اور اطاعت منظور کی۔ حاکم ہرات نے بھی خود اطاعت قبول کی۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر کے حکم سے حضرت احنفؓ بن قیس نے طخارستان فتح کیا۔ حضرت اقرعؓ بن حابس نے جوزجان فتح کیا۔ حضرت احنفؓ بن قیس نے طالقان اور فاریاب فتح کیے تو اہل بلخ نے چار لاکھ درہم سالانہ جزیہ دینے پر صلح کر لی۔ (عثمان غنیؓ۔ خلفائے راشدین۔ تاریخ ابن اثیر۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر کے ہاتھوں عہد عثمانی میں کونسی شاندار فتوحات ہوئیں؟

جواب: حلوان، اصفہان، کرمان، سرخس، غزنی، کابل، ہرات، مرو، اصطخر، نیشاپور اور ماوراء النہر کے علاقوں حضرت عبداللہؓ بن عامر اور ان کے ماتحت جرنیلوں کے ہاتھوں پہلی یا دوسری مرتبہ فتح ہوئے۔ (عثمان غنیؓ۔ تاریخ ابن اثیر۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت علیؓ اور بعد کے ادوار میں حضرت عبداللہؓ بن عامر کی کیا سرگرمیاں رہیں؟

جواب: جنگ جمل میں حضرت عبداللہؓ بن عامر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ تھے اور انصار، بنو قیس اور بنو ثقیف کی قیادت کی۔ جنگ صفین میں امیر معاویہؓ کا طرفدار ہونے کے باوجود حصہ نہیں لیا بلکہ التوائے جنگ کے معاہدے میں بطور گواہ دستخط کیے۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ ان کے جانشین بنے تو امیر معاویہؓ نے حضرت عبداللہؓ بن عامر کو ہراول دستے کے

ساتھ ان سے مقابلے کے لئے بھیجا۔ حضرت حسنؓ مدائن تشریف لائے اور ساباط میں خیمہ زن ہوئے۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر کی مصالحانہ کوشش سے حضرت حسن چند شرائط پر امیر معاویہؓ کے حق میں دستبردار ہو گئے۔

(تاریخ طبری۔ خلفائے راشدین۔ طبقات۔ اخبار الطوال)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عامر کب بصرہ کے دوبارہ گورنر بنے اور بغاوتوں کو کس طرح ختم کیا؟

جواب: ۴۱ ہجری میں امیر معاویہؓ نے انہیں دوبارہ بصرے کا گورنر بنا دیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ بعض علاقوں نے اسلامی سلطنت کے خلاف بغاوت کر دی ہے، چنانچہ ان کے حکم سے قیس بن الہیثم نے خراسان کے باغیوں کا خاتمہ کرتے ہوئے بلخ شہر فتح کیا اور مشہور آتش کدہ نوبہار مسمار کر دیا۔ عبداللہ بن حزم نے ہرات، بوشنج اور بادغیس کی بغاوت ختم کی۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ نے خواش یست، رزان، رخج فتح کرنے کے بعد، غزنہ، قندھار اور کابل کو دوبارہ فتح کیا اور باغیوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ ۴۳ ہجری میں عبداللہ بن سوار عبدی نے مکران کی بغاوت ختم کی اور قیقان کے سرکش لوگوں کو سزا دی۔ ۴۴ ہجری میں مہلب بن ابی صفرہ نے سندھ کے سرحدی علاقے فتح کئے۔ بعض مؤرخین کے مطابق مہلب درۂ خیبر کے راستے داخل ہوئے تھے کیونکہ اس زمانے میں پشاور سے ملتان تک کا سارا علاقہ سندھ میں شامل تھا۔

(تاریخ سندھ۔ تاریخ ابن اثیر۔ فتوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عامر نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: وہ دوبارہ تین سال بصرہ کے گورنر رہے۔ امیر معاویہؓ نے انہیں معزول کر دیا تو وہ مدینہ یا مکہ آ کر گوشہ نشین ہو گئے۔ ۵۷۔ ۵۸ یا ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: "یہ بچہ بڑا ہوکر سقی (سیراب کرنے والا) بنے گا۔" رسول اللہ ﷺ نے یہ پیش گوئی کس صحابی کے بارے میں فرمائی اور یہ کیسے پوری ہوئی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے یہ بات حضرت عبداللہؓ بن عامر کے بارے میں فرمائی تھی۔ یہ پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ انہوں نے بصرہ میں دو نہریں کھدوائیں۔ اُبلّہ کی نہر تعمیر کروائی۔ میدان عرفات میں حاجیوں کے لئے تالاب اور حوض بنوا کر پانی کا انتظام کیا۔ مختلف مقامات پر کنوئیں کھدوا کر پینے کے لئے اور خشک زمینوں کے لئے پانی مہیا کیا۔ بہت سے رفاہی کام کئے۔ النباج اور قریتین میں شجرکاری کی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

بزرگ صحابہؓ

حضرات:

ابو قحافہ، ابو فکیہہ یسار، جمیل بن معمر، خارجہ بن زید، رفاعہ بن وقش، سعید بن یربوع، عویم بن ساعدہ، عاصم بن عدی، کلثوم بن الہدم، قیس بن سعد، قیس بن سائب، قیس بن مخرمہ، لبید بن ربیعہ، یامین بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند بزرگ صحابہؓ

حضرت ابو قحافہؓ (بزرگ صحابہ)

سوال: حضرت ابو قحافہؓ عثمان بن عامر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد تھے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: فتح مکہ کے وقت انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اس وقت ان کی عمر نوے سال تھی۔ ان کی اہلیہ سلمیٰؓ پہلے ہی اسلام لا چکی تھیں۔ حضرت ابو قحافہؓ خاندان تیم سے تھے اور مرہ بن کعب پر ان کا سلسلہ نسب حضورؐ سے جا ملتا ہے۔ والدہ کا نام آمنہ تھا۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابو قحافہؓ بوڑھے اور نابینا صحابی تھے۔ بتایئے انہوں نے کب وفات

پائی؟

جواب: انہوں نے دور فاروقی میں ۱۴ ہجری میں ۹۷ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ان کی چار پشتوں کو شرف صحابیت حاصل تھا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

حضرت حسیلؓ بن الیمان

سوال: غطفان کے خاندان عبس سے تعلق رکھنے والے صحابی حسیلؓ، یا حسل کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: ان صحابیؓ کی کنیت ابو حذیفہ تھی اور اسی کے نام سے وہ مشہور ہوئے۔ والد کا نام جابر بن عمرو ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حسیلؓ کے دادا کا نام یمان تھا اس لئے ان کے والد بھی یمان کے نام سے مشہور ہوگئے۔ حسیل یا ان کے دادا نے بنو عبدالاشہل کی خاتون ربابؓ بنت کعب سے شادی کرلی۔ چونکہ یمنی تھے اس لئے یمانی کہلانے لگے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ الانساب الاشراف)

سوال: بتایئے حضرت ابو حذیفہ حسیلؓ بن یمان نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ بیٹے حذیفہؓ کے ساتھ ہی ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے۔ دوسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے ہجرت کی اور آپؐ کی تشریف آوری کے بعد حضرت حسیلؓ، ان کی اہلیہ ربابؓ بنت کعب اور دو بیٹے حذیفہؓ اور صفوانؓ نے اسلام قبول کیا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت حسیلؓ اپنے بیٹے حذیفہؓ کے ساتھ جنگ بدر کیلئے روانہ ہوگئے لیکن انہوں نے جنگ میں کیوں شرکت نہیں کی؟

جواب: غزوے کے لئے نکلے لیکن راستے میں مشرکین مکہ کے ہتھے چڑھ گئے۔ مشرکین نے ان سے قسم لے کر چھوڑا کہ وہ جنگ میں شریک نہیں ہوں گے۔ انہوں

نے یہ واقعہ رسول اللہؐ کو سنایا تو آپؐ نے فرمایا: "اپنے عہد پر قائم رہو اور گھر واپس جاؤ۔ باقی رہی فتح و نصرت تو وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم اسی سے طلب کرتے ہیں۔" (صحیح مسلم۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: غزوۂ احد میں حضرت حسیلؓ شامل ہوئے تھے۔ بتایئے وہ کیسے شہید ہوئے؟

جواب: ۳ ہجری میں اس غزوے میں آپ نے اپنے بیٹے حضرت حذیفہؓ کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت حسیلؓ ضعیف العمر تھے۔ حضورؐ نے انہیں ایک دوسرے صحابی حضرت ثابتؓ بن وقش کے ساتھ عورتوں اور بچوں کے پاس حفاظت کیلئے ایک ٹیلے پر بٹھا دیا۔ میدان جنگ میں شدت آئی تو دونوں بزرگوں کو جوش آ گیا اور تلواریں سونت کر میدان میں کود پڑے۔ حضرت ثابتؓ کو مشرکین نے شہید کر دیا۔ حضرت حسیلؓ کو مسلمان افراتفری میں پہچان نہ سکے اور ان پر تلواریں چلا دیں۔ اس طرح وہ مسلمانوں کے ہاتھوں ہی شہید ہو گئے۔ ان کے پانچ بچے حذیفہؓ، سعد، صفوانؓ، مدلج اور لیلیٰ تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: حضرت حذیفہؓ کو اپنے والد حسیلؓ کی شہادت کا بے حد صدمہ ہوا۔ آپؓ نے کس ردعمل کا اظہار کیا؟

جواب: انہوں نے صبر سے کام لیا اور قاتلین کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔ رسول اللہؐ نے اپنی جیب خاص سے ان کی دیت ادا فرمائی لیکن حضرت ابو حذیفہؓ نے اسے مسکینوں پر تقسیم فرما دیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت خارجہؓ بن زید انصاری (عقبی، بدری، انصاری، بزرگ صحابی)

سوال: حضرت خارجہؓ بن زید نے ۱۳ نبوی میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: خزرج کے خاندان حارث بن خزرج و اغر سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے

خاندان کے رئیس تھے۔ ہجرت نبوی سے پہلے اسلام لاچکے تھے اور بعد میں بیعت عقبہ کا شرف حاصل کیا۔ (طبقات۔سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: بتایئے حضورؐ نے کس صحابی کو حضرت خارجہؓ بن زید کا دینی بھائی بنایا تھا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ ہجرت کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے ان کے ہاں قیام کیا تھا۔ دوسری روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیقؓ کے میزبان حضرت خبیبؓ بن اساف تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔اسد الغابہ۔طبقات)

سوال: حضرت خارجہؓ بن زید انصاری نے کس خلیفہ راشدؓ سے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی؟

جواب: انہوں نے اپنی بیٹی حبیبہؓ کا نکاح حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کردیا جن سے حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ (خلفائے راشدینؓ۔سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: بدری صحابی حضرت خارجہؓ بن زید نے غزوۂ بدر میں کس مشرک کو قتل کیا تھا؟

جواب: انہوں نے مشہور مشرک امیہ بن خلف کو کچھ دوسرے صحابہ کے ساتھ مل کر قتل کیا۔ (المغازی۔اصحاب بدر۔سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت خارجہؓ بن زید جنگ احد میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ بتایئے کس مشرک نے ان کی بے حرمتی کی؟

جواب: وہ لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہوکر گر پڑے تو امیہ بن خلف کے بیٹے صفوان نے انہیں پہچان لیا۔ اس نے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے ان کے ہونٹ، کان، ناک اور دوسرے اعضاء کاٹ دیئے۔ انہیں ان کے بھتیجے حضرت سعدؓ بن ربیع کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ ایک بیٹی حبیبہؓ اور دو بیٹے زیدؓ اور سعدؓ اپنے پیچھے چھوڑے۔ (المغازی۔سیرت ابن اسحاق۔سیرت ابن ہشام)

حضرت رفاعہؓ بن وقش انصاری (بزرگ صحابی، انصار صحابی)

سوال: ضعیف العمر صحابی حضرت رفاعہؓ بن وقش کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: وہ انصاری قبیلے اوس کے خاندان بنو عبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے بزرگ صحابی حضرت رفاعہؓ بن وقش کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور حضرت حسیل الیمانؓ کو ایک قلعے میں عورتوں اور بچوں کے ساتھ بٹھادیا۔ لیکن جذبہ جہاد نے جوش مارا تو دونوں بزرگ صحابی تلواریں لے کر میدان جنگ میں کود پڑے۔ حضرت رفاعہ مشرکوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت سعیدؓ بن یربوع مخزومی (بزرگ صحابی)

سوال: ''یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ آپ ﷺ مجھ سے بہت بڑے اور بہتر ہیں۔ البتہ میں آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوا تھا۔'' یہ الفاظ کن صحابی کے ہیں؟

جواب: ایک بزرگ صحابی حضرت سعیدؓ بن یربوع سے جب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ مجھ میں اور آپؓ میں کون بڑا ہے تو انہوں نے یہ جواب دیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوہود سعیدؓ بن یربوع کب اسلام لائے؟

جواب: ہجرت نبوی کے وقت حضرت سعیدؓ ستر سال کے تھے۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ طیبہ میں حاضر ہوکر اسلام لائے۔ پہلے صرم نام تھا۔ حضور اقدس ﷺ نے بدل کر سعید رکھ دیا۔ (سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت سعیدؓ بن یربوع غزوۂ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ بتایئے آپ نے اور کس غزوہ میں حصہ لیا؟

جواب: آپ غزوۂ حنین میں بڑے جوش و خروش سے بنو ہوازن کے خلاف جنگ میں شریک ہوئے۔ رسول اللہؐ نے حنین کے مال غنیمت میں سے انہیں پچاس اونٹ عطا فرمائے۔ (سیر صحابہؓ۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت سعیدؓ بن یربوع نے ۵۴ ہجری میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں وفات پائی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری

(سابقون الاولون انصار/عقبی صحابی/بزرگ صحابی/بدری صحابی)

سوال: حضرت عویمؓ بن ساعدہ کو رسول اللہؐ نے "مرد صالح" کے لقب سے نوازا۔ وہ کس بیعت عقبہ میں شامل تھے؟

جواب: وہ انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں اور ہجرت نبوی سے پہلے ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔ ان کی بیعت عقبہ کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ تینوں عقبوں میں شریک تھے۔ وہ انصار اولی میں سے ہیں۔ جنہوں نے مکے جا کر سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ بیعت عقبہ ثانی میں شامل تھے۔ وہ دو عقبوں میں شریک ہوئے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بیعت عقبہ کبیرہ میں حاضر ہوئے۔ (طبقات۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت عویمؓ بن ساعدہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور انہیں کس مسلمان کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ عمرو بن عوف سے تھا جو قباء میں آباد تھے۔ رسول اللہؐ نے ہجرت مدینہ کے بعد حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کو ان کا دینی بھائی

بنایا۔ (اسد الغابہ۔ مہاجرین و انصار۔ تہذیب۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری کی صفائی پسند طبیعت کی کس طرح تعریف فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن صفائی پسند اصحاب کو پسند فرمایا ہے، ان میں حضرت عویمؓ بن ساعدہ بھی ہیں۔ (سوشیدائی)

سوال: بدری صحابی حضرت عویمؓ بن ساعدہ تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے اور فتنہ ارتداد کے معرکوں میں بھی حصہ لیا۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں پینسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ امیر المومنین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دو بچے عتبہ اور عبیدہ پیچھے چھوڑے۔ ایک حدیث بھی مروی ہے۔ (اصابہ۔ المغازی۔ سیر الصحابہ)

حضرت عاصمؓ بن عدی (بدری صحابی، انصاری صحابی، بزرگ صحابی)

سوال: حضرت عاصمؓ بن عدی کو بلوی انصاری کیوں کہا جاتا تھا؟ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: آپ قبیلے قضاعہ کے خاندان بلی سے تعلق رکھتے تھے اور انصاری قبیلے اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ اس لئے آپ بلوی انصاری کہلائے۔ آپ نے ستر سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔

(انساب الاشراف، طبقات، سیرۃ ابن اسحاق، اصحاب بدر)

سوال: حضرت ابو عمرو عاصمؓ بن عدی ہجرت کے فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ بتایئے وہ غزوۂ بدر میں عملاً کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے انہیں راستے ہی سے قباء اور عوالی کا امیر مقرر کر کے واپس بھیج

دیا۔ آپؓ نے غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے انہیں حصہ دیا۔

(اسد الغابہ، سیر الصحابہؓ، اصابہ)

سوال: حضرت عاصمؓ بن عدی تمام غزوات نبوی میں شامل رہے۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: وہ ۴۵ ہجری میں امیر معاویہؓ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ان سے 6 حدیثیں مروی ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم، طبقات، سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری (انصاری بزرگ صحابی)

سوال: ہجرت کے بعد رسول اللہؐ قبا میں کس انصاری صحابی کے مہمان ہوئے؟

جواب: اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے حضرت کلثومؓ بن ہدم کو آپؐ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ وہ عمرو بن عوف کی شاخ بنو عبید کے سردار تھے اور انہوں نے ہجرت نبوی سے کچھ پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت علیؓ اور حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی ان کے گھر پر ٹھہرے تھے۔ (انساب الاشراف۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: معمر صحابی حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کا لقب رحل رسولؐ تھا۔ انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: ہجرت نبوی کے تھوڑی دیر بعد آپ نے وفات پائی اور وہ پہلے صحابی تھے جو ہجرت نبوی کے بعد فوت ہوئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: قبا میں رسول اللہؐ کا قیام حضرت کلثومؓ بن ہدم انصاری کے ہاں تھا۔ آپؐ لوگوں سے ملاقات کہاں فرماتے تھے؟

جواب: آپؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دن کو حضرت سعدؓ بن خیثمہؓ کے گھر پر لوگوں

سے ملاقات فرماتے اور رات کو حضرت کلثومؓ بن ہدم کے مکان پر آرام فرماتے تھے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ زادالمعاد۔ الرحیق المختوم)

حضرت قیسؓ بن سعدؓ ساعدی (بزرگ صحابی/مجاہد سپاہی/عالم وفاضل)

سوال: ''الٰہی اپنی رحمت اور مہربانی سعد پر نازل فرما۔'' رسول اللہؐ نے یہ دعا کب اور کس صحابی کے لئے فرمائی تھی؟

جواب: حضرت قیسؓ کے والد حضرت سعدؓ بن عبادہ کے لئے اس وقت یہ دعا فرمائی جب انہوں نے موٹے کپڑے کی ایک چادر حضورؐ کی خدمت میں پیش کی تھی۔

(اسدالغابہ۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: ابوالفضل حضرت قیسؓ بن سعد کا حسب ونسب بیان کریں؟

جواب: والد کا نام سعدؓ بن عبادہ اور والدہ کا نام فکیہہ بنت عبید دلیم تھا۔ یہ دونوں خزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھے۔

(طبقات۔ انساب الاشراف۔ سیراعلام النبلا۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت قیسؓ بن سعدؓ لمبے قد کے اور بڑے جسم کے تھے۔ گدھے گھوڑے پر سوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگتے تھے۔ آپ نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: آپ عہد نبوی کے بہت سے غزوات وسرایا میں شریک ہوئے۔ ان میں سریہ سیف البحر اور غزوہ فتح مکہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: ''فیاضی اور سخاوت اس گھرانے کا خاصہ ہے۔'' یہ الفاظ حضورؐ نے کب اور کس کے لئے فرمائے؟

جواب: سریہ سیف البحر یا جیش الخبط کے دوران ایک موقع پر سامان رسد ختم ہوگیا اور

مجاہدین درختوں کے پتے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ حضرت قیسؓ نے یہ حالت دیکھی تو تین مرتبہ تین تین اونٹ قرض لے کر ذبح کرائے اور مجاہدین کی خوراک کا بندوبست کیا۔ مدینہ واپس آ کر حضورؐ کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: فتح مکہ کے دن رسول اللہ کا خاص علم کس صحابی کو دیا گیا تھا؟

جواب: پہلے یہ علم حضورؐ نے حضرت سعدؓ بن عبادہ کو عطا فرمایا۔ پھر ان کے بیٹے حضرت قیسؓ بن سعد کو اور پھر ان سے لے کر حضرت زبیرؓ بن العوام کو دیا گیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت علیؓ کے دور خلافت اور عہد میں حضرت قیسؓ بن سعد کی مصروفیات کیا تھیں؟

جواب: حضرت علیؓ نے انہیں مصر کا والی مقرر کیا تو بہتر طریقے سے انتظام حکومت چلایا۔ پھر اہل کوفہ کی شکایت پر حضرت علیؓ نے ان کی جگہ محمد بن ابی بکرؓ کو والی بنادیا۔ حضرت قیسؓ پہلے مدینہ اور پھر کوفہ چلے گئے۔ جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑے، حضرت حسنؓ کا بھی ساتھ دیا۔ امیر معاویہؓ اور حضرت حسنؓ کے درمیان صلح کا معاہدہ طے پایا تو امیر معاویہؓ کی بیعت کرلی۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت قیسؓ بن سعد نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۶۰ ہجری میں علیل ہوئے اور مدینہ منورہ میں انتقال فرماگئے۔ ایک بیٹا عامر اپنے پیچھے چھوڑا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر اعلام النبلاء)

حضرت یامینؓ بن عمیر (اہل کتاب صحابی، بزرگ صحابی)

سوال: "یامین تم نے اپنے بھائی کی حرکت دیکھی؟ وہ مجھے دھوکے سے قتل کرنا چاہتا

تھا مگر اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کے ذریعے مجھے اس کے بدارادے سے آگاہ کر دیا۔" رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کب اور کس سے فرمائے تھے؟

جواب: قبیلہ بنونضیر کے حضرت یامینؓ (یا ابن یامینؓ) سے۔ یہود بنونضیر کے ایک شخص عمرو بن حجاش نے رسول اللہؐ کو ایک مکان کے نیچے بٹھا کر کوئی وزنی چیز (چکی کا پاٹ) گرا کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا۔ رسول اللہؐ کو اس کا علم ہوگیا اور سازش ناکام ہوگئی۔ یہ شخص یامینؓ کا چچازاد بھائی تھا۔ حضرت یامینؓ کے قبول اسلام کے بعد ایک دن حضورؐ نے حضرت یامینؓ سے یہ فرمایا تھا۔

(مستدرک حاکم۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ کو شہید کرنے کی سازش کرنے والے یہودی کو کس صحابی نے قتل کیا تھا؟

جواب: اس یہودی عمرو بن حجاش کو اس کے چچازاد بھائی حضرت یامینؓ بن عمیر نے قتل کیا۔ (مستدرک۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: ۹ ہجری میں جیش عسرہ یعنی غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت یامینؓ نے مسلمانوں کی کیا خدمت کی؟

جواب: اس سال خشک سالی کی وجہ سے زادراہ بھی کم تھا اور سفر بھی انتہائی مشکل۔ حضرت یامینؓ نے دو نادار صحابیوں حضرت عبداللہؓ بن معقل اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن کعب کو دو سواریاں یا ایک سواری اور کچھ زادراہ دیا۔ ان کا شمار بڑے صحابہ میں ہوتا تھا۔ (اصابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

﴿اہل کتاب صحابہؓ﴾

حضرات:

ابریہ، ادریس، اسید بن سعید، اسعد بن عبید، اسد بن کعب القرظی، اسید بن کعب القرظی، اثرف حبشی، بحیر الحبشی، بشیر بن معاویہ، تمام، تمیم الحبشی، تمیم داری، ثعلبہ بن سعیہ

البدلی، ثعلبہ بن سلام، ثعلبہ بن قیس، ثعلبہ بن ابی مالک، جارود بن عمرو، جبر، جبل، جبر نجرہ، دریغ الراہب، ذو دجن، ذو مخمر، ذو مناحب، ذو مہدم، رافع القرظی، رفاعہ بن السموال، رفاعہ القرظی، زید بن سعنہ، سعد بن وہب، سعنہ، سعید بن عامر، سلام، سلمہ بن سلام، سلمان فارسی، سمعون بن خالد، میمونہ بلقادی، شمعون، صالح القرظی، عامر الشامی، عبدالحارث بن لسنی، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمن بن زبیر، عداس، عدی بن حاتم، عطیہ القرظی، علی بن رفاعہ، عمرو بن سعد، عمیر بن امیہ، کثیر بن السائب، کرز بن علقمہ، کعب بن سلیم، مخرب، محمد بن عبداللہ بن سلام، مخیریق، میمون بن یامین، مابور، نافع، یامین بن عمیر، یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند اہل کتاب صحابہؓ

حضرت تمیمؓ بن اوس داری (اہل کتاب، عالم اور فاضل)

سوال: "اگر میری کوئی لڑکی ہوتی تو میں اس کا نکاح اس شخص سے کر دیتا" بتایئے رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کب اور کس بارے میں فرمائے؟

جواب: حضرت تمیمؓ بن اوس داری کے بارے میں اس وقت فرمائے جب انہوں نے مسجد نبوی میں پہلی مرتبہ باقاعدہ روشنی کا انتظام کیا۔ اس طرح یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قندیلیں جلا کر مسجد میں روشنی کی ابتدا کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ ابن ماجہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت تمیمؓ بن اوس شام کے رہنے والے اور دین مسیح کے پیرو تھے۔ آپؓ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: مشہور قبیلے لخم سے تعلق تھا اور اجداد میں ایک مقتدر شخص دار کی نسبت سے داری کہلائے۔ (الانساب الاشراف۔ سیر الصحابہؓ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت تمیمؓ بن اوس داری نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے ۹ ہجری میں اپنے بھائی نعیم کے ساتھ مدینہ میں رحمت عالمؐ کے ہاتھ

پر اسلام قبول کیا اور پھر مدینے میں مقیم ہو گئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت تمیمؓ بن اوس داری کو خیر اہل المدینہ کا خطاب ملا۔ بتائیے آپ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک اور اس کے بعد کے سرایا میں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت تمیمؓ بن اوس انجیل کا علم رکھتے تھے۔ بتائیے قرآن کے ساتھ کیسا شغف تھا؟

جواب: آپ صحبت نبوی سے فیض یاب ہوئے اور قرآن کے علماء میں شمار ہوتے تھے۔ جن صحابہؓ نے عہد رسالت میں قرآن جمع کیا حضرت تمیمؓ بھی ان میں شامل تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے قرآن سے شغف کی وجہ سے انہیں نماز تراویح باجماعت کیلئے عورتوں کا امام مقرر کیا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت جارودؓ بن عمرو (اہل کتاب صحابی)

سوال: ۹ یا ۱۰ ہجری میں قبیلہ عبدالقیس کا وفد مدینہ منورہ آیا تھا۔ ان کے سردار نے اسلام قبول کر لیا۔ نام و نسب بتا دیں؟

جواب: یہ قبیلہ بحرین میں آباد تھا اور بیس یا چالیس رکنی اس وفد کے سردار حضرت جارودؓ بن عمرو عبدی تھے۔ وہ اہل کتاب میں سے تھے اور اصل نام بشر اور کنیت ابومنذر تھی۔ جارودؓ ان کا لقب تھا۔ والد کا نام حنش اور العلاء بھی بتایا گیا ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ قرب بارگاہ رسالت میں)

سوال: حضرت جارودؓ بن عمرو نے قبول اسلام سے پہلے حضورؐ سے پوچھا تھا، کیا میرے تبدیل مذہب سے آپؐ میری نجات کی ضمانت دیتے ہیں؟ آپؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا تھا: "ہاں میں ضامن ہوں۔ اسلام تمہارے دین سے بہتر ہے۔" (سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ وفود عرب بارگاہ نبوت میں اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت جارودؓ سے فرمایا: جارود تم نے اور تمہاری قوم نے آنے میں بہت دیر کردی ہے۔" انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے عرض کیا: "یارسول اللہؐ! میں نے انجیل میں آپؐ کی صفات پڑھی ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے آپؐ کے آنے کی بشارت دی ہے۔ اب میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوگیا ہوں۔" (تاریخ ابن عساکر۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: صحابی رسولؐ حضرت جارودؓ میں کیا خاص خوبیاں تھیں۔ جن کی وجہ سے اپنے علاقے میں مشہور تھے؟

جواب: ان کا شمار اپنے قبیلے کے رئیسوں میں ہوتا تھا۔ وہ بہادر اور مہم جو شخص تھے۔ وہ اچھے شاعر بھی تھے اور قبول اسلام کے بعد انہوں نے بارگاہِ رسالت میں اشعار بھی پیش کئے تھے۔ فتنہ ارتداد میں ان کا قبیلہ بھی منحرف ہوا لیکن وہ ثابت قدم رہے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زادالمعاد)

سوال: بتایئے حضرت جارودؓ کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: آپؓ نے بصرہ میں مستقل رہائش اختیار کرلی اور فارس یا نہاوند کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت زیدؓ بن سعنہ (اہل کتاب صحابی)

سوال: حضرت زیدؓ بن سعنہ یہود کے بہت بڑے عالم تھے۔ بتایئے وہ کب اور کیسے

اسلام لائے؟

جواب: رسول اللہؐ مدینہ تشریف لائے تو حضرت زیدؓ بن سعنہ نے دیکھا کہ توریت میں بتائی گئی تمام نشانیاں آپؐ میں موجود ہیں۔ انہوں نے خود ان علامات کی تحقیق کی اور پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(اہل کتاب صحابہ۔ مستدرک حاکم۔ یہ تجربے پراسرار بندے)

سوال: حضرت زیدؓ بن سعنہ نے قبول اسلام کے بعد اپنا نصف مال صدقہ کردیا تھا۔ بتایئے وہ کن غزوات نبوی میں شریک ہوئے؟

جواب: اسلام لانے کے بعد وہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوۂ تبوک میں بہادری سے لڑتے ہوئے زخمی ہوگئے اور مدینہ واپس پر راستے میں شہید ہوگئے۔ (مستدرک حاکم۔ اہل کتاب صحابہؓ۔ اصابہ)

حضرت عبداللہؓ بن سلام (اہل کتاب صحابی، حافظ و عالم)

سوال: اہل کتاب صحابی حضرت عبداللہ بن سلام کی کنیت ابو یوسف تھی۔ ان کا اصل نام اور نسب بتادیجئے؟

جواب: اصل نام حصین تھا۔ یہود مدینہ کے خاندان قینقاع سے تعلق تھا جن کا پیشہ صنائی اور زراعت اور آہن گری و زرگری میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ تہذیب التہذیب۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سلام بنو قینقاع کے رئیس اور تورات کے سب سے بڑے عالم تھے۔ رسول اللہؐ کے بارے میں ان کا کیا عقیدہ تھا؟

جواب: انہوں نے تورات میں نبی آخرالزمانؐ کی نشانیاں پڑھی ہوئی تھیں۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ رسول اللہؐ کا زمانہ پائیں اور دین حق کے پیروکار بنیں۔ وہ

اس بات کا اکثر تذکرہ بھی کیا کرتے تھے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ تذکرۃ الحفاظ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: ۱۱ نبوی کے موسم حج میں مدینے کے چھ افراد اسلام لائے تو حضرت عبداللہؓ کے دل میں کیسے اشتیاق بڑھ گیا؟

جواب: انہوں نے رسالت مآب کا تذکرہ کیا تو حضرت عبداللہؓ بن سلام نے رسولؐ کی علامتیں دریافت کیں۔ یہ وہی علامتیں تھیں جو وہ تورات میں پڑھ چکے تھے۔ چنانچہ وہ حضورؐ کی زیارت کے لئے بے تاب رہنے لگے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: ۱۳ نبوی میں رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہؓ بن سلام کو کیسے علم ہوا؟

جواب: وہ اپنی پھوپھی خالدہؓ بنت حارث کے ساتھ اپنے باغ میں پھل اتروا رہے تھے کہ کسی نے حضورؐ کی آمد کا بتایا۔ انہوں نے خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ چالیس جانثارؓ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن سلام کب اسلام لائے؟

جواب: ۱۳ نبوی میں رسول اللہؐ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری کے فوراً بعد آپؓ اپنی پھوپھی خالدہؓ بنت حارث کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ حضورؐ نے ایک اور موقع پر فرمایا: "اب سے تم حصین نہیں عبداللہ ہو۔"

(طبقات۔ چالیس جانثارؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سلام نے اسلام لانے سے پہلے حضورؐ سے کون سے سوالات کیے؟

جواب: رسولؐ اللہ بنو نجار کے محلے میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ہاں تشریف فرما تھے کہ حضرت عبداللہؓ بن سلام نے حاضر ہوکر عرض کیا: "میں آپؐ سے تین باتیں دریافت کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ علامات قیامت میں سے پہلی علامت کونسی ہے؟ دوسری یہ کہ اہل جنت کو کھانے کے لئے سب سے پہلے کونسی چیز ملے گی اور تیسری یہ کہ کس وجہ سے بچہ کبھی ماں کی شکل پر ہوتا ہے اور کبھی باپ کی شکل پر؟" (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے ان تینوں سوالوں کے کیا جواب دیئے؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: " پہلے سوال کا جواب یہ کہ وہ ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جنتیوں کی پہلی خوراک مچھلی کا جگر ہوگا۔ تیسرے سوال کا جواب یہ کہ ماں کا مادۂ تولید غالب ہوتو بچہ ماں کی شکل پر اور باپ کا مادۂ تولید غالب ہوتو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: غزوۂ بدر اور احد میں حضرت عبداللہؓ بن سلام کی شرکت کا پتہ نہیں چلتا۔ غزوۂ احزاب اور بنونضیر میں آپؓ کس طرح شامل ہوئے؟

جواب: غزوۂ احزاب میں مدینہ کی حفاظت کرنے والے مجاہدین میں شامل تھے اور غزوۂ بنونضیر کے موقع پر حضورؐ نے جن مسلمانوں کو بنونضیر کا محاصرہ کرنے اور ان کے نخلستان صاف کرنے کا حکم دیا ان میں آپؓ بھی شامل تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بیت المقدس کے صلح نامے پر بطور گواہ حضرت عبداللہؓ بن سلام نے بھی دستخط کئے تھے۔ یہ صلح نامہ کہاں ہوا تھا؟

جواب: بیت المقدس کے قریب جابیہ کے مقام پر یہ معاہدہ لکھا گیا۔ حضرت عمرؓ مدینے

سے چند مہاجرین و انصار کو ساتھ لے گئے تھے۔ (الفاروقؓ۔ فتوح البلدان۔ طبقات)

سوال: حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں باغیوں کے سامنے کس صحابی نے خطبہ دیا تھا؟

جواب: جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تو حضرت عبداللہؓ بن سلام نے ان کے کہنے پر مجمع کے سامنے خطبہ دیا۔

(عثمان ذوالنورینؓ۔ چالیس جانثارؓ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: "امیر المومنینؓ! اگر آپؓ نے اس وقت رسول اللہ کا منبر چھوڑ دیا تو پھر زندگی میں شاید ہی اس کی زیارت نصیب ہو" یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن سلام نے حضرت علیؓ کو مدینہ چھوڑ کر کوفہ جانے کے لئے منع کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ (چالیس جانثارؓ۔ اصابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن سلام نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۴۳ ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ دو بیٹے یوسفؓ اور محمدؒ یادگار چھوڑے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ چالیس جانثارؓ)

سوال: حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن سلام کو جنت کی بشارت دی تھی۔ بتایئے ان کا قرآن سے کیا خصوصی تعلق تھا؟

جواب: آپؓ مدینہ میں اہل کتاب کے سب سے بڑے عالم تھے اور اسلام لانے کے بعد قرآن کے حافظ اور بہت بڑے عالم بن گئے۔ (اصابہ۔ تذکرۃ الحفاظ)

سوال: رسول اللہؐ نے ایک موقع پر حضرت عبداللہؓ بن سلام کے خواب کی کیا تعبیر بتائی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "تمہارے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو گے۔" (طبقات۔ استیعاب۔ چالیس جانثارؓ)

حضرت عداسؓ (اہل کتاب صحابی)

سوال: "اے سیدۂ نساءِ قریش! آپ واقعی جبریلؑ کے بارے میں کچھ جاننا چاہتی

ہیں تو جان لیجئے کہ وہ نبیوں اور رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے امانت دار فرشتے ہیں۔ موسیٰ اور عیسیٰ کو وہی اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے۔" یہ الفاظ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ نے کس سے کہے تھے؟

جواب: دین مسیحی کے پیرو عداس نے یہ الفاظ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ سے اس وقت کہے تھے جب وہ پہلی وحی کے نزول کے بعد حضور کو ان کے پاس لے کر گئی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ کو بعض لوگوں نے بتایا تھا کہ وہ توریت اور انجیل پر عبور رکھتے ہیں۔ (موسیٰ بن عقبہ۔ زرقانی۔ سلیمان تمیمی)

سوال: بتایئے حضرت عداسؓ کون تھے؟

جواب: حضرت عداس عراق کے شہر موصل کے ایک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ وہ بنو عبد شمس کے رئیس عتبہ بن ربیعہ کے غلام تھے۔

(موسیٰ بن عقبہ۔ زرقانی۔ سلیمان تمیمی)

سوال: بتایئے حضرت عداسؓ کی دوسری ملاقات کب اور کیسے ہوئی؟

جواب: حضورؐ ۱۰ نبوی میں اہل طائف کو اسلام کی تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے۔ قبیلہ بنو ثقیف کے عمرو بن عمیر ابن عوف ثقفی کے تین بیٹے عبد یالیل، مسعود اور حبیب وہاں کے رئیس تھے۔ انہوں نے نہ صرف خود رسول اللہؐ سے بدتمیزی کی بلکہ وہاں کے اوباشوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا جو آوازیں کستے اور پتھر مارتے۔ حضورؐ نے زخمی حالت میں ایک باغ میں پناہ لی۔ اس باغ کے مالک مکہ کے رئیس عتبہ و شیبہ تھے۔ وہ اپنے باغ میں غلام عداس کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت عداس کو بھیجا کہ ان مسافروں کو انگور پیش کرے۔ (تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: رسول اللہؐ نے بسم اللہ پڑھ کر انگوروں کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حضرت عداس

نے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے کہا: "خدا کی قسم اس ملک کے باشندوں سے تو میں نے کبھی ایسا کلمہ نہیں سنا۔" (تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: "اچھا تو تم مرد صالح یونسؑ بن متی کے ہم وطن ہو؟" حضورؐ نے یہ الفاظ کس سے فرمائے؟

جواب: حضورؐ کے پوچھنے پر حضرت عداس نے جب یہ بتایا کہ وہ ارض نینوا کے رہنے والے ہیں اور دین مسیحی کے پیروکار ہیں تو آپؐ نے یہ بات کہی۔

(تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت عداسؓ کب اور کیسے ایمان لائے؟

جواب: حضرت عداسؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ وہ یونسؑ بن متی کو کیسے جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "یونسؑ میرے بھائی ہیں۔ وہ بھی خدا کے نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں۔" حضرت عداسؓ یہ اعلان نبوت سن کر فوراً ایمان لے آئے اور حضورؐ کے سر اقدس اور ہاتھوں کو چوما۔

(تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: عتبہ اور شیبہ کو حضرت عداسؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: یہ دونوں دور سے دیکھ رہے تھے۔ واپس جانے پر انہوں نے حضرت عداسؓ سے یہ ماجرا دریافت کیا تو انہوں نے کہا: "صاحبو! یہ مسافر ایک بلند مرتبہ ہستی ہے۔ آج روئے زمین پر اس سے بہتر کوئی انسان نہیں۔ اس نے مجھے ایک ایسی بات بتائی جو ایک نبی کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی۔"

(تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: جنگ بدر کے موقعہ پر حضرت عداسؓ نے اپنے آقاؤں عتبہ اور شیبہ سے کیا کہا تھا؟

جواب: انہوں نے دونوں کو جنگ میں حصہ لینے سے منع کیا تھا اور فرمایا: "خدا کی قسم! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام مخلوق کی ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے ہیں۔ جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا وہ تباہ ہو گا۔" لیکن وہ باز نہ آئے اور بدر میں مارے گئے۔

(تاریخ اسلام۔ اصابہ۔ سیرت...)

چند دیگر اہل کتاب صحابہؓ

سوال: حضرت ابرہہؓ شام اور حبشہ کے رہنے والے عیسائی تھے۔ بتایئے وہ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: ابرہہؓ الحبشی یا ابرہہ الشامی کے قبول اسلام کا زمانہ معلوم نہیں تاہم سیرت نگاروں کا خیال ہے کہ جب مکہ سے بعض صحابہ کرامؓ ہجرت کر کے حبشہ گئے تو یہ اسلام لائے۔ یہ بھی خیال ہے کہ ان کے آباؤ اجداد شامی ہوں گے اور وہ پھر حبشہ چلے گئے۔ حضرت ابرہہؓ کو نجاشی کے دربار میں رسائی حاصل تھی اور ان کی وجہ سے اہل حبشہ اسلام سے واقف ہوئے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ تجرید)

سوال: بتایئے حضرت ابرہہؓ نے کب رسول اللہﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا؟

جواب: یمن سے ملوک حمیر کا جو وفد رسول اللہﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا اس میں حضرت ابرہہؓ بھی شامل تھے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ حضرت جعفر طیارؓ مدینہ آئے تو اس قافلے میں حضرت ابرہہؓ بھی تھے۔

(اسد الغابہ۔ حسن العلوم۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ابرہہؓ اور دوسرے اہل کتاب کے بارے میں کونسی آیات نازل ہوئیں؟

جواب: سورۃ قصص کی آیات "جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے کتابیں دیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی وجہ سے دہرا ثواب ملے گا۔" اسی طرح سورۃ مائدہ آیت ۸۲ میں ہے: "مسلمانوں سے محبت رکھنے میں قریب تر آپ ان لوگوں کو پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ان میں سے بہت سے عالم اور بہت سے زاہد درویش ہیں اور اس لئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔ جب وہ سنتے ہیں اس کو جو رسول کی طرف اتارا گیا (قرآن) تو دیکھیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔" (اسدالغابہ۔اصابہ)

سوال: شام یا حبشہ کے رہنے والے حضرت ادریسؓ بھی پہلے عیسائی تھے۔ آپ کب مسلمان ہوئے اور کب مدینہ آئے؟

جواب: آپؓ نے بھی حضرت ابرہہؓ کے ساتھ اسلام قبول کیا اور حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ آنے والے وفد میں مدینہ آئے۔ حضورؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور واپس چلے گئے۔ (اصابہ۔اسدالغابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت اسیدؓ بن سعید کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: وہ بنو قریظہ کی شاخ ہدل سے تعلق رکھتے تھے جو مدینہ کے نواح میں آباد تھی۔

(اصابہ۔ تاریخ ابن ہشام۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: حضرت اسیدؓ بن سعید کب اور کیسے اسلام لائے؟

جواب: بنو قریظہ نے غداری کی تو حضورؐ کے حکم پر حضرت سعدؓ بن معاذ نے فیصلہ دیا کہ بنو قریظہ کے بالغ مرد قتل کردیئے جائیں اور عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا

چاہیے۔ حضرت اسیدؓ بن سعید اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ (استیعاب۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: حضرت اسیدؓ بن سعید نے اسلام لانے سے پہلے اپنے قبیلے سے کیا کہا؟

جواب: حضرت اسیدؓ بن سعید اور بعض دوسرے افراد نے حضرت سعدؓ بن معاذ کا فیصلہ سن کر بنو قریظہ سے کہا: ''اے یہود! اللہ سے ڈرو اور اس سچے نبیؐ کی پیروی کرو۔ تمہیں ابن الہیبان کی بات یاد نہیں کہ کیا وعدہ کیا تھا۔''

(استیعاب۔ اہل کتاب صحابہؓ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت اسیدؓ بن سعید اسلام لائے تو یہود نے انہیں ستانا شروع کر دیا۔ بتایئے اس پر کونسی آیت نازل ہوئی؟

جواب: سورۃ آل عمران کی آیت ترجمہ: ''سب اہل کتاب برابر نہیں۔ ان میں ایک جماعت ہے جو دین پر قائم ہے اور رات کے اوقات میں وہ اللہ کی آیات کی تلاوت کرتی ہے۔ اور وہ نمازی بھی ہیں۔'' (استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اسدؓ بن عبید اہل کتاب صحابی تھے۔ ان کا حسب ونسب بتا دیں؟ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کا تعلق بنو قریظہ کی شاخ ہدل سے تھا۔ انہوں نے بھی بنو قریظہ کو سمجھایا۔ وہ نہ مانے تو اپنے اس خاندان سے تعلق توڑ کر اسلام کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔

(تاریخ ابن ہشام۔ تجرید۔ اہل کتاب صحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابرہہ حبشیؓ کون تھے اور کب اسلام لائے؟

جواب: وہ حبشہ یا شام کے رہنے والے تھے اور عیسائی تھے۔ حضرت ابرہہؓ اور حضرت ادریسؓ کے ساتھ ہی اسلام لائے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت اشرف حبشیؓ علمائے نصاریٰ میں سے تھے۔ آپؓ نے کب رسول اللہؐ کی زیارت کی؟

جواب: حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ اہل حبشہ کا جو وفد مدینہ آیا تھا اس میں آپ بھی شامل تھے۔ انہوں نے حضور اقدسؐ کی زیارت کی اور کچھ دن بعد واپس چلے گئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: حضرت اسیدؓ بن کعب قرظی کون تھے اور کب مسلمان ہوئے؟ ان کے ایک بھائی بھی مسلمان ہوئے وہ کون تھے؟

جواب: یہودی قبیلے بنو قریظہ کے ایک فرد تھے۔ والد کا نام کعب بن اسد تھا۔ اپنے بھائی اسدؓ بن کعب کے ساتھ ہی مسلمان ہوئے۔

(اصابہ۔ اہل کتاب صحابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت اسیدؓ بن کعب کے بارے میں کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: سورۃ آل عمران کی آیت من اھل الکتاب..... کے بارے میں حضرت اسیدؓ بن کعب کا نام بھی لیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ان دونوں بھائیوں کے بارے میں بھی تھی۔ (استیعاب۔ تفسیر طبری۔ اصابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: صحابی رسول بحیرا حبشیؓ کا تعلق کس علاقے اور مذہب سے تھا؟ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ شام یا حبشہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا نصرانی عقیدہ تھا۔ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ جعفر طیارؓ کے وفد میں شامل ہو کر مدینہ آئے اور حضورؐ کی زیارت کی۔ (اصابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ۔ استیعاب۔ تجرید)

سوال: اہل کتاب صحابی حضرت بشیرؓ بن معاویہ کا حسب ونسب بتا دیں؟

جواب: آپ کی کنیت ابو علقمہ تھی اور باپ کا نام معاویہ۔ حضرت بشیرؓ اسقف نجران کے بھائی تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت بشیرؓ بن معاویہ نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے اہل نجران کو دعوت اسلام کیلئے نامہ مبارک ارسال کیا۔ اہل نجران نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے ایک وفد مدینے بھیجا۔ اس میں حضرت بشیرؓ بن معاویہ بھی تھے۔ یہ وفد واپس جارہا تھا کہ حضرت بشیرؓ کی اونٹنی کو ٹھوکر لگی۔ اس پر انہوں نے حضورؐ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے۔ وفد کے رئیس نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ وہ سچے نبی ہیں۔ حضرت بشیرؓ کے دل میں یہ بات گھر کرگئی۔ انہوں نے کہا: جب وہ سچے نبی ہیں تو خدا کی قسم جب تک ان کی خدمت میں نہ پہنچ جاؤں اونٹنی کا کجاوہ نہیں کھولوں گا۔ چنانچہ وہ واپس حضورؐ کی خدمت میں آئے اور اسلام قبول کرلیا۔

(اصابہ۔ اہل کتاب صحابہ۔ تاریخ ابن ہشام)

سوال: حضرت تمامؓ اور حضرت تمیم الحبشیؓ اہل کتاب صحابی تھے۔ یہ دونوں کہاں کے رہنے والے تھے اور کب اسلام لائے؟

جواب: یہ دونوں صحابی شام یا حبشہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت تمامؓ نصرانی اور حضرت تمیم الحبشیؓ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ مدینہ آنے والے دونوں اصحاب نے رسول اللہؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ (اصابہ۔ تجرید۔ اسد الغابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: ثعلبہ نام کے چار اہل کتاب صحابہ ہیں۔ ان کا پورا نام بتادیجئے؟

جواب: بنو قریظہ کی شاخ ہدل سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت ثعلبہؓ بن سعید الہدلی۔ حضرت ثعلبہؓ بن سلام ان کا تعلق بنو قینقاع سے تھا۔ حضرت ثعلبہؓ بن

قیس یہ بھی یہود مدینہ سے تھے اور حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی اور علمائے یہود میں سے تھے۔ (اسد الغابہ۔اصابہ۔تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ثعلبہؓ بن سلام کا حسب ونسب بتائیں؟ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: یہود مدینہ کے خاندان بنو قینقاع سے تھے۔ اور سلسلہ نسب حضرت یوسفؑ تک پہنچتا تھا۔ والد کا نام سلام بن حارثؓ آپ حضرت عبداللہؓ بن سلام کے بھائی تھے۔ دونوں بھائی قبیلہ خزرج کے خاندان بنی عوف کی شاخ قواقل کے حلیف تھے۔ ثعلبہؓ حضرت عبداللہؓ بن سلام کے بعد اسلام لائے۔

(اصابہ۔اسد الغابہ۔اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: حضرت ثعلبہؓ بن قیس حضرت عبداللہؓ بن سلام کے ساتھ ہجرت نبوی کے فوراً بعد مسلمان ہوئے۔ بتایئے ان کے بارے میں کونسی آیات نازل ہوئیں؟

جواب: اہل کتاب صحابہؓ کے بارے میں مختلف آیات نازل ہوئیں تاہم بعض مفسرین کے مطابق سورۃ الشعراء کی دو آیات أولم یکن خاص طور پر حضرت ثعلبہؓ بن قیس کے بارے میں نازل ہوئیں۔ اسی طرح سورۃ نساء کی آیات۔

(اصابہ۔تفسیر طبری۔استیعاب۔اہل کتاب صحابہ)

سوال: حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک مدینے کے علماء یہود میں سے تھے۔ ان کا اصل وطن یمن تھا۔ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ بنو قریظہ کے واقعہ کے بعد ایمان لائے۔ تاہم ان کے ایمان لانے کے وقت کے تعین کے سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ مثلاً وہ بنو قریظہ کے واقعہ کے وقت سن شعور کو پہنچ چکے تھے۔ وہ حضورؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے آنحضرتؐ کی زیارت کی اور روایت بھی کی۔ غزوۂ بنو قریظہ کے روز جو بچے نابالغ ہونے کی بنا پر چھوڑ دیئے گئے تھے ان میں حضرت ثعلبہؓ بن ابی

مالک بھی تھے۔ غزوۂ بنو قریظہ کے وقت وہ بڑے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تہذیب۔ تاریخ الکبیر)

سوال: عبداللہ بن حضرمی کے کون سے غلام سورۃ یوسف سن کر مسلمان ہوئے؟ اور کب اپنے اسلام کا اعلان کیا؟

جواب: حضرت جبرؓ۔ انہوں نے اپنے آقا کے ڈر سے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔ فتح مکہ کے موقع پر اعلان کیا تو حضورؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ برتنوں کی صفائی اور قلعی کا کام کرتے تھے۔ (اصابہ۔ اہل کتاب صحابہ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت جبرؓ کے بارے میں کونسی آیت قرآن نازل ہوئی تھی؟

جواب: ان کے آقا کو کسی طرح علم ہوا تو اس نے ظلم کیا۔ حضرت جبرؓ نے بظاہر اسلام سے لاتعلقی کا اظہار کیا لیکن دل کا وہی معاملہ تھا۔ اس پر آیت وقلبہ مطمئن بالایمان نازل ہوئی۔ بعض دوسری آیات کے سبب نزول میں بھی ان کا بھی آتا ہے۔ (اصابہ۔ تفسیر طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: قبیلہ ذبیان سے تعلق تھا مگر یہود بنی قریظہ کے ساتھ مدینے میں رہتے تھے۔ یہ اہل کتاب صحابی جبلؓ بن جوال کب اسلام لائے؟

جواب: آپ نے غزوۂ بنو قریظہ کے بعد اور غزوۂ خیبر سے پہلے کسی وقت اسلام قبول کیا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت جبلؓ بن جوال ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ آپ کی شاعری کیسی تھی اور آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے زیادہ تر رسول اللہؐ کی شان میں مدحیہ اشعار کہے اور رزمیہ شاعری کی۔ آپ کے اشعار عربی ادب میں شامل ہیں۔ آپ نے حضرت علیؓ کے دور خلافت کے بعد کسی وقت انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے کس یہودی سے آپؐ نے قرض لیا تھا اور پھر وہ آپؐ کے طرزِ عمل سے متاثر ہوکر مسلمان ہوگیا؟

جواب: حبر نجرہ سے آپؐ نے قرض لیا۔ جس وقت واپسی کا تقاضا کیا تو حضورؐ کے پاس دینے کے لئے رقم نہیں تھی۔ اس لئے مزید مہلت مانگی۔ اس نے کہا میں اس وقت تک آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک آپ میری رقم واپس نہ کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے اسے لعنت ملامت کرنی شروع کردی۔ آپؐ نے صحابہؓ کو منع فرمایا اور فرمایا کہ میرے رب نے مجھے اس سے روکا ہے کہ میں اپنے کسی معاہدہ پر ظلم کروں۔ حبر نجرہ نے حضورؐ کے اس طرزِ عمل سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ (اصابہ)

سوال: حضرت حبر نجرہؓ نے اسلام لانے کے بعد سب سے پہلا عمل کیا کیا؟

جواب: آپ نے اسلام قبول کرتے ہی اپنی دولت کا بڑا حصہ برضا و رغبت خدا کی راہ میں خرچ کردیا۔ (اصابہ)

سوال: حضرت دریدالراہبؓ عیسائی تھے اور حبشہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ آنے والے وفد میں شامل تھے۔ بتائیں حضرت ذودجنؓ کون تھے؟

جواب: حضرت ذودجنؓ بھی حبشی تھے اور وفد میں شامل تھے۔ اصل نام علقمہ تھا اور حضرت ہودؑ کی اولاد میں سے تھے۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے کون سے بھتیجے ۷۲ آدمیوں کے وفد کے ساتھ مدینہ آئے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کی زیارت کے لئے جو وفد مدینے آیا اس میں شاہ حبشہ نجاشی کے بھتیجے ذومخمرؓ یا ذومخبرؓ بھی تھے۔ (طبقات۔ البدایہ۔ تہذیب۔ تجرید)

سوال: حضرت ذو مخبرؓ حضورؐ کے خدام میں شمار ہوتے تھے اور حضر میں اکثر آپؐ کے ساتھ رہتے۔ آپؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال تک آپؓ مدینہ میں رہے۔ پھر شام میں مستقل رہائش اختیار کرلی اور وہیں وفات پائی۔ آپؓ سے متعدد احادیث مروی ہیں۔

(طبقات۔ استیعاب۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت ذو مناحبؓ یا ذو مناحبؓ بھی وفد میں شامل تھے اور آپ حضورؐ کے موالی تھے۔ حضرت ذومہدمؓ کون تھے؟

جواب: حبشہ کے وفد میں شامل تھے اور رسول اللہؐ کی زیارت کے لئے مدینہ آئے تھے۔ (اسد الغابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: حضرت رافع القرظی یہود مدینہ بنو قریظہ کی شاخ زنباع سے تھے۔ رسول اللہؐ نے انہیں کیا تحریر لکھ کر دی تھی؟

جواب: انہیں اپنے متعلق کچھ خطرہ تھا۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر امان طلب کی۔ آپؐ نے تحریر لکھ دی: "اپنے کئے پر (غلط کام پر) قابل مؤاخذہ ہوں گے اس کے علاوہ کوئی کچھ نہیں کہے گا۔" (اصابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت صفیہؓ کے ماموں حضرت رفاعہ بن سموال کب اسلام لائے؟

جواب: ان کی اسلام لانے کے وقت کا تعین نہیں ہوسکا تاہم غزوۂ بنو قریظہ کے روز ایک عورت کے کہنے پر حضورؐ نے انہیں قتل سے بری کردیا تھا۔ ان کا والد سموال ایک بڑا شاعر تھا۔ (اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات الشعراء)

سوال: حضرت رفاعہ القرظیؓ قتل ہونے سے کس طرح بچ گئے اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: چونکہ وہ کم سن تھے اس لیے غزوۂ بنو قریظہ کے دن قتل ہونے سے بچ گئے اور پھر ایک وفد کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔ جن دس اہل کتاب کے بارے میں آیات نازل ہوئیں۔ ان میں آپؓ بھی تھے۔

(البدایہ والنہایہ۔ اصابہ۔ تجرید۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن وہب یہود کے قبیلے بنو نضیر سے تھے۔ انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: بنو نضیر کو بدعہدی کی وجہ سے مدینہ سے نکالا گیا تو حضرت سعدؓ بن وہب نے اسلام قبول کرلیا۔ (البدایہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: حضورؐ کے یہ صحابی تیماء کے رہنے والے تھے اور عقیدے اور نسب کے لحاظ سے یہودی تھے۔ بتایئے حضرت علیؓ کے دور میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: وہ حضرت علیؓ کے خصوصی معاونین میں شامل تھے اور ان سے خاص تعلق تھا۔

(اصابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: اہل کتاب صحابی حضرت معیذ بن عامر یہود کے قبیلہ لخم سے تھے۔ ان کے بارے میں بھی آیات نازل ہوئیں۔ بتایئے حضرت سلامؓ کون تھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن سلام کے بھانجے تھے اور ان کے ساتھ ہی اسلام لائے۔ جن یہود کے بارے میں بعض آیات نازل ہوئیں یہ بھی ان میں شامل تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تفسیر طبری۔ طبقات)

سوال: حضرت سلمۃؓ بن سلام حضرت عبداللہؓ بن سلام کے بھائی اور اہل کتاب صحابی تھے۔ قبول اسلام کا زمانہ بتادیں؟

جواب: انہوں نے ہجرت نبوی کے ابتدائی دنوں میں اسلام قبول کیا۔

(اسد الغابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: حضرت سمعانؓ بن خالد یہود کے قبیلے بنو قریظہ سے تھے۔ رسول اللہؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے کس شفقت کا اظہار فرمایا؟

جواب: اس اہل کتاب صحابیؓ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کے سر پر اپنا دست شفقت پھیرا اور ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ ان سے کچھ احادیث بھی مروی ہیں۔

(اہل کتاب صحابہ۔ اصابہ۔ تجرید)

سوال: حضرت سموتؓ انصار صحابہؓ میں سے تھے۔ ان کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: آپ کا نام سموت یا سیماء تھا۔ نسب اور عقیدے کے لحاظ سے نصرانی تھے۔ بلقا کے رہنے والے تھے اس لئے بلقائی کہلائے۔ ایک نصرانی عابد تھے بعد میں مسلمان ہو گئے۔ ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: ام المؤمنین حضرت ریحانہؓ کے والد بھی حضورؐ کے صحابی تھے۔ ان کا نام و نسب کیا ہے؟

جواب: بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے حضرت شمعونؓ بن یزید حضرت ریحانہؓ کے والد تھے۔ رسول اللہؐ کے ساتھ ایک دو غزوات میں بھی شریک ہوئے اور بعض احادیث کے بھی راوی ہیں۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ نسائی۔ طبرانی)

سوال: حضرت شمعونؓ بن یزید عالم و فاضل صحابی تھے۔ قرآن سے بے حد شغف تھا۔ بتایئے آپ نے کہاں انتقال فرمایا؟

جواب: عہد فاروقی میں تسخیر دمشق میں حصہ لیا۔ شام میں رہتے تھے کچھ عرصے کے لئے مصر گئے اور پھر شام میں واپس آ گئے۔ وہیں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: قبیلہ قریظہ سے تعلق رکھنے والے اہل کتاب صحابی حضرت صالح القرظیؓ کب مدینہ تشریف لائے؟

جواب: شاہِ مصر مقوقس نے جب حضرت ماریہ قبطیہؓ کو حضورؐ کی خدمت میں بھیجا تو یہ بھی ان کے ساتھ مدینہ آئے۔ حضورؐ نے انہیں حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان میں ٹھہرایا۔ (اسد الغابہ۔ تجرید۔ اصابہ)

سوال: حبشہ یا شام کے رہنے والے ۱۹ اہل کتاب صحابی جن میں حضرت عامر الشامی بھی تھے حضرت جعفر طیارؓ کے وفد میں شامل ہو کر مدینہ آئے۔ ان آنے والوں کے بارے میں کون سی آیات نازل ہوئی تھیں؟

جواب: الـذین آتینا هم الکتاب ...... جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ (تفسیر طبری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبدالحارث یا عبدالرحمٰنؓ کا تعلق نجران سے تھا۔ فتنہ ارتداد میں انہوں نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کی خبر نجران پہنچی تو وہاں بھی فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا۔ آپؓ نے اہل نجران کے سامنے خطبہ دیا۔ بہت سے لوگ آپ کی کوششوں سے مرتد ہونے سے بچ گئے۔ (اصابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زبیر باطیا یہود کے قبیلے بنو قریظہ سے تھے۔ وہ ادبی بھی مشہور تھے۔ بتایئے حضرت عطیہؓ القرظی کون تھے؟

جواب: یہ بنو قریظہ کے ان یہودیوں میں سے تھے جو بنو قریظہ کے روز نابالغ سمجھ کر چھوڑ دیئے گئے تھے۔ یہ لوگ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اس کی سچائی کی وجہ سے نجات دی۔“ رسول اللہؐ

نے یہ کس صحابی کے لئے ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: یہود کے قبیلے بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عمروؓ بن سعدی کے بارے میں۔ (اصابہ: اہل کتاب صحابہؓ)

سوال: بتایئے۔رسول اللہؐ نے حضرت عمروؓ بن سعدی کے بارے میں یہ الفاظ کب فرمائے تھے؟

جواب: غزوۂ بنو قریظہ کے دن جب یہود جلاوطن کئے گئے تو حضرت عمروؓ بن سعدی ان کے پاس آئے اور انہیں اپنا عہد یاد دلایا اور غداری پر لعنت ملامت کی۔ پھر ان سے الگ ہوکر مسجد میں رات گزاری اور اسلام قبول کیا۔ اور دوسرے روز مدینے سے باہر چلے گئے۔ ان کے قبول اسلام پر رسول اللہؐ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ (اصابہ۔ اہل کتاب صحابہؓ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: اہل کتاب صحابی عمیرؓ بن امیہ نے اپنی بہن کو کیوں قتل کردیا تھا؟

جواب: وہ مختلف طریقوں سے رسول اللہ کو تکلیف دیتی تھی۔ حضرت عمیرؓ نے اسے قتل کردیا۔ اس کے لڑکوں نے کسی اور کو قاتل سمجھ کر بدلے میں قتل کرنا چاہا تو حضرت عمیرؓ نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر حقیقت حال سے آگاہ کردیا۔ آپؐ نے لڑکوں کو حضرت عمیرؓ کا نام بتادیا اور انہیں سمجھا بجھا کر معاملہ رفع دفع کردیا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: خاندان بنو قریظہ کے حضرت کثیرؓ بن سائب کو بھی غزوۂ بنو قریظہ کے دن نابالغ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا اور وہ بعد میں اسلام لائے۔ بتایئے حضرت کرزؓ بن علقمہ کیسے اسلام لائے؟

جواب: قبیلہ بکر بن وائل کے کرزؓ بن علقمہ نجران میں اپنے بھائی ابوحارثہ کے ساتھ مقیم ہوگئے تھے اور نصرانیت قبول کرلی تھی۔ نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینے آیا تو

دونوں بھائی بھی اس میں شامل تھے۔ حضرت کرزؓ بن علقمہ نے کچھ دن بعد اسلام قبول کیا۔ (اصابہ۔البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت کعبؓ بن سلیم قرظی اور ان کا قبیلہ قریظہ سے تھے اور اوس کے حلیف تھے۔ نابالغ ہونے کی وجہ سے غزوۂ قریظہ کے دن قتل ہونے سے بچ گئے اور پھر اسلام لائے۔ بتایئے حضرت کربؓ کون تھے اور حضورؐ نے انہیں کہاں کا سفیر بنایا؟

جواب: نام کربؓ اور عیسائی کا ابن رباب کے بیٹے تھے۔ رسول اللہؐ نے انہیں عمان کے والی ابن الجلندی کے پاس بطور سفیر بھیجا تھا۔

(استیعاب۔اصابہ۔طبقات۔اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن سلام کے ساتھ ان کے بیٹے محمدؓ بن عبداللہ اسلام لائے۔ بتایئے میمونؓ بن یامین کب اسلام لائے؟

جواب: یہ یہود کے قبیلے قریظہ کے رئیسوں اور علماء میں سے تھے۔ رسول اللہؐ ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔

(اسد الغابہ۔اصابہ۔فتح الباری)

سوال: بتایئے یہودیوں نے حضورؐ کی تصدیق کرنے کے لئے کس کو حکم بنایا تھا؟

جواب: آپؐ نے مدینہ کے یہودیوں سے فرمایا کہ میری تصدیق کے لئے تم لوگ اپنے اور میرے درمیان حکم مقرر کرلو۔ انہوں نے حضرت میمونؓ کو حکم مقرر کیا۔ انہوں نے رسول اللہؐ کی تصدیق کی لیکن یہودی پھر بھی نہ مانے۔ ایسا واقعہ حضرت عبداللہؓ بن سلام کے بارے میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

(اسد الغابہ۔اصابہ۔فتح الباری)

سوال: یہودیوں نے حضرت میمونؓ کے فیصلے سے انکار کیا تو کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: آپؓ کی شان میں قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی۔ قل ارءیتم ان کان......

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ فتح الباری)

سوال: حضرت مابورؓ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے چچا زاد یا ماموں زاد بھائی تھے۔ انہوں نے کب اسلام قبول کیا اور کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: شاہ مقوقس نے حضرت ماریہ قبطیہؓ اور ان کی بہن حضرت سیرینؓ کے ساتھ انہیں حضورﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ دونوں بہنوں نے اسلام قبول کر لیا جبکہ حضرت مابورؓ چند دن بعد مسلمان ہوئے۔ وہ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے لئے لکڑیاں اور پانی فراہم کرتے تھے۔ (اصابہ۔ اہل کتاب صحابہ)

سوال: حضرت نافعؓ حبشہ سے تھے اور علماء نصاریٰ میں اہم مقام رکھتے تھے۔ مہاجرین حبشہ کے ساتھ مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا۔ آپؓ کے لئے کون سی آیات نازل ہوئی تھیں؟

جواب: آپؓ کا شمار ان صحابہؓ میں ہوتا ہے جن کے لئے سورۃ مائدہ کی آیات ولتجدن...... نازل ہوئیں۔

(القرآن۔ تفسیر طبری۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو سعیدؓ بن وہب بنو نضیر سے تھے اور ان کی جلاوطنی کے دن اسلام لائے۔ حضرت ابو مالکؓ کون تھے؟

جواب: یہ اہل کتاب صحابہؓ میں سے تھے۔ عبداللہ نام تھا۔ یمن کے رہنے والے تھے اور مدینہ میں آ بسے تھے۔ بنو قریظہ کی کسی عورت سے شادی کی اور یہیں وقرظی مشہور ہوئے۔ انہوں نے تورات میں موجود آنحضرتﷺ کی صفات کی تصدیق

کی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ کل کتاب صحابہؓ)

چند خاص صحابہؓ

حضرات:

ابوالعاص بن ربیع، ابوشریح عدوی، حارث بن اوس، حسیل الیمان، حکیم بن حزام، سعد الاسود، ضمام بن ثعلبہ، طفیل ذوالنور، عمرو بن عبسہ، عباس بن ربیعہ، عبدیالیل ثقفی، عقربۃ الجہنی، عوسجہ بن حرملہ، عتاب بن اسید، عثمان بن طلحہ عبدری، عظیم بن حارث، عداء بن خالد، فضل بن عباس، کرز بن جابر فہری، مسلم بن حارث، ولید بن ولید، وہب بن قابوس، وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ابوالعاصؓ بن ربیع

سوال: حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ، رسول اللہؐ کے خویش (داماد) تھے۔ تیسرے داماد کا نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت ابو العاصؓ بن ربیع۔ ان کا نام لقیط، ہشیم یا مقسم تھا۔ لیکن اپنی کنیت ابوالعاص سے مشہور ہوئے۔ ان کا تعلق قریش کے خاندان بنو عبدشمس سے تھا۔ اور عبد مناف پر ان کا سلسلہ نسب رسول اللہؐ سے جاملتا ہے۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت ابوالعاصؓ کا حضورؐ سے اور کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ حضورؐ کی زوجہ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے بھانجے تھے۔ یعنی حضرت خدیجہؓ کی بہن حضرت ہالہؓ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔ اس لحاظ سے حضورؐ ان کے خالو لگے۔ حضرت خدیجہؓ انہیں بیٹوں کی طرح پیار کرتی تھیں۔

(استیعاب۔ تذکار صحابیاتؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضورؐ امین کے لقب سے مشہور تھے۔ بتایئے آپؐ کے کس داماد کو بھی امین کہا

جاتا تھا؟

جواب: حضرت ابوالعاصؓ کو۔ وہ تجارت پیشہ اور امیر فرد تھے۔ لوگ ان کی دیانت اور حسن معاملہ پر اعتماد کرتے تھے۔ ان کی بہادری کی وجہ سے انہیں شیر حجاز بھی کہا جاتا تھا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابوالعاصؓ کا نکاح بنت رسولؐ حضرت زینبؓ سے کب ہوا تھا؟ اور وہ کب ایمان لائے؟

جواب: بعثت سے کچھ عرصہ پہلے آپؐ نے اپنی بڑی بیٹی حضرت زینبؓ کا نکاح کر دیا تھا۔ حضرت زینبؓ تو بعثت نبوی کے بعد حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہی ایمان لے آئیں لیکن حضرت ابوالعاصؓ اپنے آبائی مذہب پر قائم رہے لیکن انہوں نے حضورؐ کے خلاف کسی سرگرمی میں حصہ نہیں لیا۔ حتیٰ کہ قریش کے چند افراد کے کہنے پر حضرت زینبؓ کو طلاق نہیں دی۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابیات)

سوال: بتایئے حضورؐ نے یہ الفاظ کب فرمائے تھے: ”ابوالعاصؓ نے ہماری دامادی کا حق ادا کر دیا؟“

جواب: جب مشرکین مکہ نے رسول اللہؐ اور آپؐ کے حامی ہاشمیوں اور مطلبیوں کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا تو حضرت ابوالعاصؓ اپنی جان پر کھیل کر کھانے پینے کی اشیاء شعب کے اندر پہنچاتے تھے۔ اس کا اعتراف کرتے ہوئے حضورؐ نے ان کی تعریف فرمائی۔ (تاریخ التواریخ۔ بیہار صحابہ)

سوال: میدان بدر میں حضرت ابوالعاصؓ نے کس طرح حصہ لیا اور کیسے قید ہو گئے؟

جواب: چونکہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اس لئے قریش مکہ کی طرف سے لڑے اور ایک انصاری حضرت عبداللہ بن جبیر کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوالعاصؓ کی رہائی کیلئے حضرت زینبؓ بنت رسولؐ نے کیا کیا؟

جواب: دوسرے قیدیوں کے ساتھ وہ بھی مدینہ پہنچے۔ مکہ والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے اپنے اپنے عزیزوں کی رہائی کیلئے فدیہ روانہ کیا۔ حضرت زینبؓ نے بھی اپنے دیور عمرو بن ربیع کے ہاتھ ایک ہار اپنے شوہر ابوالعاصؓ کی رہائی کیلئے بھیجا۔ یہ ہار انہیں والدہ حضرت خدیجہؓ نے شادی پر دیا تھا۔

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت زینبؓ کا ہار دیکھ کر کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں صحابہؓ سے فرمایا: "اگر مناسب سمجھو تو زینبؓ کو یہ ہار واپس بھیج دو۔ یہ اس کی ماں کی نشانی ہے۔ ابوالعاصؓ کا فدیہ یہ ہے کہ وہ مکے جا کر زینبؓ کو مدینہ بھیج دے۔" (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر صحابیاتؓ)

سوال: حضرت ابوالعاصؓ نے حضرت زینبؓ کو فوری طور پر کیوں نہ بھیجا؟ وہ کب مدینہ آگئیں؟

جواب: حضرت ابوالعاصؓ نے وعدے کے مطابق حضرت زینبؓ کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ساتھ مدینے روانہ کیا۔ مگر مشرکین نے تعاقب کر کے انہیں ذی طویٰ کے مقام پر گھیر لیا۔ ایک مشرک ہبار بن اسود کے نیزے سے حضرت زینبؓ اونٹ سے گر کر زخمی ہوگئیں اور حمل ساقط ہوگیا۔ کنانہ نے غصے سے للکارا تو ابوسفیان نے بیچ بچاؤ کرادیا۔ اس نے کہا ابھی زینبؓ کو واپس لے چلو پھر چھپ کر لے جانا۔ چنانچہ چند دن بعد کنانہ چپکے سے انہیں لے کر رات کو نکلے اور مدینے پہنچا دیا۔ ایک روایت یہ بھی کہ حضورؐ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ کو حضرت ابوالعاصؓ کے ساتھ بھیجا تھا۔ وہ بطن یاجج میں ٹھہرے رہے اور کنانہ حضرت زینبؓ کو وہاں تک لائے اور پھر حضرت زیدؓ مدینہ لے آئے۔ مشرکین نے زینبؓ کو طلاق دینے پر مجبور کیا مگر حضرت ابوالعاصؓ نہ

جائے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیات)

سوال: بتایئے حضرت ابوالعاصؓ کیسے مدینے پہنچے؟

جواب: حضرت ابوالعاصؓ کو حضرت زینبؓ سے بے حد محبت تھی۔ وہ ہر وقت بے چین رہتے۔ انہی دنوں ۶ ہجری کے آخر میں وہ تجارتی قافلے کے ساتھ شام گئے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے عیص کے مقام پر چھاپہ مارا اور تمام مال لوٹ لیا۔ حضرت ابوالعاصؓ بھی مدینے پہنچے اور حضرت زینبؓ کے ہاں پناہ لی۔ انہوں نے فجر کی نماز کے وقت بلند آواز سے کہا، مسلمانو! میں نے ابو العاصؓ بن ربیع کو پناہ دے دی ہے۔ (رحمۃ اللعالمینؐ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: صحابہؓ نے حضرت ابوالعاصؓ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: صحابہؓ نے اس پناہ کو تسلیم کیا اور حضورؐ کے حکم پر لوٹا ہوا مال بھی واپس کر دیا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابوالعاصؓ کب مسلمان ہوئے اور انہوں نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: آپ مال لے کر مکے پہنچے۔ قریش کو ان کی امانتیں واپس کیں اور کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ یہ محرم ۷ ہجری کی بات ہے۔ پھر داماد رسولؐ حضرت ابوالعاصؓ نے کسی غزوے میں حصہ نہیں لیا۔ کیونکہ وہ حضورؐ کی اجازت سے دوبارہ مکے آ کر اپنے کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ وہ صرف ایک سریے میں شریک ہوئے جو حضرت علیؓ کی سرکردگی میں یمن بھیجا گیا تھا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوالعاصؓ کی زوجہ حضرت زینبؓ بنت رسولؐ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت زینبؓ نے ۸ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ایک بیٹا علیؓ اور ایک بیٹی امامہؓ تھی۔
(استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابوالعاصؓ کب فوت ہوئے؟

جواب: ان کی وفات کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ ۱۲ ہجری میں فوت ہوئے اور دوسرے یہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ (استیعاب۔ تاریخ ابن مندہ۔ بیوں صحابہ)

حضرت ابوشریحؓ عدوی

سوال: بنو خزاعہ کی شاخ بنو عدی کے حضرت ابوشریحؓ خویلد (یا ہانی یا کعب) بن عمرو حجۃ الوداع میں بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ بتایئے فتح مکہ کے موقع پر انہیں کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں بنی کعب کا ایک نشان عطا فرمایا۔

(اصابہ۔ ابوداؤد۔ صحیح بخاری۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابوشریحؓ صاحب الرائے اور عالم و فاضل صحابی تھے۔ انہوں نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۶۸ ہجری میں عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں مدینہ میں انتقال ہوا۔ ان سے ۲۰ حدیثیں مروی ہیں۔ (سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک

سوال: حضرت حارثؓ بن اوس خاندان زعورا بن جشم سے تھے۔ زعورا بن جشم کون تھا؟

جواب: زعورا بن جشم اوس کا خاندان تھا اور زعورا عبدالاشہل کا بھائی تھا۔ اس خاندان کے لوگ عبدالاشہل کے بھائی کہلاتے تھے اور اسی خاندان میں بھی شمار کئے جاتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت حارثؓ بن اوس کب اسلام لائے اور کس غزوے میں شرکت کی؟

جواب: انہوں نے غزوہ بدر کے بعد اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔

(المغازی۔ سیرالصحابہؓ۔ اسدالغابہ)

سوال: فتنۂ ارتداد کے خاتمے کیلئے حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: اس فتنے کے خاتمے کے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شام کی طرف لشکر روانہ کیا تو وہ اس لشکر میں شامل ہوگئے۔ آخر ۱۳ ہجری میں اجنادین کی جنگ میں شہید ہوگئے۔ (تاریخ طبری۔ اصابہ۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت سعدؓ الاسود

سوال: سیاہ رنگت بے ڈول جسم اور بھرے چہرے والے صحابی حضرت سعدؓ کا نام رنگت کی وجہ سے الاسود پڑگیا تھا۔ بتایئے حضورؐ کے یہ جانثار کب اسلام لائے تھے؟

جواب: قبیلہ بنو سلیم سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت نبوی کے کچھ عرصہ بعد مسلمان ہوئے۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد حضورؐ کے حکم سے حضرت عمروؓ بن وہب کی بیٹی کا نکاح ان سے ہوا۔ (اسدالغابہ۔ ہوشیدائی)

سوال: بتایئے حضرت سعد الاسودؓ نے کس طرح میدان جنگ کا راستہ اختیار کیا اور شہادت حاصل کی؟

جواب: شادی کے بعد بارگاہ رسالت سے اٹھ کر بازار گئے تاکہ بیوی کے لئے تحائف خریدیں۔ ابھی کوئی چیز نہیں خریدی تھی کہ اعلان کی آواز کان میں پڑی۔" اے اللہ کے شہسوارو، جہاد کے لئے تیار ہوجاؤ اور جنت کی بشارت لو۔" تحائف خریدنے کا خیال دل سے نکال کر گھوڑا، تلوار اور نیزہ خریدا۔ اور سر پہ عمامہ باندھ کر رسول اللہؐ کی قیادت میں جہاد پہ جانے والے لشکر میں شامل ہوگئے۔ میدان جنگ میں لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔

(اصابہ۔ سوشیدائی۔ اسدالغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت سعدؓ الاسود کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی اور ترکہ کے بارے میں کیا ارشاد ہوا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ سعدؓ کا متروکہ سامان عمروؓ بن وہب کی لڑکی کا ہے جس سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ اور ان کے ماں باپ سے کہہ دو کہ اب خدا نے سعدؓ کو تمہاری لڑکی سے بہتر لڑکی عطا کردی اور اس کی شادی جنت میں ہوگئی۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ)

حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ

سوال: وجیہہ اور خوبصورت نوجوان قبیلہ بنو سعد کے رئیس حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کے قبیلے نے انہیں اپنا نمائندہ منتخب کرکے مدینے بھیجا اور رسول اللہؐ سے گفتگو کے بعد وہ ایمان لے آئے۔ یہ بھی قیاس ہے کہ بنو سعد میں حضورؐ کے مبلغین کی تبلیغ سے وہ پہلے ہی ایمان لا چکے تھے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر احکام اسلام کی پابندی کا اقرار کیا۔ (بخاری۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ تاریخ قرطبی)

سوال: ''لات اور عزیٰ ذلیل وخوار ہیں۔'' یہ الفاظ کس صحابی نے کہے؟

جواب: حضرت ضمام بن ثعلبہ نے حضورؐ سے رخصت ہوکر اپنے قبیلے میں جاکر کہے۔ پھر انہوں نے پورے قبیلے کو ایک دن میں مشرف بہ اسلام کیا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت طفیل ذوالنورؓ

سوال: قبیلہ دوس کے اس خوش گو شاعر اور صاحب حیثیت فرد کا نام بتادیجئے جو حق کی بات نہیں سننا چاہتے تھے؟

جواب: حضرت طفیلؓ بن عمرو دوسی مکہ گئے تو انہوں نے مشرکین مکہ کے کہنے پر کانوں میں روئی ٹھونس لی تھی تاکہ رسول اللہؐ کی تبلیغ حق کی آواز نہ سن سکیں۔ لیکن اتفاق سے دوسرے دن کسی طرح حضورؐ کی تلاوت کی آواز کان میں پڑ گئی۔ پھر مزید سننا چاہا تو حضورؐ نے سورۃ اخلاص اور معوذتین سنائیں۔ اور یوں وہ حرم کعبہ میں بیٹھے بیٹھے مسلمان ہوگئے۔ (سیر الصحابہؓ۔ شمع ہدایت کے پروانے)

سوال: حضرت طفیل ذوالنورؓ نے کلام الٰہی کی تلاوت سن کر کیا کہا تھا؟

جواب: وہ بے اختیار بول اٹھے: ''خدا کی قسم میں نے آج تک نہ اس سے بہتر کلام سنا اور نہ آپؐ کی باتوں سے بڑھ کر کوئی پرحکمت اور منصفانہ بات سنی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے سچے رسولؐ ہیں اور آپؐ کی دعوت مجھے دل وجان سے قبول ہے۔'' (البدایہ والنہایہ۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: قبیلے کے سردار حضرت طفیل ذوالنورؓ نے حضورؐ سے تبلیغ دین کی اجازت مانگی تو کیا خواہش کی؟

جواب: انہوں نے عرض کیا: ''یارسول اللہؐ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی ایسی نشانی

عطا فرمائے کہ دعوت کا کام میرے لئے آسان ہو جائے۔"

(سیر الصحابہؓ۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ اصابہ)

سوال: "الٰہی اس کو کوئی نشانی عطا فرما" حضورؐ نے یہ دعا کس کیلئے فرمائی اور اسے کیا نشانی عطا ہوئی؟

جواب: حضرت طفیلؓ کے لئے۔ وہ حضورؐ کی دعا لے کر گھٹا ٹوپ اندھیرے میں روانہ ہوگئے۔ راستے میں ان کا چہرہ روشن ہوگیا اور نکلنے والی روشنی نے اردگرد کے ماحول کو بھی منور کردیا۔ انہوں نے خدا سے دعا کی کہ چہرے کی بجائے کسی اور جگہ روشنی منتقل کردے۔ چنانچہ یہ روشنی ان کے ہاتھ کے عصا میں منتقل ہوگئی اور یہ کوڑا مشعل کا کام کررہا تھا۔ اسی نشانی کی وجہ سے وہ ذوالنور کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ (استیعاب۔ شمع رسالت کے پروانے)

سوال: بتائیے حضرت طفیل ذوالنورؓ کے ہاتھوں سب سے پہلے کن لوگوں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: سب سے پہلے ان کے ضعیف العمر والد اور پھر ان کی بیوی نے۔ ان کی والدہ نے بھی ان کی تبلیغ پر اللہ کے دین کو قبول کرلیا۔

(مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: اپنے سردار کی تبلیغ سے قبیلہ دوس کا صرف ایک شخص مسلمان ہوا۔ بتائیے وہ کون تھا؟

جواب: بعض مؤرخوں کے نزدیک پورے قبیلے میں سے صرف حضرت ابوہریرہؓ اسلام لائے تھے۔ (شمع رسالت کے پروانے۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت طفیل دوسیؓ نے حضورؐ سے شکایت کرکے اپنے قبیلے کے لئے بددعا کا کہا تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "الٰہی دوس کو ہدایت دے۔" ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا" اور ان پر رحمت برسا۔" پھر آپؐ نے طفیلؓ سے فرمایا: " جاؤ اور اپنے قبیلے کو نرمی اور محبت کے ساتھ حق کی دعوت دو۔" چنانچہ پھر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: مشرکین مکہ نے رسول اللہؐ پر ظلم کی انتہا کردی تو حضرت طفیل دوسیؓ نے حضورؐ سے کیا درخواست کی؟

جواب: انہوں نے حاضر ہوکر عرض کیا: " آپؐ ہمارے قلعے میں تشریف لے آئیے۔ دوس کا بچہ بچہ کٹ مرے گا۔ لیکن آپؐ پر کوئی آنچ نہیں آنے دے گا۔"

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت طفیل ذوالنور دوسیؓ نے سب سے پہلے کس غزوے میں حصہ لیا؟

جواب: آپ ۷ ہجری میں اپنے قبیلے کے ۸۰ افراد کے ساتھ سب سے پہلے غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے۔ حضورؐ نے ان کی خواہش پر دوسی مجاہدین کو خیبر پر حملہ کرنے والی فوج کے میمنہ پر مقرر فرمایا۔ پھر یہ لوگ فتح مکہ تک حضورؐ کے ساتھ رہے۔ (طبقات۔ المغازی۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: فتح مکہ کے بعد کس غزوے میں حضرت طفیلؓ کی شمولیت کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: غزوۂ طائف میں چار سو ساتھیوں کے ساتھ شرکت کی اور پھر حضورؐ کے وصال تک مدینے میں رہے۔ (طبقات۔ المغازی۔ استیعاب)

سوال: آپ جانتے ہیں کہ ذوالکفین نام کا بت کس نے مسمار کیا تھا؟

جواب: یہ قبیلہ دوس کا بت تھا۔ حضورؐ کے حکم پر طفیل ذوالنور دوسیؓ نے یہ بت برباد کیا۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے قبیلہ دوس کے سردار طفیل دوسیؓ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کے لئے بھیجی جانے والی فوج میں شامل ہوگئے، اور جنگ یمامہ میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔
ان کے ایک ہی بیٹے عمروؓ تھے جو جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

(المغازی۔طبقات۔سیرالصحابہؓ)

حضرت عمروؓ بن عبسہ (دین ابراہیمی کے پیروحنفا)

سوال: ابونجیح کنیت تھی اور نام عمرو۔ حسب ونسب بتادیجئے؟

جواب: والد کا نام عبسہ بن عامر اور والدہ کا نام رملہ بنت وقیعہ تھا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت عمروؓ بن عبسہ کے اخیافی (ماں جائے) بھائی تھے۔

(الانساب الاشراف۔جمہرۃ الانساب۔اسدالغابہ۔مستدرک)

سوال: حضرت عمروؓ بن عبسہ دین ابراہیمی کے پیروکار تھے۔ بتایئے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: نبوت کے چوتھے سال کے آغاز میں آپ نے مکہ میں اسلام قبول کیا۔ آپ کا تعلق بنوسلیم سے تھا۔ (اصابہ۔چالیس جانثار)

سوال: "یارسول اللہ! وہ قرآن مجھے بھی پڑھایئے (سکھایئے) جو آپؐ پر نازل ہوا ہے۔" یہ الفاظ کن صحابی کے ہیں؟

جواب: مدینہ ہجرت کرنے کے بعد حضرت عمروؓ بن عبسہ کے۔ پھر انہوں نے آپؐ سے دین کی تعلیم سیکھی۔ (اصابہ۔طبقات ابن سعد۔صحیح مسلم)

سوال: غزوۂ فتح مکہ کے بعد حضرت عمروؓ نے غزوۂ طائف میں شرکت کی۔ حضورؐ نے اس موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: محاصرے کے دوران آپؐ نے مسلمانوں سے فرمایا۔" جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے گا اس کیلئے جنت میں ایک دروازہ کھل جائے گا۔" حضورؐ کا

ارشاد سن کر حضرت عمرؓ بن عبسہ نے کئے بعد دیگرے سولہ تیر چلائے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمروؓ بن عبسہ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ نے حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ آپؓ سے ۴۸ احادیث مروی ہیں۔ (اصابہ۔ مسند احمد۔ چالیس جانثار)

حضرت قباثؓ بن اشیم کنانی (شامی)

سوال: حضرت قباثؓ ابن اشیم غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے خلاف لڑے پھر ہر معرکے میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے بتائیے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی غزوۂ بدر کے بعد پچپن یا ساٹھ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حضرت قباثؓ بن اشیمؓ سے پوچھا کہ آپ بڑے تھے یا رسول اللہؐ، تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے کہا: "رسول اللہؐ مجھ سے بڑے تھے۔ بہت بڑے۔ البتہ میری عمر حضورؐ سے زیادہ تھی۔" (اصابہ۔ بیتے پراسرار بندے)

سوال: جنگ یرموک میں حضرت قباثؓ کے ہاتھوں کئی نیزے اور تلواریں ٹوٹیں تو آپ نے کیا کہا؟

جواب: "کوئی ہے جو اس شخص کو ہتھیار دے جس نے اللہ سے اقرار کیا ہے کہ میدان جنگ میں سے ہٹے گا تو مر کر ہٹے گا۔" لوگ ان کے ہاتھ میں تلوار یا نیزہ دیتے جاتے۔ آپ نے تسخیر شام کے بعد دمشق میں اقامت اختیار کر لی اور وہیں فوت ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبد یالیل ثقفی

سوال: مفسرین نے قریتین سے مراد مکہ اور طائف کے شہر لئے ہیں۔ بتایئے اس شہر کے ایک رئیس عبد یالیل کب اسلام لائے؟

جواب: طائف کے نامور قبیلے بنو ثقیف کے رئیس عبد یالیل ۔ یا عبد یالیل ۹ ہجری میں پانچ افراد کا وفد لے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ سے بہت سے سوال وجواب کے بعد اسلام قبول کیا۔ وہ اپنے تحریری معاہدے سے دستبردار ہوگئے اور رسول اللہؐ کے تجویز کردہ معاہدے پر دستخط کئے۔

(حضور کرب بارگاہ نبوی میں۔ سعد الغابہ۔ کتاب الاموال۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: اہل طائف اپنے مقامی بتوں "لات" و "یالیل" کی پوجا کرتے تھے۔ رسول اللہؐ بنو ثقیف میں تبلیغ دین کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: طائف کے بنو ثقیف پر عمرو بن عمیر کے تین بیٹے عبد یالیل، مسعود اور حبیب حکمران تھے۔ رسول اللہ ۱ نبوی میں دعوت اسلام کیلئے تشریف لے گئے تو ان تینوں نے غصے میں بہت بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ اور پھر غنڈوں کو آپؐ کے پیچھے لگادیا۔ وہ آوازے کستے اور پتھر مارتے۔ جس سے آپؐ شدید زخمی ہوگئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ تاریخ طبری۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے حضورؐ نے فتح مکہ کے بعد طائف کا کب محاصرہ کیا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: آپؐ نے ۸ ہجری میں لشکر اسلام کے ساتھ طائف کا سختی سے محاصرہ کرلیا۔ مضبوط فصیل کی وجہ سے شہر نا قابل تسخیر تھا۔ اہل طائف نے سال بھر کی رسد جمع کر رکھی تھی۔ محاصرے کے دوران مسلمانوں نے بار بار حملے کئے لیکن

محصورین نے زبردست مزاحمت کی۔ چنانچہ تین ہفتے کے بعد حضورؐ نے قلعے کا محاصرہ اٹھالیا اور مدینہ تشریف لے گئے۔ اس محاصرے کے دوران بارہ یا تیرہ مسلمان شہید ہوئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: رسول اللہؐ نے اہل طائف کو ان کے حال پر چھوڑتے وقت کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا تھا: ''الٰہی ثقیف کو ہدایت دے کہ میرے پاس حاضر ہو جائیں۔'' یہ دعا قبول ہوئی اور ۹ ہجری میں ان کا وفد خود مدینہ آ گیا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ اسد الغابہ۔ وفود عرب بارگاہ نبوی میں۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت عبدیالیلؓ کی سربراہی میں آنے والا وفد چند روز مدینہ میں رہا۔ واپس جاتے وقت حضورؐ نے کس صحابی کو امام مقرر فرمایا؟

جواب: انہوں نے حضورؐ سے درخواست کی کہ ہمارے لئے کوئی امام مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے ان کے ایک نوجوان عثمانؓ بن ابی العاص کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''یہ دانا آدمی ہے اور یہی تمہارا امیر اور امام ہوگا۔'' (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عقربہؓ الجہنی

سوال: ''کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ میں تیرا باپ اور عائشہ تیری ماں ہو۔'' یہ الفاظ رسول اللہؐ نے کس سے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت عقربہؓ کی شہادت پر ان کا کمسن بیٹا رونے لگا تو آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بنو جہینہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عقربہ الجہنی نے کب شہادت پائی؟

جواب: آپ ۳ ہجری میں غزوۂ احد کے موقع پر بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (مغازی رسولؐ۔ بخاری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عوسجہؓ بن حرملہ

سوال: حضرت عوسجہؓ بن حرملہ کا تعلق قبیلہ جہینہ سے تھا اور وہ شام کے صحرائی علاقے کے رہنے والے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے انہیں ایک ہزار مجاہدین کا امیر مقرر فرمایا۔ آپؐ نے انہیں ایک تحریری فرمان کے ذریعے ایک وسیع جاگیر عطا کی۔ وہ فرمان کاتب رسول علاءؓ بن عقبہ نے لکھا۔ فرمان بتا دیجئے؟

جواب: "یہ وہ عطیہ ہے جو محمدؐ نے عوسجہؓ بن حرملہ جہنی کو دیا۔ ذی المروہ اور بلکثہ کے درمیان سے لے کر ظبیہ، جعلات اور جبل قبلیات تک ان کا ہے۔ اس میں کوئی دوسرا حق دار نہیں۔ جو حق جتائے اس کا حق نہیں حق انہی کا ہے۔"

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت عتاب بن اُسید اموی (امیر مکہ)

سوال: فتح مکہ کے بعد رسول اللہؐ نے غزوہ حنین سے پہلے یا اسی دوران مکہ میں کس صحابی کو عامل مقرر کیا؟

جواب: بیس اکیس سال کے نوجوان حضرت عتابؓ بن اسید کو۔ وہ مکہ کے پہلے عامل تھے جنہوں نے حسن انتظام اور بہتر کارکردگی سے حضورؐ کی نیابت کا حق ادا کر دیا۔ (اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ سیرت سرور عالمؐ۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: بتایئے ۸ ہجری کا حج کس صحابی کی امارت میں ہوا اور حضرت عتابؓ کتنا عرصہ مکہ کے امیر رہے؟

جواب: ۸ ہجری حج کے موقع حضرت عتابؓ بن اسید امیر مکہ اور سب سے پہلے امیر حج تھے۔ آپ چار پانچ سال تک امیر رہے۔ (اسد الغابہ۔ جوامع السیرۃ۔ اصابہ)

سوال: فتح مکہ سے پہلے مدینہ میں حضورؐ نے کن چار صحابہؓ کے اسلام کی طرف رجحان کا

ذکر کیا تھا؟

جواب: حضرت عتابؓ بن اسید، حضرت سہیلؓ بن عمرو، حضرت حکیمؓ بن حزام اور حضرت جبیرؓ بن مطعم۔ یہ چاروں اسلام لائے۔ (مستدرک حاکم۔ چالیس جانثار)

سوال: امارت مکہ کے دوران حضرت عتابؓ کا رویہ بہت سخت تھا۔ حضورؐ نے ان کیلئے کیا پیغام بھیجا؟

جواب: آپؐ نے حکم دیا کہ ”تمام امور میں اعتدال سب سے اچھی روش ہے۔“ اس کے بعد ان کا رویہ بہتر ہو گیا۔ (اصابہ۔ صحیح بخاری۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضورؐ نے حضرت علیؓ کو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کی اجازت نہ دی تو کس صحابی نے اس سے نکاح کیا؟

جواب: حضرت علیؓ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا تو مصعب الزبیری کی روایت کے مطابق حضرت عتابؓ بن اسیدؓ نے ابوجہل کی بیٹی الحنفاء سے نکاح کیا۔

(سیرۃ انساب۔ چالیس جانثار)

سوال: عہد فاروقی میں بھی حضرت عتابؓ مکہ کے امیر رہے۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۱۳ ہجری میں ۲۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بعض روایتوں کے مطابق ۱۳ ہجری اور ۲۲ ہجری کے درمیان وفات پائی اور وہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بھی مکہ کے امیر رہے۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ الفاروق۔ سیر الصحابہ)

حضرت عثمانؓ بن طلحہ عبدری

سوال: ”جو شخص یہ کنجی تم سے چھینے گا وہ ظالم ہوگا۔“ رسول اللہؐ نے یہ بات کس سے فرمائی تھی؟

جواب: قریش کی شاخ بنی عبد الدار سے تعلق رکھنے والے حضرت عثمانؓ بن طلحہ عبدری سے۔ ان کی والدہ کا نام سلامہ یا سلافہ تھا جو مدینہ کی رہنے والی تھیں اور والد طلحہ بن ابی طلحہ زمانہ جاہلیت سے خانہ کعبہ کا کلید بردار تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی ہجرت مدینہ کے موقع پر کس شخص نے انہیں مدینہ پہنچایا؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن طلحہ عبدری نے جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ حضرت ام سلمہؓ اکیلی تھیں اور اپنے پہلے شوہر حضرت ابو سلمہؓ کے پاس جارہی تھیں۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: "خدا کی قسم میں نے عثمانؓ بن طلحہ سے بڑھ کر ساتھ دینے والا شریف کوئی نہیں دیکھا۔" یہ الفاظ کس کے ہیں؟

جواب: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ بن طلحہ کے بارے میں یہ الفاظ کہے تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ بن طلحہ نے ۸ ہجری میں فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا اور پھر مدینہ آگئے۔ بتایئے آپ مکے کب گئے؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر مکہ گئے۔ حنین اور طائف کے غزوات کے بعد حضورؐ کے ساتھ مدینے واپس آئے اور آپؐ کے وصال کے بعد پھر مکے آگئے۔ اور ۴۲ ہجری میں وہیں وفات پائی۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضورؐ کعبے کی کنجی پہلے حضرت عثمانؓ بن طلحہ کو کیوں نہیں دینا چاہتے تھے؟

جواب: کعبے کی کنجی حضرت عثمانؓ کی والدہ کے پاس تھی جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئی تھی۔ وہ کنجی دینا نہیں چاہتی تھی۔ حضرت عثمانؓ نے اس سے زبردستی کنجی

لے کر حضور کو دی۔ آپ تطہیر کعبہ کے بعد پہلے ان لئے کنجی نہیں دینا چاہتے تھے کہ وہ اپنی ماں کو دے دیں گے اور وہ پھر واپس نہیں کرے گی لیکن جب پارہ ۵ رکوع ۵ کی آیت ان اللہ یامرکم۔ نازل ہوئی تو آپؐ نے کنجی حضرت عثمانؓ بن طلحہ کے حوالے کر دی۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سیر تبرے چار سو بندے)

حضرت عظیمؓ بن حارث

سوال: ۱۰ ہجری میں قبیلہ بنو محارب وفد حضور کی خدمت میں آیا۔ اس میں ایک رئیس حضرت عظیم یا عصیم بن حارث بھی تھے۔ بتایئے رسول اللہؐ نے ان کیلئے کس عنایت و محبت کا اظہار کیا؟

جواب: حضرت عظیمؓ بن حارث نے حضور کو گھوڑی کا ہدیہ پیش کیا تو آپؐ نے اسے قبول فرما لیا اور اپنی اونٹنی فرمان کو عطا فرمائی۔ رخصت ہوتے وقت آپؐ نے انہیں ایک فرمان کے ذریعے فج نامہ چشمہ یا تالاب اور اس کے ارد گرد کے ٹیلے بطور جاگیر عطا فرمائے۔ یہ تحریر حضرت ارقمؓ بن ابی الارقم نے لکھی تھی۔ اس کے الفاظ تھے: "یہ تحریر محمد الرسول اللہ کی طرف سے عظیم بن حارث المحاربی کے حق میں ہے کہ راس کا چٹیل میدان اور اس کے ریت کے ٹیلے ان کے ہیں۔ اس میں کوئی دوسرا اپنا حق نہ جتائے۔"

(رحمۃ اللعالمینؐ۔ اصابہ۔ تجرید۔ مکاتیب النبیؐ)

حضرت عداءؓ بن خالد

سوال: قبیلے بنو عامر بن صعصعہ کے حضرت عداءؓ بن خالد نے ۹ ہجری میں اسلام قبول کیا۔ رسول اللہؐ نے انہیں ایک تحریری فرمان کے ذریعے کونسی جاگیر عطا فرمائی؟

جواب: کاتب رسولؐ حضرت خالدؓ بن سعید نے رسول اللہ کی طرف سے تحریر لکھی: "یہ

وہ عطیہ ہے جو محمد الرسول اللہؐ نے عداءؓ بن خالد اور بنو ربیعہ کو جو عامر عکرمہ سے ہیں، مضیاعۃ (یا صباعہ) سے لے کر زج اور لواتہ تک عطا فرمایا۔"

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ فرامین نبوی۔ طبقات)

سوال: حضرت عداء بن خالد حجۃ الوداع میں بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ بتایئے آپ نے کب وصال فرمایا؟

جواب: وہ طویل عرصہ تک زندہ رہے اور تقریباً سو سال کی عمر میں وفات پائی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت فضلؓ بن عباسؓ (حضورؐ کے رشتہ دار صحابی)

سوال: والد کا نام عباسؓ اور والدہ کا ام الفضل لبابہؓ۔ صحابی کا نام بتادیجئے؟

جواب: حضورؐ کے چچا زاد بھائی ابو محمد فضلؓ بن عباسؓ۔ جو قدیم الاسلام تھے مگر فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے اپنے والدین کے ساتھ مدینے ہجرت کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت فضلؓ بن عباسؓ سواری پر حضورؐ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ اور رمی جمار کے وقت چادر تانے پشت کے پیچھے کھڑے تھے۔ بتایئے کن غزوات میں حضورؐ کے ہمرکاب رہے؟

جواب: فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں آپ کو حضورؐ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔

(مسند ابوداؤد۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ آخری خطبہ دینے کے لئے حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے تو حضرت فضلؓ نے ایک دوسرے کے ساتھ آپ کو سہارا دے رکھا تھا۔ بتایئے حضرت فضلؓ کو ایک دوسری سعادت کونسی نصیب ہوئی؟

جواب: رسول اللہ کو غسل دینے کی سعادت جن اعزہ کو حاصل ہوئی ان میں آپ بھی شامل تھے۔ حضرت فضلؓ پانی ڈالتے تھے اور حضرت علیؓ غسل دیتے تھے۔

(استیعاب۔محمد عربی انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت نفیلؓ کا شمار راویان حدیث کے طبقہ پنجم میں ہوتا ہے۔ آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: بعض اہل سیر کے مطابق ۱۷۔۱۸ ہجری میں طاعون عمواس میں فوت ہو گئے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ ۱۳ ہجری میں جنگ اجنادین میں شہادت پائی۔

(اصابہ۔سیر الصحابہؓ۔الفاروقؓ)

حضرت کرزؓ بن جابر فہری

سوال: ۲ ہجری میں کس شخص نے اہل مدینہ کے مویشی لوٹ لئے تھے اور پھر وہ اسلام لائے اور صحابی رسول کہلائے؟

جواب: حضرت کرز بن جابر فہری نے ۲ ہجری میں اس قریشی سردار نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مدینے سے باہر کوہ جماء کی چراگاہ سے مویشی لوٹ لئے۔ حضورؐ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ کو مدینے کا حاکم بنایا اور خود وادی سفوان تک لیٹروں کا پیچھا فرمایا۔ اسے غزوۂ بدر اولیٰ یا غزوۂ سفوان کہا گیا ہے۔ اس سردار نے کچھ عرصہ بعد اسلام قبول کر لیا۔ (الرحیق المختوم۔زاد المعاد۔اسد الغابہ)

سوال: حضرت کرزؓ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہؐ سے جا ملتا ہے۔ بتایئے رسول اللہؐ نے انہیں کن لیٹروں کا پیچھا کرنے کا حکم دیا؟

جواب: ۶ ہجری میں بنو قضاعہ کی ایک شاخ بنو عکل اور بنو بجیلہ کی ایک شاخ بنو عرینہ کے آٹھ آدمی اسلام قبول کر کے مدینہ میں مقیم ہو گئے آب و ہوا راس نہ آنے سے وہ بیمار پڑ گئے۔ حضورؐ کو علم ہوا تو آپ نے انہیں جما کے قریب ایک مقام ذی الجدر جانے کی ہدایت فرمائی۔ جہاں آپ کے مویشی چرتے تھے۔ تاکہ وہ اونٹنیوں کا دودھ پی کر تندرست ہو جائیں۔ چنانچہ جب وہ تندرست ہوئے تو انہوں نے غداری کی اور حضورؐ کے غلام یسار کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے

آنکھوں اور زبان میں کانٹے چبھو دیئے اور پندرہ اونٹ لے کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ رسول اللہ کو خبر ہوئی تو آپ نے بیس سواروں کے ساتھ حضرت کرز بن جابر فہری کو ان کا تعاقب کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ وہ لوگ راستے میں پکڑ کر مدینے لائے گئے اور انہیں سزا دی گئی۔ (سیرۃ النبیؐ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت کرز بن جابر فہری نے کب شہادت پائی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر حضرت کرزؓ اس دستے میں شامل تھے جس کی قیادت حضرت خالدؓ بن ولید کر رہے تھے۔ بنو بکر، بنی حارث اور ہذیل کے ساتھ جھڑپ میں مشرکین کے ۲۴ یا ۲۸ آدمی مارے گئے اور مسلمانوں کی طرف سے حضرت کرزؓ بن جابر اور حضرت حبیش الاشعرؓ شہید ہوئے۔

(سیرت النبیؐ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت مسلمؓ بن حارث تمیمی

سوال: حضرت مسلم بن حارث تمیمی کو رسول اللہؐ نے سفارشی تحریر کیوں عطا فرمائی تھی؟

جواب: بنو تمیم کے ان صحابی کو رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ کسی دشمن قبیلے کی طرف بھیجے جانے مجاہدین کے ساتھ روانہ فرمایا۔ دشمن قلعہ بند ہو گیا۔ ایک دن حضرت مسلمؓ بن حارث کے سمجھانے پر اہل قلعہ نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ بے حد خوش ہوئے اور آئندہ آنے والے خلفاء اور آئمہ کے نام حسن سلوک کے لئے سفارشی تحریر عطا فرمائی۔ یہ صحابی بنو امیہ کے دور حکومت میں انتقال فرما گئے۔

(طبقات۔ سوشیدائی۔ اسد الغابہ)

حضرت ولیدؓ بن ولید

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید کے کون سے بھائی غزوۂ بدر میں گرفتار ہوئے اور پھر مسلمان ہو گئے تھے؟

جواب: حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرہ جنگ بدر میں حضرت عبداللہؓ بن جحش کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ ان کے بھائیوں خالدؓ بن ولید اور ہشام بن ولید نے فدیہ دے کر رہا کرایا اور مکے لے چلے۔ راستے میں وہ بھاگ کر مدینہ آ گئے اور مسلمان ہوئے۔ (طبقات۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ولیدؓ بن ولید کیسے مشرکین مکہ کے ہاتھوں اسیر ہوئے اور پھر رہائی پائی؟

جواب: اسلام قبول کرنے کے کچھ عرصہ بعد حضرت ولیدؓ بن ولید واپس مکہ گئے تو مشرکین نے قید کر دیا۔ ایک دن موقع پا کر بھاگ نکلے اور مدینے آ گئے۔ ۸ ہجری میں انتقال کر گئے۔ (اسدالغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

حضرت وہبؓ بن قابوس (شہید احد)

سوال: بتائیے قبیلہ مضر کی شاخ مزینہ سے تعلق رکھنے والے کون سے دو صحابی غزوۂ احد کے دن میدان جنگ میں اسلام لائے تھے؟

جواب: حضرت وہبؓ بن قابوس مزنی اور ان کے بھتیجے حضرت حارثؓ بن عقبہ ۳ ہجری میں غزوۂ احد کے دن میدان جنگ میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور بے جگری سے لڑتے ہوئے دونوں شہید ہو گئے۔ (طبقات۔ مغازی رسولؐ۔ سیرت ابن اسحاق)

حضرت وائلؓ بن حجر

سوال: ”وہ سلاطین حضرموت کی یادگار ہیں۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت قبول کر لی ہے اور وہ طویل فاصلہ طے کر کے مدینے آ رہے ہیں۔“ بتائیے یہ الفاظ حضورؐ نے کس صحابی کے لئے فرمائے؟

جواب: حضرت ابو ہندہ وائلؓ بن حجر کے لئے۔ پھر جب وہ آئے تو آپؐ نے ان کا پرتپاک استقبال کیا اور اپنی ردائے مبارک ان کے لئے بچھا دی۔ پھر انہوں

نے اسلام قبول کیا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے حضرت وائلؓ بن حجر کے لئے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''الٰہی! وائل، ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد پر برکت نازل فرما اور ان کو حضرموت کے سرداروں کا حاکم بنا۔'' انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت بھی کی۔ آپ ﷺ نے انہیں حضرموت میں جاگیر عطا فرمائی۔ (معجم صغیر۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: کوفہ آباد ہوا تو حضرت وائلؓ بن حجر کوفہ میں مستقل رہائش پذیر ہو گئے۔ حضرت علیؓ کے دور میں کس کا ساتھ دیا؟

جواب: انہوں نے پر جوش انداز میں حضرت علیؓ کا ساتھ دیا اور حضرموت کا جھنڈا انہی کے ہاتھ میں تھا۔ امیر معاویہؓ کے عہد میں کسی وقت انتقال کر گئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

خصوصی اہلیت واعزاز
کے حامل صحابہ رضی اللہ عنہم

﴿ کاتبانِ وحی ﴾

حضرات:

ابوبکر صدیق، ابوایوب انصاری (خالد بن زید) ابودرداء عویمر بن مالک، ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد، ابوزید سعد بن عبید، ابوسفیان صخر بن حرب، ابوموسیٰ اشعری، ابان بن سعید، ارقم بن ابی الارقم، ابی بن کعب، بریدہ بن حصیب، ثابت بن قیس، جعفر بن ابی طالب، جہم بن سعد، جہیم بن صلت، حاطب بن ابی بلتعہ، حذیفہ بن یمان، حصین بن نمیر، حنظلہ بن ابی عامر، حنظلہ بن ربیع، حاطب بن عمرو، حویطب بن عبدالعزیٰ، خالد بن سعید، خالد بن ولید، زبیر بن العوام، زید بن ثابت، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، سعد بن ابی وقاص، سعید بن جبیر، سعید بن سعید بن عاص، شرحبیل بن حسنہ، طلحہ بن عبیداللہ، عامر بن فہیرہ، عبادہ بن صامت، عباس بن عبدالمطلب، عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن ارقم زہری، عبداللہ بن جحش، عبداللہ بن رواحہ، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن مسعود، عثمان بن عفان، عقبہ بن عامر، علاء بن عبداللہ حضرمی، علاء بن عقبہ، علی بن ابی طالب، عمر بن خطاب، عمرو بن العاص، قیس بن سکن، قیس بن ابی صعصعہ، لبید بن ربیعہ، محمد بن مسلمہ، مصعب بن عمیر، معاذ بن جبل، معاویہ بن ابی سفیان، معیقیب، بن ابی فاطمہ، مغیرہ بن شعبہ، یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند کاتبان وحی صحابہؓ

حضرت ابانؓ بن سعید (شاعر/کاتب وحی/مہاجر مدینہ)

سوال: اس صحابی کا نام ونسب بتادیں جو شام کے تجارتی سفر میں ایک راہب سے رسول اللہ کا ذکر سن کر متاثر ہوئے تھے؟

جواب: قریش کے خاندان بنوامیہ کے فرد حضرت ابان بن سعید نے ایک عیسائی راہب سے حضورؐ کی صفات سنی تھیں۔ ان کے والد کا نام ابو احیحہ سعید تھا اور ذوالتاج کے لقب سے مشہور تھے۔ والدہ ہند یا صفیہ بنومخزوم سے تھیں۔

سوال: حضرت ابانؓ بن سعید کے دو بھائی خالدؓ بن سعید اور عمروؓ بن سعید پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔ حضرت ابانؓ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ غزوۂ بدر اور احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شریک ہوئے اور آخر ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد ایمان لے آئے۔

(اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابانؓ کو بعض سریوں کا امیر بنایا تھا۔ آپؐ نے ان کو اور کن انتظامی امور کی ذمہ داری سونپی تھی؟

جواب: فتح مکہ کے کچھ عرصہ بعد انہیں حضرت علاء الحضرمی کی جگہ بحرین کا حاکم بنایا۔ اس سے پہلے انہیں بحرین کا محصل زکوٰۃ و جزیہ مقرر کیا گیا تھا۔ حضورؐ کی رحلت پر وہ مدینہ آ گئے۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ النبیؐ۔ مہاجرینؓ)

سوال: حضرت ابانؓ بن سعید کاتب وحی بھی تھے۔ انہوں نے دور عثمانی میں کیا خدمت انجام دی؟

جواب: رسول اللہؐ ان سے کبھی کبھی وحی کی کتابت بھی کراتے تھے۔ اور روایت ہے کہ حضرت زیدؓ بن ثابت نے مصحف عثمانی کی کتابت انہی کی نگرانی میں کی تھی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ مہاجرینؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابانؓ بن سعید نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے شام کے جہاد میں حصہ لیا اور وہ اجنادین یا مرج الصفر یا یرموک کی کسی جنگ میں شہید ہوئے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ وہ ۲۹ ہجری میں دور عثمانی میں فوت ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

حضرت ابوزید سعدؓ بن عبید انصاری (بدری صحابی، انصاری صحابی، حافظ قرآن)

سوال: حضرت سعدؓ بن عبید کی کنیت ابوزید تھی۔ آپ کا تعلق انصار کے کس قبیلے سے تھا؟

جواب: آپ اوس کے خاندان بنوضبیعہ یا عمرو بن عوف سے تھے اور ہجرت کے فوراً بعد اسلام لائے۔ (طبقات۔ اصحاب بدر۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن عبید انصاری سعد القاری کے نام سے کیوں مشہور تھے؟

جواب: آپ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے دور میں ہی قرآن پاک حفظ کرلیا تھا اور آپ کا شمار بہترین قاریوں میں ہوتا تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ حفاظ صحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعدؓ بن عبید انصاری کب شہید ہوئے؟

جواب: حضرت سعدؓ بن عبید انصاری ۶۴ برس کی عمر میں جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ یہ جنگ فاروق اعظمؓ کے دور میں ۱۵ ہجری میں لڑی گئی۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ حفاظ صحابہؓ۔ اصحاب بدر)

حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر (انصاری، غسیل الملائکہ)

سوال: بتایئے کس صحابی کو غسیل الملائکہ (ورتقی) کے القاب سے یاد کیا جاتا تھا؟

جواب: حضرت حنظلہؓ کو۔ ان کا تعلق اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھا۔ والد ابی عامر اپنے قبیلے کا بااثر رئیس تھا۔ وہ توریت اور انجیل کا عالم بھی تھا۔

(انساب الاشراف۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر انصاری کیسے شہید ہوئے؟

جواب: وہ غزوۂ احد کے دن اپنی اہلیہ کے پاس خلوت میں تھے کہ جنگ پہ جانے کا

اعلان ہوا۔ انہیں غسل کا دھیان ہی نہ رہا اور ہتھیار سجا کر میدان جنگ میں پہنچ گئے۔ لڑائی زوروں پر تھی۔ ان کا سامنا مشرکین کے سپہ سالار ابوسفیان سے ہوگیا۔ انہوں نے ابوسفیان کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے اور ابوسفیان پر حملہ کرنے ہی والے تھے کہ شداد بن اسود لیثی نے تلوار کا وار کر کے شہید کر دیا۔ انہوں نے ایک بیٹا عبداللہ اپنے پیچھے چھوڑا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت حنظلہؓ کا لقب غسیل الملائکہ کیوں پڑا؟

جواب: لڑائی کے بعد رسول اللہؐ نے میدان جنگ کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: "حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں" مدینہ آ کر ان کی اہلیہ سے کیفیت دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا۔ اسی لئے فرشتے حنظلہ کو غسل دے رہے تھے۔ اس دن سے انہیں غسیل الملائکہ کہا جانے لگا۔ (استیعاب۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسدالغابہ)

حضرت حنظلہؓ بن ربیع (کاتب رسول۔ سابقون الاولون)

سوال: کنیت ابو ربعی تھی اور حکیم عرب اکثم بن صیفی کے بھتیجے تھے۔ نام و نسب بتادیں؟

جواب: بنو تمیم کے حضرت حنظلہؓ بن ربیع۔ ان کے والد کا نام ربیع بن صیفی تھا۔ حضرت حنظلہ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: غزوۂ طائف کے موقع پر حضورؐ نے حضرت حنظلہؓ بن ربیع کو مصالحت کے لئے بھیجا تھا۔ بتایئے آپ کو کاتب رسولؐ کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: وہ رسول اللہؐ کی طرف سے حکمرانوں، رئیسوں اور دوسرے لوگوں کو بھیجے جانے

والے خطوط کی کتابت کرتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ کاتب رسول۔ قراء بین رسول)

سوال: حضرت حنظلہ نے بعض غزوات نبوی میں بھی حصہ لیا۔ بتایئے خلفائے راشدین کے دور میں کونسی بڑی لڑائی میں شریک ہوئے؟

جواب: حضرت عمر فاروق کے دور میں لڑی جانے والی خونریز لڑائی قادسیہ میں حصہ لیا۔ (تہذیب التہذیب۔ اصابہ سیر صحابہ)

سوال: بتایئے حنظلہ بن ربیع نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: کوفہ آباد ہوا تو حضرت حنظلہ وہاں چلے گئے۔ جنگ جمل کے بعد قرقیسیا میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔ وہیں امیر معاویہ کے عہد حکومت میں کسی وقت انتقال فرمایا۔ ان سے آٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ (اصابہ۔ تہذیب۔ سو شہدائی)

حضرت حاطب بن عمرو (بدری صحابی، سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: حضرت حاطب بن عمرو سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتایئے آپ نے اپنے دو بھائیوں کے ساتھ کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی آپ اپنے دو بھائیوں حضرت سکران بن عمرو اور حضرت سلیط بن عمرو کے ساتھ مسلمان ہوگئے تھے۔ (انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حاطب بن عمرو کا تعلق قریش کے کس خاندان سے تھا؟

جواب: آپ قریش کے خاندان بنو عامر بن لوئی سے تعلق رکھتے تھے اس لئے عامری قرشی کہلائے۔ ان کی والدہ بھی اسی قبیلے سے تھیں۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ استیعاب)

سوال: حضرت حاطب بن عمرو نے پہلی مرتبہ کب حبشہ ہجرت کی اور واپس آکر کس

کی پناہ حاصل کی؟

جواب: انہوں نے ۵ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ تقریباً دو ماہ بعد قریش کے بارے میں مصالحت کی خبر سننے پر واپس آ گئے لیکن مکہ کے قریب آ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط تھی۔ چنانچہ وہ اپنے خاندان کے ایک رئیس حویطب بن عبدالعزیٰ کی پناہ لے کر مکہ میں آ گئے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ فتوح البلدان)

سوال: ۶ نبوی میں حضرت حاطبؓ بن عمرو نے دوبارہ حبشہ ہجرت کی آپ واپس کب آ گئے؟

جواب: آپ سات آٹھ سال تک حبشہ میں مقیم رہنے کے بعد غزوۂ بدر سے کچھ عرصہ پہلے حبشہ سے مدینہ آ گئے اور حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر انصاری کے مہمان بنے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت حاطبؓ بن عمرو کا شمار اصحاب بدر میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اور کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: وہ بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل کرنے کے بعد جنگ احد میں بھی شریک ہوئے۔ (اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر۔ طبقات)

حضرت حویطبؓ بن عبدالعزیٰ (مہاجر صحابہ)

سوال: قبول اسلام کے وقت حضرت حویطبؓ بن عبدالعزیٰ کی عمر اسی برس کے قریب تھی۔ آپؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف میں رسول اللہؐ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا اور حضورؐ نے انہیں حنین کے مال سے سو اونٹ دیئے۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: خطرناک حالات میں حضرت عثمانؓ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے والوں اور دفن کرنے والوں میں تقریباً سو برس کے ایک بزرگ ابو محمد بھی تھے۔ ان کا نام ونسب بتادیجئے؟

جواب: قریش کے خاندان عامر بن لوئی سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی عبدالعزیٰ بن ابو قیس کے بیٹے حضرت حویطبؓ تھے۔ وہ اپنے قبیلے کے رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ الانساب الاشراف)

سوال: حضرت حویطبؓ دور جاہلیت ہی سے لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ بعثت نبویؐ کے وقت ساٹھ سال کے تھے۔ بتائیے آپؓ کب اسلام لائے؟

جواب: انہوں نے جب بھی اسلام لانا چاہا، بنوامیہ کے رئیس حکم بن امیہ نے منع کر دیا۔ فتح مکہ کے وقت ڈر کے مارے گھر سے بھاگ گئے اور عوف کے باغ میں پناہ لی۔ اچانک ابوذرؓ سے ملاقات ہوئی اور ان کے سمجھانے بجھانے پر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔

(مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت حویطبؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: غزوۂ طائف کے بعد آپؓ مکہ سے مدینہ چلے گئے تھے اور امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں تقریباً سوا سو سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔ اپنے پیچھے دو فرزند ابوسفیان اور عبداللہ چھوڑے۔

(مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت عبداللہؓ بن ابوبکرؓ (شہید طائف ومہاجر مدینہ)

سوال: بتائیے ہجرت کے سفر میں غار ثور میں تین دن حضورؐ کی میزبانی کا شرف کسے

حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے چھوٹے بیٹے عبداللہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر یہ خدمت انجام دیتے اور حضور کو قریش مکہ کی دن بھر کی کارروائیوں سے آگاہ کرتے رہے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن ابوبکرؓ بعثت کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ ان کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: ماں کا نام قتیلہ بنت عبدالعزیٰ تھا جو قبیلہ بنی عامر بن لوئی سے تھیں۔ اسلام نہ لانے پر حضرت ابوبکرؓ نے اسے طلاق دے دی تھی۔ حضرت عبداللہؓ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کے حقیقی بھائی تھے۔ (طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن ابوبکرؓ نے کب مدینے ہجرت کی؟

جواب: ہجرت نبوی کے فوراً بعد حضرت عبداللہؓ اپنی سوتیلی والدہ حضرت ام رومانؓ، حضرت اسماء اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو ساتھ لے کر مدینے پہنچے اور بنو حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت حارثہؓ بن نعمان انصاریؓ کے مکان میں قیام کیا۔ (تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: کس صحابیؓ نے بیوی کی وجہ سے جہاد ترک کردیا تھا لیکن پھر شمولیت کرتے رہے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن ابی بکرؓ کی شادی نہایت حسین وجمیل اور عاقل فاضل صحابیہ حضرت عاتکہؓ بنت زید سے ہوئی تھی۔ جو حضرت سعیدؓ بن زید کی ہمشیرہ تھیں۔ حضرت عبداللہؓ کو ان سے اس قدر محبت تھی کہ جہاد تک ترک کردیا۔ حضرت عاتکہؓ نے بھی انہیں جہاد پر جانے کیلئے مجبور نہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے بیٹے کو حکم دیا کہ وہ عاتکہؓ کو طلاق دے دیں۔ والد کے اصرار پر انہوں نے طلاق دے دی لیکن پریشان اور دل آزردہ رہنے لگے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے بیٹے

کو رجعت کرنے کی اجازت دے دی۔ حضرت عبداللہ نے فتح مکہ، حنین اور طائف کے غزوات میں شرکت کی۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن ابی بکرؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: طائف کے محاصرے میں ابومحجن ثقفی کے تیر سے شدید زخمی ہوئے۔ بظاہر زخم مندمل ہوگیا لیکن شوال ۱۱ ہجری میں زخم عود کر آیا اور اسی سے وفات پائی۔ حضرت ابوبکرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؓ نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ (اسدالغابہ۔ سیرالصحابہ۔ طبقات)

حضرت عبداللہؓ بن ارقم (کاتب رسول، مہاجر مدینہ)

سوال: دربار نبوت کے خاص راز دان حضرت عبداللہؓ بن ارقم سے حضورؐ کیا خدمت لیتے تھے؟

جواب: انہیں تحریر اور کتابت میں مہارت حاصل تھی اس لئے حضورؐ نے انہیں اپنا کاتب خاص مقرر فرمایا۔ آپؐ سلاطین و امراء کو خطوط انہیں سے لکھواتے تھے۔

(اصابہ۔ مستدرک حاکم۔ اسدالغابہ)

سوال: انتہائی پوشیدہ خطوط بھی حضرت عبداللہؓ بن ارقم کے پاس رہتے۔ بتائیے حضورؐ سے آپ کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ رسول اللہؐ کے رشتہ میں بھتیجے تھے کیوں کہ ان کے والد ارقم حضورؐ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ (مستدرک حاکم۔ نسب۔ اشراف۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن ارقم فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور مدینہ ہجرت کر گئے۔ آپ کا حسب و نسب کیا تھا؟

جواب: آپ قریش کے خاندان زہرہ سے تھے۔ والد کا نام ارقم بن عبد یغوث تھا۔

عبد مناف پر ان کا سلسلہ نسب حضورؐ سے جاملتا تھا۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں بھی حضرت عبداللہؓ بن ارقم مراسلات کی کتابت کرتے تھے۔ بتایئے دور فاروقؓ، اور دور عثانی میں آپ کی کیا ذمہ داریاں تھیں؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کتابت کے علاوہ بیت المال کی نگرانی کا کام بھی سونپ دیا۔ وہ خلیفہ ثانی کی مجلس شوریٰ میں بھی شامل تھے۔ حضرت عثانؓ کے دور میں بھی وہ کاتب اور بیت المال کے نگران رہے۔ تاہم کچھ عرصہ بعد انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ (اسد الغابہ۔ مستدرک۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن ارقم نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: وہ آخری عمر میں آنکھوں سے معذور ہوگئے تھے اور ۳۵ ہجری میں مدینہ میں انتقال فرماگئے۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ مستدرک حاکم۔ اصابہ)

حضرت عبداللہؓ بن زید انصاری

(صاحب الشجرہ، انصار صحابی، سابقون الاوّلون)

سوال: حضرت ابومحمد عبداللہؓ بن زید بن عاصم کس مشہور صحابیہ کے بیٹے تھے؟

جواب: حضرت نسیبہؓ بنت کعب جو اپنی کنیت ام عمارہ کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے والد زید بن عاصم نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا۔ حضرت عبداللہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تھے۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہ بن زید نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کی والدہ حضرت ام عمارہؓ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے مسلمان ہوئیں۔ یہ اس وقت بچے تھے اس لئے ساتھ ہی مسلمان ہوئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جب حضورؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہ مسلمان ہوئے۔ ہو سکتا ہے اس وقت حضورؐ سے بیعت کی ہو۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن زید کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ آپؓ دوسرے کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: غزوہ احد میں اپنی والدہ حضرت ام عمارہؓ اور حضرت حبیبؓ بن زید کے ساتھ شریک ہوئے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ پھر فتح مکہ اور غزوہ حنین میں بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ غزوات کے علاوہ صلح حدیبیہ اور عمرۃ القضا میں بھی رسول اللہؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن زید نے مسیلمہ کے خلاف جنگ یمامہ میں حصہ لیا۔ بتائیے آپؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: ۶۳ ہجری میں یزیدی لشکر کے خلاف لڑتے ہوئے مدینہ میں اپنے دو بیٹوں خلاد اور علی سمیت شہید ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیر انصار۔ طبقات)

حضرت لبیدؓ بن ربیعہ (شاعر صحابی، بزرگ صحابی)

سوال: حضرت لبیدؓ بن ربیعہ بنو عامر سے تعلق رکھتے تھے بتائیے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ ۹ ہجری میں قبیلہ بنو جعفر بن کلاب کے وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ۹۰ یا ۱۱۳ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت لبیدؓ بن ربیعہ کو اسلام لانے سے پہلے کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: ان کا شمار نامور شعراء میں ہوتا تھا اور وہ ان سات شاعروں میں سے تھے جن کا کلام زمانہ جاہلیت میں اہل مکہ نے کعبہ میں آویزاں کیا ہوا تھا۔

(اسدالغابہ۔اصابہ۔طبقات)

سوال: حضرت لبیدؓ بن ربیعہ کو قبول اسلام کے بعد کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: رسول اللہ نے ان کے بعض اشعار کو بہت پسند فرمایا خاص طور پر یہ مصرع الا کل شیء ما خلا اللہ باطل بہت پسند تھا۔ آپؐ فرماتے تھے:"شعراء کے کلام میں لبیدؓ کا یہ کلام بہت اچھا ہے۔" حضرت لبیدؓ کا کلام چھپ چکا ہے۔

(طبقات۔سوشیدائی۔اصابہ)

سوال: حضرت لبیدؓ بن ربیعہ ۴۱ ہجری میں ۱۱۳ یا ۱۴۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے شعر گوئی کم کر دی تھی اور کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: آپ فرمایا کرتے تھے:"اللہ نے مجھے شعر کے عوض سورۃ بقرہ اور آل عمران دی ہیں۔"

(استیعاب۔اصابہ۔اسدالغابہ)

﴿سپہ سالار صحابہؓ﴾

حضرات:

ابو موسیٰ اشعری، ابوعبیدہ بن الجراح، ابوحذیفہ ہشیم بن عتبہ، ابوقتادہ حارث بن ربعی، اسامہ بن زید، ارقم بن ابی ارقم، بشیر بن سعد، براء بن عازب، براء بن مالک، بریدہ بن الحصیب، ثابت بن اقرم، ثابت بن حداح، ثابت بن قیس، جعفر بن ابی طالب، جریر بن عبداللہ البجلی، حذیفہ بن الیمان، صفوان بن معطل، صخر بن حرب، ضرار بن ازور، طلحہ بن عبیداللہ، حارثہ بن نعمان، حمزہ بن ابی طالب، حاطب بن ابی بلتعہ، خالد بن ولید، خالد بن زید، خالد بن یزید، خزیمہ بن ثابت، زید بن حارثہ، زبیر بن العوام، زید بن خطاب، زید

بن سہل ابوطلحہ، سعد بن ابی وقاص، سلمہ بن قیس، سعید بن العاص، سعید بن عامر، سعید بن زید، سلمہ بن اکوع، سلمہ بن ہشام، سماک بن خرشہ، سراقہ بن جعشم، سعد بن حبت، شرحبیل بن حسنہ، شماس بن عثمان، عمرو بن العاص، عبدالرحمٰن عوف، عبداللہ بن جحش، عاصم بن ثابت، عتبہ بن غزوان، عکرمہ بن ابی جہل، عکاشہ بن محصن، عبداللہ بن حذافہ، عبداللہ بن رواحہ، عبادہ بن صامت، ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی، عبیدہ بن حارثہ، عقبہ بن عامر، عمرو بن قیس، عامر بن اکوع، عامر بن ربیع، عامر بن فہیرہ، عبادہ بن بشر، عبداللہ بن انیس، عبدالرحمٰن بن سمرہ، عبداللہ بن عامر، عثمان بن ابی العاص، عبداللہ بن بدیل، عمرو بن معدیکرب، فراس ابن اقرع، قعقاع بن عمرو، قتادہ بن نعمان، کعب بن مالک، محمد بن مسلمہ، مقداد بن عمرو، مثنیٰ بن حارثہ، معاویہ بن ابوسفیان، مغیرہ بن شعبہ، نعمان بن مقرن، یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند سپہ سالار صحابہؓ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ (تاجر، سپہ سالار، حافظ، مہاجر مدینہ)

سوال: "الٰہی عبداللہؓ بن قیس کی خطائیں بخش دے اور قیامت کے دن جنت میں اس کو باعزت داخل کر۔" حضورؐ نے یہ دعا کس مشہور صحابیؓ کے لئے فرمائی؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے لئے جن کا اصل نام عبداللہ تھا۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ اور اپنے قبیلے اشعر کے رئیس تھے۔ (البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ تجارت کے سلسلے میں دوسرے ملکوں کا سفر کرتے تھے۔ آپ کیسے اسلام لائے؟

جواب: مکہ میں حاضر ہو کر رسول اللہؐ سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور بنو عبد شمس سے حلیفانہ تعلق قائم کر کے واپس وطن چلے گئے۔ قبیلے کو تبلیغ سے مسلمان کیا جن میں ان کی والدہ طیبہؓ بنت وہب بھی شامل تھیں۔ (البدایہ والنہایہ۔ الاستیعاب۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کب اور کیسے مدینہ ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہ کی ہجرت مدینہ کا سن کر پچاس سے زائد نو مسلموں سمیت کشتی میں

سوار ہوکر مدینے کے لئے روانہ ہوئے طوفان کی وجہ سے حبشہ پہنچ گئے۔ حبشہ میں مکہ کے مہاجرین سے ملاقات ہوئی تو ان کے مشورے سے وہیں ٹھہر گئے۔ ۶ ہجری کے آخر میں حضرت جعفرؓ بن ابوطالب اور دوسرے مہاجرین کے ساتھ فتح خیبر کے موقع پر رسول اللہ کے پاس پہنچے۔

(استیعاب۔ البدایہ والنہایہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فتح مکہ اور غزوۂ حنین اور غزوۂ تبوک میں حضورؐ کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ نے آپ کو کہاں کا عامل مقرر فرمایا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں یمن کے ضلع مآرب کا حاکم مقرر فرمایا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو زبید اور ساحل کے علاقے کا عامل بنایا گیا۔ تعلیم قرآن اور تحصیل زکوٰۃ ان کے ذمے تھے۔ (صحیح بخاری۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے عراق عرب کی تسخیر میں کیسے حصہ لیا؟

جواب: آپ حضرت سعدؓ کے لشکر میں شامل ہوگئے۔ ۱۷ ہجری میں الجزیرہ کا شہر نصیبین فتح کیا۔ بصرہ کے گورنر مقرر ہوئے تو دربارِ خلافت کے حکم سے خوزستان کے شہر اہواز پر شدید مزاحمت کے بعد قبضہ کیا۔ مناذر کا محاصرہ کیا تو اہل شہر پامردی سے مقابلہ کرنے کے باوجود مغلوب ہوگئے۔ ایک دوسرے اہم شہر سوس پر قبضہ کرنے کے بعد حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے رامہرمز کے پہاڑی شہر کی طرف فوج بھیجی۔ اہل شہر محاصرے کی تاب نہ لا سکے اور خراج دینا منظور کرلیا۔ (فتوح البلدان۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: ہرمزان نے خوزستان کے صدر مقام کو ناقابل تسخیر بنادیا تھا۔ مسلمان سپہ سالاروں نے اسے کیسے فتح کیا؟

جواب: حضرت جریرؓ بن عبداللہ بجلی، حضرت انسؓ بن مالک، حضرت براءؓ بن مالک اور حضرت براءؓ بن عازب جیسے افسروں نے بیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی سرکردگی میں شہر کا محاصرہ کرلیا۔ شاہی افسروں نے چند شرائط پر اسلام لانے کی پیشکش کی۔ حضرت موسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کے مشورے پر شرطیں قبول کرلیں۔ تمام ایرانی شاہسواروں نے اسلام قبول کرلیا اور مسلمانوں کے شانہ بشانہ لڑنے لگے۔ آخر ہرمزان نے صلح کا معاہدہ کر کے تستر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ ہرمزان کو حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا دیا گیا جہاں اس نے اسلام قبول کرلیا۔

(اخبار الطوال۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ عقد الفرید)

سوال: بتایئے خوزستان کی فتح کیسے مکمل ہوئی؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے تستر کے بعد جندی سابور کا محاصرہ کرلیا اور اس کی تسخیر کے ساتھ ہی خوزستان مکمل طور پر مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ایک مجاہد اور فاتح کے ساتھ ساتھ بہترین منتظم بھی تھے۔ انہوں نے بصرہ کا انتظام کیسے چلایا؟

جواب: بصرہ میں پہلی مرتبہ امینت گارے کے مکانات بنوائے۔ انہوں نے بصرہ کے تین سو حفاظ قرآن کی فہرست حضرت عمرؓ کو بھیجی۔

(طبقات۔ فتوح البلدان۔ صفوۃ الصفوہ)

سوال: نہاوند کی فتح کو فتح الفتوح کہا جاتا ہے۔ یہ فتح کیسے حاصل ہوئی؟

جواب: حضرت نعمانؓ بن مقرن اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی قیادت میں ۲۱ ہجری میں یزدگرد کے ایک نامی جرنیل مردان شاہ کی ڈیڑھ لاکھ فوج کو شکست ہوئی۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: بتائیے اور کون سے علاقے حضرت موسیٰ اشعریؓ کے ہاتھوں فتح ہوئے؟ اور وہ کب کوفہ کے گورنر بنے؟

جواب: ۲۲ ہجری میں اصفہان فتح کیا اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ فارس اور کرمان بھی حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ کی خواہش پر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو بصرہ سے تبدیل کر کے کوفہ کا گورنر بنادیا۔ اگلے ہی سال ۲۳ ہجری میں انہیں پھر بصرہ تبدیل کر دیا گیا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی ۲۳ ہجری میں انہیں اس عہدے پر برقرار رکھا لیکن ۲۹ ہجری میں کردوں کے ساتھ اختلاف ہوگیا اور ان کے مطالبے پر حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو معزول کر دیا۔ پھر اہل کوفہ کے اصرار پر آپ کو بصرہ کا گورنر بنایا گیا۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ اردو دائرہ معارف)

سوال: بصرہ کی امارت کے دوران حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا تھا؟

جواب: دریائے دجلہ سے اہل بصرہ کو پانی فراہم کرنے کے لئے انہوں نے حضرت عمرؓ کے ایماء پر بصرہ شہر تک چھ میل لمبی ایک نہر کھدوائی۔ یہ نہر اب تک نہر ابی موسیٰ کے نام سے مشہور ہے۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ الفاروقؓ۔ اسلامی شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضرت علیؓ کے دور خلافت میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کیا اہم خدمات انجام دیں؟

جواب: انہوں نے مسلمانوں کو ہر قیمت پر خانہ جنگی سے بچانے کی کوشش کی۔ پھر شام کے کسی غیر معروف گاؤں میں گوشہ نشین ہوگئے اور جنگ جمل میں حصہ نہیں لیا۔ صفین کی معرکہ آرائیوں میں بھی خلوت نشین رہے حتیٰ کہ حضرت علیؓ نے انہیں بلا کر اپنی طرف سے حکم مقرر فرمایا۔ پھر آخر دم تک ملکی معاملات سے

کنارہ کش رہے۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ تذکرۃ الحفاظ)

سوال: بتایئے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے ۴۲ ہجری ۴۴ ہجری یا ۵۲ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے تین سو ساٹھ احادیث مروی ہیں اور ان کا شمار راویان حدیث کے طبقہ سوم میں ہوتا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

حضرت ابوقتادہؓ حارث (حافظ رسولﷺ، عالم و فاضل، حافظ حدیث)

سوال: بتایئے فارس رسولﷺ کس صحابی کا لقب تھا؟ انہیں یہ لقب کیسے ملا؟

جواب: حضرت ابوقتادہ حارثؓ بن ربعی کا۔ وہ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھے۔ والدہ کا نام کبشہ بنت مظہر تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہﷺ نے انہیں بہترین شہسوار قرار دیا تھا اس لئے وہ فارس رسول یعنی رسول اللہﷺ کے شہسوار کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (فتوحات ربانیہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: واحد صحابی جن کی کنیت ابوقتادہؓ تھی، کب مسلمان ہوئے؟

جواب: بعثت نبوی کے دوسرے یا تیسرے سال پیدا ہوئے۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد کسی وقت اسلام لائے اور انصار کے سابقون الاولون کہلائے۔

(مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: انصاری صحابی حضرت ابوقتادہؓ اچھے شہسوار، بہترین نیزہ باز اور ماہر شمشیر زن تھے۔ بتایئے آپ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے علاوہ عہد رسالت کے تمام غزوات میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ جن میں احد، خندق، حنین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے بعض سرایا میں بھی شرکت کی۔ (اسد الغابہ۔ انساب۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: غزوہ غابہ میں حضورﷺ نے حضرت ابوقتادہؓ کو بہترین شہسوار کہا تھا۔ بتایئے یہ

غزوہ کب اور کیوں ہوا؟

جواب: ۶ ہجری میں بنو فزارہ نے عیینہ بن فزاری کی سرکردگی میں مدینہ کی چراگاہوں میں لوٹ مار کی۔ گلہ بان حضرت ذرؓ بن ابوذر غفاری کو شہید کر دیا اور حضورؐ کی بیس اونٹنیاں لے گئے۔ حضرت سلمہؓ بن اکوع اور حضورؐ کے غلام رباحؓ اتفاق سے ادھر آ نکلے۔ انہوں نے مدینے کے لوگوں کو آوازیں دیں اور خود لٹیروں کا پیچھا کیا۔ حضورؐ کا حکم ملتے ہی حضرت ابوقتادہؓ، مقدادؓ بن اسود اور اخرم اسدیؓ گھوڑوں پر دوڑے۔ حضورؐ بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ پیچھے روانہ ہوئے۔ انہوں نے لٹیروں کو جالیا۔ مقابلے میں حضرت اخرمؓ شہید ہو گئے۔ حضرت ابوقتادہؓ، سلمہؓ اور مقدادؓ نے اپنے نیزوں سے لٹیروں کو مار بھگایا۔ ان کا سردار مارا گیا۔ واپس ذی قرد پہنچے تو رسول اللہؐ بھی پانچ سو سواروں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ سارا واقعہ سن کر حضورؐ نے تینوں جانبازوں کی تعریف کی اور حضرت ابوقتادہؓ کو بہترین سوار قرار دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ سیرۃ النبیؐ)

سوال: ۸ ہجری میں حضورؐ نے حضرت ابوقتادہؓ کو کن دو سریوں کا امیر مقرر فرمایا؟

جواب: آپؐ نے پندرہ صحابہ کے ساتھ حضرت ابوقتادہؓ کو نجد کے مقام خضرہ میں بنو غطفان کی گوشمالی کے لئے روانہ کیا۔ انہوں نے چھپتے چھپاتے اچانک دشمن پر حملہ کیا۔ بعض لوگوں نے مزاحمت کی بعض بھاگ نکلے۔ حضرت ابوقتادہؓ بہت سے قیدیوں اور مال غنیمت کے ساتھ مدینہ واپس آئے۔ اسے سریہ محارب بھی کہتے ہیں۔ اس کے چند دن بعد آپؐ نے انہیں آٹھ آدمیوں کے ساتھ بطن اضم بھیجا لیکن کسی سے مقابلہ نہیں ہوا۔ پھر یہ صحابہ مقام سقیا پر فتح مکہ کے لئے جانے والے صحابہ سے جا ملے۔ (طبقات۔ زاد المعاد۔ المغازی۔ رحمۃ للعالمین)

سوال: رسول اللہؐ نے سلام بن ابی الحقیق یہودی کو قتل کرنے کے لئے بنو سلمہ کے کن پانچ صحابہ کو روانہ فرمایا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عتیک امیر تھے اور عبداللہؓ بن سنانؓ، عبداللہؓ بن انیس، خزاعیؓ بن اسود اور ابو قتادہؓ انصاری۔ یہ قتل ۵ یا ۶ ہجری میں ہوا۔

(صحیح بخاری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: "اے اللہ ابو قتادہؓ کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح اس نے آج رات میری حفاظت کی۔" یہ الفاظ رسول اللہؐ نے کب فرمائے تھے؟

جواب: ایک سفر میں رسول اللہؐ کو سواری پر ہی اونگھ آتی رہی تو حضرت ابو قتادہؓ نے آپؐ کی چوکیداری فرمائی۔ (مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ اصابہ۔ سیر انصار)

سوال: بتایئے خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت ابو قتادہؓ کی کن خدمات کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: ۱۱ ہجری میں رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا۔ مختلف علاقوں کو گیارہ لشکر بھیجے گئے۔ حضرت ابوقتادہؓ بھی حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں شامل تھے۔ حضرت علیؓ کے دور میں حضرت ابوقتادہؓ کچھ عرصہ مکہ کے امیر رہے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں وہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ نہروان کے مقام پر خوارج سے جنگ کے وقت حضرت علیؓ نے انہیں پیدل فوج کا افسر بنایا۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ طبقات۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: حضرت ابو قتادہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بعض روایات کے مطابق آپ نے ۴۰ ہجری میں حضرت علیؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔ ۵۰ ہجری اور ۶۰ ہجری کے درمیان کسی وقت مدینے میں وفات پانے کا ذکر ہے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان سے ایک سو ستر احادیث

مروی ہیں۔ بیوی سلافہؓ بنت جزاء صحابیہ تھیں۔ چار بیٹے عبداللہ، عبدالرحمٰن، معبد اور ثابت چھوڑے۔ (سیر انصار۔ طبقات۔ صحیح بخاری۔ جرنل صحابہؓ)

حضرت ابو طلحہ زیدؓ بن سہل (سپہ سالار ر بدری صحابی ر عالم و فاضل)

سوال: "اے اللہ کے رسولؐ آپؐ کے سینے مبارک سے پہلے میرا سینہ اور آپؐ کی جان سے پہلے میری جان حاضر ہے۔" یہ الفاظ کس صحابی نے کب کہے تھے؟

جواب: جنگ احد میں حضرت ابو طلحہؓ زیدؓ بن سہل آپؐ کے سامنے کھڑے ہو کر تیر اندازی کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ (مسند احمد۔ صحابہ کرام کا عہد زریں۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو طلحہ انصاریؓ اس خاندان سے تھے جسے رسول اللہؐ نے انصار کے سب گھرانوں سے بہتر قرار دیا تھا۔ ان کا گھرانہ اور نسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت ابو طلحہ زیدؓ بن سہل انصاری قبیلے خزرج کے خاندان بنو نجار کے رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ سیر انصارؓ۔ استیعاب)

سوال: بتائیے کونسی صحابیہ خاتون حضرت ابو طلحہؓ کے اسلام لانے کا باعث بنیں؟

جواب: حضرت ام سلیمؓ، جو کہ انصار کی سابقون الاولون میں سے تھیں اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے مسلمان ہو چکی تھیں۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر انصارؓ)

سوال: حضرت ابو طلحہ زیدؓ بن سہل نے حضرت ام سلیمؓ کو کیا پیغام دیا؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے تک حضرت ابو طلحہ زیدؓ ایک لاابالی سے نوجوان تھے۔ انہوں نے بنو نجار کی ایک بیوہ خاتون حضرت ام سلیم بنت ملحان کو شادی کا پیغام بھیجا۔ خاتون کے بیٹے انسؓ بن مالک سن شعور کو پہنچ چکے تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر انصار)

سوال: بتایئے حضرت ام سلیمؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے جواب دیا: "میں تو خدا کے سچے رسول محمدؐ پر ایمان لا چکی ہوں۔ تم پر افسوس ہے کہ تم لکڑی کے بتوں کو پوجتے ہو جو کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میں خدائے واحد کی عبادت کرتی ہوں اور تم بتوں کے پجاری ہو۔ میرا تمہارا نکاح کیسے ہو سکتا ہے۔" (سیر الصحابیاتؓ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابو طلحہ زید بن سہل انصاری کب اور کیسے مشرف بہ اسلام ہوئے؟

جواب: انہوں نے حضرت ام سلیمؓ سے پوچھا مجھے کون مسلمان کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ۔ چنانچہ وہ حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ کچھ دن غور کرتے رہے پھر حضرت ام سلیمؓ کے پاس آ کر اسلام قبول کر لیا۔ (اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابو طلحہؓ کے اسلام لانے سے پہلے حضورؐ نے انہیں دیکھ کر کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "ابو طلحہ اس حال میں آ رہا ہے کہ اسلام کے آثار اس کی پیشانی پر چمک رہے ہیں۔" (سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضرت ام سلیمؓ نے حضرت ابو طلحہؓ کے اسلام لانے پر کس ردعمل کا اظہار کیا؟

جواب: خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے حضرت ابو طلحہؓ سے کہا: "میں اب تمہارے ساتھ نکاح کرنے کو تیار ہوں۔ تمہیں دنیاوی مہر معاف کرتی ہوں اور اپنا مہر تمہارا اسلام مقرر کرتی ہوں۔" (اسوۂ صحابہؓ۔ سیر انصارؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک نے اپنی والدہ ام سلیمؓ کا نکاح حضرت طلحہؓ سے پڑھایا۔ وہ کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: وہ فرمایا کرتے تھے: "میری والدہ کا نکاح حضرت ابو طلحہؓ سے عجیب و غریب مہر پر ہوا۔" (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر الصحابیاتؓ)

سوال: حضرت ثابتؓ نے حضرت ام سلیمؓ کے مہر کے بارے میں کیا کہا تھا؟

جواب: انہوں نے فرمایا: "ہم نے ام سلیمؓ کے مہر سے زیادہ برکت والا مہر کبھی نہیں سنا۔" (جرنیل صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے کس صحابی نے گھر میں کھانے کی کمی کے باوجود مہمان کی خدمت کرنے کے لئے دیا بجھا دیا تھا؟

جواب: حضرت ابو طلحہؓ زید بن سہل انصاری نے۔ رسول اللہؐ کے پاس ایک مسافر آیا اور قیام وطعام کی درخواست کی۔ رسول اللہؐ کے گھر میں فاقہ تھا۔ آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا تو حضرت ابو طلحہؓ مہمان کو گھر لے گئے۔ گھر میں بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا تھا۔ انہوں نے بیوی سے کہا۔ بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دو اور مہمان کے آگے جب کھانا رکھوں تو چراغ درست کرنے کے بہانے بجھا دینا۔ اندھیرے میں مہمان کھانا کھالے گا اور ہم یونہی منہ چلاتے رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ خود تمام اہل خانہ بھوکے رہے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: صبح جب حضرت ابو طلحہؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حضورؐ کو خبر دے دی تھی۔ آپؐ کی زبان مبارک پر آیت ویؤثرون ...... یعنی وہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ ان پر تنگی ہی ہو۔ آپؐ نے فرمایا: "رات کو تمہارا اپنے مہمان کے ساتھ برتاؤ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا۔" (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ابو طلحہ زید بن سہل بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد عقد مواخات میں شریک تھے۔ بتایئے ان کا دینی بھائی کسے بنایا گیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں امین الامت حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کا مؤاخاتی بھائی بنایا۔ (طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر انصار)

سوال: بدری صحابی حضرت ابو طلحہ زیدؓ بن سہل نے جنگ احد میں کس بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا؟

جواب: جب اتفاقی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا تو آپ چند دوسرے صحابہؓ کے ساتھ آخر دم تک داد شجاعت دیتے رہے۔ نہایت جوش و جذبے سے تیر چلاتے۔ ان کے ہاتھ سے تین کمانیں ٹوٹیں۔ دشمن کے تیر اپنے ہاتھوں سے روکتے۔ رسول اللہؐ کی حفاظت کرتے کرتے ان کا ایک ہاتھ شل ہو گیا۔ حضورؐ گردن مبارک اٹھا کر مشرکین کی طرف دیکھتے تو آپ عرض کرتے: "میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، گردن اٹھا کر نہ دیکھئے۔ کہیں آپؐ کو کوئی تیر نہ لگ جائے۔"

(مسند احمد۔ صحابہ کرامؓ کا عہد زریں۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابو طلحہؓ کی بہادری پر کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "فوج میں ابو طلحہؓ کی آواز سو آدمیوں سے بہتر ہے۔" آپؐ یہ بھی فرماتے: "ابو طلحہؓ تیر چلاؤ۔" (صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ جرنیل صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابو طلحہؓ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوۂ حنین میں انہوں نے کس جرات و بہادری سے حضورؐ کا ساتھ دیا؟

جواب: ان کی زوجہ حضرت ام سلیمؓ بھی اس جنگ میں ان کے ساتھ تھیں۔ جب بنو ہوازن کے تیر اندازوں نے گھات لگا کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو بھگدڑ مچ گئی۔ حضورؐ کے ہمراہ ثابت قدم رہنے والے لوگوں میں حضرت ابو طلحہؓ اور ام سلیمؓ بھی تھے۔ حضرت ام سلیمؓ خنجر لئے حضورؐ کے پاس کھڑی رہیں اور حضرت ابو طلحہؓ

مردانہ وار لڑتے رہے۔ اس دن انہوں نے بیس مشرکین کو قتل کیا۔

(مسند احمد۔ صحیح بخاری۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت ابوطلحہ زیدؓ بن سہل کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضورؐ نے منیٰ میں حلق کرایا تو بائیں جانب کے تمام موئے مبارک حضرت ابوطلحہؓ کو عطا فرما دیے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: کس صحابی نے حضورؐ کو کھانے کی دعوت دی تو کھانے میں برکت کا معجزہ رونما ہوا؟

جواب: حضرت ابوطلحہؓ اور حضرت ام سلیمؓ نے رسول اللہؐ کو اپنے گھر کھانے پر دعوت دی۔ آپؐ تمام صحابہؓ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ روٹیاں لائی گئیں۔ ان پر گھی لگایا گیا اور آپؐ نے دس دس صحابہؓ کو بلا کر کھلانا شروع کیا۔ اسی کے قریب صحابہؓ نے سیر ہو کر کھایا۔ جو بچ رہا پڑوسیوں کو بھیجا گیا۔

(بخاری۔ مسند احمد۔ اصابہ)

سوال: دور صدیقی اور فاروقی میں حضرت ابوطلحہؓ زید بن سہل نے کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوطلحہؓ نے شام میں سکونت اختیار کر لی۔ دور عہد صدیقی اور فاروقی کی بہت سی جنگوں میں حصہ لیا۔

(الفاروق۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے مجلس شوریٰ کیوں بنائی تھی۔ ان کے ارکان کون سے تھے؟

جواب: فاروق اعظمؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے جانشین کے انتخاب کے لئے چھ افراد کی مجلس شوریٰ نامزد کی۔ اتفاق سے ان دنوں حضرت ابوطلحہؓ بھی مدینہ میں تھے۔ انہیں اس مجلس کا نگران مقرر کیا اور ضروری وصیتیں کیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کی وفات کے بعد انہوں نے نہایت دیانت داری اور خلوص سے عمل کیا اور کسی انتشار کے بغیر حضرت عثمان ذوالنورینؓ خلیفہ منتخب ہو گئے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابوطلحہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ستر سال کی عمر تھی اور وہ مکمل طور پر گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ ایک دن تلاوت قرآن کے دوران جہاد والی آیت انفروا خفافا...... پڑھی تو شوق جہاد سے تڑپ اٹھے۔ اہل خانہ سے کہا کہ میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں۔ بیوی اور بچوں نے منع کیا مگر بضد ہوئے تو انہوں نے تیاری کر دی۔ بحری مہم روانہ ہو رہی تھی پیری اور ضعف کے باوجود اس کے ساتھ ہو لئے۔ ایک دن جب جہاز طوفان میں ہچکولے لگا رہا تھا تو ان کی روح پرواز کر گئی۔ سات دن بعد جہاز ایک جزیرے کے کنارے لگا۔ جسم تروتازہ تھا وہیں تجہیز و تکفین کے بعد دفن کر دیا گیا۔ ان کے سوتیلے بیٹے حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نے امیر معاویہؓ کے عہد میں ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ اور وہ اس بحری مہم میں شریک ہوئے جو امیر معاویہؓ نے قسطنطنیہ کی تسخیر کیلئے روانہ کی تھی۔ یہ بھی روایت ہے کہ ۷۰ برس کی عمر میں ۳۴ ہجری میں مدینہ میں انتقال فرمایا۔ حضرت عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ استیعاب۔ جرنیل صحابہ)

سوال: کس صحابی کا گھوڑا "مندوب" رسول اللہ ﷺ کے سوار ہوتے ہی تیز دوڑنے لگا

تھا؟

جواب: ایک رات مدینہ میں دشمن کی افواہ پھیل گئی کہ حملہ کرنے والا ہے۔ آپؐ نے حضرت ابوطلحہؓ کا گھوڑا مندوب منگوایا اور اس پر اکیلے ہی صورت حال معلوم کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اورتھوڑی دیر میں چکر لگا کر واپس آ گئے۔ وہ گھوڑا اتنا تیز نہیں دوڑتا تھا جتنا رسول اللہؐ کے سوار ہونے سے دوڑنے لگا۔

(سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوطلحہ زیدؓ بن سہل فضلاء صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟ آپؓ کے عالم بیٹے کا نام کیا تھا؟

جواب: انہوں نے ۹۲ حدیثیں روایت کی ہیں۔ حضرت ام سلیمؓ سے حضرت ابوطلحہؓ کی کئی اولادیں ہوئیں لیکن سوائے ایک بیٹے عبداللہ کے کوئی زندہ نہیں رہا۔ اسی سے نسل چلی اور وہ بڑے صاحب فضل وکمال ہوئے۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوطلحہؓ بغلی قبر کھودنے کے ماہر تھے اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح صندوقی قبر کھودنے کے۔ بتایئے رسول اللہؐ کی قبر مبارک کھودنے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: چونکہ رسول اللہؐ بغلی قبر پسند فرماتے تھے۔ صحابہؓ نے دعا فرمائی حضرت ابوطلحہؓ پہلے پہنچ گئے۔ چنانچہ یہ شرف انہیں حاصل ہوا۔ حضرت ابوطلحہؓ دوسرے مسلمانوں کیلئے بھی قبریں اور لحد بنایا کرتے تھے۔

(زاد المعاد۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوطلحہؓ کے پیارے بیٹے کم سنی میں فوت ہو گئے۔ حضورؐ کی دعا سے انہیں کیا نعم البدل ملا؟

جواب: ان کے پیارے بیٹے ابوعمیر کم سنی میں فوت ہو گئے بیوی نے خود بھی صبر سے کام لیا اور حضرت ابوطلحہؓ گھر آئے تو انہیں بھی خبر نہ کی۔ کھانا کھلایا اور اطمینان سے بستر پر لٹا دیا۔ پھر انہیں بتایا کہ اللہ نے امانت دی تھی واپس لے لی۔ حضرت ابوطلحہؓ نے انا للہ پڑھا اور صبر کرتے ہوئے کہا پہلے کیوں نہ بتا دیا۔ صبح رسول اللہ کو واقعہ بتایا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں گذشتہ رات بڑی برکت دی۔ حضورؐ نے دعا فرمائی کہ اللہ تمہیں اور ام سلیمؓ کو ابوعمیر کا نعم البدل دے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی طلحہؓ اسی واقعہ کے بعد پیدا ہوئے۔

(صحیح بخاری۔صحیح مسلم۔ استیعاب۔ اصابہ)

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ (مہاجر مدینہ، سپہ سالار، کم سن صحابی)

سوال: ۱۱ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا تو کس اٹھارہ سالہ نوجوان کو منتخب فرمایا؟

جواب: حضورؐ نے شام بھیجنے کے لئے سات سو مجاہدین کا لشکر تیار فرمایا تو اس کا سپہ سالار اٹھارہ انیس سالہ نوجوان حضرت اسامہؓ بن زید کو منتخب فرمایا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ المغازی۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت اسامہؓ بن زید کو شام کیوں روانہ کیا جا رہا تھا اور اس لشکر میں کونسے اکابر صحابہؓ شامل تھے؟

جواب: یہ لشکر جنگ موتہ کا انتقام لینے کے لئے بھیجا جا رہا تھا۔ جس میں حضرت اسامہؓ کے والد حضرت زیدؓ بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالبؓ، حضرت عبداللہؓ بن رواحہ اور کئی دوسرے صحابہؓ نے شہادت پائی تھی۔ دوسرے اس کا مقصد شام سے ملنے والی سرحدوں میں فتنہ و فساد کو دبانا تھا۔ اس لشکر میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت سعد بن ابی وقاص اور

حضرت سعیدؓ بن زید کے علاوہ بہت سے دوسرے عظیم صحابہؓ شامل تھے۔

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بعض صحابہؓ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کے انتخاب پر حیرت کا اظہار کیا تو آپ ؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: اتنے کم عمر جرنیل کی سربراہی پر بعض صحابہؓ نے حیرت کا اظہار کیا رسول اللہؐ نے علالت کے باوجود سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لاکر پرزور انداز میں حضرت اسامہؓ کو امارت کا اہل ٹھہرایا۔ آپ ؐ نے اپنے دست مبارک سے حضرت اسامہؓ کو علم عطا فرمایا اور لشکر کو روانگی کا حکم دیا۔

(طبقات۔ زاد المعاد۔ اسد الغابہ۔ الرحیق المختوم)

سوال: بتایئے لشکر اسامہؓ کی روانگی کیوں ملتوی ہوئی؟

جواب: لشکر اسامہؓ نے ابھی مدینہ کے قریب جرف کے مقام پر پڑاؤ ڈالا ہوا تھا کہ آقاؐ کے آخری لمحات کی اطلاع ملی۔ آپ بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ مدینے واپس آ گئے۔ حضورؐ نے وصال فرمایا تو تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے۔ آپ کا جسد اطہر قبر مبارک میں اتارنے والوں میں حضرت اسامہؓ بھی شامل تھے۔

(صحیح بخاری۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضرت اسامہؓ بن زیدؓ جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ آپ کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کا تعلق بنو قضاعہ کی شاخ بنو کلب سے تھا۔ کنیت ابو محمد اور ابو زید تھی۔ باپ کا نام حضرت زیدؓ بن حارثؓ اور والدہ کا نام حضرت برکتؓ تھا۔ جو اپنی کنیت ام ایمنؓ کے نام سے مشہور ہوئیں۔ حضرت زیدؓ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت اسامہؓ ۷ نبوی میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: آپ پیدائشی مسلمان تھے کیونکہ آپ کے والدین بعثت نبوی کے ابتدائی دنوں میں اسلام لا چکے تھے۔ آپ نے اسلامی ماحول میں پرورش پائی۔

(طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت اسامہؓ نے کب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی؟

جواب: ہجرت نبوی کے وقت حضرت اسامہؓ سات برس کے تھے۔ ان کے والد نے ۱۴ نبوی میں حضورؐ کے حکم سے مدینہ ہجرت کی۔ حضرت اسامہؓ اپنی والدہ حضرت ام ایمن کے ساتھ مکہ میں رہے۔ ۱۴ نبوی میں حضورؐ مدینہ ہجرت کر گئے تو چند ماہ بعد حضورؐ کے حکم سے حضرت زیدؓ اپنے بیوی بچوں کو مدینہ لے آئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت اسامہؓ نے کن غزوات و سرایا میں شرکت کی؟

جواب: کم عمر ہونے کی وجہ سے حضورؐ نے انہیں کسی غزوے میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ پندرہ برس کے ہوئے تو آپؐ نے ۷ یا ۸ ہجری میں انہیں ایک اہم مہم کا امیر بنا کر حرقہ کی طرف بھیجا۔ اسے سریہ حرقہ (حرقات) کا نام دیا گیا۔ حضرت اسامہؓ نے دشمن کو شکست دی غلطی سے ان کے ہاتھوں ایک شخص قتل ہو گیا۔ اس کا نام مرداس بن نہیک تھا۔ (صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: ''عائشہ! اگر یہ لڑکی ہوتا تو میں اسے خوب زیور پہناتا اور بناتا سنوارتا کہ اس کے حسن و جمال کی شہرت ہوتی اور لوگ جگہ جگہ سے اس کے رشتے کے لئے پیغام بھیجتے۔'' بتایئے یہ الفاظ سرور دو جہاںؐ نے کس صحابی کے لئے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت اسامہؓ کے بارے میں آپؐ نے یہ الفاظ از راہ شفقت اور مزاح کے انداز میں فرمائے تھے۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: "الٰہی میں ان دونوں بچوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں اپنا محبوب بنالے۔" رسول اللہؐ کن دو بچوں کے بارے میں فرماتے؟

جواب: رسول اللہؐ حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کو ایک ران پر بٹھا لیتے اور حضرت حسنؓ کو دوسری ران پر پھر یہ الفاظ فرماتے۔

(مسند احمد۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضورؐ یوں تو تمام بچوں سے محبت کرتے تھے لیکن حضرت اسامہؓ سے محبت کا انداز کیا تھا؟

جواب: وہ بچپن میں بھی کاشانہ نبوی میں آزادانہ آسکتے تھے۔ اور حضورؐ وضو فرماتے تو اکثر حضرت اسامہؓ کو پانی ڈالنے کی سعادت نصیب ہوتی آپؐ ان کو سفر میں بھی اکثر اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ صحابہ نے آپ کو حب النبیؐ کا لقب دیا۔
(صحیح بخاری۔ سوئیدائی)

سوال: بتایئے حضرت اسامہؓ بن زید کی پہلی شادی کب اور کس سے ہوئی؟

جواب: ۱۴ برس کی عمر میں ان کی پہلی شادی حضرت زینبؓ بنت حنظلہ سے ہوئی۔ لیکن دونوں میاں بیوی میں ناچاقی ہوگئی اور ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت اسامہؓ کی دوسری شادی کس صحابیہؓ سے ہوئی؟

جواب: حضورؐ نے ان کی دوسری شادی حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام کی صاحبزادی سے کردی۔
(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: سریہ حرقہ میں حضرت اسامہؓ سے کیا غلطی ہوئی جس کے بعد آپ نے سوچا کہ کاش میں آج سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا؟

جواب: ۷ یا ۸ ہجری میں ہونے والے اس سریہ میں آپ کے ہاتھوں مرداس بن نہیک نامی شخص قتل ہو گیا۔ اس نے آپ کی تلوار کی زد میں آتے ہی کلمہ پڑھا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا، اسامہؓ تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا حالانکہ وہ کلمہ شہادت پڑھتا تھا۔ یہ فرمان رسالت سن کر آپ کو ندامت ہوئی اور آپ نے دل میں یہ الفاظ کہے۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر حضرت اسامہؓ کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپ رسول اللہؐ کی اونٹنی پر آپؐ کے پیچھے بیٹھے تھے اور حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے حضورؐ کے وصال کے بعد لشکر اسامہؓ کب اور کس نے روانہ کیا؟ اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لشکر اسامہؓ کو روانہ کیا۔ یہ لشکر ارض شام میں دور تک یلغار کرتا ہوا خال الزیت تک پہنچ گیا اور پھر دمشق کے قریب المزہ کے مقام پر چند دن قیام کر کے مدینہ واپس آ گیا۔ اس طرح فتح شام کا آغاز ہوا۔ اس مہم پر چالیس دن یا اس سے کچھ زیادہ دن صرف ہوئے۔ (فتوح الشام، مختصر المغازی، سیرت صدیقؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اسامہؓ کس خلیفہ راشد کے دور میں جانشین مقرر ہوئے؟

جواب: ذوالقعدہ ۱۱ ہجری میں جب حضرت ابوبکر صدیقؓ مرتد باغیوں سے جنگ کے لئے الابرق تشریف لے گئے تو انہوں نے حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ (تاریخ طبری۔ اسوۂ صحابہ۔ موسوعہ)

سوال: حضرت اسامہؓ نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کیا خدمات انجام دیں؟ اور

خلفاء کا آپ کے ساتھ کیا رویہ تھا؟

جواب: تمام صحابہؓ آپ کو عزیز رکھتے تھے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے جب صحابہ کے لیے وظائف مقرر کیے تو ان کے لئے چار ہزار درہم مقرر کیے۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان ہونے والی جنگوں میں بھی حصہ نہیں لیا۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت اسامہ بن زیدؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت اسامہؓ نے ۵۴ یا ۵۸ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس وقت وہ جرف میں مقیم تھے تاہم مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ اس وقت امیر معاویہؓ کا دور حکومت تھا۔ آپ سے ایک سو ساٹھ احادیث مروی ہیں۔

(طبقات۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت اسامہؓ نے اپنے پیچھے کن لواحقین کو سوگوار چھوڑا؟

جواب: حضرت اسامہؓ نے حضرت زینب سے شادی کی جن سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ بنت نعیم سے ابراہیم بن اسامہؓ پیدا ہوئے۔ درۃ بنت عدی سے محمد اور ہندہ پیدا ہوئے۔ ایک بیوی ام حکم بنت عتبہ تھیں۔ ایک اور بیوی فاطمہؓ بنت قیس سے جبیر، زید اور عائشہؓ پیدا ہوئے۔ ایک بنت ابی ہمدان بھی تھیں۔ ایک اور بیوی برزہ بنت ربعی کے بطن سے حسنؓ اور حسینؓ پیدا ہوئے۔

ارقم بن ابی ارقم (بدری صحابی رہنما مہاجر مدینہ/سپہ سالار)

سوال: "یارسول اللہ! میرا وسیع مکان کوہ صفا کے دامن میں، بیت اللہ کے قریب ہے۔ میں اسے آپؐ کی نذر کرتا ہوں، مسلمان اس میں اکٹھے ہو کر جو چاہیں کریں" بتایئے یہ الفاظ کس صحابیؓ نے حضورؐ سے کہے تھے؟

44

۱

جواب: حضرت ارقمؓ بن ابی الارقم نے جن کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ بعثت کے تین سال بعد جب مسلمانوں پر مشرکین نے ظلم وستم شروع کیا تو انہوں نے حضورؐ کو یہ پیشکش کی۔ اس طرح ان کا گھر اسلام کا پہلا مرکز اور مسلمانوں کی پناہ گاہ بنا۔ ۶ نبوی حضرت عمرؓ کے قبول اسلام تک یا ۷ نبوی شعب ابی طالب کی محصوری کے آغاز تک اس گھر کو یہ حیثیت حاصل رہی۔

(سیرۃ النبیؐ۔ سیر صحابہؓ۔ اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت ارقمؓ ہجرت نبوی سے تیس برس قبل پیدا ہوئے۔ آپؓ کا سلسلہ نسب کیا ہے اور آپؓ کب اسلام لائے؟

جواب: قریش کے معزز قبیلے بنو مخزوم سے تعلق تھا زمانہ جاہلیت میں جس کا کام فوج کی سپہ سالاری اور فوجی کیمپ کا انتظام کرنا تھا۔ والد کا نام ابی الارقم عبد مناف اور والدہ کا نام امیمہ تھا جو بنو خزاعہ یا بنو سہم سے تعلق رکھتی تھیں۔ مرہ بن کعب پر حضرت ارقمؓ کا سلسلہ نسب آنحضرتؐ کے نسب سے مل جاتا ہے۔ بعثت نبوی کے وقت حضرت ارقمؓ ۱۶۔۱۷ سال کے تھے۔ ابتدائی تین برسوں میں اسلام لائے اور ساتویں۔ گیارھویں یا بارھویں مسلمان ہیں۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اسدالغابہ۔ مہاجرین)

سوال: حضرت ارقمؓ نے ہجرت مدینہ کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپؓ نے وہاں کس جگہ قیام فرمایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے ہجرت کے پانچ ماہ بعد مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم فرمائی تو حضرت ارقمؓ کو حضرت ابوطلحہؓ کا اسلامی بھائی بنایا۔ آپؐ نے انہیں مستقل قیام کے لئے مدینہ منورہ کے محلہ بنی زریق میں زمین کا ایک قطعہ بھی مرحمت فرمایا۔ (طبقات۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضورؐ نے حضرت ارقمؓ کو تحصیل زکوٰۃ کی ذمہ داری بھی دی تھی۔ بتایئے آپؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا تھا؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوات کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپ نے بدر، احد، احزاب، خیبر اور حنین کے علاوہ بہت سے دوسرے غزوات وسرایا میں حصہ لیا۔ جنگ بدر میں رسول اللہؐ نے انہیں ایک تلوار عطا فرمائی تھی جس سے انہوں نے میدان کارزار میں شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ (مسند احمد۔ المغازی۔ مہاجرین۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت ارقمؓ نے کب وفات پائی اور اپنے پیچھے کتنے افراد سوگوار چھوڑے؟

جواب: حضرت ارقمؓ رسول اللہؐ کے وصال کے بعد ۴۲ یا ۴۴ سال زندہ رہے اور ۵۳ یا ۵۵ھ میں ۸۳ یا ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بقیع کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ نے اپنے پیچھے دولڑکے عبیداللہ اور عثمان کے علاوہ تین لڑکیاں صفیہ، مریم اور امیہ چھوڑیں۔ (طبقات۔ اصابہ۔ جامع بیانات۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: کیا آپ دار ارقم کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟

جواب: یہ صحابی رسولؐ حضرت ارقمؓ بن ابی الارقمؓ کا گھر تھا جسے مشکل حالات میں دارالسلام بننے کا شرف حاصل ہوا۔ شعب ابی طالب کی محصوری سے پہلے تک اس مکان کو دعوت اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ حضورؐ اس گھر میں تشریف فرما رہتے اور اہل حق کے ساتھ مکان کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھتے۔ نئے لوگ بھی یہیں آ کر اسلام قبول کرتے۔ حضرت ارقمؓ نے اس مکان کو وقف کر دیا تھا۔ یہ مکان ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد کے قبضے میں رہا۔ اس میں ایک مسجد بھی تھی۔ ۱۴۰ھ میں دوسرے عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے

اسے حضرت ارقمؓ کے پوتے عبداللہ بن عثمان اور دوسرے وارثوں سے مہنگے داموں خرید لیا۔ بعد میں خلیفہ مہدی کی جاریہ الخیزران کے قبضے میں چلا گیا۔ اس نے اسے اپنی مرضی کے مطابق دوبارہ تعمیر کرایا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں کئی تبدیلیاں آئیں لیکن یہ جگہ دار ارقم کے نام سے ہمیشہ مشہور رہی۔

(طبقات۔ پولیس جانثار۔ تاریخ مکہ)

حضرت بریدہؓ بن الحصیب (سپہ سالار)

سوال: اس صحابی کا نام بتادیں جو ہجرت کے دن انعام کے لالچ میں رسول اللہؐ کی تلاش میں نکلے لیکن مسلمان ہوگئے؟

جواب: قریش مکہ نے رسول اللہؐ کو لانے کیلئے سو اونٹ انعام دینے کا اعلان کیا۔ قبیلہ اسلم کی شاخ بنوسہم کے بریدہؓ بن الحصیب اسلمی ستر اسی افراد کے ساتھ حضورؐ کی تلاش میں نکلے۔ ایک مقام پر ملاقات ہوگئی۔ حضرت ابوبکرؓ بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہؐ سے بات چیت ہوئی تو تمام لوگ مسلمان ہوگئے۔

(دلائل النبوۃ۔ جرنیل صحابہؓ۔ اسدالغابہ۔ المغازی)

سوال: حضرت بریدہ اسلمیؓ کے قبول اسلام کے بارے میں دو مختلف روایات کون سی ہیں؟

جواب: ایک روایت یہ ہے کہ جب رسول اللہؐ سفر ہجرت کے وقت راستے میں ایک بستی الغمیم میں ٹھہرے تو حضرت بریدہؓ اس وقت اسی خاندانوں کو ساتھ لے کر مسلمان ہوئے۔ پھر حضرت بریدہؓ اسی وقت حضورؐ کے ساتھ یا ہجرت کے فوراً بعد مدینہ آئے اور چند دن قیام کے بعد واپس چلے گئے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ وہ غزوہ بدر کے بعد مسلمان ہوئے۔ ۶ ہجری یا کچھ پہلے مدینہ آکر مستقل سکونت اختیار کرلی۔

(طبقات۔ استیعاب۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضورؐ کس صحابی کے مشورے پر جھنڈے کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوئے تھے؟

جواب: حضرت بریدہ بن حصیبؓ اسلمی نے مشورہ دیا اور اپنا عمامہ کھول کر نیزے سے باندھا اور آگے آگے چل کر مدینہ میں داخل ہوئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ نے انہیں روکا اور فرمایا: "تم لوگ ابھی یہیں رہو۔ جب مناسب وقت آئے گا میں تم لوگوں کو بلا لوں گا۔" (دلائل النبوۃ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: کس صحابی اور اس کے قبیلے کے افراد نے سفر ہجرت میں حضورؐ کی اقتداء میں نماز پڑھی؟

جواب: حضرت بریدہؓ بن حصیب اسلمی نے جنگل میں حضورؐ کی اقتداء میں عشاء کی نماز پڑھی۔ آپؐ نے انہیں سورۃ مریم کی ابتدائی آیات بھی سکھائیں اور ان سب کے لئے دعا بھی فرمائی۔ (دلائل النبوۃ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت بریدہؓ بن حصیب کو کب پروانہ عطا فرمایا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ ایک سفر کے دوران غدیر الاشطاط نامی کنویں پر ٹھہرے تو قبیلہ بنو اسلمہ کے سردار حضرت بریدہؓ نے حاضر ہو کر قوم کا سلام پیش کیا اور کہا کہ ان کی بستی کے کچھ لوگ ہجرت کر کے مدینہ جا چکے ہیں باقی یہیں ہیں۔ اب جیسے حکم فرمائیں۔ رسول اللہؐ نے انہیں وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور ایک پروانہ انہیں عطا فرمایا۔ یہ پروانہ حضرت علاءؓ بن حضرمی نے لکھا تھا۔

(المغازی۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت بریدہؓ بن حصیب نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: حضرت بریدہؓ نے سب سے پہلے ۶ ہجری میں بیعت رضوان میں شرکت کی۔ پھر آپ نے ۱۶ یا ۱۹ غزوات میں حصہ لیا۔ جن میں غزوۂ بنو مصطلق، غزوہ

خیبر، غزوۂ فتح مکہ، غزوۂ حنین، طائف اور تبوک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ مسند احمد۔ المغازی)

سوال: غزوۂ مریسیع یا بنو مصطلق کے قیدیوں کا نگران کس صحابی کو مقرر کیا گیا تھا؟

جواب: مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تو حضورؐ نے بنو مصطلق کے افراد کی مشکیں باندھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ انہیں قیدی بنا کر حضرت بریدہؓ کو ان کا نگران بنایا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ المغازی)

سوال: ۹ ہجری میں رسول اللہؐ نے حضرت بریدہؓ کو تبلیغ اسلام کے لئے کس جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا؟

جواب: آپؐ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو یمن بھیجا تو اس جماعت میں حضرت بریدہؓ بن حصیب بھی شامل تھے۔ (طبقات۔ جرنیل صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت بریدہؓ بن حصیب کو کہاں کا محصل زکوٰۃ مقرر فرمایا؟

جواب: آپؐ نے انہیں قبیلہ غفار اور اسلم کا محصل مقرر فرمایا۔ وہ ان سے زکوٰۃ وصدقات وصول کر کے مدینے آ گئے۔ (طبقات۔ سیر اعلام النبلاء۔ سیر صحابہؓ)

سوال: لشکر اسامہؓ کی جہاد کیلئے روانگی کے وقت جھنڈا کون اٹھائے ہوئے تھا؟

جواب: حضرت اسامہؓ کا جھنڈا حضرت بریدہؓ بن حصیب نے اٹھا رکھا تھا۔ رسول اللہؐ کے وصال کی وجہ سے لشکر کی روانگی ملتوی ہوگئی پھر جب روانگی ہوئی تو وہ جھنڈا لے کر لشکر اسامہؓ کے ساتھ شام گئے۔ پھر جھنڈا واپس ان کے گھر پہنچایا۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ سیر اعلام النبلاء۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: ۱۰ ہجری میں رسول اللہؐ نے حضرت بریدہؓ کو حضرت علیؓ کے ساتھ کہاں بھیجا تھا؟

جواب: حضرت بریدہؓ بن حصیب ان تین سو سواروں میں شامل تھے جنہیں حضورؐ نے حضرت علیؓ کی سرکردگی میں یمن کے قبیلے مذحج کو دعوت اسلام دینے کے لئے بھیجا۔ اس قبیلے نے اسلام قبول کرنے کی بجائے جنگ چھیڑ دی۔ مسلمانوں نے فتح پائی اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اسد الغابہ۔ مغازی)

سوال: بتایئے خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت بریدہؓ بن حصیب نے کیا کارنامے انجام دیئے؟

جواب: انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ پھر جب حضرت عمرؓ کے دور میں بصرہ آباد ہوا تو بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ وہاں مکان تعمیر کرکے رہائش اختیار کرلی۔ دور عثمانی میں خراسان کی فتح کے وقت کئی معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔

(طبقات۔ فتوح البلدان۔ اصابہ)

سوال: حضرت بریدہؓ بن حصیب نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۵۱ ہجری میں خراسان چلے گئے اور مستقل رہائش اختیار کرلی۔ وہیں مرو میں ۶۰ یا ۶۱ ہجری میں انتقال فرمایا۔ آپؓ مرو میں انتقال کرنے والے آخری صحابی تھے۔ (سیر صحابہ۔ فتوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت بریدہؓ کئی سال تک فیضان نبوی سے مستفیض ہوتے رہے۔ آپؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: آپ کا شمار راویان حدیث صحابہ کرام کے طبقہ سوم میں ہوتا ہے اور آپ ایک سو چونسٹھ احادیث کے راوی ہیں۔ ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور سلیمانؒ نے ان سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل۔ رجال صحابہ۔ استیعاب)

حضرت بشیرؓ بن سعد انصاری (بدری صحابی رانصار صحابی رضی اللہ عنہ)

سوال: خزرج کی شاخ حارث بن خزرج سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد کب اسلام لائے؟

جواب: آپؓ نے ۱۲ نبوی میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ (تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتایئے ۷ ہجری میں عمرہ کے موقع پر آپ کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپ اس مسلح دستے کے سالار تھے جو جناب رسالتمآب ﷺ کی حفاظت کے لئے تھا۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ابونعمان بشیرؓ بن سعد انصاری نے دوسرایا کی قیادت بھی کی تھی۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: ۷ ہجری میں سریہ بنی مرہ کی جو تیس جانبازوں کے ساتھ بنی مرہ کے خلاف فدک کی طرف اور دوسری سریہ بشیر بن سعد تھی۔ جو تین سو مجاہدین کے ساتھ بنو غطفان کی طرف۔ (المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے حضرت بشیرؓ بن سعد نے فتنہ ارتداد کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ اور بہت سی دوسری لڑائیوں میں۔

(فتوحات شام۔ فتنہ ارتداد۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت سعدؓ بن بشیر نے حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ عراق، ایران اور شام کی کن لڑائیوں میں حصہ لیا؟

جواب: اُبلہ، مذار، ولجہ، الیس، امغیشیا، حیرہ، انبار، اور عین التمر کے علاوہ بہت سے

معرکوں میں شامل ہوئے۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن بشیر نے کب سفر آخرت اختیار کیا؟

جواب: وہ ۱۲ ہجری میں عراق عرب کے آخری معرکے عین التمر میں شریک ہوئے اور لڑائی کے دوران شہید ہوئے یا زخمی ہو کر بعد میں وفات پائی۔

(طبقات۔ تاریخ اسلام۔ فتوحات شام۔ استیعاب)

سوال: حضرت سعدؓ بن بشیر کی ازدواجی زندگی اور اولاد کے بارے میں بتا دیجئے؟

جواب: ان کی ایک بیوی شاعر رسولؐ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی بہن حضرت عمرۃ تھیں ان سے ایک صاحبزادے حضرت نعمانؓ بن بشیر تھے۔ یہ ہجرت کے بعد انصار کے گھرانے میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ مسند احمد بن حنبلؒ)

سوال: اس قد آور صحابی کا نام و نسب بتاویں جو گھوڑے پر سوار ہوتے تو پاؤں زمین پر گھٹتے تھے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ حارث بن خزرج کے حضرت بشیرؓ بن سعد۔ ان کی کنیت ابو نعمان تھی۔ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی دعوت دین پر اسلام لائے۔ اور پھر ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ ثانی میں حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت بشیرؓ بن سعد نے کن غزوات نبوی اور سرایا میں شرکت کی؟

جواب: بدر سے لے کر تبوک تک کے تمام غزوات میں شریک ہونے کے علاوہ دو مہموں کی قیادت بھی کی۔ پہلی مہم سریہ بنی مرہ شعبان ۷ ہجری میں بنی مرہ کے خلاف فدک کی طرف روانہ کی گئی۔ دوسری مہم سریہ بشیرؓ بن سعد بھی چند دن

بعد ۷ ہجری میں بنو غطفان کی طرف روانہ کی۔

(المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ النہایہ۔ اصابہ)

سوال: ۷ ہجری میں حضورؐ عمرہ کے لئے مکہ تشریف لے گئے تو کون سے صحابیؓ ان کی حفاظت پر مامور تھے؟

جواب: حضرت بشیرؓ بن سعد اس مسلح دستے کے امیر تھے جو رسول اللہؐ کی حفاظت پر مامور تھا۔ ایک سال پہلے صلح حدیبیہ میں طے پایا تھا کہ مسلمان اگلے سال عمرہ کریں گے اور غیر مسلح ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ اس موقع پر تمام مسلمانوں نے ہتھیار اتار دیئے اور حضرت بشیر بن سعد کی قیادت میں سو مسلح سواروں نے مکہ سے باہر ان کی حفاظت کی اور باقی مسلمانوں نے اطمینان سے عمرہ کیا۔　(سیرۃ ابن اسحاق۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ الرحیق المختوم)

سوال: حضرت بشیرؓ بن سعد نے بچپن ہی سے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا اور وہ زمانہ جاہلیت میں بھی عربی لکھ لیتے تھے۔ بتایئے وہ کن چودہ سو جانثاروں میں شامل تھے؟

جواب: صلح حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے چودہ سو صحابہؓ میں شامل ہو کر انہوں نے بھی اصحاب الشجرہ کا لقب پایا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: غزوہ خندق میں بہت سے موقعوں پر حضورؐ سے معجزات کا ظہور ہوا۔ بتایئے کس صحابیؓ کے کھانے میں برکت کا معجزہ ہوا؟

جواب: حضرت بشیرؓ بن سعد کی اہلیہ عمرہؓ بنت رواحہ نے اپنی بیٹی کے ہاتھ عجوہ کھجور کا ایک پیالہ حضرت بشیرؓ بن سعد اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے لئے بھیجا۔ چھوٹی بچی ان دونوں کو تلاش کر رہی تھی کہ حضورؐ کی نظر پڑی۔ آپؐ نے بچی کو

بلایا کھجوریں لے کر خندق میں کپڑا بچھوا کر اس پر کچھ ڈال دیں۔ پھر حضرت جعالؓ بن سراقہ غفاری سے فرمایا کہ اہل خندق کو کھانے کے لئے بلاؤ۔ تمام صحابیؓ آتے گئے اور کپڑے پر سے کھجوریں کھا کر جاتے رہے۔ تمام صحابہؓ کھا چکے لیکن آپؐ ابھی تک پیالے میں سے کھجوریں نکال کر ڈالتے رہے۔

(المغازی۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت بشیرؓ بن سعد نے فتنہ ارتداد کو ختم کرنے میں کس طرح مدد کی؟

جواب: دور صدیقی میں فتنہ ارتداد اٹھ کھڑا ہوا تو اسے ختم کرنے میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ وہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں حضرت خالدؓ بن ولید کے شانہ بشانہ لڑے اور فتنہ ارتداد کی بہت سی دوسری لڑائیوں میں بھی بہادری کے جوہر دکھائے۔ (اسدالغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ صدیق۔ سیر الصحابہ)

سوال: دور فاروقی میں عراق عرب کے کن معرکوں میں حضرت بشیرؓ بن سعد نے شرکت کی اور کب شہید ہوئے؟

جواب: وہ ایک سپاہی کی حیثیت سے حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں شامل ہو گئے عراق عرب کے کئی مقامات پر ایرانیوں کو شکست سے دو چار کیا۔۱۲ ہجری میں جنوبی عراق کے مرکز عین التمر میں زبردست جنگ کے بعد قلعہ پر قبضہ ہو گیا لیکن بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ حضرت بشیرؓ بن سعد بھی شہید ہو گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ شدید زخمی ہو گئے اور بعد میں انتقال فرمایا۔ بیوی عمرہؓ اور صاحبزادے نعمانؓ کے علاوہ اور بھی اولاد تھی۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ تاریخ طبری۔ تاریخ دمشق)

حضرت ثابتؓ بن اقرم انصاری (سپہ سالار بدری انصاری)

سوال: قبیلہ بلی اور مدینہ منورہ میں انصار کے حلیف نام و نسب بتا دیں؟

جواب: حضرت ثابتؓ بن اقرم نام۔ ہجرت نبوی سے کچھ دیر پہلے حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ (جرنیل صحابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ثابتؓ بن اقرم اصحاب بدر سے تھے۔ بتائیے دوسرے کن غزوات میں وہ رسول اللہؐ کے ہمرکاب رہے؟

جواب: وہ اپنے قبیلے کے شہسواروں میں سے تھے اور عہد رسالت کے تمام غزوات میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ (المغازی۔ انصار صحابہؓ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بنو قریظہ کے محاصرے میں حضرت ثابتؓ بن اقرم بھی شامل تھے۔ آپ نے جنگ بدر میں کس مشرک کو قیدی بنایا؟

جواب: آپ نے مشرکین کے ایک شہسوار فروہ بن خمیس کو قید کیا۔ اسے چھڑانے کے لئے عمرو بن قیس نے چار ہزار درہم دیئے۔

(المغازی۔ اصحاب بدر۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: ۶ ہجری میں کس سریے میں صرف حضرت ثابتؓ بن اقرم زخمی ہوئے؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت عکاشہؓ بن محصن کی سرکردگی میں چالیس افراد پر مشتمل سریہ غمر روانہ فرمایا۔ اس میں حضرت ثابتؓ بن اقرم بھی تھے۔ تمام لوگ کثیر مال غنیمت لے کر صحیح وسالم واپس لوٹے۔ صرف حضرت ثابتؓ بن اقرم معمولی زخمی ہوئے تھے۔ (زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ المغازی)

سوال: اس مشہور جنگ کا نام بتادیجئے جس میں حضرت ثابتؓ بن اقرم بھی شریک تھے اور حضورؐ نے واپس آنے والوں کی تعریف کی؟

جواب: جنگ موتہ سے مجاہدین واپس آئے تو لوگوں نے انہیں بھگوڑے سمجھ کر طعنہ زنی کی۔ آپؐ نے فرمایا: "نہیں یہ بھگوڑے نہیں، بلکہ اللہ نے چاہا تو پلٹ کر حملہ کرنے والے ہیں۔" (سیرت حلبیہ۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرۃ النبی)

سوال: جنگ موتہ میں حضرت زیدؓ بن حارثہ حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے کسے امیر بنایا؟

جواب: چونکہ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ ان تینوں کی شہادت کے بعد جسے چاہے امیر منتخب کرلیں۔ چنانچہ حضرت ثابتؓ بن اقرم کی شجاعت کا اعتراف کرتے ہوئے مسلمانوں نے اسلامی علم ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ مگر انہوں نے یہ کہہ کر علم حضرت خالدؓ کے حوالے کر دیا کہ آپ مجھ سے زیادہ ماہر جنگ ہیں۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت ثابتؓ بن اقرم کے گھوڑے کا کیا نام تھا؟

جواب: ان کے گھوڑے کا نام محبر تھا اور حضرت عکاشہؓ کے گھوڑے کا نام رزام تھا۔

(جرنیل صحابہؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: دور صدیقی میں فتنہ ارتداد کو دبانے کیلئے حضرت خالدؓ بن ولید کو بھیجا۔ اس میں حضرت ثابتؓ بن اقرم بھی تھے۔ حضرت ثابتؓ کے ذمے کیا کام تھا؟

جواب: حضرت خالدؓ کو جھوٹے مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد کی طرف روانہ کیا گیا۔ انہوں نے قبائل طے اور جدیلہ کو مطیع کرنے کے بعد حضرت عکاشہؓ بن محصن اور حضرت ثابتؓ بن اقرم کو دشمن کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا۔

(جرنیل صحابہؓ۔ تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت ثابتؓ بن اقرم کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: طلیحہ بن خویلد کے لشکر کا پتہ لگانے اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار تھے کہ اتفاق سے طلیحہ کے ایک بھائی سے سامنا ہوگیا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ اطلاع ملتے ہی طلیحہ اپنے دوسرے بھائی سلمہ کے ساتھ نکلا۔ سلمہ نے اچانک حضرت

ثابتؓ بن اقرم پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ پھر طلیحہ اور سلمہ دونوں نے مل کر حضرت عکاشہؓ کو شہید کر دیا۔ وہیں بزاخہ میں انہیں دفن کیا گیا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہ)

حضرت ثابتؓ بن دحداح (سپہ سالار صحابی)

سوال: قبیلہ بلی کے خاندان عجلان یا انیف سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت ثابتؓ بن دحداح کب اسلام لائے؟

جواب: ہجرت نبویؐ کے کچھ عرصہ بعد قبیلہ اوس اور خزرج کے باقی ماندہ لوگ بھی اسلام لے آئے۔ ان میں ان کا حلیف قبیلہ بلی بھی شامل تھا۔ چنانچہ حضرت ثابتؓ بن دحداح بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ثابتؓ بن دحداح غزوۂ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ غزوۂ احد میں آپ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: اتفاقی لغزش سے انتشار پیدا ہوا تو آپ نے پکار کر کہا: "اے انصار کے لوگو! ادھر آؤ میں ثابتؓ بن دحداح ہوں۔ اگر رسول اللہؐ شہید ہو گئے تو اللہ زندہ ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا۔ تمہارا فرض ہے کہ دین کے لئے لڑو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں غلبہ دینے والا اور تمہاری مدد کرنے والا ہے۔"

(المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت ثابتؓ بن دحداح جنگ احد میں کس کے ہاتھوں زخمی ہوئے تھے؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں۔ وہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ یہ زخم

شدید تھا اور بعض روایات میں ہے کہ اسی موقع پر شہید ہو گئے اور بعض روایات کے مطابق زخمی حالت میں اٹھا کر مدینہ لائے گئے۔ علاج سے زخم بظاہر مندمل ہو گیا لیکن صلح حدیبیہ کے بعد ایک دن پھر زخم تازہ ہو گیا اور اسی وجہ سے انتقال کیا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت ثابتؓ بن دحداح کی کنیت کیا ہے؟ اور آپ کیا کاروبار کرتے تھے؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ آپ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے آخری مسلمان تھے۔ آپ کی کنیت ابو الاحداحہ یا ابوالاحداح تھی۔ مدینے میں آپ کے کھجوروں کے باغ تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت ثابتؓ بن دحداح کا ترکہ کس صحابی کو دیا؟

جواب: چونکہ وفات کے وقت ان کی کوئی اولاد اور اہلیہ زندہ نہیں تھی۔ اس لئے آپؐ نے ان کا ترکہ ان کے بھانجے حضرت ابولبابہ رفاعہؓ بن عبدالمنذر کو عطا فرمایا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: جب سورۃ الحدید کی آیت من ذالذی ..... کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن دحداحؓ نے کیا کیا؟

جواب: آپ نے اپنا سب سے قیمتی باغ اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ اس میں کھجوروں کے چھ سو درخت تھے اور رہائشی مکان تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تفسیر قرطبی)

حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی (سپہ سالار صحابہ)

سوال: "جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز فرد آئے تو اس کی عزت کرو۔" رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کب فرمائے تھے؟

جواب: رمضان المبارک ۱۰ ہجری میں قبیلہ بجیلہ کا ایک وفد اسلام لانے کیلئے مدینہ

منورہ آیا۔ وفد کے قائد حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی کے لیئے آپؐ نے اپنی چادر مبارک بچھادی اور مسلمانوں سے مخاطب ہوکر یہ الفاظ کہے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تیس پروانے)

سوال: حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی کی کنیت ابو عمر تھی۔ آپ کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: آپ بنو بجیلہ کے سردار تھے اور آپ کے اجداد کسی زمانے میں یمن کے فرمانروا تھے۔ یہ خوبرو نوجوان فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد اسلام لائے۔

(انساب للاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی نے کن غزوات وسرایا میں حصہ لیا؟

جواب: آپ چونکہ عہد رسالت کے آخر میں ایمان لائے اس لئے کسی غزوہ میں شریک نہ ہوسکے۔ تاہم حجۃ الوداع میں حضورؐ کے ساتھ تھے اور ایک سریے میں حصہ لیا۔ (طبقات۔ صحیح بخاری۔ اصابہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے معرکہ جسر کے بعد حضرت مثنیٰؓ کے لئے فوجی امداد میں کس طرح اضافہ کیا؟

جواب: ابوعبید ثقفیؓ کی شہادت کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت مثنیٰؓ کو عراق میں اسلامی لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا۔ پھر قبیلہ بجیلہ کے سردار حضرت جریر بجلیؓ کو ایک زبردست لشکر دے کر ان کی مدد کے لئے روانہ کیا جو بویب میں ان سے آملے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: معرکہ بویب میں حضرت مثنیٰؓ نے ایرانی لشکر کو کس طرح شکست دی؟

جواب: ایرانی سردار رستم نے مسلمانوں کے مقابلے کے لئے بارہ ہزار جنگجو اپنے سپہ سالار مہران بن مہرویہ کی سربراہی میں بویب روانہ کیا۔ دریائے فرات کے

دوسرے کنارے پر مسلمان ابھی ہتھیار سنبھال رہے تھے کہ ایرانی فوج نے حملہ کر دیا۔ حضرت مثنیٰؓ اور ان کے ساتھی اس جوش سے لڑے کہ کسی بات کا ہوش نہ رہا۔ ایرانی فوج کا سپہ سالار قتل ہوا تو فوج بھاگ اٹھی۔ حضرت مثنیٰؓ نے فوج کے چند طاقتور دستوں کے ساتھ دشمن کا پیچھا کیا اور اس طرح ایک لاکھ کے قریب ایرانی مارے گئے۔ جبکہ صرف ایک سو مسلمان شہید ہوئے۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ فتوح الشام)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ نے معرکہ بویب کے بعد خود ایرانیوں کے مقابلے پر جانے کا کیوں ارادہ کیا تھا؟

جواب: بویب کی شکست سے سارے ایران میں کہرام مچ گیا۔ ایرانیوں نے ملکہ پوران دخت کو تخت سے اتار کر نوجوان شہزادے یزدگرد کو تخت پر بٹھا دیا۔ مسلمانوں کے مقبوضہ علاقوں میں بھی بغاوت ہوگئی اور مسلمان خطرات میں گھر گئے۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی تو انہوں نے عرب قبیلوں سے لوگوں کو جہاد کیلئے تیار کیا اور خود ایرانیوں کے مقابلے پر جانے کا ارادہ کیا لیکن اکابر صحابہؓ نے کہا کہ آپ کا مدینے میں رہنا مناسب ہے۔

(تاریخ اسلام۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت مثنیٰؓ کو کیا حکم بھیجا؟

جواب: اس نازک صورتحال میں حضرت عمرؓ نے حضرت مثنیٰؓ کو حکم بھیجا کہ اپنی فوجیں سمیٹ کر عرب کی سرحد پر آ جاؤ۔ اور ربیعہ اور مضر کے قبیلوں کو بھی اپنی مدد کیلئے بلاؤ۔ مثنیٰؓ نے خلیفہ کے حکم کے مطابق اپنی فوج ذوقار کے مقام پر جمع کرلی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو تیس ہزار مجاہدین کے ساتھ عراق کی مہم کے لئے روانہ فرمایا جو حضرت مثنیٰؓ کی آٹھ ہزار فوج کے ساتھ مل

گئے۔ (تاریخ اسلام۔ الفاروق۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: شراف کے مقام پر اسلامی فوجیں اکٹھی ہوئیں۔ بتایئے حضرت مثنیٰؓ اس فوج میں کیوں شامل نہ ہو سکے؟

جواب: معرکہ جسر میں حضرت مثنیٰؓ کو شدید زخم آئے تھے جو بظاہر ٹھیک ہو گئے۔ معرکہ بویب میں انہوں نے جان کی بازی لگا کر اسلامی لشکر کو کامیاب کرایا۔ قیام ذوقار کے دوران ان کے زخم بگڑ گئے اس لئے وہ شراف میں شریک نہ ہو سکے۔ انہوں نے ذوقار میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: ذوقار کے بارے میں ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: کئی سال پہلے جب معرکہ ذوقار میں قبیلہ بنو شیبان کی ایک شاخ ربیعہ کو ایرانیوں کے مقابلے میں فتح حاصل ہوئی تھی تو رسول اللہؐ نے فرمایا تھا: ''آج عرب، عجم کے مقابلے میں برابر کی سطح پر آ گئے ہیں۔'' (اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی نے کس ایک مہم میں حصہ لیا تھا؟

جواب: یہ دراصل ذی الخلصہ کے بتوں کو توڑنے کی مہم تھی جس پر انہیں حضورؐ نے روانہ فرمایا تھا۔ اس سلسلے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ سریہ حجۃ الوداع سے پہلے ہوا۔ جب حضورؐ نے بیعت کے فوراً بعد انہیں بتوں کو توڑنے کے لئے روانہ فرمایا اور اس مہم کی کامیابی کی اطلاع حضرت جریرؓ نے خود حضورؐ کو دی۔ دوسری روایت کے مطابق یہ واقعہ حجۃ الوداع کے بعد ہوا اور حضورؐ کو اس کی کامیابی کی اطلاع حضرت جریرؓ کے قاصد حضرت ابو ارطاۃ کے ذریعے ملی تھی۔

(فتوحات۔ صحیح بخاری۔ تیس پارے)

سوال: اس مہم کی کامیابی پر حضور اقدسؐ نے کیا ردعمل ظاہر فرمایا؟

جواب: حضورؐ بے حد مسرور ہوئے اور اس مہم پر جانے والوں کے لئے پانچ مرتبہ خیروبرکت کی دعا فرمائی۔
(طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ کی رحلت کے وقت حضرت جریرؓ کہاں تھے؟

جواب: آپ اس وقت یمن میں تھے اور حضورؐ کے وصال کے تین دن بعد عمرو نامی یمنی سے یہ خبر سنی تو مدینے روانہ ہوئے۔ راستے میں چند سواروں سے بھی اس خبر کی تصدیق ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا بھی علم ہوا۔ چنانچہ مدینہ آ کر حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور واپس وطن چلے گئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بنو بجیلہ کے مختلف قبائل عرب میں بکھرے ہوئے تھے۔ انہیں کس طرح یکجا کیا گیا؟

جواب: حضرت جریرؓ نے آقا سے قبائل کو جمع کرنے کی درخواست کی تھی مگر ابھی اس پر عمل نہیں ہوا تھا کہ حضورؐ رحلت فرما گئے۔ انہوں نے حضرت صدیق اکبرؓ سے درخواست کی مگر دوسرے مسائل میں الجھے ہونے کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا۔ دور فاروقی میں ۱۳ ہجری میں جسر کا معرکہ ہوا جس میں ایرانیوں کے ہاتھوں اسلامی سپہ سالار حضرت ابو عبیدؓ ثقفی سمیت ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے عرب خطیبوں اور نقیبوں کے ذریعے تمام قبائل عرب کو بیدار کیا۔ حضرت جریرؓ کی درخواست پر انہوں نے بنو بجیلہ کو ایک جگہ جمع کر کے بنو بجیلہ سمیت تمام قبائل کا امیر حضرت جریرؓ کو مقرر کیا۔

(الاخبار الطوال۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے عہد فاروقی میں حضرت جریرؓ بن عبداللہ نے سب سے پہلے کس معرکے میں شرکت کی؟

جواب: حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ عراق میں ایرانیوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے

ان کی مدد کے لئے حضرت جریرؓ کو روانہ کیا۔ ثعلبیہ کے مقام پر حضرت مثنیٰ ان سے آملے اور متحدہ لشکر کوفہ کے قریب بویب کے مقام پر خیمہ زن ہوا۔ دریائے فرات کے دوسرے کنارے پر ایرانی حکومت کے آزمودہ جرنیل مہران بن مہرویہ ہمدانی کے لشکر سے مقابلہ ہوا۔ مثنیٰؓ اسلامی لشکر کے میمنہ کے سردار تھے اور جریرؓ میسرہ اور قلب کے۔ پہلے ایرانیوں نے اسلامی لشکر کو پیچھے دھکیل دیا۔ پھر ان دونوں تجربہ کار مسلمان جرنیلوں کے ساتھ مجاہدین اس قدر جوش وجذبے سے لڑے کہ ایرانی لشکر کو شکست ہوگئی۔ مہران قتل ہوا تو ایرانی بھاگ نکلے۔ ہزاروں بھاگتے ہوئے مارے گئے اور ہزاروں دریا میں ڈوب مرے۔ یہ حضرت جریرؓ کا پہلا معرکہ تھا۔ اس کے بعد مسلمان عراق میں دور دور تک پھیل گئے۔ (الفاروقؓ۔ تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بویب کی شکست کے بعد سب سے بڑا معرکہ قادسیہ کے مقام پر ہوا۔ اس جنگ میں حضرت جریرؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: ایرانیوں کی بڑے پیمانے پر جنگی تیاریوں کی خبر ملی تو حضرت عمر فاروقؓ نے سارے عرب سے جہاد کے لئے مسلمانوں کو مدینے اکٹھا کیا اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو امیر لشکر مقرر کر کے عراق روانہ کیا۔ حضرت مثنیٰؓ معرکہ بویب کے زخموں کی وجہ سے وفات پاگئے تو حضرت جریرؓ اپنے لشکر کو لے کر عراقی سرحد کے قریب حضرت سعدؓ سے آملے۔ قادسیہ کے مقام پر ایرانی سپہ سالار رستم کی فوجوں سے مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں نے اپنے جن جانباز سرداروں کے ساتھ جان کی بازی لگا کر یہ جنگ جیتی ان میں حضرت جریرؓ بھی تھے۔

(الفاروقؓ۔ تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتائیے قادسیہ کی فتح کے بعد حضرت جریرؓ نے کون سے علاقے فتح کئے؟

جواب: اسلامی لشکر نے مدائن اور جلولا پر قبضہ کیا۔ پھر حضرت جریرؓ نے قریبی شہر حلوان پر حملہ کر کے ایرانیوں کے خطرناک گروہ کو شکست دی۔ اسی طرح انہوں نے اہواز اور تستر کے معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ قادسیہ کے بعد نہاوند کا معرکہ سب سے سخت تھا۔ اس میں بھی انہوں نے کمال شجاعت کا مظاہرہ کیا اور حذیفہؓ بن الیمان کی قیادت میں بنو بجیلہ اور دوسرے قبائل کو ساتھ لے کر ایرانیوں پر زبردست حملہ کیا۔ (الفاروق۔ تاریخ طبری۔ اخبار الطوال۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: دور عثمانی اور حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں حضرت جریرؓ کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے دینی اور ملی خدمات کی وجہ سے انہیں ہمدان کا گورنر مقرر کیا۔ حضرت علیؓ کی بیعت کی اور اپنے علاقوں کے لوگوں سے ان کی بیعت لے کر کوفہ آ گئے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت وہ سرزمین جبل کے عامل تھے۔ حضرت علیؓ نے والیٔ شام امیر معاویہؓ کو بیعت کی دعوت کا خط حضرت جریرؓ کے ہاتھوں بھجوایا تھا۔ (الفاروق۔ اخبار الطوال۔ جرنیل صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت جریرؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۵۴ ہجری میں قرقیسیا میں وفات پائی۔ پانچ لڑکے اپنی یادگار چھوڑے۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت حذیفہؓ بن الیمان (سپہ سالار، عالم و فاضل، حافظ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ایران کے سابقہ پایہ تخت مدائن کے گورنر رہے۔ نام بتادیجئے؟

جواب: گمنی خدوخال اور میانہ قد کے دبلے پتلے اس صحابی رسولؐ کا نام حضرت حذیفہؓ بن الیمان تھا۔ (مسند احمد بن حنبل۔ الفاروق۔ اسد الغابہؓ۔ الاستیعاب)

سوال: حضرت حذیفہؓ کا تعلق کس خاندان سے تھا اور ان کے والد کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: آپ بنو غطفان کے خاندان عبس سے تعلق رکھتے تھے۔ والد کا اصل نام حسل یا حسیل تھا لیکن الیمان (یمان) کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت حذیفہؓ خاندانی اعتبار سے مکی اور پیدائشی اعتبار سے مدنی تھے۔

(استیعاب۔ انساب الاشراف۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت حذیفہؓ کے والد یمن سے مدینہ کب اور کیوں آئے تھے؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں انہوں نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور قصاص کے ڈر سے بھاگ کر مدینہ آگئے۔ یہاں ایک اشہلی خاتون رباب بنت کعب سے شادی کر لی جن سے حضرت حذیفہؓ پیدا ہوئے۔ یہ اوس کے خاندان عبدالاشہل کے حلیف تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت حذیفہؓ اور ان کے والد نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: انہوں نے ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا۔ بعد میں ان کی والدہ ربابؓ اور ایک بھائی صفوانؓ بھی ایمان لے آئے۔ (اسوۂ صحابہ۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت حذیفہؓ جنگ بدر میں شریک ہونا چاہتے تھے مگر رسول اللہؐ نے فرمایا: "تم اپنا عہد پورا کرو۔ اور واپس جاؤ۔ ہم کو اللہ کی مدد درکار ہے۔" کیوں؟

جواب: غزوۂ بدر کے موقع پر یہ دونوں باپ بیٹا مکہ میں تھے۔ اس میں شرکت کے لئے مکہ سے روانہ ہوئے۔ راستے میں مشرکین نے پکڑ لیا اور کہا کہ ہمیں تمہارے مدینہ جانے پر کوئی اعتراض نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ محمدؐ کی حمایت میں ہمارے خلاف نہیں لڑو گے۔ دونوں نے مجبوراً شرط مان لی۔ مدینہ پہنچ کر رسول اللہؐ سے واقعہ عرض کیا۔ اس وقت افرادی قوت کم تھی مگر حضورؐ نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت حذیفہؓ کے والد کس جنگ میں اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: غزوۂ احد میں دونوں باپ بیٹا شریک ہوئے۔ حضورؐ نے حضرت یمانؓ اور ایک دوسرے صحابی رفاعہؓ کو عورتوں اور بچوں کی حفاظت کیلئے ایک بلند ٹیلے یا قلعے پر بھیج دیا۔ دونوں صحابی ضعیف العمر تھے تاہم جب اتفاقی غلطی سے مسلمانوں میں افراتفری پھیلی تو یہ دونوں بھی جوش جہاد میں میدان میں جا پہنچے۔ حضرت رفاعہؓ مشرکوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے اور حضرت یمانؓ غلطی سے مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت حذیفہؓ کے والد یمانؓ کی دیت کس نے ادا کی تھی؟

جواب: رسول اللہؐ نے اپنی جیب خاص سے حضرت یمانؓ کی دیت ادا کی تھی حضرت حذیفہؓ نے غریب مسلمانوں پر صدقہ کردیا۔

(حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: "صاحب السر رسول اللہؐ" کس صحابی کا لقب تھا؟

جواب: حضرت ابو عبداللہ حذیفہ بن الیمانؓ کو صاحب السر رسول اللہؐ یعنی رسول اللہؐ کے محرم راز یا محرم اسرار نبوت۔ اس کی وجہ یہ تھی آپؐ نے انہیں منافقین کے نام بتادیے تھے جن کو وہ رازداری سے ذہن نشین رکھتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

سوال: "حذیفہ جاؤ یہ کام تم کرو لیکن خبردار کسی مشرک پر حملہ نہ کر بیٹھنا" رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کب فرمائے؟

جواب: غزوۂ احزاب کے موقع پر حضورؐ نے انہیں مشرکین کے لشکر کی نقل و حرکت اور ارادوں کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا اور اس کے بدلے میں جنت میں اپنا ساتھی ہونے کی بشارت دی۔ (مغازی۔ بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ حیات صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حذیفہؓ اور رسول اللہ کا باہم محبت کا کیا انداز تھا؟

جواب: حضرت حذیفہؓ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے غرض ہر عادت میں حضورؐ کی پیروی کرتے تھے۔ حضور کو طہارت کے لئے پانی مہیا کرتے۔ باقاعدگی سے دربار رسالت میں حاضر ہوتے۔ حضورؐ کو بھی ان سے بے پناہ محبت تھی۔ بعض اوقات ان سے تخلیہ میں گفتگو فرماتے۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ لوگوں کے سامنے آپ کے سینے سے ٹیک لگائے تشریف فرما ہوئے۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حذیفہؓ نے جنگ خیبر، بیعت رضوان، فتح مکہ اور دوسرے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ آپ نے مدینہ کب چھوڑا؟

جواب: رسول اللہ کی وفات کے بعد دل برداشتہ ہو کر عراق چلے گئے۔ اسی زمانے میں الجزیرہ کے شہر نصیبین کی ایک خاتون سے شادی کی اور پھر مدائن چلے گئے۔

(اسد الغابہ۔ تیس پروانے)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت حذیفہؓ کے ذمے کیا خاص کام لگا رکھا تھا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں منافقین کے نام بتا دیئے تھے اور انہیں حکم دیا کہ منافقین کی حرکتوں کا خیال رکھیں تاکہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ان کی سازشوں کو ناکام بنایا جاسکے۔ حضورؐ نے یہ راز ان کے سوا کسی کو نہیں بتایا اس لئے انہیں رازدان رسول ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(شرح احیاء العلوم۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے کس خلیفہ راشد نے حضرت حذیفہؓ بن یمان کو عامل مقرر کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے مفتوحہ علاقوں میں عمال مقرر کیے تو حضرت حذیفہؓ بن یمان کو دجلہ کے نواحی علاقوں کا عامل مقرر کیا۔ آپ نے اپنے فقر واستغناء اور انتظامی صلاحیتوں سے حکومت کی آمدنی میں معقول اضافہ کیا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے فاتح خوزستان کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟ انہوں نے اور کن فتوحات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت حذیفہؓ بن یمان فاتح خوزستان تھے۔ آپ نے عراق عرب کے کئی معرکوں میں شجاعت کے جوہر دکھائے۔ وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے معرکہ نہاوند کے لئے کوفے سے اپنا لشکر لے کر حضرت نعمانؓ بن مقرن کی مدد کو پہنچے۔ نہاوند کی فتح کے بعد انہوں نے آذربائیجان، موقان اور جیلان فتح کیا۔

(فتوح البلدان۔ الفاروق)

سوال: حضرت حذیفہؓ کو نہاوند کی مہم کا سپہ سالار مقرر کرتے ہوئے حضرت عمرؓ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت حذیفہؓ کے بارے میں صحابہؓ کے مجمع عام میں حضرت عمرؓ نے فرمایا: "بخدا اس شخص کا سینہ سب سے پہلے نیزوں کیلئے سپر بنے گا۔" اور آپ نے ہدایت کی کہ حضرت نعمانؓ بن مقرن کی شہادت کے بعد حضرت حذیفہؓ امیر لشکر ہوں گے۔ (الفاروق۔ بحوالہ صحابہؓ۔ معالخطاب)

سوال: بتایئے کس خلیفہ نے حضرت حذیفہؓ کو گورنر مقرر کیا تھا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں فوجی خدمات سے سبکدوش کر کے مدائن کا گورنر مقرر کر دیا تھا۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ سیر صحابہ)

سوال: حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں حضرت حذیفہؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: کچھ عرصہ مدائن کے گورنر رہے پھر ۳۰ ہجری میں جہادی لشکر میں شامل ہوکر خراسان، رے اور آرمینیہ کے معرکوں میں حصہ لیا۔ ۳۱ ہجری میں خاقان خزر کے خلاف مہم میں شریک ہوئے۔ باب کی تسخیر کے لئے تین مرتبہ فوج کشی میں حصہ لیا۔ عہد عثمانی کے آخری دور میں مدائن کی گورنری پر واپس

آ گئے ہیں۔ (اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں حضرت حذیفہؓ کی کیا سرگرمیاں رہیں؟

جواب: وہ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔ تاہم انہوں نے وفات سے پہلے حضرت علیؓ کی بیعت کر لی تھی اور اپنے بیٹوں کو بھی بیعت کرنے کی وصیت کی تھی۔ ان کے دو بیٹے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت حذیفہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چالیس دن بعد ۳۵ ہجری میں مدائن میں فوت ہوئے اور چار بیٹے ابوعبیدہ، بلال، صفوان اور سعید اپنے پیچھے چھوڑے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت حذیفہؓ کا شمار فضلا صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ کن خوبیوں کی بنا پر؟

جواب: علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ عہد نبوی کے حفاظِ قرآن میں سے تھے۔ ان کے دور میں جب مسلمانوں میں قرآن مجید کے مختلف نسخے پڑھے جانے لگے تو آپ نے تمام مسلمانوں کو ایک متفقہ نسخے پر اکٹھے کر دیا۔ آپ دو سو پچیس احادیث کے راوی ہیں۔ حضرت عمرؓ امورِ دین میں ان سے مشورہ کرتے تھے۔

(رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ الاتقان)

سوال: بتایئے مدینے میں حضرت حذیفہؓ کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کرائی تو حضرت عمار بن یاسرؓ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ (اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام۔ اصابہ)

سوال: حضرت حذیفہؓ کو علم و حکمت کے شہسوار بھی کہا جاتا ہے۔ بتایئے کیوں؟

جواب: انہوں نے قرآن براہ راست رسول اللہؐ سے سیکھا۔ تفسیر و فقہ کے ماہر تھے۔ زبان کے فصیح و بلیغ تھے۔ ان کے اقوال نصیحت آمیز اور حکمت سے بھرپور ہوتے تھے۔ ادبی میدان میں بھی ان کو عقل سلیم اور بصیرت حاصل تھی۔

(تفسیر قرطبی۔ مسند احمد۔ استیعاب۔ حلیۃ الاولیاء)

حضرت صخرؓ بن حرب (سپہ سالار)

سوال: ابوسفیانؓ کے نام سے مشہور ہونے والے صحابی کا اصل نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: صخر بن حرب بن امیہ نام تھا۔ چوتھی پشت میں ان کا سلسلہ نسب حضورؐ کے نسب سے جا ملتا ہے۔ بنو ہاشم کے بعد بنو امیہ کا دوسرا درجہ تھا۔ وہ قریش کی علم برداری، فوجی قیادت اور قافلہ سالاری کے مناصب پر فائز تھے۔ تاہم بنو ہاشم اور بنو امیہ کے مابین عرصے سے حریفانہ کشمکش چلی آ رہی تھی۔

(اصابہ۔ جمہرۃ انساب العرب۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوسفیانؓ فتح مکہ تک مسلمان نہیں ہوئے۔ بتایئے ان کے گھرانے کے کون سے افراد ایمان لا چکے تھے؟

جواب: ان کی صاحبزادی رملہؓ (جو بعد میں ام المؤمنین بنیں اور اپنی کنیت ام حبیبہؓ کے نام سے مشہور ہوئیں) بعثت نبوی کی شروع دنوں میں اسلام لا ئیں۔ دوسری بیٹی فارعہ بھی شروع میں مسلمان ہو گئیں۔ ان دونوں بیٹیوں کے شوہر عبیداللہ بن جحش اور ابواحمد بن جحش بھی ابتداء ہی میں مسلمان ہوئے۔ رسول اللہؐ ان کے ماموں زاد بھائی تھے۔ خاندان بنو امیہ میں سے ہی حضرت عثمانؓ بن عفان، عمروؓ بن سعید بن عاص اور خالدؓ بن عاص بھی شروع دنوں میں اسلام

لے آئے تھے۔ (الاستیعاب۔ طبقات۔ تذکار صحابیات)

سوال: بتائیے حضرت ابوسفیانؓ نے اسلام لانے سے پہلے مسلمانوں کے خلاف کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: جنگ بدر کے موقع پر وہ شام گئے ہوئے تھے۔ اسی قافلے کو بچانے کے لئے کفار مسلمانوں پر چڑھ دوڑے تھے۔ ۳ ہجری میں غزوۂ احد میں ابوسفیان نے لشکر کفار کی قیادت کی۔ اس جنگ میں ان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے بھی گرم جوشی سے حصہ لیا۔ وہ مردوں کو لڑائی پر ابھارتی تھی اور حضرت حمزہؓ کی شہادت پر ان کی لاش کا مثلہ کیا۔ ۵ ہجری میں غزوۂ خندق میں بھی ابوسفیان ہی مشرکین کا سردار تھا۔ (سیرت حلبیہ۔ سیر الصحابہؓ۔ زاد المعاد)

سوال: ۷ ہجری میں حضورؐ نے قیصر روم کو دعوت اسلام کا خط کس کے نام بھیجا تھا؟ اور قیصر نے کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: قیصر روم ہرقل اس وقت بیت المقدس یا ایلیا میں مقیم تھا۔ حضور کا خط ملا تو اس نے حجاز کے تاجروں کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بتائیے ہرقل کی حضورؐ کے بارے میں کس صحابی سے بات ہوئی؟

جواب: اتفاق سے اسی زمانے میں ایک تجارتی قافلے کے ساتھ ابوسفیان بھی شام میں تھا۔ ان سب کو حاضر کیا گیا تو ہرقل نے پوچھا کہ تم میں سے کون مدعی نبوت کا سب سے زیادہ قریبی عزیز ہے۔ ابوسفیان کے اعتراف کرنے پر ہرقل اور ابوسفیان کی گفتگو ہوئی۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: ہرقل کے پوچھنے پر ابوسفیان نے رسول اللہؐ اور مسلمانوں کے بارے میں کیا بتایا؟

جواب: اس نے کہا: " وہ نہایت شریف النسب ہے۔ اس سے پہلے اس کے خاندان میں کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس کو ماننے والے زیادہ تر کمزور لوگ ہیں اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ کوئی شخص اس کا دین قبول کرنے کے بعد نہیں پھرا اس نے اس دعوے سے قبل کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اس سے جنگیں ہوئی ہیں جن میں کبھی وہ جیتا کبھی ہم۔"

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے بارے میں ابوسفیان نے ہرقل سے کیا کہا؟

جواب: اس نے بتایا" وہ کہتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔ کسی کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ۔ اپنے آباؤ اجداد کا مذہب چھوڑ دو۔ نماز پڑھو۔ سچ بولو، جنسی بے راہروی سے بچو، خیرات کرو، عزیز واقربا اور تعلق داروں سے نیکی، رحم اور فیاضی کا سلوک کرو۔" (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ النبی)

سوال: ہرقل نے ابوسفیان کی باتیں سن کر کیا جواب دیا؟

جواب: "اے سردار قریش! جو کچھ تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو یہ مدعیٔ نبوت بلاشبہ سچا پیغمبر ہے۔ مجھ کو یہ خیال ضرور تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ عرب میں پیدا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ میرے پاؤں کے نیچے کی اس مٹی پر قبضہ کرے گا۔ میں اس کی صداقت کا اعتراف کرتا ہوں۔ ہوسکتا تو میں جاتا اور اس کے پاؤں دھوتا۔"

(سیرت حلبیہ۔ سیرت دحلانیہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے ہرقل نے علیحدگی میں حضرت دحیہ کلبیؓ سے کیا کہا تھا؟

جواب: ایک روایت میں ہے کہ ہرقل نے تنہائی میں حضرت دحیہ کلبیؓ سے کہا تھا" میں جانتا ہوں کہ رسول عربی اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ لیکن میں اپنی جان

اور حکومت کے خوف سے علی الاعلان ان کا دین اختیار نہیں کر سکتا۔"

(سیر الصحابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: ہرقل کے رد عمل پر ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے کیا کہا؟

جواب: دربار سے باہر آ کر ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے کہا" ارے ابن کبشہ (حضورؐ) کا معاملہ اب اس حد تک پہنچ گیا کہ رومی گوروں کا بادشاہ بھی ان سے ڈرنے لگا۔" (صحیح بخاری۔ تمیں ہزار)

سوال: بتایئے حضرت ابوسفیانؓ کی بیٹی رملہؓ (ام حبیبہ) بنت ابوسفیان کا نکاح حضورؐ سے کیسے ہوا؟

جواب: حضرت رملہؓ نے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ حضورؐ کے حکم سے حبشہ ہجرت کی تو ان کے شوہر عبیداللہ بن جحش بھی ساتھ تھے۔ عبیداللہ بری صحبت میں پڑ کر مرتد ہو گیا اور شراب نوشی شروع کر دی۔ حضرت ام حبیبہؓ نے اسی وقت اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ عبیداللہ کثرت بادہ خوری سے ہلاک ہو گیا۔ ام حبیبہؓ تنہا یوگی کے دن بڑے صبر سے گزار رہی تھیں۔ رسول اللہ کو علم ہوا تو حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے ذریعے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا۔ (یہ بھی روایت ہے کہ اس سے پہلے آپؐ نے ابوسفیان سے اجازت لی تھی) شاہ حبشہ نجاشی کو پیغام ملا تو اس نے اپنی لونڈی ابرہہ کے ذریعے حضرت رملہؓ کو آپؐ کا پیغام دیا۔ انہوں نے بخوشی قبول کیا اور حضرت خالد بن سعید کو اپنا وکیل مقرر کیا۔ حضرت خالدؓ یا حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے خطبہ نکاح پڑھا۔ بادشاہ نے چار سو دینار بطور مہر حضورؐ کی طرف سے خالد بن سعد کو ادا کئے اور حاضرین کو کھانا کھلایا۔ کچھ عرصہ بعد بحری جہاز کے ذریعے حضرت ام حبیبہ رملہؓ مدینہ آ گئیں۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: حضورؐ سے حضرت ام حبیبہؓ رملہ کے نکاح کی اطلاع پر ابوسفیان نے کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: ابوسفیان نے اس نکاح کی خبر پر حضورؐ کے لئے تعریفی کلمات کہے۔ اس کی زبان سے بے اختیار نکلا۔ ''محمدؐ میری بیٹی کے لئے بہتر ہیں۔'' یہ نکاح ۶ یا ۷ ہجری میں ہوا۔ (تفسیر ابن کثیر۔ تذکارِ صحابیات مثنیٰ۔ طبقات)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ کے بارے میں ابوسفیانؓ کے دل میں کب نرمی پیدا ہوئی؟

جواب: حضرت ام حبیبہؓ سے نکاح کے بعد ان کا دل حضورؐ کے بارے میں نرم ہوا۔ اسی زمانے میں کچھ تحائف کا بھی تبادلہ ہوا۔ حضورؐ نے مکہ میں قحط کا سنا تو کئی سو دینار حضرت ابوسفیانؓ کو بھجوائے۔ (تفسیر ابن کثیر۔ استیعاب۔ مثنیٰ)

سوال: بتایئے حدیبیہ کا معاہدہ ختم کرنے کی نوبت کیوں آئی؟

جواب: ۶ ہجری میں معاہدہ حدیبیہ کے بعد اٹھارہ مہینے امن وسکون رہا۔ پھر مکہ کے بنو بکر قبیلے نے بنو خزاعہ پر حملہ کردیا۔ (یہ قبیلہ مسلمانوں کا حلیف تھا) بے رحمی سے عورتوں اور بچوں کو قتل کیا۔ حرم میں پناہ لینے والوں کو بھی نہ چھوڑا۔ اس طرح معاہدہ صلح عملاً ختم ہوکر رہ گیا۔ بنو خزاعہ نے عمرو بن سالم خزاعی کے سربراہی میں چالیس افراد کا وفد مدینہ بھیجا۔ جس نے حضورؐ کے آگے اپنی مظلومی کی فریاد پیش کی۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ الرحیق المختوم)

سوال: رسول اللہؐ نے قریش کے پاس قاصد بھیج کر کون سی تین شرطیں پیش کیں؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ ان تین شرطوں میں سے کوئی ایک منظور کرلی جائیں۔ پہلی یہ کہ مقتولوں کا خون بہادیا جائے۔ دوسرے یہ کہ قریش بنوبکر کی حمایت ترک کردیں۔ تیسرا یہ کہ معاہدۂ حدیبیہ ٹوٹنے کا کھلم کھلا اعلان کردیا جائے۔

(طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ ضیاء النبیؐ)

سوال: قریش مکہ نے حضورؐ کی شرائط سن کر کیا جواب دیا؟

جواب: انہوں نے بڑے تکبر سے کہا: "جاؤ ہم محمدؐ کی رعیت نہیں ہیں، جو ہم نے چاہا کیا، ہمیں معاہدے کی پرواہ نہیں ہے۔"

(حضرت رسول عربی۔ سیرت حلبیہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے قریش مکہ نے ابوسفیانؓ کو اپنا سفیر بنا کر کیوں بھیجا؟

جواب: جواب دینے کے بعد غلطی کا احساس ہوا تو انہوں نے معاہدہ صلح حدیبیہ کی تجدید کے لئے فوراً ابوسفیان کو مدینہ روانہ کیا۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: ابوسفیانؓ پہلے بیٹی کے گھر پہنچے بستر پر بیٹھنا چاہا تو بیٹی نے کیا کہا؟

جواب: ابوسفیان اپنی بیٹی ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رملہؓ کے گھر پہنچے۔ رسول اللہؐ کے بستر مبارک پر بیٹھنا چاہا تو انہوں نے فوراً بستر لپیٹ دیا اور بولیں: "یہ رسول اللہؐ کا بستر ہے۔ آپ چونکہ مشرک ہونے کی وجہ سے ناپاک ہیں اس لئے اس بستر پر نہیں بیٹھ سکتے۔" (تاریخ اسلام۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کے الفاظ پر ابوسفیان نے کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: انہوں نے کہا: "بیٹی مجھ سے جدا ہو کر تو خرابیوں میں مبتلا ہوگئی ہے یعنی اپنے دین کی خاطر باپ سے یہ سلوک کیا۔" (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: ابوسفیان تجدید معاہدہ کے لئے مدینے گئے تھے۔ بتایئے وہ کیوں ناکام واپس لوٹے؟

جواب: رسول اللہ کو قریش کی حرکتوں پر شدید دکھ تھا۔ اس لئے آپؐ نے تجدید معاہدہ کی حامی نہ بھری۔ ابوبکر صدیقؓ نے بھی سفارش نہ کی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے بھی اس معاملے میں مداخلت سے انکار کر دیا۔ ایک روایت یہ بھی

ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ حضرت حسنؓ رسول اللہؐ کو بے حد عزیز ہیں۔ ان سے اپنے ابا کو کہلواؤ لیکن حضرت فاطمہؓ نے بھی معذرت کر دی۔ پھر خود ہی (یا حضرت علیؓ کے مشورے سے) مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر معاہدے کی یک طرفہ تجدید کا اعلان کر کے چلے گئے۔

(سیرۃ دحلانیہ۔ سیرۃ الحلبیہ۔ ضیاء النبی۔ طبقات)

سوال: فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیانؓ کیسے رسول اللہ تک پہنچے اور امان حاصل کی؟

جواب: رمضان ۸ ہجری میں دس ہزار کے لشکر کے ساتھ حضورؐ نے مکہ کے قریب مرالظہران میں پڑاؤ ڈالا۔ رات کے وقت ابوسفیانؓ، بدیلؓ بن ورقا اور حکیمؓ بن حزام معلومات لینے نکلے تو دور دور آگ کی روشنی دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ ادھر حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی قریش مکہ کو پیغام بھیجنے نکلے کہ خیریت چاہتے ہو تو حضورؐ سے امان طلب کر لو۔ آپس میں آمنا سامنا ہو گیا تو حضرت عباسؓ نے دوسرے دونوں حضرات کو مکہ واپس بھیج دیا اور ابوسفیانؓ کو لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ کے حکم پر حضرت عباسؓ نے ابوسفیانؓ کو اپنے خیمے میں سلا دیا اور پھر صبح انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ فتح مکہ سے ایک دن یا دو دن پہلے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ صحیح بخاری)

سوال: حضورؐ نے ابوسفیانؓ کے اسلام لانے پر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ ابوسفیانؓ کے اسلام لانے پر اتنے خوش ہوئے کہ فرمایا: "جو شخص ابوسفیانؓ کے گھر میں پناہ لے گا، اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔" حضورؐ کا ارشاد سن کر ابوسفیانؓ نے مکہ جا کر لوگوں کو تلقین کی کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ قبول اسلام کے وقت ان کی عمر ۷۱ سال تھی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ صحیح بخاری۔ استیعاب)

سوال: ابوسفیان کے اسلام لانے پر ان کی اہلیہ ہند بنت عتبہ نے کیا کہا اور ابوسفیان نے کیا جواب دیا؟

جواب: ہند بنت عتبہ نے کہا: ''اے آل غالب یہ بڈھا سٹھیا گیا ہے۔ تمہیں اپنے باپ دادا کے دین سے پھر جانے کی تلقین کرتا ہے۔ کیوں نہیں اس کو ختم کر دیتے۔'' حضرت ابوسفیانؓ نے اس کو ڈانٹ کر کہا: ''خدا کی قسم اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو میں تیری گردن مار دوں گا۔ تیرا ناس جانے محمدؐ رسول برحق ہیں تو اپنے گھر میں بیٹھ اور خاموش رہ۔'' (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابوسفیانؓ نے کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: آپ غزوۂ حنین میں سب سے پہلے شریک ہوئے اور فتح کے بعد رسول اللہؐ نے انہیں چالیس اوقیہ سونا اور سو اونٹ عطا فرمائے۔ پھر غزوۂ طائف میں شریک ہوئے۔ پھر آپؐ نے انہیں اور حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو مشرکین کا ایک بت خانہ گرانے کے لئے بھیجا۔ (فتوح البلدان۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: کس جنگ میں حضرت ابوسفیانؓ کی آنکھ ضائع ہوئی اور انہوں نے اسی طرح رہنا پسند کیا؟

جواب: غزوۂ طائف میں دشمن کے ایک تیر سے ان کی آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل کر لٹکنے لگا۔ اسی حالت میں حضورؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا: ''اگر آپ کی خواہش ہو تو دعا کروں کہ آپ کی آنکھ اچھی ہو جائے۔ لیکن اگر آپ پسند کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں آپ کو جنت دے گا۔'' انہوں نے عرض کی: ''یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان میں جنت چاہتا ہوں۔''

(سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے دور صدیقی اور فاروقی میں حضرت ابوسفیانؓ نے کن جہادی سرگرمیوں

میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابوسفیانؓ نے پہلے تو حضرت ابوبکرؓ کی بیعت میں توقف کیا پھر کچھ عرصہ بعد بیعت کرلی۔ تاہم کسی جہاد میں حصہ نہیں لیا۔ دور فاروقی میں اپنے سارے کنبے کے ساتھ شام چلے گئے اور ۸۰ برس کی عمر میں بھی جہاد شام میں حصہ لیا۔ یرموک کی خونریز لڑائی میں شریک ہوئے۔ گھمسان کی لڑائی میں ان کی اچھی آنکھ پر تیر یا پتھر لگا اور یہ آنکھ بھی راہ خدا میں جاتی رہی۔

(فتوح الشام۔ فتوح البلدان۔ طبقات)

سوال: حضرت صخرؓ بن حرب کی ایک کنیت ابوسفیان اور دوسری ابوحنظلہ تھی۔ آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: دونوں آنکھوں سے محروم ہونے کے بعد گوشہ نشین ہوگئے اور آخری عمر میں مدینہ منورہ میں مقیم ہوئے۔ وہیں حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ۳۳ ہجری کے آخر یا ۳۴ ہجری کے شروع میں ۸۸ یا ۹۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ غنی نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت ام حبیبہؓ کے علاوہ حضرت ابوسفیانؓ کی کون کون سی اولاد تھی؟

جواب: بیٹوں میں امیر معاویہؓ اور یزید الخیرؓ تاریخ اسلام میں نامور ہوئے۔ تین بیٹیاں فارعہ، آمنہ اور عزہ تھیں۔ (صحیح بخاری۔ تذکار صحابیات۔ اصابہ)

حضرت ضرارؓ بن ازور اسدی (سپہ سالار صحابی)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ سے کس صحابیؓ نے پوچھا تھا کہ یارسول اللہؐ جانوروں کی

بولیوں سے شگون لینا کیسا ہے۔ اور خط کشی یعنی رمل کے بارے میں آپؐ کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ کے مال دار شخص حضرت ضرارؓ بن ازور اسدی کے ساتھ آنے والے وفد نے۔ انہوں نے ۸ ہجری میں فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا اور ۹ ہجری عام الوفود میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضری کے دوران یہ سوال کیا گیا۔　　　　(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ کے لوگوں کے سوالوں کا کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: جانوروں سے شگون لینا ناجائز ہے اور خط کشی (رمل) بلاشبہ ایک علم ہے۔ بشرطیکہ کوئی ایسے جانتا ہو۔　　　　(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ضرارؓ بن ازور کے قبول اسلام کے بعد حضورؐ نے انہیں پہلا حکم کیا دیا؟

جواب: چونکہ آپؓ کو کچھ عرصہ حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دین سیکھنے کا موقع ملا تھا اس لئے آپؐ نے انہیں بنو صیدا اور بنو ہذیل میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے ارشاد نبوی کی تعمیل کی۔

(استیعاب۔ تمیں پروانے)

سوال: بتایئے جھوٹے مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد اسدی کے ساتھ پہلا معرکہ کس صحابی کی سرکردگی میں پیش آیا؟

جواب: طلیحہ بن خویلد، حضرت ضرار کے قبیلے سے تھا۔ اس نے سمیرا کو اپنا ٹھکانہ بنا کر لوگوں کو بھٹکانا شروع کیا تو آقاؐ نے اس کی سرکوبی کیلئے حضرت ضرارؓ بن ازور کو اپنے عمال اور قبائل کے پاس جہاد کیلئے روانہ فرمایا۔ آس پاس کے قبائل نے حضرت ضرار کے جھنڈے تلے جمع ہو کر واردات کے مقام پر مرتدین کو شکست دی۔ طلیحہ بھاگ کر بزاخہ میں مقیم ہو گیا۔

(خلیفۃ الرسول حضرت صدیق اکبرؓ۔ طبقات)

سوال: دورِ صدیقی میں مرتدین کے خلاف جنگ میں حضرت ضرار بن ازور کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: حضرت صدیق اکبرؓ نے مرتدین کے خاتمے کے لئے دستے بھیجے تو حضرت ضرارؓ بھی حضرت خالد بن ولیدؓ کے دستے میں شامل ہوگئے۔ طلیحہ نے طے، فزارہ اور اسد کو بھی اپنے جھنڈے تلے جمع کرلیا لیکن حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے شکست دی اور وہ شام کی طرف بھاگ گیا۔ پھر بطاح میں منکرین زکوٰۃ کو شکست دی۔ پھر جنگ یمامہ میں (مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑائی) میں حصہ لیا۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ النبیؐ)

سوال: بتایئے حضرت ضرارؓ بن ازور نے مالک بن نویرہ کو کیوں قتل کیا تھا؟

جواب: مالک بن نویرہ بطاح میں بنو حنظلہ کا رئیس تھا۔ اس نے اپنے قبیلے کی زکوٰۃ بارگاہ خلافت میں نہیں بھیجی تھی اور نبوت کی جھوٹی دعویدار سجاح بنت حارث کا بھی ساتھ دیا۔ وہ بظاہر مسلمان ہوکر اسلام کا دم بھرنے لگا۔ حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھیوں نے انہیں گرفتار کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے مالک بن نویرہ اور اس کے ساتھیوں کو ایک خیمے میں محبوس کردیا تاکہ بعد میں فیصلہ کیا جاسکے۔ رات کو سخت سردی تھی۔ حضرت خالدؓ نے اعلان کرادیا کہ اپنے قیدیوں کو گرمی پہنچاؤ۔ بعض عرب قبائل کی زبان میں ان عربی الفاظ کا مطلب یہ بھی تھا کہ اپنے قیدیوں کو قتل کردو۔ حضرت ضرارؓ بن ازور نے یہی مطلب سمجھا چنانچہ مالک بن نویرہ اور اس کے ساتھیوں کو قتل کردیا۔

(استیعاب۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: کون سے صحابیؓ کو رومی لشکر جن کے نام سے پکارتے تھے؟

جواب: حضرت ضرارؓ بن ازور دشمن پر اس طرح ٹوٹ پڑتے تھے کہ جدھر رخ کرتے

رومی انہیں جن آیا، جن آیا کہہ کر بھاگ اٹھتے تھے۔

(المغازی۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے کس صحابیؓ کی بہن نے شام کے معرکوں میں اپنے بھائی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا؟

جواب: حضرت ضرارؓ بن ازور کی بہن حضرت خولہؓ بنت ازور نے شام کے معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ (المغازی۔ اسد الغابہ۔ تذکار صحابیات)

سوال: ۱۳ ہجری میں دمشق کے محاصرے کے موقع پر حضرت ضرارؓ بن ازور کی کیا ذمہ داری تھی؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے انہیں دو ہزار سواروں کے ساتھ طلایہ کا افسر مقرر کیا۔ تمام لشکر اسلام کے گرد چکر لگا کر ان کی حفاظت کرنا ان کے ذمے تھا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ فتوح الشام)

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت ضرارؓ بن ازور کس جنگ میں رومیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے؟

جواب: دمشق کے محاصرے کے دوران حضرت خالدؓ بن ولید کو اطلاع ملی کہ محصورین کو بچانے کیلئے رومیوں کا لشکر آ رہا ہے۔ انہوں نے حضرت ضرارؓ کو پانچ سو سواروں کے ساتھ ان کا راستہ روکنے کے لئے بھیجا۔ لشکر کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ دشمن دس بارہ ہزار سے کم نہیں۔ لیکن مسلمانوں نے پیچھے ہٹنا مناسب نہ سمجھا اور انہوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ دوران جنگ حضرت ضرارؓ کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ نیچے گر پڑے۔ رومیوں نے انہیں اور کچھ دوسرے مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ (اصابہ۔ فتوح الشام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید کو حضرت ضرارؓ کی گرفتاری کا کیسے علم ہوا اور انہوں نے

کیا اقدام کیا؟

جواب: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکر کے آزاد کردہ غلام اور حضرت سالمؓ کسی طرح رومیوں کی قید سے بھاگ نکلے اور حضرت خالدؓ کو اطلاع دی۔ انہوں نے حضرت میسرہؓ بن مسروق کو ایک ہزار سپاہیوں کے ساتھ محاصرے پر چھوڑا اور باقی فوج لے کر حضرت ضرارؓ کو چھڑانے روانہ ہو گئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: "جس قوم میں تمہارے جیسی بیٹیاں ہوں، اسے دشمن کبھی مغلوب نہیں کر سکتا۔" بتایئے یہ الفاظ حضرت خالدؓ بن ولید نے کس سے کہے تھے؟

جواب: حضرت ضرارؓ کو چھڑانے والی فوج میں ایک نقاب پوش بھی تھا۔ وہ بھی رومیوں کے خلاف بے جگری سے لڑ رہا تھا۔ حضرت خالدؓ اس کے قریب پہنچے۔ اس کی جرأت کی داد دی اور نقاب ہٹانے کا اصرار کیا۔ اس نے نقاب ہٹا کر بتایا کہ وہ حضرت ضرارؓ کی بہن خولہؓ بنت ازور ہے۔ تب حضرت خالدؓ نے یہ الفاظ کہے تھے۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خالدؓ نے رومیوں پر زبردست حملہ کر کے ایک دستے کو گرفتار کیا اور حضرت ضرارؓ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کیا بتایا؟

جواب: رومیوں نے کہا: "اس شخص کو ہمارے سردار نے سو سواروں کی حفاظت میں حمص روانہ کر دیا ہے تاکہ اسے بادشاہ (ہرقل) کے سامنے پیش کر کے بتایا جائے کہ رومیوں کو کس قسم کے جنوں سے واسطہ پڑا ہے۔"

(سیرالصحابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ضرارؓ بن ازور کو رومیوں کی قید سے کب اور کیسے رہائی ملی؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت رافعؓ بن عمیرہ طائی کو سو سواروں کے ساتھ

حضرت ضرارؓ کو چھڑانے کے لئے روانہ کیا۔ حضرت خولہؓ بھی ساتھ تھیں۔ انہوں نے جلد ہی رومیوں کو جالیا اور زبردست حملہ کر کے حضرت ضرارؓ اور ان کے ساتھیوں کو چھڑا لیا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ضرارؓ بن ازور نے محاصرہ دمشق کے بعد کن بڑی بڑی جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: دمشق اور اجنادین کی فتح کے بعد جنگ فحل اور یرموک کی جنگ میں حضرت ضرارؓ نے دوسرے مجاہدین کے ساتھ جانبازی کا مظاہرہ کیا۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ضرارؓ کی بہن حضرت خولہؓ کس جنگ میں قید ہوئی اور انہیں کس نے قید سے چھٹکارا دلایا؟

جواب: اجنادین میں رومیوں کے جمع ہونے کی اطلاع ملی تو حضرت خالدؓ دمشق کا محاصرہ عارضی طور پر اٹھا کر اجنادین روانہ ہوئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ عورتوں اور بچوں کے ساتھ لشکر کے پیچھے تھے۔ محصورین میں سے دو رومی سردار پیٹر اور پال نے سولہ ہزار سپاہیوں کے ساتھ مسلمانوں کے عقب پر حملہ کیا اور کچھ مسلمان عورتوں کو گرفتار کر کے پیچھے لوٹ گئے۔ ان میں حضرت خولہؓ بھی تھیں۔ رومیوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو عورتوں نے خیموں کی چوبیں اکھاڑ کر رومیوں پر حملہ کر دیا۔ مجاہدین کو بھی خبر ہوئی تو پلٹ کر حملہ آور ہوئے اور قیدیوں کو چھڑا لیا۔ حضرت ضرارؓ نے پیٹر کو قتل کیا۔ (تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت ضرارؓ کب اور کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: روایت ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ جب کہ وہ اس کے کئی سال بعد شہید ہوئے کہا جاتا ہے کہ وہ اجنادین کی جنگ میں شہید ہوئے۔ تاہم یہ وضاحت نہیں ملتی کہ پہلی جنگ اجنادین میں (۱۳ہجری) یا دوسری جنگ

اجنادین میں (۱۵ ہجری)۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ وہ شہید نہیں ہوئے اور جنگ یرموک کے بعد حلب اور انطاکیہ کی جنگوں میں بھی حصہ لیا۔ ۱۸ ہجری میں فتح شام کے بعد طاعون عمواس کی وبا میں فوت ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ فتوح الشام)

حضرت حارثہؓ بن نعمان (سپہ سالار، انصاری، بدری صحابی)

سوال: اس سپہ سالار اور بدری صحابی کا نام و نسب بتاریں جنہوں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیلؑ کی زیارت کی؟

جواب: حضرت ابو عبداللہ حارثہؓ بن نعمان۔ وہ انصاری قبیلے خزرج کی شاخ بنو ثعلبہ یا بنی نجار سے تھے۔ وہ ہجرت نبوی کے قریبی زمانے میں اسلام لائے۔ ان کی والدہ حضرت جعدہؓ بنت عبید انصاریہ تھیں۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضرت حارثہؓ نے حضرت جبرائیلؑ کو کب اور کیسے دیکھا؟ جبرائیلؑ نے ان کے بارے کیا فرمایا؟

جواب: انہوںؓ نے ایک مرتبہ صورین کے مقام پر حضرت دحیہ کلبیؓ کی صورت میں دیکھا جب وہ بنو قریظہ پر چڑھائی کے وقت پانی سے گزرے۔ دوسری مرتبہ جنگ حنین کے روز جب وہ حضورؐ سے بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت حارثہؓ نے انہیں باتوں میں مصروف دیکھ کر سلام نہیں کیا۔ رسول اللہؐ کے بتانے پر حضرت جبرائیلؑ نے کہا۔ ”حنین کے روز جو ثابت قدم رہنے والوں میں سے ہیں۔ جن کے رزق کا اللہ تعالیٰ نے جنت میں کفیل ہونے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر یہ ہمیں سلام کرتے تو ہم اسے جواب دیتے۔“

(البدایہ والنہایہ۔ سیر اعلام النبلاء۔ اسد الغابہ)

سوال: کس صحابی نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو ایک مکان ہبہ کر دیا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے بعد حضورؐ نے رخصتی کا ارادہ فرمایا تو حضرت علیؓ نے جو مکان تلاش کیا وہ کچھ دور تھا۔ حضورؐ انہیں اپنے قریب رکھنا چاہتے تھے۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان کو علم ہوا تو انہوں نے اپنا ایک مکان حضرت فاطمہؓ کو ہبہ کر دیا۔ (طبقات۔ واقدی۔ تذکار صحابیات)

سوال: بتایئے حضرت حارثہؓ بن نعمان نے کن امہات المومنینؓ کے لئے اپنے مکانات خالی کئے؟

جواب: حضرت صفیہؓ بنت حیی سے حضورؐ نے نکاح فرمایا تو انہیں بھی حضرت حارثہؓ ہی کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ پھر انہوں نے یہ مکان حضورؐ کیلئے خالی کر دیا۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ مصر سے آئیں تو انہیں بھی حضرت حارثہؓ کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ حضرت حارثہؓ کے بہت سے مکانات آپؐ کے مکان کے قریب تھے۔ جب بھی آپؐ نکاح فرماتے تو حضرت حارثہؓ آپؐ کے لئے اپنا مکان خالی کر دیتے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: حضرت حارثہؓ بن نعمان کے لئے حضورؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ سے کہا تھا کہ حارثہؓ بن نعمان سے کہیں ہمارے لئے ایک مکان خالی کر دیں تو آپؐ نے فرمایا تھا: "اب مجھے حارثہ سے حیا آنے لگی ہے۔ وہ بار بار ہمارے لئے اپنے مکان کو خالی کر دیتے ہیں۔"

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ امہات المومنینؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت حارثہؓ بن نعمان نے بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں حصہ لیا۔ آپ نے بدر میں کسے قیدی بنایا تھا؟

جواب: ایک مشرک عثمان بن عبدشمس ان کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ جسے نجیر بن مطعم نے

فدیہ بھیج کر رہا کرایا۔ (اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے حضرت حارثہؓ بن نعمان نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہؓ کے زمانے میں ۵۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ عہد رسالت کے آخر میں وفات پاگئے۔ آخر عمر میں ان کی بینائی ختم ہوگئی تھی۔ (البدایہ والنہایہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت حارثہؓ بن نعمان کی آواز کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں کسی کے پڑھنے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حارثہؓ بن نعمان ہیں۔'' امام احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں۔ وہاں میں نے ایک پڑھنے والے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حارثہؓ بن نعمان ہیں۔ میں نے کہا کہ ماں کی اطاعت ایسی ہی کرنی چاہیے۔ یعنی ماں کی اطاعت سے انہیں یہ درجہ ملا۔'' وہ اپنی والدہ کی بہت اطاعت کرتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ مسند احمد بن حنبل۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: بدری صحابی حضرت حارثہؓ بن نعمان انصاری کس قبیلے سے تھے؟

جواب: آپ قبیلہ خزرج کی شاخ بنی نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد کا نام نعمان بن اُساف تھا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت حارثؓ بن نعمان تمام غزوات میں شریک تھے۔ بتایئے آپ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ نے ۸ ہجری میں موتہ کے مقام پر ہونے والی جنگ میں شہادت حاصل کی۔ (اصابہ۔ طبقات۔ مغازی رسولؐ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب (بدری صحابی رسپہ سالار مہاجر مدینہ)

سوال: غزوۂ احد میں مشرکین نے بہت سے شہداء کی لاشوں کا مثلہ کیا تھا۔ ان میں حضورؐ کے ایک چچا بھی تھے۔ ان کی لاش کی کس طرح بے حرمتی کی گئی؟

جواب: سیدالشہداء حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب۔ بدبختوں نے ان کے نہ صرف ہونٹ، ناک اور کان کاٹ لئے تھے بلکہ شکم کو بھی پھاڑ ڈالا تھا۔ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے ان کا جگر نکال کر چبا ڈالا۔ (طبقات۔ زادالمعاد۔ سیرۃ ابن ہشام۔ المغازی)

سوال: حضرت حمزہؓ کا لقب اور کنیت بتا دیجئے؟

جواب: آپؓ کا لقب سیدالشہداء، اسداللہ اور اسدالرسول تھا۔ کنیت ابوعمارہ بھی تھی اور ابویعلیٰ بھی۔ (استیعاب۔ اسدالغابہ۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتائیے حضرت حمزہؓ کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپؓ حضورؐ کے چچا تھے کیونکہ حضورؐ کے والد حضرت عبداللہؓ، حضرت حمزہؓ کے علاتی بھائی تھے۔ حضرت حمزہؓ، حضورؐ کے چچا زاد بھائی بھی تھے کیونکہ حضورؐ کی والدہ حضرت آمنہؓ بنت وہب، حضرت حمزہؓ کی والدہ ہالہ بنت اہیب یا وہیب کی چچا زاد بہن تھیں۔ تیسرا تعلق یہ تھا کہ حضورؐ حضرت حمزہؓ کے دودھ رضائی بھائی بھی تھے۔ ابولہب کی لونڈی ثویبہؓ نے حضرت حمزہؓ اور رسول اللہ کو دودھ پلایا تھا۔ (حضورؐ کی رضائی مائیں۔ استیعاب۔ اسدالغابہ۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: حضرت حمزہؓ کو شمشیرزنی، تیراندازی اور شکار سے لگاؤ تھا۔ بتائیے آپؓ کب پیدا ہوئے؟ آپؓ حضورؐ سے کتنے بڑے تھے؟

جواب: حضرت حمزہؓ عمر میں تقریباً آپؐ کے برابر تھے۔ وہ حضورؐ سے دو سال قبل پیدا ہوئے۔ بعض نے چار سال قبل بھی بتایا ہے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ حضورؐ کی رضائی مائیں۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: حضرت حمزہؓ نے بعثت نبوی کے چھ سال تک اسلام قبول نہیں کیا۔ بتایئے پھر قبول اسلام کی کیا وجہ بنی؟

جواب: حضورؐ سے محبت کے باوجود آپؓ نے اسلام کی طرف توجہ نہیں دی۔ ایک دن ابوجہل نے حضورؐ کو بے تحاشا گالیاں دیں۔ آپؐ پر مٹی اور گوبر پھینکا۔ اور آپؐ پر ہاتھ بھی اٹھایا۔ بنو تیم کے رئیس عبداللہ بن جدعان کی آزاد کردہ لونڈی یہ واقعہ دیکھ رہی تھی۔ حضرت حمزہؓ شکار سے واپس آئے تو انہیں بتایا۔ حضرت حمزہؓ کی رگ حمیت پھڑک اٹھی۔ ابوجہل مشرکین کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ اپنی کمان اس کے سر پر ماری کہ خون نکل آیا۔ حضرت حمزہؓ نے اس موقع پر اپنے دین کا اعلان بھی کیا۔ (طبقات۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حمزہؓ تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہے۔ بتایئے حضرت حمزہؓ نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت حمزہؓ نے جوش حمیت میں اپنے اسلام کا اعلان تو کر دیا مگر بعد میں احساس ہوا تو اسے حقیقت میں بدلنے کے لئے دارارقم میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا۔ یہ ۶ نبوی کی بات ہے۔

(طبقات۔ زادالمعاد۔ سیرالصحابہؓ۔ مہاجرین)

سوال: بتایئے ہجرت مدینہ کے بعد حضرت حمزہؓ نے کہاں قیام کیا؟

جواب: حضرت حمزہؓ مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت سعدؓ بن خیثمہ انصاریؓ یا حضرت کلثومؓ بن الہدم کے مہمان ہوئے۔ بعد میں حضورؐ نے انہیں اسلامی بھائی بنایا۔ مکہ میں وہ حضرت زیدؓ بن حارثہ کے دینی بھائی تھے۔ (طبقات۔ المغازی۔ چالیس جانثار)

سوال: اسلام میں سب سے پہلے علم حضرت حمزہؓ کو ۱ ہجری میں سریہ حمزہؓ کے موقع پر عطا ہوا۔ بتایئے حضرت حمزہؓ نے کتنے غزوات میں حصہ لیا؟

جواب:۔ صفر ۲ ہجری میں غزوۂ ودان یا غزوۂ ابواء کے وقت حضرت حمزہؓ فوج کے قائد اور علمبردار تھے۔ اسی سال غزوۂ ذوالعشیرہ میں بھی علمبرداری کا شرف حاصل ہوا۔ غزوۂ بدر میں حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں مشرکین کا سردار شیبہ قتل ہوا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت حمزہؓ کا مقابلہ عتبہ سے ہوا تھا۔ غزوۂ بدر میں حضرت حمزہؓ اس شان سے لڑے کہ دستار پر شتر مرغ کی قلغی تھی اور دونوں ہاتھوں سے تلوار چلا رہے تھے۔ ۲ ہجری میں غزوۂ بنو قینقاع میں بھی فوج کے علمبردار تھے۔ غزوۂ احد میں جوش وخروش سے حصہ لیا اور شہادت پائی۔

(طبرانی۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ المغازی)

سوال: غزوۂ احد میں حضرت حمزہؓ اس دستے کے افسر تھے جس کا کوئی مجاہد زرہ پوش نہیں تھا۔ بتایئے آپؓ نے کس مشرک سردار کو قتل کیا تھا؟

جواب: عثمان بن ابی طلحہ کو جو طلحہ کا بھائی تھا۔ طلحہ بن ابی طلحہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ حضرت حمزہؓ نے ایک اور سردار سباع بن عبدالعزیٰ کو بھی قتل کیا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ استیعاب۔ مستدرک حاکم۔ اسدالغابہ)

سوال: بتایئے غزوۂ احد میں حضرت حمزہؓ نے کس دشمن کے ہاتھوں شہادت پائی تھی؟

جواب: جبیرؓ بن مطعم کے حبشی غلام وحشی نے (جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) نیزہ مار کر آپؓ کو شہید کر دیا۔ جبیرؓ بن مطعم نے جنگ بدر میں قتل ہونے والے اپنے چچا طعیمہ بن عدی کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے وحشی کو مقرر کیا تھا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ زادالمعاد۔ اسدالغابہ۔ صحابہ کرامؓ کا عہد زریں)

سوال: اُحد کے دن حضورؐ سب سے زیادہ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر روئے۔ آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: ”تم پر خدا کی رحمت ہو کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے تم قرابت داروں کا

سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے اور نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔"

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ چالیس جانثارؓ)

سوال: حضرت حمزہؓ کی لاش دیکھ کر آنحضرتؐ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "میرا جذبہ تو یہ ہے کہ حضرت حمزہؓ کی لاش اسی حالت میں پڑی رہے اور قیامت کے روز اس کے اجزا درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع ہوں۔ مگر اس جذبہ پر عمل اس لئے نہیں کرتا کہ پھر یہ ایک سنت بن جائے گی۔ ان کے علاوہ حضرت حمزہؓ کی بہن صفیہؓ اس کو برداشت نہیں کریں گی۔" (صحابہ کرامؓ کا عہد زریں۔ سیرت حلبیہ۔ طبقات)

سوال: "ایسا دردناک منظر میری نظر سے نہیں گزرا۔ حمزہؓ ساتوں آسمانوں میں شیر خدا اور شیر رسول لکھے گئے۔" حضورؐ نے یہ الفاظ کب ارشاد فرمائے؟

جواب: غزوۂ احد کے دن حضرت حمزہؓ کی لاش دیکھ کر اسی موقع پر حضورؐ نے حضرت حمزہؓ کو سید الشہداء کا لقب عنایت فرمایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ آپؓ کو کیسے دفن کیا گیا؟

جواب: حضرت حمزہؓ کی بہن صفیہؓ نے کفن کے لئے دو چادریں دیں مگر ایک دوسرے صحابی کو بھی ایک چادر پہنا دی گئی۔ چادریں چھوٹی تھیں اس لئے حضورؐ کے حکم پر سر اور چہرہ ڈھانپا گیا اور پاؤں پر گھاس ڈال دی گئی۔ آنحضرتؐ نے سب سے پہلے حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر ایک ایک کر کے شہدائے احد کے جنازے حضرت حمزہؓ کے پہلو میں رکھے گئے اور حضورؐ نے ہر ایک پر الگ الگ نماز جنازہ پڑھائی۔ اس طرح حضرت حمزہؓ کی ستر مرتبہ نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ (طبقات۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: "تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا سکتے ہو تو چھپالو" یہ الفاظ حضورؐ نے کس سے کب

فرماتے تھے؟

جواب: حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی بن حرب چند سال بعد جب اسلام قبول کر کے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ کا غم تازہ ہو گیا۔ تب آپؐ نے ان سے یہ الفاظ کہے۔ چنانچہ وہ پھر ساری عمر حضورؐ کی خدمت میں نہ جا سکے۔

(طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حمزہؓ نے اپنی زندگی میں کئی شادیاں کیں بیویوں اور بچوں کے نام بتا دیں؟

جواب: خولہ بنت قیس، ان سے عمارہ پیدا ہوئے۔ سلمیٰ بنت عمیسؓ۔ ان سے امامہؓ پیدا ہوئیں۔ بنت لمۃ بن مالک۔ ان سے دو لڑکے یعلیٰ اور عامر پیدا ہوئے۔

سوال: بتایئے حضورؐ کے کس چچا نے حضرت جبرئیلؑ کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی؟

جواب: حضرت حمزہؓ نے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ان کو دیکھنے کی آپ میں طاقت نہیں مگر حضرت حمزہؓ نے اصرار کیا۔ ایک دن حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے تو آپؐ نے حضرت حمزہؓ سے فرمایا اپنی نگاہ اوپر اٹھایئے اور دیکھئے۔ حضرت جبرئیلؑ اپنی اصلی شکل میں تھے۔ حضرت حمزہؓ صرف پاؤں دیکھ کر ہی غش کھا گئے۔

(طبقات۔ چالیس جانثار)

حاطبؓ بن ابی بلتعہ (بدری صحابی/سفیر رسول/یمنی/شاعر)

سوال: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہؐ نے والئ مصر مقوقس کے پاس کس صحابی کو بھیجا تھا؟

جواب: والئ مصر مقوقس کو مکتوب نبوی پہنچانے کی ذمہ داری چالیس سالہ صحابی حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کے سپرد تھی۔ جن کی بدولت والئ مصر نے خود ان کی

ذہانت کا اعتراف کیا بلکہ سرور کونین ﷺ کی دانائی اور حکمت بھی تسلیم کی۔

(مکتوبات نبوی۔ فرامین نبوی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کی کنیت ابو عبداللہ یا ابو محمد تھی۔ خاندانی تعلق بتا دیجئے؟

جواب: آپؓ یمن کے رہنے والے تھے اور قبیلہ بنو لخم بن عدی سے تعلق تھا۔ بعض روایات میں انہیں قحطانی النسل کہا گیا ہے اور بعض میں بنو مذحج کا رکن بتایا گیا ہے۔ عہد جاہلیت میں مکہ آئے اور بنو اسد بن عبدالعزیٰ سے حلیفانہ تعلقات قائم کر لیے۔ انہیں بنو اسد کے ایک شخص عبیداللہ بن حمید کا مکاتب اور بعض نے حضرت زبیرؓ بن العوام کا حلیف بھی بتایا ہے۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات۔ چالیس جانثار)

سوال: حضرت حاطبؓ زمانہ جاہلیت کے مشہور شہسواروں میں سے تھے: بتائیے آپؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: وہ بعثت نبوی کے ابتدائی برسوں میں حضرت زبیرؓ بن العوام کے ساتھ ہی اسلام لائے اور سابقون الاولون کی جماعت میں شامل ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر اکیس بائیس سال تھی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتائیے حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے کب مدینہ منورہ ہجرت کی؟ اور کس جگہ قیام فرمایا؟

جواب: ۱۳ نبوی میں رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ سے چند دن پہلے آپ مدینے آ گئے اور عصبہ کے محلے میں حضرت منذرؓ بن محمد انصاری کے ہاں قیام کیا۔ مہاجرین وانصار میں مواخات کے موقع پر حضورؐ نے ان کو حضرت عویمؓ بن ساعدہ انصاری کا دینی بھائی بنا دیا۔ (سیر الصحابہ۔ انصار صحابہ۔ مہاجرین۔ چالیس جانثار)

سوال: بدری صحابی حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے دور رسالت کے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: آپؓ نے بدر کے بعد احد، احزاب، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک کے غزوات میں شمولیت کی۔ ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں شریک ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

(المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ اصحاب بدر۔ مہاجرین)

سوال: آنحضرتؐ نے ۶ ہجری میں حضرت حاطبؓ کو والیٔ مصر مقوقس کے نام خط دے کر بھیجا۔ اس کا کیا رد عمل ہوا؟

جواب: مقوقس حضرت حاطبؓ کی تقریر سے بہت متاثر ہوا۔ لیکن ساتھیوں کی بغاوت کے ڈر سے اسلام قبول نہ کیا۔ تاہم اس نے حضرت حاطبؓ کی خوب آؤ بھگت کی اور پانچ دن کے بعد جب وہ رخصت ہونے تو نہایت احترام سے اور تحائف دے کر رخصت کیا۔ (سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ النبی)

سوال: والی مصر مقوقس نے آنحضرتؐ کیلئے جو تحائف بھیجے ان کی تفصیل بتا دیجئے؟

جواب: ماریہ اور سیرین نام کی دو کنیزیں اور ایک کنیز جس کا نام کتب میں نہیں ملتا۔ ایک خچر جس کا نام دلدل تھا۔ ایک گدھا جس کا نام یعفور تھا۔ ایک نیزہ، حریر کا ایک حلہ اور بعض قیمتی جوڑے۔ ایک ہزار مثقال سونا۔ ایک سو مثقال سونا حضرت حاطبؓ کو انعام دیا۔ (سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات۔ مکتوبات نبوی)

سوال: بتایئے حضورؐ نے شاہ مقوقس کے تحائف کیسے تقسیم کئے؟

جواب: آپؐ نے تحائف قبول فرمائے۔ ماریہ قبطیہؓ کو اپنی خدمت میں رکھا ان سے حضورؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے۔ سیرینؓ حضرت حسانؓ بن ثابت کو عطا کی گئیں۔ ان کے بطن سے عبدالرحمٰن بن حسانؓ پیدا ہوئے۔ ایک

کنیز حضرت جہم بن حذیفہ کو عنایت فرمائی۔ یعفور حضورؐ کی سواری کیلئے استعمال ہوتا رہا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر راستے میں مرگیا۔ دلدل پر بھی کچھ عرصہ حضورؐ نے سواری کی اور پھر حضرت علیؓ کو دے دیا۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ حلبیہ۔ چالیس جانثار)

سوال: مشرکین مکہ نے معاہدہ صلح حدیبیہ توڑ دیا تو حضورؐ نے کیا اقدامات فرمائے؟

جواب: حضورؐ تجدید معاہدہ پر رضامند نہ ہوئے تو ابوسفیان نے (مدینے میں) مسجد نبوی میں جاکر خود ہی دس سال کیلئے تجدید معاہدہ کا اعلان کردیا۔ حضورؐ نے خاموشی سے مکہ پر لشکر کشی کی تیاریاں شروع کردیں اور صحابہ کرامؓ پر بھی اپنا ارادہ ظاہر نہ کیا۔ (الرحیق المختوم۔ المغازی۔ زادالمعاد۔ طبقات)

سوال: حضرت حاطبؓ نے اپنی فراست سے سمجھ لیا کہ مکہ پر حملے کی تیاریاں ہورہی ہیں تو انہوں نے کیا اقدام کیا؟

جواب: حضرت حاطبؓ کے اہل خانہ مکہ میں تھے۔ انہیں خدشہ ہوا کہ ان کی حفاظت ممکن نہیں ہوگی۔ چنانچہ آپ نے ایک خط لکھ کر مکہ جانے والی سارہ نام کی ایک عورت کے سپرد کیا اور خط پوشیدہ رکھنے اور مکہ میں عکرمہ بن ابی جہل کے حوالے کرنے کی تاکید کردی۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ الرحیق المختوم۔ زادالمعاد)

سوال: حضورؐ کو اس خط کا کیسے علم ہوا اور آپؐ نے کیا تدابیر کیں؟

جواب: آپ کو وحی کے ذریعے اس خط کا علم ہوگیا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت مقدادؓ بن اسود کو حکم دیا کہ عورت کا تعاقب کرکے خط چھین لیں۔ تینوں شہسواروں نے عورت کو روضہ خاخ کے مقام پر جالیا اور خط چھین لائے۔ حضورؐ نے حضرت حاطبؓ کے سچ بولنے پر انہیں معاف کردیا۔ حضورؐ نے سارہ کو بھی معاف فرمایا۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ الرحیق المختوم۔ چالیس جانثار)

سوال: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کب اور کہاں دوبارہ سفیر بن کر گئے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں سفیر بنا کر والیٔ مصر مقوقس کے پاس بھیجا۔ جس کے بعد خلافت اسلامیہ اور حکومت مصر کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ طے پا گیا۔ جس کی کئی سال تک پابندی ہوتی رہی۔ بعد میں ایسے اسباب پیدا ہوگئے جن کی بنا پر حضرت عمرؓ کے زمانے میں مصر پر حملہ کرنا پڑا۔

(استیعاب۔ چالیس جانثار)

سوال: حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے زندگی کا آخری دور کہاں گزارا اور کب وفات پائی؟

جواب: حضرت حاطبؓ نے باقی زندگی مدینہ میں گزاری اور تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے عہد حکومت میں ۳۰ ہجری میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(استیعاب۔ طبقات۔ مسند احمد بن حنبلؒ)

حضرت خالدؓ بن ولید (سپہ سالار)

سوال: "مکہ نے اپنے جگر گوشے تمہاری طرف پھینک دیئے ہیں۔" بتایئے رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کس کے بارے میں فرمائے تھے؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عمروؓ بن العاص کے بارے میں یہ الفاظ اس وقت فرمائے جب وہ اسلام لانے کے لئے مدینہ منورہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونے تھے۔ حضرت خالدؓ کے لئے حضورؐ نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی دولت عطا فرمائے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مستدرک۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت خالدؓ بن ولید کے اسلام لانے پر ان سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ”خالد! تیری عقل و دانش اور فہم و فراست کی بنا پر مجھے بہت امید تھی کہ تم ایک نہ ایک دن ضرور اسلام قبول کرلو گے۔“ پھر آپؐ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ خالد کی ہر وہ خطا معاف فرمادے جو اس نے تیری راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے کی ہو۔“ (جرنیل صحابہؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید کی کنیت ابو سلیمان اور ابوالولید تھی۔ ان کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: ان کا تعلق قریش کے معزز خاندان بنو مخزوم سے تھا۔ والد کا نام ولید بن مغیرہ تھا۔ والدہ لبابۃ الصغریٰ بنت حارث بن حزن ہلالی تھیں۔ بعض مؤرخین کے مطابق وہ اسلام لے آئی تھیں اور بعض کے نزدیک اسلام نہیں لائیں۔ حضرت خالدؓ کا والد ولید بن مغیرہ بنو مخزوم کا سردار تھا۔ مکہ کی شہری ریاست کی فوجی قیادت اس خاندان کے ہاتھ میں تھی۔ قیادت کے دونوں منصب قبّہ اور اعنّہ اسی خاندان میں تھے۔ حضرت خالدؓ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جاملتا ہے۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ سے حضرت خالدؓ بن ولید کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید کی والدہ لبابۃ الصغریٰ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ بنت حارث اور ام الفضل لبابۃ الکبریٰ (حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی اہلیہ) کی بہن تھیں۔ اس نسبت سے آپؐ اور حضرت عباسؓ، حضرت خالدؓ بن ولید کے خالو تھے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟

جواب: رئیس باپ کے بیٹے حضرت خالدؓ بن ولید بعثت نبوی سے تقریباً ۲۷ برس پہلے

اور ہجرت نبوی سے چالیس برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔ لیکن صلح حدیبیہ تک دولت اسلام سے محروم رہے۔ ان کے حقیقی بھائی ولیدؓ بن ولید بہت پہلے اسلام لا چکے تھے۔ انہوں نے صلح حدیبیہ سے واپس جا کر اپنے بھائی خالد کو خط لکھ کر اسلام کی حقانیت سے آگاہ کیا اور مسلمان ہونے کی دعوت دی۔ اس خط نے انہیں اسلام کی طرف مائل کر دیا اور مدینہ حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ وہ صفر ۸ ہجری میں اسلام لائے۔ (سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہ)

سوال: غزوات نبوی کے دوران حضرت خالدؓ بن ولید نے کس انداز سے جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: والد کی وفات کے بعد القبہ اور اعنہ کی ذمے داریاں ان کو سپرد ہوئیں اور وہ کفر و اسلام کی جنگوں میں پیش پیش رہے۔ بدر، احد اور خندق میں مشرکین کی طرف سے شامل تھے۔ غزوہ بدر میں کوئی کارنامہ نہ دکھا سکے۔ احد میں مکہ کے شہسواروں کی قیادت کر رہے تھے۔ عقب کی طرف سے حملہ کر کے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ غزوۂ احزاب میں مکہ کے ان شہسواروں میں سے تھے جو تمام دن خندق کے گرد چکر لگا کر حملے کا موقع تلاش کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین نے انہیں دو سو سواروں کے ساتھ مسلمانوں کا راستہ روکنے کے لئے بھیجا، لیکن مسلمان راستہ بدل کر نکل گئے۔ عمرۃ القضا کے وقت خالدؓ بن ولید شہر چھوڑ گئے تا کہ مکہ میں مسلمانوں کے داخلے کا منظر نہ دیکھ سکیں۔

(صحابہ۔ طبقات۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتایئے حضرت خالدؓ بن ولید نے مسلمان ہونے کے بعد سب سے پہلی کونسی جنگ لڑی؟

جواب: انہوں نے سب سے پہلے جنگ موتہ میں ایک سپاہی کی حیثیت سے حصہ لیا۔

(طبقات۔ المغازی۔ اسد الغابہ۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہ)

سوال: جنگ موتہ میں حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں میں فوج کی قیادت کس طرح آئی؟

جواب: رسول اللہؐ کے حکم کے مطابق حضرت زیدؓ بن حارث، حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ باری باری فوج کی قیادت سنبھالتے رہے اور شہادت کے درجے پر فائز ہوتے رہے۔ آخر مسلمانوں نے اتفاق رائے سے حضرت خالدؓ بن ولید کو اپنا سپہ سالار منتخب کرلیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت خالدؓ بن ولید کو سیف اللہ کا خطاب کب اور کس نے دیا تھا؟

جواب: غزوۂ موتہ کی خونریز لڑائی میں جہاں ڈیڑھ دو لاکھ رومیوں سے تین ہزار مسلمان مجاہدین کا مقابلہ ہوا حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں میں نو تلواریں ٹوٹیں اور ایک یمنی تلوار ہاتھ میں رہ گئی۔ رسول اللہؐ کے سامنے میدان جنگ کا نقشہ کردیا گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: "اے اللہ وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد فرما۔" اس دن سے آپ کو سیف اللہ کہا جانے لگا۔

(طبقات۔ صحیح بخاری۔ اسدالغابہ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: غزوۂ فتح مکہ میں حضورؐ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو لشکر اسلام کے میمنہ کا افسر مقرر فرمایا۔ بتایئے ان کا کس سے مقابلہ ہوا؟

جواب: عکرمہ ابن ابی جہل اور صفوان بن امیہ قبیلہ بن بکر اور دوسرے لوگوں کو ساتھ ملا کر حضرت خالدؓ بن ولید کے دستے پر حملہ کردیا۔ مسلمانوں کو مجبوراً تلوار اٹھانی پڑی۔ اس جھڑپ میں اٹھائیس مشرک ہلاک ہوئے۔ دو مسلمان حضرت کرز بن جابر فہری اور حبیش ابن اشعر مسلمانوں سے بچھڑ گئے۔ مشرکین نے انہیں اکیلے پاکر شہید کردیا۔

(صحیح بخاری۔ اصابہ۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: فتح مکہ کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید نے کون بڑا بت توڑا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں تیس سواروں کے ساتھ وادیٔ نخلہ میں قریش کا ایک بڑا بت العزیٰ توڑنے کے لئے بھیجا۔ کنانہ اور مضر کے مشرکین اس بت کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے عزیٰ کو منہدم کردیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو کس علاقے میں تبلیغ کے لئے بھیجا اور ان سے کیا غلطی ہوئی؟

جواب: آپؐ نے تین سو پچاس صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت خالدؓ بن ولید کو بنو کنانہ کی ایک شاخ بنو جذیمہ کی طرف تبلیغ دین کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ لوگ پہلے ہی اسلام قبول کرچکے تھے لیکن اسلام کا اظہار صحیح تلفظ میں نہیں کرسکتے تھے۔ غلط لفظ کے استعمال کی وجہ سے حضرت خالدؓ بن ولید نے سمجھا کہ یہ اپنے بے دین ہونے کا اعلان کررہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کرادیا۔ حضور کو اطلاع ملی تو آپ کو بے حد افسوس ہوا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مقتولین کی دیت دے کر روانہ فرمایا۔

(صحیح بخاری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید نے فتح مکہ کے بعد کن دوسرے غزوات وسرایا میں حصہ لیا؟

جواب: ۹ ہجری میں حضورؐ حضرت خالدؓ بن ولید سمیت دوسرے تیس ہزار ساتھیوں کے ہمراہ تبوک تشریف لے گئے لیکن رومی لشکر مقابلے پر نہ آیا۔ رسول اللہؐ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو چار سو آدمیوں کے ساتھ دومۃ الجندل کے رئیس اکیدر بن عبدالملک نصرانی کو مطیع کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ ۱۰ ہجری میں آپ کو

چار سو سوار دے کر نجران کی طرف بنو عبدالمدان کے پاس دعوت اسلام کے لئے بھیجا۔ ۱۰ ہجری ہی میں رسول اللہ نے انہیں تبلیغ دین کے لئے یمن بھیجا۔ پھر حضرت علیؓ کو بھی یمن روانہ فرمایا۔ ۱۰ ہجری میں انہیں حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ (طبقات۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: دور صدیقی میں مرتدین کے خلاف جنگ میں حضرت خالدؓ بن ولید نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو ایک لشکر کے ساتھ جھوٹے مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد اسدی اور مالک بن نویرہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے بزاخہ کے مقام پر طلیحہ کے لشکر کو شکست دی۔ طلیحہ نے بنو کلب میں پناہ لی اور بعد میں دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ طلیحہ کے شکست خوردہ لوگوں نے بنو فزارہ کی ایک مرتد عورت ام زمل سلمٰی بنت مالک کے پاس پناہ لی اور ایک بڑا لشکر تیار کر لیا۔ حوأب کے مقام پر زبردست مقابلہ ہوا ام زمل اور بہت سے ساتھی قتل ہوئے۔ باقی مرتدین بھاگ گئے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے بطاح پہنچ کر مالک بن نویرہ کو گرفتار کیا۔ مالک بن نویرہ غلطی سے قتل ہوا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کی دیت ادا کر دی۔ پھر حضرت خالدؓ بن ولید نے یمامہ میں خونریز اور شدید لڑائی کے بعد مسیلمہ کذاب کو شکست دی۔ اور اس طرح عرب کو مرتدین اور مانعین زکوٰۃ سے پاک کر دیا۔ (تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ سیر آ جبہ)

سوال: بتایئے حضرت خالدؓ بن ولید نے عراق عرب کی لڑائیوں کا آغاز کیسے کیا؟

جواب: ۱۲ ہجری میں فتنہ ردہ کے خاتمے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو حضرت مثنیٰ بن حارثہ کی مدد کیلئے عراق عرب پہنچنے کا حکم دیا۔ ایک

روایت یہ ہے کہ حضرت خالدؓ نے پہلے اُبلہ میں ایرانیوں کو شکست دی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ وہ بانقیا اور بارسوما کو فتح کرکے اُبلہ پہنچے۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: ایرانیوں اور مجاہدین اسلام کے درمیان سب سے پہلے معرکہ کہاں اور کس کی قیادت میں ہوا؟

جواب: اُبلہ کے مقام پر ایرانی فوج اور مجاہدین اسلام کے درمیان سب سے پہلا بڑا مقابلہ ہوا۔ ایرانی فوج کا سپہ سالار ہرمز تھا اور اسلامی لشکر کی قیادت حضرت خالدؓ بن ولید کر رہے تھے۔ معرکے کو ذات السلاسل اور جنگ کاظمہ کے علاوہ جنگ حفیر کا نام بھی دیا گیا ہے۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ حرمین صحابہؓ)

سوال: بتایئے ایرانیوں اور اسلامی لشکر کے درمیان سب سے پہلی بڑی جنگ کو ذات السلاسل، جنگ کاظمہ یا جنگ حفیر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ایرانیوں نے ثابت قدم رہنے کے لئے اپنے آپ کو زنجیروں سے باندھ رکھا تھا۔ اس لئے اسے ذات السلاسل کہا گیا۔ یہ لڑائی کاظمہ اور حفیر کے مقامات کے درمیان ہوئی اس لئے اسے یہ نام بھی دیئے گئے۔

(تاریخ طبری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: مذار میں حضرت خالدؓ بن ولید کا مقابلہ کس ایرانی جرنیل سے ہوا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: اردشیر شاہ ایران نے اپنے ایک جرنیل قارن کو ہرمز کی مدد کیلئے بھیجا تھا۔ وہ نہر ثنی کے کنارے خیمہ زن ہوا۔ ہرمز کے شکست خوردہ افسر قباذ اور انوش جان بھی اس کے ساتھ آملے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے پیش قدمی کرکے مذار میں ایرانیوں کا مقابلہ کیا۔ اس خونریز لڑائی میں قارن، قباذ اور انوش جان کے علاوہ

تیس ہزار ایرانی مارے گئے۔ بہت سے بھاگتے ہوئے نہر میں ڈوب گئے۔ مسلمانوں کو اتنا مال غنیمت ملا کہ ایک ایک سوار کے حصے میں تیس تیس ہزار درہم آئے۔ اس سے پہلے ذات السلاسل میں بھی مسلمانوں کو کثیر مال غنیمت ملا تھا۔ (طبقات۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری)

سوال: ولجہ کی لڑائی میں حضرت خالدؓ بن ولید نے تھوڑے سے مجاہدین کے ساتھ کثیر تعداد میں ایرانی لشکر کو کیسے شکست دی؟

جواب: شاہ ایران اردشیر نے مذار میں ایرانیوں کو شکست کے بعد اپنے دو جرنیلوں اندرزغر اور بہمن کو دو بڑے لشکر دے کر مسلمانوں سے مقابلے کے لئے روانہ کیا۔ یہ لشکر ولجہ کے مقام پر اکٹھے ہوئے تو حیرہ اور کسکر کے درمیان آباد بہت سے عربی النسل عیسائی بھی ان سے آملے۔ حضرت خالدؓ نے اطلاع ملتے ہی سویدؓ بن مقرن کو چند دستوں کے ساتھ وہیں چھوڑا اور خود باقی فوج لے کر ولجہ روانہ ہوئے۔ انہوں نے تھوڑی تھوڑی فوج نشیبی علاقوں میں چھپا دی اور چند مضبوط دستوں کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ شدید لڑائی ہوتی رہی اور جب ایرانی فوج تھک گئی تو چھپے ہوئے مجاہدین نے ایک دم سے حملہ کر دیا۔ بہت سے ایرانی قتل ہوئے اور باقی بھاگ گئے۔

(تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: معرکہ الیس میں حضرت خالدؓ بن ولید نے کس طرح فتح حاصل کی؟

جواب: عربی النسل عیسائیوں کے بہت سے لوگ مارے گئے تو الیس میں جمع ہو کر لڑائی کی تیاریاں کرنے لگے۔ ایرانی سپہ سالار بہمن نے دوبارہ ایران سے ایک بڑا لشکر لا کر اس علاقے کے ایرانی حاکم جابان کے سپرد کر دیا اور خود شاہ ایران سے مشورے کے لئے چلا گیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید تیزی سے وہاں

پہنچے اور بہمن کے واپس آنے سے پہلے ہی ایرانی فوج پر زبردست حملہ کیا۔ جس میں ستر ہزار عیسائی اور ایرانی مارے گئے۔

(تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: "اے معشر قریش! تمہارے شیر نے ایک شیر پر حملہ کیا اور غار میں داخل ہوکر اس پر غلبہ پایا۔ اب عورتیں خالد جیسا دلاور پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔" بتایئے یہ الفاظ کس نے کب اور کس کے بارے میں کہے تھے؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے امغیشا پر بلا مزاحمت قبضہ کیا تو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے فتح کی خوشخبری کے ساتھ مال غنیمت کا پانچواں حصہ دربار خلافت میں بھیجا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ الفاظ حضرت خالدؓ کے بارے میں فرمائے تھے۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حیرہ بانقیا اور باروماء ایرانیوں کے مضبوط شہر تھے۔ بتایئے مسلمانوں نے اس پر کس طرح قبضہ کیا؟

جواب: ایرانی حاکم آزادبہ یا ارازدبہ نے اپنے بیٹے کو ایک بڑی فوج کے ساتھ حیرہ کی طرف روانہ کیا۔ وہ امغیشا اور حیرہ کے درمیان دریائے فرات کے کنارے خیمہ زن ہوگیا۔ دریا پر بند باندھ کر اس سے نکلنے والی نہروں میں ڈال دیا۔ پانی کا رخ بدلنے سے مسلمانوں کی کشتیاں کیچڑ میں پھنس گئیں۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے انہیں گھوڑوں پر آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے گھوڑوں پر دریا عبور کرنے ابن آزادبہ پر اچانک حملہ کر دیا۔ وہ بدحواس ہوگیا اور اپنی فوج سمیت مارا گیا۔ مسلمانوں نے بند توڑ کر دریا کو معمول پر بہنے دیا۔ اسی دوران شاہ ایران اور دشیر کا انتقال ہوگیا۔ آزادبہ اپنے لشکر سمیت بھاگ گیا تو مسلمانوں نے حیرہ کے غریین اور قصرابیض کے درمیان ڈیرے ڈال

دیئے۔ لوگ قلعہ بند ہو گئے۔ اور پتھر پھینکنے لگے۔ اسلامی لشکر نے جوابی تیر اندازی کی۔ آخر محصورین نے ۱۲ ہجری میں چند شرائط پر صلح کر لی اور حیرہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ فتوح البلدان)

سوال: انبار ایرانیوں کا ایک مضبوط گڑھ تھا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے اس پر قبضے کے لئے کیا اقدامات کئے؟

جواب: انہوں نے حیرہ پر حضرت قعقاعؓ کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود ایرانیوں کے مضبوط گڑھ انبار کی طرف بڑھے۔ اہل انبار نے قلعہ کے گرد خندق کھودی اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ مسلمان قریب گئے تو ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ حضرت خالدؓ بن ولید کے حکم پر مسلمانوں نے تاک کر نشانے لگائے تو تیروں سے ایک ہزار ایرانیوں کو نشانہ بنایا۔ ایرانی سپہ سالار شیرزاد نے صلح کے لئے ناقابل قبول شرطیں پیش کیں۔ آخر حضرت خالدؓ بن ولید نے حکم دیا کہ جہاں خندق کم چوڑی ہے بیمار اور ناکارہ اونٹ ذبح کر کے وہاں ڈال دیئے جائیں۔ اس طرح ایک پل بن گیا تو مسلمانوں نے خندق عبور کر کے ایرانیوں پر حملہ کر دیا۔ آخر ایرانیوں نے حضرت خالدؓ کی شرائط پر صلح کر لی۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ خالدؓ بن ولید)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت زبرقانؓ بن بدر کو انبار میں اپنا نائب بنایا۔ بتایئے انہوں نے عین التمر کیسے فتح کیا؟

جواب: نامور ایرانی جرنیل مہران ایک بڑے لشکر کے ساتھ جنگ کی تیاری کر رہا تھا۔ تغلب، ایاد اور نمر کے عیسائی بھی اس کے ساتھ مل رہے تھے۔ اس کا سردار عقہ تھا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے اس لشکر کو کرخ کے مقام پر جا لیا۔ حضرت خالدؓ صفوں کو چیرتے ہوئے عقہ کے قریب پہنچے اور اسے کمند ڈال کر گرفتار

گرلیا۔ فوج سردار کی گرفتاری سے حواس باختہ ہوکر بھاگی۔ مسلمانوں نے سینکڑوں عیسائیوں کو گرفتار کرلیا۔ باقی فوج نے عین التمر کے قلعے میں پناہ لے لی۔ مہران عیسائی عربوں کا حشر دیکھ کر بھاگ گیا۔ مسلمانوں نے قلعہ عین التمر کا محاصرہ کرلیا۔ شدید دباؤ ڈالنے پر قلعے کے دروازے کھول دیئے گئے۔ حضرت خالدؓ نے تمام عیسائی عربوں کو گرفتار کر کے عقہ سمیت سب کو قتل کردیا۔

(فتوح البلدان۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عیاضؓ بن غنم نے مل کر کن علاقوں کی بغاوت کا خاتمہ کیا؟

جواب: دومۃ الجندل میں کلب، بہراء، غسان، تنوخ اور ضجاعم کے قبائل نے اپنے سرداروں اکیدر اور جودی کی سرکردگی میں بغاوت کردی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عیاضؓ بن غنم کو ان کی بغاوت کچلنے کیلئے بھیجا۔ اکیدر دوسرے باغی سردار کا ساتھ چھوڑ کر بھاگا تو حضرت خالدؓ نے اس کا پیچھا کر کے گرفتار کیا اور قتل کردیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عیاضؓ بن غنم نے دومۃ الجندل کو دونوں طرف سے گھیر لیا۔ عربی النسل عیسائی بھی باغیوں سے جا ملے۔ شدید جنگ کے بعد مسلمانوں نے دشمن کو شکست دی۔ جودی اور ودیعہ گرفتار ہوئے اور باقی فوج قلعہ بند ہوگئی۔ بنوکلب نے حضرت عاصمؓ بن عمرو سے رحم کی درخواست کی تو حضرت خالدؓ نے انہیں معاف کردیا۔ پھر قلعے کا پھاٹک اکھاڑ کر تمام باغیوں کو قتل کردیا گیا۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں مسلمانوں کے متحدہ لشکر نے مصیخ کس طرح فتح کیا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت قعقاعؓ، حضرت اعبدؓ اور حضرت عروہؓ کو حکم

دیا کر مصیخ کی طرف روانہ ہوں۔ اور خود بھی مقررہ رات ان کے پاس پہنچ گئے۔ اس متحدہ اسلامی لشکر نے ان کی قیادت میں ایرانیوں اور ان کے حامیوں پر شب خون مارا۔ عیسائی عربوں کا سردار ہذیل بن عمران بچ نکلا لیکن باقی تمام عیسائی عرب اور ایرانی قتل کر دیے گئے۔

(فتوح البلدان۔ خالد سیف اللہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بنو تغلب ایرانیوں کے ساتھ مل کر اکثر مسلمانوں پر حملے کرتے تھے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے ان کی طاقت کا کیسے خاتمہ کیا؟

جواب: انہوں نے حضرت قعقاعؓ اور حضرت ابولیلیٰؓ کو بنو تغلب کے شہروں الثنی اور البشر پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ پھر خود ان کے ساتھ مل کر شب خون مارا الثنی کے تمام مردوں کو قتل کر دیا۔ پھر حضرت خالدؓ نے ایک ہی حملے میں البشر کو بھی فتح کر لیا۔ پھر الرضاب فتح ہوا۔

(فتوح البلدان۔ خالد سیف اللہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ تاریخ اسلام)

سوال: اہم جنگی مقام الرضاب پر قبضے کے لئے حضرت خالدؓ بن ولید نے کیا اقدامات کیے؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید الرضاب پہنچے تو ایرانی اور شامی افواج نے تغلب، نمر اور ایاد کے عربی النسل قبیلوں کو بھی ساتھ ملا لیا اور دریائے فرات عبور کر کے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اسلامی لشکر نے حضرت خالدؓ بن ولید کی سرکردگی میں دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بہت سے ایرانی اور شامی قتل ہوئے اور بہت سے بھاگتے ہوئے دریائے فرات میں ڈوب گئے۔ یہ ذیقعد ۱۲ ہجری کی بات ہے۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت خالدؓ کو حیرہ واپس پہنچتے ہی شام جانے کا حکم ملا۔ بتایئے آپ نے

عراق عرب میں کتنا عرصہ گزارا؟

جواب: وہ عراق عرب کے مفتوحہ علاقوں کا انتظام حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ کے حوالے کر کے شام روانہ ہو گئے۔ محرم ۱۲ ہجری سے صفر ۱۳ ہجری تک ایک سال دو ماہ عراق عرب میں رہے۔ پندرہ جنگیں لڑیں اور سب میں کامیاب ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حکم سے حضرت خالدؓ بن ولید شام میں کس طرح اسلامی لشکر تک پہنچے؟

جواب: انہوں نے خطرناک اور دشوار گزار راستے سے ہوتے ہوئے وسیع و عریض صحرا بادیہ الشام یا حمہ پار کیا اور اٹھارہ دن کے بعد سوئی (موجودہ بیر جسا) پہنچ گئے۔ اہل سوئی نے اچانک لشکر اسلامی کو سر پر دیکھ کر معمولی مزاحمت کے بعد ہتھیار ڈال دیے۔ حضرت خالدؓ ارک، تدمیر، قریتین، حوارین اور قصم فتح کر کے مرج راہط پہنچ گئے۔ یہاں رومیوں کے ایک بڑے لشکر کو شکست دے کر وادیٔ یرموک کے دستے درے میں داخل ہوئے۔ درعا کے قریب رومیوں کے ایک زبردست لشکر سے مقابلہ ہوا۔ لیکن دشمن نے شکست کھائی۔ حضرت خالدؓ بن ولید جبل حوران کے دامن میں چلتے ہوئے شام میں اسلامی لشکر سے جا ملے۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کو شام پر یلغار کرنے والی چاروں فوجوں کا سپہ سالار اعلیٰ مقرر فرمایا تھا۔ بعد میں یہ ذمے داری کس مسلمان جرنیل کے سپرد ہوئی؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید شام پہنچے تو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے تمام افواج کی قیادت ان کے سپرد کر دی۔ (اسد الغابہ۔ فتوح البلدان۔ جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت خالدؓ نے بصریٰ شہر پر حملہ کیا تو وہاں کے حاکم نے جزیہ دینے کی شرط پر صلح کر لی۔ بتایئے اجنادین کے مقام پر حضرت خالدؓ بن ولید کو کس دشمن کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کو فلسطین فتح کرنے کی ذمہ داری دی تھی۔ رومی فوجیں دو جرنیلوں قبقلار اور تذارق کی سرگردگی میں اجنادین کے مقام پر جمع ہو گئیں۔ حضرت خالدؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ ۱۳ ہجری میں اجنادین کے مقام پر رومیوں کو مسلمانوں نے عبرتناک شکست دی۔ (فتوح البلدان۔ جرنیل صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے کس جنگ کے دوران مسلمانوں کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات اور حضرت عمر فاروقؓ کے خلیفہ بننے کی اطلاع ملی؟

جواب: ۱۳ ہجری میں پہلی جنگ یرموک کے دوران حضرت ابوبکرؓ کی وفات اور حضرت عمر فاروق کی خلافت کا پتہ چلا۔ (خلفائے راشدین۔ تاریخ اسلام۔ الفاروق)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید کو کب اور کیوں معزول کیا گیا؟

جواب: پہلی مرتبہ ۱۳ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں سپہ سالار اعلیٰ سے ہٹا کر بطور نائب لڑنے کا حکم دیا کیونکہ وہ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کو ان سے زیادہ موزوں سمجھتے تھے۔ دوسری مرتبہ ۱۷ ہجری میں عام سپاہی کی طرح لڑنے کا حکم دیا اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ انہوں نے ایک شاعر اشعث بن قیس کو ایک ہزار دینار انعام دیئے تھے۔ کیونکہ یہ اسراف تھا اس لئے حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں معزول کر دیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے دونوں مرتبہ خلیفہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کیا۔

(الفاروق۔ خالد سیف اللہ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کے نائب اور سپاہی کے طور پر کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دمشق، حمص، یرموک کی دوسری لڑائی۔ قنسرین، حلب، انطاکیہ، مرعش، حصن حرث اور بہت سے دوسرے معرکے حضرت خالدؓ کی سرکردگی میں یا حضرت ابو عبیدہؓ کی نیابت میں فتح کیے۔ (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ خالد سیف اللہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید بیت المقدس فتح کرنے والے لشکر میں بھی شامل تھے۔ بتایئے آپ کو کس علاقے کا گورنر مقرر کیا گیا؟

جواب: سپہ سالاری سے معزول ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں رہا، حران، آمد اور لرتہ کے علاقوں کا گورنر مقرر کیا۔ انہوں نے ایک سال تک بطور گورنر کام کیا پھر استعفیٰ دے دیا۔ (مستدرک حاکم۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت خالدؓ بن ولید نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۲۱ یا ۲۲ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں مدینہ طیبہ یا حمص میں وفات پائی۔ ان کے چار بیٹوں سلیمان، عبداللہ مہاجر اور عبدالرحمٰن کا پتہ چلتا ہے۔ ان سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں۔

(استیعاب۔ المغازی۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن اثیر۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: بتایئے کس صحابی نے رسول اللہؐ کے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں سلوا لیے تھے؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے رسول اللہؐ کے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں سلوا لیے تھے اور وہ اسی کو پہن کر لڑائی میں حصہ لیتے تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ پچاس صحابہؓ)

حضرت خالدؓ بن زید (حافظ/سپہ سالار/انصاری/بدری صحابی)

سوال: مدینہ میں حضورؐ کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے والے صحابی حضرت ابوایوب

انصاریؓ کا نام ونسب بتاریں؟

جواب: ان کا اصل نام خالدؓ بن زید تھا۔ وہ خزرج کے خاندان بنو نجار سے تھے جو حضورؐ کے ننھیالی رشتہ دار تھے۔ ان کی والدہ کا نام ہند یا زہرا بنت سعد تھا۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: حضرت ابو ایوب خالد بنؓ زید انصاری انصار کے سابقون الاولون میں سے ہیں۔ بتایئے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ ۳۰ عام الفیل میں ہجرت نبوی سے اکتیس برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے ہجرت نبوی سے قبل اسلام لا چکے تھے۔

(سیر الصحابہؓ۔ انصار صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک حضرت ابو ایوبؓ کے گھر کو رسول اللہ ﷺ کی میزبانی کا شرف کیسے حاصل ہوا؟

جواب: حضورؐ کے مدینہ میں داخل ہونے پر ہر مسلمان کی خواہش تھی کہ آپؐ اس کے ہاں تشریف فرما ہوں۔ مگر آپ قصویٰ پر سوار تھے اور آپؐ نے فرمایا: " اس کو چھوڑ دو۔ یہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔" قصویٰ بنو نجار کے محلے میں پہنچی اور ایک دو منزلہ مکان کے آگے بیٹھ گئی۔ یہ مکان حضرت ابو ایوب خالدؓ بن زید کا تھا۔ آس پاس کے لوگوں نے بھی اپنا اپنا گھر پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا، قرعہ ڈال لو۔ قرعہ بھی حضرت ابو ایوبؓ کے نام نکلا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ النبی۔ رحمۃ للعالمین)

سوال: بتایئے رسول اللہ ﷺ نے کس منزل میں قیام فرمایا؟

جواب: حضرت ابو ایوب انصاریؓ چاہتے تھے کہ آپؐ اوپر والی منزل میں تشریف فرما

ہوں۔ لیکن آپؐ نے فرمایا: "نہیں میرے پاس لوگوں کی آمدورفت رہے گی۔ اس لئے نچلی منزل ہی میرے قیام کے لئے بہتر ہے۔" اس طرح مدینے میں حضرت ابو ایوبؓ کے گھر کو دعوت اسلام کا مرکز بننے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ گھر بنو مالک بن نجار کے محلے میں تھا۔ بعد میں آپؐ اوپر والی منزل میں تشریف لے گئے۔ (بیہقی طبقات۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ ضیاء النبی)

سوال: رسول اللہؐ کتنا عرصہ حضرت ابو ایوبؓ کے گھر میں رہے اور آپؐ نے اس دوران پہلا کام کیا کیا؟

جواب: آپؐ ۶ یا ۷ ماہ حضرت ابو ایوبؓ کے مہمان رہے۔ آپؐ نے سب سے پہلے اس مکان کے سامنے والی خالی زمین خرید کر مسجد نبوی تعمیر فرمائی۔ مسجد کے اردگرد آپؐ اور آپؐ کی ازواج مطہراتؓ کیلئے حجرے بنائے گئے تھے۔ آپؐ ان میں منتقل ہوگئے۔ حضرت ابو ایوبؓ آپؐ کے سب سے قریبی ہمسایے تھے۔ (سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ زادالمعاد)

سوال: اوپر والی منزل پر پانی کا برتن پھوٹ گیا تو حضرت ابو ایوب خالدؓ بن زید نے کیا تدابیر اختیار کی؟

جواب: وہ پریشان ہوگئے کہ پانی نیچے بہنے سے رسول اللہؐ کو تکلیف ہوگی۔ گھر میں ایک ہی لحاف تھا۔ اس لحاف کی روئی سے پانی جذب کیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: رسول اللہؐ حضرت ابو ایوبؓ کے گھر میں اوپر والی منزل پر کیوں منتقل ہوگئے تھے؟

جواب: حضرت ابو ایوبؓ اور ان کی اہلیہ ہروقت پریشان رہتیں کہ ہم اوپر ہیں اور حضورؐ نیچے والی منزل میں ہیں۔ ایک رات انہیں یہ احساس اتنی شدت سے ہوا کہ

دونوں میاں بیوی چھت کے ایک کونے میں سکڑ کر بیٹھ گئے اور ساری رات اسی طرح گزار دی۔ صبح خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ماجرا بیان کیا اور درخواست کی کہ ہم آپؐ کے قدموں کے نیچے رہنا پسند کرتے ہیں آپؐ اوپر تشریف لے چلیئے۔ چنانچہ کریم آقاؐ نے یہ درخواست قبول کرلی۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: بتایئے حضرت ابوایوب خالدؓ بن زید کھانے میں کس طرح برکت حاصل کرتے تھے؟

جواب: وہ آقاؐ کے لئے کھانا بھیجتے تھے۔ آپؐ جب اپنا بچا ہوا کھانا واپس فرماتے تو حضرت ابوایوبؓ اور حضرت ام ایوبؓ آپؐ کے تناول فرمانے کی جگہ سے چنتے اور برکت حاصل کرتے تھے۔ (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: مسجد نبوی جس جگہ تعمیر کی گئی اس کی قیمت کس نے ادا کی؟

جواب: صحابہؓ کے مشورے سے حضورؐ نے یتیم بچوں سہلؓ وسہیلؓ کی زمین کی قیمت دس مثقال (پونے چار تولے) سونا متعین فرمائی۔ رسول اللہؐ کی طرف سے یہ قیمت کس نے ادا کی۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ قیمت حضرت ابوایوبؓ انصاری نے ادا کی۔

(فتح الباری۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ سیرۃ النبیؐ۔ طبقات)

سوال: ایک مرتبہ حضرت ابوایوبؓ نے رات بھر کاشانہ نبوی پر پہرہ دیا تھا۔ آپؐ نے انہیں کیسے دعا دی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "اے ابوایوبؓ خدا تمہیں اپنے حفظ وامان میں رکھے کیونکہ تم نے اس کے نبیؐ کی نگہبانی کی۔" (اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت ابوایوب انصاریؓ نے بدر سے حنین تک تمام غزوات میں شرکت کی۔

بتایئے وہ دوسرے کن اہم موقعوں پر حضورؐ کے ہمرکاب رہے؟

جواب: بیعت رضوان، حجۃ الوداع اور فتح مکہ کے وقت بھی وہ حضورؐ کے ساتھ تھے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے کس صحابی کو حضرت ابو ایوبؓ کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: مدینہ منورہ میں اسلام کے سب سے پہلے مبلغ حضرت مصعبؓ بن عمیر کو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا دینی بھائی بنایا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیر الصحابہؓ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: دور فاروقی میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپؓ مجاہدین اسلام میں شامل تھے اور مصر کے معرکوں خصوصاً میسان کی لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے شمالی افریقہ کی تسخیر کے لئے جو لشکر روانہ کیا اس میں بھی حضرت ابو ایوب انصاریؓ شامل تھے۔

(المغازی۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: غزوۂ خیبر سے واپسی پر رات کو کس صحابیؓ نے حضورؐ کے خیمے پر پہرہ دیا تھا؟

جواب: خیبر فتح ہوا۔ حضرت صفیہؓ بنت حیی قید ہوئیں۔ پھر ان کا رسول اللہؐ سے نکاح ہوا۔ آپؐ نے خیبر کے قریب پڑاؤ کیا۔ رات ہوئی تو حضرت ابو ایوبؓ نے رات بھر پہرہ دیا۔ رسول اللہؐ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ دشمن کے خطرے کا ڈر تھا اس لئے میں آپؐ کے قریب رہنا چاہتا تھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: باغیوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کا محاصرہ کئے رکھا تو مسجد نبوی میں امامت کے فرائض کس صحابیؓ نے انجام دیئے؟

جواب: جن ایام میں باغیوں نے محاصرہ کئے رکھا ان میں حضرت ابو ایوب خالدؓ بن زید مسجد نبوی میں مسلمانوں کی امامت کراتے رہے۔

(اسوۂ صحابہؓ۔ سیر انصار۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے دور خلافت میں حضرت ابو ایوبؓ کا کتنا وظیفہ مقرر تھا؟

جواب: پہلے انہیں پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ حضرت علیؓ نے بیس ہزار درہم کر دیا۔ پہلے آٹھ غلام ان کی زمین کاشت کرتے تھے پھر حضرت علیؓ نے چالیس غلام دے دیئے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: حضرت علیؓ نے حضرت خالدؓ بن زید کو کب مدینہ کا امیر مقرر کیا؟

جواب: ۳۶ ہجری میں حضرت علیؓ نے مدینہ کے اس وقت کے امیر حضرت سہلؓ بن حنیف کو کوفہ بلوالیا اور حضرت ابو ایوب خالدؓ بن زید کو مدینہ کا امیر بنا دیا۔ جنگ جمل اور جنگ صفین کے وقت وہ مدینہ کے امیر تھے۔ حافظ ابن عبدالبر نے انہیں ان جنگوں میں شریک بتایا ہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال۔ ۳۶ ہجری میں خوارج کے خلاف جنگ نہروان میں حضرت ابو ایوب خالدؓ نے کس جرات کا مظاہرہ کیا؟

جواب: وہ حضرت علیؓ کی طرف سے مقدمۃ الجیش کے امیر تھے اور حضرت علیؓ نے اپنا مشہور علم راۃ الایمان ان کے سپرد کیا تھا۔ انہوں نے اس جنگ میں دوسرے مجاہدین کے ساتھ مل کر دشمنوں کے منہ پھیر دیئے۔ (اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ تاریخ ابن اثیر)

سوال: حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت ابو ایوب انصاری گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ انہوں نے آخری مرتبہ کب جہاد میں حصہ لیا؟

جواب: ۴۸۔۴۹ یا ۵۰۔۵۱ ہجری میں امیر معاویہؓ نے قسطنطنیہ کی تسخیر کے لئے لشکر روانہ کیا تو حضرت ابو ایوبؓ بھی اس میں شامل ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر

اسی سال کے قریب تھی۔ وہ عام سپاہی کی طرح شریک ہوئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہ)

سوال: قسطنطنیہ کے محاصرے کے دوران حضرت ابو ایوب خالدؓ بن زید بیمار ہو گئے۔ آپؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بعض دوسرے مجاہدین کی طرح وہ بھی آب وہوا کی خرابی کی وجہ سے آنتوں کے مرض میں مبتلا ہو کر انتقال فرما گئے۔ وصیت کے مطابق تمام فوج ہتھیار سجا کر انہیں قلعہ قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے لے گئی اور رات کے وقت دفن کر دیا گیا۔ محاصرہ اٹھا لیا گیا۔ ۸۵۷ ہجری میں سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ فتح کیا تو مزار تلاش کر کے گنبد اور مسجد تعمیر کی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے گورنر مصر عقبہؓ بن عامر کے دور میں حضرت ابو ایوبؓ کتنی مرتبہ مصر گئے؟

جواب: آپؓ نے اس دوران دو مرتبہ مصر کا سفر کیا۔ ایک مرتبہ طلب حدیث کیلئے اور دوسری مرتبہ غزوۂ روم میں شرکت کیلئے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ طبقات)

سوال: علم وفضل میں حضرت ابو ایوبؓ کو اہم مقام حاصل تھا۔ اشاعت قرآن وحدیث کیلئے آپؓ کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: آپؓ حافظ قرآن تھے اور قرآن وحدیث میں بلند مقام رکھتے تھے۔ بڑے بڑے صحابہؓ آپ سے مسائل کا حل دریافت کرتے تھے۔ انہیں احادیث سننے کا بھی بہت شوق تھا۔ خود بھی ایک سو پچاس احادیث کے راوی تھے۔ آپ نے وفات سے پہلے بھی دو احادیث روایت کیں جو پہلے کبھی نہیں کیں۔ وہ آپ کی وفات کے بعد عام اعلان کے ذریعے لوگوں تک پہنچائی گئیں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ صحیح بخاری۔ انصار صحابہؓ)

سوال: ایک شہسوار ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: وہ بنو نجار کے خوش حال لوگوں میں سے تھے۔ وہ منزلہ مکان اور کھجوروں کے باغ کے مالک تھے۔ اصل پیشہ تو کھیتی باڑی تھا مگر معاشی آسودگی کیلئے پارچہ بافی کا پیشہ بھی اختیار کیا ہوا تھا۔ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے یہ پیشہ ترک کر دیا۔ (تاریخ ابن اثیر۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ سیر انصار)

سوال: حضرت ابو ایوب انصاری کے اہل وعیال کے بارے میں کچھ بتا دیجئے؟

جواب: آپ نے دو شادیاں کیں۔ ایک بیوی ام حسن بنت زیدؓ بن ثابت سے ایک بیٹے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے جو جوانی میں فوت ہو گئے۔ دوسری اہلیہ اپنی کنیت ام ایوبؓ کے نام سے مشہور ہوئیں۔ یہ صحابیہ تھیں۔ ان سے تین بیٹے ایوب، خالد اور محمد اور ایک بیٹی عمرہ تھیں۔ (سیر انصار۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: افغانستان، پاکستان اور ہندوستان میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی نسل کن بزرگوں سے ہے؟

جواب: افغانستان میں خواجہ عبداللہ انصاریؒ جبکہ پاکستان اور ہندوستان میں حضرت یوسف انصاریؒ اور حضرت علاؤ الدین انصاریؒ کا تعلق حضرت ابو ایوب خالدؓ بن زید کی اولاد سے ہے اور یہ یہاں کے انصاریوں کے مورث اعلیٰ ہیں۔

(تاریخ اسلام۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

حضرت زیدؓ بن حارثہ

(سابقون الاولون، سپہ سالار صحابیؓ، صاحب الشجر در خدمتگار وغلام رسول)

سوال: بتایئے کس صحابیؓ کو ابن محمدؐ یعنی فرزند رسول کہا جاتا تھا؟

جواب: حضرت زیدؓ بن حارثہ کو جو حضورؐ کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپؐ نے انہیں بیٹا

بنایا ہوا تھا۔ اسی لئے حضورؐ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا: "میں زید کا وارث ہوں اور زید میرا وارث ہے۔" آپؓ محبوب رسولؐ کے نام سے مشہور تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہ۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت زیدؓ بن حارثہ یمن کے قبیلے بنو قضاعہ (بنو کلب) کے رئیس حارثہ بن شراحیل کے بیٹے تھے۔ آپؓ کی والدہ اور بہن بھائیوں کا نام بتادیں؟

جواب: والدہ قبیلہ طے بنو معن کی پاک سیرت خاتون سعدیٰ بنت ثعلبہ تھیں۔ ان کا ایک بھائی جبلہ اور بہن اسماء تھیں۔ زید اور جبلہ ان کے سوتیلے بھائی تھے اور زیدؓ آٹھ سال کی عمر میں اغوا ہوگئے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ انساب الاشراف)

سوال: بتایئے حضرت زیدؓ بن حارثہ مکے کیسے پہنچے؟ اور پھر رسول اللہؐ کے دامن شفقت میں کیسے پناہ ملی؟

جواب: ان کی والدہ اپنے بیٹے زیدؓ کو لے کر ایک قافلے کے ساتھ اپنے والدہ کے گھر جارہی تھیں کہ راستے میں بنی قین بن جسر کے لوگوں نے چھاپہ مار کر مال واسباب لوٹ لیا اور بیٹا بھی چھین کر لے گئے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بیٹوں اور بیٹی کو ننھیال لے گئے تھیں وہیں فوت ہوگئیں۔ حارثہ اپنے بیٹے جبلہ اور بیٹی اسماء کو اپنے پاس لے آئے اور زیدؓ نانا کے پاس رہے۔ کچھ مدت بعد بنو فزارہ نے قبیلہ طے پر چھاپہ مارا اور مال واسباب کے ساتھ زیدؓ کو بھی اغوا کر کے لے گئے۔ باپ جگہ جگہ بیٹے کو ڈھونڈتا رہا۔ اغوا کرنے والے اس بچے کو مکہ کے قریب عکاظ کے بازار میں لے گئے۔ وہاں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بھتیجے حکیمؓ بن حزام نے خرید کر اپنی پھوپھی کی نذر کردیا۔ رسول اللہؐ کی شادی حضرت خدیجہؓ سے ہوئی تو آپؐ نے

ان سے حضرت زیدؓ کو مانگ لیا۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضرت زیدؓ کے والد کو ان کے بارے میں اطلاع کیسے ملی؟

جواب: ایک سال بنو کلب کے کچھ لوگ حج کے لئے مکہ آئے جو کہ بنو قضاعہ کے عزیز تھے۔ حارث بن شراحیل نے اپنے بیٹے کے غم میں نوحہ کہا تھا۔ یہ لوگ وہ نوحہ پڑھ رہے تھے کہ حضرت زیدؓ ادھر سے گزرے۔ بنو کلب کے لوگوں کی نظر پڑی تو پہچان لیا۔ زیدؓ سے پوچھا تو اندازہ درست ہوا۔ زیدؓ کو والد کی پریشانی بتائی اور ساتھ چلنے کو کہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ حاجیوں نے واپس جا کر ان کے والد کو اطلاع کر دی۔ (اسد الغابہ۔ معجم الاسقم ج۔ حیاۃ الصحابہؓ)

سوال: حضرت زیدؓ کے والد نے آنحضرتؐ سے کیا کہا؟

جواب: حاجیوں کا پیغام سن کر حضرت زیدؓ کے والد شراحیل اپنے بھائی کعب اور بیٹے جبلہ کے ساتھ مکے پہنچے اور رسول اللہؐ سے کہا: "اے صاحب قریش! اے ابن عبدالمطلب۔ اے حرم کی متولی۔ اے غریبوں کے والی۔ اے مصیبت زدوں کے دست گیر۔ میں ایک دل فگار مصیبت زدہ شخص ہوں۔ خدا کیلئے لخت جگر کو مجھ سے ملا دیں۔ اور مجھے اجازت دیں کہ اسے اپنے ساتھ لے چلوں۔ اس کی آزادی کے لئے میں اپنا سارا مال و دولت دینے کو تیار ہوں۔"

(اسد الغابہ۔ تین پروانے۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت زیدؓ کے والد کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ کے پوچھنے پر جب یہ بتایا گیا کہ زید ان کا بیٹا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: "جو زید پسند کرے وہی مجھے منظور ہے۔ اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو مجھے کوئی عذر نہیں۔ میں کوئی فدیہ لئے بغیر اس کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔

اگر وہ میرے ساتھ رہنا چاہے تو میں ایسا نہیں کہ اسے زبردستی اپنے سے جدا کروں۔" (اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: حضرت زیدؓ نے اپنے چچا اور بھائی کو پہچان لیا۔ لیکن ان کے ساتھ جانے سے کیوں انکار کر دیا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں ساتھ جانے کی اجازت دی تو حضرت زیدؓ نے کہا:" میرے آقا! آپؐ کی ذات گرامی پر میں کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ لہٰذا مجھے اپنے قدموں سے جدا نہ کیجئے۔" والد کے زور دینے پر انہوں نے کہا:" میرے آقا مجھ پر اس قدر مہربان ہیں کہ حقیقی والدین بھی اپنی اولاد کے حق میں اتنے رحیم وشفیق نہیں ہوتے۔ اس لئے میں ان کی غلامی کو ہزار آدمیوں پر ترجیح دیتا ہوں۔" (اسد الغابہ۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت زیدؓ کا انکار سن کر رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے اسی وقت حضرت زیدؓ کو آزاد کر دیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ میں جا کر مجمع عام میں اعلان کیا:" لوگو! گواہ رہنا کہ زید آج سے میرا فرزند ہے۔ میں اس کا وارث ہوں اور وہ میرا وارث ہے۔"

(صحیح مسلم۔ سیر الصحابہؓ۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت زیدؓ کو بیٹا بنایا تو وہ زیدؓ بن محمدؐ کے نام سے پکارے جانے لگے۔ اس کی ممانعت کے احکام کب نازل ہوئے؟

جواب: جب آیت کریمہ اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ نازل ہوئی تو آپ کو زیدؓ بن حارثہ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ حضرت زیدؓ کو حقیقی بیٹے کی طرح چاہتے تھے۔ اس لئے وہ حب رسول یعنی محبوب رسولؐ کہلائے۔ بتایئے آپ کب اسلام لائے؟

جواب: رسول اللہؐ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ اسلام لائے اس کے ساتھ ہی آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ بھی ایمان لے آئے۔ اس طرح وہ سابقون الاوّلون میں سے تھے۔

(مستدرک حاکم۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت زیدؓ سے محبت کا نبوی انداز کیا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ ان سے بے حد محبت کرتے تھے۔ تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں تو حضرت زیدؓ اونٹنی پر پیچھے سوار ہوتے۔ حضورؐ پیدل جا رہے ہیں تو زیدؓ ساتھ ہوتے۔ زیدؓ کو ہدیے عطا فرمائے جا رہے ہیں۔

(مستدرک حاکم، اسد الغابہ، اسوۂ صحابہؓ)

سوال: نبوت کے دسویں سال رسول اللہؐ حضرت زیدؓ کو ساتھ لے کر کن قبائل میں تبلیغ دین فرمائی؟

جواب: پہلے قبیلہ بنو بکر میں تشریف لے گئے۔ پھر قبیلہ قحطان اور پھر طائف میں بنو ثقیف کے پاس تشریف لے گئے ان تمام قبائل نے دینِ حق قبول کرنے سے انکار کیا۔ طائف کے تینوں سردار بھائی عبدیالیل، مسعود اور حبیب سخت بد اخلاقی سے پیش آئے اور آوارہ لوگوں کو حضورؐ کے پیچھے لگا دیا جو آوازے کستے اور پتھر مارتے تھے۔ رسول اللہؐ بھی شدید زخمی ہوئے اور حضرت زیدؓ بھی۔

(طبقات، تاریخ طبری، اصابہ، الرحیق المختوم)

سوال: ہجرت سے چند سال پہلے حضرت زیدؓ نے ام ایمنؓ سے نکاح کیا۔ حضورؐ نے ان کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

جواب: ”جو شخص کسی جنتی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو وہ ام ایمنؓ سے شادی کر لے۔“ حضرت زیدؓ نے حضورؐ کی خوشنودی کی خاطر ان سے نکاح

کر دیا۔ کیونکہ وہ عمر میں بھی ان سے بڑی تھیں اور رنگت بھی کالی تھی۔ ام ایمنؓ حضورؐ کی آیا تھیں اور آپؐ انہیں "میری ماں" فرمایا کرتے تھے۔

(سیرالصحابہؓ۔ تذکارِ صحابیات۔ سوءِ صحابہؓ)

سوال: حضرت زیدؓ نے مدینہ ہجرت کی تو کس جگہ قیام فرمایا؟

جواب: حضرت زیدؓ کے اہلِ خانہ مکہ میں ہی تھے اور یہ ہجرت کر گئے۔ مدینہ میں حضرت کلثومؓ بن الہدم انصاری یا حضرت سعدؓ بن خیثمہ انصاری کے مہمان ہوئے۔ مواخات میں انہیں قبیلہ عبدالاشہل کے رئیس حضرت اسیدؓ بن حضیر کا اسلامی بھائی بنایا گیا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے ہجرت کے بعد حضرت زیدؓ کو کن دو موقعوں پر مکہ بھیجا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں دوسرے صحابہ کے ساتھ اپنے اہل وعیال لانے کے لئے مکہ بھیجا۔ وہ حضرت فاطمہؓ، حضرت ام کلثومؓ، ام المومنین حضرت سودہؓ اور اپنی اہلیہ حضرت ام ایمنؓ کو لے کر مدینہ آ گئے۔ کچھ عرصہ بعد آپؐ نے اپنی بیٹی حضرت زینبؓ کو لانے کے لئے انہیں مکہ بھیجا۔ اس طرح وہ امانت دار بھی تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ رسول اللہؐ کے تربیتی صحابہ)

سوال: حضرت زیدؓ مشہور تیر انداز بھی تھے۔ آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟ اور کن دوسرے اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: آپؐ نے بدر، احد اور خندق کے غزوات میں بھرپور حصہ لیا۔ وہ صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے موقع پر بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ اس طرح اصحاب الشجرہ کہلائے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحاب بدر۔ تذکرہ صحابہؓ)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے انہیں کب مدینہ میں اپنا نائب بنایا تھا؟

جواب: جب آپؐ غزوہ مریسیع کے لئے تشریف لے گئے تو مدینہ میں حضرت زیدؓ کو اپنا

نائب مقرر فرمایا۔ (اسد الغابہ۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے غزوۂ بدر کے بعد فتح کی بشارت دے کر کن دو صحابہؓ کو مدینہ بھیجا تھا؟

جواب: آپ نے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو اہل عالیہ کی طرف اور حضرت زیدؓ کو اپنی اونٹنی عضباء پر اہل مدینہ کی طرف روانہ فرمایا۔ (طبقات۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: یوں تو حضرت زیدؓ ہر لمحہ خدمت گاری کے لئے حضورؐ کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کی ایک خاص ذمہ داری کیا تھی؟

جواب: حضرت زیدؓ رسول اللہؐ کے اسلحے کے نگران تھے۔ جب رسول اللہ کا ارادہ لڑائی کا نہ ہوتا تو حضورؐ اپنا اسلحہ حضرت علیؓ یا حضرت زیدؓ کو دیتے تھے۔

(طبقات۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضورؐ نے کن جنگوں میں حضرت زیدؓ کو امیر لشکر بنایا؟

جواب: حضرت زیدؓ کا شمار حضورؐ کے ماہر تیر اندازوں میں ہوتا تھا۔ آپؐ نے انہیں باختلاف روایت سات یا نو لڑائیوں میں لشکر کا امیر بنایا۔ ان میں سریہ قردہ، سریہ جموم یا جموع، سریہ عیص، سریہ حسمی، سریہ طرف، سریہ ام قرفہ فزاریہ یا سریہ وادی القریٰ اور غزوۂ موتہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ المغازی)

سوال: ۴ ہجری میں حضرت زیدؓ کی دوسری شادی کن صحابیہ سے ہوئی تھی؟

جواب: حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے ہوئی تھی مگر آپس میں نباہ نہ ہو سکا اور طلاق ہوگئی۔ (سیر الصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے حضرت زیدؓ سے علیحدگی کے بعد حضرت زینب بنت جحش کا نکاح کس

سے ہوا؟

جواب: ان کی عدت پوری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہؐ نے ان سے نکاح کرلیا۔ اس طرح حضرت زینبؓ کو ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے کس صحابیؓ کا نام قرآن پاک میں آیا ہے؟

جواب: حضرت زیدؓ بن حارثہ واحد صحابی ہیں۔ جن کا نام قرآن پاک کی سورۃ احزاب میں آیا ہے۔ (القرآن۔ طبقات۔ تفسیر ابن کثیر)

سوال: سریہ ام قرفہ فزارہ حضرت زیدؓ بن حارثہ کی سب سے کامیاب مہم تھی۔ بتایئے اس کیلئے لشکر کیوں بھیجا گیا تھا؟

جواب: رمضان المبارک ۶ ہجری میں حضرت زیدؓ ایک تجارتی قافلے کے ساتھ شام روانہ ہوئے۔ وادی قریٰ کے مقام پر بنو فزارہ کے ایک گروہ نے قافلہ پر چھاپہ مارا اور سامان لوٹ لیا۔ حضرت زیدؓ بڑی مشکل سے جان بچا کر مدینہ منورہ پہنچے۔ حضورؐ نے حضرت زیدؓ کو ایک فوجی دستہ دے کر روانہ فرمایا۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ زاد المعاد۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ)

سوال: رمضان ۶ ہجری میں سریہ ام قرفہ پیش آیا۔ بتایئے ام قرفہ کون تھی؟

جواب: یہ وادی قریٰ کے رہنے والے قبیلہ فزارہ کے قزاقوں کی سربراہ تھی۔ جنہوں نے حضرت زیدؓ بن حارثہ کے تجارتی قافلے کو لوٹا تھا۔

(استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصحاف۔ طبقات)

سوال: بتایئے سریہ ام قرفہ یا وادی القریٰ کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: حضرت زیدؓ بن حارثہ احتیاط سے رات کو چھپتے اور دن کو سفر کرتے اچانک بنو

فزارہ پر ٹوٹ پڑے۔ وہ مقابلہ کرنے کی بجائے بھاگ نکلے۔ ان کی سردار ام قرفہ بنت ربیعہ بن بدر اور اس کی بیٹی گرفتار ہوئی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضرت زیدؓ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ بتائیے یہ غزوہ کب اور کیوں پیش آیا؟

جواب: جمادی الاوّل ۸ ہجری میں غزوۂ موتہ پیش آیا۔ رسول اللہؐ نے حضرت حارثؓ بن عمیر ازدی کو دعوت اسلام کا خط دے کر بصرہ کے حاکم کے پاس بھیجا۔ ابھی وہ دمشق کے قریب موتہ کے مقام پر تھے کہ بلقاء کے رئیس شرجیل بن عمرو غسانی نے انہیں شہید کر دیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ خط پہنچا کر واپس آ رہے تھے۔ حضورؐ نے اپنے سفیر کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے تین ہزار مجاہدین کو روانہ فرمایا۔ (تاریخ طبری۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے لشکر روانہ فرمایا تو کیا حکم دیا؟

جواب: آپؐ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ کو لشکر کا امیر مقرر فرمایا اور انہیں روانہ کرتے وقت فرمایا: ''اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے۔ وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہؓ بن رواحہ اور ان کی شہادت کے بعد اتفاق رائے سے جسے چاہے امیر بنا لیا جائے۔''

(طبقات۔ الرحیق المختوم۔ زاد المعاد۔ محمد عربی انسائیکلوپیڈیا)

سوال: موتہ کے مقام پر ایک لاکھ مشرکین عرب اور ایک لاکھ عیسائیوں سے اسلامی لشکر کا مقابلہ ہوا۔ رسول اللہؐ نے میدان جنگ کا نقشہ کس طرح بیان فرمایا؟

جواب: نہایت خونریز جنگ ہوئی۔ حضرت زیدؓ جرات اور استقامت سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے۔ جب لڑائی زوروں پر تھی تو ان کے سینے میں ایک نیزہ لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ حضرت جعفرؓ نے علم سنبھالا۔ کافی دیر

مقابلہ کرنے کے بعد وہ بھی شہید ہو گئے تو علم حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے سنبھال لیا۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید نے فوج کی قیادت کی اور دشمن پر مسلسل حملے کر کے اسے شکست دی۔ اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ کا نقشہ آنحضرتؐ کے سامنے کر دیا اور آپؐ مسجد نبوی میں رونق افروز تھے اور صحابہؓ کو جنگ کی تفصیل بتا رہے تھے۔ اس طرح حضور کو فتح کی خبر پہلے ہی مل گئی تھی۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ زادالمعاد۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: رسول اللہ کو لشکر اسلام کے امیروں کی شہادت کی خبر ملی تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''یہ میرے بھائی، میرے مونس اور مجھ سے بات چیت کرنے والے تھے۔'' (اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: حضرت زیدؓ کی کم سن صاحبزادی باپ کی شہادت کا سن کر رونے لگی تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضورؐ پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ نے حیرت سے پوچھا تو فرمایا: ''یہ جذبہ محبت ہے جو محب کے دل میں اپنے محبوب کے لئے ہوتا ہے۔'' (حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: شہادت کے وقت حضرت زیدؓ کی عمر ۵۱۔۵۲ سال تھی۔ آپ کا حلیہ کیسا تھا؟

جواب: قد پست، ناک چپٹی اور رنگ گہرا گندمی (کھلا ہوا گندمی بھی بتایا گیا ہے)۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت زیدؓ بن حارث کی ازواج واولاد کے بارے میں بتا دیجئے؟

جواب: آپ نے اپنی زندگی میں پانچ شادیاں کیں۔ حضرت ام ایمنؓ، حضرت زینب بنت جحشؓ، حضرت ام کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط۔ حضرت دُرّہؓ بنت ابی لہب اور ہندؓ بنت عوام۔ ان میں سے تین اولادیں ہوئیں۔ حضرت ام ایمنؓ سے

حضرت اسامہؓ بن زید اور حضرت ام کلثومؓ سے زیدؓ بن زید اور رقیہؓ بنت زید۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت زیدؓ بن خطاب (بدری صحابی/مہاجر مدینہ/صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت زیدؓ بن خطاب کا لقب ابو عبدالرحمٰن تھا۔ بتایئے ان کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: باپ کی طرف سے حضرت زیدؓ بن خطاب کا تعلق بنو عدی سے تھا اور والدہ بنو اسد سے تھیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ الانساب الاشراف)

سوال: بتایئے حضرت زیدؓ بن خطاب کا حضرت عمر فاروقؓ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت عمرؓ ان کے سوتیلے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت وہب تھا۔ (اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت زیدؓ بن خطاب نے کب اسلام قبول کیا اور مدینے کب ہجرت کی؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی تین برسوں میں اسلام لائے اور قریش کے مظالم سے تنگ آ کر ۱۳ ہجری میں مہاجرین کے پہلے یا تیسرے قافلے کے ساتھ مدینہ پہنچے۔ پہلے قبا میں حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجرین)

سوال: بتایئے حضورؐ نے کن صحابی کو حضرت زیدؓ بن خطاب کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ حضرت معنؓ بن عدی انصاری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(استیعاب۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہؓ۔ سوشیدائی)

سوال: حضرت زیدؓ اصحاب بدر میں سے ہیں۔ بتایئے آپؓ نے اور کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ احد، غزوہ خندق، غزوۂ فتح مکہ، غزوۂ حنین کے علاوہ جنگ اوطاس اور طائف میں بھی شریک ہوئے۔ بیعت رضوان اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی حضرت زیدؓ رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد کو روکنے کیلئے حضرت زیدؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپؓ نے مرتدین کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ مسیلمہ کذاب سے لڑنے کیلئے حضرت خالدؓ بن ولید کو حکم ہوا تو ان کی مدد کیلئے مدینہ سے تازہ دم فوج بھیجی گئی اس میں مہاجرین کے امیر حضرت زیدؓ بن خطاب تھے۔ وہ مرتدین کے خلاف بڑی جرأت سے لڑے۔ (تاریخ طبری۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت زیدؓ بن خطاب کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: جنگ یمامہ میں حضرت زیدؓ بن خطاب نے مرتدین پر زور دار حملہ کیا اور ان کی صفوں کو درہم برہم کردیا۔ آخر مرتدین نے انہیں زغے میں لے کر تلواروں اور برچھیوں کے وار کئے جس سے آپ شہید ہوگئے۔

(طبقات۔ استیعاب۔ خالدؓ بن ولید۔ تاریخ اسلام)

سوال: حضرت زیدؓ بن خطاب ۱۱ ہجری میں شہید ہوئے۔ بتایئے۔ آپ کے بیوی بچوں کی تعداد کیا تھی؟

جواب: حضرت زیدؓ نے دو بیویوں لبابہ اور جمیلہ کے علاوہ ایک بیٹا عبدالرحمٰن لبابہ سے اور ایک بیٹی اسماء ان کی بیوی جمیلہ سے تھی۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

حضرت سلمہؓ بن قیس (سپہ سالار صحابی)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے ایران کے صوبے اہواز کو فتح کرنے کے لئے کس سپہ

سالار کی ذمہ داری لگائی؟

جواب: انہوں نے ایک بہادر اور تجربہ کار صحابی حضرت سلمہؓ بن قیس کو یہ ذمہ داری سونپتے ہوئے فرمایا: "سلمہؓ! میں نے تجھے ایران کے مغربی صوبے اہواز پر حملہ آور ہونے والے لشکر کا سالار اعلیٰ مقرر کیا ہے۔ مجھے امید ہے تم اس منصب کا حق ادا کرو گے۔" (جرنیل صحابہؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سلمہؓ بن قیس نے صوبہ اہواز کس طرح فتح کیا؟

جواب: انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے حکم کے مطابق پہلے اس صوبے کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اسلام قبول کرنے اور جزیہ دینے سے بھی انکار کر دیا تو مجاہدین جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ دونوں طرف سے گھمسان کی جنگ ہوئی اور آخر کار لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

(جرنیل صحابہؓ۔ فتوح البلدان۔ طبقات)

حضرت سعیدؓ بن عامر (مہاجر سپہ سالار)

سوال: حضرت سعیدؓ بن عامر غزوۂ خیبر سے پہلے اسلام لائے۔ انہوں نے دور رسالت کے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: خیبر، فتح مکہ، حنین، تبوک اور دیگر تمام معرکوں میں جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ (المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن عامر خلافت صدیقی کی کن مہمات میں شریک ہوئے؟

جواب: رسول اللہ کی وفات کے بعد وہ دل شکستہ ہو گئے لیکن دور صدیقی میں شام پر لشکر کشی ہوئی تو شوق جہاد میں وہ بھی مجاہدین میں شامل ہو گئے۔ جنگ قنسرین کی مہم میں حصہ لینے والے دس آزمودہ کار سپاہیوں میں حضرت سعیدؓ بھی عامر

بن شامل تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ فتوح الشام)

سوال: حضرت سعیدؓ بن عامر نے جنگ یرموک میں ایک ہزار سواروں کے ساتھ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کی مدد کی۔ بتایئے وہ کب گوشہ نشین ہو گئے؟

جواب: عہد فاروقی میں ہی آپ نے شام کے بعض معرکوں میں حصہ لیا اور پھر مدینہ آ کر عبادت الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ فتوح الشام)

سوال: ''تم لوگوں نے خلافت کی ذمہ داریوں کا قلادہ تو میری گردن میں ڈال رکھا ہے اور خود کسی قسم کی ذمہ داری قبول کرنے سے گریز کرتے ہو۔ خدا کی قسم میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ تمہیں حمص کی امارت ضرور سنبھالنی ہو گی۔'' حضرت عمر فاروقؓ نے غصے میں یہ الفاظ کس صحابیؓ سے کہے تھے؟

جواب: حضرت سعیدؓ بن عامر سے اس وقت کہے تھے جب عیاضؓ بن غنم کی وفات پر حضرت عمرؓ نے ان کی جگہ حضرت سعیدؓ بن عامر کو امیر مقرر کرنا چاہا تھا۔ حضرت سعیدؓ نے بمشکل یہ عہدہ قبول کیا تھا۔

(طبقات۔ فتوح الشام۔ الفاروق۔ اسد الغابہ)

سوال: ''امیر المومنین! میں گلہ بانی کے ساتھ گلہ کی غمخواری بھی کرتا ہوں۔'' بتایئے یہ الفاظ کن صحابیؓ کے ہیں؟

جواب: یہ الفاظ حمص کے امیر حضرت سعیدؓ بن عامر نے اس وقت کہے تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تھا کہ شام کے لوگ ان کی شیدائی کیوں ہیں۔

(فتوح الشام۔ الفاروق۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن عامر نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپؓ ۱۹ یا ۲۱ ہجری میں حمص میں چالیس سال کی عمر میں خالق حقیقی سے

جاتے۔ (سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت سعیدؓ بن زیدؓ (بدری صاحب الشجرہ)

سوال: بدری صحابی حضرت سعیدؓ بن زید کا لقب ابو الاعور تھا۔ آپؓ کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ان کے والد حضرت زیدؓ کا تعلق قریش کے قبیلے بنو عدی سے تھا جو کہ عمرو بن نفیل کے بیٹے اور حضرت عمر فاروقؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت سعیدؓ کی والدہ فاطمہ بنت بعجہ کا تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔

(طبقات۔ انساب الاشراف سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے دین ابراہیمی کے پیروکار کس شخص کو تنہا ایک امت کے برابر کہا؟

جواب: حضرت سعیدؓ کے والد حضرت زید کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: "زید قیامت کے دن تنہا ایک امت کی حیثیت سے اٹھیں گے۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "اللہ تعالیٰ زید بن عمرو کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم کرے۔ ان کی وفات دین ابراہیمی پر ہوئی۔" (طبقات۔ زاد المعاد۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے قبول اسلام کا شرف کب حاصل کیا؟

جواب: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں آپؓ اور آپؓ کی زوجہ حضرت فاطمہؓ ایمان لے آئیں۔ بعض روایات کے مطابق حضرت فاطمہؓ ستائیسویں مسلمان تھیں اور حضرت سعیدؓ اٹھائیسویں۔ حضرت فاطمہؓ بنت خطاب حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ تھیں۔ (مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ الفاروق۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے اسلام لانے پر حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے کون سے بہنوئی اور بہن کو پیٹا تھا؟

جواب: حضرت سعیدؓ بن زید اور بہن حضرت فاطمہؓ کو۔ وہ حضرت خباب بن الارت سے گھر پر کبھی کبھی قرآن کی تعلیم لیتے تھے۔ حضرت عمرؓ رسول اللہ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے راہ میں ایک صحابی نعیم بن عبداللہ النحام مل گئے۔ انہیں حضرت عمرؓ کے ارادے کا علم ہوا تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے بہنوئی اور بہن بھی اسلام لا چکے ہیں۔ چنانچہ بہن کے گھر پہنچے تو دونوں کو بے تحاشہ مارا پیٹا۔ ان میاں بیوی کا استقلال دیکھ کر قرآن سنا اور رسول اللہ کی خدمت میں پہنچ کر اسلام لے آئے۔ (سیر الصحابہؓ۔ تاریخ ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: مار کھانے کے باوجود بہن نے حضرت عمرؓ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت فاطمہؓ نے کہا: "تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔ اسلام کا نقش ہدایت ہمارے سینے سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔"

(تاریخ طبری۔ الفاروق۔ الرحیق المختوم۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کب مدینہ ہجرت کی؟ اور کہاں ٹھہرے؟

جواب: آپؓ مہاجرین اولین کے ساتھ مدینے پہنچے اور حضرت ابولبابہ انصاریؓ کے ہاں قیام کیا۔ حضورؐ نے مواخات قائم کرائی تو حضرت سعیدؓ کو حضرت رافعؓ بن مالک یا حضرت ابیؓ بن کعب کا اسلامی بھائی بنایا۔

(زاد المعاد۔ طبقات۔ تہذیب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن زید نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی تھی؟

جواب: صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تاہم بعض دوسری روایات میں ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہؐ نے آپؓ کو کسی

خاص کام کے لئے حضرت طلحہؓ کے ساتھ شام بھیج دیا۔ واپس آئے تو غزوہ ختم ہو چکا تھا۔ حضورؐ نے آپؓ کو بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا اور ثواب کی بشارت بھی۔　　(بخاری المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید کو بیعت رضوان کا بھی شرف حاصل ہوا۔ بتایئے آپؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر کے بعد تمام غزوات مثلاً احد، خندق، خیبر، حنین، طائف اور تبوک میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر ایک دستے کے امیر تھے۔

(بخاری۔ المغازی۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: عہد صدیقی میں کس مشہور معرکے میں حضرت سعیدؓ بن زید شریک ہوئے؟

جواب: ۱۳ ہجری میں اجنادین کا ہولناک معرکہ ہوا جس میں نوے ہزار رومیوں نے اپنے جنگجو سردار وردان کی قیادت میں بیس ہزار مسلمانوں سے لڑائی کی۔ اس میں دوسرے جانبازوں کے ساتھ حضرت سعیدؓ نے بھی بہادری سے مقابلہ کیا۔

(الفاروق۔ المغازی۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں دمشق فتح ہوا۔ اس لڑائی میں حضرت سعیدؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید نے فوج کا ایک حصہ حضرت سعیدؓ کی سرکردگی میں محاصرے کے لئے چھوڑا اور باقی لشکر نے رومیوں کی امدادی فوج سے مقابلے کے لئے دمشق سے ایک منزل دور پڑاؤ کیا۔ رومی فوج نے حملہ کیا تو سب سے پہلے حضرت سعیدؓ والا دستہ اس کی زد میں آیا۔ حضرت سعیدؓ نے بڑی جرات اور بہادری سے حملے کو روکا اور پھر حضرت خالدؓ بن ولید نے رومیوں کے میسرہ پر اور حضرت معاذؓ بن جبل نے میمنہ پر زوردار حملہ کیا۔ آخر رومیوں

کو شکست ہوئی۔ (الفاروق۔ البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے ۱۳ ہجری میں فتح دمشق کیلئے لڑی جانے والی جنگ کا کیا نام ہے؟

جواب: یہ لڑائی یوم مرج الصفر کے نام سے مشہور ہے جس میں دشمن اپنے سینکڑوں آدمی کٹوا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ الفاروق)

سوال: قنسرین، بعلبک اور حمص کی فتح کے بعد مسلمانوں کو کونسی بڑی جنگ کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: رجب ۱۵ ہجری میں یرموک کی خونریز جنگ ہوئی جس میں حضرت سعیدؓ بن زید پیدل فوج کے افسر تھے۔ (الفاروق۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت سعیدؓ بن زید کتنا عرصہ دمشق کے حاکم رہے؟

جواب: سپہ سالار اسلام حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حضرت سعیدؓ کو دمشق کا حاکم مقرر کر دیا۔ لیکن آپؓ جہاد کرنا چاہتے تھے چنانچہ جلد ہی انہوں نے حضرت ابوعبیدہؓ کو لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کر سکتا کہ آپؓ لوگ تو جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں۔ لہٰذا میری جگہ کسی اور کو بھیج دیجئے۔ پھر دمشق کی امارت چھوڑ کر جہاد میں حصہ لینے لگے۔ فتح شام کے بعد مدینہ آ کر گوشہ نشین ہو گئے (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید نے کب اور کہاں وفات پائی؟ آپؓ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: مدینہ کے نواح میں عقیق کے مقام پر ۵۰، ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں جمعہ کے روز وفات پائی۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے غسل دیا۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں کوفہ میں وفات پائی۔ والئ کوفہ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپؓ کی

عمر اسی برس کے قریب تھی۔ چودہ لڑکے اور بیس لڑکیاں تھیں۔

(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اصحاب بدرؓ)

حضرت سلمہؓ بن ہشام (سپہ سالار صحابہ، عالم و فاضل، مہاجر حبشہ)

سوال: حضرت سلمہؓ بن ہشام دشمن اسلام ابوجہل کے صلبی بھائی تھے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے اور کیا سزا پائی؟

جواب: وہ دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئے لیکن ابوجہل اور دوسرے مشرکین تشدد کا نشانہ بناتے رہے۔ آخر حضورؐ کے حکم پر حبشہ ہجرت کر گئے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سلمہؓ بن ہشام ابوجہل کی قید میں کس طرح پہنچے؟

جواب: حبشہ میں مہاجرین کو پتہ چلا کہ مشرکین مکہ نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ مسلمان خوشی خوشی واپس مکہ آگئے۔ یہاں آ کر پتہ چلا کہ خبر غلط ہے۔ واپس جانے کی کوشش کی تو حضرت سلمہؓ بن ہشام کو ابوجہل نے پکڑ کر بیڑیاں ڈال دی اور کوٹھری میں بند کردیا۔ وہ انہیں بھوکا پیاسا رکھتا اور تشدد کرتا۔ یہاں دو اور صحابہؓ ابو عبدالرحمٰنؓ عیاش اور ولیدؓ بن ولید بھی قید تھے۔

(سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جا چکے تھے۔ آپ کو ان قیدیوں کے بارے میں کیسے اطلاع ملی؟

جواب: تینوں قیدیوں میں سے ایک دن موقع پا کر ولیدؓ بن ولید اپنے آپ کو قید سے آزاد کرنے میں کامیاب ہوگئے اور مدینہ حاضر ہوکر حضورؐ کی خدمت میں حالات عرض کئے۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ نے ان مظلوموں کا حال سن کر حکم دیا کہ کون انہیں چھڑا کر لائے گا۔ کس صحابی نے خدمت انجام دی؟

جواب: حضرت ولیدؓ بن ولید نے اپنی خدمات پیش کیں تو آقاؐ نے فرمایا: "تم ہی جاؤ اور مکہ پہنچ کر ایک لوہار کے ہاں ٹھہرو۔ وہ مسلمان ہو چکا ہے۔ اس کے ذریعے سلمہؓ اور عیاشؓ سے ملو اور ان سے کہو کہ مجھے رسول اللہؐ نے بھیجا ہے۔ تم دونوں میرے ساتھ نکل بھاگو۔" حضرت ولیدؓ مکے پہنچ کر لوہار سے ملے تو معلوم ہوا کہ مشرکین حضرت ولیدؓ کے فرار کے بعد قید خانہ بدلتے رہتے ہیں۔ حضرت ولیدؓ تلاش میں رہے۔ ایک دن ایک عورت کو کھانا لے جاتے دیکھا تو پوچھا کس کا کھانا ہے۔ اس نے بتایا کہ سلمہؓ بن ہشام اور عیاشؓ بن ربیعہ کا۔ وہ بے دین ہو گئے ہیں۔ حضرت ولیدؓ بن ولید نے چپکے سے اس کا پیچھا کیا۔ قید خانہ دیکھ کر لوہار کو بتایا۔ اس نے زنجیر کاٹنے کا طریقہ بتایا۔ رات کو حضرت ولیدؓ پہنچے۔ قید خانہ چھت کے بغیر تھا۔ دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے۔ حضورؐ کا پیغام دیا۔ زنجیریں کاٹیں اور حضرت ولیدؓ کے اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ روانہ ہو گئے۔ (صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: ام سلمہ بنت ہشام کو حضرت سلمہؓ بن ہشام کے فرار کا پتہ چلا تو آپ نے کیا کہا؟

جواب: اس نے رجزیہ اشعار پڑھے جن کا مطلب تھا: "اے اس کعبے کے مالک جس کے سامنے ساری مخلوق تیرے لئے عاجزی کرتی ہے۔ سلمہ کو ہر دشمن پر غالب فرما۔" (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتائیے حضرت سلمہؓ بن ہشام نے کن غزوات نبوی اور دوسری جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: وہ غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات نبوی میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ دور صدیقی میں شام کے جہاد میں حصہ لیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ۱۴ ہجری میں مرج روم کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ اور شام میں دفن ہوئے۔

(فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے ۸ ہجری میں موتہ کی لڑائی کے بعد حضرت سلمہؓ بن ہشام نے گوشہ نشینی کیوں اختیار کرلی تھی؟

جواب: لشکر اسلام کو فتح ہوئی اور وہ گھوڑے دوڑاتے ہوئے مدینہ پہنچے۔ بعض مسلمانوں نے ان پر مٹی پھینکی اور طعنہ دیا کہ بھگوڑے۔ اللہ کی راہ میں بھاگے ہیں۔ رسول اللہ کو علم تھا کہ یہ فاتح ہیں چنانچہ آپ نے فرمایا: " یہ بھگوڑے نہیں۔ یہ تو پلٹ کر حملہ کرنے والے ہیں۔" حضرت سلمہؓ بن ہشام کو لوگوں کے اس جملے نے تکلیف دی۔ وہ گھر میں گوشہ نشین ہوگئے نماز کیلئے بھی نہ نکلے۔ حضور تک یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: "نہیں وہ بھگوڑے نہیں۔ وہ تو دوبارہ حملہ کرنے والے ہیں۔ انہیں باہر نکلنا چاہیے۔" چنانچہ وہ باہر نکل آئے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ جرنیل صحابہؓ)

حضرت سماکؓ بن خرشہ (ابودجانہ) (بدری صحابی)

سوال: غزوۂ بدر ۲ ہجری میں مشرکین کے ایک قوی ہیکل اور نامور جنگجو کو ایک ایسے صحابی نے قتل کیا جنہوں نے سر پر سرخ پٹی باندھ رکھی تھی۔ بتایئے وہ کون تھے؟

جواب: وہ حضرت سماکؓ بن خرشہ ساعدی تھے۔ انہوں نے مشرک جنگجو عاصم بن ابی عوف کو قتل کیا اور پھر ایک اور جنگجو معبد بن وہب کلبی کو جہنم رسید کیا۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت سماکؓ بن خرشہ کی کنیت ابودجانہ تھی۔ آپؓ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: مدینہ منورہ کے ممتاز خاندان بنی ساعدہ سے تعلق تھا جو خزرج کی ایک شاخ تھی۔ (اسدالغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابودجانہ سماکؓ مدینہ کے نامور بہادر تھے۔ آپؓ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: بعض یثربیوں سے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی دعوت کا تذکرہ سن کر غائبانہ ایمان لے آئے۔ (انصار صحابہؓ۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے مدینہ منورہ میں حضرت ابودجانہ سماکؓ کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت عتبہؓ بن غزوان کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ وہ ایک ہجری میں مشرکین مکہ سے جان چھڑا کر مدینہ آئے تھے۔

(اسوۂ صحابہؓ۔ انصار صحابہؓ۔ اسدالغابہ)

سوال: غزوۂ احد کے موقع پر کس صحابیؓ نے کہا: ''یارسول اللہؐ! اس تلوار کا حق میں ادا کروں گا''؟

جواب: رسول اللہؐ نے ایک تلوار اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا: ''اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا'' حضرت ابودجانہ سماکؓ نے خواہش ظاہر کی تو حضورؐ نے تلوار انہیں دے دی۔ (صحیح مسلم۔ مسند احمد۔ مستدرک)

سوال: ''اس تلوار سے کسی مسلمان کو نہ مارنا اور اسے لے کر کسی کافر سے مت بھاگنا'' یہ الفاظ رسول اللہؐ نے کس سے فرمائے؟

جواب: جنگ احد کے موقع پر حضرت ابودجانہ سماکؓ سے ارشاد فرمائے۔

(مستدرک حاکم۔ چالیس جانثار)

سوال: حضرت ابودجانہؓ نے تلوار لی اور تنتے اکڑتے میدان جنگ کی طرف چلے تو

حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: "اگرچہ (متکبرانہ) چال اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے لیکن ایسے موقع پر کچھ حرج نہیں۔" (اسدالغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال۔ غزوۂ احد میں حضرت ابودجانہؓ حضورؐ کی ڈھال بنے رہے۔ آپؓ نے دوسرے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: بدر و احد کے بعد تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے۔ غزوہ بنو نضیر میں حضورؐ نے اپنے مال سے انہیں حصہ دیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت ابودجانہ سماکؓ کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابودجانہؓ حضرت ابوبکرؓ کے دور میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی جنگ میں شامل ہوئے۔ وہ مسیلمہ کذاب کو مارنے کی کوشش کر رہے تھے کہ مرتدین نے نرغے میں لے کر برچھیوں اور تلواروں سے چھلنی کر دیا۔

(البدوایہ والنہایہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت سراقہؓ بن جُعشم (مجاہد سپاہی، شاعر)

سوال: حضرت سراقہؓ بن جعشم کا حسب و نسب بتا دیں؟

جواب: ابوسفیان کنیت رکھنے والے اس صحابی کا نام سراقہؓ بن مالک اور سراقہ بن جعشم بھی بتایا گیا ہے۔ باپ کا نام مالک اور دادا کا نام جعشم تھا۔ قبیلے کنانہ کی شاخ بنو مدلج سے تعلق تھا۔ مکہ اور مدینہ کے راستے میں قدید کے مقام پر آباد تھے۔ سراقہؓ اپنے قبیلے کے رئیس اور بہادر شہسوار تھے۔ شعر و شاعری میں بھی درک رکھتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتایئے ہجرت کے سفر میں رسول اللہؐ کا پیچھا کرنے پر کس شخص کا گھوڑا زمین

میں تین بار دھنس گیا تھا؟

جواب: مشرکین مکہ نے حضورؐ کو تلاش کر کے لانے پر بہت بڑا انعام مقرر کیا تو حضرت سراقہؓ جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے آپؐ کی تلاش میں نکلے۔ حضورؐ رابغ کے قلعے اور ساحل سمندر کے درمیان سے گزر رہے تھی۔ سراقہ حضورؐ کے قریب پہنچے تو آپؐ کی دعا سے گھوڑا پاؤں تک زمین میں دھنس گیا۔ ایسا تین مرتبہ ہوا آخر سراقہؓ بن جعشم نے صدق دل سے توبہ کی۔

(سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ تاریخ طبری۔ محمد عربی انسائیکلوپیڈیا)

سوال: حضورؐ نے سراقہؓ سے وعدہ لیا کہ کسی کو آپؐ کے بارے میں اطلاع نہیں دیں گے۔ انہیں امان نامہ کس نے لکھ کر دیا؟

جواب: ان کی درخواست پر حضورؐ نے بطور نشانی۔ ایک امان نامہ حضرت عامرؓ بن فہیرہ یا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لکھوا کر دیا جو چمڑے کے ٹکڑے پر لکھا گیا تھا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: "اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم نے ان گچھے دار بالوں سے اٹی ہوئی کلائیوں میں کسریٰ کے کنگن پہنو گے۔" رسول اللہؐ نے یہ الفاظ کس سے فرمائے تھے اور یہ پیش گوئی کب پوری ہوئی؟

جواب: حضرت سراقہؓ بن جعشم کی کلائیوں پر گنجان بال دیکھ کر آپؐ نے فرمایا تھا۔ اور یہ پیش گوئی حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں اس وقت پوری ہوئی جب ایران کا دارالحکومت مدائن فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ مال غنیمت میں تاج، زیور، لباس اور دوسرا شاہی خزانہ تھا۔ یہ چیزیں دربار خلافت میں پہنچیں تو حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سراقہؓ بن مالک کو بلا کر کسریٰ کا تاج ان کے سر پر رکھا اور شاہی کنگن ان کو پہنائے۔

(اصابہ۔ روض الانف۔ زاد المعاد۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت سراقہؓ بن جعشم نے کب اسلام قبول کیا تھا اور ان کا انتقال کب ہوا؟

جواب: فتح مکہ کے وقت حضورؐ کا عطا کردہ امان نامہ آقا کو دکھایا اور پھر مسلمان ہو گئے۔ ۲۴ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ان سے اٹھارہ حدیثیں مروی ہیں۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت شُرحبیلؓ بن حَسنہ

(کاتب رسول/سپہ سالار/سابقون الاولون/مہاجرین حبشہ و مدینہ)

سوال: ابو عبداللہ کنیت اور شُرحبیل نام۔ حسب ونسب بتائیے؟

جواب: والد کا نام عبداللہ بن مطاع یا عبداللہ بن عمرو بن مطاع۔ ماں کا نام حَسنہ تھا اور اسی کنیت سے مشہور ہوئے۔ بنو تمیم یا کندی قبیلے سے تعلق تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ جمہرۃ انساب العرب)

سوال: حضرت شُرحبیلؓ سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتائیے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت شُرحبیلؓ ان کی والدہ حَسنہؓ، ان کے سوتیلے والد سفیانؓ بن معمر اور سوتیلے بھائیوں نے ۱ نبوی میں اسلام قبول کیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتائیے حضرت شُرحبیلؓ نے کب حبشہ ہجرت کی اور کب واپسی ہوئی؟

جواب: وہ اپنے خاندان کے ہمراہ ۶ نبوی میں دوسری حبشہ میں شریک ہوئے اور ۶ ہجری میں واپس آئے۔ نجاشی نے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کو ان کی نگرانی میں مدینہ روانہ کیا تھا۔ تیرہ سال تک حبشہ میں رہے۔

(اسد الغابہ۔ مسند احمد بن حنبل۔ نسائی۔ طبقات)

سوال: کاتب رسولؐ حضرت شُرحبیلؓ کو کب وحی لکھنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: ہجرت نبوی سے پہلے اور بعد میں مختلف موقعوں پر آپ نے کتابت وحی کی خدمت انجام دی۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت شرحبیلؓ نے مدینہ میں بنوزریق کے محلے میں قیام کیا۔ بتایئے آپ کی شادی کس صحابیہؓ سے ہوئی؟

جواب: مشہور صحابیہ حضرت شفاء بنت عبداللہ کی صاحبزادی سے۔

(طبقات۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضورؐ نے حضرت شرحبیلؓ کو مصر میں سفیر بھی بنا کر بھیجا تھا۔ بتایئے آپؓ نے رسول اللہؐ کے ساتھ کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپؓ غزوۂ خیبر کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے۔

(طبقات۔ المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: ۱۱ ہجری میں خلافت صدیقی کے آغاز میں فتنہ ارتداد کے موقع پر حضرت شرحبیلؓ کیا کارنامے انجام دیئے؟

جواب: جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کیلئے حضرت شرحبیلؓ کو بھی ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کی مدد کیلئے بھیجا گیا۔ پھر حضرت خالدؓ بن ولید بھی خلیفۃ المسلمین کے حکم سے اپنے لشکر کے ساتھ ان سے آملے۔ یمامہ کی جنگ میں مسیلمہ کو شکست دینے کے بعد حضرت شرحبیلؓ نے فتنہ ارتداد کے کئی دوسرے محاذوں پر بھی بہادری کے جوہر دکھائے۔

(طبقات۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے عہد صدیقی اور فاروقی میں فتوحات شام میں حضرت شرحبیلؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت شرحبیلؓ کو اردن کی فتح کیلئے

روانہ کیا۔ راستے میں آپ نے تبوک کے مقام حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان کی مدد کرکے رومیوں کو شکست دی۔ پھر حضرت خالدبن ولیدؓ کے ساتھ مل کر بصریٰ میں رومیوں کو شکست سے دوچار کیا۔ جمادی الاوّل ۱۳ ہجری کو حضرت شرحبیلؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان اور حضرت عمروؓ بن العاصؓ کے متحدہ لشکر نے اجنادین کے مقام پر ایک خونریز لڑائی میں رومیوں کو شکست دی۔ اس متحدہ لشکر نے دمشق کا محاصرہ کیا اور طویل محاصرے کے بعد رجب ۱۴ ہجری میں مسلمانوں نے دمشق پر اسلامی لشکر لہرا دیا۔ جنگ فحل میں حضرت شرحبیل نے نمایاں کارنامے انجام دیے اور اردن کے تمام شہر اور دوسرے مقامات فتح کر لئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت شرحبیلؓ کو اردن کا والی مقرر کر دیا۔

(الفاروق۔ فتوح الشام۔ طبقات۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضرت شرحبیلؓ نے جنگ یرموک میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ اس کے بعد انہوں نے کونسے علاقے فتح کئے؟

جواب: قیسرین، انطاکیہ، حلب، مرعش، بوقا، جرمہ اور کئی دوسرے علاقے فتح کرنے کے بعد بیت المقدس کا محاصرہ کرنے والی فوج میں شامل ہوئے۔ عیسائیوں نے چند ماہ محصور رہنے کے بعد صلح کرلی۔

(تاریخ طبری۔ استیعاب۔ عمر فاروق اعظمؓ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت شرحبیلؓ کی ساری زندگی میدان جہاد میں گزری۔ بتایئے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۱۸ ہجری میں طاعون عمواس کی ہولناک وبا میں مبتلا ہوکر ۶۷ یا ۶۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے دو حدیثیں مروی ہیں۔

(استیعاب۔ سیر الصحابہؓ۔ جرنیل صحابہؓ)

حضرت عمروؓ بن العاص سہمی (سپہ سالار و تاجر)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص کو فاتح مصر کہا جاتا ہے۔ آپ کا حسب و نسب بتا دیجئے؟

جواب: ابوعبداللہ آپ کی کنیت تھی۔ مشہور دشمن رسولؐ عاص بن وائل سہمی کے بیٹے تھے۔ ماں کا نام نابغہ بنت حرملہ بن حارث، زمانہ جاہلیت میں مقدمات کا فیصلہ کرنا بنو سہم کے ذمے تھا۔ حضرت عمروؓ بن العاص کا تعلق قریش کے خاندان بنو سہم سے تھا۔ (انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص کب پیدا ہوئے اور وہ کن خوبیوں کے مالک تھے؟

جواب: وہ عام الفیل کے چھ برس بعد پیدا ہوئے۔ باپ نے ان کی پیدائش کی خوشی میں دس اونٹ ذبح کئے۔ بڑے ہو کر انہوں نے باپ کی طرح تجارت کو پیشہ بنایا۔ بہت اچھے سپاہی اور شمشیر زن تھے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضورؐ کے حکم سے بہت سے مسلمان ۵ اور ۶ ہجری میں حبشہ ہجرت کر گئے۔ مشرکین مکہ نے اس پر کیا اقدام کیا؟

جواب: انہوں نے مسلمانوں کو حبشہ سے نکلوانے کے لئے شاہ حبشہ کے پاس ایک وفد بھیجا جس کے سرگرم رکن عمروؓ بن العاص تھے۔ (جو اس وقت ایمان نہیں لائے تھے) (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن العاص نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟ انہوں نے مدینہ کب ہجرت کی؟

جواب: غزوۂ بدر اور احزاب تک حضرت عمروؓ بن العاص مشرکین مکہ کے ساتھ تھے۔ پھر وہ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے حبشہ میں جا کر مقیم ہو گئے۔ اسی دوران رسول

جواب: فلسطین کے مقام اجنادین میں ہرقل کے دو تجربہ کار جرنیلوں تذارق اور قبقلار کی فوج سے مقابلہ ہوا۔ دوسری اسلامی فوجیں بھی حضرت خالدؓ بن ولید، حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح، حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ اور حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان کی قیادت میں اجنادین پہنچ گئیں۔ دونوں فوجوں میں گھمسان کا رن پڑا رومیوں کو شکست ہوئی اور ہزاروں رومی سپاہی اپنے جرنیلوں سمیت مارے گئے۔ (فتوح البلدان۔فتوح الشام۔تاریخ طبری)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص نے دمشق، فحل اور بیسان کے معرکوں میں کس انداز سے حصہ لیا؟

جواب: آپ اسلامی لشکر کے ایک حصے کے افسر تھے۔ دمشق کا محاصرہ کئی ماہ تک جاری رہا۔ (اسی دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتقال ہوگیا اور حضرت عمرؓ فاروق مسند خلافت پر بیٹھے) حضرت عمروؓ بن العاص نے باب توما پر رومیوں پر مسلسل دباؤ ڈالے رکھا آخر مسلمان فاتح بنے اور دمشق فتح ہوگیا۔ فحل اور بیسان میں رومیوں کو شکست دینے میں بھی حضرت عمرو بن العاصؓ کی بہادری اور جنگی حکمت عملی کا بڑا دخل ہے۔ (فتوح البلدان۔فتوح الشام۔جرنیل صحابہؓ)

سوال: جنگ یرموک میں مسلمانوں کے چالیس پچاس ہزار مجاہدین نے رومیوں کی دو لاکھ فوج کو شکست دی۔ بتایئے حضرت عمروؓ بن العاص نے اس جنگ میں کیا کارہائے انجام دیئے؟

جواب: آپ اس جنگ میں اسلامی لشکر کے میمنہ کے سردار تھے۔ کئی خونریز معرکوں میں آپ بے جگری سے لڑے۔ انہوں نے اپنی پرجوش تقریروں سے بھی جوش ایمانی کو ابھارا۔ (فتوح البلدان۔فتوح الشام۔سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص نے فلسطین کی فتح کو کس طرح مکمل کیا؟

جواب: انہوں نے فلسطین کا کچھ حصہ فتح کیا تھا کہ دمشق، فحل اور یرموک کے معرکے پیش آ گئے۔ اس کے بعد انہوں نے غزہ، نابلس، لد، بیت جبرون اور عمواس فتح کر کے بیت المقدس کے سوا فلسطین کے تمام علاقوں کو اسلامی سلطنت میں شامل کر دیا۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص نے رومی سپہ سالار کو لکھا کہ بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے کر دو، تو اس نے کیا جواب دیا؟

جواب: اس نے کہا: ''اب عمرو بن العاصؓ کو اس زمین کے ایک چپے پر بھی قبضہ نہیں کرنے دیا جائے گا۔'' چنانچہ حضرت عمروؓ بن العاص نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔

(تاریخ اسلام۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے بیت المقدس کیسے فتح ہوا؟

جواب: حضرت عمروؓ بن العاص نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح بھی قنسرین فتح کر کے اپنی فوج کے ساتھ بیت المقدس پہنچ گئے۔ رومی سپہ سالار ارطبون اپنی فوج لے کر مصر چلا گیا تھا۔ شہر کے لوگوں نے جلد ہمت ہار دی۔ اور اس شرط پر شہر مسلمانوں کے حوالے کرنے پر راضی ہو گئے کہ خلیفۃ المسلمین خود آئیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بن خطاب خود تشریف لے گئے۔ معاہدہ صلح لکھا گیا اور بیت المقدس مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔

(تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: طاعون عمواس میں حضرت عمروؓ بن العاص اور ان کی فوجیں کس طرح محفوظ رہیں؟

جواب: والئ شام اور اسلامی سپہ سالار حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح اور ہزاروں دوسرے مسلمان طاعون عمواس کی وبا سے فوت ہو گئے۔ حضرت معاذؓ بن جبل ان کے جانشین بنے تو حضرت عمروؓ بن العاص نے انہیں وہاں سے فوجیں ہٹانے کا

مشورہ دیا لیکن وہ نہ مانے۔ وہ خود بھی وفات پا گئے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص نے اس علاقے سے فوجیں ہٹالیں۔ اس طرح باقی سب لوگ محفوظ رہے۔ (تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ خلفائے راشدین)

سوال: جہاد شام کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص نے کن علاقوں کی تسخیر میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے مصر کے وسیع وعریض ملک کو اسلامی لشکر میں شامل کیا اور طرابلس الغرب تک کے علاقے فتح کئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی اجازت سے دو چار ہزار فوج کے ساتھ ۱۸ ہجری کے آخر میں مصر کی طرف بڑھے۔ سب سے پہلے بلبیوں کے مقام پر مصری فوج کو شکست دی۔ پھر العریش سے آگے دریائے نیل کے کنارے قدیم شہر فرما پہنچے۔ ایک ماہ کے مقابلے کے بعد کامیاب ہوئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص بلبیس اور ام دنین فتح کرکے عین شمس پہنچے۔ جو بعد میں فسطاط کے نام سے دوبارہ آباد ہوا۔ وہاں کے مضبوط قلعے قصر شمع کا محاصرہ کرلیا۔ مصری فوج نے بے جگری سے مقابلہ کیا۔ محاصرے نے طول پکڑا تو حضرت عمروؓ بن العاص نے حضرت عمر فاروقؓ سے مدد طلب کی۔ چنانچہ دربار خلافت سے دس ہزار یا بارہ ہزار مجاہدین روانہ کئے گئے۔ جن کی قیادت حضرت زبیرؓ بن العوام کر رہے تھے۔ فوج کے دوسرے افسروں میں حضرت مقدادؓ بن الاسود، حضرت عبادہؓ بن صامت انصاری اور حضرت مسلمہؓ بن مخلد انصاریؓ شامل تھے۔ حضرت عمروؓ نے قیادت حضرت زبیرؓ کے حوالے کردی۔ سات ماہ کے محاصرے کے بعد مصریوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کرلی۔

(فتوح البلدان۔ البدایہ۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے مصر کا اہم شہر اسکندریہ کس کے ہاتھوں فتح ہوا؟

جواب: قصر شمع کی فتح کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص انطون، عالیا، خوف، ترلون، کوم

اور دوسرے علاقے فتح کرتے ہوئے اسکندریہ پہنچ گئے جہاں پچاس ہزار رومی فوجی تھے اور ایک بحری بیڑہ بھی موجود تھا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ رومی دستے باہر نکلتے اور تھوڑی تھوڑی جھڑپیں ہوتی رہیں آخر ایک دن عام لڑائی شروع ہوئی۔ رومی پیچھے ہٹتے ہٹتے قلعہ کے اندر گھس گئے مسلمانوں نے تعاقب کیا۔ رومیوں نے سنبھل کر مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو قلعے سے باہر نکال دیا۔ چار مجاہدین اندر رہ گئے ان میں حضرت عمروؓ بن العاص اور حضرت مسلمہؓ بن مخلد بھی تھے۔ چاروں نے مقابلہ کیا پھر رومیوں کی شرط پر حضرت مسلمہؓ بن مخلد نے ایک رومی کو مقابلہ کرکے مار ڈالا تو رومیوں نے اقرار کے مطابق انہیں قلعہ سے باہر نکال دیا۔ سکندریہ کے قلعے کا محاصرہ دو سال تک جاری رہا۔ آخر ایک دن حضرت عمروؓ بن العاص نے حضرت عبادہؓ بن صامت کو سپہ سالار مقرر کیا۔ مجاہدین نے ان کی قیادت میں زبردست حملہ کرکے اسکندریہ پر قبضہ کرلیا۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص نے فتح مصر کی خوشخبری دے کر کس صحابی کو حضرت عمر فاروقؓ کے پاس بھیجا تھا؟

جواب: اسکندریہ کی فتح کے بعد حضرت عمیرؓ بن وہب، حضرت عقبہؓ بن عامر جہنی اور حضرت خارجہ بن حذافہؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کے حکم سے اطراف کے علاقے فتح کئے۔ اس طرح تمام مصر پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا تو حضرت عمروؓ بن العاص نے معاویہؓ بن خدیج کو فتح مصر کی خوشخبری دے کر دربار خلافت میں روانہ کیا۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن العاص کے ہاتھوں طرابلس الغرب کی تسخیر کیسے عمل میں آئی؟

جواب: حضرت عمروؓ بن العاص برقہ کی طرف بڑھے اور اس کے سب سے اہم

شہر طرابلس کا محاصرہ کرلیا۔ اہل شہر نے جلد اطاعت قبول کرلی اور جزیہ دینا منظور کیا۔ ان کے حکم سے عقبہؓ بن نافع نے سوڈان کے سرحدی شہر زویلہ پر قبضہ کیا۔ پھر حضرت عمروؓ بن العاص نے بحر روم کے کنارے آباد شہر طرابلس کا محاصرہ کرلیا۔ دو ماہ تک محاصرہ جاری رہا پھر ایک مخصوص راستے سے مسلمانوں نے شہر پر حملہ کیا اور فتح حاصل کرلی۔ انہوں نے فوج کا ایک دستہ بھیج کر سبرہ پر قبضہ کیا اور اس طرح لاکھوں مربع میل پر اسلام کی حکمرانی ہوگئی۔

(الفاروق۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کو مصر کا گورنر مقرر کیا تو انہوں نے سب سے پہلے کس بات کی اجازت چاہی؟

جواب: اسکندریہ کی فتح کے بعد بہت سے رومی گھر بار چھوڑ کر قیصر کی سلطنت میں چلے گئے۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے اسکندریہ کو دارالحکومت بنانے کی اجازت چاہی کیونکہ وہاں بہت سے رہائشی مکان موجود تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اجازت نہ دی۔ (الفاروق۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن العاص نے مصر کا گورنر بننے کے بعد کونسا نیا شہر آباد کیا؟

جواب: انہوں نے اسکندریہ کے قریب ۲۱ ہجری میں نیا شہر فسطاط بسایا اور اسے دارالحکومت بنا دیا۔ فسطاط کے معنی ہیں خیمہ، چونکہ شہر کی آبادی خیمے سے شروع ہوئی تھی اس لئے اس شہر کا نام فسطاط پڑ گیا۔ (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: امارت مصر کے زمانے میں حضرت عمروؓ بن العاص کا ایک بڑا کارنامہ نہر امیر المؤمنین کی تعمیر ہے۔ یہ کیسے اور کہاں بنائی گئی؟

جواب: حضرت عمروؓ بن العاص نے سمندر کے راستے بھی مدینہ میں غلہ بھجوانے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن بعد میں یہ راستہ کھولنا دشوار اور مہنگا ہونے کی وجہ سے عمل ممکن

نظر نہ آیا تو حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں لکھا کہ نیل سے سمندر تک نہر کھدواؤ چاہے اس پر تمہیں مصر کا سارا خراج صرف کرنا پڑے۔ پھر اس سلسلے میں انہیں مدینہ میں طلب کر کے کہا کہ اگر ایک نہر کھود کر دریائے نیل کو سمندر سے ملا دیا جائے تو مکہ اور مدینہ میں مصر سے غلہ آنے میں آسانی ہوگی۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے مصر واپس جا کر فوراً کام شروع کر دیا اور فسطاط کے قریب دریائے نیل سے بحرۂ قلزم تک تقریباً ۶۹ میل لمبی نہر کھدوائی۔ یہ چھ ماہ میں مکمل ہوئی اور مدتوں جاری رہی۔ (الفاروق۔ حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے نہر امیر المومنین کھودنے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟

جواب: ۲۱ ہجری میں مدینہ منورہ اور اس کے گردونواح میں خشک سالی کی وجہ سے قحط کی صورت حال پیدا ہوگئی۔ انسان اور مویشی بھی متاثر ہوئے اور بازار میں اشیاء ضرورت کم یاب اور مہنگی ہوگئیں۔ آس پاس سے ساٹھ ہزار بدوؤں نے بھوک کے ہاتھوں تنگ آ کر مدینہ کو گھیر لیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے قحط پر قابو پانے کے لئے عراق، شام اور مصر کے گورنروں سے مدد طلب کی۔ والیٔ شام امیر معاویہؓ نے غلے سے لدے ہوئے تین ہزار اونٹ اور تین ہزار کپڑے بھیجے۔ والیٔ کوفہ نے دو ہزار اونٹ غلے کے بھیجے۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے غلے اور کپڑوں سے لدا ہوا اونٹوں کا ایک بہت بڑا قافلہ بھیجا۔ مصر سے خشکی کا راستہ دور تھا۔ اس لئے سامان پہنچنے میں دیر ہوگئی۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک نہر کھود کر دریائے نیل کو سمندر سے ملا دیا جائے تاکہ مکہ اور مدینہ میں مصر سے غلہ آنے میں آسانی ہو اور عرب قحط اور گرانی سے محفوظ رہے۔

(اصابہ۔ حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط۔ الفاروقؓ)

سوال: حضرت عمرو بن العاص کو حضرت عثمانؓ نے کیوں گورنری سے معزول کر دیا تھا؟

جواب: ۲۴ ہجری میں حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد حضرت عثمانؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے حضرت عمروؓ بن العاص کو مصر کی شادابی اور زرخیزی کی وجہ سے لکھا کہ خراج کم کیوں ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ گائے اس سے زیادہ دودھ نہیں دے سکتی۔ انہوں نے خراج کی وصولی کے فرائض حضرت عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح کو دے دیئے۔ (انہیں حضرت عمرؓ نے مصر کے چھوٹے سے حصے صعید مصر کا والی بنایا تھا) کچھ عرصہ بعد حضرت عثمانؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کو معزول کر کے حضرت عبداللہ بن سعدؓ کو سارے مصر کا مستقل گورنر بنا دیا۔ حضرت عبداللہؓ نے خراج کی جو رقم مصر کو بھیجی وہ اس رقم سے کہیں زیادہ تھی جو حضرت عمروؓ بن العاص بھیجا کرتے تھے۔ حضرت عمروؓ بن العاص ۲۵یا۲۶ ہجری میں معزول ہوئے۔ (تاریخ طبری۔ الفاروقؓ۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن العاص کو دوبارہ کب مصر بھیجا گیا؟

جواب: حضرت عمروؓ بن العاص مدینہ آ گئے تو اسکندریہ کے لوگوں نے قیصر روم کی شہ پر بغاوت کر دی۔ حضرت عمروؓ بن العاص کیونکہ مصر کے حالات سے زیادہ واقف تھے۔ اس لئے حضرت عثمانؓ نے انہیں بغاوت ختم کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ انہوں نے اسکندریہ پہنچ کر باغیوں کو شکست دی اور آئندہ بغاوت سے بچنے کیلئے اسکندریہ کی فصیل منہدم کرا دی۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ الاسلام۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے دور خلافت میں حضرت عمروؓ بن العاص نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: معزولی کے بعد انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی اور عام طور پر فلسطین میں رہتے تھے۔ تاہم وہ مدینہ منورہ آتے رہتے تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف سازشیں زور پکڑ گئیں تو انہوں نے جو مجلس مشاورت بلائی اس میں حضرت عمروؓ

بن العاص بھی شامل تھے۔ جب باغیوں نے خلیفۃ المسلمین کے گھر کا محاصرہ کیا تو وہ اس وقت مدینے میں تھے لیکن بے بس تھے۔ اور پھر آخر شام چلے گئے۔ حضرت علیؓ کے دور میں بھی وہ ایک مدت تک گوشہ نشین رہے۔ وہ جنگ جمل میں شریک نہیں ہوئے۔ جنگ صفین شروع ہوئی تو امیر معاویہؓ نے انہیں اپنی فوج کا سپہ سالار بنا دیا۔ دونوں فوجوں میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ شامی فوج مشکل میں پڑ گئی تو حضرت عمروؓ بن العاص کے مشورے سے انہوں نے نیزوں پر قرآن بلند کر کے قرآن کو حکم ماننے کا اعلان کر دیا۔ حضرت علیؓ کے لشکر نے جنگ روک دی اور دونوں فریقوں کے درمیان تحکیم پر ثالثی ہو گئی۔ امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت عمروؓ بن العاص حکم مقرر ہوئے اور حضرت علیؓ کی جانب سے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ دونوں بزرگ دومۃ الجندل میں ایک دوسرے سے تخلیے میں ملے لیکن بات چیت کے باوجود دونوں بزرگوں کا فیصلہ ایک دوسرے سے مختلف تھا۔ تاہم تحکیم کے نتیجے میں جنگ ملتوی ہو گئی اور دونوں فریقوں کی فوجیں اپنے اپنے علاقے میں واپس چلی گئیں۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ ابن خلدون۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص کب دوبارہ مصر کے گورنر مقرر ہوئے؟

جواب: حضرت علیؓ نے محمد بن ابی بکرؓ کو مصر کا گورنر مقرر کر دیا تھا۔ ۳۸ ہجری میں امیر معاویہؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کو چھ ہزار فوج دے کر مصر روانہ کیا۔ مصر کے لوگ بھی محمدؓ بن ابی بکرؓ کے خلاف تھے اور حکومت کے مخالف لوگ بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ حضرت عمروؓ بن العاص اور محمد بن ابی بکرؓ کی فوجوں میں خونریز لڑائی ہوئی محمدؓ بن ابی بکرؓ بھاگ کر روپوش ہو گئے اور بعد میں قتل ہوئے۔ مصر پر حضرت عمروؓ بن العاص کا قبضہ ہو گیا۔ امیر معاویہؓ نے انہیں چند

شرائط پر مصر کا گورنر مقرر کردیا۔ اس وقت ان کی عمر اسی برس تھی۔

(البدایہ والنہایہ۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص کے ساتھ کن دو دوسرے صحابیوں کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا گیا اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب: نہروان میں حضرت علیؓ نے خارجیوں کو شکست دی تو وہ انتقام کا پروگرام بنانے لگے۔ انہوں نے حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ اور حضرت عمروؓ بن العاص تینوں کو شہید کرنے کا فیصلہ کیا۔ منصوبے کے مطابق ابن ملجم نے حضرت علیؓ پر حملہ کرکے انہیں شہید کردیا۔ برک بن عبداللہ نے امیر معاویہؓ پر حملہ کیا لیکن وار غلط ہوگیا جس سے وہ بچ گئے عمروؓ بن بکر تمیمی حضرت عمروؓ بن العاص کو قتل کرنے گیا۔ لیکن ان کی طبیعت ناساز تھی۔ انہوں نے اپنی جگہ خارجہ بن خداقہؓ کو نماز پڑھانے کیلئے بھیج دیا۔ چنانچہ وہ شہید ہوگئے اور عمروؓ بن العاص بچ گئے۔

(تاریخ اسلام۔ خلفائے راشدینؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن العاص نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: یکم شوال ۴۳ ہجری کو عید الفطر سے پہلے مصر میں نوے برس کی عمر میں وفات پائی۔ نماز جنازہ ان کے بیٹے عبداللہ نے پڑھائی جبل مقطم کے دامن میں سپرد خاک کردیے گئے۔ بعض روایات میں ۴۷ ہجری میں وفات بھی بتائی گئی ہے۔ انہوں نے دو بیٹے عبداللہ اور محمد اپنے پیچھے چھوڑے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ رسول اللہ ﷺ کے جرنیل صحابہؓ)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص مرد میدان تھے۔ بتایئے انہوں نے دینی علوم میں کیا کمال حاصل تھا؟

جواب: حضرت عمروؓ بن العاص نے زیادہ عرصہ جنگوں میں گزارا تاہم انہوں نے

رسالتمآبؐ سے فیضانِ علم حاصل کیا۔ علم و فضل کے اعتبار سے انہیں خاص مقام حاصل تھا۔ قرأت قرآن سے خاص شغف رکھتے تھے۔ ان سے ۳۹ احادیث مروی ہیں۔ (سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن العاص شاعری اور نثر میں کس حد تک مہارت رکھتے تھے؟

جواب: شاعری اور ادب کے علاوہ انہیں خطابت میں بھی دسترس حاصل تھی۔ ان کی تحریروں اور تقریروں میں فصاحت و بلاغت، اختصار، جامعیت اور عمدہ تشبیہات کا نمونہ ملتا ہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مختصر تاریخ دمشق)

سوال: اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عمروؓ بن العاص کی سرکردگی میں سب سے پہلی جنگ کونسی لڑی گئی؟

جواب: جمادی الثانی ۸ ہجری میں رسول اللہؐ نے وادیٔ ذات السلاسل میں قبیلہ قضاعہ کی طرف تین سو مجاہدین کا لشکر دے کر بھیجا۔ پھر انہوں نے حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کی قیادت میں مزید دو سو مجاہدین کو روانہ کیا ان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔ قبیلہ قضاعہ حضرت عمروؓ بن العاص کا ننھیالی قبیلہ تھا اور اس نے مدینے پر حملے کا پروگرام بنایا تھا۔ چنانچہ لشکر اسلام نے ان پر اچانک حملہ کر کے بہت سے دشمن فوجی مار ڈالے اور باقی بھاگ گئے۔

(المغازی۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ نے اس کامیابی پر حضرت عمروؓ بن العاص سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "عمرو! نئی فتوحات کیلئے تیار ہو جاؤ۔"

(سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے بلیک آؤٹ کا آغاز سب سے پہلے کس مسلمان جرنیل نے کیا تھا؟

جواب: حضرت عمرو بن العاصؓ نے اس بات کا آغاز کیا کہ جنگ کے دوران رات کو گھروں میں روشنی نہ کی جائے یا آگ نہ جلائی جائے، اور لشکر کے پڑاؤ میں بھی ایسا ہی کیا جائے۔ اس جنگی حکمت عملی کو آج بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

(طبقات۔ المغازی۔ برنٹل صحابہؓ)

حضرت عاصمؓ بن ثابت (سپہ سالار، سابقون انصار، بدری)

سوال: انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت عاصمؓ بن ثابت کب اسلام لائے؟

جواب: انہوں نے حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے متاثر ہو کر ہجرت نبوی سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ سب سے پہلے جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: رسول اللہؐ کے حکم سے حضرت عاصمؓ بن ثابت نے بدر کے کس قیدی کو قتل کیا تھا؟

جواب: غزوۂ بدر کے قیدیوں میں مشرکین مکہ کا ایک سردار عقبہ بن ابی معیط بھی تھا۔ اس نے رسول اللہؐ کو ستانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ ایک مرتبہ جب آپؐ مسجد حرام میں سجدے کی حالت میں تھے تو اس بدبخت نے آپؐ کے دوش مبارک پر اونٹ کی اوجھری رکھی تھی۔ جنگ بدر کے بعد لشکر اسلام صفراء کے مقام پر پہنچا تو حضورؐ نے عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کے لئے حضرت عاصمؓ بن ثابت کو حکم دیا۔ (تاریخ طبری۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: غزوۂ احد میں حضرت عاصمؓ بن ثابت آخر وقت تک ثابت قدم رہے۔ جنگ کے دوران کونسا مشرک ان کے ہاتھوں مارا گیا؟

جواب: ایک مشہور جنگجو مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ پر پہلے تیر سے وار کیا پھر تلوار سے

اس کا خاتمہ کر دیا۔ وہ مشرکین کا علم اٹھائے ہوئے تھا۔

(تاریخ ابن اثیر۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: جنگ احد کے بعد کفار کا ایک مشہور شاعر کس صحابی کے ہاتھوں قتل ہوا؟

جواب: بنو جمح کا شاعر ابوعزہ عمرو بن عبداللہ اپنے اشعار میں اسلام کے خلاف بدزبانی کرتا تھا۔ جنگ بدر میں اسیر ہوا تو مفلسی کا عذر پیش کر کے فدیہ نہ دیا۔ حضورؐ وعدہ کر کے آزاد ہو گیا کہ کبھی اسلام کے خلاف اشعار نہیں کہے گا۔ لیکن وعدہ خلافی کی اور احد میں مسلمانوں کے خلاف لڑا۔ رسول اللہؐ نے اپنے جانثاروں کے ساتھ بھاگتے ہوئے مشرکوں کا حمراء الاسد تک پیچھا کیا۔ وہ لشکر سے پیچھے رہ گیا اور گرفتار ہوا۔ حضورؐ کے حکم سے حضرت عاصمؓ بن ثابت نے اسے قتل کیا۔

(طبقات۔ سوشیہ الخ)

سوال: حضرت عاصمؓ بن ثابت واقعہ رجیع میں شہید ہوئے تھے۔ یہ واقعہ کب اور کیسے پیش آیا؟

جواب: صفر ۴ ہجری میں بنو ہذیل کے سردار سفیان بن خالد نے ایک سازش کے تحت رسول اللہؐ کی خدمت میں چند آدمی بھیجے۔ جنہوں نے درخواست کی کہ ہمارے ساتھ کچھ لوگوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا جائے۔ حضورؐ نے چھ یا دس صحابہؓ کو ان کے ساتھ بھیجا۔ ان میں حضرت عاصمؓ بن ثابت بھی تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ مقتول احد طلحہ بن ابی طلحہ کی بیوی اور مسافع اور حارث بھی جو قتل ہوئے تھے ان کی ماں سلافہ بنت سعد نے سفیان بن حارث کو ترغیب دی کہ مدینہ جا کر کسی بہانے سے چند مسلمانوں کو لے آئے جن میں عاصمؓ بن ثابت بھی ہوتا کہ ان سے اپنے شوہر اور بیٹوں کا بدلہ لے سکے۔ حضورؐ نے اس جماعت کا سردار حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد یا حضرت عاصمؓ بن ثابت کو مقرر فرمایا۔ یہ

جماعت مکہ اور عسفان کے درمیان رجیع کے مقام پر پہنچی تو غداروں نے اپنے قبیلوں بنولحیان، عضل اور قارہ کے ایک سو یا دو سو مسلح افراد کو بلا کر ان پر حملہ کر دیا۔ حضرت عاصمؓ اور سات دوسرے صحابہ شہید ہو گئے۔ دو صحابی حضرت خبیبؓ بن عدی اور حضرت زیدؓ بن دثنہ قید ہوئے۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے شہادت سے پہلے حضرت عاصمؓ بن ثابت نے کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: آپؓ نے دعا کی: ”الٰہی! میری اس طرح حفاظت کیجئے کہ نہ میں کسی مشرک کو مَس کروں اور نہ کوئی مشرک مجھے چھو سکے۔“ (اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصمؓ بن ثابت کی تمنا کیسے پوری کی؟

جواب: جب وہ شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا بھڑوں کا بہت بڑا غول بھیج دیا جو کسی مشرک کو قریب نہ آنے دیتا۔ تھک ہار کر انہوں نے فیصلہ کیا رات کو ان کا سر کاٹ لیا جائے۔ خدا کی قدرت رات کو اس قدر بارش ہوئی کہ پانی سیلاب بن کر حضرت عاصمؓ کے جسد اطہر کو بہا کر لے گیا۔ مشرکین نے ہر ممکن تلاش کیا مگر نہ ملا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے مشرکین حضرت عاصمؓ بن ثابت کے جسد مبارک کو کیوں اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے؟

جواب: حضرت عاصمؓ نے جنگ احد میں سلافہ بنت سعد کے خاوند اور تین بیٹوں کو قتل کیا تھا۔ سلافہ نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ حضرت عاصمؓ کے سر کی کھوپڑی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی تو اس میں شراب پئے گی۔ اس نے انہیں زندہ یا مردہ پکڑ کر لانے والے کیلئے سو اونٹ کا انعام مقرر کر رکھا تھا۔

(اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ سوشیدائی)

حضرت عکرمہؓ بن ہشام (سپہ سالار صحابہ)

سوال: ابوجہل کے اس بیٹے کا نام بتا دیجئے جو اسلام دشمنی میں پیش پیش تھا لیکن بعد میں اسلام کا عظیم سپہ سالار بنا؟

جواب: عکرمہؓ بن عمرو (ابوجہل) بن ہشام۔ اس کا تعلق قریش کی مشہور شاخ بنو مخزوم سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں فوج کی سپہ سالاری اور فوجی کیمپوں کے انتظام اور دیکھ بھال کی ذمہ داری اسی قبیلے کے حوالے تھی۔

(تاریخ اسلام۔ ذہبی۔ انساب الاشراف۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: اسلام لانے سے پہلے حضرت عکرمہؓ کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ کیسا تھا؟

جواب: حضرت عکرمہؓ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے والد ابوجہل کے ساتھ مل کر اسلام کا راستہ روکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ وہ قریش کے ان جابر اور ظالم لوگوں میں سرفہرست تھے جنہوں نے ایمان لانے والوں کو ہر ممکن عذاب سے دو چار کر دیا تھا۔ اور پھر اسلام کے خلاف جنگوں میں حصہ لیا۔

(تاریخ اسلام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

سوال: حضرت عکرمہؓ کے باپ کو مشرکین مکہ نے ابوالحکم کا لقب دے رکھا تھا۔ مسلمانوں نے کیا لقب دیا؟

جواب: اس کی بد دماغی، تکبر اور اسلام دشمنی کی وجہ سے اہل حق نے اسے ابوجہل (جاہلوں کا باپ) کا لقب دیا۔ جنگ بدر میں وہ ہلاک ہوا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اس امت کا فرعون مر گیا۔''

(طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: جنگ بدر میں حضرت عکرمہؓ نے حضرت معاذؓ پر کیوں حملہ کیا تھا؟

جواب: حضرت عکرمہؓ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جب حضرت معاذؓ نے ان

کے والد ابوجہل کو قتل کر دیا تو باپ کا بدلہ لینے کے لئے انہوں نے حملہ کر کے حضرت معاذؓ کا بازو کاٹ ڈالا۔ حضرت معاذؓ نے ان کا مقابلہ کیا تو وہ گھوڑا دوڑا کر دوسری طرف چلے گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ تاریخ اسلام)

سوال: جنگ احد میں حضرت عکرمہؓ مشرکین کی فوج کے افسروں میں سے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو شکست دینے کے لئے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: وہ غزوۂ احد میں میسرہ کے افسر تھے۔ جنگ کے شروع میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی تو درہ پر متعین تیر اندازوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ حضرت عکرمہؓ اور حضرت خالدؓ بن ولید نے اپنے سواروں کے ساتھ اس طرف سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اس طرح جنگ کا پانسا پلٹ گیا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات)

سوال: ۵ ہجری میں جنگ خندق کے موقع پر حضرت عکرمہؓ نے کس طرح اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا؟

جواب: وہ بنو کنانہ کو جوش دلا کر اپنے ساتھ لے گئے اور مسلمانوں کو ختم کر دینے والے لشکر میں شامل ہو گئے۔ جن چند سواروں نے خندق کو عبور کیا ان میں عکرمہؓ سب سے آگے تھے۔ حضرت علیؓ نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا تو ان کا ساتھی نوفل فرار ہونے کے لئے پیچھے مڑا۔ وہ اور اس کا گھوڑا خندق میں گر گیا۔ حضرت عکرمہؓ بھی خوفزدہ ہو کر تیزی سے پیچھے مڑے اور بھاگ گئے۔

(تاریخ اسلام ذہبی۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ)

سوال: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھا گیا۔ اسے عملاً توڑنے میں کن لوگوں نے حصہ لیا؟

جواب: بنو خزاعہ مسلمانوں کا حلیف تھا اور قبیلہ بنو بکر قریش کا۔ ان دونوں قبیلوں میں

عرصے سے دشمنی چلی آ رہی تھی۔ صلح نامہ کے تقریباً ۱۸ ماہ بعد بنو بکر نے اچانک بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور بے رحمی سے عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا۔ حرم میں پناہ لینے والوں کا بھی قتل عام کیا۔ قریش کے جن سرداروں نے بنو بکر کی مدد کی ان میں عکرمہؓ بھی شامل تھے۔ (تاریخ اسلام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: فتح مکہ کے موقع پر مشرکین کے کس گروہ نے مسلمانوں کی مزاحمت کی تھی؟

جواب: اگرچہ اکثر قریش نے بیت اللہ میں مسلمانوں کے داخلے کو قبول کر لیا تھا مگر اس وقت بھی عکرمہؓ نے اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے ایک دستے کی راہ روکنے کی کوشش کی تھی مگر شکست کھا کر بھاگ گئے۔ اس میں ان کے دستے کے چوبیس آدمی قتل ہوئے۔ (اصابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت حلبیہ)

سوال: فتح مکہ کے وقت عکرمہؓ کی اہلیہ ام حکیمؓ بنت حارث مسلمان ہو گئیں لیکن عکرمہؓ مسلمان نہیں ہوئے۔ ان کی اہلیہ نے حضورؐ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت عکرمہؓ مکہ سے فرار ہو کر یمن جانے کے لئے ساحل سمندر پر پہنچ گئے۔ ان کی اہلیہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر درخواست کی: ''یارسولؐ اللہ! عکرمہؓ میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا شوہر بھی ہے۔ وہ جان کے خوف سے روپوش ہو گیا ہے۔ اگر آپؐ اس کو امان دیں تو میں اسے تلاش کر کے آپ کی خدمت میں پیش کروں۔'' رسول اللہؐ نے فرمایا: ''تیرے شوہر کو امان ہے اس کو لے آؤ۔'' (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عکرمہؓ واپس حضورؐ کی خدمت اقدس میں کس طرح پہنچے؟

جواب: حضرت عکرمہؓ کشتی میں سوار ہو گئے۔ کچھ دور جا کر کشتی طوفان میں ہچکولے کھانے لگی۔ حضرت عکرمہؓ نے لات و عزیٰ کو پکارا۔ ملاحوں نے کہا کہ اب لات و عزیٰ کو پکارنے کا وقت نہیں۔ انہوں نے بے اختیار پکارا کہ اے اللہ!

اگر میں طوفان سے زندہ بچ گیا تو خود کو محمدؐ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔ وہ بڑے رحیم و کریم ہیں مجھے سزا نہیں دیں گے۔ دعا قبول ہوئی۔ کشتی کنارے لگی۔ اسی دوران ان کی اہلیہ بھی پہنچ چکی تھیں۔ انہوں نے ان کے بارے میں بتایا۔ اور حضرت عکرمہؓ کو ساتھ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔ آپؐ نے ان کا خیر مقدم کیا اور وہ اسلام قبول کر کے مسلمانوں میں شامل ہوگئے۔ (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عکرمہؓ نے دور رسالت کی کن جنگوں میں حصہ لیا اور ان کے علاوہ کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپؓ حنین، طائف اور تبوک کے غزوات میں شامل ہوئے۔ ۱۰ ہجری میں حضورؐ نے آپؓ کو صدقات کی وصولی کیلئے قبیلہ ہوازن کی طرف عامل بنا کر روانہ کیا۔ جب حضورؐ کا انتقال ہوا تو آپؓ یمن کے ایک شہر جالہ میں تھے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ طبرانی)

سوال: بتایئے دور صدیقی میں حضرت عکرمہؓ نے فتنہ ارتداد کے خاتمے کے لئے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت صدیق اکبرؓ نے مرتدین کے خاتمے کے لئے جو لشکر روانہ کئے ان میں سے ایک کی قیادت حضرت عکرمہؓ کو سونپی اور انہیں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کیلئے یمامہ بھیجا۔ بعد میں حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ کو ان کی مدد کیلئے روانہ کیا۔ انہوں نے حضرت شرحبیلؓ کے پہنچنے سے پہلے ہی مسیلمہ کی کثیر التعداد فوج کے ساتھ جنگ چھیڑ دی لیکن انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔ پھر انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے حضرت حذیفہؓ اور حضرت عرفجہؓ کے ساتھ مل کر عمان اور مہرہ کے مرتدین کا خاتمہ کیا۔ وہاں قبیلہ ازد کے مرتدین نے اپنے سردار لقیط بن مالک کی سرکردگی

میں دبا کے مقام پر اسلامی لشکر کا مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ اس لڑائی میں دس ہزار مرتدین مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے۔ پھر انہوں نے قبیلہ کندہ کے مرتدین کا خاتمہ کرنے کیلئے حضرت مہاجرؓ بن امیہ کی مدد کی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ خلیفۃ الرسولؐ۔ ابوبکر صدیقؓ)

سوال: شام اور ایران کی کن جنگوں میں حضرت عکرمہؓ نے حصہ لیا؟

جواب: رومی اور اسلامی فوجوں کے درمیان کئی خونریز جنگیں ہوئیں جن میں حضرت عکرمہؓ نے کمال بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اجنادین کی جنگ میں انہوں نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ معرکہ فحل میں بھی جانبازی سے لڑے پھر حمص کے معرکہ میں حصہ لیا اور آخر یرموک کے میدان جنگ میں رومی نوجوان سے مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں ان کے دو بیٹے بھی شریک تھے۔

(طبقات۔ تاریخ ابن خلدون۔ فتوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عکرمہؓ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: ان کی شہادت کے سال اور مقام کے بارے میں سخت اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یرموک میں شہید ہوئے۔ بعض نے اجنادین لکھا ہے اور بعض نے فحل بتایا ہے۔ بعض نے کہا کہ وہ جنگ مرج الصفر سے پہلے شہید ہو چکے تھے۔ اسی طرح ۱۳ ہجری، ۱۴ ہجری اور ۱۵ ہجری سال شہادت بتایا گیا ہے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر باسٹھ سال تھی۔

(تاریخ واقدی فتوح البلدان۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عکرمہؓ کو دو مرتبہ رسول اللہؐ نے جنت کی بشارت دی۔ جب آپ قبول اسلام کیلئے آرہے تھے تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: "تمہارے پاس عکرمہؓ ایمان کی حالت میں اور

ہجرت کی نیت سے آرہا ہے۔ تم اس کے باپ کو برا بھلا مت کہو کیونکہ مردوں کو برا بھلا کہنا زندوں کو تکلیف دیتا ہے اور یہ باتیں مردوں کو تو تکلیف نہیں پہنچاتیں۔" (تاریخ دمشق۔ رسول اللہؐ کے جرنیل صحابہؓ)

حضرت عبادہؓ بن صامت انصاری

(فضلا صحابہ/کاتب صحابہ/حفاظ صحابہ/اصحاب عقبہ)

سوال: اس صحابی کا نام بتادیجئے۔ جو سب سے پہلے فلسطین میں محکمہ قضاء کے والی مقرر ہوئے؟

جواب: فقیہ، عالم، قاضی، محدث اور قاری قرآن حضرت عبادہؓ بن صامت انصاری۔ وہ اصحاب صفہ کے معلم بھی تھے۔ (طبقات۔ حفاظ صحابہ۔ سیر انصار۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: ابوالولید حضرت عبادہؓ بن صامت کا حسب ونسب بتادیں؟ وہ کب ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوئے؟

جواب: ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سالم سے تھا۔ والدہ کا نام قرۃ العین بنت عبادہ جو بیٹے کے ہاتھ پر ایمان لائیں۔ ۱۱ نبوی میں حضرت عبادہؓ بن صامت نے اسلام قبول کیا اور پھر اگلے سال بیعت عقبہ اولیٰ یا بیعت النساء میں شریک ہوئے۔ ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شامل ہونے والے ۷۵ اہل ایمان میں بھی شامل تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ اصابہ)

سوال: بیعت عقبہ کبیرہ کے بعد حضورؐ نے انصار کو بارہ نقیب مقرر کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبادہؓ بن صامت کس قبیلے کے نقیب تھے؟

جواب: انہیں دینی امور کیلئے حضورؐ نے بنو قوافل کا نقیب مقرر فرمایا۔ وہ خزرجی نقباء میں سے تھے۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ طبقات۔ رحمۃ للعالمینؐ)

سوال: حضرت عبادہؓ بن صامت انصار کے سابقون الاولون میں سے تھے اور عقبہ ثانی کے نقیب بھی۔ بتایئے آپ کے دینی بھائی کون سے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ نے ہجرت کے چند ماہ بعد انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت ابو مرثد غنویؓ کو ان کا دینی بھائی بنایا۔

(مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر انصار۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: ہجرت نبوی سے پہلے حضرت عبادہؓ بن صامت دو مرتبہ مکہ کیوں گئے تھے؟

جواب: بیعت عقبہ کبیرہ سے واپس آ کر دیدار حبیبؐ کیلئے بے چین رہنے لگے۔ چنانچہ تھوڑے دنوں کے وقفے سے دو مرتبہ حضورؐ کی زیارت کیلئے مکہ گئے۔

(مسند احمد بن حنبل)

سوال: رسول اللہؐ نے بنو قینقاع کے اخراج کی نگرانی کے لئے کس صحابی کو مقرر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت عبادہؓ بن صامت کے بنو قینقاع سے حلیفانہ تعلقات تھے۔ لیکن جب اللہ کا حکم نازل ہوا کہ اے مسلمانوں یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، تو انہوں نے بنو قینقاع سے پرانے تعلقات ختم کر لیے اور بڑی ہوشیاری سے انہیں شہر سے نکالنے کے کام کی نگرانی کی۔ (مستدرک حاکم۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: بیعت رضوان اور فتح مکہ میں حضورؐ کے ساتھ رہنے والے صحابی حضرت عبادہؓ بن صامت سے حضورؐ کس درجہ محبت فرماتے تھے؟

جواب: یوں تو آقا اپنے تمام صحابہؓ سے بے حد پیار کرتے تھے مگر بعض صحابہ آپ کو زیادہ محبوب تھے۔ ان میں حضرت عبادہؓ بن صامت بھی تھے۔

(مستدرک۔ مسند احمد۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت عبادہؓ بن صامت نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن فتوحات میں حصہ لیا؟

جواب: عہد فاروقی میں شام پر لشکر کشی کرنے والے مجاہدین میں شامل ہو گئے اور کئی معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرؓ کے بقول انہیں ایک ہزار سوار کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اسکندریہ فتح کرنے والے مجاہدین کے چار بڑے افسروں میں آپ بھی شامل تھے۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ بے جگری سے لڑے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں فلسطین کا قاضی بنایا۔ جبکہ امیر شام حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح نے انہیں حمص کا نائب بنایا۔ اس دوران انہوں نے لاذقیہ فتح کیا۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں شام سے واپس بلا لیا۔ پھر وہ دوبارہ چلے گئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ مسند احمد۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبادہؓ بن صامت نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۷۲ سال کی عمر میں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ۳۴ ہجری میں وفات پائی۔ بیت المقدس یا رملہ میں دفن ہوئے۔ ایک سو اکیاسی احادیث کے راوی تھے۔ (مسند احمد۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ انصاری (بدری صحابی، عالم و فاضل، کاتب وحی)

سوال: باپ کا نام بھی عبداللہ اور بیٹے کا نام بھی عبداللہ۔ باپ کو بدبختی ملی اور وہ رئیس المنافقین کہلایا۔ بیٹا جلیل القدر صحابی بنا۔ یہ کون اور کس خاندان کے لوگ تھے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ بنو حبلی کے حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ کا شمار انصار کے سابقون الاولون میں ہوتا ہے۔ باپ ابو حباب عبداللہ بن ابی اسلام دشمنی اور منافقت کی وجہ سے منافقوں کا سردار بنا۔ عبداللہ بن ابی اپنی دادی سلول کے

نام کی وجہ سے عبداللہ بن ابی بن سلول کے نام سے مشہور ہوا۔ بنو خزاعہ کی ایک عورت سلول سے ابن ابی کے دادا نے شادی کی تھی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: جنگ بدر میں ۷۰ مشرکین مارے گئے اور اتنے ہی قید ہوئے۔ قیدیوں کو کپڑے دیئے گئے تو حضرت عباسؓ کو کس نے کپڑے دیئے؟

جواب: حضورؐ نے قیدیوں کو کپڑے دیئے تو حضرت عباسؓ کو کرتہ پورا نہیں آیا۔ اس موقع پر عبداللہ بن ابی نے انہیں اپنا کرتہ دیا کیونکہ وہ بھی لمبے قد کا تھا۔ حضورؐ ابن ابی کی منافقون کے باوجود اس کے اس احسان کو کبھی نہیں بھولے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ رحمۃ للعالمینؐ)

سوال: احد میں حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ کے اگلے دو دانت شہید ہوگئے تو حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: لڑائی کے بعد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: "تم سونے کا دانت بنوالو" چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(اسد الغابہ۔ سیر انصار۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی پر مریسیع میں پانی کی تقسیم پر کن دو افراد میں جھگڑا ہوا تھا؟

جواب: حضورؐ چند دن وہاں ٹھہرے۔ ایک دن ایک مہاجر جہجاہؓ بن مسعود غفاری (جو کہ حضرت عمر فاروقؓ کے غلام تھے) اور خزرج کے حلیف ایک انصار صحابی سنانؓ بن وبر الجہنی کے درمیان پانی کی تقسیم پر جھگڑا ہوگیا۔ نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ جہجاہؓ نے مہاجرین کو مدد کیلئے پکارا اور سنانؓ نے انصار کو۔ ابن ابی کو موقع مل گیا۔ اس نے انصار کو خوب ابھارا۔ قریب تھا کہ آپس میں لڑائی بڑھ

جائی، رسول اللہؐ شور سن کر تشریف لائے۔

(اصابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کیا فرمایا اور اس کا کیا ردعمل ہوا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "یہ جاہلیت کی دہائی کیسی؟ تم لوگوں کا جاہلیت کی اس دہائی سے کیا واسطہ۔ اسے چھوڑ دو۔ یہ بہت گندی چیز ہے۔" حضورؐ کا ارشاد سن کر کچھ صحابہؓ نے جہجاہؓ اور سنانؓ کو گلے ملوا دیا اور معاملہ ختم ہو گیا۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ کے باپ رئیس المنافقین ابن ابی نے کیا ہرزہ سرائی کی؟

جواب: منافقین کو معاملہ دب جانا پسند نہ آیا۔ وہ انصار منافقین سے کہنے لگا: "یہ سب کچھ تمہارا اپنا کیا دھرا ہے۔ تم لوگوں نے خود انہیں اپنے ہاں لا کر بسایا ہے۔ ان پر اپنے مال تقسیم کئے۔ یہاں تک کہ وہ پر پرزے نکال کر ہمارے منہ کو آنے لگے۔ ہماری اور ان کنگلوں کی مثال تو ایسی ہے کہ اپنے کتے کو کھلا پلا کر موٹا کرتا کہ تجھی کو پھاڑ کھائے۔ اگر تم لوگ مہاجرین کی امداد اور تعاون سے الگ ہو جاؤ تو وہ خود ہی مدینہ چھوڑ دیں گے۔ خدا کی قسم مدینے واپس جا کر ہم میں سے جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو شہر سے نکال باہر کرے گا۔"

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: کس صحابی نے رسول اللہ کو عبداللہ بن ابی کی اس حرکت سے آگاہ کیا؟ اور اس کا فیصلہ کیسے ہوا؟

جواب: ایک کم عمر صحابی حضرت زیدؓ بن ارقم انصاری کو ابن ابی کی باتوں پر غصہ آیا اور انہوں نے حضورؐ کو بتا دیا۔ حضورؐ نے ابن ابی کو بلا کر پوچھا تو وہ صاف مکر گیا۔ اور قسمیں کھانے لگا کہ یہ لڑکا جھوٹ بولتا ہے۔ انصار حضرت زیدؓ پر ناراض

ہوئے اور وہ دل گرفتہ ہو کر اپنے خیمے میں جا کر سو گئے۔ رحمت الٰہی جوش میں آئی اور حضورؐ پر سورۃ المنافقون کی آیت ۸ نازل ہوئی۔ جس کا ترجمہ ہے: "یہ (منافقین) کہتے ہیں کہ ہم مدینے واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔" (تفسیر ابن کثیر۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت زیدؓ بن ارقم انصاری سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے زیدؓ بن ارقم انصاری کو بلایا اور پھر ہنستے ہوئے ان کا کان پکڑ کر فرمایا: "لڑکے کا کان سچا تھا۔ اللہ نے خود اس کی تصدیق کر دی۔"

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ حلبیہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے ابن ابی کی حرکت پر کس طرح غصے کا اظہار کیا؟ حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے رسول اللہؐ سے عرض کیا: "یا رسول اللہؐ آپ اجازت دیں تو میں اس منافق کا سر اڑا دوں اور اگر آپؐ یہ مناسب نہ سمجھیں تو انصار میں سے معاذؓ بن جبل، عبادؓ بن بشر، محمدؓ بن مسلمہ یا کسی اور کو حکم دیں کہ وہ اس کا کام تمام کر دے۔" آقا حضورؐ نے فرمایا: "نہیں ایسا مت کرو، لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں ہی کو قتل کرا رہا ہے۔" (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: ابن ابی کے بیٹے حضرت عبد اللہؓ نے حضور سے کیا درخواست کی؟ حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: "یا رسول اللہؐ میرے باپ نے آپ کو ذلیل کہا۔ خدا کی قسم وہ خود ذلیل ہے۔ اگرچہ تمام خزرج میں مجھ سے بڑھ کر کوئی اپنے باپ کا اطاعت گزار نہیں، لیکن آپ حکم دیں تو میں ابھی جا کر اس کا سر قلم کر دیتا ہوں۔ کوئی دوسرا اسے قتل کرے گا تو شاید میرے دل میں

انتقام کا جذبہ پیدا ہو جائے اور میں اپنی آخرت خراب کر لوں۔" کریم آقا نے ان کو بھی وہی جواب دیا جو حضرت عمرؓ کو دیا تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: لشکر اسلام مدینہ میں داخل ہونے لگا تو حضرت عبداللہؓ نے کیا اقدام کیا؟

جواب: ان کے دل میں اپنے باپ ابن ابی سے ناراضی اور نفرت موجود تھی۔ انہوں نے تلوار سونت کر باپ کا راستہ روکا اور بولے:" تم نے کہا تھا کہ مدینہ پہنچ کر عزت والا ذلیل کو نکال دے گا۔ اب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ عزت تمہاری ہے یا اللہ اور اس کے رسولؐ کی۔ خدا کی قسم رسول اللہ کی اجازت کے بغیر میں تمہیں مدینہ میں ہرگز داخل نہ ہونے دوں گا۔"

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا۔ سیرت رسول عربیؐ)

سوال: روایت ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے باپ سے کہا کہ تم اپنے ذلیل ہونے اور محمدؐ کے عزیز ہونے کا اقرار کرو۔ نبی محترمؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے کیا حکم دیا؟

جواب: ابن ابی چلانے لگا۔ حضور اقدسؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے حضرت عبداللہؓ کو کہلا بھیجا کہ اپنے باپ کو گھر آنے دو۔ انہوں نے تعمیل ارشاد میں راستہ چھوڑ دیا اور کہا:" رسول اللہ کا حکم ہے تو اب تم شہر میں داخل ہو سکتے ہو۔"

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ ضیاء النبیؐ۔ رحمۃ للعالمین)

سوال: حضرت عبداللہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیے آپ نے کب کہا تھا:
"جو کچھ اللہ نے اپنے پیارے محبوبؐ اور مسلمانوں کے ساتھ کیا وہ بہت ہی بہتر ہے؟"

جواب: جنگ احد میں رسول اللہؐ اور بہت سے صحابہ زخمی ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہؓ زخمی حالت میں گھر واپس آئے تو ان کے باپ ابن ابی نے بیٹے سے کہا:

''میری رائے کے مطابق تیرا ابن جہاد میں نکلنا صحیح نہیں تھا۔ کیونکہ محمدؐ نے میری نافرمانی کی اور نوجوانوں کی بات مانی۔ جس سے اتنے مسلمان بھی شہید ہوئے۔'' حضرت عبداللہؓ نے خواب میں دو الفاظ کہے تھے۔

(استیعاب۔ تجرید صحابہؓ۔ زادالمعاد)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ کو مدینہ کا امیر کب مقرر فرمایا تھا؟

جواب: ہجرت کے چوتھے سال شعبان کے مہینے میں آپؐ اور صحابہ ابوسفیان کی طرف سے کیے گئے وعدے پر مقام بدر تشریف لے گئے تھے تو مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہؓ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا۔ اس غزوے کو بدر صغریٰ، بدر موعد، بدر ثانی اور بدر آخرہ بھی کہتے ہیں۔ (المغازی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زادالمعاد۔ طبقات)

سوال: حضرت عبداللہؓ نے اپنے باپ ابن ابی کے ساتھ اس کی موت پر کیا سلوک کیا؟

جواب: ۹ ہجری میں رئیس المنافقین فوت ہوگیا تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے حضورؐ سے آپؐ کی قمیص مبارک مانگی اور اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی۔ رسول اللہؐ نے (اپنے چچا حضرت عباسؓ کے کرتے کے بدلے میں) اپنی قمیص عطا فرمادی۔ جنازہ قبرستان میں پہنچا تو آپؐ نے اپنے گھٹنوں پر ابن ابی کی میت رکھ کر اسے اپنی قمیص مبارک پہنائی اور اپنا لعاب مبارک اس کے منہ پر ملا۔ اور پھر نماز جنازہ کیلئے کھڑے ہوگئے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ مسلم)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے اس موقع پر کیا عرض کیا اور جواب میں رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: "یا رسول اللہؐ! آپؐ اس منافق کی نماز پڑھیں گے جس کے لئے کہا گیا ہے: "تو ان کے لئے بخشش مانگ یا نہ مانگ۔ اگر ان کے لئے ستر بار بخشش مانگے تو بھی اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔" (سورۃ توبہ) آپؐ نے فرمایا: "اے عمر! مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ استغفار سے منع نہیں کیا گیا۔ استغفار کروں یا نہ کروں۔ یہ اللہ کا کام ہے کہ ان کو معاف نہ کرے۔"

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ مسلم۔ ازالۃ الخفاء)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہؓ کے والد ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھی تو کیا آیت نازل ہوئی؟

جواب: سورۃ توبہ کی آیت ۸۴: ولا تصل علی ... "اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔"

(تفسیر ابن کثیر۔ سیرۃ حلبیہ۔ مختصر سیرۃ الرسول)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: دورِ صدیقی میں مرتدین اور جھوٹے نبیوں کے خلاف لشکر بھیجے گئے تو آپ بھی حضرت خالدؓ بن ولید کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں آپ بھی بعض دوسرے صحابہؓ کے ساتھ شہید ہو گئے۔ آپ کا شمار فضلا صحابہ میں ہوتا ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر انصار۔ ۱۱ ہجری)

حضرت عقبہؓ بن عامر جہنیؓ (عالم و فاضل، حافظ، شاعر، خدمتگار، سپہ سالار)

سوال: "اب تم سواری پر بیٹھو اور میں اس کی مہار پکڑوں گا" رسول اللہؐ نے کس صحابیؓ سے فرمایا؟

52

جواب: ایک سفر میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے فرمایا، اور پھر صحابی رسول سواری پر بیٹھے اور رسولؐ سواری کی مہار تھامے آگے آگے چل رہے تھے۔

(طبقات۔ سیرۃ الصحابہؓ)

سوال: مدینہ کے نواح میں رہنے والے خطیب اور شاعر صحابی حضرت عقبہؓ بن عامر نے کب بیعت کی؟

جواب: حضورؐ کی مدینہ تشریف آوری کے وقت بیعت ہجرت کی اور مدینہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عقبہ بن عامر سفر میں حضورؐ کی سواری کھینچتے تھے۔ آپ کو حضورؐ نے کن دو سورتوں کی خاص طور پر تعلیم دی تھی؟

جواب: سورۃ ہود اور سورۃ یوسف۔ آپ نہ صرف قاری قرآن اور عالم تھے بلکہ حدیث، فقہ اور فرائض میں بھی امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عقبہؓ بن عامر نے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ آپ نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دور صدیقیؓ میں فتنہ ردہ کے استیصال کے بعد شام کے معرکوں میں شامل ہوئے اور رومیوں کے خلاف متعدد لڑائیاں لڑیں۔ دمشق کی فتح کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ کے حکم سے انہوں نے فتح کی خبر حضرت عمرؓ کو پہنچائی۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں رومیوں کے خلاف کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے طرفداروں میں سے تھے اور ان کی طرف سے جنگ صفین میں شامل ہوئے۔ مصر کے امیر الخراج اور امام نماز مقرر ہوئے۔

(الفاروق۔ خلفائے راشدینؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عقبہؓ بن عامر نے ۵۸ ہجری میں وفات پائی آپ کا شمار کس طرح فضلاء صحابہؓ میں ہوتا ہے؟

جواب: آپ نے دس سال تک براہ راست رسول اللہؐ سے تعلیم پائی۔ حافظ قرآن، فقیہہ، خوش گو شاعر اور فرائض کے ماہر تھے۔ (اصابہ۔ تذکرۃ الحفاظ۔ تہذیب التہذیب)

حضرت عامرؓ بن فُہیرہ ازدی (بدری صحابی/مہاجر مدینہ)

سوال: رنگت سیاہ۔ نحیف جسم۔ ہجرت کے وقت غار ثور میں سرکار دوعالمؐ اور حضرت ابوبکرؓ کو دودھ پہنچاتے تھے۔ بتایئے وہ کون تھے؟

جواب: حضرت عامرؓ بن فہیرہ۔ ان کی کنیت ابوعمرو تھی۔ سیاہ فام حبشی تھے۔ حضرت عائشہؓ کے اخیافی بھائی طفیلؓ بن عبداللہ کے غلام تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات)

سوال: حضرت عامرؓ بن فہیرہ حضورؐ کے دار ارقم میں قیام سے پہلے ہی ایمان لے آئے۔ بتایئے غلامی سے کب آزاد ہوئے؟

جواب: مشرکین مکہ اس بے بس غلام کو بیدردی سے زدوکوب کرتے۔ گرم ریت اور کانٹوں پر گھسیٹتے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے انہیں ایک دن اس حال میں دیکھ لیا۔ انہوں نے اسی وقت حضرت عامرؓ کو خرید کر آزاد کر دیا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے سفر میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تیسرے شخص کون تھے؟

جواب: سفر ہجرت میں حضرت عامرؓ بن فہیرہ ان دو ہستیوں کے ساتھ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھایا ہوا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: قبا میں حضرت عامرؓ بن فہیرہ حضرت سعدؓ بن خیثمہ انصاری کے مہمان تھے۔ بتایئے آپؓ کے مواخاتی بھائی کون تھے؟

جواب: رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار میں مواخاۃ قائم کی تو حضرت حارثؓ بن اوس کو آپؓ کا اسلامی بھائی بنایا۔ (طبقات۔ اسدالغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: مدینے کی آب ہوا راس نہ آئی تو حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی علیل ہوگئے۔ شدت مرض میں آپؓ کونسا شعر بار بار پڑھتے؟

جواب: ترجمہ:

میں نے موت سے پہلے موت کا مزا چکھ لیا

بے شک بزدل کی موت اس کے اوپر سے ہے۔

ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق کوشش کرتا ہے

جس طرح بیل اپنے سینگ سے اپنی ناک کی حفاظت کرتا ہے

محبوبؐ خدا نے دعا فرمائی۔ مدینے کی آب و ہوا راس آئی اور مہاجرین بھی صحت یاب ہوگئے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عامرؓ بن فہیرہ نے جنگ بدر میں شرکت کی۔ بتایئے آپ شہید کس جنگ میں ہوئے؟

جواب: آپؓ بہت سے دوسرے صحابہؓ کے ساتھ واقعہ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔

(زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ اسدالغابہ)

سوال: بتایئے واقعہ بیر معونہ کب اور کیسے ہوا؟

جواب: رسول اللہؐ نے صفر ۴ ہجری میں ابو براء کلابی کی درخواست پر ستر صحابہؓ کو تبلیغ دین کیلئے نجد کی طرف روانہ کیا۔ ان میں اکثر صحابہؓ حافظ قرآن تھے۔ ان میں

حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی تھے۔ یہ اصحاب بئر معونہ کے قریب پہنچے تو بنو کلاب کے سردار عامر بن طفیل نے غداری کی اور دوسرے مشرکین کو ساتھ ملا کر ان صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ (طبقات۔ الرحیق المختوم۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بئر معونہ کے واقعے میں کون سے قبائل شامل تھے اور کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: رعل اور ذکوان قبیلوں کے مشرکین نے اچانک حملہ کیا اور حضرت عمرؓو بن امیہ ضمری کے سوا تمام صحابہؓ شہید ہوگئے۔ (زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ الرحیق المختوم)

سوال: بتایئے حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو کب اور کس نے شہید کیا؟

جواب: بئر معونہ کے مقام پر مشرکین کے ایک آدمی جبار بن سلمیٰ کلابی نے پشت پر پوری قوت سے نیزہ مار کر شہید کر دیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے مرتے وقت حضرت عامرؓ بن فہیرہ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: تیر لگنے پر آپؓ نے گرتے ہوئے بے ساختہ فرمایا: "خدا کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔" (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سو شہدائے)

سوال: شہادت کے وقت حضرت عامرؓ بن فہیرہ کی عمر کیا تھی اور آپؓ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: شہادت کے وقت حضرت عامرؓ بن فہیرہ کی عمر چونتیس یا چالیس برس تھی۔ آپؓ کو کہیں دفن نہیں کیا گیا۔ جب آپؓ کو شہید کیا گیا تو آپؓ کی لاش تڑپ کر آسمان کی طرف بلند ہوئی اور غائب ہوگئی۔ حضرت عروہ کا بھی بیان ہے کہ شہداء بئر معونہ میں حضرت عامرؓ بن فہیرہ کی لاش تلاش کی گئی تو نہیں ملی۔ حضرت عامرؓ کے قاتل جبار بن سلمیٰ نے اس واقعہ سے متاثر ہوکر اسلام قبول کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سو شہدائے)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ (سپہ سالار صحابی)

سوال: بت کدۂ ہند میں سب سے پہلے اذان حق دینے والے مجاہدین کے قائد کون تھے؟

جواب: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ۔ اصل نام عبدالکعبہ بن سمرہ تھا۔ ان کے پردادا عبدالشمس حضورؐ کے پردادا ہاشم کے سگے بھائی تھے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا۔ آپ نے سب سے پہلے کس غزوہ میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ تبوک میں سب سے پہلے شریک ہوئے اور پھر دیگر غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمرکاب رہے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں سیستان کیسے فتح ہوا؟

جواب: اس زمانے میں ایرانی صوبوں میں مکران اور سیستان کی سرحدیں موجودہ صوبہ بلوچستان سے ملتی تھیں۔ حضرت عثمانؓ نے والیٔ بصرہ حضرت عبداللہؓ بن عامر کو حکم دیا سیستان، کابل مکران اور کرمان کے علاقوں کو باغیوں سے پاک کریں۔ چنانچہ ابن عامرؓ نے اس مہم پر ربیعؓ بن زیاد کو مامور کیا۔ انہوں نے ۳۰ ہجری میں سیستان پر پرچم اسلام لہرایا۔ وہ دو سال سیستان میں مقیم رہے۔ ان کے واپس آنے پر سیستانیوں نے پھر بغاوت کر دی۔ اب عبداللہؓ بن عامر نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ کو سیستان فتح کرنے کی ذمہ داری سونپی۔ یہ بھی روایت ہے کہ خود حضرت عثمانؓ نے انہیں روانہ کیا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ نے آٹھ ہزار سرفروشوں کے ساتھ دشوار گزار راستے طے کر کے سیستان کے شہر زرنج کا محاصرہ کر لیا۔ حاکم سیستان نے مقدور بھر مقابلہ کیا پھر تین لاکھ درہم اور دو ہزار غلام دے کر مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔ زرنج کو مسخر کرنے کے بعد تمام علاقوں کو فتح کر لیا۔ عرب مؤرخین کے مطابق یہ تمام

علاقے پاکستانی بلوچستان میں شامل ہیں۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ تاریخ سندھ)

سوال: بتایئے حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ کے ہاتھوں اور کونسی فتوحات ہوئیں؟

جواب: تسخیر سیستان کے بعد حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ رخج کی طرف بڑھے اور داون یا دواء کے اہم شہر میں داخل ہوگئے۔ لوگوں نے بھاگ کر مندر میں پناہ لی جو ایک مضبوط قلعے کی صورت میں ایک پہاڑ پر بنایا گیا تھا۔ اس پہاڑ کو جبل زور یا کوہ زور کہا جاتا تھا کیونکہ اس میں زور نامی بت نصب تھا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے مندر کا محاصرہ کیا تو چند دن میں مندر مسلمانوں کے حوالے کردیا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے بت توڑ دیا جو خالص سونے کا تھا۔ سونے اور ہیرے یاقوت مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ تاریخ سندھ)

سوال: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ گوشہ نشین ہوگئے تھے۔ بتایئے وہ کب دوبارہ میدان جہاد میں آئے؟

جواب: عہد عثمانی میں حضرت عبدالرحمٰنؓ سیستان کے والی تھے۔ پھر گوشہ نشین ہوگئے۔ امیر معاویہؓ نے عبداللہؓ بن عامر کو دوبارہ بصرہ کا والی بنایا تو سیستان کو مطیع رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ کو دوبارہ سیستان کا والی مقرر کرکے باغیوں کو قابو کرنے کی ذمہ داری سونپی وہ علاقے پر علاقے فتح کرتے کابل تک پہنچ گئے۔ کابل کے لوگ قلعہ بند ہوگئے تو لشکر اسلام نے ان کا محاصرہ کرلیا۔ سخت مقابلے کے بعد کابل پر قبضہ ہوگیا۔ اس کے بعد انہوں نے خواش، بست، رزان، طخارستان، خشک، رخج، غزنہ اور پھر قندھار فتح

کیا۔ ۴۳۔۴۴ ہجری میں ایک سال کے قلیل عرصے میں اس عظیم جرنیل نے دشوار گزار پہاڑی علاقے فتح کر کے عظیم کارنامہ انجام دیا۔

(طبقات۔ فتوح الشام۔ اسدالغابہ۔ تاریخ سندھ)

سوال: بتایئے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۴۶ ہجری میں والی خراسان زیاد نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ کو اپنے عہدے سے سبکدوش کر دیا۔ لیکن انہوں نے سیستان میں مستقل رہائش اختیار کر لی اور اسی جگہ ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔ ایک لڑکے عبیداللہ کا نام کتب تاریخ میں ملتا ہے۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ اصابہ)

حضرت عثمانؓ بن ابی العاص ثقفی (عالم و فاضل سپہ سالار)

سوال: ۹ ہجری میں بنو ثقیف کے وفد نے مدینہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاص بھی تھے۔ بتایئے اس موقع پر انہیں کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: حضورؐ نے انہیں تبرکاً قرآن پڑھایا اور پھر حضرت ابیؓ بن کعب سے قرآن کریم اور دینی مسائل کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضور اقدسؐ نے انہیں بنو ثقیف کی امارت اور امامت پر مقرر فرمایا۔ پھر وہ دور صدیقی اور فاروقی میں بھی امیر رہے۔ (اسدالغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے فتنہ ارتداد میں اپنے قبیلے بنو ثقیف کو ثابت قدم رکھا۔ بتایئے دور فاروقی میں آپ کو کیا ذمہ داری دی گئی تھی؟

جواب: ۱۴ ہجری میں بصرہ آباد ہوا تو حضرت عمر فاروقؓ نے وہاں کے لوگوں کی تعلیم کیلئے جن صحابہ کو بصرہ بھیجا ان میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاص بھی تھے۔ پھر

حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں بحرین اور عمان کا گورنر بھی بنا دیا۔ حضرت عثمانؓ بن ابی العاص خود عمان میں رہے اور اپنے بھائی حکمؓ بن العاص کو بحرین میں اپنا نائب بنایا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ الفاروقؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: دور فاروقی میں کس صحابی نے بحری بیڑہ تیار کر کے ہندوستان پر حملہ کیا؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے گجرات اور کوکن بمبئی (کاٹھیاوار) پر حملے کے لئے بحری بیڑہ روانہ کیا۔ جس نے بمبئی کی سرحد پر واقع بندرگاہ تھانہ پر قبضہ کیا۔ یہ ہندوستان پر پہلا بحری حملہ تھا۔

(فتوح البلدان۔ الفاروق۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بحری قزاقوں کے خاتمے کے لئے مسلمانوں نے دوبارہ ہندوستان پر کب حملہ کیا؟

جواب: دوسری مرتبہ حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے اپنے بھائی مغیرہ بن العاص کو دیبل پر حملے کے لئے بھیجا جو کامیاب ہوئے۔ پھر ان کے بھائی حکمؓ بن العاص نے بھڑوچ فتح کیا۔ (فتوح البلدان۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے دور فاروقی اور دور عثمانی میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے دوسرے جرنیلوں کے ساتھ مل کر اور بعض مہمات میں بطور افسر بھی حصہ لیا۔ ان میں اصطخر، سابور، اردشیر، جزیرہ ابرکاوان، توج، راشہر، جرہ، کازرون نوبند خان، شیراز، ارجان، حصن جنابا، داراب جرد، جرم اور تقریباً سارا فارس فتح ہوا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں اصطخر اور سابور کے لوگوں نے بغاوت کی تو ۲۶ اور ۲۷ ہجری میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاص اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے ان بغاوتوں کو سختی سے کچل دیا۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ تہذیب التہذیب۔ استیعاب)

سوال: عظیم مجاہد اور عالم و فاضل صحابی حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ۲۹ حدیثیں مروی ہیں۔ (استیعاب۔ تہذیب التہذیب)

حضرت عبداللہؓ بن بدیلؓ (سپہ سالار صحابہ)

سوال: ۸ ہجری میں مکہ پر لشکر کشی کی وجہ بننے والے قبیلے کا نام اور لشکر کشی کا سبب بتا دیں؟

جواب: قریش کے حلیف قبیلے بنو بکر نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور مشرکین مکہ کو ساتھ ملا کر قتل و غارت کی۔ بنو خزاعہ کا ایک وفد اپنے سردار بدیل بن ورقہ کی سربراہی میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مدد کی درخواست کی۔ اس وفد میں بدیل بن ورقہ کے بیٹے عبداللہ بن بدیل بھی تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن بدیل کب مسلمان ہوئے اور کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ اپنے والد کے ساتھ ہی فتح مکہ کے فوراً بعد مسلمان ہو گئے۔ وہ غزوہ حنین اور غزوہ تبوک میں شریک ہوئے اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی حضور اقدسؐ کے ساتھ تھے۔ ان کے والد بھی ان موقعوں پر موجود تھے۔

(طبقات۔ المغازی۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے غزوہ حنین میں رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہؓ بن بدیل کو کیا ذمہ داری سونپی؟

جواب: انہیں مشرک قیدیوں اور مال غنیمت کی نگرانی کے لئے مقرر فرمایا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: فتنہ ارتداد میں حضرت عبداللہؓ اور ان کا قبیلہ ثابت قدم رہا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت عبداللہؓ نے کن جنگی مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے انہیں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی مدد اور اصفہان پر لشکر کشی کے لئے ایران روانہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے تھوڑے ہی عرصے میں پورے اصفہان کو مسخر کرلیا۔ (فتوح البلدان۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے عہد عثمانی میں کرمان، طبس اور کرین کس صحابی کی سرکردگی میں فتح ہوئے؟

جواب: ۲۸ ہجری میں امیر بصرہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے حکم پر حضرت عبداللہؓ بن بدیل نے یہ علاقے فتح کئے۔ (فتوح البلدان۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا۔ استیعاب)

حضرت عمروؓ بن معد یکرب (شاعر صحابی، سپہ سالار)

سوال: حضرت عمروؓ بن معدیکرب کی کنیت ابو ثور تھی۔ بتایئے انہیں زبیدی کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: بڑے قد کاٹھ اور جسامت والے ان صحابی کا تعلق یمن کے قبیلے مذحج کی شاخ بنی زبید سے تھا۔ اس لئے انہیں زبیدی کہا جاتا تھا۔ وہ ایک کہنہ مشق شاعر اور شعلہ بیان خطیب تھے۔ (اسدالغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: زمانہ جاہلیت میں ڈاکہ زنی اور قتل وغارت حضرت عمروؓ بن معدیکرب کا پیشہ تھا۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: ان کا نام دہشت کی علامت تھا۔ ۱۰ ہجری میں بنو زبید کے ایک وفد نے مدینہ

منورہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اس وفد میں حضرت عمروؓ بن معدیکرب بھی تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۹ ہجری میں بنی مراد کے وفد کے ساتھ مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔

(طبقات، اصابہ، سیر الصحابہؓ، اسد الغابہ)

سوال: بتایئے عمروؓ بن معدیکرب کس جھوٹے نبی کے فریب میں آ گئے تھے اور پھر کیسے گرفتار ہوئے؟

جواب: وہ وطن واپس لوٹے تو مدعی نبوت اسود عنسی کے جال میں پھنس گئے۔ اسود عنسی نے رسول اللہؐ کے مقرر کردہ عمال سے جنگ شروع کی تو ایسی ہی ایک لڑائی میں حضرت عمروؓ بن معدیکرب کا سامنا یمن کے عامل حضرت خالدؓ بن سعید سے ہو گیا۔ شدید جنگ میں عمروؓ اپنا گھوڑا اور تلوار چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اسود عنسی نے مسلمان عمال کو علاقے سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ آخر یمن کے ایک مسلمان امیر حضرت فیروزؓ دیلمی نے اسود عنسی کو قتل کر دیا۔ اس کے پانچ دن بعد رسول اللہؐ کی رحلت کی خبر سن کر عمروؓ بن معدیکربؓ اور قیس بن عبدیغوث نے صنعاء پر قبضہ کر لیا۔ اطلاع ملتے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اشعریین، سکن، سکاسک اور یمن کے حاکموں کو حضرت فیروزؓ دیلمی کی مدد کیلئے حکم دیا۔ سب نے مل کر حملہ کیا اور صنعا پر قبضہ کر لیا۔ عمروؓ بن معدیکرب اور قیس بن یغوث بھاگ گئے اور پھر ایک بڑا لشکر اکٹھا کر لیا۔ اسی دوران حضرت مہاجر بن امیہ بھی فوج لے کر یمن پہنچے اور مرتدین کو شکست دے کر عمروؓ بن معدیکرب اور قیس بن یغوث کو گرفتار کر کے مدینہ بھجوا دیا۔

(تاریخ طبری، سیرۃ ابن ہشام، زاد المعاد)

سوال: حضرت عمروؓ بن معدیکرب نے توبہ کی اور اسلام کی سربلندی کیلئے کیا کیا ...

انہوں نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کیا کارنامے سرانجام دیئے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں شام کے محاذ پر بھیجا تو انہوں نے یرموک کی خونریز جنگ کے علاوہ کئی لڑائیوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل اور حضرت عمروؓ بن معدیکرب کی سرکردگی میں مسلمان مجاہدین نے قیصر روم کی بہت بڑی فوج کو شکست دی۔ قادسیہ کی لڑائی سے پہلے بھی وہ اپنے قبیلے کے بہت سے افراد کے ساتھ مل کر سپہ سالار حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی فوج میں شامل ہو گئے۔　　　　(سیر الصحابہؓ۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے جنگ قادسیہ میں ایرانی جرنیل رستم کا مقابلہ کرنے کے لئے امیر المومنینؓ سے مزید فوج طلب کی تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: شاہ ایران یزدگرد رستم کی سربراہی میں ایک لاکھ اسی ہزار فوج اور تین سو جنگی ہاتھی لے آیا تو اسلامی لشکر کے سپہ سالار نے دربار خلافت سے مزید کمک طلب کی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے لکھا: "تمہارے لشکر میں : لکؓ بن عوف، حنظلہؓ بن ربیعہ، طلیحہؓ بن خویلد، عمروؓ بن معدیکرب اور ان جیسے دوسرے عرب شہسوار اور جانباز مجاہد ہیں جن کے دلوں میں ثواب اور جہاد کی لگن ہے۔ اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے دعا مانگو۔" ایک اور خط میں لکھا: "طلیحہؓ بن خویلد اور عمروؓ بن معدیکرب سے جنگی معاملات میں مشورہ کرو کیونکہ ہر کاریگر اپنی صنعت سے واقف ہوتا ہے۔" ایک اور خط میں انہوں نے حضرت سعدؓ سے کہا: "میں نے تمہاری امداد دو ہزار آدمیوں کے ساتھ کی ہے۔ ایک عمروؓ بن معدیکرب اور ایک طلیحہؓ بن خویلد۔"

(تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ طبری۔ ازالۃ الخفاء۔ حضرت عمر کے سرکاری خطوط)

سوال: جنگ قادسیہ میں لڑائی سے پہلے شاہ ایران کے پاس چند سفیر کیوں بھیجے گئے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو حکم دیا کہ جنگ سے پہلے چند بہادر، جرأتمند اور صاحب الرائے لوگوں کو سفیر بنا کر شاہ ایران یزدگرد کے پاس بھیجیں۔ چنانچہ انہوں نے چودہ آدمیوں کی جو سفارت روانہ کی اس میں حضرت عمروؓ بن معدیکرب بھی تھے۔ ان کے قائد حضرت نعمانؓ بن مقرن تھے۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ الفاروقؓ۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت نعمانؓ بن مقرن نے دعوت اسلام، جزیہ یا تلوار میں سے ایک چیز قبول کرنے کی بات کی شاہ ایران نے کیا کہا؟

جواب: وہ غصے سے آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے کہا: ''اگر ایلچیوں کا قتل جائز ہوتا تو آج تم میں سے کوئی بھی زندہ بچ کر نہ جاتا۔ اے دوسروں کا ملک لوٹنے والو، تمہیں یہ خاک ملے گی'' پھر اس نے مٹی کا ایک ٹوکرا منگوا کر مسلمانوں سے کہا اسے لے جاؤ۔ (تاریخ طبری۔ الفاروقؓ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: مسلمان جرنیلوں نے یزدگرد کی اس حرکت پر کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: حضرت عمروؓ بن معدیکرب یا ایک دوسری روایت کے مطابق عاصمؓ بن عمرو نے مٹی اپنی چادر میں ڈال لی اور واپس لشکرگاہ میں آ گئے۔ اور حضرت سعدؓ سے کہا کہ دشمن نے خود اپنی زمین ہمارے حوالے کر دی۔ اب ہم ان شاء اللہ اس سرزمین پر قابض ہو جائیں گے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: جنگ قادسیہ کے آغاز سے پہلے مسلمانوں نے کیا اقدامات کیے؟

جواب: حضرت سعدؓ نے مزید دو سفارتیں رستم کے پاس بھیجیں مگر لڑائی کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ حضرت سعدؓ نے جن چند مجاہدوں کو دشمن کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے بھیجا۔ ان میں حضرت عمروؓ بن معدیکرب بھی تھے۔ مسلمان شعراء اور

خطیب مجاہدین میں جوش جہاد بڑھانے کے لئے لشکر میں پھیل گئے۔ ان میں حضرت عمروؓ بن معدیکرب بھی تھے۔ قاری صحابہ سورۃ انفال کی تلاوت کرتے رہے۔
(تاریخ اسلام۔ الفاروقؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: تین دن کی شدید لڑائی کے بعد مسلمانوں نے جنگ قادسیہ میں فتح حاصل کرلی۔ حضرت عمروؓ بن معدیکرب نے کس بہادری سے یہ جنگ لڑی؟

جواب: وہ مجاہدین کو جوش دلانے کے ساتھ ساتھ دشمن پر تابڑ توڑ حملے کرتے رہے۔ انہوں نے بے شمار ایرانیوں کو قتل کیا۔ ایک موقع پر انہوں نے تن تنہا ایرانیوں پر حملہ کردیا اور ان کے بہت سے آدمی مار ڈالے۔ حضرت عمروؓ بن معدیکرب، طلیحہؓ اور قرطؓ نے رستم پر حملہ کیا اور وہ کسی ایک کی تلوار سے مارا گیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ زخمی ہوکر بھاگا اور قریبی نہر میں چھلانگ لگادی۔ ہلال بن علقمہ نامی مجاہد نے اسے باہر گھسیٹ کر سرقلم کردیا اور اس کے تخت پر چڑھ کر رستم کے قتل کا اعلان کردیا۔ ایرانی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ اخبار الطوال۔ الفاروقؓ۔ واقدی)

سوال: حضرت عمروؓ بن معدیکرب نے مدائن کی تسخیر میں بھی حصہ لیا۔ بتایئے انہوں نے زندگی کا آخری معرکہ کونسا لڑا؟

جواب: یرموک شام کی سب سے بڑی جنگ تھی۔ قادسیہ عراق عرب کی سب سے بڑی جنگ تھی اور جنگ نہاوند عراق عجم کی سب سے بڑی جنگ تھی جن میں مسلمانوں نے فتح حاصل کی۔ مسلمان سپہ سالار حضرت نعمانؓ بن مقرن تیس ہزار سپاہیوں کے ساتھ کوفہ سے نہاوند پہنچے۔ ایرانی لشکر پہلے تو قلعہ بند ہوگیا مگر مسلمانوں کی تدبیر سے ایک دن باہر نکلے اور فریقین میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ حضرت نعمانؓ بن مقرن شہید ہوئے تو حضرت حذیفہؓ بن الیمان نے علم

سنبھالا اور ان کے ساتھ حضرت طلیحہؓ اور حضرت عمروؓ بن معدیکربؓ نے جرات وشجاعت سے دشمن پر اس قدر شدید حملے کئے کہ ان کی کمر توڑ دی اور وہ بھاگ نکلا۔

(اسد الغابہ۔ فتوح البلدان۔ الفاروقؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے کہنہ مشق شاعر اور جرنیل صحابی حضرت عمروؓ بن معدیکربؓ کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ نہاوند میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شدید زخمی ہوگئے۔ میدان جنگ سے اٹھا کر لایا گیا اور علاج کے باوجود روذہ نامی قصبہ میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت فراسؓ الاقرع تمیمی (اقرع بن حابسؓ)

(شاعر، عالم وفاضل، مجاہد)

سوال: قبیلہ بنو تمیم کے سردار اور شاعر صحابی فراسؓ الاقرع یا اقرعؓ بن حابس کے کون سے تین القاب اور نسبی نام تھے؟

جواب: ان کے سر کے بال اڑے ہوئے تھے اس لئے الاقرع کہا جاتا۔ ایک پیر میں لنگ تھا اس لئے الاعرج کہلاتے اور بہادری کی وجہ سے انہیں جرار کہا جاتا۔ نسبی تعلق کی وجہ سے تمیمی، مجاشعی، دارمی اور حنظلی کہلاتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت اقرعؓ بن حابس داناؤں میں شمار ہوتے اور جھگڑے نمٹاتے تھے۔ آپ کب اسلام لائے؟

جواب: ایک روایت ہے کہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ

۹ہجری میں بنو تمیم کے وفد کے ساتھ مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا۔

(اصابہ۔استیعاب۔کتاب المجر۔القاموس)

سوال: حضرت اقرعؓ بن حابس نے غزوۂ حنین، طائف اور فتح مکہ میں شرکت کی۔ آپ نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: فتنہ ارتداد کے خاتمے کے لئے جنگ یمامہ میں شریک ہوئے۔ دومۃ الجندل کے معرکے میں حصہ لیا اور ایرانیوں کے خلاف کئی معرکے لڑے۔

(اصابہ۔سیر اعلام النبلاء۔تجرید اسماء الصحابہؓ۔فتوح الشام)

سوال: حضرت اقرعؓ بن حابس کو دور رسالت میں کیا اعزازات حاصل ہوئے؟

جواب: رسول اللہ کو ان پر بے حد اعتماد تھا۔ آپؐ نے انہیں بنو دارم کے صدقات کی وصولی کے لئے عامل مقرر فرمایا۔ نجران کے عیسائیوں کو عہد نامہ لکھ کر انہیں امان دی تو اس پر بطور گواہ حضرت اقرعؓ کے بھی دستخط تھے۔

(اصابہ۔فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت اقرعؓ بن حابس نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: شاطبی کے بقول ۱۵ہجری میں جنگ یرموک میں شہید ہوگئے۔ یہ بھی روایات ہیں کہ عہد عثمانی میں خراسان کے معرکوں میں حصہ لیا اور پھر جوز جان کی تسخیر کے وقت شدید زخمی ہوکر شہید ہوئے۔ (فتوح البلدان۔سیر اعلام النبلاء۔اصابہ)

حضرت قعقاعؓ بن عمرو (شاعر، نامور بہادر جرنیل سپہ سالار صحابی)

سوال: بتایئے عرب کی رزمیہ داستانوں اور نظموں میں کس صحابی کو خراج عقیدت پیش کیا گیا؟

جواب: عرب کے مشہور قبیلے بنو تمیم کے نامور بہادر اور شاعر حضرت قعقاعؓ کو۔

(طبقات۔الانساب الاشراف۔استیعاب)

سوال: حضرت قعقاعؓ عہد رسالت کے آخر میں ایمان لائے۔ بتایئے عہد صدیقی میں فتنہ ارتداد کو دبانے کے لئے آپ نے کیا کارنامہ انجام دیا؟

جواب: ۱۱ ہجری میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ طلیحہ اسدی کی سرکوبی کیلئے بزاخہ گئے اور ان کے شانہ بشانہ لڑے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت قعقاعؓ نے عراق عرب کی تسخیر میں کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالدؓ بن ولید۔ حضرت قعقاعؓ اور حضرت مثنیؓ بن حارثہ جیسے جرنیلوں نے اٹھارہ ہزار مجاہدین کے ساتھ کاظمہ کے قریب حیفر کے مقام پر ایرانی گورنر ہرمز کو شکست دی۔ اس میں ایک لشکر جرار مسلمانوں کے مقابلے پر آیا اس جنگ کو ذات السلاسل کا نام دیا گیا۔ پھر مذار، ولجہ، الیس اور امغیشیاء کے مقابلوں میں فتح حاصل کی۔ حیرہ اور اس کے آس پاس کے علاقے فتح کرکے حضرت خالدؓ نے حضرت قعقاعؓ کو حیرہ کی حفاظت کیلئے چھوڑا۔

(طبقات۔ فتوح البلدان۔ الفاروقؓ۔ خالد بن ولیدؓ)

سوال: دو ایرانی سرداروں نے زرمہر اور روزبہ نے فوجیں جمع کرکے حصید اور خنافس پر چڑھائی کی تو حضرت قعقاعؓ نے انہیں کیسے شکست دی؟

جواب: حضرت قعقاعؓ حصید پہنچے تو ایرانیوں کے متحدہ لشکر کو شکست دی اور زرمہر کو قتل کر دیا۔ ایک دوسرے مجاہد عصمہؓ بن عبداللہ نے روزبہ کو موت کے گھاٹ اتارا۔ حضرت ابولیلیٰ خنافس پہنچے تو بغیر مزاحمت کے شہر پر قبضہ کرلیا۔

(طبقات۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: بتایئے حضرت قعقاعؓ نے اسلامی سلطنت کو وسعت دینے کے لئے کن معرکوں میں شرکت کی؟

جواب: اسلامی فوج اور قائدین نے مصیخ میں عظیم ایرانی لشکر کو شکست دی۔ حضرت

قعقاع اور ابو یعلیٰؓ نے بنو تغلب کی بستیوں ثنی و بشر پر یلغار کی۔ پھر رضاب اور فراض میں دشمنوں کے متحدہ لشکر کو تہس نہس کر دیا۔

(تاریخ اسلام۔ الفاروق۔ فتوح البلدان)

سوال: شام کی رومی سلطنت کو شکست دینے کیلئے حضرت قعقاعؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت خالد بن ولیدؓ حدود شام میں داخل ہوئے تو حضرت قعقاعؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ سوئی، تدمر، قصم اور مرج راہط کے بعد اجنادین کی جنگ میں رومیوں کو شکست دی۔ آخر دمشق کا محاصرہ کرلیا گیا۔ شہر پناہ کے نیچے پانی سے بھری خندق، حضرت خالدؓ اور ان کے ساتھیوں نے مشک کے ذریعے پار کی اور کمند کے ذریعے قلعے کی فصیل پر چڑھ گئے۔ فتح دمشق کے بعد بعلبک، فحل، مرج الروم، حمص اور لاذقیہ کے معرکوں میں بھی رومیوں نے شکست کھائی۔

(تاریخ اسلام۔ الفاروق۔ فتوح الشام۔ فتوح البلدان)

سوال: جنگ یرموک کو شام کی فیصلہ کن لڑائی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اس کے بعد قیصر روم کبھی مسلمانوں کے خلاف اتنا بڑا لشکر جمع نہ کرسکا۔ وہ شکست کی خبر سن کر کہنے لگا۔ "الوداع اے شام" پھر شام چھوڑ کر قسطنطنیہ چلا گیا۔ فتح یرموک کے موقع پر حضرت قعقاعؓ اور کئی دوسرے عرب شعراءؓ نے شعر کہے۔

(طبقات۔ معجم البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: یزدگرد نے رستم کو ایک لاکھ اسی ہزار فوج کے ساتھ قادسیہ روانہ کیا۔ بتایئے حضرت قعقاعؓ کو جنگ قادسیہ کا بطل خاص کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت قعقاعؓ نے اپنی مختصر فوج کے ساتھ ایرانی لشکر اور ان کے ہاتھیوں کا مقابلہ کیا تھا۔ قادسیہ کی شکست نے تخت کسریٰ کی بنیادیں ہلا دیں۔ ایرانیوں

کا قومی پرچم درفش کا دیانی بھی اسی جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور بے شمار مال غنیمت ملا۔ (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ خالد بن ولیدؓ)

سوال: بتایئے ایرانیوں کو حضرت قعقاعؓ نے اور کن معرکوں میں شکست دی؟

جواب: انہوں نے اپنے چھ سو جانبازوں کے ساتھ دریائے دجلہ میں گھوڑے ڈال دیئے اور مدائن فتح کیا۔ بارہ ہزار سپاہیوں کو ساتھ لے کر جلولا پر قبضہ کیا۔ اور پھر حلوان بھی مسخر ہوگیا۔ پھر حمص اور نہاوند کے معرکوں میں اپنے جوہر دکھائے۔ (عمر بن خطاب۔ الفاروق۔ تاریخ ابن کثیر۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت قعقاعؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: انہوں نے کوفہ میں مستقل اقامت اختیار کرلی تھی اور وہیں حضرت علیؓ یا حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری

(کاتب، سپہ سالار، عالم وفاضل، بدری صحابی، سابقون الاوّلون)

سوال: بتایئے کعب بن اشرف یہودی کے قتل کی کیوں ضرورت پیش آئی؟

جواب: کعب بن اشرف یہودیوں کا بہت بڑا شاعر تھا۔ حضورؐ اور مسلمانوں کی شان میں ہجویہ اشعار کہتا۔ وہ رئیس بھی تھا۔ اس نے علماء یہود کی تنخواہیں مقرر کر رکھی تھیں تاکہ اسلام کی مخالفت میں تقریریں کریں۔ قریش مکہ کے ساتھ مل کر سازشیں کرتا اور مکہ جاکر غلاف کعبہ کو پکڑ کر قسم کھائی کہ مقتولین بدر کا بدلہ لیں گے۔ اس نے مقتولین بدر کے پرسوز مرثیے بھی کہے۔

(فتح الباری۔ تاریخ یعقوبی۔ سیرۃ النبیؐ۔ تاریخ خمیس)

سوال: رسول اللہؐ نے کس صحابی کی سرکردگی میں کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے مہم روانہ فرمائی؟

جواب: ۳ ہجری میں نوجوان صحابی حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری کی سرکردگی میں پانچ دوسرے صحابہؓ کو بھیجا۔ کعب بن اشرف نے اپنی حفاظت کے لئے قوی ہیکل اور جنگجو ملازم رکھے ہوئے تھے۔ اس کا قلعہ بھی ناقابل تسخیر تھا۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ رات کے وقت چار ساتھیوں کے ساتھ اس کے محل میں داخل ہو گئے۔ ہوشیاری اور کمال مہارت سے اسے زنان خانے سے باہر بلایا۔ کچھ دیر اس سے باتیں کرتے رہے اور پھر اچانک حملہ کر کے اس کا سر کاٹ لیا۔ اس بدفطرت شخص کا سر لا کر حضورؐ کے قدموں میں ڈال دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ زادالمعاد۔ تاریخ طبری۔ سیرۃ حلبیہ)

سوال: حضرت ابو عبدالرحمٰن محمدؓ بن مسلمہ انصار کے قبیلے اوس سے تھے۔ بتایئے آپ نے کب اسلام کی دعوت قبول کی؟

جواب: ہجرت نبوی سے پینتیس سال پہلے پیدا ہوئے۔ اللہ نے فطرت سلیم عطا کی تھی۔ بہادر نوجوان تھے اور بنو عبدالاشہل سے حلیفانہ تعلقات قائم کر رکھے تھے۔ حضرت مصعبؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کیا اور اوس کے سابقون الاولون میں شمار ہوئے۔ (زادالمعاد۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری کو بنو قینقاع کے محاصرے میں کیا ذمہ داری سونپی گئی؟

جواب: بنو قینقاع کو سزا دینے کے لئے ان کے قلعوں کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت محمدؓ بن مسلمہ بھی لشکر اسلام میں شامل تھے۔ اس موقع پر رسول اللہؐ نے بنو قینقاع کے یہود سے مال وصول کرنے کا فرض سونپا۔

(سیرۃ ابن اسحاق۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ۔ سیر انصار)

سوال: ۴ ہجری میں بنو نضیر کی مدینہ سے بے دخلی میں حضرت محمدؓ بن مسلمہ نے اپنا فرض کیسے پورا کیا؟

جواب: بنو نضیر کی غداری پر انہیں مدینے سے نکلنے کا حکم حضورؐ نے حضرت محمدؓ بن مسلمہ کے ذریعے بھیجا اور دس دن کی مہلت دی۔ بنو نضیر مقابلے پر اتر آئے۔ حضورؐ نے ان کے محلے کا محاصرہ کرلیا۔ آخر وہ اس شرط پر راضی ہوگئے کہ جتنا مال لے جاسکیں لے جائیں گے۔ رسول اللہؐ نے ان کی شرط مان لی اور حضرت محمدؓ بن مسلمہ کی نگرانی میں یہ کام مکمل ہوا۔ (اسدالغابہ۔ تاریخ طبری۔ زادالمعاد)

سوال: بنو قریظہ کے یہودیوں کو موت کی سزا دی گئی تو اس کام کی نگرانی کس صحابی نے کی؟

جواب: حضرت محمدؓ بن مسلمہ کے ذمے یہ کام لگایا گیا کہ وہ باغی مردوں کو عورتوں اور بچوں سے الگ کرکے ان کے ہاتھ باندھ دیں۔

(اصابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت محمدؓ بن مسلمہ جنگ احد میں کس صحابی کا پیغام رسول اللہؐ کے پاس لائے تھے؟

جواب: حضرت سعدؓ کا پیغام لائے اور رسول اللہؐ سے عرض کیا: ”میں نے ان کو دیکھا۔ ان کا آخری سانس تھا۔ سعدؓ نے مجھے وصیت کی کہ میرا سلام رسول اللہؐ تک پہنچا دینا اور مسلمانوں سے کہنا کہ اللہ پاک کے ہاں تمہارا کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا، اگر تم نے حضورؐ کی حفاظت میں پلک جھپکنے کے برابر بھی غفلت کی۔“ (صحابہ کرامؓ کا عہد زریں۔ زادالمعاد۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ نے ۶ ہجری میں حضرت محمدؓ بن مسلمہ کو کس مہم پر روانہ کیا تھا اور اس کا کیا انجام ہوا؟

جواب: مدینہ کے مشرق میں ایک قبیلے عامر بن صعصعہ کی شاخ قرطاء نے مدینے پر حملے کا منصوبہ بنایا۔ رسول اللہ کو اطلاع ملی تو آپؐ نے محمدؓ بن مسلمہ کو تیس سواروں کے ساتھ روانہ فرمایا۔ انہوں نے چھپتے چھپاتے اچانک حملہ کیا تو جنہوں نے مقابلہ کیا وہ قتل ہوگئے اور باقی روپوش۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ ۱۵۰ اونٹ اور تین ہزار بکریاں لے کر انیس دن بعد کامیاب واپس لوٹے۔ یہ بھی روایت ہے کہ نجدی سردار ثمامہ بن اثال بھی اسی موقع پر مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے تھے۔ (طبقات۔ المغازی۔ سیر الصحابہؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: ۶ ہجری میں حضورؐ نے حضرت محمدؓ بن مسلمہ کے ہمراہ دس آدمی ذی القصہ کیوں روانہ فرمائے تھے؟

جواب: بعض روایات ہیں کہ دعوت دین کے لئے اور بعض میں کہا گیا ہے کہ مدینے سے چوبیس میل دور اس علاقے میں بنو ثعلبہ کی گوشمالی کے لئے بھیجا۔ یہ لوگ مدینے پر حملے کی تیاری کررہے تھے۔ بنو ثعلبہ کے سو افراد نے نیزوں اور تیروں سے مسلمانوں پر حملہ کردیا۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ کے سوا سب شہید ہوگئے۔ وہ ٹخنے کی شدید چوٹ سے بے ہوش ہوگئے تھے۔ راہ چلتے مسلمان نے کندھے پر اٹھا کر انہیں مدینہ پہنچایا۔ رسول اللہ کو شدید صدمہ ہوا۔ شہدائے ذی القصہ کا بدلہ لینے کے لیے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ساتھ چالیس مسلمان بھیجے مگر بنو ثعلبہ بھاگ چکے تھے۔

(طبقات۔ المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد)

سوال: حارس رسولؐ کا لقب حاصل کرنے والے صحابی حضرت محمدؓ بن مسلمہ نے جنگ خیبر میں کس جرات کا مظاہرہ کیا؟

جواب: حضرت محمدؓ بن مسلمہ اور ان کے بھائی محمودؓ بن مسلمہ اس جنگ میں زبردست

جوش و جذبے سے لڑے۔ جمہور اہل سیر کا کہنا ہے کہ مرحب کو حضرت علیؓ نے قتل کیا اور اسی بات پر زیادہ تر مؤرخین کا اتفاق ہے۔ تاہم ابن اسحاقؒ، موسیٰ بن عقبہ اور واقدیؒ کا کہنا ہے کہ مرحب کو حضرت محمدؓ بن مسلمہ نے قتل کیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ المغازی۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری بیعت رضوان میں شامل ہوئے اور ۷ ہجری میں عمرۃ القضاء کے موقع پر بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ بتایئے ان کے ذمہ کیا خدمت تھی؟

جواب: آپؐ نے انہیں ہراول دستے کا امیر بنا کر آگے روانہ فرمایا۔ انہوں نے مرالظہران پہنچ کر پڑاؤ کیا۔ پھر حضورؐ بھی تشریف لے آئے اور سب نے بیت اللہ میں داخل ہو کر عمرہ کیا۔ (طبقات۔ سیر انصار۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری غزوۂ تبوک میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: رجب ۹ ہجری میں رسول اللہؐ غزوہ تبوک کیلئے روانہ ہوئے تو آپؐ نے حضرت علیؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا اور حضرت محمدؓ بن مسلمہ، حضرت سباعؓ بن عرفطہ اور حضرت ابن ام مکتومؓ کو ان کی نیابت کے لئے مدینہ چھوڑا۔ ان چاروں کے نام بھی بطور امیر (کسی ایک کو) بتائے جاتے ہیں۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے اسلامی حکومت میں احتساب کا محکمہ کب اور کس نے قائم کیا؟ سب سے پہلے محتسب اعلیٰ کون تھے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عمال کے احتساب اور تحقیق و تفتیش کے لئے سب سے پہلے یہ محکمہ قائم کیا۔ اس کے محتسب اعلیٰ حضرت محمدؓ بن مسلمہ تھے۔ انہوں نے نہایت دیانت داری اور احسن طریقے سے اپنے فرائض انجام

دیئے۔		(الفاروق۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری نے دور عثمانی اور دور علوی میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: آپ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بھی محتسب اعلیٰ رہے۔ ان کی شہادت کے بعد اپنے عہدے سے الگ ہو گئے۔ انہوں نے مدینہ منورہ کو چھوڑ کر ربذہ میں گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے دور میں سیاسی معاملات اور فتنوں سے کنارہ کش رہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ ۳۱۳ صحابہ۔ طبقات)

سوال: بتائیے حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری کو کب اور کس نے شہید کیا؟

جواب: صفر ۴۶ ہجری میں ایک شامی نے اس وقت شہید کر دیا جب وہ مدینہ منورہ میں اپنے گھر میں مصروف عبادت تھے۔ اس وقت ان کی عمر اسی برس تھی۔ مدینہ کے حاکم مروان بن الحکم نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ دس لڑکے اور چھ لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑیں۔ ان سے احادیث مروی ہیں۔ آپؓ کاتب بھی تھے اور متعدد مرتبہ وحی کی کتابت کی۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر انصارؓ)

سوال: حضرت محمدؓ بن مسلمہ حضرت عمرؓ کے حکم پر کن علاقوں میں تشریف لے گئے؟

جواب: حضرت عمرؓ نے انہیں قبیلہ جہینہ سے زکوٰۃ وصدقات کی وصولی کے لئے بھیجا۔ پھر کسی معاملے کی تحقیق کیلئے مصر بھی روانہ فرمایا۔ (طبقات۔ بدری صحابہؓ۔ الفاروق)

حضرت مقدادؓ بن عمرو (بدری/مہاجر حبشہ ومدینہ/حفاظ صحابہ)

سوال: کندی اور حضرمی کہلانے والے صحابیؓ کا نام ونسب بتائیے؟

جواب: نام مقدادؓ بن عمرو بن ثعلبہ اور کنیت الاسود کے نام سے مشہور تھے۔ مقدادؓ بن عمرو بہراوی، مقدادؓ بن عمرو کندی، مقدادؓ بن اسود الکندی الحضرمی اور مقداد بن الاسود قرشی الزہری کے ناموں سے بھی جانے جاتے تھے۔ کیونکہ آباؤاجداد کا وطن بہراء تھا، بنو قضاعہ کی شاخ بہراء کے قبیلے سے تھے۔ ان کے والد عمرو بن ثعلبہ نے کندی خاتون سے شادی کی اور حضرت مقدادؓ اسی خاتون کے بطن سے کندہ میں پیدا ہوئے اس لئے کندی اور حضرمی کہلائے۔ مکہ میں اسود بن عبدیغوث قرشی الزہری کے حلیف اور متبنٰی بنے تو مقداد بن اسود قرشی الزہری مشہور ہوگئے۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت مقدادؓ بن الاسود نے کب اسلام قبول کیا اور کب حبشہ ہجرت کی؟

جواب: آپؓ قدیم الاسلام تھے اور یہ بھی روایت ہے کہ ابتدائی سات مسلمانوں میں سے تھے۔ حضورؐ کے حکم پر دوسری ہجرت حبشہ کے 83 مسلمان مردوں میں شامل تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مجمع صحابہؓ)

سوال: حضرت مقدادؓ بن الاسود نے کب مدینہ ہجرت کی اور کس کے ہاں قیام کیا؟

جواب: اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ ایک یہ کہ آپؓ حضورؐ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے مدینہ آگئے تھے اور حضرت کلثومؓ بن الہدم کے ہاں ٹھہرے دوسری یہ کہ آپؓ کے بعد مدینے پہنچے۔ شوال ۱ ہجری میں دو سو مشرکین عکرمہ بن ابی جہل یا ابوسفیان کی قیادت میں مسلمانوں کی جاسوسی کیلئے مدینہ روانہ ہوئے۔ حضور کو اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت عبیدہؓ بن الحارث کی سرکردگی میں سات مجاہدین کو ان سے نبرد آزما ہونے کیلئے بھیجا۔ حضرت مقدادؓ اور حضرت عتبہؓ بن غزوان بھی کسی بہانے سے مشرکین کے ساتھ ہولئے تھے۔ مشرکین مسلمانوں سے لڑے بغیر واپس چلے گئے اور یہ دونوں صحابیؓ موقع پاکر مسلمانوں میں

شامل ہو کر مدینہ پہنچے۔ یہ واقعہ سریہ رابغ کے نام سے مشہور ہوا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے ابتدائی ایام میں حضرت مقدادؓ مفلوک الحال تھے۔ بتایئے ان کی کفالت کس نے اپنے ذمہ لی؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت مقدادؓ اور دو دوسرے مہاجرین کی کفالت کا ذمہ لیا۔

(صحیح مسلم۔ تین پروانے)

سوال: ۲ ہجری میں جنگ بدر سے پہلے حضورؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا تو حضرت مقدادؓ نے کیا کہا؟

جواب: آپؓ نے کہا۔ ''یا رسول اللہ! ہم وہ نہیں ہیں جو موسیٰؑ کی قوم کی طرح کہہ دیں، تو اور تیرا رب جا کر لڑے۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں چلیے جدھر آپ کو آپؐ کا رب حکم دے رہا ہے اس طرف چلیے۔ اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے، اور جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ہم آپؐ کے دائیں لڑیں گے اور بائیں لڑیں گے۔ آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے۔ واللہ جب تک ہم میں سے ایک آنکھ بھی گردش کرتی ہے آپؐ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔''

(طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ الرحیق المختوم۔ زاد المعاد)

سوال: جنگ بدر میں بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ گھوڑ سواروں کے نام بتایئے؟

جواب: ایک گھوڑے کے سوار حضرت حارثہؓ بن سراقہ انصاریؓ تھے اور دوسرے کے حضرت مقدادؓ بن اسود۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتائیے میدان بدر کے تنہا شہسوار اسلام کون تھے؟

جواب: حضرت مقدادؓ بن الاسود۔ بدر پہنچ کر حضرت حارثہؓ حوض سے پانی پی رہے تھے کہ ایک مشرک حبان بن العرقہ نے تاک کر نیزہ مارا جس سے وہ شہید ہو گئے۔ میدان جنگ میں مشرکین کے ایک سو زرہ پوش سواروں کے مقابلے میں صرف حضرت مقدادؓ تنہا شہسوار تھے۔ وہ گھڑ سواری، تیر اندازی، نیزہ بازی اور شمشیر زنی میں اس قدر ماہر تھے کہ ایک ہزار بہادروں کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ جنگ بدر کے بعد جنگ احد، احزاب اور دوسرے مشہور غزوات میں حصہ لیا۔　　(طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت مقدادؓ بن الاسود اور کن اہم موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: ۶ ہجری میں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہوا ۱۰ ہجری میں حضرت مقدادؓ حجۃ الوداع میں رسول اللہ کیساتھ تھے۔ وہ حافظ قرآن تھے اور فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔　　(اعجاز القرآن۔ البدایہ والنہایہ۔ اسوۂ صحابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عمروؓ بن العاص نے مصر پر فوج کشی کی تو حضرت عمرؓ نے کن صحابہؓ کو ان کی مدد کیلئے بھیجا؟

جواب: چار افسروں حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت مقدادؓ بن عمروؓ، حضرت عبادہؓ بن صامت اور حضرت مسلمہؓ بن مخلد کی سربراہی میں چار ہزار سپاہی روانہ کئے اور انہیں لکھا کہ ایک ایک افسر ہزار ہزار سپاہی کے برابر ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت مقدادؓ نے اس سے پہلے جہاد شام (خصوصاً جنگ یرموک) میں بھی حصہ لیا تھا۔　　(البدایہ والنہایہ۔ طبقات۔ فتوح الشام)

سوال: بتائیے حضرت مقدادؓ بن عمرو (الاسود) نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ آخر عمر میں مدینہ کے قریب جرف میں مقیم ہو گئے تھے۔ وہیں ۳۳ ہـ

کی عمر میں ۳۳ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے مدینہ میں نماز جنازہ پڑھائی جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: عہد رسالت میں حضرت مقدادؓ بن عمرو کے کیا فرائض تھے؟

جواب: جو صحابہؓ مجرموں کی گردن مارنے پر مقرر تھے حضرت مقدادؓ ان میں سے ایک تھے۔ وہ تجارت بھی کرتے رہے۔ (صحیح بخاری۔ تیس پروانے)

سوال: بتایئے حضورؐ سے حضرت مقدادؓ بن عمرو کا کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپؐ نے اپنی چچا زاد بہن حضرت ضباعہؓ بنت زبیر بن عبدالمطلب سے حضرت مقدادؓ کا نکاح کر دیا تھا۔ ان سے صرف ایک لڑکی کریمہ تھی۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ (سپہ سالار)

سوال: حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ کا تعلق قبیلہ بنو بکر بن وائل کی شاخ بنو شیبان سے تھا؟ بتایئے وہ کب حلقہ بگوش اسلام لائے؟

جواب: ۹ ہجری عام الوفود کا سال ہے۔ جس میں کثرت سے وفود بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ اسی سال بنو شیبان کے ایک وفد نے مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔ اس وفد میں مثنیٰ بن حارثہ بھی تھے۔ وہ اپنے قبیلے کے سرکردہ رئیسوں میں سے تھے اور بڑے بہادر اور جنگی معاملات کے ماہر تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ کی رسول اللہؐ سے پہلی ملاقات کب اور کہاں ہوئی تھی؟

جواب: نبوت کے دسویں سال موسم حج میں جب وہ اپنے قبیلے کے افراد کے ساتھ مکے آئے ہوئے تھے۔ تو منیٰ میں حضورؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ بعض

سیرت نگار کہتے ہیں کہ وہ اس وقت اسلام لائے۔ بعض کے بقول اسلام سے متاثر ہوئے تھے۔ (تاریخ طبری۔ اسدالغابہ۔ جرنیل صحابہ۔ اصابہ)

سوال: دور صدیقی میں فتنہ ارتداد کو ختم کرنے کے لئے حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: بحرین کے مرتدین نے بنوشیبان کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی لیکن حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے انہیں اس کام سے باز رکھا اپنے قبیلے کے کسی فرد کو مرتدین کی مدد نہیں کرنے دی۔ حضرت علاءؓ بن حضرمی نے بحرین کے مرتدین کو شکست دی تو حضرت مثنیٰؓ نے اپنے قبیلے کے جنگجو افراد کے ساتھ ان کے ساتھ جانے اور مرتدین کے تمام راستے بند کر دیئے۔

(طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ۔ استعاب)

سوال: ۱۲ ہجری میں حضرت مثنیٰؓ حارثہ نے ایرانیوں کے خلاف جس جدوجہد کا آغاز کیا اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: ایرانی حکام اپنے مقبوضہ یا زیر اثر عربوں کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کرتے تھے۔ مثنیٰؓ حیرہ کی جانب سے ایرانیوں پر حملے کرتے اور ان کے ساتھ سوید، ابلّہ کی طرف سے۔ اس طرح انہوں نے ایران کے خلاف چھاپہ مار جنگ کا آغاز کیا۔ جن ایرانی حکام نے بحرین کے مرتدین کو بغاوت کے دوران اکسایا تھا۔ حضرت مثنیٰؓ نے ان سے بھی خوب بدلہ لیا اور خلیج فارس کے ساتھ ساتھ فرات تک ایرانی دستوں اور ان کے حامی قبائل کو زبردست نقصان پہنچایا۔

(جرنیل صحابہؓ۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں عراق عجم کی طرف منظم پیش قدمی کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے اگرچہ سرحدی علاقوں میں ایرانی حکومت کی سرگرمیوں کو دبا دیا تھا تاہم ایرانیوں نے عربوں کی مزاحمت کے لئے منظم ہونا شروع کر دیا تھا۔ حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے پہلے خط کے ذریعے اور پھر خود جا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مدد طلب کی۔ چنانچہ خلیفۃ المسلمین نے حضرت خالدؓ بن ولید کو حکم بھیجا کہ ایک طاقتور لشکر لے کر حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ کی مدد کریں تاکہ عراق عرب میں منظم طریقے سے پیش قدمی کی جائے۔

(حیاۃ الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ کے لشکر کا ایرانیوں کے ساتھ پہلا مقابلہ کس مقام پر ہوا؟

جواب: حضرت خالد بن ولیدؓ دو ہزار مجاہدین لے کر روانہ ہوئے۔ راستے میں قبائل مضر اور ربیعہ کے آٹھ ہزار افراد ان سے مل گئے۔ حضرت مثنیٰ بن حارثؓ اپنے آٹھ ہزار مجاہدین کے ساتھ ان کے منتظر تھے۔ سارے لشکر کی قیادت حضرت خالدؓ نے سنبھالی اور حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ ان کے دست راست بن گئے۔ وہ عراق کے چپے چپے سے واقف تھے اور ایرانیوں کی عادات کو بخوبی سمجھتے تھے۔ کاظمہ کے مقام پر ایرانی گورنر ہرمز کے ساتھ اسلامی لشکر کا خونریز معرکہ ہوا جس میں ایرانیوں کو عبرتناک شکست ہوئی۔ اس جنگ کو جنگ سلاسل بھی کہا جاتا ہے۔ (تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ کا ایرانیوں کے ساتھ دوسرا بڑا معرکہ کہاں ہوا؟

جواب: حضرت خالدؓ نے انہیں بھاگنے والے ایرانیوں کا تعاقب کرنے کا حکم دیا۔ وہ ایرانیوں کے دو مضبوط قلعے فتح کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ راستے میں انہیں اطلاع ملی کہ مدائن سے نامور ایرانی سپہ سالار قارن کی سرکردگی میں ایک

بڑا لشکر شکست کا بدلہ لینے کے لئے آ رہا ہے۔ حضرت مثنیٰ بن حارثہ نے مذار کے مقام پر ڈیرے ڈال دیے اور حضرت خالدؓ کو اس صورت حال کی اطلاع کر دی۔ جب قارن حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ کے لشکر پر حملہ کرنے والا تھا تو حضرت خالدؓ بن ولید پہنچ گئے۔ اسلامی لشکر نے ایرانیوں کو شکست فاش دی اور مذار کی لڑائی کے بعد ولجہ، الیس، یوم المقر، حیرہ، عین التمر، دومۃ، حصید، مضیخ، ثنی اور فراض کے معرکوں میں مسلمانوں نے کامیابی حاصل کی۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہؓ۔ تاریخ اسلام)

سوال: کس مسلمان سپہ سالار نے سب سے پہلے عرب مسلمانوں میں ایرانیوں کے ساتھ لڑنے کی جرات پیدا کی؟

جواب: حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے دربار خلافت سے ایرانیوں کے مقابلے کی اجازت لی اور ایرانیوں کے رعب اور دبدبے کے باوجود ان کا جرات سے مقابلہ کیا۔ عراق کی سرزمین پر تابڑ توڑ حملے کرکے اس طرح پہلے اسلامی قائد ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ (سیر الصحابہؓ۔ تاریخ اسلام۔ جرنیل صحابہ)

سوال: حیرہ کی فتح میں حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے اسلامی لشکر کو کس طرح کامیابی دلائی؟

جواب: ایرانی قوم نے حیرہ کے محلات میں پناہ لی۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے چند جرنیلوں کو ان محلات کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا ان میں حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ بھی تھے۔ انہوں نے عمرو بن بقیلہ کے محل کو گھیرے میں لے لیا۔ دشمن نے اس مشکل وقت میں ایک لاکھ نوے ہزار درہم سالانہ ٹیکس دینے کی شرط پر صلح کی درخواست کر دی۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی اجازت سے یہ شرط منظور کر دی گئی۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ جرنیل صحابہ)

سوال: روم کے ساتھ جنگوں کے آغاز میں حضرت مثنیٰ بن حارث کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: ہرقل روم نے اسلامی لشکر کو ایرانی فوج کے ساتھ الجھا ہوا دیکھ کر اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اس نے اپنی فوج کو تیاری کا حکم دے دیا۔ دربار خلافت کے حکم سے حضرت خالدؓ بن ولید نے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور عراق کی امارت حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ کے سپرد کر کے خود شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ بیشتر مواقع پر مفتوحہ علاقے کا انتظام حضرت مثنیٰؓ بن حارث کے سپرد کر کے آگے روانہ ہوئے تھے۔ (تاریخ اسلام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے شاہ ایران نے اس صورتحال سے فائدہ اٹھانے کی کس طرح کوشش کی؟

جواب: شاہ ایران کو جب پتہ چلا کہ اسلامی لشکر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے تو اس نے ایرانی جرنیل ہرمز کی قیادت میں ایرانی سپاہ کو لڑائی کا حکم دیا۔ ایرانی لشکر مدائن سے پچاس میل کے فاصلے پر تھا کہ حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے اس کا راستہ روک لیا۔ ان کے دو بھائی مسعود اور معنیٰؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ ایرانی فوج کو لڑائی میں شکست ہوئی۔ ان کے ہزاروں آدمی مارے گئے۔ شاہ ایران اسی غم میں بیمار ہو کر مر گیا۔ مثنیٰؓ بن حارثہ چند دن بعد بشیرؓ بن خصاصیہ کو اپنا قائم مقام بنا کر خود مدینہ چلے گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ علالت کے باعث انتقال کر گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کس محاذ کی طرف روانہ فرمایا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی وصیت کے مطابق حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ کو جہاد کیلئے عراق روانہ کیا اور پھر ایک ہزار نوجوان حضرت ابو عبیدؓ کی سرکردگی میں ان کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے سرحدی علاقوں

میں بغاوت کے آثار دیکھے تو اپنی فوج کو حیرہ سے ہٹا کر خفان لے آئے۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ فتوح العجم۔ الفاروق)

سوال: بتایئے معرکہ جسر میں حضرت ابو عبید ثقفیؓ نے کس جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: خفان میں ابو عبید ثقفیؓ بھی اس لشکر سے آ ملے جس سے لشکر کئی ہزار نوجوانوں پر مشتمل ہو گیا۔ ابو عبیدؓ نے نمارق کے مقام پر ایرانی لشکر کو شکست دی۔ ان کا سردار جاپان گرفتار ہوا۔ لشکر کی ہولناک جنگ میں ایرانی شکست کھا کر بھاگ گئے۔ ابو عبیدؓ نے مثنیٰؓ اور کئی دوسرے افسروں کو چھوٹے چھوٹے دستے دے کر ادھر ادھر پھیلا دیا جنہوں نے قبائل کی بغاوت ختم کر دی۔ نرسی اور جالینوس کی شکست کے بعد رستم اپنے نامور افسر ذوالحاجب بہمن جادویہ کو بھاری لشکر کے ساتھ ایران کا قومی جھنڈا درفش کاویانی دے کر روانہ کیا۔ ان میں کوہ پیکر جنگی ہاتھی بھی تھے۔ یہ لشکر دریائے فرات کے کنارے خیمہ زن ہوا۔ ابو عبیدؓ اسلامی فوج کو دریا کے پار لے گئے اور پھر شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ ابو عبیدؓ اور کئی دوسرے جرنیل گھوڑوں سے کود کر ہاتھیوں سے لڑے۔ ابو عبیدؓ کو ایک ہاتھی نے کچل ڈالا۔ (تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ابو عبید ثقفیؓ کی شہادت کے بعد حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے ایرانی لشکر کا کس طرح مقابلہ کیا؟

جواب: ابو عبیدؓ کی شہادت کے بعد ان کے بھائی حکم بن مسعود ثقفی نے علم سنبھالا۔ وہ بھی شہید ہو گئے تو حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے علم سنبھال لیا۔ ہاتھیوں کے خوفناک ریلے نے مسلمانوں کی صفیں توڑ دی تھیں۔ حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نہایت جرات اور استقامت سے لڑے اور مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا۔

اس معرکہ جسر بابل کی لڑائی میں نو ہزار سے چھ ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

(تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ الفاروقؓ۔ طبقات)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے معرکہ جسر کے بعد حضرت مثنیٰؓ کے لئے فوجی امداد میں کس طرح اضافہ کیا؟

جواب: ابوعبید ثقفیؓ کی شہادت کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت مثنیٰؓ کو عراق میں اسلامی لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا۔ پھر قبیلہ بجیلہ کے سردار حضرت جریر بجلیؓ کو ایک زبردست لشکر دے کر ان کی مدد کے لئے روانہ کیا جو بویب میں ان سے آ ملے۔ (طبقات۔ اسدالغابہ۔ فتوح البلدان۔ مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: معرکہ بویب میں حضرت مثنیٰؓ نے ایرانی لشکر کو کس طرح شکست دی؟

جواب: ایرانی سردار رستم نے مسلمانوں کے مقابلے کے لئے بارہ ہزار جنگجو اپنے سپہ سالار مہران بن مہرویہ کی سربراہی میں بویب روانہ کیا۔ دریائے فرات کے دوسرے کنارے پر مسلمان ابھی ہتھیار سنبھال رہے تھے کہ ایرانی فوج نے حملہ کردیا۔ حضرت مثنیٰؓ اور ان کے ساتھی اس جوش سے لڑے کہ کسی بات کا ہوش نہ رہا۔ ایرانی فوج کا سپہ سالار قتل ہوا تو فوج بھاگ اٹھی۔ حضرت مثنیٰؓ نے فوج کے چند طاقتور دستوں کے ساتھ دشمن کا پیچھا کیا اور اس طرح ایک لاکھ کے قریب ایرانی مارے گئے۔ جبکہ صرف ایک سو مسلمان شہید ہوئے۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ فتوح الشام)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ نے معرکہ بویب کے بعد خود ایرانیوں کے مقابلے پر جانے کا کیوں ارادہ کیا تھا؟

جواب: بویب کی شکست سے سارے ایران میں کہرام مچ گیا۔ ایرانیوں نے ملکہ پوران دخت کو تخت سے اتار کر نوجوان شہزادے یزدگرد کو تخت پر بٹھا دیا۔

مسلمانوں کے مقبوضہ علاقوں میں بھی بغاوت ہوگئی اور مسلمان خطرات میں گھر گئے۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی تو انہوں نے عرب قبیلوں سے لوگوں کو جہاد کیلئے تیار کیا اور خود ایرانیوں کے مقابلے پر جانے کا ارادہ کیا لیکن اکابر صحابہؓ نے کہا کہ آپ کا مدینے میں رہنا مناسب ہے۔

(تاریخ اسلام۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت مثنیٰؓ کو کیا حکم بھیجا؟

جواب: اس نازک صورتحال میں حضرت عمرؓ نے حضرت مثنیٰؓ کو حکم بھیجا کہ اپنی فوجیں سمیٹ کر عرب کی سرحد پر آ جاؤ۔ اور ربیعہ اور مضر کے قبیلوں کو بھی اپنی مدد کیلئے بلاؤ۔ مثنیٰؓ نے خلیفہ کے حکم کے مطابق اپنی فوج ذوقار کے مقام پر جمع کرلی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو تیس ہزار مجاہدین کے ساتھ عراق کی مہم کے لئے روانہ فرمایا جو حضرت مثنیٰؓ کی آٹھ ہزار فوج کے ساتھ مل گئے۔ (تاریخ اسلام۔ الفاروق۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: شراف کے مقام پر اسلامی فوجیں اکٹھی ہوئیں۔ بتایئے حضرت مثنیٰؓ اس فوج میں کیوں شامل نہ ہوسکے؟

جواب: معرکہ جسر میں حضرت مثنیٰؓ کو شدید زخم آئے تھے جو بظاہر ٹھیک ہوگئے۔ معرکہ بویب میں انہوں نے جان کی بازی لگا کر اسلامی لشکر کو کامیاب کرایا۔ قیام ذوقار کے دوران ان کے زخم بگڑ گئے اس لئے وہ شراف میں شریک نہ ہوسکے۔ انہوں نے ذوقار میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: ذوقار کے بارے میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: کئی سال پہلے جب معرکہ ذوقار میں قبیلہ بنو شیبان کی ایک شاخ ربیعہ کو

ایرانیوں کے مقابلے میں فتح حاصل ہوئی تھی تو رسول اللہؐ نے فرمایا تھا: "آج عرب، عجم کے مقابلے میں برابر کی سطح پر آگئے ہیں۔" (اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ)

حضرت امیر معاویہؓ (سپہ سالار، کاتب وحی، شاعر، حکمران)

سوال: بتایئے فتح مکہ کے وقت ابوسفیان کے کس بیٹے نے اسلام قبول کیا تھا جو خلیفہ بھی بنے تھے؟

جواب: امیر معاویہؓ بن ابوسفیان نے۔ آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ والد کا نام صخر (ابوسفیان) بن حرب اور والدہ کا ہندہ بنت عتبہ۔ ان کا شجرہ نسب پانچویں پشت میں رسول اللہؐ سے مل جاتا ہے۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ نے امیر معاویہؓ کو امین، مہدی اور ہادی کے نام دیئے۔ آپؐ نے ان کیلئے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپؐ نے دعا فرمائی: "اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب لکھا دے۔ اور اسے عذاب سے محفوظ فرما۔" (البدایہ والنہایہ۔ ترمذی۔ کنز العمال)

سوال: بتایئے امیر معاویہؓ کا حضور اقدسؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ حضورؐ کی زوجہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان کے بھائی تھے۔

(ازواج مطہراتؓ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: ظہور اسلام کے وقت قریش میں صرف سترہ افراد لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ان میں ایک امیر معاویہؓ بھی تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو کیا ذمہ داری دی تھی؟

جواب: آپؐ نے امیر معاویہؓ کی دینی اور علمی قابلیت کی بنا پر انہیں کتابت وحی پر مامور فرمایا۔ حضورؐ ان سے بھی وحی لکھواتے تھے۔

(البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ کاتبان وحی)

سوال: امیر معاویہؓ نے غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف میں شرکت کی۔ بتایئے دور صدیقی میں آپ نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شام لشکر روانہ فرمایا تو امیر معاویہؓ کے بھائی یزید بن سفیان لشکر کے امیر تھے اور امیر معاویہؓ ہر اول دستے کے علمبردار تھے اور فتوحات میں شریک ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء، تاریخ الامم الاسلامیہ۔ فتوح الشام)

سوال: دور عثمانی میں شام کے ساحلی علاقوں کی تسخیر کس صحابیؓ کے ہاتھوں ہوئی؟

جواب: حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان کی قیادت میں لڑی جانے والی ان جنگوں میں مقدمۃ الجیش کی کمان امیر معاویہؓ کے ہاتھ میں تھی۔ ان علاقوں کے بیشتر حصے امیر معاویہؓ کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ (فتوح الشام۔ فتوح البلدان۔ عثمان غنیؓ)

سوال: بتایئے امیر معاویہؓ کو حضرت عمرؓ فاروق نے کن علاقوں کا گورنر مقرر کیا؟

جواب: ۱۸ ہجری میں طاعون عمواس میں یزیدؓ بن ابی سفیان کے انتقال کے بعد امیر معاویہؓ کو دمشق کا والی مقرر کیا گیا۔ پھر حضرت عمیرؓ کی جگہ حمص کا گورنر بنایا گیا۔ اور اسی طرح حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ کی جگہ جابیہ کا گورنر مقرر تو اس طرح شام کا پورا صوبہ حضرت امیر معاویہؓ کے سپرد ہوا۔

(الفاروقؓ۔ استیعاب۔ ترمذی۔ تاریخ کبیر۔ تاریخ ابن خلدون)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ نے فلسطین، اردن اور لبنان کا علاقہ بھی امیر معاویہؓ کے سپرد کر دیا۔ بتایئے دور عثمانی میں امیر معاویہؓ نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: مصر اور شام کی فتوحات کے علاوہ قبرص کے جزیرے پر اسلامی پرچم لہرایا۔

(فتح الباری۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے اسلامی تاریخ میں سب سے پہلا بحری لشکر کس نے تیار کیا اور قبرص

کیسے فتح ہوا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ کی اجازت سے قبرص پر لشکر کشی کے لئے پانچ سو جہازوں کا ایک بحری بیڑہ تیار کیا۔ یہ بیڑہ قبرص پہنچ لنگرانداز ہوا تو اہل قبرص نے چند شرائط پر صلح کرلی۔ کچھ عرصہ بعد معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اہل قبرص نے مسلمانوں کے خلاف رومیوں کی مدد کی۔ ۳۳ ہجری میں امیر معاویہؓ نے قبرص پر لشکر کشی کرکے اسے فتح کرلیا۔

(فتوح البلدان۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: حضرت امیر معاویہؓ کتنے عرصے تک گورنر رہے اور کب خلیفہ بنے؟

جواب: آپ ۱۸ ہجری سے ۴۱ ہجری تک بائیس سال دمشق اور دوسرے علاقوں کے گورنر رہے۔ حضرت امام حسنؓ کی خلافت سے دستبرداری کے بعد ۴۱ ہجری میں باقاعدہ طور پر خلیفہ بنے اور اموی خلافت کی بنیاد رکھی۔ اس سال کو عام الجماعت کا نام دیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء۔ تاریخ طبری۔ مروج الذہب۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے امیر معاویہؓ کے عہد میں کن علاقوں کی بغاوتوں کا خاتمہ کیا گیا؟

جواب: اندرونی شورش کی وجہ سے بہت سے مفتوحہ علاقوں میں بغاوتیں ہوئیں۔ جنہیں امیر معاویہؓ کے جرنیلوں نے سختی سے کچل دیا۔ خراسان کے والی قیسؓ بن ہیثم نے بلخ، ہرات اور بازغیس کے علاقوں کی بغاوتیں ختم کیں۔ عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ نے کابل کی بغاوت کا خاتمہ کیا اور پھر غزنی تک کا علاقہ دوبارہ فتح کیا۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں فتوحات کو وسعت ملی۔ بتایئے ہندوستان کے کون سے علاقے فتح ہوئے؟

جواب: ہندوستان پر لشکر کشی سے سندھ کی فتوحات کا سلسلہ آگے بڑھا۔ اسلامی لشکر

نے مہلبؓ بن ابی صفرہ، عبداللہؓ بن عامر، سنان بن ابی سنان، راشد بن عمر وازدی اور بعض دوسرے مسلمان جرنیلوں کی سرکردگی میں قلات، قندھار، قیقان، مکران، سیستان اور بہت سے دوسرے علاقے فتح کئے۔

(فتح نامہ۔ فتوح البلدان۔ استیعاب)

سوال: امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں عبیداللہؓ بن زیاد اور سعیدؓ بن عثمان نے ترکستان کے کن علاقوں کو تسخیر کیا؟

جواب: بخارا اور اس کے اردگرد کے علاقے، سمرقند اور ترمذ مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ (فتوح البلدان۔ اسد الغابہ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے شمالی افریقہ اور شام کے کون سے علاقے امیر معاویہؓ کے دور میں اسلامی سلطنت کا حصہ بنے؟

جواب: امیر معاویہؓ کے زمانے میں شمالی افریقہ کی فتوحات میں وسعت ہوئی۔ عقبہؓ بن نافع، معاویہؓ بن حدیج، رویفعؓ بن ثابت، عبداللہ بن عبدالعزیز، عبدالملک اور بعض دوسرے صحابہؓ نے بہت سے علاقوں میں نہ صرف بغاوتیں ختم کیں بلکہ نئی فتوحات بھی ہوئیں۔ (البدایہ والنہایہ۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: امیر معاویہؓ کے دور میں رومیوں کے ساتھ کئی معرکے ہوئے۔ بتایئے قسطنطنیہ کی تاریخی فتح کیسے حاصل ہوئی؟

جواب: ۴۹ ہجری میں امیر معاویہؓ نے حضرت سفیانؓ بن ازدی کو ایک بڑی فوج کیساتھ قسطنطنیہ پر فوج کشی کا حکم دیا۔ اسلامی بیڑہ بحر روم سے گزر کر قسطنطنیہ پہنچا اور قلعے کا محاصرہ کیا۔ رومیوں نے اپنی پوری قوت صرف کردی۔ کئی خونریز معرکے ہوئے اور قسطنطنیہ فتح ہوگیا۔ اس طرح رسول اللہ کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ (استیعاب۔ البدایہ والنہایہ۔ فتوح البلدان)

سوال: مسلمانوں نے جزائر روڈس اور ارواڈ کب فتح کئے؟

جواب: امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں ۴۲ ہجری میں جنادہؓ بن امیہ کی سرکردگی میں جزیرہ روڈس اور ۵۴ ہجری میں جزیرہ ارواڈ فتح ہوا۔

(فتوح البلدان۔ معجم البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: ایک کامیاب جرنیل اور حکمران کی حیثیت سے امیر معاویہؓ میں کیا خوبیاں تھیں؟

جواب: وہ جنگی انتظامات کے ماہر تھے۔ سپاہیوں کیلئے دو دو ہزار درہم مقرر کئے اور ان کی محاذ جنگ پر روانگی کے بعد ان کے اہل خانہ کی خبر گیری کرتے۔ ہر طرح کے ملکی حالات سے باخبر رہتے۔ دمشق کو دارالحکومت اور عالم اسلام کا مرکز بنایا۔ چوری قتل اور دوسرے جرائم کا خاتمہ کیا۔

(تاریخ طبری۔ اخبار الطوال۔ تاریخ کبیر۔ عقد الفرید۔ مروج الذہب)

سوال: بتایئے اشاعت اسلام کے لئے امیر معاویہؓ کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: بیت اللہ کی خدمت کیلئے متعدد غلام مقرر کئے اور بیت اللہ پر دیبا وحریر کا عمدہ غلاف چڑھایا۔ پرانی مساجد کو مرمت کروا کے نئی مساجد تعمیر کرائیں۔ وہ خود مسجدوں کی حالت کا جائزہ لیتے اور احکامات جاری کرتے۔

(تاریخ یعقوبی۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: رفاہ عامہ کیلئے امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں کون سے اہم کام ہوئے؟

جواب: مجاہدین کے بچوں کے وظائف دودھ چھوڑنے کے بعد سے جاری ہو جاتے۔ مردم شماری کے لئے سرکاری اہل کار مقرر کئے۔ نہریں کھدوا کر سینکڑوں ایکڑ اراضی سیراب کی۔ نہروں اور تالابوں کے ذریعے زراعت کو ترقی دی۔ نئے شہر مثلاً قیروان آباد کئے اور اسلامی نو آبادیاں قائم کیں۔ ڈاک کا نظام بہتر

بنایا۔ محکمہ قضاوعدالت کو ترقی دی۔ خبر رسانی اور ڈاک کے لئے برید کے نام سے مستقل محکمہ بنایا اور سرکاری فرامین جمع کرنے کیلئے دیوان خاتم۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ البدایہ والنہایہ۔ معجم البلدان۔ تاریخ یعقوبی۔ مروج الذہب)

سوال: فوج اور پولیس کے نظام کو ترقی دینے کیلئے امیر معاویہؓ نے کیا اقدامات کئے؟

جواب: فوجیوں کی تنخواہیں دوگناہ کردیں۔ رضا کار فوج کو تنخواہ دار فوج بنایا۔ سردیوں اور گرمیوں میں لڑنے کیلئے الگ الگ فوج تیار کی۔ تیز رو فوج تشکیل دی۔ بحری فوج کے لئے بحری بیڑہ تیار ہوا اور جہاز سازی کے کارخانے قائم کئے۔ سب سے پہلا کارخانہ ۵۴ ہجری میں مصر میں قائم ہوا۔ سب سے پہلے منجنیق کا استعمال امیر معاویہؓ کے دور میں ہوا۔ قلعوں اور فوجی چھاؤنیوں کی تعمیر عمل میں آئی۔ قیام امن کے لئے پولیس کے نظام کو ترقی دی اور بدمعاشوں کے نام بھی پہلی مرتبہ رجسٹر کروائے گئے۔ دمشق میں مجلس مشاورت کی طرز پر پارلیمنٹ بنائی گئی اور مختلف صوبوں میں بھی اسی طرز پر اسمبلیاں بنائیں۔ دارالضرب یعنی ٹکسال بنایا گیا اور ملک کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے مختلف محکمے قائم کئے۔

(فتوح البلدان۔ مروج الذہب۔ تاریخ اقوام الاسلامیہ)

سوال: بتایئے امیر معاویہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۶۰ ہجری میں دمشق میں انتقال ہوا۔ ضحاکؓ بن قیس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ متعدد شادیاں کیں لیکن دو بیویوں سے اولاد ہوئی۔

(تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ

(سپہ سالار، صاحب الشجرہ، کاتب وحی، خادم رسول، عالم وفاضل)

سوال: حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کب مسلمان ہوئے اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: آپ نے ۵ ہجری میں اسلام قبول کیا اور طائف سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام لانے سے پہلے انہوں نے اپنے وطن میں چند آدمی قتل کردیئے تھے اور رئیس بنو ثقیف عروہؓ بن مسعود نے ان کی دیت ادا کردی تھی لیکن وہ مدینہ آئے۔ اسلام لائے اور پھر حضورؐ سے بیعت کی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کا حسب ونسب بتادیجئے؟

جواب: وہ طائف کے مشہور قبیلے بنو ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ وہی قبیلہ ہے جس نے طائف کے سفر میں رسول اللہ کو زخمی کیا تھا۔

(تاریخ اسلام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کیا خدمات سرانجام دیتے تھے؟

جواب: حضورؐ اقدس کی بارگاہ میں زیادہ وقت گزارتے اور حکم کی تعمیل کرتے۔ آپؐ کے لئے وضو کا پانی لاتے کا شانہ مبارک کی حفاظت کرتے۔ آپؐ کے اونٹ چراتے۔ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اس لئے کبھی کبھی کتابت وحی بھی کردیتے تھے۔

(اصابہ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: سب سے آخر میں رسول اللہؐ سے جدا ہونے کا شرف حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو حاصل ہوا۔ بتایئے وہ کیسے؟

جواب: آقاؐ کے جسد اطہر کو لحد میں اتار دیا گیا۔ اس دوران حضرت مغیرہؓ بن شعبہ پاس کھڑے بے چینی اور پریشانی سے اپنے ہاتھ مل رہے تھے کہ انگلی سے انگوٹھی نکل کر قبر مبارک میں گر گئی۔ حضرت علیؓ نے کہا قبر میں اتر کر نکال لو۔ وہ قبر مبارک میں اترے۔ انگوٹھی اٹھائی۔ آقاؐ کے قدم مبارک کو ہاتھ لگایا اور لوگوں سے مٹی ڈالنے کا کہا۔ جب تھوڑی مٹی ڈالی جاچکی تو باہر نکل آئے۔

(محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: "تجھے معلوم نہیں کس سے بات کر رہے ہو۔ خبردار اب ہاتھ آگے نہ بڑھانا۔"
یہ الفاظ کس نے کب کہے تھے؟

جواب: حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے عروہؓ بن مسعود ثقفی سے (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) اس وقت کہے تھے جب وہ صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کے نمائندہ بن کر حضورؐ سے گفتگو کر رہے تھے اور حضورؐ کی ریش مبارک کی طرف بار بار ہاتھ بڑھاتے تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بیعت رضوان کا شرف حاصل کرنے والے صحابی حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: صلح حدیبیہ کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ رسول اللہؐ نے حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو حضرت ابوسفیانؓ بن حرب یا خالدؓ بن ولید کے ہمراہ بنوثقیف کا بت 'لات' توڑنے کے لئے بھیجا تھا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: دور صدیقی میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے مرتدین کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ بتایئے دور فاروقی میں آپ کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: وہ عراق عرب کی تسخیر کے لئے جانے والے مجاہدین میں شامل تھے۔ انہوں نے ۱۳ ہجری میں معرکہ بویب میں حصہ لیا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے مدائن میں یزدگرد کے پاس جو سفیر بھیجے ان میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بھی تھے۔ انہیں رستم کے پاس بھی سفیر بنا کر بھیجا۔ قادسیہ کی خونریز جنگ کے بعد انہوں نے کئی دوسرے معرکوں میں شرکت کی۔ ۱۵ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں بصرہ کا گورنر بنایا۔ (الفاروقؓ۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے بصرہ کے گورنر کی حیثیت سے کیا کام کئے؟

جواب: میسان اور اس کے آس پاس کے علاقے فتح کیے۔ انتظامی امور کو بہتر طریقے سے چلانے کے لیے ایک دفتر قائم کیا۔ جہاں سے سپاہیوں کو تنخواہیں، وظیفہ خواروں کو وظیفے اور وثیقہ پانے والوں کو وثیقے ملتے تھے۔

(الفاروقؓ۔ طبقات۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کو شکایت ملنے پر حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بصرہ کی گورنری سے سبکدوش کر دیا گیا۔ وہ کوفہ کے گورنر کب بنے اور اس دوران انہوں نے اسلامی سلطنت کے لئے کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: ۲۱ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ حضرت نعمانؓ بن مقرن کی سرکردگی میں لڑی جانے والی جنگ نہاوند میں میسرہ کے افسر تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ہمدان فتح کیا۔ (بعض مؤرخین کے مطابق ہمدان حضرت نعیمؓ بن مقرن نے فتح کیا)

(استیعاب۔ فتوح البلدان۔ طبقات)

سوال: بتایئے دور عثمانی، دور علوی اور بعد میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں بحرین کا گورنر بھی مقرر کیا تاہم ان کی شہادت کے وقت وہ کوفہ کے گورنر تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے حکومت سنبھالی تو ان کی جگہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو کوفے کا گورنر بنا دیا۔ حضرت علیؓ کی خلافت کے موقع پر وہ شروع شروع میں حضرت علیؓ کے حامی تھے لیکن پھر مکہ معظمہ اور بعد میں طائف چلے گئے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حصہ نہیں لیا۔ ۴۱ ہجری میں امیر معاویہؓ نے تخت نشین ہونے کے بعد انہیں کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ وہ نو سال تک کوفہ کے گورنر رہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اخبار الطوال۔ تہذیب التہذیب)

سوال: حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۵۰ ہجری میں کوفہ میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بھی اس میں مبتلا ہو گئے اور ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے تین بیٹے عروہ، حمزہ اور عقار تھے۔ ان سے ۱۳۲ حدیثیں مروی ہیں۔

(تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

حضرت نعمانؓ بن مقرن المزنی (سپہ سالار صحابی)

سوال: عرب کے دور دراز علاقے سے پہلے کونسا وفد حضورؐ کی خدمت میں آیا جس میں ایک مشہور صحابی بھی تھے؟

جواب: فتح مکہ سے پہلے بنو مزینہ کا چار سو افراد پر مشتمل وفد اپنے سردار بلالؓ بن حارث کے ساتھ مدینے آیا اور سبھی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان میں صحابی رسول حضرت نعمانؓ بن مقرن المزنی بھی تھے۔

(وفود عرب بارگاہ نبوی میں۔ سیرۃ النبیؐ)

سوال: حضرت نعمانؓ نے سب سے پہلے کس غزوے میں شرکت کی؟

جواب: غزوۂ فتح مکہ میں انہیں حضورؐ نے اپنے قبیلے کا جھنڈا عطا فرمایا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس موقع پر علمبردار بلالؓ بن حارث تھے۔ (سیرۃ النبیؐ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے فتنہ ارتداد کے زمانے میں حضرت نعمانؓ بن مقرن نے کیا کام کیا؟

جواب: بنو اسد، بنو فرازہ اور بنو غطفان نے مدینہ پر حملے کی تیاری کی تو حضرت ابوبکرؓ صدیق ان منکرین زکوٰۃ قبائل کی طرف لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت نعمانؓ بن مقرن بھی اپنے فوجی دستے کے ساتھ ان کے ہمراہ تھے۔ ربذہ کے مقام پر دشمن کو شکست ہوئی۔ (اسد الغابہ۔ فتنہ ارتداد عرب)

سوال: عراق عرب کی مہم میں رومیوں اور ایرانیوں کے خلاف حضرت نعمانؓ بن مقرن نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت نعمانؓ عراق کے تمام معرکوں میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ رہے۔ جب حضرت سعدؓ عراق میں اسلامی فوج کے سپہ سالار بنے تو نعمانؓ ان کے ہراول دستے میں بھی شریک رہے۔ تین دن تک شدت سے ہونے والی جنگ قادسیہ میں بھی حضرت نعمانؓ بن مقرن نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ ۱۶ ہجری میں کوفہ آباد ہوا تو حضرت نعمانؓ کوفہ چلے گئے۔ شوستر کی تسخیر میں ایک ہزار فوج لے کر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے پہلو بہ پہلو لڑائی میں حصہ لیا۔ خوزستان کے شہر رامہرمز اور ایزج بھی حضرت نعمانؓ نے فتح کئے جنگ نہاوند میں ایرانیوں کی بہت بڑی فوج کو شکست دی۔

(الفاروقؓ۔ فتوح البلدان۔ عمر فاروق اعظمؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: "بخدا میں کل ایک ایسے شخص کو اس مہم کا سپہ سالار مقرر کروں گا۔ جو دشمنوں کے نیزوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔" یہ الفاظ حضرت عمرؓ نے کس کے بارے میں کہے؟

جواب: حضرت نعمانؓ بن مقرن کو جنگ نہاوند کیلئے اسلامی لشکر کا سپہ سالار مقرر کرتے وقت کہے۔ (الاخبار الطوال۔ عمر فاروق اعظمؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت نعمانؓ بن مقرن کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ نے جنگ نہاوند میں شہادت پائی۔ اس لڑائی نے ایرانیوں کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ اس لئے اسے فتح الفتوح کا نام دیا گیا۔

(تاریخ طبری۔ الفاروقؓ۔ سیر الصحابہ)

سوال: کس صحابی نے نہاوند کی فتح اور حضرت نعمانؓ بن مقرن کی شہادت کی خبر

حضرت عمرؓ تک پہنچائی؟

جواب: حضرت حذیفہؓ بن یمان نے یک وقت دونوں خبریں حضرت عمر فاروقؓ کو سنائیں تو وہ رو پڑے۔ (عمر فاروق اعظمؓ۔ پیہ تیرے پراسرار بندے)

حضرت یزیدؓ بن ابوسفیانؓ (سپہ سالار صحابہ)

سوال: اہل مکہ کس صحابیؓ کو یزیدؓ الخیر کے لقب سے یاد کرتے تھے؟ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائے۔ ان کا تعلق قریش کی شاخ بنو امیہ سے تھا۔ سپہ سالار قریش ابوسفیان کے بیٹے تھے۔ انہیں ذہانت، بہادری اور نیکی کی وجہ سے یزید الخیر کہا جاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی انہوں نے کبھی مسلمانوں کو ایذا نہیں پہنچائی۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: دور رسالت میں حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: فتح مکہ کے بعد غزوۂ حنین میں شریک ہوئے۔ حضورؐ نے مال غنیمت میں سے چالیس اوقیہ سونا یا چاندی اور سو اونٹ انہیں دیئے۔ غزوۂ حنین کے بعد انہیں بنی فراس کا امیر بنایا۔ (اصابہ۔ طبقات۔ استیعاب۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان کی کنیت ابو خالد تھی۔ شام کیلئے لشکر کی روانگی کے وقت حضرت ابوبکرؓ نے علم کس کو دیا؟

جواب: حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان مدینہ منورہ سے روانہ ہونے والے سب سے پہلے لشکر کے امیر تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں رخصت کرتے وقت فرمایا تھا: "یزیدؓ! میں تمہیں اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ تم پر خدا کی رحمت وسلامتی

ہو۔ تم میرے سب سے پہلے سپہ سالار ہو۔" (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ مل کر شام کا سرحدی شہر بصریٰ تسخیر کیا۔ پھر اجنادین کی جنگ میں رومیوں کے خلاف لڑے۔ اجنادین کی فتح کے بعد اسلامی لشکر نے دمشق کا محاصرہ کیا تو حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان باب کیسان پر متعین ہوئے۔ چھ ماہ کے محاصرے کے بعد دمشق فتح ہوا۔ اس کے بعد یزیدؓ بن ابوسفیان نے حضرت عمروؓ بن العاص کے ساتھ مل کر اردن اور ساحلی علاقے فتح کیے۔ حضرت ابوعبیدہؓ حمص گئے تو یزیدؓ بن ابوسفیان کو دمشق میں اپنا قائم مقام بنایا۔ جنگ یرموک میں اسلامی لشکر کے میسرہ پر یزیدؓ بن ابوسفیان متعین تھے۔ اس معرکے میں وہ بڑی بے جگری سے لڑے۔

(طبقات۔ فتوح البلدان۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بیت المقدس کی فتح کے وقت حضرت عمرؓ تشریف لے گئے تو جابیہ کے مقام پر کن صحابہؓ نے ان کا استقبال کیا؟

جواب: حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح، حضرت خالدؓ بن ولید، حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان اور دوسرے افسروں نے۔ (الفاروق۔ فتوح البلدان۔ فتوح الشام)

سوال: حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان کب شام کے والی مقرر ہوئے اور انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: ۱۸ ہجری میں لشکر اسلام میں طاعون عمواس کی وبا پھیلی تو ہزاروں مسلمانوں کے ساتھ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح بھی اس سے وفات پا گئے۔ حضرت عمرؓ نے ان کی جگہ حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان کو شام کا والی مقرر کر دیا اور قیساریہ کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا۔ محاصرے کے دوران وہ بیمار ہو گئے اور اپنے بھائی

امیر معاویہؓ کو اپنا جانشین بنا کر دمشق واپس آ گئے۔ یہیں ۱۸ یا ۱۹ ہجری میں وفات پائی۔ (الفاروق۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت یزیدؓ بن ابوسفیان کا رسول اللہؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان حضرت یزیدؓ کی علاتی بہن (ماں کی طرف سے سوتیلی) تھیں۔ اس نسبت سے وہ حضورؐ کے برادر نسبتی (سالے) تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ ازواج مطہراتؓ)

﴿عالم و فاضل اور محدث صحابہؓ﴾

حضرات:

ابن ابی اوفیٰ، ابو ہریرہ، ابو برزہ اسلمی، ابو مسعود بدری، ابو امامہ باہلی، ابوبکرہ، ابو رافع، ابو قتادہ، ابو طلحہ زید بن سہل، ابوذر غفاری، اسود بن سریع، انس بن مالک، ابو مسعود بدری، ابو واقد لیثی، ابو ثعلبہ خشنی، براء بن عازب، تمیم بن اوس داری، ثوبان، ثابت بن قیس، جبیر بن مطعم، جابر بن عبداللہ بن عمرو، حذیفہ بن یمان، حارث بن ہشام، خبیب بن عدی، رافع بن خدیج، زید بن ارقم، زیاد بن لبید، زید بن خالد، زید بن ثابت، سعید بن عاص، سلمہ بن ہشام، سلمہ بن خیذب، سعد بن مالک، صفوان بن معطل، عبداللہ بن سلام، عکاشہ بن محصن، عقبہ بن عامر، عمران بن حصین، عمیر بن سعد، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو، عباد بن بشر، عبادہ صامت، عبداللہ بن عبداللہ، عبداللہ بن طارق، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن مغفل، عتبان بن مالک، عثمان بن ابی العاص، عمرو بن مرہ، عتبہ بن مسعود، غیلان بن سلمہ، فضالہ بن عبید، فراس الاقرع، قیس بن سعد، کعب بن عجرہ، معاذ بن جبل، مصعب بن عمیر، محمد بن مسلمہ، مغیرہ بن شعبہ، معقل بن یسار، نعمان بن بشیر، واثلہ بن اسقع، ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند عالم و فاضل صحابہؓ

حضرت انسؓ بن مالک (خادم رسولؐ، بدری صحابی، صاحب الشجرہ، عالم و فاضل)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک ۹۔۱۰ سال کی عمر میں رسول اللہؐ کے خادم بنے۔ آپ کا

حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: آپ کی کنیت ابو حمزہ بھی تھی اور ابو ثمامہ بھی۔ خزرج کے خاندان بنونجار سے تھے اور خادم رسول اللہؐ کے لقب سے مشہور تھے۔ والد کا نام مالک بن نضر تھا اور والدہ مشہور صحابیہ حضرت ام سلیم تھیں۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت انسؓ بن مالک نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ان کی عمر سات آٹھ برس تھی جب مدینے میں اسلام پھیلا۔ حضرت انسؓ کی والدہ نے اسلام قبول کرلیا اور اپنے بیٹے کو بھی دین کی تعلیم دی۔ البتہ حضرت انسؓ کے والد مالک بن نضر سخت ناراض ہوئے اور کشیدگی بڑھی تو وہ ناراض ہوکر مدینہ سے شام چلے گئے۔ وہیں فوت ہوئے یا کسی دشمن کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ (طبقات۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے کس صحابی نے اپنی والدہ کا نکاح پڑھایا تھا؟

جواب: حضرت انسؓ بن مالک نے۔ ان کی والدہ بیوہ ہوگئیں تو قبیلے کے ایک شخص ابوطلحہؓ نے نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت انسؓ اس وقت نو سال کے تھے۔ ابوطلحہؓ مشرک تھے۔ چنانچہ ان کی اسلام لانے کی شرط پر یہ شادی ہوئی اور حضرت انسؓ بن مالک نے ان کا نکاح پڑھایا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک سے حضورؐ بے حد محبت کرتے۔ نقصان بھی ہوجاتا تو اف تک نہ کہتے۔ پیار سے بیٹا یا انیس کہہ کر بلاتے۔ بتایئے حضرت انسؓ کیا خدمت انجام دیتے؟

جواب: ان کو اکثر یہ شرف وسعادت ملتی کہ نماز فجر سے پہلے حضورؐ کے لئے وضو کا سامان مہیا کرتے۔ ان کی والدہ ان کے ہاتھ کوئی چیز بھجواتیں۔ وہ حضورؐ کو کھانا کھلاتے۔ اپنے والد مالک بن نضر کے شیریں کنویں کا پانی حضورؐ کی خدمت

میں پیش کرتے۔ حضورؐ ان سے ہنسی مذاق کر لیتے۔ ایک مرتبہ فرمایا: "اے دو کانوں والے۔" (شعیب الایمان۔ مسند احمد۔ انساب الاشراف۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت انسؓ بن مالک کے لئے کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "اے اللہ تو اس کے مال اور اولاد میں کثرت بخش اور اسے جنت میں داخل کر۔" (طبقات۔ اصابہ۔ سوشیدائی)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک جنگ بدر کے وقت ۱۲ سال کے تھے۔ انہیں بدری صحابی کیوں کہا جاتا ہے؟ کیا وہ غزوہ احد میں شریک تھے؟

جواب: وہ کم عمری کے باوجود میدان بدر میں پہنچ گئے تھے اور رسول اللہؐ کی خدمت کرتے رہے۔ اسی طرح غزوہ احد میں بھی وہ کم عمر ہونے کے باوجود رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ (المغازی۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ صحیح بخاری)

سوال: بتایئے حضرت انسؓ بن مالک نے کن دوسرے غزوات اور اہم موقعوں پر حضورؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل کیا؟

جواب: آپ غزوہ خندق، غزوہ بنو قریظہ، بیعت الرضوان، غزوہ خیبر، عمرۃ القضا، حنین اور تبوک کے موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔

(المغازی۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: دس سال تک رسول اللہؐ کی خدمت کرنے والے صحابی حضرت انسؓ بن مالک نے دور صدیقی میں کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں حضرت عمر فاروقؓ کے مشورے سے بحرین کا عامل مقرر فرمایا۔ حضرت انسؓ نے مرتدین کے خلاف بعض لڑائیوں میں بھی حصہ لیا۔ جن میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ بھی تھی۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک نے دور فاروقیؓ کے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: ۱۳ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کی اجازت سے جہاد ایران کے لئے چلے گئے اور بہت سے معرکوں میں داد شجاعت دی۔ ان میں معرکہ حریق اور فتح شوشتر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان بہت سے معرکوں میں ان کے بھائی حضرت براءؓ بن مالک بھی ساتھ تھے۔ معرکہ شوشتر میں حضرت انسؓ بن مالک پیدل فوج کے افسر تھے۔ اس جنگ میں ایرانیوں کی شکست کے بعد ہرمزان گرفتار ہوا تو سپہ سالار حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اسے حضرت انسؓ کی سرکردگی میں تین سو سواروں کے ساتھ مدینہ منورہ بھجوادیا۔

(الفاروقؓ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے حضرت انسؓ بن مالک کب اور کیسے بصرہ منتقل ہوئے؟

جواب: بصرہ آباد ہونے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے لوگوں کو فقہ کی تعلیم کے لئے جو دس عالم و فاضل صحابی بھیجے تھے ان میں حضرت انسؓ بن مالک بھی تھے۔ وہ وہاں مستقل طور پر آباد ہو گئے تھے۔ (الفاروقؓ۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے دور خلافت میں حضرت انسؓ بن مالک گوشہ نشین رہے۔ بتایئے عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں حجاج نے حضرت انسؓ کے ساتھ کیا ظلم کیا؟

جواب: اس نے حضرت انسؓ پر بنو امیہ کی حمایت کا الزام لگا کر سختی کی اور ان کی گردن پر مہر لگوادی۔ حضرت انسؓ نے سزا برداشت کی اور پھر گھر آ کر عبدالملک کو خط میں صورتحال سے آگاہ کر دیا۔ عبدالملک نے حجاج کو سخت خط لکھا تو حجاج نے اپنے مصاحبوں سمیت آ کر حضرت انسؓ سے معافی مانگی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت انسؓ بن مالک نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۹۳ ہجری میں ایک سو تین سال کی عمر میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔قطنؒ بن مدرک کلابی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بصرہ کے قریب طف کے مقام پر دفن کردیا گیا۔ اسی لڑکے تین لڑکیاں اور بیس سے زیادہ پوتے موجود تھے۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔سوشیدائی)

سوال: خادم رسول حضرت انسؓ علم وفضل میں بھی کمال رکھتے تھے۔ بتایئے آپ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: وہ روایت حدیث کے اعتبار سے صحابہ کرام کے طبقہ اوّل میں سے تھے۔ ان سے ۱۲۸۶ حدیثیں مروی ہیں۔ وہ علم فقہ میں بھی کمال درجے کی مہارت رکھتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ سیر الصحابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: "قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی تو عرض کروں گا یارسول اللہ ﷺ آپ کا ادنیٰ غلام انسؓ حاضر ہے۔" یہ الفاظ کس انسؓ کے تھے؟

جواب: خادم رسول اللہ ﷺ حضرت انسؓ بن مالک نے ایک دن آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرنے کے بعد فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: "جانتے ہو، یہ چہرہ رسول اللہ ﷺ کے روئے انور سے مشابہ ہے۔" بتایئے یہ الفاظ عبیداللہ بن زیاد سے کس نے کہے تھے؟

جواب: کربلا کے دلدوز سانحے کے بعد حضرت امام حسینؓ کا سر اقدس عراق کے گورنر عبیداللہ بن زیاد کے دربار میں لایا گیا تو حضرت انسؓ بن مالک بھی وہاں موجود تھے۔ عبیداللہ نے اپنے ہاتھ کی چھڑی سیدنا حسینؓ کی آنکھ پر ماری اور آپؓ کے خدوخال کے بارے میں گستاخانہ کلمات کہے تو حضرت انسؓ نے غصے سے یہ الفاظ کہے تھے۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ سوشیدائی)

حضرت ابوہریرہؓ (عالم و فاضل صحابی)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ کے نام سے مشہور ہونے والے صحابیؓ کا نام ونسب بتا دیجئے؟

جواب: خاندانی نام عبدشمس اور اسلامی نام عبدالرحمن یا عمیر تھا۔ والد کا نام عامر بن عبدذی الشریٰ۔ قبیلہ ازد کی شاخ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ بلیاں پالنے کی وجہ سے ابوہریرہ کہلائے۔ حضورؐ ان کو پیار سے ابوہر یا ابوہریرہ کہتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ کب اسلام لائے؟ اور کس غزوے میں سب سے پہلے حصہ لیا؟

جواب: قبیلے کے رئیس طفیلؓ بن عمرو دوسیؓ اسلام لائے تو ان کی تبلیغ سے جو چار لوگ مسلمان ہوئے ان میں حضرت ابوہریرہؓ بھی تھے۔ پھر حضورؐ کی دعا کے اثر سے قبیلے کے زیادہ تر افراد اسلام لے آئے۔ حضرت ابوہریرہؓ ۷ہجری میں قبیلے کے بعض افراد (ان میں ان کی والدہ بھی تھیں) پہلے مدینے پھر خیبر پہنچے اور غزوہ میں شریک ہوئے۔ حضورؐ نے دوسی مسلمانوں کو فوج کے میمنہ کی ذمہ داری سونپی۔ (صحیح بخاری۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات)

سوال: مدینہ منورہ آنے سے حضورؐ کے وصال تک (۷ہجری تا ۱۱ہجری) کا عرصہ حضرت ابوہریرہؓ نے کیسے گزارا؟

جواب: بیشتر وقت رسول اللہؐ کی صحبت میں رہتے۔ خود کہتے: ”یارسول اللہؐ! آپؐ کا مشاہدۂ جمال میری روح کی تسکین وراحت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔“ دن رات حضورؐ کے فیض صحبت سے لطف اٹھاتے اور علم و آگہی سے اپنا دامن دل بھرتے۔ (صحیح بخاری۔ مستدرک حاکم۔ اصابہ)

سوال: آستانہ نبوی کے طالبعلم حضرت ابوہریرہؓ نے خیبر کے علاوہ کن غزوات میں

حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے فتح مکہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ تبوک کے علاوہ بعض دوسرے سریوں میں شرکت کی۔ (اصابہ۔ مسند احمد۔ سنن ابن ماجہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: ۹ ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کی امارت میں روانہ ہونے والے قافلہ حج میں حضرت ابوہریرہؓ کی ذمہ داری کیا تھی؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت ابوہریرہؓ، حضرت جابرؓ بن عبداللہ اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو منادی اور معلم بنا کر روانہ فرمایا۔

(سیر اعلام النبلاء۔ البدایہ والنہایہ۔ سنن ابن ماجہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابوہریرہؓ نے خلفائے راشدینؓ کے عہد میں اور ان کے بعد کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: عہد صدیقی میں فتنہ ارتداد کے خلاف جہاد کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں بحرین کا والی مقرر کیا۔ جنگ یرموک میں بھی شرکت کی اور شام کے بعض معرکوں میں بھی حصہ لیا۔ عہد فاروقی کے آخر میں آذر بائیجان پر لشکر کشی کرنے والی فوج میں شامل تھے۔ عہد عثمانی میں طبرستان، جیلان اور جرجان کے شہروں کی تسخیر میں حصہ لیا۔ پھر مدینہ واپس آ کر اشاعت حدیث میں معروف ہو گئے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف شورش میں امیر المؤمنینؓ کے دفاع کے لئے آئے اور ان کے گھر میں موجود رہے۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں جنگ جمل اور صفین سے کنارہ کش رہے۔ بعض موقعوں پر اہل مدینہ کو نماز بھی پڑھائی۔ حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں بعض اوقات مروان بن الحکم کی جگہ مدینے کے قائم مقام والی بھی مقرر ہوتے رہے۔

(البدایہ والنہایہ۔ اصابہ۔ تاریخ۔ سیر اعلام النبلاء۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مسند احمد)

سوال: حضرت ابوہریرہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ پسماندگان کی تعداد بتادیں؟

جواب: انہوں نے ۵۷، ۵۸ یا ۵۹ ہجری میں مدینہ منورہ میں ۷۸۔۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ نماز جنازہ والی مدینہ ولیدؒ بن عتبہ نے پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ انہوں نے سرکاردوعالمؐ کے وصال کے بعد شادی کی۔ ایک بیوہ اور چار بچے المحرر، عبدالرحمٰن، بلال اور ایک صاحبزادی اپنے پیچھے چھوڑے۔

(البدایہ والنہایہ۔ سیرالصحابہؓ۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: ۵۳۷۴ حدیثوں کے راوی حضرت ابوہریرہؓ اور کن علوم دینیہ میں دسترس رکھتے تھے؟

جواب: علم وفضل کے لحاظ سے ان کا مقام بلند تھا۔ وہ فقہ اور اجتہاد میں بھی ماہر تھے اور مدینہ کے فقہاء میں شمار کیے جاتے تھے۔ عربی کے علاوہ فارسی بھی جانتے تھے۔ لکھنا پڑھنا جاننے کے علاوہ تورات کے مسائل پر بھی عبور رکھتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ صحیح مسلم۔ طبقات۔ اصابہ۔ تاریخ دمشق)

سوال: رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ کو مال غنیمت دینا چاہا تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب: انہوں نے کہا: ”یارسول اللہؐ میری خواہش تو یہی ہے کہ میں آپؐ سے علم سیکھتا رہوں۔ مال میرے کس کام کا ہے۔“ وہ خود فرماتے ہیں کہ جب میرے پیٹ میں کچھ پڑ جاتا تو میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوجاتا (تاکہ ارشادات نبوی سن سکوں) نہ کبھی خمیری روٹی کھائی، نہ عمدہ کپڑا پہنا نہ خادم میسر آیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیراعلام النبلاء)

حضرت ابوبرزہؓ اسلمی (بدری رفضلاء صحابہ ربصری صحابی)

سوال: نام نضلہ، قبیلہ اسلم بن افصیٰ۔ کنیت اور قبول اسلام کا زمانہ بتادیں؟

جواب: کنیت ابوبرزہ اور پورا نام نضلہؓ بن عبداللہ۔ ان کا قبیلہ بنو اسلم مرالظہران

کے آس پاس آباد تھا۔ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابوبرزہؓ اسلمی نے دور نبوی کی کن جنگوں میں حصہ لیا اور خلفائے راشدینؓ کا دور کس طرح گزارا؟

جواب: آپؓ تقریباً تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ دور رسالت اور عہد فاروقی میں مدینہ میں رہے پھر بصرہ چلے گئے۔ خلافت کے مسئلے پر حضرت علیؓ کی حمایت کی اور جنگ صفین میں شامی فوجوں کے خلاف لڑے۔ جنگ نہروان میں خارجیوں کا مقابلہ کیا۔ خراسان کی مہم جوئی میں بھی فوج میں شامل تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے حضرت ابوبرزہؓ کو کس مشرک کے قتل کا حکم دیا تھا؟

جواب: جن چند اشخاص کو حضورؐ نے واجب القتل قرار دیا تھا ان میں عبداللہ بن خطل بھی تھا۔ اس نے اپنی دو کنیزوں کو گانے کیلئے حضورؐ اور صحابہؓ کی ہجو کے اشعار حفظ کرا رکھے تھے۔ حضورؐ مکہ میں داخل ہوئے تو یہ بدبخت غلاف کعبہ سے لپٹ گیا تاکہ امان مل جائے۔ آپؐ نے حضرت ابوبرزہؓ کو حکم دیا کہ اسے قتل کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔

(مسند احمد۔ زاد المعاد۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت ابوبرزہؓ نے ۶۵ ہجری میں وفات پائی۔ علم و فضل میں آپؓ کا کیا مقام تھا؟

جواب: آپؓ کو رسول اللہؐ سے براہ راست فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ علم و فضل میں بلند مقام تھا۔ ۴۶ حدیثیں مروی ہیں۔ کثیر تعداد میں شاگرد تھے۔ حب رسول جود و سخا اور شوق علم و جہاد میں خصوصی اہمیت کے حامل تھے۔

(صحیح مسلم۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

حضرت ابو مسعودؓ بدری (بدری، انصاری، عالم و فاضل)

سوال: حضرت ابو مسعودؓ کا نام عقبہ تھا اور تعلق خزرج کے خاندان بنو حارث سے۔ آپ کو بدری کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: عقبہ بن عمرو نام کے اس جلیل القدر صحابی کا لقب بدری اس لئے پڑا کہ وہ بدر میں رہتے تھے۔ بعض سیرت نگاروں کے مطابق وہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ احد اور بعد کے تمام غزوات میں ان کی شرکت پر تمام اہل سیر متفق ہیں۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ صحیح بخاری و مسلم۔ اصابہ)

سوال: ۱۳ نبوی کی بیعت عقبہ کبیرہ کے سب سے کم عمر صحابی کا نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو۔ آپؓ ہجرت نبوی سے ایک دو سال پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت ابو مسعودؓ دور عثمانی تک مدینہ میں رہے۔ پھر کوفہ چلے گئے۔ خلفائے راشدینؓ اور بعد کے ادوار میں ان کی کیا سرگرمیاں رہیں؟

جواب: آپؓ نے جنگ صفین اور جنگ جمل میں حصہ نہیں لیا۔ البتہ حضرت علیؓ کی پرزور حمایت کی۔ حضرت علیؓ جنگ صفین کے لئے کوفہ سے روانہ ہوئے تو کوفہ میں حضرت ابو مسعودؓ کو اپنا جانشین بنایا۔ جنگ صفین کے بعد وہ پھر مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ حضرت علیؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابو مسعودؓ بدری نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں ۴۱ سے ۵۰ ہجری کے دوران وفات پائی۔ ۶۰ ہجری بھی بتایا جاتا ہے۔ ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی پیچھے چھوڑے۔ صاحبزادی حضرت حسینؓ سے بیاہی گئیں۔ صاحبزادے بشیر نے دور رسالت

نہیں پایا۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: علم و فضل کے لحاظ سے حضرت ابو مسعودؓ کا شمار صحابہؓ کے کس طبقے میں ہوتا ہے؟

جواب: وہ راویان حدیث صحابہ کے طبقہ سوم میں شمار کئے جاتے ہیں اور ان سے ایک سو دو احادیث مروی ہیں۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت ابوذر غفاریؓ (سابقون الاولون، حافظ، عالم و فاضل)

سوال: خلیل رسول اللہ لقب ملا اور ابوذر کی کنیت سے مشہور ہوئے۔ ان صحابیؓ کا نام ونسب بتا دیجئے؟

جواب: اصل نام جندب (یا بریر) بن جنادہ تھا۔ ماں کا نام رملہ بنت ربیعہ۔ کنانہ بن خزیمہ کی نسل سے قبیلہ بنو غفار سے تعلق تھا۔ بدر کے قریب آباد یہ قبیلہ لوٹ مار اور ڈاکہ زنی میں مشہور تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوذرؓ نے اپنے بھائی انیس کو رسول اللہ کے بارے میں معلوم کرنے مکہ بھیجا تو انہوں نے آ کر کیا بتایا؟

جواب: انیس خود ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ حضرت ابوذرؓ نے قبول اسلام سے پہلے تحقیق کیلئے بھیجا تو انہوں نے آ کر بتایا "لوگ اسے شاعر، کاہن، اور جادوگر کہتے ہیں لیکن خدا کی قسم میں نے اسے ایسا نہیں پایا۔ وہ نہ شاعر ہے، نہ کاہن اور نہ جادوگر۔ وہ تو لوگوں کو محض بھلائی کی طرف بلاتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔" (استیعاب۔ تہذیب التہذیب۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابوذر غفاری خود تحقیق کیلئے کیسے پہنچے۔ بتایئے وہ کیسے اسلام لائے؟

جواب: انہوں نے کعبے میں قیام کیا۔ حضورؐ کو پہچانتے نہیں تھے، کسی سے پوچھنا

مناسب نہ سمجھا۔ کئی دن اسی طرح گزر گئے۔ ایک دن حضرت علیؓ نے چپکے سے پوچھ لیا۔ مقصد بتایا تو حضرت علیؓ بارگاہ نبوی میں لے گئے۔ حضورؐ نے اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہو گئے۔

(حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابوذر غفاریؓ چوتھے یا پانچویں مسلمان تھے۔ بتایئے آپ نے مشرکین مکہ کے سامنے کیا اعلان کیا؟

جواب: آپ نے کچھ دن رسول اللہؐ کی خدمت میں رہ کر دین سیکھا۔ پھر آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے قبیلے میں جاؤ اور اسے توحید کی دعوت دو۔ جانے سے قبل حضرت ابوذر حرم کعبہ میں گئے اور مشرکین کے گروہ سے مخاطب ہو کر کہا: "اے خاندان قریش! میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔"

(حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے مشرکین مکہ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: یہ سن کر مشرکین مکہ ان پر ٹوٹ پڑے اور مار مار کر لہولہان کر دیا۔ حضرت عباسؓ نے انہیں بچایا۔ دوسرے دن پھر یہی صورت حالت ہوئی۔ پھر حضرت عباسؓ نے انہیں بچایا اور لوگوں کو سمجھایا کہ یہ بنو غفار کا آدمی ہے۔ اگر تم نے اسے مار ڈالا تو تمہارا کوئی تجارتی قافلہ ان کی بستی سے نہیں گزر سکے گا۔

(اصابہ۔ حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو کیا حکم دیا تھا؟

جواب: آپؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا تھا کہ وہ اپنے علاقے اور قبیلے میں رہ کر دین کی دعوت دیں۔ جب انہیں اطلاع ملے کہ اللہ نے اپنے نبی کو غالب

کر دیا ہے تو ان کے پاس آ جائیں۔ چنانچہ حضرت ابوذرؓ غزوہ بدر، احد اور خندق کے بعد مدینہ طیبہ آ گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ابوذر غفاریؓ سے اکرم آقا ﷺ بے حد محبت فرماتے تھے، ایک مرتبہ وہ آئے تو آپؐ نے انہیں دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: "آسمان کسی ایسے شخص پر سایہ فگن نہیں ہوا اور زمین نے کسی ایسے شخص کو کندھوں پر نہیں اٹھایا جو ابوذرؓ سے زیادہ سچی زبان رکھتا ہو۔"

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابوذر غفاریؓ نے خود کو رسول اللہؐ کی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔ حضورؐ نے کیا کام ان کے ذمے لگایا؟

جواب: آپؐ نے بیس شیر دار اونٹنیاں ان کے سپرد کیں تاکہ بہتر دیکھ بھال ہو سکے۔ وہ انہیں لے کر مدینہ منورہ سے بارہ میل دور ذی قرد کے قریب ایک جنگل میں مقیم ہو گئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے مسیح الاسلام کس صحابی کا لقب تھا؟

جواب: زہد و تقویٰ اور اللہ و رسول سے بے پناہ محبت کی بنا پر آپؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو مسیح الاسلام کا لقب عطا فرمایا۔ (استیعاب۔ طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: مرض الموت میں رسول اللہؐ نے کس صحابی کو بلایا اور ان کا ہاتھ اپنے جسم اطہر سے لگالیا؟

جواب: حضرت ابوذرؓ غفاری سے اتنی محبت تھی کہ آپؐ نے مرض الموت میں بھی انہیں بلایا، وہ والہانہ آپؐ پر جھکے تو آپؐ نے ان کا ہاتھ اپنے جسم اطہر سے چمٹا لیا۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوذر غفاریؓ کہاں جابسے تھے اور پھر کب واپس آئے؟

جواب: آقا کی وفات کے بعد اس قدر دل برداشتہ ہوئے کہ مدینہ چھوڑ کر شام چلے گئے۔ وہ فقر وفاقہ کی زندگی گزارتے تھے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے تھے۔ اسی بنا پر والیٔ شام امیر معاویہؓ کے ساتھ بھی کشمکش رہی۔ لشکر اسلام قبرص پر چڑھائی کیلئے گیا تو اس میں شامل ہوگئے۔ قبرص فتح ہونے کے بعد واپس آگئے۔ امیر معاویہؓ سے کشیدگی بڑھ گئی تو حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں مدینہ بلالیا۔ انہوں نے وہاں بھی اپنا پیغام لوگوں کو سنانا شروع کردیا۔ آخر خلیفۃ المسلمین حضرت عثمانؓ کے مشورے پر ربذہ میں گوشہ نشین ہوگئے۔

(اسوۂ صحابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ابوذر غفاریؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۳۱ یا ۳۲ ہجری میں ربذہ کے مقام پر انتقال فرمایا۔ ان کی اہلیہ اور ایک لڑکی پاس تھی۔ حج کے ایام تھے۔ ایک قافلہ حج کیلئے ادھر سے گزرا۔ اس وقت آپ پر نزع کا عالم طاری تھا۔ اس قافلے میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود بھی تھے۔ انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی اور ربذہ میں دفن کردیا گیا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ حیات صحابہ کے درخشاں پہلو)

سوال: صحابی رسول ﷺ حضرت ابو ذر غفاریؓ کے اہل وعیال کی تعداد بتادیجئے؟

جواب: ایک بیوی لیلیٰ تھی اور ایک بیٹا ذر اور بیٹی ان کے اہل خانہ میں تھے۔ ان کے بیٹے ذر کو ۶ ہجری میں بنو غطفان کے لٹیروں نے اس وقت شہید کردیا تھا جب وہ ذی قرد میں حملہ کرکے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیوں کو لے گئے تھے۔ صحابہ کو بروقت خبر ہوگئی اور وہ اونٹنیاں اور ان کی بیوی لیلیٰ کو چھڑا لائے۔ حضرت

ابوذرؓ کی وفات کے بعد حضرت عبداللہؓ بن مسعود ان کی بیوی اور بیٹی کو اپنے ساتھ مکہ لے گئے اور پھر حضرت عثمانؓ کے سپرد کر دیا۔ ایک روایت یہ بھی حضرت عثمان غنیؓ خود انہیں ربذہ سے مدینہ لے گئے اور پھر ہمیشہ ان کی کفالت کرتے رہے۔ (طبقات۔اصابہ۔اسدالغابہ۔سیرالصحابہؓ)

حضرت اسودؓ بن سریع (شاعر صحابی/عالم وفاضل)

سوال: شاعر اور عالم وفاضل صحابی حضرت اسودؓ بن سریع کب اسلام لائے اور کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور چار غزوات میں حصہ لیا۔

(المغازی۔اصابہ۔سیرالصحابہؓ)

سوال: حضرت اسودؓ بن سریع نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۴۲ ہجری میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے آٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ (تہذیب التہذیب۔تین سو اصحاب)

حضرت براءؓ بن عازب

(عالم وفاضل/سپہ سالار/تاجر/انصاری/اصحاب الشجرہ)

سوال: ابو عمارہ حضرت براءؓ بن عازب کے والد اور ماموں ہجرت نبوی سے پہلے ہی اسلام لا چکے تھے۔ بتائیے حضرت براءؓ بن عازب کب مسلمان ہوئے؟

جواب: حضرت براءؓ بن عازب نے حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے قرآن کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی تھی۔ اور سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ حفظ کر لی تھی۔

(صحیح بخاری۔طبقات۔سیرالصحابہؓ۔سیراعلام النبلاء۔جرنیل صحابہؓ)

سوال: اوس کی شاخ بنو حارثہ کے نوجوان صحابی حضرت براءؓ کم سنی کی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ آپؓ نے دوسرے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ احد کے وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی چنانچہ غزوۂ احد کے علاوہ غزوۂ خندق، غزوۂ خیبر، غزوہ حنین، غزوۂ طائف اور دوسرے بہت سے غزوات میں شرکت کی۔ ان کا اپنا قول ہے کہ انھوں نے پندرہ غزوات میں حضورؐ کے ہمرکاب رہنے کا شرف حاصل کیا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جرنیل صحابہؓ۔ طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: بتایئے حضرت براءؓ بن عازب غزوات کے علاوہ کن دوسرے اہم موقعوں پر رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے؟

جواب: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ میں بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا۔ فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقعے پر بھی وہ حضورؐ کے ساتھ تھے۔

(طبقات۔ مسند احمد۔ جرنیل صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت براءؓ بن عازب کو کب یمن بھیجا؟

جواب: آپؐ نے انہیں حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ غزوۂ طائف کے کچھ عرصہ بعد تبلیغ دین کیلئے یمن بھیجا۔ بعد میں حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اس مقصد کیلئے یمن بھیجا۔ حضرت خالدؓ واپس آگئے اور حضرت براءؓ بن عازب حضرت علیؓ کے ساتھ مل کر دین کا کام کرتے رہے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: دور صدیقی میں اور دور فاروقی میں حضرت براءؓ بن عازب نے کن جنگی مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: فتنہ ارتداد کے خاتمے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بھرپور ساتھ دیا اور پھر شام ایران کے معرکوں میں بھی پچیس سال کی عمر میں بہادری کے جوہر دکھائے۔

رہے اور تستر کے معرکوں میں انہوں نے دوسرے مسلمان سپہ سالاروں کے دوش بدوش جہاد میں حصہ لیا۔ امیر معاویہؓ کے خلاف حضرت علیؓ کا ساتھ دیا۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد سیاست سے کنارہ کش ہوگئے اور تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ (طبقات۔ مسند احمد بن حنبل۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت براءؓ بن عازب نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: انہوں نے کوفہ میں مکان بنالیا تھا اور وہیں رہائش پذیر ہوگئے۔ اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ کب مدینہ واپس آئے۔ تاہم آپؓ نے ۷۲ یا ۷۳ ہجری میں ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ آپؓ تین سو پندرہ احادیث کے راوی تھے۔ (طبقات۔ درجنل صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری

(انصاری، عالم وفاضل، عقبی صحابی، صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ ۱۲ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ کے موقع پر ایمان لائے۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے پہلے ہی اسلام لا چکے تھے۔ حضرت جابرؓ ہجرت نبوی کے وقت انیس سال کے تھے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ مسند احمد۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت جابرؓ بن عبداللہ کا حسب ونسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کے والد کا نام عبداللہؓ بن عمرو بن حرام تھا۔ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنوسلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے دادا اپنے قبیلے کے رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ اپنے والد کے حکم پر بدر اور احد میں شریک نہ ہو سکے۔ بتایئے انہوں نے دوسرے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: ان کے والد حضرت عبداللہؓ نے انہیں بدر اور احد کے موقع پر گھر میں بہنوں کی حفاظت کے لئے روک لیا تھا اور خود ان جنگوں میں شریک ہو گئے تھے۔ تاہم حضرت جابرؓ بن عبداللہ نے اس کے بعد عہد رسالت کے تمام غزوات اور بعض سرایا میں جوش و خروش سے شرکت کی۔ وہ تقریباً ۱۹ غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ رہے۔ (مسند احمد۔ المغازی۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: "یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، مجھ پر اور میرے شوہر پر درود پڑھئے۔" یہ درخواست حضورؐ سے کس نے کی تھی؟

جواب: حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن حرام کی اہلیہ حضرت سہیلہؓ بنت مسعود نے۔ ایک مرتبہ حضورؐ ان کے گھر تشریف لے گئے تھے۔ میاں بیوی نے حضورؐ کو کھانا پیش کیا اور پھر کھانے کے بعد دعا کی درخواست کی۔ آپؐ نے حضرت جابرؓ بن عبداللہ اور ان کی اہلیہ پر درود پڑھا۔ (مسند احمد بن حنبل۔ سوخیدائی)

سوال: بیعت رضوان اور فتح مکہ کے موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہنے والے حضرت جابرؓ بن عبداللہ خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن اہم موقعوں اور جنگوں میں موجود تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد فرط غم سے نڈھال ہو گئے اور مسجد نبوی میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ تاہم حضرت علیؓ کے دور میں ان کی طرف سے جنگ صفین میں حصہ لیا اور پھر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ حجاج بن یوسف نے حضرت علیؓ کی حمایت کرنے پر اپنے دور امارت میں ان کے ہاتھوں اور گردن پر مہریں لگوائیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۷۴ ہجری میں ۹۴ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ حجاج بن یوسف یا حضرت عثمان غنیؓ کے صاحبزادے ابانؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ایک بیوی سہیلؓ ام حارث کے علاوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں پیچھے چھوڑیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مسند احمد)

سوال: حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ کا شمار راویانِ حدیث کے طبقہ اوّل میں ہوتا ہے۔ بتایئے آپ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث مروی ہیں۔ وہ تقریباً دس برس تک حضورؐ کی زبانِ مبارک سے احادیث سنتے رہے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت جبیرؓ بن مطعم (فضلاء صحابہ، مہاجر صحابہ)

سوال: کس صحابیؓ کے والد نے شعب ابی طالب کا ظالمانہ معاہدہ ختم کرنے کیلئے بھرپور کوشش کی تھی؟

جواب: حضرت جبیرؓ بن مطعم کے والد مطعم بن عدی نے ۱۰ نبوی میں اس معاہدے کو ختم کرنے کے لئے دوسرے شرفاء مکہ کے ساتھ مل کر جدوجہد کی تھی۔ ابو محمد جبیرؓ کا تعلق بنو عبد مناف کی شاخ بنی نوفل سے تھا اور ان کے پردادا نوفل حضورؐ کے پردادا ہاشم کے بھائی تھے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف)

سوال: بتایئے طائف سے واپسی پر رسول اللہ کو کس صحابیؓ کے والد نے اپنی حمایت میں لے لیا تھا؟

جواب: حضرت جبیرؓ کے والد مطعم بن عدی نے آپ کی حمایت کی اور ہر ممکن حفاظت

کی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ طبقات۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: ۲ ہجری میں جنگ بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کے لئے مشرکین مکہ نے اپنے کس رئیس کو مدینے بھیجا؟

جواب: حضرت جبیرؓ بن مطعم نے (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تاہم وہ قیدیوں کو چھڑانے کیلئے مدینہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لیکن آپؐ نے فدیہ لئے بغیر قیدیوں کو رہا کرنے سے انکار فرمایا۔ (طبقات۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں جبیرؓ بن مطعم کو کیا جواب دیا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا تھا: ''اگر مطعم بن عدی (حضرت جبیر کا والد) زندہ ہوتا اور مجھ سے ان مجرموں کے بارے میں بات کرتا تو میں اس کی خاطر ان کو چھوڑ دیتا۔'' (ابوداؤد۔ صحیح بخاری۔ مسند احمد۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: ''اے گروہ قریش! اس لوکہ میں نے محمدؐ کو اپنی حمایت میں لے لیا ہے۔ کوئی شخص ان پر ہاتھ اٹھانے کی جرات نہ کرے۔'' یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: یہ الفاظ حضرت جبیرؓ بن مطعم کے والد مطعم بن عدی نے حضورؐ کی طائف سے واپسی پر انہیں پناہ دیتے ہوئے کہے تھے۔ حضورؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور نماز ادا کر کے کاشانہ نبوی پر تشریف لے گئے۔ اس دوران مطعم بن عدی اور اس کے بیٹوں نے آپؐ پر اپنی تلواروں کا سایہ کئے رکھا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ انساب الاشراف۔ طبقات)

سوال: حضرت جبیرؓ بن مطعم صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصے میں مسلمان ہوئے۔ بتایئے آپؓ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: آپؓ نے غزوۂ حنین میں رسول اللہ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا۔

(صحیح بخاری۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عثمان غنیؓ کی نماز جنازہ کس صحابیؓ نے پڑھائی تھی؟

جواب: حضرت جبیرؓ بن مطعم نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کے جنوب مشرقی حصے میں دفن کیا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت جبیرؓ بن مطعم کے چند اہم فضائل بیان کر دیں؟

جواب: انہیں علم الانساب میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ یہ فن انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے سیکھا تھا۔ قرآن و حدیث کا عالم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ قریش کے نہایت حلیم الطبع افراد میں سے تھے۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت جبیرؓ بن مطعم نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں ۵۷ ہجری میں وفات پائی۔ ان کے دو بیٹے محمدؒ اور نافعؒ تھے۔ ان سے ساٹھ حدیثیں مروی ہیں۔

(استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت حارثؓ بن ہشام (عالم و فاضل صحابی)

سوال: ابوجہل کفر کی حالت میں مرا۔ بتایئے اس کے کس بھائی کو ایمان کی سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: حضرت حارثؓ بن ہشام کو۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ اور بنو مخزوم سے تعلق رکھتے تھے۔ حضورؐ نے ان کے ایمان لانے کے لئے دعا فرمائی تھی۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت حارثؓ بن ہشام غزوہ بدر اور احد میں مشرکین کی طرف سے شریک

ہوئے۔ انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ۸ ہجری میں مکہ فتح ہوا تو حضرت حارثؓ بن ہشام اور زہیرؓ بن امیہ نے حضورؐ کی چچا زاد بہن حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب کے گھر میں پناہ لے لی۔ پھر حضرت ام ہانیؓ ان دونوں کو لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا: "جس کو تو نے پناہ دی، اسے میں نے بھی پناہ دی۔" اسی وقت دونوں مسلمان ہوگئے۔ ان کی اہلیہ فاطمہؓ بنت ولید اور بیٹی ام حکیمؓ نامور صحابیات میں سے تھیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت حارثؓ بن ہشام غزوہ حنین میں شامل ہوئے تو حضورؐ نے مال غنیمت میں سے انہیں سو اونٹ دیئے۔ دور صدیقیؓ میں انہوں نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: معرکہ آرائیوں کا آغاز ہوا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے دوسرے رئیسوں کے ساتھ ساتھ انہیں بھی جہاد میں شرکت کی دعوت دی۔ وہ شام جانے والے مجاہدین میں شامل ہوگئے۔ انہوں نے کئی معرکوں میں حصہ لیا جن میں فحل، اجنادین اور یرموک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ فتوح الشام)

سوال: حضرت حارثؓ بن ہشام جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ ان کی شہادت کے وقت کیا خاص واقعہ ہوا؟

جواب: وہ شدید زخمی ہوکر گر پڑے۔ نزع کی حالت میں پانی مانگا۔ ایک مجاہد دوڑ کر پانی لائے۔ ان کے منہ کو لگایا ہی تھا کہ دوسرے زخمی سپاہی نے پانی مانگا۔ حضرت حارثؓ نے پانی کا پیالہ ہٹا دیا اور اس زخمی کی طرف اشارہ کیا۔ مجاہد اس کی طرف پانی لے کر بڑھا۔ ابھی اس کے منہ سے پیالہ لگایا ہی تھا کہ ایک اور زخمی نے پانی مانگا۔ دوسرے نے پانی ہٹا کر اس کی طرف اشارہ کیا۔

تیسرے کی طرف پانی لایا گیا تو وہ اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ مجاہد واپس دوسرے کی طرف آیا تو وہ بھی شہید ہو چکے تھے۔ پھر پہلے والے یعنی حضرت حارثؓ بن ہشام کے پاس آیا تو وہ بھی واصلِ حق ہو چکے تھے۔

(استیعاب۔سوشیدائی)

حضرت رافعؓ بن خدیج انصاری (سابقون الاولون، عالم وفاضل صحابی)

سوال: حضرت رافعؓ بن خدیج کو کم سنی کی وجہ سے جنگ بدر میں شرکت کی اجازت نہ ملی۔ آپ سب سے پہلے کس جنگ میں شریک ہوئے؟

جواب: ۱۵ سال کی عمر میں سب سے پہلے غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ حضرت سمرہؓ نے (جوان سے چھوٹے تھے) انہیں کشتی میں پچھاڑ دیا تھا تاہم حضورؐ نے ان دونوں کو جنگ میں شرکت کی اجازت دے دی۔

(اسد الغابہ۔طبقات۔اصابہ۔المغازی)

سوال: حضرت رافعؓ بن خدیج قبیلہ اوس کی شاخ بنو حارثہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بتایئے وہ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: ابوعبداللہ کنیت رکھنے والے یہ صحابی ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے گیارہ سال کی عمر میں حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام لائے۔ ان کے باپ دادا قبیلہ بنو حارثہ کے رئیس تھے۔

(انساب الاشراف۔طبقات۔سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت رافعؓ بن خدیج انصاری اکثر غزوات میں شریک رہے۔ بتایئے خلفائے راشدینؓ کے دور میں آپ نے کن مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: وہ زیادہ تر تعلیمی سرگرمیوں میں مشغول رہے۔ حضرت علیؓ کے دور میں وہ جنگ صفین میں شامل ہوئے اور حضرت علیؓ کے پرجوش حامیوں میں شمار ہوتے تھے۔

(تاریخ طبری۔سیرالصحابہؓ۔اسد الغابہ)

سوال: بنو حارثہ کے سردار حضرت رافعؓ بن خدیج نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: غزوۂ احد میں تیر کی نوک ان کے جسم کے اندر رہ گئی تھی۔ بہت بعد میں اسی کے زہر سے شدید بیمار ہوگئے۔ امیر معاویہؓ کے دور حکومت کے آخر میں یا عبدالملک بن مروان کے ابتدائی دور میں اسی برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(مسند احمد۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت رافعؓ بن خدیج کا شمار فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے۔ بتایئے ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: ان سے اٹھتر احادیث مروی ہیں اور راویوں میں جلیل القدر صحابہ اور تابعین شامل ہیں۔ (مسند احمد۔ مسند ابوداؤد۔ صحیح مسلم۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت زیدؓ بن ثابت (انصاری/کاتب وحی)

سوال: اس انصاری کا صحابی کا نام بتادیں جو حضورؐ کی مدینہ آمد سے پہلے کچھ سورتیں حفظ کرچکے تھے؟

جواب: حضرت زیدؓ بن ثابت ابھی بچے تھے مگر حضور کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے سترہ سورتیں حفظ کرچکے تھے۔ (طبقات۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ کاتبان وحی)

سوال: حضرت زیدؓ بن ثابتؓ کے والد اور والدہ کا نام بتادیجئے؟

جواب: آپ کے والد کا نام ثابت بن ضحاک اور والدہ کا نام نوار بنت مالک تھا۔

(انساب الاشراف۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے کاتب وحی حضرت زیدؓ بن ثابت کی کنیت اور القاب کیا تھا؟

جواب: ان کی کنیت ابو خارجہ بھی تھی اور ابو سعید بھی۔ ابو عبدالرحمٰن بھی بتائی جاتی ہے۔ حبر الامت (امت کے بہت بڑے عالم) کاتب الوحی، مقری (قرآن کی

قرات کرنے والے) اور فرضی (فرائض میں مہارت رکھنے والے) ان کے القاب تھے۔ (سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت زیدؓ بن ثابت کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور وہ کب اسلام لائے؟

جواب: قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی گیارہ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ (سرورِ کائنات کے پچاس صحابہؓ۔ اصابہ۔ حیات الصحابہؓ)

سوال: حضرت زیدؓ بن ثابت نے حضورؐ کے حکم پر کون سی زبانیں سیکھیں؟

جواب: عبرانی اور سریانی زبانیں سیکھیں تاکہ ان زبانوں میں خط وکتابت آسان ہو سکے۔ (سیر الصحابہؓ۔ تاریخ اسلام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: بتایئے کاتب رسول حضرت زیدؓ بن ثابت عبرانی اور سریانی کے علاوہ اور کن زبانوں کے ماہر تھے؟

جواب: وہ حبشی، قبطی، رومی اور فارسی زبانوں میں بھی مہارت رکھتے تھے۔

(سرورِ کائنات کے پچاس صحابہؓ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت زیدؓ بن ثابت وحی کی کتابت کے علاوہ اور کیا کام کرتے تھے؟

جواب: وہ وحی کی کتابت کے علاوہ حضورؐ کی طرف سے سلاطین والیان ملک کے خطوط کے جواب لکھتے تھے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ۔ فرامین نبوی)

سوال: غزوۂ خندق کے موقع پر کن صحابی نے حضرت زیدؓ بن ثابت کے ہتھیار اتار لئے تھے؟

جواب: وہ اس وقت سولہ برس کے تھے۔ سو گئے تو حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری نے ان کے ہتھیار اتار لئے۔ وہ رشتہ میں ان کے چچا تھے۔

(المغازی۔ طبقات۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: "اے نیند کے باپ اٹھ!" یہ الفاظ حضورؐ نے کب اور کس کے لئے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت زیدؓ بن ثابت سے۔ جب وہ جنگ خندق کے موقع پر سو گئے تھے۔

(طبقات۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قرآن جمع کرنے کی ذمہ داری کس کو سونپی تھی؟

جواب: حضرت زیدؓ بن ثابت کو ان کی مدد کے لئے ستر اصحاب رسولؐ کی ایک جماعت تھی۔

(سرورکائنات کے پچاس صحابہؓ۔ سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ)

سوال: حضرت زیدؓ بن ثابت کن خلفاء کے دور میں کاتب کے فرائض سرانجام دیتے رہے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے ادوار میں۔

(تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ محمدؐ عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ کے درمیان جھگڑا ہوا تو مقدمہ کس عدالت میں پیش ہوا تھا؟

جواب: حضرت زیدؓ بن ثابت کی عدالت میں۔

(زاد المعاد۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ الفاروق)

سوال: حضرت زیدؓ بن ثابت کو امیر المؤمنین عمر فاروقؓ نے کب اپنا جانشین بنایا؟

جواب: ۱۶ھ اور ۱۷ھ میں جب وہ حج کے لئے گئے اور پھر جب شام گئے تو مدینہ منورہ میں حضرت زیدؓ بن ثابت کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ بھی جب حج کے لئے جاتے تو کاروبار خلافت ان کے سپرد کر جاتے۔

(سرور کائنات کے پچاس صحابہؓ۔ الفاروق۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت زیدؓ بن ثابت کو اہلیہ کا نام اور کنیت بتا دیجئے؟

جواب: نام جمیلہؓ اور کنیت ام العلاء اور ام سعد تھی۔ (طبقات۔ انساب الاشراف۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت زیدؓ بن ثابت نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: آپ نے ۴۵ ہجری یا ۴۶ ہجری میں چھپن سال کی عمر میں وفات پائی۔ وہ بانوے احادیث کے راوی تھے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ حیاۃ الصحابہؓ)

حضرت سعدؓ بن مالک خدری (انصاری، صاحب الشجرہ، عالم وفاضل)

سوال: اپنی کنیت اور خاندان کی نسبت سے ابو سعید خدری مشہور ہوئے۔ اصل نام ونسب بتا دیجئے؟

جواب: ان کا نام سعدؓ بن مالک خدری تھا۔ انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان خدرہ سے تھے۔ والدہ کا تعلق خاندان عدی بن نجار سے تھا۔

(انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے انصاری صحابی حضرت ابو سعید سعدؓ بن مالک خدریؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: وہ اپنے والد حضرت مالکؓ بن سنان اور والدہ انیسہؓ بنت ابی حارثہ کے ساتھ ہی ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوگئے تھے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: حدیث وفقہ کے بہت بڑے عالم حضرت ابو سعید خدریؓ نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: کم سنی کی وجہ سے غزوہ بدر واحد میں شریک نہ ہوسکے۔ غزوۂ بنو مصطلق، صلح حدیبیہ، غزوۂ خیبر، سریہ فدک، غزوۂ فتح مکہ، حجۃ الوداع، سریہ علقمہؓ، غزوۂ حنین اور تبوک جیسے غزوات اور اہم موقعوں پر وہ حضورؐ کے ساتھ رہے۔ بارہ

غزوات میں شرکت کی۔ (المغازی۔طبقات۔صحیح بخاری۔اصابہ)

سوال۔ حضرت ابو سعیدؓ خدری نے مدینہ منورہ میں حلقہ درس قائم کیا ہوا تھا۔ انہوں نے کب انتقال فرمایا؟

جواب: آپ نے ۷۴ ہجری میں ۸۴ سال کی عمر میں مدینہ میں انتقال فرمایا۔ دو بیویاں زینبؓ بنت کعبؓ اور ام عبداللہؓ کے علاوہ تین بیٹے عبدالرحمٰن، حمزہ اور سعید پیچھے چھوڑے۔ (اصابہ۔سیرالصحابہؓ۔ اسدالغابہ)

سوال: دس سال تک رسول اللہؐ سے علم حاصل کرنے والے صحابی حضرت ابو سعیدؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: ان سے ایک ہزار ایک سو ستر احادیث مروی ہیں اور راویان میں بہت سے جلیل القدر صحابی اور تابعین شامل ہیں۔ (صحیح بخاری۔استیعاب۔طبقات)

سوال: حضرت ابو سعید خدریؓ کی خلفائے راشدینؓ اور بعد کے ادوار میں کیا خدمات تھیں؟

جواب: دور علوی میں خوارج کے خلاف جنگ میں حضرت علیؓ کی طرف سے شریک ہوئے۔ حضرت امام عالی مقام حسینؓ ابن علیؓ کو کربلا جانے سے روکنے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے خلافت کا اعلان کیا تو حضرت ابو سعید خدریؓ نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ ۶۳ ہجری میں حرہ کے دلدوز واقعہ کے وقت آپ مدینہ میں موجود تھے لیکن خونریزی میں حصہ نہیں لیا۔ (طبقات۔سیرالصحابہؓ۔تاریخ الخلفاء۔اسدالغابہ)

سوال: حق گوئی، تحمل، سادگی، انکساری اور یتیموں پر شفقت میں وہ رسول اللہؐ کی پیروی کرتے تھے۔ ابو سعید خدریؓ نے حضورؐ کی ایک خاص سنت پر عمل بھی کیا۔ بتائیے وہ کیا تھی؟

جواب: انہوں نے ایک مرتبہ رسول اللہؐ کے دستِ اقدس میں کھجور کی ایک چھڑی دیکھی تھی۔ وہ بھی اپنے ہاتھ میں ایسی ہی چھڑی لے کر چلتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ طبقات۔ سیر حیرے پراسرار بندے)

حضرت سلمان فارسیؓ (عالم و فاضل)

سوال: حضرت سلمان فارسیؓ کا والد آتش پرست تھا اور حضرت سلمان فارسی آتش کدے کی آگ جلاتے تھے مصروف رہتے۔ بتایئے ان کا والد کون تھا؟

جواب: اصفہان کے قریبی گاؤں جی کے خاندان آب الملک کا سردار بوخشان بن معور سلان۔ وہ ایک بڑا زمیندار اور آتش کدے کے اہتمم تھا۔ اور آتش پرست تھا۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: حضرت سلمان فارسی کا قدیم نام مابہ تھا۔ بتایئے انہوں نے اپنے گاؤں سے مدینہ تک کا سفر کیسے طے کیا؟

جواب: ایک دن انہیں والد نے کھیتوں کی دیکھ بھال کے لئے بھیجا۔ راستے میں عیسائی اپنے گرجے میں عبادت کر رہے تھے۔ مابہ ان کی آواز سن کر گرجے جس چلا گیا۔ ان کی عبادت سے متاثر ہوئے۔ اپنے مذہب سے بیزار ہو گیا۔ ان کی خواہش پر عیسائیوں نے انہیں اپنے دین میں داخل کر لیا۔ انہوں نے مابہ کو بتایا کہ دین عیسوی کا مرکز شام ہے۔ شام کو گھر آ کر مابہ نے ساری روداد والد کو بتائی تو وہ ناراض ہوا اور مابہ کے پاؤں میں زنجیریں ڈال کر قید کر دیا۔ ایک دن مابہ نے کسی طریقے سے زنجیروں سے نجات پائی اور عیسائیوں کے ایک تجارتی قافلے کے ساتھ شام پہنچا۔ وہاں کے سب سے بڑے مذہبی رہنما سے تعلیم حاصل کرنے لگا۔ اور ریاکار رہا اور ظاہری طور پر عابد لیکن اندرون خانہ عیش و عشرت اور مال و دولت جمع کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اس کا انتقال ہوا تو

ایک اور عابد وزاہد اس کا جانشین بنا۔ یہ پادری واقعی نیک تھا۔ اس نے مرتے وقت ماہبہ سے کہا کہ تم موصل میں فلاں مسیحی کے پاس چلے جاؤ۔ وہ اس پادری کے پاس پہنچا اور علم حاصل کرنے لگا۔ تھوڑی دنوں بعد وہ بھی مرنے لگا تو اس نے ماہبہ سے کہا کہ تم نصیبین میں فلاں شخص کے پاس چلے جانا۔ وہ تمہیں دین حق کی تعلیم دے گا ماہبہ نے نصیبین کے پادری سے علم حاصل کرنا شروع کیا۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے ماہبہ کو عموریہ کے ایک شخص کے پاس دین مسیحی کی تعلیم کے لئے جانے کو کہا۔ عموریہ کے اسقف سے تحصیل علم شروع کی ہی تھی کہ اس کا پیغام اجل آ گیا۔ ماہبہ کے پوچھنے پر ایک نے کہا، اب کوئی ایسا شخص نہیں جس کے پاس تمہیں بھیجوں، البتہ اب نبی آخر الزماں کے ظہور کا وقت آ گیا ہے۔ وہ صحرائے عرب سے اٹھ کر دین حنیف کو زندہ کرے گا۔ اور اس زمین کی طرف ہجرت کرے گا جس پر کھجور کے درختوں کی کثرت ہوگی۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ وہ ہدیہ قبول کرلے گا۔ لیکن صدقہ کو اپنے لئے حرام سمجھے گا۔ اگر تم اس پاک نبی کا زمانہ پاؤ تو اس کی خدمت میں ضرور حاضر ہونا۔ پادری کے مرنے کے بعد ماہبہ نبی آخر الزمان کے لئے بے چین ہوگیا۔ آخر ایک دن قبیلہ بنی کلب کے ایک قافلے کے ساتھ عرب روانہ ہوگیا۔ وادیٔ قریٰ میں قافلے والوں نے ماہبہ کو غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا۔ کچھ دنوں بعد اس یہودی کا ایک عزیز ماہبہ کو اپنے ساتھ مدینے لے گیا۔ اس طرح ماہبہ (سلمان فارسی) نے مدینہ کی مقدس سرزمین پر قدم رکھا۔ (شمع رسالت کے تیس پروانے۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت تک کس طرح پہنچے؟

جواب: وہ یہودی آقا کے باغ میں کھجوریں توڑ رہے تھے کہ شہر سے ایک یہودی آیا۔

ان نے بتایا کہ بنو قیلہ کے لوگ قبا کی طرف بھاگے جارہے ہیں کیونکہ وہاں ایک ایسا شخص آیا ہے جو خود کو نبی کہتا ہے۔ ماہبہ نے یہ آواز سنی تو نیچے اتر کر پھر پوچھا۔ یہودی آقا نے غصے سے تھپڑ رسید کر دیا۔ چند دنوں کے بعد موقع پا کر ماہبہ کھانے کی کچھ کھجوریں لے کر حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا کہ صدقہ قبول کیجئے۔ آپؐ نے وہ چیزیں صحابہؓ میں تقسیم کردیں خود کچھ نہ کھایا۔ دوسرے دن ماہبہ کچھ اور چیزیں خرید کر لے گیا اور عرض کیا۔ یہ ہدیہ ہے قبول کیجئے۔ آپؐ نے ہدیہ قبول کیا۔ خود بھی کھایا اور صحابہؓ کو بھی کھلائیں۔ ماہبہ کو یقین ہو گیا کہ دو نشانیاں پوری ہو گئیں۔ چند دنوں کے بعد حضورؐ ایک جنازے کے ساتھ بقیع غرقد تشریف لائے۔ ماہبہ وہاں پہنچے اور پشت مبارک کی طرف کھڑے ہو کر کپڑا ہٹنے کا انتظار کرنے لگا تاکہ مہر نبوت دیکھ سکے۔ آقا نے یہ کیفیت دیکھ کر پشت مبارک سے کپڑا ہٹا دیا۔ ماہبہ نے مہر نبوت کو چوم لیا اور بے اختیار رونے لگا۔ حضورؐ نے اسے تسلی دی اور تمام صحابہ کو ان کی داستان سنوائی۔ قبول اسلام کے ساتھ ہی آپؐ نے ماہبہ کا اسلامی نام سلمان رکھا۔ (شمع رسالت کے تیس پروانے۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت سلمان فارسیؓ کو یہودی کی غلامی سے کس طرح نجات ملی؟

جواب: غلامی کی وجہ سے حضرت سلمان فارسیؓ غزوۂ بدر اور احد میں شرکت نہ کر سکے۔ حضورؐ کے حکم سے یہودی آقا سے قیمت طے کی تو اس نے چالیس اوقیہ سونا اور تین سو پودے لگانے کا مطالبہ کیا۔ حضورؐ کے حکم سے صحابہؓ نے پودے جمع کئے۔ سرکار دو جہاںؐ نے اپنے دست مبارک سے پودے لگائے۔ چند دنوں بعد ایک غزوۂ میں حضور کو چالیس اوقیہ سونا مل گیا۔ آپؐ نے یہ سونا سلمانؓ کو دے دیا۔ انہوں نے سونا یہودی کو دے کر آزادی حاصل کر لی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: ۵ ہجری میں غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت سلمانؓ فارسی کے مشورے سے خندق کھودی گئی۔ حضورؐ نے ان کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: ایک موقع پر بحث چھڑ گئے۔ انصار کہتے ہیں سلمانؓ ہمارے ساتھ ہیں۔ مہاجرین کہتے ہیں ہمارے ساتھ ہیں۔ حضورؐ نے سنا تو فرمایا سلمانؓ میرے اہل بیت سے ہیں۔ آپؐ نے انہیں سلمان الخیر کا لقب دیا۔

(حیاۃ الصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ)

سوال: بتایئے دور فاروقی میں حضرت عثمانؓ نے کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت سلمانؓ نے عراق میں سکونت اختیار کرلی۔ ایران پر لشکرکشی کے وقت مجاہدین میں شامل ہوگئے اور کئی معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں مدائن کا گورنر مقرر کیا اور چار یا پانچ ہزار درہم تنخواہ مقرر کی۔ مگر وہ اسے مسکینوں میں تقسیم کردیتے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت سلمان فارسیؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے ۳۵ ہجری میں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔ عمر ۸۰ سال، ۱۵۰ سال اور ۲۵۰ سال بھی بتائی گئی ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

حضرت سمرہؓ بن جندب (عالم و فاضل / انصار صحابی / کم سن صحابی / بصری)

سوال: حضرت سمرہؓ بن جندب کا شمار فضلا صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کا حسب و نسب بتادیں؟

جواب: ان کے باپ جندب کا انتقال ہوا تو ان کی والدہ نے مری بن شیبان سے شادی کرلی۔ سوتیلے باپ نے پرورش کی۔ انصار کے حلیف تھے اس لئے

انصار کہلائے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: کم سن صحابی سمرہؓ بارہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ وہ غزوۂ احد میں کس طرح شریک ہوئے؟

جواب: ۲ ہجری میں غزوہ احد کے موقع پر کم سن تھے اس لئے شریک نہ ہوئے۔ غزوہ احد کے موقع پر اپنے سے بڑی عمر کے ہم جولی صحابی حضرت رافعؓ بن خدیج کو کشتی میں پچھاڑ دیا تو حضورؐ نے جنگ میں شرکت ہونے کی اجازت دے دی۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: حضرت سمرہؓ بن جندب نے احد اور بعد کے تمام غزوات نبوی میں شرکت کی۔ بتایئے انہوں نے حضورؐ کی تلوار کی کس طرح نقل کی تھی؟

جواب: انہوں نے رسول اللہؐ کے پاس ایک خاص قسم کی تلوار حنیفہ دیکھی تو اسی قسم کی تلوار بنوا کر ہمیشہ اپنے پاس رکھی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تیرے پُراسرار بندے)

سوال: بتایئے حضرت سمرہؓ بن جندب کب اور کہاں کے نائب گورنر مقرر ہوئے؟

جواب: دور فاروقی میں بصرہ آباد ہوا تو حضرت سمرہؓ بن جندب بصرہ چلے گئے۔ ۵۰ ہجری میں والی بصرہ وکوفہ زیاد بن سمیہ نے حضرت سمرہ کو اپنا نائب مقرر کر دیا۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ طبری۔ اصابہ)

سوال: ۵۳ ہجری میں بصرہ اور کوفہ الگ صوبے بنے تو حضرت سمرہؓ کوفہ کے گورنر بنائے گئے۔ بتایئے وہ کب فوت ہوئے؟

جواب: ۵۴ ہجری میں امیر معاویہؓ نے انہیں گورنر کے عہدے سے سبکدوش کر دیا۔ اسی سال بیمار ہوئے اور ۶۶ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ دو لڑکوں سلیمان اور سعد کے نام ملتے ہیں۔ (اسد الغابہ۔ جنتیات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: زبردست قوت حافظہ کے مالک حضرت سمرہؓ بن جندب حفاظِ حدیث صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ وہ کتنی احادیث کے راوی تھے؟

جواب: وہ ایک سو تیس احادیث کے راوی تھے، اور ان کی روایات کا ایک بڑا مجموعہ ان کے بیٹے کے پاس تھا، جو علم کا بہت بڑا خزانہ تھا۔

(اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ)

حضرت عمرانؓ بن حصین کعبی (عالم و فاضل، بصری)

سوال: ابو نجید کنیت اور عمرانؓ بن حصین نام تھا۔ یہ صحابی رسول کب ایمان لائے؟

جواب: مرالظہران اور اس کے قرب وجوار میں آباد قبیلے بنو کعب سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی اپنے والد اور ہمشیرہ کے ساتھ ہجرت مدینہ سے کچھ دیر پہلے یا بعد میں ایمان لائے۔ فقہ اور حدیث کے علم میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ جامع ترمذی)

سوال: بتایئے حضرت عمرانؓ بن حصین نے کب غزوات میں شرکت کی اور کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے مدینہ ہجرت نہیں کی لیکن بعض غزوات میں شامل رہے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنو کعب کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔ حنین اور طائف کے معرکوں میں بھی شریک ہوئے۔ ۵۲ ہجری میں بصرہ میں وفات پائی۔

(مسند احمد۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: خلفائے راشدینؓ اور بنو امیہ کے دور میں حضرت عمرانؓ بن حصین کی کیا ذمہ داریاں تھیں؟

جواب: حضرت عمرؓ نے انہیں سرکاری طور پر فقہ کی تعلیم کے لئے مامور فرمایا۔ بصرہ میں ایک مستقل حلقہ درس قائم کیا۔ بنو امیہ کے دور میں خراسان کے محصل خراج رہے۔ تاہم روایت حدیث میں محتاط تھے اور صرف ایک سو تیس احادیث کے راوی ہیں۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے کن صحابیؓ سے فرشتے معانقہ کرتے تھے؟

جواب: کثرت عبادت، عشق رسولؐ اور پاکبازی کی بنا پر فرشتے حضرت عمرانؓ بن حصین سے معانقہ کرتے تھے۔ (طبقات۔ مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ صحیح مسلم)

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ (عالم و فاضل کم سن صحابی)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کو ترجمان القرآن کہا جاتا ہے۔ ان کا ام المومنین حضرت میمونہؓ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: وہ حضرت میمونہؓ کے بھانجے تھے۔ اکثر خالہ کے پاس آتے اور حضورؐ کے چھوٹے موٹے کام کرتے تھے۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو کن القابات سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب: آپؓ حضورؐ کے چچازاد بھائی اور بھانجے بھی تھے(ام المومنین حضرت میمونہ کے بھانجے ہونے کے ناطے حضورؐ ان کے خالو تھے)آپؓ کو ابو العباسؓ، الحبر یعنی بہت بڑے عالم البحر یعنی علم کے سمندر، ترجمان القرآن اور امام المفسرین کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ ابن عباسؓ کے نام سے مشہور ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بعد سب سے پہلے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کی والدہ کو اسلام لانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ نام بتادیجئے؟

جواب: حضورؐ کی چچی اور حضرت عباسؓ کی بیوی حضرت ام الفضل لبابہؓ وہ جلیل القدر صحابیہ تھیں۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابیات)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کب پیدا ہوئے اور سب سے پہلی لوری کون

کی تھی اور سب سے پہلی کونسی چیز ان کے پیٹ میں گئی؟

جواب: مکہ میں ہجرت نبوی سے تین سال پہلے شعب ابی طالب کی محصوری کے دوران پیدا ہوئے۔ حضرت عباسؓ نے ان کو حضورؐ کی گود میں ڈالا تو آپؐ نے ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور دعائے خیر کی لوری دی۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عباس نے کب مدینہ طیبہ ہجرت کی؟

جواب: ان کی والدہ حضرت ام الفضلؓ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوگئی تھیں۔ حضرت عباسؓ بھی ہجرت سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے مگر اپنے اسلام کو مخفی رکھا ہوا تھا۔ فتح مکہ کے بعد وہ اپنے اہل خانہ سمیت مدینہ چلے گئے۔ حضرت ابن عباسؓ اس وقت گیارہ سال کے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: ''یارسول اللہ! کس کی مجال ہے وہ اللہ کے رسولؐ کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔'' یہ الفاظ کس صحابی نے کہے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ نے۔ وہ ابھی نو عمر تھے۔ حضورؐ نے ایک مرتبہ نماز کے وقت انہیں برابر کھڑے کر لیا تھا۔ حضورؐ نے نماز شروع کی تو وہ پیچھے ہٹ آئے۔ آپؐ کے پوچھنے پر انہوں نے یہ جواب دیا تھا۔

(حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو کیا دعا دی تھی؟

جواب: حضرت ابن عباسؓ کا یہ جواب سن کر آپؐ نے فرمایا: ''الٰہی اس لڑکے کو علم کثیر عطا فرما اور اس کو زیادہ فہم و فراست سے نواز۔ ایک اور موقع پر آپؐ نے دعا

دی۔" الٰہی اس پر اپنی برکت نازل فرما اور اس کو علم کا نور پھیلانے کا ذریعہ بنا۔" ایک اور موقع پر دعا دی: "اے اللہ! اس کو تفقہ فی الدین عطا کر اور تاویل کا طریقہ سکھا۔" چنانچہ حضورؐ کی دعائیں قبول ہوئیں۔

(اصابہ۔ صحیح بخاری۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ نے غزوات نبوی میں حصہ نہیں لیا۔ وجہ بتا دیجئے؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے وقت وہ تیرہ برس کے تھے۔ کم عمری کی وجہ سے کسی غزوے میں حصہ نہ لے سکے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے ادوار میں حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: ۱۸ ہجری سے ۲۱ ہجری کے دوران حضرت عمروؓ بن العاص نے تسخیر مصر و شام کا کارنامہ انجام دیا۔ اسی دوران حضرت ابن عباسؓ بھی جہاد میں شریک رہے۔ ۱۷ ہجری میں حضرت عثمانؓ کے دور میں عبداللہؓ بن ابی سرح نے افریقیہ پر فوج کشی کی تو حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ مجاہدین میں شامل تھے۔ اسی دوران حاکم جرجیر گریگوری کے پاس انہیں سفیر بھی بنا کر بھیجا گیا۔ حضرت سعیدؓ بن العاص نے حضرت عثمانؓ کے حکم سے ۲۹۔۳۰ ہجری میں جرجان اور طبرستان پر حملہ کیا تو حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ بھی لشکر میں شامل تھے۔ ۳۵ ہجری میں اپنی محصوری کے دوران حضرت عثمانؓ نے انہیں امیر حج بنا کر بھیجا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت پر انہوں نے حضرت علیؓ کو خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کا مشورہ دیا اور خود بھی ان کی بیعت کر لی۔ جنگ جمل میں وہ حضرت علیؓ کی طرف سے لڑے اور بعد میں بصرہ کے گورنر مقرر ہوئے۔ جنگ صفین میں بھی انہوں نے حضرت علیؓ کا ساتھ دیا۔ نہروان کی جنگ میں بھی حضرت علیؓ کی طرف سے

بڑی بہادری سے لڑے۔ پھر بصرہ کے پاس بائی اضلاع میں بھی امن وامان قائم کیا۔ پھر ۳۸، ۳۹ یا ۴۰ ہجری میں بصرہ کی امارت سے استعفے دے دیا۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ نے انہیں اپنی فوج کا سپہ سالار بنایا۔ پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ گوشہ نشین ہوگئے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ اصابہ۔ مسند احمد۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ صفوۃ الصفوۃ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ نے عمر بھر درس وتدریس کا کس قدر کام کیا تھا؟

جواب: اگرچہ آپؓ نے جہاد میں بھی حصہ لیا اور محض اس شوق کے لئے امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں قسطنطنیہ فتح کرنے والے لشکر میں بھی شامل ہوگئے تھے تاہم آپؓ کی زندگی کا سب سے اہم پہلو علم وفضل ہے۔ انہیں قرآن حکیم کی تفسیر میں غیر معمولی مہارت حاصل تھی۔ ان کے نام تفسیر کی ایک کتاب تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباسؓ بھی منسوب کی جاتی ہے۔ قرآن، تفسیر، حدیث فقہ کے علاوہ ادب وانشاء، زبان دانی، سیرت ومغازی، علم الانساب، شعروشاعری اور حساب دانی میں بھی بے حد مہارت رکھتے تھے۔ ان کا شمار راویان حدیث کے طبقہ اوّل میں ہوتا ہے اور آپؓ نے دو ہزار چھ سو ساٹھ احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا حلقہ درس بہت وسیع تھا جس میں ہزاروں طالبعلم فیض حاصل کرتے تھے۔ امام ابوبکر محمد نے ابن عباسؓ کے فتوے بیس جلدوں میں جمع کئے تھے۔ (حیاتِ صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ اسد الغابہ۔ تہذیب التہذیب۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں طائف میں قیام تھا۔ ۶۸ ہجری میں بیمار ہوئے اور سات روز کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ حضرت محمد بن حنفیہؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور طائف ہی میں دفن ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۷۱ برس تھی۔

(صفوۃ الصفوۃ۔ اصابہ۔ حیاۃ الصحابہؓ۔ استیعاب)

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ (عالم و فاضل رصاحب الشجرہ)

سوال: فقیہ الامت لقب رکھنے والے صحابی کا نام ونسب بتا دیجئے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عمر بن خطابؓ۔ کعب بن لوی پر ان کا سلسلہ نسب آنحضرتؐ سے جاملتا ہے۔ ماں کا نام زینبؓ بنت مظعون تھا جو بنو جمح سے تعلق رکھتی تھیں۔ ابن عمر کے نام سے مشہور تھے۔ ام المؤمنین حضرت حفصہؓ بنت عمر ان کی حقیقی بہن تھیں۔ (انساب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے اسلامی تاریخ کے چار بڑے عبادلہ (عبداللہ) کون تھے؟ ان میں حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کو کیا مقام حاصل تھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ، حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ۔ حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص اور حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ۔ حضرت عبداللہؓ ابن عمر کو قرآن اور اس کی تفسیر سے خصوصی شغف تھا۔ حدیث سے گہرا لگاؤ تھا۔ فقہ میں بھی بلند مقام رکھتے تھے۔ فقہ مالکی کا تمام تر دار و مدار ان کے فتاویٰ پر ہے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ ۲ نبوی میں پیدا ہوئے۔ بتایئے آپؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ۶ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے قبول اسلام کے وقت وہ ۵۔۶ برس کے تھے۔ چنانچہ والد کے ساتھ ہی اسلام لائے۔ اور پھر ۱۳ نبوی میں اہل خانہ کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے۔ اس وقت ان کی عمر گیارہ برس تھی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجر صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عبداللہ بن عمرؓ جنگ بدر اور احد میں شریک نہیں ہوئے۔ ان کا پہلا

غزوہ کونسا تھا؟

جواب: غزوۂ بدر کے وقت وہ تیرہ برس اور غزوۂ احد کے وقت چودہ برس کے تھے اس لئے کم سنی کے باعث ان جنگوں میں حصہ نہ لے سکے۔ سب سے پہلے ۵ ہجری میں انہوں نے غزوۂ خندق میں شرکت کی۔

(المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ رحمۃ للعالمینؐ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ اصحاب الشجرہ میں سے تھے۔ بیعت رضوان کے بعد وہ کن غزوات میں شریک ہوئے؟

جواب: وہ غزوۂ خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک کے معرکوں میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ (طبقات۔ المغازی۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے خانہ کعبہ میں سب سے پہلے داخل ہونے کا شرف کسے حاصل ہوا تھا؟

جواب: رسول اللہ کے ساتھ حضرت اسامہؓ حضرت بلالؓ اور حضرت عثمان بن طلحہ داخل ہوئے تو ان کے بعد سب سے پہلے حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ کو بیت اللہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع میں بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ (صحیح بخاری۔ بیس بڑے صحابہؓ)

سوال: فقیہ الامت حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں ایک عام سپاہی کی حیثیت سے ایران، شام اور مصر کی فتوحات میں حصہ لیا۔ دور عثمانی میں قضاء کا عہدہ قبول نہ کیا اور ۲۷ ہجری میں تیونس، الجزائر اور مراکش پر لشکر کشی کرنے والی فوج میں شامل ہوئے۔ پھر ۳۰ ہجری میں خراسان اور طبرستان کی جنگوں میں حصہ لیا۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں کنارہ کش رہے۔ خلفائے راشدینؓ کے بعد حضرت

امیر معاویہؓ کے دور میں قسطنطنیہ کی مہم میں شریک ہوئے۔

(فتح البلدان۔ مستدرک حاکم۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: عبدالملک کے دور حکومت میں ۷۳ ہجری میں ۸۴ سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی اور فخ مہاجرین کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ ان سے ایک ہزار چھ سو احادیث مروی ہیں۔ عرب کے دیگر علوم شاعری اور خطابت وغیرہ میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ (طبقات۔ تہذیب التہذیب۔ اصابہ۔ استیعاب)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو (عالم و فاضل/حافظ صحابی)

سوال: فاتح مصر حضرت عمروؓ بن العاص کے اس عالم اور فاضل بیٹے کا نام ونسب بتادیں جو والد سے پہلے مسلمان ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص۔ ان کی والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا وہ قریش کے خاندان بنوسہم سے تعلق رکھتے تھے۔ ابو محمد اور ابوعبدالرحمن کنیت تھی۔ جدی پشتی رئیس ہونے کے باوجود قبول اسلام کے بعد جلد مدینہ ہجرت کرگئے اور درویشانہ زندگی اختیار کرلی۔ (طبقات۔ مہاجر صحابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عمرو اکثر غزوات میں شریک ہوتے اور ان کے ذمہ کوئی اہم کام ہوتا۔ بتایئے احادیث نبوی کیلئے ان کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: وہ اکثر سرکار دوعالمؐ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ لسان نبوت سے جو سنتے لکھ لیتے اس لئے کتابت حدیث ان کا سب سے ممتاز کام ہے۔

(صحیح بخاری، مسلم۔ سنن دار قطنی۔ ابوداؤد)

سوال: حضرت عبداللہ بن عمرو نے حضورؐ سے لکھنے کے بارے میں اجازت چاہی تو

آپ نے کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا: "لکھو! اس اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔" (مستدرک حاکم۔ احمد بن حنبل۔ بیہقی)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عمرو نے زبان رسالت سے سن کر احادیث کا جو مجموعہ لکھا، اس کا نام بتادیں؟

جواب: آپؓ نے احادیث کا جو مجموعہ مرتب کیا اس کا نام الصادقہ رکھا۔

(تہذیب التہذیب۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن عمرو نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن جنگی مہمات میں حصہ لیا؟

جواب: دور صدیقی میں اپنے والد حضرت عمروؓ بن العاص کے ساتھ جہاد شام میں رومیوں کے خلاف جنگیں لڑیں۔ جنگ یرموک میں بھی جوانمردی سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں شمالی افریقہ کی تسخیر کے تمام معرکوں میں حصہ لیا۔ طبرستان، خراسان اور جرجان پر لشکر کشی کرنے والے اکابر صحابہؓ میں بھی آپؓ شامل تھے۔ جنگ صفین میں اپنے والد کے حکم سے مجبور ہوکر امیر معاویہؓ کی طرف سے حصہ لیا۔ اور ان کی طرف سے تحکیم کے معاہدے پر بطور گواہ دستخط کیے۔

(تاریخ ابن خلدون۔ اسد الغابہ۔ تذکرۃ الحفاظ۔ اخبار الطوال)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن عمرو نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ۶۵ ہجری میں مروان بن الحکم کے دور میں مصر کے شہر فسطاط میں فوت ہوئے۔ ان سے سات سو احادیث مروی ہیں۔

(طبقات۔ تذکرۃ الحفاظ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت عبداللہؓ ابن مسعود

(خادم رسول/مہاجر حبشہ و مدینہ/خطیب و فقیہ/بدری صحابی/صاحب الہجرہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ ابن مسعود نے دعوت حق کے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ بتایئے وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: ابوعبدالرحمن کنیت رکھنے والے یہ صحابی بنو خندف کی ایک شاخ مدرکہ کے خاندان بنو ہذیل سے تھے اور ان کے والد مسعود بن غافل ایام جاہلیت میں عبد بن حارث کے حلیف تھے۔ (انساب الاشراف۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہؓ ابن مسعود کو ''تعلیم یافتہ لڑکے'' کا خطاب دیا۔ بتایئے آپ انہیں ابن ام عبد کیوں کہتے تھے؟

جواب: ان کے والد مسعود نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا۔ ان کی والدہ ام عبدؓ ایک بلند پایہ صحابیہ تھیں۔ رسول اللہؐ انہیں ابن ام عبدؓ کہہ کر پکارتے تھے۔

(اصابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ سیرالصحابیات۔ طبقات)

سوال: بتایئے سب سے پہلے کس صحابی نے مکہ میں بلند آواز سے قرآن پڑھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے مشرکین مکہ کے سامنے سب سے پہلے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ مشرکین نے انہیں خوب مارا۔ وہ پٹتے جاتے اور قرآن پڑھتے جاتے اور پوری سورۃ ختم کی۔ (سیرالصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے حضورؐ کے حکم سے کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ نے حضورؐ کے حکم پر دو مرتبہ حبشہ اور پھر مدینہ منورہ ہجرت کی اور حضرت معاذؓ بن جبل کے مواخاتی بھائی بنے۔ (سیرت ابن ہشام۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: ۲ ہجری میں غزوہ بدر میں ابوجہل کی موت کے وقت حضرت عبداللہؓ بن مسعود

سے مکالمہ ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے دوسرے کن غزوات اور اہم موقعوں میں شرکت کی؟

جواب: غزوۂ احد، خندق، خیبر، حنین کے معرکوں کے علاوہ آپ بیعت رضوان اور فتح مکہ کے موقعوں پر بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔

(مغازی رسولؐ۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: ''آپ سر بلند ہیں۔ اللہ نے آپ کو رفعت عطا فرمائی۔'' یہ الفاظ کس صحابی نے کب کہے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے غزوۂ حنین کے موقع پر یہ الفاظ حضورؐ سے کہے تھے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دور فاروقی میں جنگ یرموک میں بہادری کے جوہر دکھائے۔

(الفاروق۔ استیعاب۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو کب کوفے کا قاضی مقرر کیا گیا؟

جواب: فقیہہ الامت حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو ۲۰ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ نے کوفہ کا قاضی مقرر کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں کسی وجہ سے اس عہدے سے سبکدوش کر دیا۔ وہ دس سال تک کوفہ کے قاضی رہے۔

(خلفائے راشدینؓ۔ اسد الغابہ۔ الفاروقؓ۔ عثمان غنیؓ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: فرائض سے سبکدوش ہو کر انہوں نے حج کیا اور پھر مدینہ منورہ جا کر گوشہ نشین ہو گئے۔ وہیں ۳۲ ہجری میں ۶۰ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ

نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (طبقات۔اصابہ۔سیر الصحابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن مسعود رسول اللہؐ کے خادم خاص تھے۔ آپ کیا کیا خدمات انجام دیتے؟

جواب: وہ حضورؐ کا بستر بچھاتے اور تہجد کرتے تھے۔ مسواک کراتے اور وضو کراتے تھے۔ آپؐ کی سواری کی باگ پکڑتے۔ آپؐ کا تکیہ اور جوتا سنبھال کر رکھتے اور ضرورت کے وقت پیش کرتے۔ (مستدرک حاکم۔تین سو پروانے۔سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: تفسیر قرآن، علم حدیث اور فقہ میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو کیا مقام حاصل تھا؟

جواب: انہیں علم قرآن سے بے حد محبت اور فہم و ادراک حاصل تھا۔ روایت حدیث میں بے حد احتیاط سے کام لیتے۔ ان سے آٹھ سو اڑتالیس احادیث مروی ہیں۔ درس و تدریس اور افتاء کے علاوہ تبلیغ دین کا فریضہ بھی سرانجام دیتے۔ وہ بلند پایہ خطیب بھی تھے۔ ان کے فتاویٰ اگرچہ تمام مسالک کے نزدیک بہت اہم ہیں تاہم فقہ حنفی کا دارومدار تمام تر انہی کے فتاویٰ پر ہے۔

(طبقات۔اسد الغابہ۔تین سو پروانے)

حضرت عبادؓ بن بشر (بدری صحابی، عالم و فاضل)

سوال: عظیم صحابی حضرت عبادؓ بن بشر کی کنیت اور نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: کنیت ابو رافع اور ابو بشر تھی۔ قبیلہ اوس کے خاندان عبدالاشہل سے تعلق تھا۔

(انساب الاشراف۔سیر انصار۔استیعاب)

سوال: حضرت عبادؓ بن بشر، حضرت مصعبؓ بن عمیر کی دعوت اسلام سے مسلمان ہوئے۔ ہجرت نبوی کے بعد حضورؐ نے انہیں کس کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: رسول اللہؐ نے مواخات قائم کی تو حضرت عبادؓ بن بشر کو حضرت ابو حذیفہؓ بن

تعبہ کا زینی بھائی بنایا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب۔ سیر انصار)

سوال: حضرت عبادؓ بن بشر نے غزوۂ بدر سے تبوک تک تمام جنگوں میں حصہ لیا۔ بدر کے بعد کس اہم کام میں شامل تھے؟

جواب: ایک چرب زبان شاعر اور بااثر یہودی کعب بن اشرف مسلمانوں اور خصوصاً آقا کی شان میں گستاخیاں کرتا۔ آپؐ نے حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری کی سرکردگی میں ۵ مسلمان اس یہودی کو قتل کرنے کے لئے بھیجے۔ ان میں حضرت عبادبن بشر بھی تھے۔ یہ مہم کامیاب ہوئی۔

(فتح الباری۔ صحیح بخاری۔طبقات۔ترمذی۔اسدالغابہ)

سوال: حضرت عبادؓ بن بشر شاعر بھی تھے اور اوس کے سرداروں میں سے بھی۔ قرآن سے شغف کی بنا پر آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہ تہجد پڑھنے کیلئے اٹھے۔ حضرت عبادبن بشر کے ذکر الٰہی کی آواز سنی تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ان کو بخشش سے نوازے۔“

(طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ۔ استیعاب۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: اندھیری رات میں دو صحابی رسول اللہؐ کے پاس سے اٹھ کر گھروں کو گئے تو ان کے عصا روشن ہوگئے۔ نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت عبادؓ بن بشر انصاری اور حضرت اسیدؓ بن حضیر۔

(بخاری مناقب۔ العنایہ فی الکرامات الجلیہ۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: بتایئے غزوۂ تبوک میں فوج کی نگرانی کس صحابی کے سپرد تھی؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت عبادؓ بن بشر کو اپنا اور تمام مسلمانوں کا چوکیدار بنادیا۔

(تاریخ اسلام وفیات المشاہیر۔ جرنیل صحابہ)

سوال: حضرت عبادؓ بنو قریظہ کی غداری کے زمانے میں چند دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حضورؐ کی قیام گاہ پر راتوں کو پہرہ دیتے رہے۔ بتایئے ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ کے ذمے کیا کام تھا؟

جواب: حضورؐ چودہ سو صحابہؓ کے ساتھ عمرہ کیلئے تشریف لے گئے۔ مشرکین نے دو سو سواروں کے ساتھ خالدؓ بن ولید کو مسلمانوں کا راستہ روکنے کے لئے بھیجا۔ حضورؐ کے حکم سے حضرت عبادؓ بن بشر نے بیس جوانوں کے ساتھ آگے بڑھ کر ان کا سامنا کیا اور پیش قدمی روک دی۔ اسی دوران حضورؐ راستہ بدل کر حدیبیہ پہنچ گئے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضورؐ نے حضرت عبادؓ بن بشر کو کن علاقوں کا عامل زکوٰۃ مقرر فرمایا؟

جواب: انہیں غزوۂ طائف کے بعد بنو سلیم اور بنو مزینہ سے صدقات وزکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ (طبقات۔ جرنیل صحابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: ۸ ہجری میں حضرت عبادؓ بن بشر فتح مکہ اور پھر حنین وطائف کے معرکوں میں شریک تھے۔ ۷ ہجری میں غزوۂ ذات الرقاع کے دنوں میں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: حضرت عبادؓ بن بشر اور حضرت عمارؓ بن یاسر رات کو حضورؐ کی قیام گاہ کا پہرہ دے رہے تھے۔ دونوں نے باری باری نصف رات جاگنے اور نصف رات پہرہ دینے کا فیصلہ کیا۔ پہلے نصف میں حضرت عبادؓ کی باری آئی۔ وہ نماز کی نیت باندھ کر سورۃ کہف پڑھنے لگے۔ اور حضرت عمارؓ سو گئے۔ کسی کافر نے حضرت عبادؓ بن بشر کے تیر مارا جس سے خون کا فوارہ چھوٹ پڑا۔ پھر یکے بعد دیگرے دو تیر اور لگے۔ انہوں نے نماز نہ چھوڑی۔ خون زیادہ بہنے لگا تو سلام پھیر کر حضرت عمارؓ کو بتایا۔ انہوں نے کہا، مجھے پہلے ہی تیر پر جگا دیتے۔ حضرت عبادؓ نے جواب دیا۔ سورۃ کہف شروع کر رکھی تھی اسے چھوڑنے کو جی

نہ جانا۔ بعد میں ان کے زخموں کا علاج کیا گیا۔

(المغازی۔ سیر الصحابہؓ۔ انصار صحابہؓ۔ سیر اعلام النبلاء)

سوال: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک کے موقع پر تیس ہزار لشکر اسلام کی نگرانی کس نے کی؟

جواب: حضورؐ نے چند صحابہ کو لشکر کے گرد گشت لگا کر پہرہ دینے کی ذمہ داری دی۔ حضرت عبادؓ بن بشر ان پہرہ داروں کے افسر تھے۔

(طبقات۔ المغازی۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت عبادؓ بن بشر کب اور کس مقام پر شہید ہوئے؟

جواب: ۱۱ ہجری میں فتنہ ارتداد اٹھا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے مرتدین کے خاتمے اور جھوٹے نبیوں سے جنگ کیلئے مختلف اطراف میں لشکر روانہ فرمائے۔ سب سے شدید اور خونریز لڑائی مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر لڑی گئی۔ اس لشکر اسلام میں حضرت عبادؓ بن بشر بھی تھے۔ وہ مرتدین کے خلاف دیوانہ وار لڑ رہے تھے کہ آخر مرتدین نے انہیں گھیر کر تیروں، تلواروں اور برچھیوں کے وار کر کے شہید کر دیا۔ اس وقت ان کی عمر ۴۵ سال تھی۔ ان سے دو احادیث مروی ہیں۔ شہادت سے قبل کفار کے تین آدمی قتل کیے۔

(المغازی۔ البدایہ والنہایہ۔ سیرت ابن ہشام)

حضرت عبداللہؓ بن طارق انصاری (بدری، انصاری، عالم و فاضل)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہ بن طارق انصاری کو بلوی کیوں کہا جاتا ہے۔ وہ کب مشرف بہ اسلام ہوئے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ بلی سے تھا اور وہ اوس کے خاندان بنو ظفر کے حلیف ہونے کی وجہ سے بلوی اور ظفری بھی کہلاتے تھے۔ وہ ہجرت نبوی کے فوراً بعد دولت

ایمان سے مشرف ہوئے۔ (انساب الاشراف۔ اصحاب بدر۔ انصار صحابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت عبداللہؓ بن طارق انصاری غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔ بتایئے وہ مشرکین کے ہاتھوں کب گرفتار ہوئے؟

جواب: واقعہ رجیع میں چھ یا دس صحابہؓ میں سے تین صحابہ گرفتار ہوئے اور باقی سب شہید ہو گئے تھے۔ ان تین صحابہ میں حضرت خبیبؓ بن عدی اور زیدؓ بن دثنہ کے ساتھ حضرت عبداللہؓ بن طارق بھی تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن طارق انصاری کافروں کی قید سے رہا ہوئے اور کب شہادت پائی؟

جواب: کفار ان تینوں صحابہ کو باندھ کر لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ راستہ میں حضرت عبداللہؓ بن طارق نے کسی طرح خود کو آزاد کرلیا اور تلوار سے کفار پر حملہ کرنے والے تھے کہ انہوں نے ان پر پتھر برسا کر شہید کر دیا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ انصار صحابہ۔ اصحاب بدر)

حضرت عبداللہؓ بن مُغفَّلؓ (عالم وفاضل، صاحب الشجرہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن مغفلؓ ۶ ہجری میں ایمان لائے اور پھر بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئے۔ آپ کا حسب ونسب کیا ہے؟

جواب: مضر کی مشہور شاخ مزینہ سے آپ کا تعلق تھا جو نجد میں آباد تھے۔ والد کا نام مغفل بن عبد نہم تھا۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحیح بخاری)

سوال: عالم وفاضل صحابی حضرت عبداللہ بن مغفل نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: غزوۂ خیبر، غزوۂ فتح مکہ اور غزوہ تبوک میں آپ رسول اللہ کے ساتھ رہے۔

(طبقات۔ صحیح بخاری۔ المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے کس خلیفہ راشدؓ نے حضرت عبداللہؓ بن مغفل کو بصرہ میں تعلیم وتدریس کیلئے بھیجا تھا؟

جواب: ۱۱ ہجری میں رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت عبداللہؓ بن مغفل مدینہ چھوڑ کر اپنے وطن چلے گئے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بصرہ آباد ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہؓ بن مغفل کو بھی بعض دوسرے صحابہ کے ساتھ لوگوں کی تعلیم کے لئے بصرہ بھیج دیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن مغفل نے خلفائے راشدینؓ کے دور میں کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپ عراق عرب جانے والے لشکر میں شامل ہوگئے اور ایرانی فوجوں کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ ان میں ۱۷ ہجری میں خوزستان کی فتح خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس میں بصرہ کے حاکم حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی سرکردگی میں مجاہدین نے لشکر کشی کی تھی۔ (استیعاب۔ الفاروقؓ۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن مغفل نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بصرہ میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری تھا کہ ۵۹ یا ۶۰ ہجری میں شدید بیمار ہوئے اور انتقال فرماگئے۔ حضرت ابو برزہ اسلمیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان سے ۴۳ حدیثیں مروی ہیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت عتبانؓ بن مالک

(سابقون الاولون انصار، بدری صحابی، عالم وفاضل)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے بنو سالم کی مسجد کا امام کس صحابی کو مقرر فرمایا تھا؟

جواب: خزرج کے خاندان بنو سالم کے سردار اور عالم و فاضل صحابی حضرت عتبانؓ بن مالک کو۔ (صحیح مسلم۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بدری صحابی حضرت عتبانؓ بن مالک کو حضرت عمر فاروقؓ کا دینی بھائی بنایا گیا تھا۔ بتایئے غزوۂ بدر کے بعد انہوں نے کسی اور غزوے میں شرکت کیوں نہیں کی؟

جواب: ان کی آنکھیں خراب ہونا شروع ہو گئی تھیں اور کچھ عرصہ بعد وہ بالکل نابینا ہو گئے تھے اس لئے کسی جنگ میں حصہ نہ لے سکے۔

(مغازی رسولؐ۔ اصحاب بدر۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت عتبانؓ بن مالک نے اپنے دینی بھائی حضرت عمر فاروقؓ سے کیا معاملہ طے کر رکھا تھا؟

جواب: حضرت عتبانؓ بن مالک کا کاشانہ نبوی اور مسجد نبوی سے دو تین میل کے فاصلے پر تھا اس لئے آنے جانے میں دقت ہوتی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے طے کر لیا کہ باری باری حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کریں گے۔ چنانچہ ایک دن حضرت عمرؓ دن بھر حضورؐ کی خدمت میں رہتے اور شام کو جا کر حضرت عتبہؓ کو تمام ارشادات نبویؐ سے آگاہ کرتے دوسرے دن حضرت عتبانؓ بن مالک ایسا کرتے۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت عتبانؓ بن مالک نے کب انتقال فرمایا؟ ان سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: آپ ۵۴ ہجری کے بعد کسی وقت فوت ہوئے۔ وہ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ (صحیحین۔ مسند احمد بن حنبل۔ طبقات)

حضرت عمروؓ بن مرہ جہنی (سابقون الاولون، شاعر صحابی، عالم و فاضل)

سوال: ابو مریم حضرت عمروؓ بن مرہ قبیلہ جہینہ کے قائدین میں سے تھے۔ بتایئے وہ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ ہجرت نبوی سے پہلے مکہ آکر مسلمان ہوئے اور پھر ہجرت نبوی کے بعد بھی دربار رسالت میں حاضر ہو کر دینی علوم حاصل کئے۔ مکہ میں اسلام لانے کے بعد واپس قبیلے میں گئے تو سب سے پہلے اپنے قبیلے کا بت توڑا اور لوگوں کو مسلمان کیا۔ انہوں نے حضرت معاذؓ بن جبل سے قرآنی تعلیم حاصل کی تھی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تاریخ ابن کثیر)

سوال: حضرت عمروؓ بن مرہ ایک اچھے شاعر بھی تھے اور مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہؐ کے سامنے اپنے اشعار بھی پڑھے۔ دوسری مرتبہ اپنے قبیلے کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے انہیں کیا دعا دی؟

جواب: آپؐ نے انہیں زندگی میں برکت اور کشائش رزق کی دعا دی اور ان کے لئے ایک فرمان بھی لکھ کر دیا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سوشیدائی)

سوال۔ حضرت عمروؓ بن مرہ کا زیادہ وقت درس و تدریس میں گزرا۔ انہوں نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: انہوں نے متعدد غزوات میں شرکت کی اور حضورؐ نے ۷ ہجری میں ان کی قیادت میں ایک مہم اپنے چچازاد بھائی ابوسفیان بن حارث کی طرف بھی بھیجی جس میں حضرت عمروؓ کامیاب ہوئے۔ (طبقات۔ المغازی۔ بدل القوۃ)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن مرہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں حضرت عمروؓ بن مرہ نے شام میں رہائش اختیار

کرلی۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور وہیں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور میں وفات پائی۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

حضرت عتبہؓ بن مسعود (سابقون الاوّلون، مہاجر حبشہ و مدینہ، عالم و فاضل)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے اس بھائی کا نام و نسب بتادیں جو سابقون الاولون میں سے تھے؟

جواب: حضرت عتبہ بن مسعود۔ ان کا شمار فضلا صحابہ میں ہوتا تھا۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور مضری قبیلے ہذیل سے تعلق رکھتے تھے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتائیے حضرت عتبہؓ بن مسعود نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: حضرت عتبہؓ بن مسعود ۶ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے واپس مکہ آئے اور پھر مدینہ ہجرت کی۔ یہ بھی روایت ہے کہ غزوۂ احد سے پہلے حبشہ سے مدینے گئے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت عتبہؓ بن مسعود نے غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بتائیے آپ کا انتقال کب ہوا؟

جواب: حضرت عتبہؓ بن مسعود نے حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں انتقال فرمایا۔ (مستدرک۔ ایک سو پچاس چراغ)

حضرت فضالہؓ بن عبید (انصاری صحابی، صاحب الشجرہ، عالم و فقیہ)

سوال: حضرت فضالہؓ بن عبید نے ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا۔ ان کا حسب و نسب بتائیے؟

جواب: وہ انصاری قبیلے اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔ کنیت ابو محمد تھی۔ والد کا نام عبید بن نافذ تھا اور والدہ عقبہ بنت محمد بن عقبہ صحابیہ تھیں۔ والد عبید اپنے قبیلے کے رئیس تھے۔

(انساب الاشراف۔ طبقات۔ سیر الصحابیؓ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت فضالہؓ بن عبید نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا اور اہم موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: آپ نے غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ بیعت رضوان اور بہت سے دوسرے اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے۔

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرت ابن اسحاق۔ المغازی)

سوال: حضرت فضالہؓ بن عبید خلفائے راشدینؓ کے ادوار میں ہونے والے کن معرکوں میں شریک ہوئے؟

جواب: ۱۱ہجری میں دور فاروقی میں شام کی جنگوں کا آغاز ہوا تو رومیوں کے خلاف معرکوں میں حصہ لیا۔ عہد فاروقی میں تسخیر مصر میں حصہ لیا۔

(الفاروق۔ خلفائے راشدین۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: ۳۳ہجری میں حضرت ابو درداءؓ کی وفات پر دمشق کے قاضی حضرت فضالہؓ مقرر ہوئے۔ بتایئے امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں انہوں نے کن جنگوں میں حصہ لیا اور کون سے عہدوں پر فائز رہے؟

جواب: ۳۷ہجری میں جنگ صفین کے موقع پر وہ دمشق میں امیر معاویہؓ کے جانشین تھے۔ ۴۹ہجری میں اسلامی لشکر کی قیادت میں فتح قرہ میں حصہ لیا۔ روم کے خلاف مہم میں امیر معاویہؓ نے انہیں اسلامی لشکر کا سپہ سالار بنایا۔ پھر امیر معاویہؓ نے انہیں درب کے علاقے کا عامل مقرر کیا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تہذیب)

سوال: بتایئے حضرت فضالہؓ بن عبید انصاری نے کب وفات پائی؟

جواب: مصر کی تسخیر کے بعد انہوں نے دمشق میں مستقل سکونت اختیار کی تھی اور وہیں ۵۳ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے بچاس حدیثیں مروی ہیں۔

سوال: یہودی عالم حضرت مخریقؓ نے اسلام قبول کیا اور پھر غزوۂ احد کے دن اپنی قوم سے کیا کہا تھا؟

جواب: ان کا تعلق بنو نضیر سے تھا۔ انہوں نے غزوۂ احد کے دن اپنی قوم سے کہا: "محمدؐ رسول موعود ہیں اس لئے تم پر ان کی مدد کرنا واجب ہے۔" قوم نے کہا آج یوم سبت (ہفتہ) ہے ہم لڑائی میں کیسے حصہ لے سکتے ہیں۔ حضرت مخریقؓ نے کہا: "اللہ کے راستے میں سبت وغیرہ کیا چیز ہے؟" لیکن ان کی قوم نہ مانی۔

(اہل کتاب صحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت مخریقؓ نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ احد ان کا پہلا غزوہ تھا جس میں بہادری سے مشرکین کے خلاف لڑے اور زخموں سے چور ہو کر گرے اور جان بحق ہو گئے۔

(المغازی۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت مخریقؓ نے جان بحق ہونے سے پہلے اپنے باغات حضورؐ کی ملکیت میں دینے کی وصیت کی۔ وہ کون سے باغات تھے اور ان کی آمدنی کہاں خرچ ہوتی تھی؟

جواب: ان کے سات باغ مختلف جگہوں پر تھے جن کے نام المبشر۔ الصائفہ، المعوال، الدلال، حسن، جرف اور مشربہ تھے۔ ان باغات کی آمدنی سے حضورؐ حاجت مند مسلمانوں کی مدد فرماتے اور صدقات دیا کرتے تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت پر اسرار بندے)

حضرت کعبؓ بن عجرہ (عالم وفاضل، انصاری صحابی)

سوال: حضرت کعبؓ بن عجرہ قبیلہ بلی سے تعلق رکھتے تھے۔ بتایئے کب اسلام لائے اور کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: ابو محمد کعبؓ بن عجرہ ہجرت نبوی کے بعد اسلام لائے اور عہد نبوی کے اکثر غزوات میں شریک ہوئے۔ ایک غزوے میں ان کا ایک ہاتھ بھی شہید ہوگیا تھا۔ (مغازی۔طبقات۔اسد الغابہ۔اصابہ)

سوال: حضرت کعبؓ بن عجرہ فضلاء صحابہ میں سے تھے اور ان سے ۴۷ حدیثیں مروی ہیں۔ بتایئے انہوں نے کب وفات پائی؟

جواب: عہد فاروقی میں کوفہ آباد ہوا تو کوفہ چلے گئے۔ ۵۱ ہجری میں مدینے آئے تو یہیں انتقال ہوا۔ چار بیٹے اسحٰق، محمد، ربیع اور عبدالملک تھے۔

(طبقات۔اصابہ۔سیر الصحابہؓ)

حضرت معاذ بن جبلؓ انصاری (انصاری، بدری، عقبی، عالم، حافظ)

سوال: حضرت ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل کا نسبی تعلق بیان کریں؟

جواب: آپ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ اُدی بن سعد سے تھا۔

(انساب الاشراف۔جمہرۃ العرب۔استیعاب)

سوال: قبول اسلام کے وقت حضرت معاذ بن جبل کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ انہوں نے کس کے ہاتھوں اسلام قبول کیا؟

جواب: مدینے میں اسلام کے داعیٔ اوّل حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں۔ پھر آپ کو سفر نبوی میں بیعت عقبہ کبریٰ میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔

(تاریخ اسلام۔اسوۂ صحابہ۔سیر الصحابہ۔اصابہ)

سوال: حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے دینی بھائی حضرت معاذؓ بن جبل کو کس مسجد کا امام مقرر فرمایا؟

جواب: حضرت معاذؓ بن جبل کو مدینہ منورہ میں بنو سلمہ کی مسجد کا امام بنایا

(صحیح بخاری۔ سیرۃ النبیؐ۔ چالیس جانثار)

سوال: حضرت معاذؓ ہر غزوے میں شریک رہے۔ فتح مکہ کے بعد آپ کو کیا خدمت سونپی گئی؟

جواب: حضورؐ حنین کیلئے روانہ ہوئے تو حضرت معاذؓ بن جبل کو مکہ کا عامل مقرر کیا وہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیتے تھے۔ حضورؐ مدینہ تشریف لے گئے تو ان کو واپس بلالیا اور تمام ذمہ داریاں حضرت عتابؓ بن اسید کو سونپ دیں۔

(سیرۃ النبیؐ۔ تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت معاذؓ بن جبل کو کب یمن کا امیر بنا کر بھیجا؟

جواب: جنگ تبوک کے بعد یمن کے نو مسلم رؤساء کی درخواست پر حضورؐ نے آپ کو اقصائے یمن کا عامل بنا کر بھیجا۔ آپؐ نے اہل یمن کے نام اپنے فرمان میں لکھوایا کہ میں اپنے لوگوں میں سے بہترین شخص کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ صدقات کے حصول خزانے اور قضاء کا تعلق حضرت معاذؓ سے تھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب میں اضافہ)

سوال: ''شاید اس کے بعد تم مجھ سے نہ مل سکو اور جب مدینہ واپس آؤ تو میری قبر دیکھو'' حضورؐ نے یہ الفاظ کس صحابیؓ سے فرمائے؟

جواب: حضرت معاذؓ بن جبل کو یمن کا عامل مقرر کر کے روانہ کرتے وقت فرمایا۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''معاذ تم پر قرض بہت ہے۔ اگر کوئی ہدیہ لائے قبول

کر لینا، میری طرف سے اجازت ہے۔" (سیر اعلام۔ سیر صحابہؓ۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: حضرت معاذؓ بن جبل نے سب سے پہلے حضرت عمروؓ بن العاص کی قیادت میں فلسطین کے معرکوں میں حصہ لیا۔ آپ فلسطین کیسے پہنچے؟

جواب: اس وقت شام کے معرکوں کا آغاز ہو چکا تھا اس لئے وہ شام جانے والے لشکر میں شامل ہو گئے۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال سمیت پہلے ہی اردن میں منتقل ہو چکے تھے۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ المغازی)

سوال: بتایئے حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت معاذؓ بن جبل کو کن جنگوں میں میمنہ کا افسر بنایا تھا؟

جواب: اجنادین، دمشق فحل اور یرموک کی جنگوں میں انہیں یہ ذمہ داری دی گئی۔

(طبقات۔ الفاروقؓ۔ عمر بن خطاب۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت ابوعبیدہؓ کی وفات کے بعد شام کا محاذ کس نے سنبھالا؟

جواب: خوبصورت رنگ و روپ والے صحابی حضرت معاذؓ بن جبل اسلامی لشکر کے سپہ سالار بنے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ الفاروقؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت معاذ بن جبلؓ نے کب اور کیسے وفات پائی؟

جواب: طاعون عمواس میں ان کا اکلوتا بیٹا عبدالرحمٰن فوت ہوا۔ اس سے پہلے ان کی دو بیویاں بھی اس مرض میں وفات پا چکی تھیں۔ اب وہ بالکل تنہا تھے۔ انگشت شہادت میں پھوڑا نکلا اور پھر بخار کی کیفیت طاری ہوئی۔ اسی طرح تکلیف بڑھ گئی۔ آپ نے ۳۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ دریائے اردن کے کنارے بیسان میں دفن کیا گیا۔ (فتوح البلدان۔ فتوح الشام۔ الفاروقؓ)

سوال: بتایئے حضرت معاذؓ بن جبل کے علم و فضل کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: حضرت معاذؓ قرآن کے حافظ تھے اور علوم قرآن میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کو امام العلماء بھی کہا جاتا تھا۔ آپ نے قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم براہ راست رسول اللہؐ سے حاصل کی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ ان سے بھی مشورہ کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کی مجلس شوریٰ میں بھی شامل تھے۔ ان سے ۱۵۷ احادیث مروی ہیں۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ صحیح مسلم)

حضرت مصعبؓ بن عمیر (عالم فاضل/حافظ/بدری صحابی)

سوال: بنو عبدالدار سے تعلق رکھنے والے مکہ کے خوبرو نوجوان عمیر کے بیٹے حضرت مصعبؓ کب ایمان لائے؟

جواب: اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائے جب حضورؐ دار ارقم میں مقیم تھے۔ آپؓ کا شجرۂ نسب پانچویں پشت میں رسول اللہؐ سے جاملتا ہے۔ اسلام لانے پر ان کی والدہ خناس بنت مالک آپؓ پر بے پناہ تشدد کرتی۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسوۂ صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت مصعبؓ بن عمیر نے کس ہجرت حبشہ میں حصہ لیا؟ اور کب مدینے چلے گئے؟

جواب: پہلی ہجرت حبشہ کے وقت بارہ مردوں میں حضرت مصعبؓ بھی شامل تھے۔ تین مہینے بعد مشرکین کے مخالفت ترک کرنے کی خبر سن کر مکہ واپس آئے اور نضر بن حارث یا ابوعزیز بن عمیر کی پناہ حاصل کی۔ پھر دوبارہ حبشہ ہجرت کی اور ہجرت مدینہ سے تین چار سال پہلے حبشہ سے مکہ آ گئے۔ پھر مسلمانوں کے ساتھ مدینے کی طرف ہجرت کی۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصابہ)

سوال: "چند سال پہلے میں نے اس نوجوان کو دیکھا تھا کہ سارے مکے میں اس سے بڑھ کر ناز و نعم کا پروردہ کوئی نہیں تھا۔ خوش رو، خوش پوشاک اور خوشحال۔ لیکن آج اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی محبت نے اس نے اپنے تمام عیش و آرام کو قربان

کر دیا ہے اور حسنات سے شغف نے اس کو دنیوی لذات اور اسباب راحت سے بے نیاز کر دیا۔" حضورؐ نے یہ الفاظ کس صحابیؓ کے بارے میں ارشاد فرمائے تھے؟

جواب: حضرت مصعبؓ بن عمیر کو عجیب لباس اور معمولی کپڑوں میں دیکھ کر آپؐ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا۔ (اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے مدینے کی طرف اسلام کے پہلے داعی کون بھیجے گئے؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تربیت بطور خاص تبلیغ دین کے لئے فرمائی تھی۔ انہیں بہت سی سورتیں فوراً یاد ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ حضورؐ کے حکم سے وہ اسلام کے سب سے پہلے داعی بن کر مدینے پہنچے۔ وہ حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے مکان پر ٹھہرے۔ (سیرۃ النبیؐ۔ الرحیق المختوم۔ محمد عربی انسائیکلوپیڈیا)

سوال: مدینہ میں سب سے پہلے کب اور کس نے نماز جمعہ باجماعت کا آغاز کیا؟

جواب: حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ نے حضرت سعدؓ بن خثیمہ کے مکان پر سب سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: ۱۳ نبوی میں ۷۲ مردوں اور دو عورتوں کو ساتھ لے کر حضرت مصعبؓ مکہ پہنچے۔ کس لئے؟

جواب: حضورؐ سے بیعت کرنا مقصود تھا۔ اس موقع پر حضرت مصعبؓ کی والدہ کو خبر ہوئی تو انہیں بلا بھیجا۔ اللہ کا دین چھوڑنے پر مجبور کرنے لگی۔ تاہم آپؓ ثابت قدم رہے۔ والدہ سخت پریشان نہ ہوئیں۔ حضرت مصعبؓ مکہ میں حضورؐ کے پاس ٹھہر گئے اور باقی لوگ واپس مدینہ چلے گئے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت مصعبؓ بن عمیر نے حضورؐ سے بارہ دن پہلے ہجرت کی۔ وہ کہاں ٹھہرے اور ان کے دینی بھائی کون تھے؟

جواب: آپؓ حضرت سعدؓ بن معاذ کے ہاں ٹھہرے اور پھر جب حضورؐ نے مواخات قائم کی تو آپؓ کو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا دینی بھائی بنا دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت مصعبؓ بن عمیر کو جنگ بدر اور جنگ احد میں کیا خصوصی اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: حق و باطل کے اس معرکے میں حضورؐ نے انہیں مہاجرین کا سب سے بڑا علم عطا فرمایا۔ جنگ احد میں بھی وہ مہاجرین کے علمبردار تھے۔

(طبقات۔ زادالمعاد۔ الرحیق المختوم)

سوال: جنگ احد میں حضرت مصعبؓ بن عمیر ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے۔ رسول اللہؐ کی شہادت کی خبر سن کر انہوں نے کیا کہا؟

جواب: ان کی زبان پر یہ آیت جاری ہوگئی: "اور محمدؐ تو ایک رسولؐ ہیں۔ ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔" اس کے ساتھ ہی انہوں نے نعرہ بلند کیا: "میں رسول اللہؐ کا علم سرنگوں نہیں ہونے دوں گا۔" پھر شمشیر برہنہ لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ (طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت مصعبؓ بن عمیر کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: مشرکین کے شہسوار ابن قمیہ نے تلوار کا وار کر کے دایاں ہاتھ شہید کر دیا۔ انہوں نے علم بائیں ہاتھ میں تھام لیا تو اس نے بائیں ہاتھ پر بھی وار کیا۔ انہوں نے کٹے ہوئے بازوؤں کا حلقہ بنا کر علم تھام لیا۔ اس بدبخت نے اس قدر زور سے نیزہ مارا کہ اس کی انی ٹوٹ کر حضرت مصعبؓ کے سینے میں رہ گئی اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (اسد الغابہ۔ المغازی۔ زادالمعاد)

سوال: حضرت مصعبؓ بن عمیر کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ان کی شادی مشہور صحابیہ حضرت حمنہ بنت جحش (حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن اور ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن) سے ہوئی تھی جن سے صرف ایک بچی زینب تھی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ تذکار صحابیاتؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت معقلؓ بن یسار (عالم و فاضل، قاضی)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے قبیلہ مزینہ کا قاضی کس صحابی کو مقرر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت ابو عبداللہ معقلؓ بن یسار مزنی کو۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: صلح حدیبیہ کے موقع پر کون سے صحابیؓ حضورؐ پر سایہ کئے ہوئے تھے؟

جواب: جب صلح نامہ حدیبیہ لکھے جانے سے پہلے تو حضرت معقلؓ بن یسار حضورؐ کے پیچھے کھڑے تھے اور پتوں والی ایک شاخ سے آقا پر سایہ کئے ہوئے تھے۔

(مسند احمد۔ حسن ستارے)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ اہم ملکی امور میں حضرت معقلؓ بن یسار سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ بتایئے نہر معقل کیوں مشہور ہوئی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو بصرہ کے قریب نہر کھودنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کا افتتاح معقلؓ بن یسار کے ہاتھوں سے کرایا جائے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس لئے یہ نہر نہر معقل کے نام سے مشہور ہوئی۔

(الفاروق۔ اسد الغابہ۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت معقلؓ بن یسار نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں ۶۱ یا ۵۹ ہجری میں فوت ہوئے۔ ان سے ۳۴ حدیثیں مروی ہیں۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

حضرت نعمانؓ بن بشیر (کم سن صحابی، مہاجر صحابی، عالم و فاضل)

سوال: حضرت نعمانؓ بن بشیر پیدائشی مسلمان اور صحابی تھے۔ ان کا حسب و نسب کیا

ہے؟

جواب: ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنو حارث سے تھا۔ والد حضرت بشیرؓ بن سعد ابتدا میں اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ ان کی والدہ حضرت عمرۃؓ بنت رواحہ جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی ہمشیرہ تھیں۔

(انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضورؐ کے وصال کے وقت حضرت نعمانؓ آٹھ سال کے تھے۔ خلفائے راشدینؓ کے دور میں آپؓ نے کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کا خون آلود کرتا اور حضرت نائلہؓ کی کٹی ہوئی انگلیاں حضرت نعمانؓ بن بشیر حضرت امیر معاویہؓ کے پاس لے گئے تھے۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے اختلاف کے دوران انہوں نے امیر معاویہؓ کا ساتھ دیا۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ تاریخ یعقوبی)

سوال: امیر معاویہؓ اور بعد کے ادوار میں حضرت نعمانؓ بن بشیر کن عہدوں پر فائز رہے؟

جواب: امیر معاویہؓ نے اپنے دور حکومت میں انہیں بہت سے عہدوں پر فائز کیا۔ ۵۳ ہجری میں انہیں پہلے دمشق کا قاضی اور پھر یمن کا امیر بنایا۔ ۵۹ ہجری میں انہیں کوفہ کا امیر بنا دیا گیا۔ ۶۰ ہجری میں یزید نے انہیں حمص کا گورنر مقرر کیا۔ واقعہ کربلا پیش آیا تو یزید نے سیدنا حضرت حسینؓ کے پسماندگان کو جن میں خواتین، حضرت علی زین العابدین بن حسینؓ اور چند دوسرے بچے تھے، حضرت نعمانؓ بن بشیرؓ کے زیر حفاظت مدینہ منورہ روانہ کیا۔

(فتوحات۔ تاریخ طبری۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت زینبؓ بنت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ بنت علیؓ نے حضرت نعمانؓ بن بشیر کو کیا

عطا کیا تھا؟

جواب: یہ مصیبت زدہ قافلہ مدینہ پہنچا تو حضرت نعمانؓ بن بشیر کے حسن سلوک کی وجہ سے ان خواتین نے اپنے کنگن اور بازوبند اتار کر پیش کئے اور معذرت کی کہ خدمت کا معاوضہ نہیں دے سکتے۔ لیکن حضرت نعمانؓ بن بشیر نے انہیں یہ چیزیں واپس کر دیں۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: علم و فضل میں بلند مقام رکھنے والے صحابی حضرت نعمانؓ بن بشیر نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی بیعت کب کی؟

جواب: یزید کی طرف سے حضرت عبداللہؓ بن زبیر کو بیعت پر آمادہ کرنے والے وفد میں حضرت نعمانؓ بن بشیر بھی شامل تھے۔ مگر حضرت ابن زبیرؓ نے یزید کی بیعت نہیں کی۔ ۶۴ ہجری میں یزید کی موت اور معاویہ بن یزید کی حکومت سے دستبرداری کے بعد حضرت نعمانؓ بن بشیر نے حضرت عبداللہؓ بن زبیر کی بیعت کر لی۔ حضرت ابن زبیرؓ نے انہیں اپنی طرف سے حمص کا حاکم مقرر کر دیا۔

(طبقات۔ استیعاب۔ تاریخ طبری)

سوال: بتایئے حضرت نعمانؓ بن بشیر کب شہید ہوئے؟

جواب: اموی خلیفہ مروان بن الحکم نے حضرت نعمانؓ بن بشیر کا مقابلہ کرنے کے لئے خالد بن عدی الکلاعی کو سواروں کا دستہ دیکر بھیجا۔ حضرت نعمانؓ رات کو حمص سے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ خالد بن عدی کے دستے نے انہیں بیران نامی گاؤں میں گھیر کر شہید کر دیا۔ ان کے اہل خانہ کو گرفتار کر لیا اور حضرت نعمانؓ بن بشیر کا سر کاٹ کر ان کی اہلیہ کی گود میں ڈال دیا۔ ۶۵ ہجری میں ۶۴ برس کی عمر میں اس صحابی رسولؐ نے سفر آخرت کیا۔ ان سے ایک سو چوبیس احادیث مروی ہیں۔ (طبقات۔ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

حضرت واثلہؓ بن اسقع (عالم وفاضل، صاحب صفہ)

سوال: حضرت واثلہؓ بن اسقع نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہؐ نے ان کے سر پر دست اقدس پھیرا۔ بتایئے وہ کب مسلمان ہوئے؟

جواب: بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت ابوقرضافہ نے ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اور پھر وہ اصحاب صفہ میں شامل ہوگئے۔

(استیعاب۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت واثلہؓ بن اسقع نے غزوۂ تبوک میں حصہ لیا۔ آپؓ عہد فاروقی کے کن معرکوں میں شریک ہوئے؟

جواب: عہد فاروقی میں بصرہ آباد ہوا تو وہاں چلے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد دمشق کے قریب بلاط نامی گاؤں میں رہائش اختیار کر لی۔ اسلامی لشکر میں شامل ہوکر رومیوں کے خلاف کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ (فتوح البلدان۔ الفاروق۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت واثلہؓ بن اسقع نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں بیت المقدس چلے گئے اور یروشلم میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ ۸۳ یا ۸۵ ہجری میں عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں ۹۸ برس یا ۱۰۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ ۵۶ حدیثیں روایت کیں۔

(مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ اسدالغابہ)

حضرت ہاشمؓ بن عتبہ زُہری (عالم وفاضل صحابی)

سوال: عتبہ بن ابی وقاص نے غزوۂ احد میں سرکاردوعالمؐ کو پتھر مار کر زخمی کردیا تھا۔ بتایئے اس کے کس بیٹے نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا؟

جواب: قریش کے خاندان بنی زہرہ سے تعلق رکھنے والے حضرت ہاشمؓ بن عتبہ زہری

سے۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص ان کے چچا تھے۔ ان کا سلسلہ نسب چھٹی پشت میں کلاب پر رسول اکرمؐ کے نسب نامہ سے مل جاتا ہے۔ ان کے دادا ابی وقاص بن مالک حضورؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ اس لحاظ سے عتبہ بن ابی وقاص آپؐ کا ماموں زاد بھائی اور حضرت ہاشم آپؐ کے بھتیجے تھے۔ (انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کب حضرت ہاشمؓ بن عتبہ کو شام روانہ فرمایا تھا؟

جواب: ۱۳ ہجری میں حضرت ابو عبیدہؓ شام کی مہم پر تشریف لے گئے تو بعد میں ان کی درخواست پر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت ہاشمؓ کو ایک ہزار مجاہدین کے ساتھ ان کی مدد کیلئے شام روانہ کیا۔ (استیعاب۔ فتح البلدان۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ہاشمؓ بن عتبہ ایک آزمودہ کار جرنیل تھے۔ انہوں نے عہد صدیقی اور عہد فاروقی کی کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: فحل اور یرموک کے مشہور معرکوں میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ جنگ فحل میں وہ میسرہ کے افسر تھے۔ شام کی فیصلہ کن لڑائی یرموک میں حضرت ہاشمؓ بن عتبہ پیدل فوج کے افسر تھے۔ اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ بھی شہید ہوگئی تھی۔ قادسیہ کی فیصلہ کن جنگ میں بھی انہوں نے مسلمان سپہ سالاروں کے ساتھ ایرانی فوج کا مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں شاہ ایران یزدگرد کا نامور سپہ سالار رستم بن فرخ زادہ بھی قتل ہوا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے حکم سے حضرت ہاشمؓ بن عتبہ نے مدائن کی طرف پیش قدمی کی اور پھر حضرت سعدؓ بھی اپنی فوج کے ساتھ آ ملے اور مدائن پر اسلامی لشکر کا قبضہ ہوگیا۔

فتح قادسیہ کے بعد حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے حضرت ہاشمؓ بن عتبہ کو سواد دجلہ کے علاقے فتح کرنے کے لئے روانہ کیا جس میں وہ کامیاب

رہے۔ پھر حضرت سعدؓ نے انہیں بارہ ہزار جوانوں کے ساتھ جلولاء بھیج دیا۔ حضرت ہاشمؓ نے شہر کا محاصرہ کرلیا جو کئی ماہ تک جاری رہا۔ ایرانیوں نے کئی مرتبہ باہر نکل کر حملہ کیا لیکن مسلمانوں نے مار بھگایا۔ ایک دن وہ قلعہ سے نکل کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے گھمسان کی لڑائی کے بعد حضرت ہاشمؓ اور حضرت قعقاع کی فوجوں نے شہر پر قبضہ کرلیا۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں حضرت ہاشمؓ بن عتبہ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: وہ حضرت علیؓ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ حضرت علیؓ کو بھی ان پر اعتماد تھا۔ انہوں نے جنگ جمل سے پہلے حضرت ہاشمؓ کو حضرت حسنؓ اور حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کے ساتھ اہلِ کوفہ کو اپنی حمایت پر آمادہ کرنے کے لئے کوفہ بھیجا۔ جنگ جمل میں وہ آخر دم تک حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ پھر انہوں نے امیر معاویہؓ کے مقابلے میں حضرت علیؓ کی حمایت کی اور صفین کی لڑائیوں میں شامی فوج کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ اسی جنگ میں آپ شہید ہوئے۔ اس موقع پر سب سے بڑا نشان یا علم آپ کے پاس تھا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ خلفائے راشدینؓ)

سوال: بتائیے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھ کر کس نے کہا تھا: ''یہ علیؓ کا ہاتھ ہے اور یہ میرا۔ میں بیعت کرتا ہوں؟''

جواب: حضرت ہاشمؓ بن عتبہ کوفہ میں تھے اور حضرت علیؓ مدینہ میں۔ چنانچہ انہوں نے اس طرح حضرت علیؓ کی بیعت کی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بہادر جرنیل کے علاوہ حضرت ہاشمؓ بن عتبہ کو کس خوبی کی بنا پر اہمیت حاصل تھی؟

جواب: علم و فضل کے اعتبار سے بھی حضرت ہاشمؓ بن عتبہ کا مرتبہ بلند تھا۔ ان کا شمار بہادر جرنیلوں اور بلند پایہ فضلا صحابہ میں ہوتا ہے۔

(اسد الغابہ۔ [illegible])

﴿حافظ وقاری صحابہؓ﴾

حضرات:

ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان غنی، علی بن ابی طالب، ابوذر غفاری، ابن مسعود (عبداللہ) ابی بن کعب، معاذ بن جبل، سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاص، ابوموسیٰ اشعری، عویمر بن زید (ابودردا) عبداللہ بن سلام، عمران بن حصین، زید بن ثابت، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو، عقبہ بن عامر، جابر بن عبداللہ بن عمرو، ابوسعید خدری، انس بن مالک، ابن ام کلثوم، حذیفہ بن یمان، ابوعبداللہ سالم، مقداد بن عمرو، مصعب بن عمیر، حرام بن ملحان مسلمہ بن مخلد، ابوقتادہ، عبادہ بن صامت، سعد بن عبید، منذر بن عمرو، حارث بن صمہ، ابوزید انصاری، قیس بن سکن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند حافظ وقاری صحابہؓ

حضرت ابیؓ بن کعب انصاری (بدری صحابی/کاتب/انصار/حافظ وقاری)

سوال: "مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قرآن سنایا کروں۔" بتایئے یہ الفاظ حضورؐ نے کس سے فرمائے؟

جواب: حضرت ابیؓ بن کعب سے۔ رب ذوالجلال نے ان کا نام لے کر یہ حکم دیا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے انصار میں سب سے پہلے وحی لکھنے کا شرف کس کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ابیؓ بن کعب کو انہیں انصاری کاتبین وحی میں امتیازی حیثیت حاصل تھی۔

(استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابیؓ بن کعب دو کنیتوں سے مشہور تھے۔ ایک ابوالطفیل تھی۔ دوسری کنیت کونسی تھی؟

جواب: بیٹے طفیل کی وجہ سے ابوطفیل اور دوسری کنیت ابوالمنذر حضورؐ نے رکھی تھی۔

(سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے سیدالانصار، سید المسلمین اور سید القراء کس صحابی کے القاب ہیں۔ وہ کب ایمان لائے؟

جواب: یہ تینوں القاب ابیؓ بن کعب کے ہیں۔ آپؓ ہجرت نبوی سے پہلے ایمان لائے۔

(سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ انصار صحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سعیدؓ بن زید حضرت ابیؓ بن کعب کے مواخاتی بھائی تھے۔ بتایئے حضرت ابوطلحہ زیدؓ سے ان کا کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت ابوطلحہ زیدؓ بن سہل انصاری حضرت ابیؓ بن کعب کے ماموں زاد بھائی تھے۔

(سیر الصحابہؓ۔ انصاری صحابہؓ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ابیؓ بن کعب نے بدر سے طائف تک تمام غزوات میں شرکت کی۔ بتایئے احد میں کیسے زخمی ہوئے؟

جواب: ایک تیر لگنے سے شدید زخمی ہوگئے، حضور کو اطلاع ملی تو ایک طبیب بھیجا۔ اس نے رگ کو کاٹ دیا۔ حضورؐ نے اس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغ دیا جس سے زخم جلد ہی مندمل ہوگیا۔

(طبقات۔ اسوۂ صحابہؓ۔ المغازی۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابیؓ بن کعب انصار کے تعلیم یافتہ لوگوں میں سے تھے۔ بتایئے انہوں نے قرآنی علوم کس سے سیکھے؟

جواب: رسول اللہؐ نے ان کی تعلیم پر خاص توجہ فرمائی۔ وہ قرآن حکیم کے حافظ بنے اور قرآنی علوم پر عبور حاصل کیا۔ حضورؐ نے انہیں اجازت دے رکھی تھی کہ وہ جب چاہیں اور جو چاہیں پوچھیں۔ رسول اللہؐ خود بھی ان کو بغیر پوچھے قرآن کے اسرار و رموز بتا دیتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: بتائیے کون سے صحابی رسول اللہ کی زندگی میں ہی فتوے دیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ابیؓ بن کعب عہد رسالت میں ہی مسند افتاء پر فائز ہوگئے اور لوگ ان سے قرآن پڑھنے کے ساتھ ساتھ مختلف مسائل بھی پوچھتے تھے۔

(سیر الصحابہؓ۔ طبقات۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتائیے ۹ ہجری میں رسول اللہؐ نے حضرت ابیؓ بن کعب کو کہاں کا عامل صدقات مقرر فرمایا؟

جواب: انہیں قبائل بلی، عذرہ اور بنو سعد میں عامل صدقات بنا کر بھیجا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ کس صحابی سے قرآن کا دور فرمایا کرتے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ حضرت ابیؓ بن کعب کو قرآن سنایا کرتے تھے۔ ۱۱ ہجری میں اللہ کے حکم سے حضورؐ نے آخری بار قرآن سنایا۔

(طبقات۔ تذکرہ حفاظ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر صحابہؓ)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قرآن کی تدوین کرنے والوں کا امیر حضرت ابیؓ بن کعب کو بنایا۔ بتائیے وہ کس طرح کام کرتے تھے؟

جواب: وہ قرآن کے الفاظ بولتے جاتے تھے اور دوسرے صحابہ ان کو لکھتے جاتے تھے۔ جہاں کسی آیت کے پہلے یا بعد میں آنے پر اختلاف ہوجاتا وہاں سب مل کر اس کو طے کرتے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ تذکرۃ حفاظ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے نماز تراویح باجماعت کا اہتمام کیا تو کسے امام مقرر فرمایا؟

جواب: مردوں کا امام حضرت ابیؓ بن کعب کو اور عورتوں کا امام حضرت تمیمؓ داری کو مقرر کیا۔

(استیعاب۔ کنز العمال۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عثمانؓ نے قرأۃ کا اختلاف دور کرنے کے لئے صحابہؓ مقرر فرمائے تو ان میں حضرت ابیؓ کی ذمہ داری کیا تھی؟

جواب: بارہ صحابہؓ کی اس مجلس کے امیر حضرت ابیؓ بن کعب تھے۔ حضرت ابیؓ بولتے جاتے اور حضرت زیدؓ بن ثابت لکھتے جاتے تھے۔

(کنز العمال۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت ابیؓ بن کعب نے کب وفات پائی اور بیوی بچوں کی تعداد کیا تھی؟

جواب: انہوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں (۳۲ ہجری میں) وفات پائی۔ بعض روایات میں ۱۹۔۲۰ یا ۲۲ ہجری بھی ہے۔ آپؓ کی اہلیہ ام طفیلؓ بھی صحابیہ تھیں۔ طفیل، محمد، ربیع، عبداللہ اور ام عمر اولاد میں معروف ہوئے۔

(کنز العمال۔ استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ابیؓ بن کعب کو توریت اور انجیل پر بھی عبور تھا اور قرآنی علوم پر بھی۔ بتایئے آپؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: وہ روایت حدیث میں محتاط تھے۔ ان سے صرف ۱۶۴ احادیث مروی ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت ابو عبداللہؓ سالم

(حافظ و قاری، براولین مہاجر۔ سابقون الاولون، عالم وفاضل)

سوال: اس قاری قرآن صحابیؓ کا نام بتادیجئے جو عربی نژاد نہیں تھے مگر خوبصورت انداز میں قرآن پڑھتے تھے؟

جواب: حضرت ابو عبداللہ سالمؓ ایرانی الاصل ہونے کے باوجود عالم متبحر اور فہم قرآن کا ادراک رکھنے والے اور فن قرأت کے ماہر حافظ قرآن تھے۔

(حفاظ قرآن۔ اسد الغابہ۔ تذکار حفاظ۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابو عبداللہ سالم کی زبان سے قرأت سن کر کیا فرمایا؟

جواب: "ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری امت میں تمہارے جیسے شخص کو پیدا کیا۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "قرآن سیکھنا ہے تو عبداللہؓ بن مسعود سالمؓ مولیٰ ابوحذیفہؓ ابیؓ بن کعبؓ اور معاذؓ بن جبل سے سیکھو۔"

(اسد الغابہ۔ تذکرۃ الحفاظ۔ حفاظ قرآن)

سوال: بتایئے حضرت ابوعبداللہؓ سالم نے غلامی سے آزادی تک کا سفر کیسے طے کیا؟

جواب: حضرت سالمؓ یثرب کی ایک خاتون ثبیتہؓ بنت یعار انصاریہ کی غلامی میں مدینے پہنچے ان کے آزاد کرنے پر حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ نے اپنا بیٹا بنالیا۔ جو مکہ کے رئیس عتبہ بن ربیعہ کے فرزند تھے اور وہیں مستقل رہتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ثبیتہؓ بنت یعار حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں اور حضرت سالمؓ لڑکپن میں ہی ان کے پاس آگئے تھے۔ ان کا آبائی شہر ایران کا اصطخر تھا۔ والد کا نام معقل یا عبید تھا۔ حضرت سالمؓ اپنے منہ بولے باپ کے گھر آزادانہ آتے جاتے تھے لیکن جب جوان ہوگئے۔ (اور یہ حکم بھی آیا کہ ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔") تو حضرت ابو حذیفہؓ کو خدشہ ہوا کہ حضرت سالمؓ کا گھر میں اس طرح آنا خلاف شرع تو نہیں۔ ان کی اہلیہ سہلہؓ بنت سہیلؓ نے حضورؐ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا تم اس کو اپنا دودھ پلادو وہ تمہارا محرم ہوجائے گا۔ اس طرح حضرت سالمؓ حضرت ابو حذیفہؓ سہلہؓ کے رضاعی بیٹے بن گئے۔ یہ حکم صرف حضرت سالمؓ کے لئے مخصوص تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ سالمؓ کو سائبہ نے آزاد کیا تھا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ بخاری۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضرت سالمؓ مکہ کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ مکہ میں حضرت ابو عبیدہ بن

الجراح ان کے دینی بھائی تھے۔ بتایئے مدینہ میں ان کی مواخات کن سے ہوئی؟

جواب: ہجرت کر کے حضور مکہ سے قبا اور پھر قبا سے مدینہ تشریف لے گئے۔ آپ کے بعد حضرت ابو عبداللہ سالمؓ نے مسجد قبا میں مستقلاً امامت کی۔ بڑے بڑے اکابر صحابہؓ نے ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں۔ مدینہ طیبہ میں حضورؐ نے حضرت معاذؓ بن ماعص انصاری کو ان کا دینی بھائی بنایا۔ (صحیح بخاری۔اصابہ۔استیعاب)

سوال: حضرت ابو عبداللہ سالمؓ نے بدر، احد احزاب اور تمام غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ حصہ لیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے دور میں کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: یمامہ کی خونریز جنگ میں مہاجرین کا علم حضرت سالمؓ کے پاس تھے۔ وہ مرتدوں کے ساتھ بے جگری سے لڑے۔ دایاں ہاتھ کٹ گیا تو علم بائیں میں پکڑ لیا۔ بایاں کٹ گیا تو بازوؤں کا حلقہ بنا کر علم سینے سے لگالیا۔ آخر دشمن نے تیروں، تلواروں اور برچھیوں کی بارش کردی۔ (المغازی طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: شدید لڑائی سے پہلے حضرت ابو عبداللہ سالمؓ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپؓ نے فرمایا: ''اگر میں اپنے آپ کو مسلمانوں کی علمبرداری کا اہل ثابت نہ کروں تو مجھ سے بڑھ کر بدبخت حامل قرآن کوئی نہیں۔'' آپ لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔ ترکے میں ایک گھوڑے، ہتھیار اور معمولی اسباب کے سوا کچھ نہ چھوڑا۔ (اصابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ اسدالغابہ)

حضرت منذرؓ بن عمرو (بدری، عقبی صحابی، حافظ و قاری)

سوال: قبیلہ خزرج کے خاندان ساعدہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت منذرؓ بن عمرو ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے۔ بتایئے آپ نے کب رسول اللہؐ سے بیعت کی؟

جواب: وہ ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہوئے۔ خزرج کے ۹ نقیبوں میں سے ایک حضرت منذر بھی تھے۔

سوال: بدری صحابی حضرت منذرؓ بن عمرو حضرت طلیبؓ بن عمیر یا حضرت ابوذر غفاریؓ کے دینی بھائی بنائے گئے۔ بتایئے انہوں نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں وہ اسلامی لشکر کے میسرہ کے افسر تھے۔ ۴ ہجری میں تبلیغ کے لئے جانے والے ستر افراد کے امیر تھے۔ بئر معونہ کے واقع میں شہید ہونے والے صحابہ میں حضرت منذرؓ اور حضرت عمروؓ بن امیہ بچے تھے۔ بعد میں حضرت منذر بھی دشمنوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ حضورؐ نے ان کی شہادت کا سن کر فرمایا تھا۔ "اس نے موت کی طرف سبقت کی۔" ان کا لقب اعنق لیموت یا المعنق للموت پڑ گیا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

آزاد کردہ غلام، خدمتگار اور محافظ صحابہؓ

حضرات:

آنسہ، ابوحبیبہ رویفع، ابورافع، ابوکبشہ، ابوبکرہ، ابوعسیب، ابوذر غفاری، انس بن مالک، ایمن بن عبید، ام ایمن، افلح بن شریک، اسعد بن مالک، اسلم حبشی، بلال بن رباح، بکیر لیثی، ثوبان، ثعلبہ بن عبدالرحمٰن، ذکوان بن جندب، رباح بن اسود، زید بن حارثہ، سلمان فارسی، سفینہ، سعد مولیٰ ابوبکر، سابق بن حاطب، سندر، شقران، ضحاک بن سفیان، عقبہ بن عامر، عبداللہ بن مسعود، فضالہ، مغیرہ بن شعبہ، مشیب رومی، مابور قبطی، مدعم، مہران، نبیک، ہلال بن حارث، یسار نوبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند آزاد کردہ غلام، خدمتگار اور محافظ صحابہؓ

آنسہؓ مولیٰ رسولؐ (بدری صحابی، سابقون الاولون، آزاد کردہ غلام)

سوال: اصحاب بدر میں سے تھے اور ابو مروح یا ابو مرح کنیت تھی۔ نام ونسب بتادیجئے؟

جواب: حضورؐ کے اس آزاد کردہ غلام صحابی کا نام آنسہؓ تھا۔ سراۃ میں پیدا ہوئے اور غلاموں کی اولاد میں سے تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ المغازی۔ مغازی محمد)

سوال: حضرت آنسہؓ سابقون الاولون میں سے تھے۔ بتایئے آپؓ نے کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کا حکم دیا تو وہ بھی ہجرت کرکے حضرت سعدؓ بن خیثمہ انصاری کے ہاں ٹھہرے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مغازی محمدؐ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت آنسہؓ رسول اللہؐ کی کس طرح خدمت کرتے تھے؟

جواب: جب رسول اللہؐ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپؓ دربانی کے فرائض انجام دیتے اور فرمانبرداری کا یہ عالم تھا کہ حضورؐ کی اجازت کے بغیر کبھی نہ بیٹھتے۔

(اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حضرت آنسہؓ نے غزوۂ بدر اور احد میں شرکت کی۔ بتایئے آپؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ نے کچھ اور غزوات میں بھی حصہ لیا ہوگا۔ غزوہ بدر میں شہادت کی بھی روایت ملتی ہے۔ تاہم جمہور سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ آپؓ نے دور صدیقی میں وفات پائی۔ (اسد الغابہ۔ المغازی۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ)

حضرت ابو رافعؓ (آزاد کردہ غلام، عالم و فاضل صحابی)

سوال: حضورؐ کے آزاد کردہ غلاموں میں حضرت ابو رافعؓ کا بھی نام ہے۔ بتایئے

حضورؐ نے انہیں کب آزاد فرمایا؟

جواب: اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ پہلے وہ حضرت عباسؓ کے غلام تھے۔ حضرت عباسؓ نے انہیں غزوۂ بدر کے بعد حضور کو ہبہ کر دیا۔ حضورؐ نے حضرت عباسؓ کے اسلام لانے (یا اپنے اسلام کی اطلاع دینے پر) پر انہیں آزاد کر دیا۔ (تاریخ طبری۔ مسند احمد۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت ابو رافعؓ کا نام و نسب کیا تھا؟

جواب: ان کا نام اسلم، ابراہیم، ہرمز اور ثابت بتایا گیا ہے۔ وہ قبطی یا حبشی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ ترمذی۔ مستدرک)

سوال: کس صحابی نے حضورؐ کا چہرہ مبارک دیکھ کر کہا تھا: "یارسول اللہ! اب میں قریش کے پاس واپس نہ جاؤں گا۔"

جواب: حضرت ابو رافعؓ نے۔ ابھی وہ اسلام نہیں لائے تھے کہ مشرکین مکہ نے انہیں کسی کام سے حضورؐ کے پاس بھیجا تھا۔ حضور اقدس کو دیکھتے ہی انہوں نے یہ الفاظ کہے تھے۔ (مستدرک حاکم۔ تہذیب التہذیب)

سوال: بتایئے حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافعؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: غزوۂ بدر کے بعد قریش نے انہیں کام سے بھیجا تھا۔ انہوں نے واپس نہ جانا چاہا تو حضورؐ نے فرمایا: "میں عہد کو نہیں توڑتا اور قاصد کو نہیں روکتا۔" چنانچہ وہ واپس چلے گئے اور پھر جلد ہی دوبارہ مدینے آ کر اسلام قبول کیا۔

(مستدرک حاکم۔ طبقات)

سوال: "آج میں ایک اجر سے محروم ہو گیا ہوں۔ میرے لئے سرکارؐ کی غلامی سے بڑھ کر کون سی سعادت ہو سکتی ہے۔ میں تو عمر بھر آپؐ کا غلام رہوں گا۔" بتایئے یہ الفاظ کس نے اور کب کہے تھے؟

جواب: حضور اقدسؐ نے اپنے غلام حضرت ابو رافعؓ کو آزاد فرمایا تو وہ رونے لگے۔ لوگوں نے کہا کہ تمہیں تو آزادی ملنے پر خوش ہونا چاہیے۔ تو ان صحابیؓ نے یہ الفاظ کہے اور پھر عمر بھر حضورؐ کے غلام ہی بن کر رہے۔

(غلامان محمدؐ۔ مستدرک حاکم۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابو رافعؓ کن غزوات اور اہم موقعوں پر حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: وہ مسلمان ہونے کے بعد عہد رسالت کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ مستدرک حاکم۔ تہذیب التہذیب)

سوال: رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام رافعؓ آپؐ کیلئے کیا خدمات انجام دیتے تھے؟

جواب: آپؓ اکثر سفر و حضر میں رسول اللہؐ کے ساتھ ہوتے اور آپؐ کے لئے خیمہ نصب کرتے۔ کبھی کبھی آپؐ کے لئے کھانا بھی پکاتے۔ رسول اللہؐ ان کی پکائی ہوئی چیزیں بڑی رغبت سے کھاتے تھے۔ (مسند احمد۔ دارمی۔ غلامان محمدؐ۔ صحیح مسلم)

سوال: بتایئے کس صحابیؓ کی اہلیہ خادمہ رسول اللہؐ کے لقب سے مشہور تھیں؟

جواب: رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافعؓ کی اہلیہ حضرت سلمیٰؓ۔ حضورؐ نے حضرت ابو رافعؓ کو آزاد کرنے کے بعد اپنی آزاد کردہ اس لونڈی سے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مہاجرینؓ)

سوال: کس صحابیؓ نے حضور کو حضرت ابراہیمؓ بن محمدؐ کی ولادت کا مژدہ سنایا تھا؟

جواب: حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافعؓ نے۔ ان کی اہلیہ حضرت سلمیٰؓ اس وقت حضرت ماریہ قبطیہؓ کے پاس تھیں اور انہوں نے دایہ کی خدمات انجام دی تھی۔

(محمد عربیؐ انسائیکلوپیڈیا۔ ازواج مطہراتؓ)

سوال: حضرت ابو رافع علم و فضل میں بھی بلند مقام رکھتے تھے۔ بتایئے انہوں نے

آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں انہوں نے جنگ مصر میں حصہ لیا اور حضرت علیؓ کی خلافت کے ابتدا میں انتقال کر گئے۔ اپنے پیچھے ایک بیٹی سلمٰیؓ اور چار بیٹے حسنؓ، رافعؓ، عبیداللہؓ اور معتمرؓ یادگار چھوڑے۔ ان سے اڑسٹھ احادیث مروی ہیں۔ (اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

حضرت ابو کبشہؓ (اصحاب صفہ، بدری، سابقون الاولون، آزاد کردہ غلام)

سوال: حضرت ابو کبشہؓ ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ ان کے حسب ونسب کے بارے میں بتادیں؟

جواب: ان کا نام سلیم تھا۔ وطن اور حسب ونسب کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے مطابق یمن کا قبیلہ دوس تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ایران کے رہنے والے تھے اور بعض کے نزدیک مکہ میں پیدا ہوئے اور غلاموں کی اولاد تھے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ الاستیعاب۔ حضورؐ کے ساٹھ غلام)

سوال: حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو کبشہؓ عرصہ تک مشرک آقا کا ظلم سہتے رہے۔ بتائیے انہوں نے مدینے کب ہجرت کی؟

جواب: رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا تو وہ بھی مدینے ہجرت کر گئے اور قبا میں حضرت کلثومؓ بن الہدم کے مہمان ہوئے۔ حضورؐ نے غربا اور مساکین کے لئے قیام وطعام کا انتظام فرمایا تو یہ بھی اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ اس طرح شب وروز قرآن وحدیث کا علم حاصل کرنے میں گزارنے لگے۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیر الصحابہ۔ حضورؐ کے ساٹھ غلام)

سوال: بتائیے بدری صحابی اور حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو کبشہؓ نے کب

وفات پائی؟

جواب: انہوں نے ۱۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ حضورؐ کے پیارے غلام۔ اسوۂ صحابہ)

حضرت ابوبکرہؓ (آزاد کردہ غلام، عالم و فاضل صحابی)

سوال: اصل نام نفیع۔ کنیت ابوبکرہ۔ بتایئے انہیں کس وجہ سے خاص شہرت ملی؟

جواب: ۸ ہجری میں طائف کے محاصرے کے دوران حضورؐ نے اعلان فرمایا کہ جو آزاد شخص ہم سے مل جائے اسے امان دی جائے گی اور جو غلام ہمارے پاس آئے گا اسے آزاد کر دیا جائے گا۔ بنو ثقیف کے ایک حبشی غلام ابوبکرہؓ ایک چرخی کے ذریعے فصیل شہر سے اتر کر حضورؐ کے پاس آ گئے اور اسلام قبول کیا۔ حضورؐ نے انہیں آزاد کر دیا لیکن وہ تمام عمر خود کو فخر سے عتیق النبیؐ (نبی کا آزاد کردہ) ہی کہتے رہے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ابوبکرہؓ سب سے پہلے ۹ ہجری میں غزوہ تبوک یعنی جیش عسرۃ میں شریک ہوئے۔ دوسرے کن موقعوں پر وہ حضورؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: حضرت ابوبکرہ نفیع بن مسروح یا حارث شب و روز رسول اللہؐ کی خدمت میں مصروف رہتے۔ حضورؐ بھی ان سے شفقت فرماتے ہوئے کسی کام کے لئے جاتے تو انہیں ساتھ لے جاتے۔ ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر بھی وہ حضورؐ کے ساتھ تھے۔ (مستدرک۔ اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: حضرت ابوبکرہ نفیعؓ نے خلفائے راشدینؓ کا دور کیسے گزارا اور کب وفات پائی؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور پھر حضرت عمرؓ کے دور میں ان کی بیعت کی۔

کچھ عرصہ بعد یمن چلے گئے۔ بصرہ آباد ہوا تو وہیں رہائش اختیار کرلی۔
حضرت عمرؓ نے انہیں کچھ زمینیں عطا کیں جن پر وہ کاشت بھی کرتے اور کچھ
عوامی حمام بنالیے۔ اس آمدنی سے ان کا شمار امراء میں ہونے لگا۔ حضرت
عثمان غنیؓ کے خلاف فتنوں، جنگ جمل، اور جنگ صفین میں کنارہ کش رہے۔
امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں ۵۱یا ۵۲ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ایک
سوبیس احادیث مروی ہیں۔ (مستدرک۔اصابہ۔سیرالصحابہ۔دائرہ معارف اسلامیہ)

حضرت ابوعسیبؓ (حضورؐ کے آزاد کردہ غلام)

سوال: حضرت ابوعسیب ؓحضور اقدسؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ کب مسلمان
ہوئے؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: وہ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں
بصرہ آباد ہونے پر وہاں چلے گئے اور وہیں انتقال ہوا۔

(استیعاب۔ طبقات۔ اسدالغابہ)

حضرت ایمنؓ بن ام ایمنؓ (سابقون الاولون/مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت ایمنؓ اپنے والد کی بجائے والدہ کی کنیت سے مشہور ہوئے ان کے
والد اور والدہ کا نام بتادیں؟

جواب: والد کا نام عبید بن عمرو تھا اور والدہ کا نام برکتہ تھا جن کی کنیت ام ایمن تھی۔
وہ حضورؐ کے والد حضرت عبداللہ کی کنیز تھیں پھر حضرت آمنہؓ کو مل گئیں۔ ان کا
پہلا نکاح عبید سے ہوا جس سے حضرت ایمن پیدا ہوئے۔

(طبقات۔اصابہ۔اسدالغابہ)

سوال: حضرت ایمنؓ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے اخیافی بھائی تھے۔ بتایئے وہ رسول

60

اللہ کی کیا خدمت انجام دیتے تھے؟

جواب: حضرت ایمنؓ طہارت کے لیے رسول اللہ کو پانی دیا کرتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت ایمنؓ بن عبید (ام ایمن) کس غزوے میں شہید ہوئے؟

جواب: آپ بھی غزوۂ حنین میں ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے اور اسی جنگ میں بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(اسد الغابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔ المغازی)

حضرت اسلم حبشیؓ (حبشی غلام)

سوال: حبشی غلام تھے۔ عامر یہودی کی بکریاں چراتے تھے اس لئے راعی بھی کہلائے۔ نام و نسب بتادیں؟

جواب: اسلم نام تھا حبش کے رہنے والے تھے اس لئے حبشی کہلاتے۔ خیبر میں یہودی عامر کے غلام تھے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت اسلم حبشیؓ کب اور کیسے اسلام لائے؟

جواب: ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر محاصرے کے دوران وہ عامر یہودی کے قلعہ نطاۃ میں تھے۔ انہوں نے یہود سے جنگی تیاریوں کا پوچھا۔ انہیں بتایا گیا کہ محمدؐ جو خود کو نبی کہتے ہیں حملہ آور ہوئے ہیں۔ حضرت اسلمؓ، حضورؐ کے غائبانہ شیدائی بن گئے۔ بکریاں لے کر قلعے سے باہر آئے اور دربار رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ حضورؐ کے حکم پر بکریاں قلعے کی طرف ہانک دیں۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت اسلم حبشیؓ کب شہید ہوئے؟ حضورؐ نے ان کی شہادت پر کیا

فرمایا؟

جواب: جنگ خیبر میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ انہیں ایک وقت کی نماز پڑھنی بھی نصیب نہ ہوئی۔ رسول اللہؐ نے ان کی شہادت پر فرمایا۔" اس نے عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ پایا۔" ان کی لاش خیمے میں لائی گئی تو آپؐ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ نے اس بندۂ حبشی کا اکرام کیا اور اس کو بہشت میں پہنچادیا۔ میں نے دیکھا کہ دو حوریں اس کے سرہانے بیٹھی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ موسوعہ)

حضرت ثوبانؓ (آزاد کردہ غلام/عالم و فاضل صحابی)

سوال: حضرت ابوعبداللہ ثوبانؓ شاہی خاندان سے تھے آپؓ غلامی تک کیسے پہنچے؟

جواب: ان کے والد کا نام بجدد یا جحدر تھا۔ یمن کے مشہور حمیری خاندان سے تھے۔ نامعلوم کن مصائب سے گزر کر رسالتمآبؐ تک پہنچے۔ آپؐ نے خرید کر آزاد کر دیا۔ (سیر الصحابہؓ۔ غلامان رسولؐ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ثوبانؓ سے کیا فرمایا؟ اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا:" اگر چاہو تو اپنے خاندان میں چلے جاؤ۔ اور اگر میرے پاس رہنا چاہو تو میرے گھر والوں میں تمہارا شمار ہوگا۔" حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا:" یارسول اللہؐ میں آپؐ کی خدمت میں رہوں گا۔" پھر وہ ہمیشہ اور ہر موقع پر آپؐ کے ساتھ رہے۔ (اصابہ۔ غلامان رسول۔ البدایہ والنہایہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتائیے حضرت ثوبانؓ نے حضورؐ سے کیا عہد کیا اور اس کی کس طرح پابندی کی؟

جواب: ایک دن رسول اللہؐ نے فرمایا:" جو شخص عہد کرے کہ وہ کبھی لوگوں سے سوال نہیں کرے گا (اور اس عہد کو پورا بھی کرے) تو میں اس کیلئے جنت کی ذمہ

داری لیتا ہوں۔" حضرت ثوبانؓ نے عرض کی:" یارسول اللہؐ میں کبھی کسی انسان سے کچھ نہ مانگوں گا۔" انہوں نے زندگی بھر اس حد تک عہد کی پابندی کی کہ سواری کے دوران کوڑا بھی ہاتھ سے گر جاتا تو خود اتر کر اٹھاتے تھے۔

(مسند ابوداؤد۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ مسند احمد بن حنبل)

سوال: ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے اہل بیتؓ کے لئے دعا فرمائی تو حضرت ثوبانؓ نے کیا کہا؟

جواب: آپؓ نے عرض کیا:" یارسول اللہؐ کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں۔" آپؐ نے فرمایا:" ہاں جب تک تم کسی امیر کے پاس سائل بن کر نہ جاؤ یا کسی دروازے کی چوکھٹ پر نہ جاؤ۔" انہوں نے کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ کے غلام حضرت ثوبانؓ نے عہد فاروقی کس طرح گزارا؟ اور کب وفات پائی؟

جواب: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد شام چلے گئے اور رملہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ پھر حضرت عمروؓ بن العاص کے ساتھ مصر کی مہم میں شریک ہوئے۔ پھر حمص میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ وہیں ۵۴ ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں وفات پائی۔ آپؓ ۱۲۷ حدیثوں کے راوی ہیں۔

(مستدرک حاکم۔ مسند احمد بن حنبل۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت ذکوانؓ بن جندب اسلمی (غلام رسول، مہاجر)

سوال: بتایئے صاحب البدن رسولؐ کس صحابی کو کہا جاتا تھا؟ ناجیہ بن جندب کون تھے؟

جواب: حضرت ذکوانؓ بن جندب قربانی کے جانوروں کی نگرانی کرتے تھے۔ ایسے جانور کو بدن کہا جاتا ہے۔ اس لئے صاحب البدن رسولؐ ان کا لقب پڑ گیا۔ ناجیہ ان کا خطاب تھا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ذکوانؓ کب اسلام لائے اور حضورؐ کے لئے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: مرالظہر ان کے قریبی قبیلے بنو اسلم بن اقصیٰ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابیؓ ۶ ہجری سے پہلے اسلام لائے اور مدینہ ہجرت کر گئے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضورؐ کے ساتھ تھے اور قربانی کے جانوروں کی نگرانی ان کے ذمے تھی۔ عمرۃ القضاء اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی یہ کام آپ کے ذمے تھا۔

(طبقات۔ صحیح مسلم۔ اصابہ)

سوال: صلح حدیبیہ کے وقت کس صحابیؓ نے ایک دوسرے راستے سے لشکر اسلام کو مکہ پہنچایا؟

جواب: بنو خزاعہ کے سردار بدیل بن ورقا نے حضورؐ کو بتایا کہ خالدؓ بن ولید مسلح دستے لے کر مسلمانوں کے مقابلے کیلئے مکہ سے روانہ ہو چکا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''کون ہے جو مکہ جانے والے تمام راستوں سے واقف ہے۔'' حضرت ذکوانؓ نے اعتراف کیا اور پھر وہ قریش کا راستہ کاٹ کر دوسرے راستے سے لشکر اسلام کو حدیبیہ لے گئے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: صلح حدیبیہ کے موقع پر پانی کی قلت کس طرح دور ہوئی تھی؟

جواب: آپؐ نے پانی کے چھوٹے سے برتن میں دست مبارک رکھا تو آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر حضرت ذکوانؓ کو دیا کہ جا کر کسی گڑھے میں گاڑ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ خشک گڑھے میں پانی کا چشمہ ابلنے لگا۔

(صحیح بخاری۔ بچاس صحابہ)

سوال: بتائیے صلح حدیبیہ کے وقت کس صحابی نے حرم کے اندر جا کر قربانی کے جانور ذبح کئے؟

جواب: مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو حرم میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔ حضرت ذکوانؓ نے جانور اندر لے جا کر ذبح کرنے کی اجازت چاہی۔ رسول اللہؐ نے اجازت دے دی تو وہ کمال ہوشیاری سے خفیہ راستوں کے ذریعے جانور اندر لے گئے اور ذبح کر کے واپس آ گئے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: حضرت ذکوانؓ بن جندب نے کن غزوات میں حصہ لیا اور کب وفات پائی؟

جواب: آپؓ غزوۂ خیبر، فتح مکہ، صلح حدیبیہ اور عمرۃ القضا میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ انہوں نے امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔

(طبقات۔ جامع ترمذی۔ مسند ابوداؤد)

حضرت شقرانؓ صالح (بدری صحابی/آزاد کردہ غلام اور خادم/صاحب صفہ)

سوال: رسول اللہؐ کے والد حضرت عبداللہؓ کے ترکے میں حضور کو کونسے غلام ملے تھے؟

جواب: حضرت شقرانؓ۔ ان کا اصل نام صالح تھا اور والد کا نام عدی جو حبشہ سے مکہ آئے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت شقرانؓ حضرت عبداللہؓ کے پاس آنے سے پہلے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے غلام تھے۔ انہوں نے حضور کی نذر کیا۔ (حضورؐ کے سیاہ فام رفقاء، اصابہ، سرور کائنات کے پچاس صحابہؓ)

سوال: حضرت شقرانؓ بدری صحابی اور اہل صفہ میں سے تھے۔ بتائیے آپؓ کے ذمے کیا کام تھا؟

جواب: جنگوں کے موقع پر حضورؐ نے ان کے ذمے اموال غنیمت اور قیدیوں کی حفاظت اور نگرانی کا کام لگایا ہوتا تھا۔ (حضورؐ کے سیاہ فام رفقاء، اصابہ، اسد الغابہ)

سوال: حضورؐ نے حضرت شقرانؓ کو آزاد کر دیا تھا۔ بتایئے ان کے بارے میں آپؐ نے کیا وصیت فرمائی تھی؟

جواب: حضورؐ انہیں بے حد عزیز اور قابل اعتبار جانثار سمجھتے تھے۔ آپؐ نے وصال سے پہلے خاص طور پر ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی تھی۔

(اصابہ، اسوۂ صحابہؓ، سرور کائنات کے پچاس صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت شقرانؓ نے جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے اپنا حصہ کیوں نہیں لیا؟

جواب: غزوۂ بدر میں انہوں نے قیدیوں کی نگرانی اتنی محبت اور شفقت سے کی کہ ان قیدیوں نے خوش ہو کر ان کو اتنا معاوضہ دیا کہ مال غنیمت سے حصہ لینے کی ضرورت نہ رہی۔ (طبقات، اسد الغابہ، اصابہ)

سوال: بتایئے غزوۂ بنی مصطلق میں حضورؐ نے حضرت شقرانؓ کے ذمے کیا کام لگایا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے انہیں دشمن کی شکست کے بعد ان کے سامان جنگ، مال و اسباب اور مویشی وغیرہ جمع کرنے اور ان کی دیکھ بھال کا حکم دیا۔

(طبقات، اسد الغابہ، سیر الصحابہ، سرور کائناتؐ کے پچاس صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت شقرانؓ کو سب سے بڑی سعادت کیا نصیب ہوئی؟

جواب: حضورؐ کی تجہیز و تکفین میں اہل بیتؓ اور چند دوسرے صحابہؓ کے ساتھ آپ بھی شامل تھے۔ جسد اطہر کو قبر مبارک میں اتارتے وقت حضرت شقران صالحؓ نے حضورؐ کی چادر مبارک اپنے ہاتھوں میں تھام رکھی تھی۔

(اسد الغابہ، اصابہ، سرور کائناتؐ کے پچاس صحابہؓ)

سوال: حضرت شقرانؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: بعض روایات کے مطابق آپؓ وفات تک مدینہ میں رہے مگر بعض روایات ہیں کہ آپؓ بصرہ چلے گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔ آپؓ کی نسل ہارون الرشید کے عہد تک باقی رہی۔

(مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا، اسد الغابہ، اصابہ، سرور کائنات کے پچاس صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت شقرانؓ اپنی کس خاص خوبی کی وجہ سے مشہور تھے؟

جواب: آپؓ مستورات کے ناقوں کی حدی خوانی بڑے خوبصورت اور پرسوز انداز میں کیا کرتے تھے۔ (اسد الغابہ، غلامان محمد و خادمان محمد)

حضرت ضحاکؓ بن سفیان (شاعر رسول و محافظ رسول)

سوال: بتایئے سیاف رسولؐ کس صحابی کو کہا جاتا تھا؟

جواب: حضرت ضحاکؓ بن سفیان کو جن کی کنیت ابو سعد یا ابو سعید تھی اور وہ مشہور قبیلے بنو عامر کی ایک شاخ بنو کلب سے تعلق رکھتے تھے۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ضحاکؓ بن سفیان کو سیاف رسولؐ کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: وہ اکثر تلوار اٹھائے حفاظت کی غرض سے رسول اکرمؐ کے پاس کھڑے رہتے تھے۔ اس لئے سیاف رسولؐ یعنی رسول اللہؐ کے شمشیر بردار محافظ کہلائے۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت ضحاکؓ کا شمار اپنے قبیلے کے سربرآوردہ اور بہادر لوگوں میں ہوتا تھا۔ بتایئے آپؓ کب اسلام لائے؟

جواب: وہ فتح مکہ سے پہلے اور بعض روایات کے مطابق سانحہ بیر معونہ (صفر ۴ ہجری) سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ حضورؐ نے انہیں اپنے قبیلے کا امیر یا عامل صدقات مقرر فرمایا۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ المغازی)

سوال: بتائیے رسول اللہؐ نے کس صحابی کو سو سواروں کے برابر قرار دیا تھا؟

جواب: حضرت ضحاکؓ بن سفیان کو۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ضحاکؓ قبول اسلام کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتائیے فتنہ ارتداد میں آپؓ نے کس طرح حصہ لیا؟

جواب: قبیلہ بنو سلیم کے مرتدین کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ (سابقون الاولون، مہاجر حبشہ و مدینہ)

سوال: بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے اور خاتم بردار رسولؐ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ نام و نسب بتا دیجئے؟

جواب: یمن کے قبیلے ازد کی شاخ بنو دوس سے تعلق رکھنے والے ان صحابیؓ کا نام حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ تھا۔ روزگار کی تلاش میں مکہ آئے بنو عبد شمس کے حلیف بن گئے۔ والد کا نام ابی فاطمہ دوسی تھا۔

(اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتائیے حضرت معیقیبؓ نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: قبول اسلام کے بعد مکہ میں سکونت اختیار کرلی تو مشرکین کے ظلم و ستم کا نشانہ بننے لگے۔ حضورؐ کی اجازت سے ۵ نبوی میں حبشہ ہجرت کرنے والی دوسری جماعت میں آپؓ بھی شامل تھے۔ بعض روایات کے مطابق وہ غزوہ بدر سے پہلے مدینہ آ گئے بعض کہتے ہیں کہ خیبر کے موقع پر واپس آئے۔ پہلے خیبر پہنچے پھر حضورؐ کے ساتھ ہی مدینہ آ گئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: خاتم بردار رسولؐ حضرت معیقیبؓ کن موقعوں پر رسول اللہؐ کے ساتھ رہے؟

جواب: بعض روایات کے مطابق وہ بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں شامل رہے،

اور بیعت رضوان میں بھی ساتھ تھے۔ دوسری روایات کے مطابق جنگ خیبر ختم ہو چکی تھی جب یہ مہاجرین خیبر پہنچے لیکن حضورؐ نے سب کو مال غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔ فتح مکہ، حنین، تبوک اور حجۃ الوداع میں بھی ساتھ رہے۔

(المغازی۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے اپنی مہر مبارک کس صحابی کے سپرد کی تھی؟

جواب: رسول اللہؐ نے اپنی چاندی کی مہر مبارک جس پر محمد رسولؐ اللہ لکھا ہوا تھا اور مکاتیب وفرامین پر لگانے کے کام آتی تھی حضرت معیقیبؓ کے حوالے کر دی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت معیقیبؓ خاتم برداری کے علاوہ اور کیا کام کرتے تھے؟

جواب: مستقل کاتبان وحی کی عدم موجودگی میں بعض موقعوں پر حضورؐ کے حکم سے کتابت بھی کرتے تھے۔ (استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے ادوار میں حضرت معیقیبؓ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: حضرت صدیق اکبرؓ نے بھی حضرت معیقیبؓ کو مالی امور کا نگران بنایا اور کتابت کا کام بھی لیتے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے بیت المال قائم کیا تو حضرت عبداللہ بن ارقم کو اس کا افسر نگران اور حضرت معیقیبؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ کو ان کا نائب مقرر کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ الفاروق)

سوال: صحابی رسولؐ حضرت معیقیبؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں حضرت معیقیبؓ کو جذام کا موذی مرض لاحق ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے کافی علاج کروایا اور دو یمنی طبیبوں کے علاج سے مرض وہیں رک گیا مگر ختم نہ ہوا۔ آخر عہد عثمانی میں مدینہ منورہ میں وفات

پائی۔ ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

حضرت یسار نوبیؓ (آزاد کردہ غلام)

سوال: نوبہ (سوڈان) کے رہنے والے حضرت یسار نوبیؓ کو رسول اللہؐ نے کس طرح آزاد فرما دیا؟

جواب: ان کے مدینہ آنے، اسلام قبول کرنے اور حضورؐ کی غلامی میں آنے کی تفصیلات نہیں ملتیں تاہم یہ پتہ چلتا ہے کہ ایک دن حضورؐ نے انہیں خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ کو ان کا انداز اسقدر پسند آیا کہ انہیں آزاد فرما دیا۔ (اصابہ۔ غلامان رسولؐ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت یسار نوبیؓ نے آقاؐ سے کیا عرض کیا؟ حضورؐ نے ان کے ذمے کیا کام لگایا؟

جواب: انہوں نے عرض کی: "یا رسول اللہؐ مجھے شرف غلامی سے محروم نہ کیجئے۔ میں زندگی آپؐ کی خدمت کرکے بسر کرنا چاہتا ہوں۔" حضورؐ نے انہیں صدقہ کے اونٹ چرانے کی ذمہ داری سونپ دی۔ وہ قبا سے متصل چراگاہ ناحیہ الجدر میں اونٹ چرایا کرتے تھے۔ (سیرۃ النبیؐ۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت یسار نوبیؓ نے حضورؐ کے مہمان سمجھ کر کن لوگوں کی خدمت کی تھی؟

جواب: قبیلہ عکل اور عرینہ کے آٹھ آدمی قبول اسلام کیلئے ۶ ہجری میں آقاؐ کی خدمت میں آئے۔ ان کو عظم طحال (تلی بڑھ جانا) کا مرض تھا۔ مدینے کی آب وہوا راس نہ آئی تو پیٹ پھول گئے۔ حضورؐ نے انہیں فرمایا کہ ناحیہ الجدر جاؤ، وہاں آب وہوا بھی اچھی ہے اور اونٹنیوں کا دودھ خوب پیو۔ صحت بحال ہو جائے گی۔ حضرت یسارؓ نے انہیں رسول اللہؐ کے مہمان سمجھ کر خوب خدمت کی۔ وہ صحت یاب ہو گئے۔ ([illegible])

سوال: بتایئے ان نومسلموں نے کیا غداری کی؟

جواب: قبیلہ عکل اور عرینہ کے یہ لوگ پندرہ اونٹ ہانک کر لے چلے۔ حضرت یسارؓ نے مزاحمت کی تو ان کو گرفتار کر کے باندھ دیا۔ پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور آنکھوں اور زبان میں کانٹے چبھو دیئے۔

(الرحیق المختوم۔ سیرۃ ابن ہشام۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ ضیاء النبیؐ)

سوال: رسول اللہؐ کو حضرت یسار نوبیؓ کی شہادت کا علم ہوا تو آپؐ نے کیا حکم دیا؟

جواب: آپؐ نے بیس سواروں کے ساتھ حضرت کرز بن جابر فہریؓ کو ان لٹیروں کے تعاقب کا حکم دیا۔ حضرت کرزؓ نے تیز رفتاری سے ان کا تعاقب کیا اور انہیں گرفتار کر کے مشکیں باندھ دیں۔ ایک اونٹ لٹیرے ذبح کر چکے تھے۔ حضرت کرزؓ چودہ اونٹ واپس لائے۔ حضورؐ اس وقت غابہ کے جنگلوں میں تشریف فرما تھے۔ ان غداروں کو دیکھ کر حضورؐ نے حکم دیا کہ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے جو انہوں نے حضرت یسارؓ کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ ان سب کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور انہیں حرہ میں ڈال دیا گیا۔

(محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ زاد المعاد۔ سیرۃ النبیؐ)

تاجر صحابہؓ

حضرات:

ابوبکر صدیق، ابوسفیان بن حرب، براء بن عازب، ثمامہ بن اثال، حکیم بن حزام خزیمہ بن ثابت، طلحہ بن عبیداللہ، عباس بن عبدالمطلب، عمرو بن العاص، نواس، ہشام بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند تاجر صحابہؓ

حضرت ثمامہؓ بن اثال (تاجر، شاعر و خطیب)

سوال: حضرت ثمامہؓ کی کنیت ابوامامہ تھی۔ بتایئے وہ کس علاقے اور قبیلے سے تعلق

رکھتے تھے؟

جواب: آپؓ یمامہ کے بااثر رئیس اور قبیلہ بنو حنیفہ کے مقتدر سردار تھے۔ والد کا نام اثال یا آثال تھا۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ثمامہؓ بن اثال نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟

جواب: فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے رسول اللہؐ نے نجد کی طرف ایک فوجی دستہ بھیجا۔ یہ مہم کامیاب لوٹی اور ایک قیدی بھی ہاتھ لگا۔ اسے صحابہؓ نے مسجد نبوی میں ایک ستون سے باندھ دیا۔ یہ قیدی یمامہ کا رئیس ثمامہؓ بن اثال تھا۔ جو نبی اکرمؐ کے حسن سلوک سے اسلام لے آیا۔ (المغازی۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے قبول اسلام کے بعد حضرت ثمامہؓ بن اثال نے سب سے پہلے کیا کام کیا؟

جواب: آپؓ غلے کے سب سے بڑے تاجر تھے اور مکہ کے علاوہ دوسرے علاقوں کو بھی غلہ روانہ کرتے تھے۔ آپ اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے مکے گئے اور اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ پھر یمامہ آ کر مکہ کو غلے کی ترسیل روک دی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت ثمامہؓ بن اثال نے مکے کے لئے دوبارہ غلہ کیسے روانہ کیا؟

جواب: قریش مکہ نے مکہ میں غلے کی کمی کی وجہ سے رسول اللہ کو خط لکھا۔ آپؐ نے فوراً ثمامہؓ کو کہلا بھیجا کہ غلہ نہ روکو۔ وہ حضورؐ کے حکم پر غلہ بھیجنے لگے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ تاریخ اسلام۔ سیر الصحابہؓ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت ثمامہؓ نے فتنہ ارتداد کو دبانے میں کس طرح حصہ لیا؟

جواب: وہ اپنے وطن میں موجود تھے۔ نہ صرف خود اسلام پر قائم رہے بلکہ اہل قبیلہ کو بھی بچانے کی کوشش لیکن وہ مسیلمہ کذاب کے دام میں پھنس گئے۔ حضرت

ثمامہؓ نے حضرت علاءؓ بن حضرمی کے ساتھ مل کر بنو حنیفہ اور بنو قیس کے مرتدین کے خلاف لڑائیوں میں حصہ لیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ الصدیق۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت ثمامہؓ بن اثال ایک اچھے مقرر اور شاعر بھی تھے۔ بتایئے انہوں نے کب شہادت پائی؟

جواب: بنو قیس کے مرتدین نے جواثا کی مہم کے بعد انہیں شہید کر ڈالا۔ آپؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کے دوران اس کے خلاف بڑے زوردار اشعار بھی کہے تھے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت حکیمؓ بن حزام (مؤلفۃ القلوب)

سوال: فتح مکہ کے موقع پر مکہ کے قریب مرالظہران کے مقام پر رسول اللہؐ نے کس خواہش کا اظہار فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے بعض صحابہؓ سے فرمایا: "مجھے حکیمؓ بن حزام کا شرک میں مبتلا رہنا سخت تکلیف دیتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ آپؐ نے تین اور اصحاب کے لئے بھی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ کی یہ خواہش اللہ تعالیٰ نے کس طرح پوری فرمائی؟

جواب: آپؐ ابھی اسی مقام پر تھے کہ حضرت حکیمؓ بن حزام نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اس وقت ان کی عمر چوہتر برس تھی۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت حکیمؓ بن حزام نے صرف غزوۂ حنین میں شرکت کی اور مؤلفۃ القلوب کی جماعت میں شامل ہوئے۔ بتایئے دوسرے غزوات میں شرکت سے محرومی

پر آپ کیا کہتے تھے؟

جواب: آپؓ ہمیشہ افسوس کرتے کہ دوسرے غزوات میں شرکت سے محروم رہا۔ آپؓ کہتے: "دوسرے لوگ خوش قسمت تھے کہ مجھ پر بازی لے گئے کوئی غازی بنا اور کوئی شہادت کے رتبے پر فائز ہوا۔ لیکن میں پیچھے رہ گیا۔"

(المشاہد۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: "میں مشرک سے ہدیہ نہیں لیتا۔ اگر آپ چاہیں تو میں قیمت ادا کرکے یہ حلہ لے سکتا ہوں۔" یہ الفاظ حضورؐ نے کس سے فرمائے تھے؟

جواب: حضرت حکیمؓ بن حزام سے۔ وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ ایک قیمتی حلہ حضورؐ کی خدمت میں ہدیۃً پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا تھا۔ (اسدالغابہ۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے حقیقی بھتیجے حکیمؓ بن حزام نے شعب ابی طالب کی محصوری کے دوران مسلمانوں کی خدمت کی۔ آپؓ کا حسب ونسب کیا تھا اور وہ کب ایمان لائے؟

جواب: ۷نبوی میں مشرکین نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کا مقاطعہ کیا تو حضرت حکیمؓ بن حزام کبھی کبھی چپکے سے اپنی پھوپھی کے پاس گیہوں بھجوا دیا کرتے تھے۔ ان کے والد کا نام حزام بن خویلد بن اسد تھا۔ اور والدہ کا نام فاختہ بنت زہیر بن حارث، وہ قریش کی ایک معزز شاخ بنو اسد بن عبدالعزیٰ سے تعلق رکھتے تھے۔ (استیعاب۔ اسدالغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت حکیمؓ بن حزام کی کنیت ابو خالد تھی۔ بتایئے وہ کب پیدا ہوئے تھے؟

جواب: واقعہ فیل سے تیرہ سال پہلے پیدا ہوئے۔ رسول اللہؐ کی بعثت کے وقت ان کی عمر ۵۳ سال تھی۔ حضورؐ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ آپؐ کے غلام حضرت

زیدؓ ان کی وساطت سے حضورؐ تک پہنچے۔ حضرت زیدؓ کو انہوں نے خرید کر اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کو دے دیا تھا۔ جنہوں نے رسول اللہؐ کی خدمت پر مامور کر دیا۔ (طبقات۔ زادالمعاد۔ استیعاب)

سوال: حضرت حکیمؓ بن حزام نے بہت سے غلام آزاد کئے۔ ان کے اس عمل میں کیا خاص بات تھی؟

جواب: انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بھی سو غلام آزاد کئے تھے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی سو غلام آزاد کئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس جس غلام کو آزاد کیا اسے ایک اونٹ بھی دیا۔ زمانہ اسلام میں حج کیا تو سو اونٹوں کی قربانی دی۔

(اسد الغابہ۔ تاریخ الاسلام۔ اصابہ)

سوال: حضرت حکیمؓ بن حزام فتح مکہ تک اپنے آبائی مذہب پر قائم رہے۔ آپؓ مکہ کے صاحب ثروت شخص تھے۔ بتایئے آپؓ نے دور صدیقی اور فاروقی میں وظائف لینے سے کیوں انکار کر دیا تھا؟

جواب: اگرچہ اس وقت تک آپؓ کی مالی حالت زیادہ بہتر نہیں رہی تھی لیکن چونکہ آپؓ نے ایک مرتبہ رسول اللہؐ سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کبھی کسی سے نہ کچھ مانگوں گا نہ لوں گا۔ آپؓ نے دونوں خلفاء کے وظائف قبول نہیں کئے۔ آخر حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دن کہا: "لوگو! گواہ رہنا کہ میں حکیمؓ کو ان کا حق یعنی وظیفہ دیتا ہوں مگر وہ قبول نہیں کرتے۔" (طبقات۔ اسد الغابہ۔ صحیح بخاری)

سوال: مکہ میں قریش کی دار الندوہ حضرت حکیمؓ بن حزام کے قبضے میں تھی بتایئے آپؓ نے اسے کب اور کس کے ہاتھ بیچا؟

جواب: قریش جہاں مشورے کرتے تھے وہ عمارت حضرت حکیمؓ کے قبضے میں تھی۔ آپؓ نے یہ عمارت امیر معاویہؓ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں بیچ ڈالی۔

(اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت حکیمؓ بن حزام نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ انہوں نے ۵۴ ہجری میں امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں مدینہ میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً ایک سو بیس سال تھی۔ ان سے چالیس احادیث مروی ہیں۔ (صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت خذیمہؓ بن ثابت خطمی (انصاری ذوالشہادتین)

سوال: ''یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، گذشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضورؐ کی جبین مبارک کو چوم رہا ہوں۔'' یہ بات کس صحابی نے کہی اور ان کا خواب کیسے پورا ہوا؟

جواب: حضرت خذیمہؓ بن ثابت خطمی انصاری نے۔ آپؐ متبسم ہو گئے اور فرمایا کہ تم اپنے خواب کی تعبیر پوری کرو۔ انہوں نے حضورؐ کی جبین مبارک کو چوم لیا۔

(طبقات۔ اصابہ۔ چالیس جانثار)

سوال: حضرت خذیمہؓ کی کنیت ابو عمارہ تھی اور حضورؐ نے ذوالشہادتین لقب دیا۔ آپ کا نسب کیا ہے؟

جواب: ان کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو خطمہ سے تھا۔ والدہ کبشہ بنت اوس خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ (الانساب الاشراف۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خذیمہؓ حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام لائے اور بنو خطمہ کے بت توڑے۔ بتایئے آپ نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: غزوۂ بدر میں ان کی شمولیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ تاہم باقی تمام غزوات میں حضورؐ کے ہمرکاب ہے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے کس صحابی کی گواہی (شہادت) کو دو آدمیوں کی شہادت

قرار دیا؟

جواب: حضرت خذیمہؓ بن ثابت خطمی انصاری کی شہادت کو۔ اسی لئے انہیں ذوالشہادتین کہا جاتا تھا۔ (طبقات۔ مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: فتح مکہ میں جو خطمہ کا علم حضرت خذیمہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ بتایئے آپ نے کب شہادت پائی؟

جواب: ۳۶ ہجری میں جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے مگر جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شامیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ نے دو لڑکے ۵ اور عمر اور ایک لڑکی عمرہ پیچھے چھوڑی۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے مصاحف نقل کرتے وقت سورۃ احزاب کی آیت ۲۳ کن صحابی سے ملی؟

جواب: حضرت خذیمہؓ بن ثابت سے۔ آپ ۳۸ احادیث کے راوی بھی ہیں۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ چالیس جانثارؓ)

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب (تاجر صحابیؓ حضور ﷺ کے چچا)

سوال: اہل مکہ نے ذوالرائے کا خطاب دیا اور اہل مدینہ نے ساقی حرمین کہا۔ بتایئے یہ حضورؐ کے کون سے چچا تھے؟

جواب: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب۔ ان کی کنیت ابوالفضل تھی اور حضورؐ سے تین برس بڑے تھے۔ رسول اللہؐ کے والد ماجد جناب عبداللہؓ بن عبدالمطلب حضرت عباسؓ کے علاتی بھائی تھے اور عمر میں تقریباً بائیس برس بڑے تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: اس عرب خاتون کا نام بتا دیجئے جس نے سب سے پہلے بیت اللہ پر غلاف

چڑھایا؟

جواب: حضرت عباسؓ کی والدہ نتیلہ نے سب سے پہلے دیباوحریر کا غلاف چڑھایا۔ حضرت عباسؓ گم ہو گئے تھے۔ ملنے پر انہوں نے منت پوری کی۔

(اسد الغابہ۔ سیر تیرے پر اسرار بندے)

سوال: حضرت عباسؓ کپڑے کے تاجر تھے اور لوگوں کو سود پر قرض بھی دیتے تھے۔ آپ کے ذمے اور کیا کام تھا؟

جواب: خانہ کعبہ کا انتظام وانصرام اور سقایہ وافادہ کا عہدہ آپ کے پاس تھا۔

(اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: بتایئے حضورؐ کے کس چچا نے اپنا اسلام مخفی رکھا اور فتح مکہ تک ہجرت نہیں کی؟

جواب: حضرت عباسؓ کی اہلیہ ام الفضلؓ بنت حارث نے دعوت حق کے آغاز میں اسلام قبول کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے بعد دوسری خاتون تھیں۔ حضرت عباسؓ نے کچھ مصلحتوں کے پیش نظر قبول اسلام کا کھلم کھلا اظہار نہ کیا۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے اپنے اسلام کا اعلان کیا اور اسی موقع پر مدینہ طیبہ ہجرت کی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے اپنے کس چچا کو مدینے ہجرت کرنے سے منع فرما دیا تھا؟

جواب: حضورؐ کی ہجرت مدینہ کے بعد حضرت عباسؓ مشرکین کی خبریں آپؐ کو لکھ کر بھیجتے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ مدینے ہجرت کر جائیں مگر رسول اللہؐ نے پیغام بھیجا کہ ابھی مکہ میں رہنا ہی بہتر ہے۔ (مدارج النبوۃ۔ سیرۃ النبیؐ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ قبائل عرب کو دعوت اسلام دینے کے لئے اپنے کس چچا کو ساتھ لے جاتے تھے؟

جواب: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کو۔ انہوں نے حضورؐ کی ہر ممکن معاونت اور حفاظت کی۔ ۱۳ ہجری کو بیعت عقبہ کبریٰ کے موقع پر مدینہ کے حاجیوں سے ملاقات کے وقت بھی حضرت عباسؓ حضورؐ کے ساتھ تھے۔

(مدارج النبوۃ۔ سیرت ابن ہشام۔ رحمۃ العالمین)

سوال: بتایئے حضورؐ کے کون سے چچا جنگ بدر میں مسلمانوں کے قیدی بنے اور کیسے رہائی پائی؟

جواب: حضرت عباسؓ مشرکین کے مجبور کرنے پر بادل نخواستہ جنگ میں شریک ہوئے لیکن جنگی قیدی بن گئے۔ وہ اپنا اور اپنے بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ دے کر رہا ہوئے۔

(مسند احمد۔ تاریخ طبری۔ مدارج النبوۃ۔ صحیح بخاری)

سوال: بدر کے قیدیوں کے کپڑے پھٹ گئے تھے سب کو کپڑے مہیا کئے گئے حضرت عباسؓ کو کس کے کپڑے پہنائے گئے؟

جواب: حضرت عباسؓ کا قد لمبا تھا اس لئے کسی کے کپڑے بدن پر پورے نہ آتے تھے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ان کی طرح لمبا تھا۔ اس نے گھر سے اپنے کپڑے منگوا کر پہنائے۔ حضورؐ نے ابن ابی کے مرنے پر اپنا پیرہن مبارک اسے پہنا کر احسان کا بدلہ دیا۔ (صحیح بخاری۔ طبقات)

سوال: غزوۂ بدر کی شکست پر مکہ کے ہر گھر میں صف ماتم بچھ گئی لیکن کونسے ایک گھر میں خوشیاں منائی جا رہی تھیں؟

جواب: حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے گھر میں مسلمانوں کی فتح پر خوشی منائی گئی۔ (طبقات۔ یہ تیرے پراسرار بندے)

سوال: ”جس طرح اللہ نے مجھ پر نبوت ختم کی، اسی طرح آپ پر ہجرت ختم کرے

گا۔" حضورؐ نے یہ الفاظ کس صحابی سے فرمائے؟

جواب: اپنے چچا حضرت عباسؓ سے انہوں نے کئی بار حضورؐ سے ہجرت کی اجازت طلب کی لیکن آپؐ نے منع فرمادیا۔ چنانچہ ۸ ہجری میں فتح مکہ سے پہلے حضورؐ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ اپنے اسلام کا کھلم کھلا اعلان کر کے اپنے اہل وعیال کے ساتھ مدینہ چلے گئے۔ (اسد الغابہ۔ سیر تیرے پر اسرار بندے)

سوال: فتح مکہ کے بعد آپ غزوۂ حنین میں بھی شریک ہوئے۔ آپ نے کس طرح ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا؟

جواب: بنو ہوازن کی زبردست تیر اندازی سے مسلمانوں میں سراسیمگی پھیل گئی تو حضرت عباسؓ نے بعض دوسرے جانثار صحابہؓ کے ساتھ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپ رسول اللہؐ کی سواری کی باگ تھامے کھڑے رہے بلند آواز سے مسلمانوں کو کہتے: "اے ببول کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والو، کہاں ہو؟" (مسند احمد۔ طبقات۔ استیعاب۔ ضیاء النبیؐ۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: بتایئے حضرت عباسؓ نے غزوۂ حنین کے بعد کن جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: آپ نے غزوۂ طائف اور غزوۂ تبوک میں شرکت کی تھی۔

(المغازی۔ سیر الصحابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: ۱۰ ہجری میں حضرت عباسؓ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ کے ہمرکاب تھے۔ آپؐ نے اس موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود۔ عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔"

(صحیح مسلم۔ مسند ابوداؤد)

سوال: بتایئے حضرت عباسؓ نے رسول اللہؐ کے غسل میں کس طرح حصہ لیا؟

جواب: حضرت عباسؓ اور ان کے بیٹے فضل اور قثمؓ جسم مبارک کی کروٹیں بدلتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت علیؓ غسل دیتے تھے اور حضرت عباسؓ نے پردہ کر رکھا تھا۔ (مسند ابوداؤد۔ طبقات)

سوال: "گو میں کچھ سال رسول اللہؐ سے پہلے پیدا ہوا لیکن ہیں آپؐ ہی بڑے۔" یہ الفاظ کس صحابی کے ہیں؟

جواب: حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ سے جب پوچھا گیا کہ آپؓ بڑے ہیں، یا رسول اللہؐ تو انہوں نے یہ جواب دیا۔ (مسند احمد۔ یہ تیرے پُراسرار بندے)

سوال: بتایئے حضورؐ کے کس چچا نے اپنا مکان مسجد نبوی کی توسیع کے لئے دے دیا تھا؟

جواب: حضرت عباسؓ نے اس مقصد کیلئے اپنا مکان حضرت عمرؓ کے حوالے کردیا تھا۔

(طبقات۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ یہ تیرے پُراسرار بندے)

سوال: خلفائے راشدینؓ کے دور میں حضرت عباسؓ کو کیا مقام و مرتبہ حاصل تھا؟

جواب: حضورؐ مال غنیمت کے خمس سے حضرت عباسؓ کی اعانت فرماتے تھے اور خیبر کی سالانہ پیداوار سے بھی حصہ دیتے۔ خلفائے راشدینؓ اور دوسرے صحابہؓ نے بھی یہ عزت و مرتبہ برقرار رکھا۔ ان کا ہر لحاظ سے خیال رکھتے اور ہر اہم کام میں ان سے مشورہ لیتے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں وظائف پر نظرثانی کی تو حضرت عباسؓ کا وظیفہ اصحاب بدر کے وظیفہ کے برابر کردیا۔ حضرت عمرؓ نہ صرف ان سے مشورہ کرتے بلکہ قحط کے موقعوں پر ان سے دعا کراتے۔ حضرت عثمانؓ بھی ان کی بے حد تکریم کرتے۔ ایک شخص نے حضرت عباسؓ کی توہین کی تو حضرت عثمانؓ نے اسے درے لگوائے۔

(طبقات۔ مسند احمد۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتائیے حضرت عباسؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ۳۲ ہجری میں ۸۲ یا ۸۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضرت عبداللہؓ بن عباس نے لحد میں اتارا۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور آٹھ بیٹے چھوڑے۔

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

﴿قاصد اور سفیر صحابہؓ﴾

حضرات:

ابوموسیٰ اشعری، حاطب بن ابی بلتعہ، دحیہ بن خلیفہ کلبی، سلیط بن عمرو، شجاع بن وہب اسدی، علاء بن عبداللہ حضرمی، عمرو بن امیہ ضمری، عروہ بن مسعود ثقفی، عبداللہ بن حذیفہ سہمی، عمرو بن العاص، مہاجر بن امیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند قاصد اور سفیر صحابہؓ

حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی (سفیر صحابی)

سوال: بتائیے حضرت جبرائیلؑ کبھی کبھی کس صحابیؓ کی شکل میں حضورؐ کے پاس آتے تھے؟

جواب: حضورؐ کے نہایت پیارے اور مخلص صحابی حضرت دحیہ یا دِحیہ کلبیؓ کی شکل میں۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو کلب سے تھا۔　(طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: حضرت دحیہ کلبیؓ نے کن غزوات نبوی میں حصہ لیا؟

جواب: یہ اگرچہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں مسلمان ہوگئے تھے تاہم کسی وجہ سے غزوۂ احد میں شریک نہ ہوسکے۔ بعد کے تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ رہے۔　(المغازی۔ سیرت ابن اسحاق۔ زاد المعاد)

سوال: صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہؐ نے شاہ روم ہرقل کے نام خط کس صحابیؓ کے

ہاتھ بھیجا تھا؟

جواب: حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی کے ہاتھ یہ نامہ مبارک روانہ فرمایا اور تاکید کی کہ یہ خط بصریٰ کے حاکم کو پہنچادیں وہ اسے ہرقل کے پاس بھیج دے گا۔

(صحیح بخاری۔ زادالمعاد۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے پہلی مرتبہ حضرت دحیہ کلبیؓ حضورؐ کا نامِ مبارک حاکم بصریٰ تک کیوں نہیں پہنچا سکے؟

جواب: وہ کچھ مال تجارت بھی لے کر شام روانہ ہوئے۔ قبیلہ جذام کے علاقے میں رہزنوں نے حملہ کر کے مال چھین لیا۔ وہاں کے چند مسلمان خاندانوں نے ڈاکوؤں کے ہاتھوں سے ان کا مال چھڑایا۔ لیکن حضرت دحیہ کلبیؓ واپس مدینہ آگئے۔ حضورؐ نے ان کی شکایت پر حضرت زیدؓ بن حارثہ کی سرکردگی میں پانچ سو مجاہدین روانہ فرمائے۔ اس سریہ میں وادی القریٰ کے قریب ڈاکوؤں کو شکست ہوئی۔ ایک ہزار اونٹ اور پانچ سو بکریاں ہاتھ آگئیں اور ایک سو جذامی قیدی بنا لیے گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ طبقات۔ المغازی)

سوال: حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی نامہ مبارک لے کر دوبارہ حاکم بصریٰ کے پاس کب گئے؟

جواب: حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی نے نامہ مبارک لے کر دوبارہ حاکم بصریٰ تک پہنچایا۔ اس نے یہ نامہ مبارک حمص میں ہرقل روم کو بھیج دیا۔ بعض روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت دحیہ کلبیؓ نامہ مبارک لے کر خود ہرقل کے پاس گئے تھے اور اس سے تخلیہ میں ملاقات بھی کی تھی۔ (رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی کی کب دوبارہ شاہ روم ہرقل سے ملاقات

ہوئی؟

جواب: رسول اللہؐ نے ۹ ہجری میں غزوہ تبوک کے موقع پر انہیں دوبارہ سفیر بنا کر ہرقل کے پاس بھیجا۔ وہ نامہ مبارک لے کر گئے تھے۔

(رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی۔ مکتوبات نبوی۔ سیرت صحابہ)

سوال: حضرت دحیہ کلبیؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے امیر معاویہؓ کے دور حکومت کے آخر میں انتقال فرمایا۔ ان سے دو حدیثیں مروی ہیں۔ (طبقات۔ سنن ابی داؤد)

حضرت سلیطؓ بن عمرو (بدری صحابی)

سوال: سلیطؓ نام، سلسلہ نسب میں ایک بزرگ عامر کی وجہ سے عامری کہلائے۔ والد اور والدہ کا نام بتا دیں؟

جواب: والد کا نام عمرو بن عبد شمس اور والدہ کا نام خولہ تھا جو عمرو بن حارث کی بیٹی تھیں۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ انساب الاشراف۔ طبقات)

سوال: حضرت سلیطؓ کا شمار سابقون الاولون میں ہوتا ہے۔ آپ نے حبشہ میں کتنا عرصہ گزارا؟

جواب: وہ اپنی اہلیہ یقظہ بنت علقمہ (یا امّ یقظہ) کے ساتھ ۷ نبوی میں دوسری ہجرت حبشہ میں شریک ہوئے۔ کئی سال تک حبشہ میں رہے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیر تیرے پیارا اور بندے)

سوال: حضرت سلیطؓ حبشہ سے کب واپس آئے اور کب مدینہ ہجرت کی؟

جواب: اپنی اہلیہ کے ساتھ ۳۳ مردوں اور ۸ خواتین کے قافلے میں شامل ہو کر مکہ پہنچے۔ پھر وہاں سے مدینہ روانہ ہو گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ جزء المغازی۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے حضرت سلیطؓ نے کن غزوات میں شرکت کی تھی؟

جواب: وہ غزوہ بدر، احد اور خندق کے علاوہ تمام معرکوں میں رسول اللہؐ کے شریک سفر رہے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرت النبی)

سوال: رسول اللہؐ نے ۶ ہجری میں حکمرانوں کو خطوط لکھے تو حضرت سلیطؓ کے سپرد کیا ذمہ داری لگائی؟

جواب: یمامہ کے رئیس ہوذہ بن علی کو نامہ مبارک پہنچانے کا کام حضرت سلیطؓ کے سپرد کیا گیا۔ ہوذہ بن علی ایرانی بادشاہت کے ماتحت تھا اور اسے کسریٰ ایران نے ایک جواہر نگار ٹوپی دی تھی جس کی وجہ سے اس کا لقب ذوالتاج یا صاحب التاج مشہور ہو گیا۔ (تاریخ اسلام۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے ہوذہ بن علی نے حضرت سلیطؓ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: اس نے حضرت سلیطؓ کی خاطر مدارت کی اور انعام و اکرام دیا، لیکن نامہ مبارک کے جواب میں لکھا کہ آپؐ بہت اچھی چیز کی دعوت دیتے ہیں لیکن میں بھی بنو حنیفہ کا سردار اور عرب کا معزز فرد ہوں۔ اگر آپؐ مجھے اپنے اقتدار میں شامل کر لیں تو اسلام قبول کر لوں گا۔ آپؐ نے ہوذہ کا جواب سنا تو فرمایا کہ اگر وہ (اسلام قبول کرنے کے عوض) زمین کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی مانگے تو میں نہیں دوں گا۔ (تاریخ اسلام۔ مکتوبات نبوی۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ نے اور کس سردار کی طرف حضرت سلیطؓ کو سفیر بنا کر بھیجا تھا؟

جواب: حضورؐ نے نجد کے رئیس ثمامہ بن اثال کے پاس بھی حضرت سلیطؓ کو بھیجا تھا۔ وہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے مگر بعد میں اسلام قبول کر لیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ ۔ ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت سلیطؓ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں ۱۲ ہجری میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں حضرت سلیطؓ شہید ہوئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے سلیط نام کا ایک بیٹا چھوڑا۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ اصابہ)

حضرت شجاعؓ بن وہب اسدی (بدری صحابی/سفیر رسول)

سوال: حضرت شجاعؓ بن وہب کا لقب ابووہب تھا۔ بتایئے ان کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

جواب: قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتے تھے اور زمانہ جاہلیت میں ان کا خاندان بنو عبدشمس کا حلیف تھا۔ خزیمہ پر ان کا نسب رسول اللہؐ کے نسب سے مل جاتا ہے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: حضرت شجاعؓ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لائے۔ مشرکین کے مظالم سے تنگ آکر آپ نے کہاں ہجرت کی؟

جواب: ۶ نبوی میں مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلے میں شامل ہو کر حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مدینہ واپس آئے۔ ہجرت کا حکم ہوا تو اپنے بھائی عقبہؓ بن وہب کے ساتھ مدینہ پہنچے۔ (زاد المعاد، استیعاب، سیرت ابن ہشام)

سوال: حضرت شجاعؓ شہسواری، کتابت اور تیراکی میں مہارت رکھتے تھے۔ اس لئے ''کامل'' کہلائے۔ بتایئے آپؓ کو کن کا دینی بھائی بنایا گیا؟

جواب: ہجرت کے چند ماہ بعد حضورؐ نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تو حضرت اوسؓ بن خولی کو آپؓ کا دینی بھائی بنا دیا۔

(تاریخ اسلام، طبقات، اسد الغابہ)

سوال: حضرت شجاعؓ کو بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بتایئے آپؓ نے اور کن غزوات میں شرکت کی؟

جواب: غزوۂ احد، خندق اور عہد رسالت کے تمام مشہور غزوات میں شامل ہوئے۔

(طبقات، اصابہ، اسد الغابہ، اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے ۸ ہجری میں حضرت شجاعؓ نے کس سریئے میں حصہ لیا؟

جواب: بنو ہوازن کی شاخ بنو عامر کے لوگوں کی سرکوبی کے لئے حضورؐ نے آپ کو چوبیس مجاہدین کا امیر مقرر کیا۔ انہوں نے مکہ اور بصرہ کی راہ میں نجد کے ایک مقام پر سئی میں آباد اس قبیلے پر اچانک حملہ کیا تو وہ بوکھلاہٹ میں سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (طبقات، اسد الغابہ، سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ نے ۶ ہجری میں حکمرانوں اور رئیسوں کے نام خط لکھے۔ حضرت شجاعؓ کے ہاتھ کس رئیس کو خط بھیجا گیا؟

جواب: دمشق کے قریب غوطہ کے رئیس حارث بن ابی شمر غسانی اور عرب کے شمال میں تبوک کے نواحی علاقوں کے حکمران جبلہ بن ایہم غسانی کے پاس۔

(زاد المعاد، طبقات، تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے حارث بن ابی شمر نے رسول اللہؐ کے نامۂ مبارک پر کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: وہ اپنے مذہب پر قائم رہا لیکن سفیر کو عزت دی۔ اس کا وزیر مری دل ہی میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آیا۔ اس نے حضرت شجاعؓ سے علیحدگی میں ملاقات کی۔ اپنے اسلام کا اظہار کیا اور رسول اللہ کو سلام بھیجا۔

(طبقات، سرور کائناتؐ کے پچاس صحابہؓ، تاریخ اسلام)

سوال: جبلہ بن ایہم غسانی نے مکتوب نبوی کا کیا جواب دیا؟

جواب: اس نے اُس وقت تو اسلام قبول نہ کیا لیکن چند سال بعد حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں مدینہ آ کر مشرف بہ اسلام ہوا۔ کچھ عرصہ بعد حج کے موقع

پر بنو فزارہ کے ایک غریب مسلمان کو اتنے زور سے تھپڑ مارا کہ اس کی ناک سے خون بہنے لگا۔ کیونکہ اس کی ازار کے نیچے گھسٹتے ہوئے کنارے پر فزاری کا پاؤں آ گیا تھا۔ حضرت عمرؓ تک شکایت پہنچی تو آپؓ نے جبلہ سے کہا کہ تم یا تو فزاری کو راضی کر لو یا قصاص دو۔ جبلہ نے دوسرے دن تک کیلئے مہلت مانگی مگر رات کو اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاگ گیا۔ روم کی سلطنت میں داخل ہو کر ہرقل کے پاس پناہ لی اور مرتد ہو کر مرا۔

(طبقات، اسد الغابہ، تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے حضرت شجاعؓ بن وہب نے کب شہادت پائی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں چالیس سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

(اصابہ، اسد الغابہ، مسلم شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا)

حضرت علاءؓ بن عبداللہ حضرمی (سابقون الاولون، سفیر رسول)

سوال: حضرت علاءؓ بن عبداللہ حضرمی سابقون الاولون میں سے تھے۔ ان کا حسب ونسب کیا تھا؟

جواب: وہ نسلاً حضرمی تھے اور ان کے آباؤ اجداد یمن میں رہتے تھے۔ ان کے والد عبداللہ بن ضماد یمن چھوڑ کر مکہ آ گئے اور حرب بن امیہ کے حلیف بن گئے۔

(انساب الاشراف۔استیعاب۔اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے ۶ ہجری میں بحرین کے گورنر المنذر بن ساوی اور ہجر کے مجوسیوں کے نام دعوت اسلام کا خط کس صحابی کے ہاتھ بھیجا تھا؟

جواب: حضرت علاءؓ بن عبداللہ حضرمی کے ہاتھ۔ فتح مکہ سے پہلے بنو خزاعہ کی ایک

شاخ بنو اسلم کیلئے پروانہ بھی حضورؐ نے ان سے لکھوایا تھا۔ ہجر کے مجوسیوں کے نام مکتوب نبوی حضرت علاءؓ لے کر گئے تو حضرت ابو ہریرہؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ مکتوبات نبوی)

سوال: رسول اللہؐ کے مکتوب کا کیا ردِّ عمل ہوا؟

جواب: یہودیوں اور مجوسیوں کے سوا بحرین کے تمام لوگ اسلام لے آئے۔ ایرانی حکومت کی طرف سے بحرین کے گورنر المنذر بن ساوی نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ نے فتح مکہ کے بعد پہلے علاءؓ اور پھر حضرت ابانؓ بن سعید کو بحرین کا عامل مقرر فرمایا۔ (تاریخ اسلام۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علاءؓ سے کیا خدمات لیں؟

جواب: انہیں دوبارہ بحرین کا عامل مقرر کیا اور فتنہ ارتداد میں بحرین کے مرتدین کی سرکوبی کے لئے حکم دیا۔ انہوں نے یمامہ، ہجر، زرارہ، دارین کے مرتدین کا قلع قمع کیا۔ (خلیفۃ الرسول۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ خلفائے راشدینؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں حضرت علاءؓ بن عبداللہ نے کن فتوحات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عتبہؓ بن غزوان کے ساتھ مل کر اصطخر، ابلہ، اہواز فتح کئے اور حضرت عرفجہؓ بن ہرثمہ کے ساتھ مل کر عراق عجم کے جنوبی حصے فتح کئے۔

(الفاروقؓ۔ طبقات۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: حضرت علاءؓ بن عبداللہ حضرمی نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت عمرؓ نے انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا۔ وہ بحرین سے روانہ ہوئے لیکن راستے میں لیاس کے مقام پر انتقال فرمایا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت عمروؓ بن امیہ ضمری (سفیران رسول)

سوال: شاہِ حبشہ نجاشی کی طرف رسول اللہؐ کا پیغام لے کر جانے والے صحابیؓ کا نام ونسب بتادیجئے؟

جواب: ابو امیہ عمروؓ بن امیہ ضمری۔ قبیلہ بنو ضمر بدر کے شمال میں آباد تھا۔ ۲ ہجری میں رسول اللہؐ نے اس قبیلے کے ساتھ ایک دوسرے کو مدد دینے کا تحریری معاہدہ کیا تھا۔ حضورؐ نے ایک مرتبہ ان کے قبیلے کی تعریف بھی کی تھی۔

(طبقات۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عمروؓ بن امیہ بدر و احد میں مسلمانوں کے خلاف لڑے۔ آپ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپ نے غزوۂ احد کے بعد ۳ یا ۴ ہجری میں اسلام قبول کیا ۶ ہجری میں بھی بتایا گیا ہے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ رحمۃ للعالمین)

سوال: ۴ صفر ۴ ہجری میں بئر معونہ کا واقعہ پیش آیا۔ اس واقعے میں حضرت عمروؓ بن امیہ ضمری کا ذکر کس حوالے سے آتا ہے؟

جواب: رسول اللہؐ نے بنو کلاب کے رئیس ابو براء عامر بن مالک کے کہنے پر چند صحابہؓ کو دعوت دین کیلئے اس کے ساتھ بھیجا۔ صحیح بخاری کے مطابق آپؐ نے ستر صحابہؓ پر حضرت حرامؓ بن ملحان انصاری کو امیر بنا کر بھیجا تھا۔ ابن اسحاق اور ابن کثیر نے لکھا ہے کہ چالیس صحابہؓ کو جن میں حضرت عمروؓ بن امیہ بھی تھے۔ حضرت منذرؓ بن عمرو انصاری کی قیادت میں روانہ فرمایا۔ راستے میں بئر معونہ کے مقام پر دھوکے سے ان پر حملہ کر دیا۔ اس واقعے میں حضرت عمروؓ بن امیہ گرفتار ہوئے۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: بتایئے حضرت عمرؓ بن امیہ کس طرح آزاد ہوئے؟

جواب: بنو عامر کے لوگوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ بنو عامر کے سردار عامر بن طفیل کی ماں نے کسی کام کے سلسلے میں ایک غلام آزاد کرنے کی منت مانی تھی۔ چنانچہ اس نے منت پوری کرنے کے لئے حضرت عمرؓ بن امیہ کو آزاد کر دیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ ایک آدھ دن مشرکین کی قید میں رہے اور پھر موقع پا کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہ۔ استیعاب)

سوال: حضرت عمرؓ بن امیہ نے مدینہ واپس آتے ہوئے راستے میں دو آدمیوں کو کیوں قتل کر دیا تھا؟

جواب: حضرت عمرؓ بن امیہ کو بنو عامر (یا بنو کلاب) کے دو آدمی راستے میں ملے۔ انہیں حضورؐ نے امان دی ہوئی تھی جس کا حضرت عمرؓ کو علم نہیں تھا۔ وہ بنو عامر کے خلاف غصے سے بھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے دونوں کو قتل کر دیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ وہ دونوں بنو قریظہ کے یہود تھے حضرت عمرؓ نے انہیں بنو عامر کے آدمی سمجھا۔ (سیرۃ النبیؐ۔ رحمۃ للعالمینؐ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ کو بئر معونہ کے واقعے کا کس طرح علم ہوا اور آپؐ نے کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر بئر معونہ کے سانحے کا بتایا تو آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپؐ نے مسلسل ایک ماہ تک ان صحابہؓ کے قاتلوں کے حق میں بددعا فرمائی۔ بنو عامر کے آدمیوں کے قتل پر آپؐ حضرت عمرؓ بن امیہ سے ناراض ہوئے اور ان کی دیت ادا کی۔

(صحیح بخاری۔ استیعاب۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت عمرؓ بن امیہ ضمری کو مکہ کس مہم پر بھیجا تھا؟

جواب: حضورؐ نے چھ یا دس صحابہؓ کو حضرت عاصمؓ بن ثابت کی قیادت میں دعوت دین

کے لئے بنو عضل وقارہ کی طرف بھیجا۔ بنو لحیان کے دو سو سواروں نے ان پر رجیع کے مقام پر حملہ کیا دو کے سوا سب صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ دو صحابی حضرت خبیبؓ بن عدی اور حضرت زیدؓ بن دثنہ کو گرفتار کر کے قریش مکہ کے ہاتھ بیچ دیا۔ انہوں نے دونوں کو شہید کر دیا۔ حضرت زیدؓ کی لاش کو دفنا دیا اور حضرت خبیبؓ کی لاش کو سولی پر لٹکتا رہنے دیا۔ رسول اللہؐ نے حضرت عمروؓ بن امیہ کو ان کی نعش لینے کے لئے مکہ بھیجا۔ انہوں نے درخت پر چڑھ کر رسا کاٹا۔ حضرت خبیبؓ کا جسد مبارک زمین پر گرا اور غائب ہو گیا۔

(تاریخ طبری۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: سریہ عمروؓ بن ضمری کب اور کیوں پیش آیا؟

جواب: حضرت عمروؓ اور حضرت سلمہؓ بن اسلم انصاری، دشمن رسول ابوسفیان کو قتل کرنے کے لئے ۶ یا ۷ ہجری میں مکہ پہنچے۔ مشرکین انہیں دیکھتے ہی غصے میں آ گئے اور ایک مشتعل ہجوم نے انہیں گھیر لیا۔ حضرت عمروؓ نے حضرت سلمہؓ کو اونٹ پر سوار کرا کے بھگا دیا اور خود چکر کاٹنے لگے۔ مشرکین قریب آئے تو زقند لگا کر تیزی سے بھاگے کہ دشمن دیکھتا رہ گیا۔ راستے میں حضرت سلمہؓ بن اسلم انہیں مل گئے۔ اس مہم کے دوران راستے میں انہوں نے تین مشرکوں کو قتل کیا۔

(طبقات۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: بتائیے حضرت عمروؓ بن ضمری کب فوت ہوئے اور اپنے پیچھے کونسی اولاد چھوڑی؟

جواب: آپؓ ۶۰ ہجری میں یا اس سے کچھ پہلے مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ تین لڑکے جعفر، فضل اور عبداللہ اپنے پیچھے چھوڑے۔ (اصابہ۔ تہذیب الکمال۔ تین پروانے)

حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی (سفیر)

سوال: ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کی طرف سے کون سفیر بن کر آیا

62

تھا؟

جواب: حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی قریش مکہ کے سفیر بن کر آئے اور پھر حضورؐ سے متاثر ہوکر واپس جانے تو مشرکین مکہ کو خونریزی سے منع کیا۔ وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ صحیح بخاری)

سوال: سفیر قریش حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی گفتگو کرتے ہوئے بار بار اپنا ہاتھ حضورؐ کی ریش مبارک کی طرف بڑھاتے تو کون سے صحابی انہیں ڈانٹتے تھے؟

جواب: حضرت مغیرہؓ بن شعبہ تلوار سے ان کے ہاتھ کو ٹھوکا دیتے اور فرماتے: خبردار! اپنا ہاتھ حضورؐ کی ریش مبارک سے پرے رکھو!" (صحیح بخاری۔ سوشیدائی)

سوال: ۸ ہجری میں غزوہ طائف کے بعد حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی نے اسلام قبول کیا۔ ان کے قبیلے نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: رسول اللہؐ کی اجازت سے وہ تبلیغ کے لئے اپنے قبیلے میں گئے۔ انہوں نے قبیلے والوں کو اسلام کی دعوت دی تو وہ بھڑک اٹھے اور حضرت عروہؓ بن مسعود کو ڈانٹ ڈپٹ کی۔ انہوں نے اپنے گھر کے بالا خانے میں کھڑے ہوکر فجر کی اذان دی تو بنو ثقیف کے لوگوں نے ان پر تیر برسائے۔ بنو مالک کے ایک شخص اوس بن عوف نے ان کی گردن میں تیر مارا جس سے وہ شہید ہوگئے۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی کی کنیت ابو مسعود تھی اور وہ ہم شبیہ مسیح کہلاتے تھے۔ حضورؐ نے ان کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپؐ نے ایک مرتبہ فرمایا: "مجھے انبیاءؑ کی مثالی صورتیں دکھائی گئیں۔ ابن مریم میرے ہم شبیہ تھے اور حضرت عروہؓ بن مسعود کے ہم شکل تھے۔

(استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی نے کون سا ہنر خاص طور پر سیکھا تھا؟

جواب: ایک صنعتی شہر جرش جا کر دباب ضبور اور منجنیق بنانے کا طریقہ سیکھا۔

(طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

﴿مؤذن و مکبر صحابہؓ﴾

حضرات:

ابو محذورہ، بلال بن رباح، سعدؓ القرظ، عمرو/عبداللہ بن ام مکتوم، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت ابو محذورہؓ جمحی (مؤذن رسول)

سوال: رسول اللہؐ نے کس صحابی کو مکہ معظمہ میں اذان دینے کیلئے مقرر فرمایا اور ان کے لئے کیا دعا فرمائی تھی؟

جواب: ۱۶ سال کی عمر میں یہ سعادت حضرت ابو محذورہؓ جمحی کو نصیب ہوئی۔ ۹ ہجری میں غزوۂ حنین سے واپسی پر ایک جگہ نماز کا وقت ہوا تو مکہ کے چند شوخ نوجوانوں نے جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ مؤذن رسول کی اذان کی نقل اتاری تھی۔ حضرت ابو محذورہ کی آواز بلند تھی۔ حضورؐ نے ان سے اذان سنی اور اصلاح فرمائی۔ وہ مسلمان ہو گئے۔ آپؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی: '' اللہ تیرے اندر برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے۔''

(بذل القوۃ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: قریش کے خاندان بنو جمح سے تعلق رکھنے والے صحابی ابو محذورہؓ کا نام و نسب بتادیں؟

جواب: ان کا نام سلمان، سلمہ، اوس اور سمرہ بتایا گیا ہے مگر کنیت ابو محذورہ سے مشہور ہوئے۔ والد کا نام معیر بن لوذان تھا۔ (انساب الاشراف۔ طبقات۔ اصابہ)

سوال: خوش الحانی سے اذان دینے والے حضرت ابومحذورہؓ کی آواز کی عربی شعراء بھی قسم کھاتے تھے۔ بتائیے یہ صحابی رسولؐ کب فوت ہوئے؟

جواب: آپ عمر بھر مکہ معظمہ میں اذان دیتے رہے اور ۵۸ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

(اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ۔ استیعاب)

حضرت ابن ام مکتومؓ (حافظ صحابہ/مہاجر مدینہ):

سوال: بتائیے سورۂ عبس کی پہلی بارہ آیت کس صحابیؓ کے بارے میں نازل ہوئی تھیں؟

جواب: نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتومؓ کے بارے میں یہ آیات اس وقت نازل ہوئی تھیں جب انہوں نے رسول اللہؐ سے دین کی بات پوچھی لیکن آپؐ نے ان کی طرف توجہ فرمانے کی بجائے رؤسائے قریش کو سمجھانے کی طرف دھیان دیا۔

(القرآن۔ تفسیر قرطبی۔ طبقات۔ اسدالغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: نبوت کے ابتدائی دور میں اسلام لانے والے صحابی حضرت ابن ام مکتوم کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: باختلاف روایت اصل نام عمرو یا عبداللہ یا حصین تھا۔ اپنی ماں کی کنیت سے ابن ام مکتوم مشہور ہو گئے۔ (اسدالغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت ابن ام مکتومؓ کی والدہ کا نام عاتکہؓ بنت عبداللہ تھا۔ والد کا نام بتا دیجئے؟

جواب: والد کا نام قیس بن زائدہ تھا۔ وہ ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے ماموں تھے، اور ابن ام مکتومؓ ان کے ماموں زاد بھائی۔

(طبقات۔ استیعاب۔ انساب الاشراف)

سوال: امہات المومنینؓ اور تمام صحابہ کرامؓ حضرت ابن ام مکتومؓ کی انتہائی عزت کرتے

تھے۔ سورۂ عبس کے نزول کے بعد ان کا کیا روزینہ مقرر ہوا؟

جواب۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ شہد اور لیموں حضرت ابن ام مکتومؓ کا روزینہ تھا۔ (مستدرک حاکم۔ چالیس چہرے)

سوال: حضرت ابن ام مکتومؓ نے مدینہ ہجرت کی۔ رسول اللہؐ مدینہ تشریف لے گئے تو ان کے ذمے کیا کام لگایا؟

جواب: انہیں بھی اذان دینے کی ذمہ داری سونپی۔ رمضان المبارک میں وہ سحری کے اختتام پر اذان دیتے تھے۔

(اسدالغابہ۔ استیعاب۔ صحیح بخاری)

سوال: بتایئے حضرت ابن ام مکتومؓ جیسے معذور مسلمانوں کو جہاد کے حکم سے کب مستثنیٰ قرار دیا گیا؟

جواب: جب یہ حکم نازل ہوا کہ جو مسلمان گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں وہ رتبہ میں جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں تو حضرت ابن ام مکتومؓ نے رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہو کر حسرت سے عرض کیا: "اگر میں معذور نہ ہوتا تو ہرگز گھر پر نہ بیٹھتا۔" ان کی آرزو قبول ہوئی اور سورۃ النساء کی آیت میں انہیں اجازت دے دی گئی۔ (اصابہ۔ استیعاب)

سوال: اجازت ملنے کے باوجود حضرت ابن ام مکتومؓ کس طرح جہاد میں حصہ لیتے رہے؟

جواب: آپ بعض غزوات میں اسلامی علم لے کر صفوں کے درمیان میں کھڑے ہو جاتے اور لڑائی ختم ہونے تک اپنی جگہ ڈٹے رہتے۔ (صابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے متعدد موقعوں پر رسول اللہؐ نے حضرت ابن ام مکتومؓ کو کیا شرف بخشا؟

جواب: حضورؐ جب مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے تو آپؐ نے متعدد موقعوں پر ابن

ام مکتومؓ کو اپنا جانشین بنایا اور نماز کا امام مقرر فرمایا۔ ان کو تیرہ مرتبہ حضورؐ کی نیابت کا شرف حاصل ہوا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ الرحیق المختوم)

سوال: نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتومؓ حافظ قرآن بھی تھے حضورؐ نے انہیں نماز باجماعت کے لئے کیا حکم دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "تم گھر پر اذان اور اقامت کی آواز سن لیتے ہو تو پھر تم ضرور مسجد ہی میں آ کر نماز ادا کیا کرو۔" (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت ابن ام مکتومؓ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: شوق جہاد نے انہیں چین نہ لینے دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص عراق عرب کی تسخیر کیلئے روانہ ہوئے تو حضرت ابن ام مکتومؓ بھی لشکر اسلام میں شامل ہو گئے۔ جنگ قادسیہ میں وہ زرہ بکتر پہنے، اسلامی علم اٹھائے مجاہدین کی صفوں میں شامل تھے۔ لڑائی زوروں پر ہوئی تو مسلمان اور ایرانی ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے۔ اس افراتفری میں حضرت ابن ام مکتومؓ بھی شہید ہو گئے۔ علامہ واقدی نے لکھا ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے تاہم زیادہ تر ارباب سیر شہادت کی روایت کو درست قرار دیتے ہیں۔

(طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

بلالؓ بن ابی رباح / رباح (بدری صحابی / خادم رسول / مہاجر مدینہ)

سوال: حضرت بلالؓ بن رباح مسجد نبوی کے موذن تھے۔ بتایئے آپؓ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: موذن رسولؐ حضرت بلالؓ حبشی النسل تھے اور موذن ہونے کے علاوہ رسول اللہؐ کے شیدائی اور حضرت ابوبکرؓ کے خازن تھے۔ والد کا نام رباح اور والدہ کا

نام حمامہ تھا۔ رباح اپنی اہلیہ حمامہ کے ساتھ مکہ میں آ گئے تھے اور قریش کے خاندان بنو جمح کی غلامی اختیار کرلی تھی یا انہیں غلام بنالیا گیا تھا۔

(چالیس جانثار۔ طبرانی۔ اسد الغابہ۔ حضورؐ کے پیارے نام رفقاء)

سوال: حضرت بلالؓ کی ابتدائی زندگی مکے میں گزری۔ بتایئے انہوں نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: بعثت نبوی سے تقریباً ۲۸ سال پہلے حضرت بلال غلامی میں ہی پیدا ہوئے۔ قریش کے قبیلے بنو جمح میں ہی پرورش پائی اور بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں اسلام لانے والے سات افراد میں شامل ہوئے اور سابقون الاولون کہلائے۔

(بلالؓ۔ حضورؐ کے پیارے نام رفقاء۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: اسلام لانے پر حضرت بلالؓ کا مالک آپؓ پر کیا ظلم کرتا تھا؟

جواب: امیہ بن خلف حضرت بلالؓ کو مکہ میں گرم کی تپتی زمین پر لٹا کر سینے پر پتھر رکھ دیتا۔ اس کے دوسرے غلام دن کے وقت ان کے کپڑے اتروا کر لوہے کی زرہ پہناتے اور دھوپ میں ڈال دیتے۔ شام کو ہاتھ پاؤں باندھ کر ایک کوٹھڑی میں پھینک دیتے اور رات کو مارتے پیٹتے تھے۔ ان حالات میں بھی حضرت بلالؓ کی زبان پر احد، احد ہوتا تھا۔ امیہ آپ کے گلے میں رسی ڈال کر لڑکوں کے حوالے کر دیتا اور وہ انہیں گلیوں میں گھسیٹے پھرتے۔

(طبقات۔ سیرت حلبیہ۔ سیرت ابن ہشام۔ رحمۃ اللعالمینؐ)

سوال: بیت اللہ میں سب سے پہلے اذان دینے کا شرف حضرت بلالؓ کو حاصل ہوا۔ بتایئے آپؓ نے امیہ بن خلف سے کیسے نجات پائی؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا غلام قسطاس اور چالیس اوقیہ چاندی امیہ بن خلف کو دے کر حضرت بلالؓ کو نجات دلائی۔ بعض روایات میں ہے کہ آپؓ

نے بھاری رقم دے کر حضرت بلالؓ کو امیہ بن خلف سے خریدا اور پھر آزاد کر دیا۔ (طبقات، اسد الغابہ، حضورؐ کے سیاہ فام رفقاء، چالیس جانثار)

سوال: رسول اللہؐ نے ۲ ہجری میں حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی کا مؤذن مقرر فرمایا۔ بتایئے حضرت بلالؓ مدینہ کب آئے تھے؟

جواب: ۱۳ نبوی میں ہجرت کر کے مدینہ آئے اور حضرت سعدؓ بن خیثمہؓ انصاری کے مہمان ٹھہرے۔ حضورؐ نے جب مہاجرین اور انصار میں مؤاخات کرائی تو حضرت ابورویحہ عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن انصاری کو آپؓ کا دینی بھائی بنایا۔ حضرت بلالؓ مدینہ میں اسلام کے سب سے پہلے مؤذن بنے۔

(طبقات، سیرۃ النبیؐ، سیر الصحابہؓ، یارانؓ)

سوال: حضرت بلالؓ نے بدر سے لے کر تبوک تک تمام غزوات میں حصہ لیا۔ بتایئے امیہ بن خلف کس جنگ میں قتل ہوا؟

جواب: غزوۂ بدر میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے امیہ بن خلف کو گرفتار کیا حضرت بلالؓ کی نظر پڑ گئی تو انہیں امیہ کی اسلام دشمنی یاد آ گئی۔ فوراً پکارے "اے انصار اللہ و انصار الرسول! یہ امیہ بن خلف، مشرکوں کا سرغنہ ہے۔ دیکھنا بچ کر نہ جانے پائے۔" آواز سنتے ہی چند صحابہ کرامؓ ادھر دوڑے اور اسے جہنم واصل کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ امیہ کے ساتھ اس کا بیٹا علی بن امیہ بھی مارا گیا۔ (طبقات، الاصابہ، چالیس جانثار)

سوال: ۸ ہجری میں فتح مکہ کے وقت حضرت بلالؓ نے کعبے کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دی تھی۔ آپؓ نے بعد میں اذان دینا کیوں بند کر دی؟

جواب: فتح مکہ کے بعد حضورؐ کے ساتھ واپس مدینہ آ گئے۔ ۱۱ ہجری میں رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے جہاد پر جانے کی اجازت چاہی۔ آپؓ نے

بڑھاپے کی وجہ سے اجازت نہ دی۔ حضرت بلالؓ نے ان کی بات اس شرط پر مان لی کہ اب رسول اللہؐ کے بعد وہ کسی کے لئے اذان نہیں دیں گے۔

(طبقات۔ اسدالغابہ۔ چالیس جانثار۔ حضورؐ کے سیاہ فام رفقاء)

سوال: بتایئے دور رسالت کے بعد حضرت بلالؓ نے کونسی جنگوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں جہاد کے لئے شام گئے اور رومیوں کے خلاف بہت سی لڑائیوں میں حصہ لیا۔ بیت المقدس کی تسخیر کے سلسلے میں حضرت عمرؓ فلسطین گئے اور قبلہ اول پر توحید کا پرچم لہرایا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ کے کہنے پر حضرت بلالؓ نے اذان دی۔　　(اصابہ۔ طبقات۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت بلالؓ شام کے کس علاقے میں رہائش پذیر تھے اور مدینہ کب آئے؟

جواب: آپؓ نے شام کے معرکوں سے فارغ ہوکر ایک گاؤں خولان میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔ ایک رات خواب میں حضورؐ تشریف لائے اور فرمایا: ''اے بلالؓ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہماری زیارت کے لئے آؤ۔'' صبح اٹھتے ہی مدینہ کیلئے روانہ ہوگئے۔　　(طبقات۔ اسدالغابہ۔ چالیس جانثارؓ)

سوال: مسجد نبوی میں کس خواہش پر حضرت بلالؓ نے دوبارہ اذان دینا شروع کی؟

جواب: روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو آنکھوں سے سیل اشک رواں ہوگیا۔ اس موقع پر حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے خواہش ظاہر کی کہ کل فجر کی اذان دیں۔ فجر ہوئی تو روضہ رسولؐ کے قریب اذان دینے کیلئے کھڑے ہوگئے۔ سارا مدینہ اذان سننے آگیا۔ جہاں فضا اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھی وہاں لوگوں کا روتے برا حال ہوگیا۔ حضورؐ کے وصال کے بعد مدینہ میں ایسا دلدوز منظر کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔　　(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: حضرت بلالؓ نے ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ بتایئے ان کی عمر کتنی تھی اور انہوں نے کتنے افراد کو سوگوار چھوڑا؟

جواب: انہوں نے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور دمشق میں باب الصغیر کے قریب دفن ہوئے۔ آپؓ نے متعدد نکاح کیے لیکن کسی بیوی سے اولاد نہیں ہوئی۔ ان میں سے ایک بیوی بنو الخولانیہ کا تعلق قبیلہ بنو زہرہ سے تھا اور ایک بیوی انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان عدی بن کعب سے تھی۔

(طبقات۔ چالیس جانثار۔ ابن عساکر)

سوال: بتایئے اسلام کے اولین مؤذن حضرت بلال کے ذمے اذان دینے کے علاوہ اور کیا کام تھے؟

جواب: آپؓ حضورؐ کے افسر مہمانداری تھے اور امہات المومنینؓ کے نان نفقے کا انتظام کرتے تھے۔ بعض اوقات جنگ کے موقعوں پر بھی آپؓ اذان دیتے تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر صبح کی اذان حضرت بلالؓ نے دی تھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ بلال)

سوال: بتایئے عیدین کے موقع پر حضرت بلالؓ کی کیا خاص ذمہ داری تھی؟

جواب: آپؓ عیدین اور نماز استسقاء کے موقعوں پر حضورؐ کے آگے آگے برچھا لے کر چلتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ بلالؓ)

متفرق سوالات

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابہؓ کو کہاں کہاں مؤذن مقرر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی میں، حضرت عمروؓ ابن مکتوم کو بھی مسجد نبوی میں۔ یہ دونوں صحابیؓ باری باری اذان دیتے تھے۔ حضرت ابو محذورہؓ کو مکہ مکرمہ مسجد حرام میں اور حضرت سعد قرظؓ کو مسجد قبا میں۔

سوال: دور نبویؐ کے چند حدی خوانوں کے نام بتایئے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن رواحہ، حضرت انجشہؓ، حضرت عامر بن اکوع اور سلمہؓ بن

اکوٹ۔

سوال: حضرت بلالؓ تو مسجد نبوی کے مؤذن تھے۔ مسجد قبا کے مؤذن کون تھے؟

جواب: حضرت سعدؓ القرظ وہ حضرت بلالؓ کی غیر حاضری میں مسجد نبوی میں بھی اذان دیتے تھے۔

سوال: حضرت سعدؓ القرظ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: سعد بن عائذ۔ وہ حضرت عمارؓ بن یاسر کے غلام تھے۔

سوال: حضرت سعدؓ القرظ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۷۴ھ میں اور دو بیٹے عمار اور عمر یادگار چھوڑے۔

سوال: مسجد نبوی کے ایک موذن حضرت بلالؓ تھے دوسرے مستقل موذن کا نام بتایئے؟

جواب: حضرت عمروؓ بن ام مکتوم، حضرت بلالؓ اذان دیتے اور یہ تکبیر کہتے۔ بعض اوقات اس کے برعکس ہوتا۔

سوال: مسجد نبوی میں اکثر فجر کی اذان کون دیتا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ (عمرو) ابن ام مکتوم۔

سوال: حضورؐ کے مکبرین میں سے کسی چھ کے نام بتایئے؟

جواب: خلفائے راشدینؓ کے علاوہ، حضرت جعفر طیارؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت حذیفہؓ اور حضرت بلالؓ۔

سوال: بیت اللہ میں سب سے پہلے اذان دینے کا شرف کسے حاصل ہوا؟

جواب: حضرت بلالؓ کو۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کب حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی کا مؤذن مقرر فرمایا؟

جواب: ۲ھ میں۔

سوال: کس صحابیؓ کو اذان پڑھنا خود حضورؐ نے سکھایا تھا؟

جواب: حضرت ابو محذورہؓ بن معیر کو۔ پھر آپؓ سولہ سال کی عمر میں مکہ (مسجد حرام) کے موذن مقرر ہوئے۔

﴿شاعر اور خطیب صحابہؓ﴾

متفرقات:

ابوسفیان بن حارث، ابو محجن ثقفی، ابوجندل، ایاس بن بکیر لیثی، ایمن بن خریم، اسود بن شریع، ابان بن سعید، ابواحمد بن جحش، ایمن بن خزیمہ، اعشیٰ بن مازن، ثابت بن قیس، ثمامہ بن اثال، حسان بن ثابت، حباب بن منذر، حاطب بن ابی بلتعہ، حارث بن صمہ، حمید بن ثور الہذلی، خوات بن جبیر، جمیل بن معمر، خنساء بنت عمرو، خریم بن فاتک، صرمہ بن انس، صفوان بن معطل، ضحاک بن سفیان، عباس بن مرداس، عمرو بن معدیکرب، عامر بن اکوع، عبداللہ بن سلمہ، عبداللہ بن رواحہ، عمرو بن جموح، عقبہ بن عامر، عمرو بن مرہ، عدی بن حاتم، غیلان بن سلمہ، فراس، اقرع، قیس بن عاصم، قعقاع، کعب بن زہیر، کعب بن مالک، لبید بن ربیعہ، مغیرہ بن حارث، معاویہ بن سفیان، نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چند شاعر اور خطیب صحابہؓ

حضرت ابو محجن ثقفیؓ (مجاہد، شاعر)

سوال: حضرت ابو محجن ثقفیؓ نے کب اسلام قبول کیا اور کتنے غزوات نبویؐ میں شریک ہوئے؟

جواب: ۹ ہجری میں اپنے قبیلے بنو ثقیف کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ کسی غزوۂ نبویؐ میں شریک نہ ہو سکے۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ ابن قتیبہ)

سوال: اصل نام عمرو یا عبداللہ یا مالک تھا۔ والد کا نام حبیب بن عمرو۔ کن اسلامی معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: دور فاروقی میں حضرت ابو عبید ثقفیؓ کی سرکردگی میں عراق عرب جانے والے لشکر میں شامل ہوئے اور معرکہ جسر میں ایک رسالے کی قیادت کی۔ پھر معرکہ بویب میں بھی حصہ لیا۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت ابو محجنؓ کو کیوں قید کر دیا گیا تھا؟ وہ کیوں قید سے فرار ہوئے؟

جواب: شراب پینے یا اشعار میں شراب کا ذکر کرنے کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے تنگ آ کر انہیں جزیرہ حضوضہ میں قید کر دیا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی لشکر کشی کا حال سن کر کسی طرح قید سے فرار ہو گئے اور اسلامی لشکر میں شامل ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو انہوں نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو حکم دے کر دوبارہ قید میں ڈال دیا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ابو محجنؓ کس طرح دوبارہ قید خانے سے نکلے اور جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے؟

جواب: قادسیہ کی خونریز لڑائی زوروں پر تھی۔ دوسرے دن حضرت ابو محجنؓ یہ منظر کھڑکی میں سے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی اہلیہ سلمیٰؓ کو کھڑکی کے قریب بلا کر درخواست کی کہ بیڑیاں کھول دو اور ایک گھوڑا ہتھیاروں سمیت دے دو۔ میں جنگ سے واپس آ کر پھر بیڑیاں پہن لوں گا۔ حضرت سلمیٰؓ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے ڈر سے ایسا نہ کیا تو جوش شجاعت میں پردرد اشعار کہے۔ حضرت سلمیٰؓ پر اثر ہوا تو اپنی باندی کو ساتھ لے کر ان کی بیڑیاں کھول دیں۔ اعلیٰ نسل کا عربی گھوڑا اور ہتھیار دے دیئے۔

وہ ایرانیوں پر ٹوٹ پڑے۔ لڑائی کا پانسا پلٹ دیا۔ اس بہادری سے لڑے کہ لوگ انہیں کوئی فرشتہ سمجھنے لگے۔ جنگ ختم ہوئی تو انہوں نے واپس آ کر بیڑیاں پہن لیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہیں ام ولد زبراء نے آزاد کیا تھا اور گھوڑا دیا تھا۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ فتوح البلدان)

سوال: بتایئے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو حضرت ابو محجنؓ کی بہادری کا کیسے علم ہوا؟

جواب: حضرت سلمیٰؓ کے دریافت کرنے پر حضرت سعدؓ نے میدان جنگ کی خبریں بتائیں اور ابو محجن کو یاد کیا۔ حضرت سلمیٰؓ نے بتایا کہ وہ حضرت ابو محجنؓ ہی تھے۔ حضرت سعدؓ نے انہیں آزاد کر دیا۔ (تاریخ طبری۔

اصابہ۔ استیعاب۔ فتوح البلدان)

سوال: حضرت ابو محجن ثقفیؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں جلاوطن کر کے ناصح بھیج دیا۔ ۱۶ ہجری میں وہیں وفات پائی۔ بعض نے آذربائیجان بھی بتایا ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

حضرت ابو جندلؓ (مہاجر صحابی رشاعر صحابی)

سوال: خطیب قریش حضرت سہیلؓ کے اس بیٹے کا نام بتا دیجئے جو صلح حدیبیہ کے موقع پر حضورؐ کے پاس آ گئے تھے؟

جواب: حضرت ابو جندلؓ۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو والد نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر قید کر دیا۔ کئی سال قید میں رہے پھر صلح حدیبیہ کے موقع پر کسی طرح قید خانے سے اسی حالت میں بھاگ کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ ابوداؤد)

سوال: بتایئے صلح حدیبیہ کی شرائط طے کرنے کون رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا؟

جواب: ۶ ہجری میں حدیبیہ کے مقام پر پہلے عروہ بن مسعود ثقفی اور پھر حضرت ابوجندلؓ کے والد سہیلؓ (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) قریش مکہ کے سفیر بن کر آئے۔ صلح کی شرائط طے کی جارہی تھیں کہ حضرت ابوجندلؓ پہنچ گئے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا)

سوال: حضرت ابوجندلؓ نے کیا فریاد کی؟

جواب: ان کے ٹخنوں اور پنڈلیوں سے خون بہہ رہا تھا۔ اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ انہوں نے آتے ہی پکارا: "مسلمانو! دیکھو اسلام لانے کے جرم میں میرے والد نے میری یہ گت بنائی ہے۔ کیا تم مجھے اس مصیبت سے نجات نہیں دلاؤ گے۔" (سیرۃ ابن اسحاق۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت ابوجندلؓ کے والد نے کیا کہا؟

جواب: سہیل بن عمرو نے غصے میں کہا: اے محمدؐ! اس صلح نامے کی تکمیل اسی صورت میں ہوگی کہ پہلے اس سرپھرے کو واپس کیا جائے۔ صلح کی شرائط پورا کرنے کا یہ پہلا موقع ہے۔" (سیرۃ ابن اسحاق۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابوجندلؓ کو کیوں واپس بھیج دیا؟

جواب: صلح کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ سے جو بھی شخص بھاگ کر مسلمانوں کے پاس جائے گا خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو اسے واپس کر دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی مسلمان مکہ آئے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ حالانکہ یہ شرط ابھی لکھی نہیں گئی تھی لیکن سہیل کے اصرار پر رسول اللہؐ نے حضرت ابوجندلؓ کو سہیل کے حوالے کر دیا۔ (محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت ابوجندلؓ کو واپس بھیجتے ہوئے حضور اقدسؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: ''ابوجندلؓ صبر کرو۔ ہمارے اس رویے کا جلد کوئی نتیجہ نکلے گا۔ اللہ تمہارے اور دوسرے مظلوم مسلمانوں کے لئے کوئی راستہ نکالے گا۔''

(زادالمعاد۔ طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابوجندلؓ اور دوسرے مظلوم مسلمانوں نے قریش مکہ کا کس طرح مقابلہ کیا؟

جواب: حضرت ابو جندلؓ قید سے فرار ہوکر حضرت ابو بصیرؓ کے ساتھ جا ملے۔ جنہوں نے مکہ سے شام جانے والے تجارتی راستے کے قریب رہائش اختیار کرلی تھی۔ کچھ دوسرے مسلمان بھی مکہ سے وہاں پہنچے اور سب مل کر قریش کے تجارتی قافلوں پر چھاپہ مارتے اور مال واسباب پر قبضہ کرلیتے۔ (طبقات۔ زادالمعاد۔ تاریخ ابن کثیر)

سوال: قریش مکہ نے تنگ آکر رسول اللہ کو کیا پیغام بھیجا؟

جواب: انہوں نے ایک قاصد بھیج کر حضورؐ سے درخواست کی کہ صلح حدیبیہ کی یہ شرط ختم کردی جائے۔ آئندہ جو مسلمان بھاگ جائے گا وہ آزاد ہے۔ آپؐ اسے واپس کرنے کے پابند نہیں ہوں گے اور ابوجندلؓ اور ابو بصیرؓ اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس بلالیں۔ (تاریخ اسلام۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زادالمعاد)

سوال: حضرت ابوجندلؓ حضورؐ کے حکم سے مدینہ آگئے۔ بتایئے انہوں نے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: وہ فتح مکہ، غزوۂ حنین، غزوۂ طائف اور غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہؐ کے ساتھ رہے۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت ابوجندلؓ اچھے شاعر بھی تھے۔ آپؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: دور فاروقی میں وہ مدینہ منورہ سے شام جانے والے مجاہدین میں شامل ہو گئے اور رومیوں کے خلاف چھ سال تک جہاد میں حصہ لیا۔ ۱۸ ہجری میں طاعون عمواس کی وبا میں انتقال کر گئے۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ استیعاب۔ اصابہ)

ایاس بن بُکَیر لَیثی (بدری صحابی رشاعر)

سوال: رسول اللہؐ حضرت ارقمؓ کے گھر منتقل ہوئے تو بتایئے سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت ایاسؓ اور ان کے تین بھائیوں حضرت عاقلؓ، حضرت خالدؓ اور حضرت عامرؓ نے۔ ان کا تعلق بنو کنانہ کی شاخ بنی لیث سے تھا۔ مکہ میں یہ اصحاب بنو عدی بن کعب بن لوئی کے حلیف تھے اور قبول اسلام کے بعد مشرکین کے تشدد کا نشانہ بنتے رہے۔ (اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت ایاسؓ بن بکیرؓ کا شمار اصحاب بدر میں ہوتا ہے۔ بتایئے آپؓ نے مدینہ کب ہجرت کی؟

جواب: ہجرت مدینہ کا حکم آیا تو حضورؐ کے فرمان سے آپؓ اپنے بھائیوں اور دوسرے اہل خانہ کے ساتھ ہجرت کر کے حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر کے ہاں مہمان ٹھہرے۔ رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تو حضرت ایاسؓ کو حضرت حارثؓ بن خزیمہ انصاری کا دینی بھائی بنایا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت ایاسؓ بن بکیر نے عہد رسالت کے کن غزوات میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت ایاسؓ کو سب سے پہلے بدری صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد وہ احد، احزاب، خیبر، فتح مکہ، حنین اور تبوک سمیت تمام موقعوں پہ رسول اللہؐ کے ہم رکاب رہے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیر الصحابہؓ۔ تین سو اصحابؓ)

سوال: اصحاب بدر میں شامل حضرت ایاسؓ بن بکیر شعر وشاعری بھی کرتے تھے۔ بتایئے آپؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضرت ایاسؓ نے ۳۴ ہجری میں حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ان کے ایک بیٹے محمد کا بھی کتب سیرت میں ذکر ملتا ہے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ تین سو اصحابؓ)

حضرت ایمنؓ بن خریمؓ (شاعر صحابہ)

سوال: قبیلہ بنو اسد کے مشہور شاعر حضرت ایمنؓ بن خریم نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت خریمؓ بن فاتک اسدی کے یہ صاحبزادے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے خلفائے راشدینؓ کے عہد میں حضرت ایمنؓ بن خریمؓ کی کن سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے؟

جواب: عہد رسالت کے کسی معرکے میں شریک نہیں تھے۔ عہد فاروقی میں شام میں رومیوں کے خلاف لڑے۔ مسلمانوں کی خانہ جنگی میں کنارہ کشی رہے۔ حضرت علیؓ کے دل سے حامی تھے تاہم لڑائیوں میں حصہ نہیں لیا۔ اموی خلفاء سے بہتر تعلقات کی وجہ سے خلیل الخلفاء کہا جاتا تھا۔ (اصابہ۔ اخبار الطوال۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت ثابتؓ بن قیس

(انصاری رسپہ سالار رشاعر رکاتب رخطیب رعالم وفاضل)

سوال: بتایئے خطیب رسول کس صحابیؓ کا لقب ہے؟

جواب: شاعر، کاتب اور سپہ سالار صحابی حضرت ثابتؓ بن قیس کا۔ انصار کے قبیلے خزرج سے تعلق رکھنے والے اس صحابی کی والدہ قبیلہ طے سے تھیں۔ ہجرت نبوی سے کچھ دیر پہلے اسلام لائے۔ (اسد ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہ نے کن خوبیوں کی بنا پر آپ کو اپنا خطیب مقرر فرمایا تھا؟

جواب: ان کی فصاحت و بلاغت اور فن تقریر کی وجہ سے انصار نے ان کو اپنا خطیب بنا رکھا تھا۔ رسول اللہ کو ان کی یہ خوبیاں پسند آئیں تو آپؐ نے انہیں اپنا خطیب مقرر فرمایا۔ (اسد ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ انصار صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت ثابتؓ بن قیس نے اپنے آپ کو کیوں گھر میں بند کر لیا تھا؟

جواب: آیت یاایھا الذین آمنولا ترفعوا اصواتکم...... نازل ہوئی تو صحابہ نے عہد کیا کہ اپنی آوازوں کو پست رکھیں گے۔ حضرت ثابتؓ بن قیس کی آواز گرجدار تھی اس لئے مسجد نبوی میں وہی زیادہ بلند ہوتی تھی۔ اس آیت کے نزول کے بعد وہ گھر میں تنہائی میں بیٹھ گئے اور استغفار میں مشغول ہو گئے۔

(طبقات ۔ تذکرۂ صحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہ کو علم ہوا تو آپؐ نے حضرت ثابتؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: کئی دن حضرت ثابتؓ رسول اللہ کی مجلس میں نہ آئے تو آپؐ کی اجازت سے حضرت سعدؓ بن معاذ ان کی خبر لائے اور بتایا کہ حضرت ثابتؓ بن قیس کہتے ہیں کہ میری آواز سب سے زیادہ بلند تھی۔ اب یہ دکھ مجھے پریشان کر رہا ہے

کہ میں دوزخی ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: "وہ دوزخی نہیں بلکہ اہل جنت میں سے ہے۔" (سیر الصحابہ۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کے وقت کس صحابیؓ نے خطبہ دیا تھا؟

جواب: انصار کے خطیب حضرت ثابتؓ بن قیس نے اپنے خطبے میں اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے وفاداری کا یقین دلایا۔ (استیعاب۔ اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہ)

سوال: بتایئے حضرت ثابتؓ بن قیس نے کن غزوات نبوی میں شرکت کی؟

جواب: حافظ ابن حجر نے انہیں اصحاب بدر میں شمار کیا ہے، لیکن سیرت ومغازی کے اکثر مصنفین کتب نے انہیں اصحاب بدر میں شامل نہیں کیا۔ اور آپ نے بعد کے بعد تمام غزوات نبوی میں شرکت کی تھی۔

(المغازی۔ سیر الصحابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: غزوہ مریسیع میں بنو مصطلق کے سردار کی کس بیٹی کو حضرت ثابتؓ نے اسیر کیا تھا؟

جواب: بنو مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی صاحبزادی جویریہ کو حضرت ثابت بن قیس نے اسیر کیا۔ انہیں لونڈی بن کر رہنا گوارا نہ تھا۔ اس لئے حضرت ثابتؓ سے ۹ اوقیہ سونے پر مکاتبت کر لی۔ جویریہ نے رسول اللہؐ سے مدد کی درخواست کی اور کہا کہ سردار کی بیٹی ہوں۔ اس وقت مصیبت میں ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے زر مکاتبت ادا کر کے انہیں آزاد کرایا اور پھر ان کی خوشی سے نکاح کر لیا۔ اس طرح وہ ام المومنینؓ بن گئیں۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب۔ زاد المعاد۔ سیرت حلبیہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حضرت ثابتؓ بن قیس کو کب اور کس وفد کے خطیب کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا؟

جواب: ۹ ہجری میں عام الوفود کے دوران بنو تمیم کا ستر یا اسی افراد کا وفد مدینہ آیا۔ ان

میں رؤساء، خطیب اور شاعر بھی تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے مناظرت کرنا چاہی۔ رسول اللہؐ نے ان کے خطیب عطارد بن حاجب کی تقریر کا جواب دینے کا حکم فرمایا۔ اور شاعر زبرقان بن بدر کا مقابلہ حضرت حسانؓ بن ثابت نے کیا۔

سوال: مقابلے کے بعد بنو تمیم کے وفد نے کیا کہا ہے؟

جواب: اقرعؓ بن حابس نے پکار کر کہا" باپ کی قسم! محمدؐ کا خطیب ہمارے خطیب سے افضل ہے اور ان کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے۔"

(طبقات۔ بارگاہ نبوی میں وفود کی آمد)

سوال: زمانہ جاہلیت میں زبیر بن باطا نامی یہودی نے حضرت ثابتؓ بن قیس پر احسان کیا تھا۔ یوم قریظہ کے موقع پر اس یہودی نے کس طرح بدلہ چاہا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: دوسرے یہودیوں کے ساتھ زبیر بن باطا بھی قید ہوا۔ اس نے حضرت ثابتؓ بن قیس سے بدلہ چاہا۔ رسول اللہؐ نے حضرت ثابتؓ کی سفارش پر زبیر بن باطا کو چھوڑ دیا۔ پھر سفارش پر اس کے اہل خانہ کو چھوڑ دیا۔ پھر سفارش پر اس کا گھر بار اور مال چھوڑ دیا۔ پھر ابن باطا نے حضرت ثابتؓ سے پوچھا کہ اس کے قبیلے کے سرداروں اور لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ اسے بتایا گیا کہ ان سب کو قتل کر دیا گیا۔ ابن باطا نے خود بھی قتل ہو کر اپنی قوم میں شامل ہونا چاہا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (سیر الصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق۔طبقات کتاب الاصول)

سوال: حضرت ثابتؓ بن قیس فصاحت و بلاغت میں کمال کے علاوہ قرآن حکیم پڑھنے اور پڑھانے میں بھی بلند درجہ رکھتے تھے۔ بتایئے انہیں خطابت کے علاوہ اور کیا خصوصی ذمہ داری دی گئی تھی؟

جواب: وہ رسول اللہؐ کے کاتبوں میں بھی شامل تھے۔ اور اکثر کتابت وحی کا فریضہ بھی سرانجام دیتے تھے۔ (کاتبانِ رسولؐ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ الصحابہؓ)

سوال: بتایئے فتنۂ ارتداد کے خاتمے کیلئے حضرت ثابتؓ بن قیس نے کیا کیا؟

جواب: دورِ صدیقی میں فتنۂ ارتداد کو دبانے کے لئے آپ نے حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ حصہ لیا۔ طلیحہ اسدی کی سرکوبی کے لئے جو لشکر بھیجا گیا تھا۔ اس میں حضرت خالدؓ نے انہیں انصار کے گروہ کا امیر بنایا تھا۔ پھر آپ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف مہم میں بھی حصہ لیا۔

(تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت ثابتؓ بن قیس کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: ۱۲ ہجری میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی خونریز جنگ لڑی گئی تو حضرت ثابتؓ بن قیس نے جوش و خروش سے اس میں حصہ لیا۔ وہ جس طرف جاتے مرتدوں کا خاتمہ کرتے چلے جاتے۔ آخر دشمنوں نے انہیں گھیرے میں لے کر تلواروں اور برچھیوں کے وار کر کے شہید کر دیا۔

(اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: ایک مرتبہ رسول اللہؐ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ بتایئے حضرت ثابتؓ بن قیس نے کیا ترکہ چھوڑا؟

جواب: ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو حضورؐ خود عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور دعائے صحت فرمائی۔ فقر اور درویشی کا یہ عالم تھا کہ شہادت کے بعد ان کی زرہ بیچ کر قرض اتارا گیا۔ انہوں نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی۔

(مستدرک حاکم۔ تہذیب التہذیب۔ اسد الغابہ)

سوال: شہادت کے وقت حضرت ثابتؓ بن قیس کی زرہ کہاں غائب ہوگئی تھی؟

جواب: ان کے جسم پر بہت قیمتی زرہ تھی۔ شہادت کے بعد کسی مسلمان نے اتار لی۔ انہوں نے خواب میں کسی دوسرے مسلمان سے کہا کہ فلاں مسلمان نے میری زرہ اتار لی ہے۔ حضرت خالدؓ بن ولید سے کہیں کہ اس سے لے کر زرہ بیچ کر میرا قرض اتار دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور حضرت ابوبکرؓ نے ان کی وصیت پر عمل کیا۔ (جرنیل صحابہؓ، سد الغابہ، استیعاب)

سوال: بتایئے وہ کون سے صحابی ہیں جن کی وصیت پر مرنے کے بعد عمل کیا گیا؟

جواب: حضرت ثابتؓ بن قیس نے اپنی شہادت کے بعد وصیت کی جس پر عمل کیا گیا۔

(جرنیل صحابہؓ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت حسانؓ بن ثابت (شاعر صحابیؓ، انصار صحابیؓ)

سوال: حضرت حسانؓ بن ثابت دربار رسولؐ کے سب سے بڑے شاعر اور مداح تھے۔ ان کا حسب ونسب بتادیں؟

جواب: باپ کا نام ثابت بن منذر تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے۔ والدہ فریعہؓ بنت خالد خزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھیں اور رئیس خزرج حضرت سعدؓ بن عبادہ کی بنت عم تھیں اور صحابیہؓ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت حسانؓ کا لقب شاعر رسول اور کنیت ابوالولید، ابوالحسام اور ابوعبدالرحمٰن بتائی جاتی ہیں۔

(انساب الاشراف۔ انصار صحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے حضرت حسانؓ بن ثابت کے خاندان میں کیا خاص بات تھی جو کسی دوسرے خاندان میں نہیں تھی؟

جواب: آپؓ کے باپ دادا اور پردادا بھی شاعر تھے اور بیٹے اور پوتے بھی۔ اس خاندان کو طویل العمری کی وجہ سے بھی منفرد مقام حاصل تھا۔ حضرت حسانؓ

کے پڑدادا کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ دادا کی عمر بھی ایک سو بیس سال، باپ کی عمر بھی ایک سو بیس سال اور حضرت حسانؓ کی عمر بھی ایک سو بیس سال تھی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: حضرت حسانؓ نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا اور طویل عمر گزارنے کے بعد کب وفات پائی؟

جواب: ہجرت نبوی کے وقت حضرت حسانؓ کی عمر ساٹھ یا پینسٹھ سال تھی۔ حضورؐ مدینہ تشریف لائے تو حضرت حسانؓ نے اسلام قبول کیا۔ آپؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں ۵۴ ہجری میں وفات پائی۔ ایک فرزند عبدالرحمٰنؓ پیچھے چھوڑا۔ (تہذیب التہذیب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: قبول اسلام سے پہلے حضرت حسانؓ کے انداز و اطوار کیا تھے؟

جواب: آپؓ بہت بڑے شاعر تھے اور اوس اور خزرج کی باہمی جنگوں میں اپنے قبیلے کی تعریف میں شعر کہتے اور جوش دلاتے۔ عہد جاہلیت میں دوسرے شعراء کی طرح شراب کے بھی رسیا تھے لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد یہ عادت ترک کردی اور شاعری بھی اسلام کیلئے وقف ہوگئی۔ اور انہوں نے جہاد باللسان کیا۔ حضورؐ کے حکم پر حضرت ابوبکرؓ سے مشورہ کرلیا کرتے تھے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ انساب عرب سے واقف تھے۔ (تہذیب التہذیب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت حسانؓ بن ثابت کس قسم کے شاعر تھے؟

جواب: شعر و ادب کی اصطلاح میں آپؓ کو مخضرمی شاعر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ آپؓ نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا اور اسلام بھی قبول کیا۔ ان کے اشعار میں پند و نصائح اور حکمت و دانائی کی باتیں بھی ہیں۔ دیوان حسانؓ کئی زبانوں میں چھپ چکا ہے۔ آپؓ نے مرثیے بھی کہے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت حسانؓ بن ثابت کون سے غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمرکاب رہے؟

جواب: اگر چہ آپؓ تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ ہوتے تھے۔ لیکن جنگ میں عملاً ان کی شمولیت کا بہت کم ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی دل کے کمزور تھے۔ اس لئے تلوار سے جہاد نہ کر سکے لیکن اپنے اشعار کے ذریعے ہر موقع پر مجاہدین کو جوش دلاتے رہے۔ غزوۂ خندق میں انہیں خواتین کی نگرانی کیلئے مقرر کیا گیا تھا لیکن جب ایک یہودی اس قلعے کی طرف آیا تو آپؓ اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ چنانچہ حضرت صفیہؓ نے اسے قتل کیا۔ (تہذیب التہذیب۔اصابہ۔اسدالغابہ)

سوال: ۵ ہجری میں غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی پر افک کا واقعہ پیش آیا۔ بتایئے حضرت حسانؓ کا اس واقعہ سے کیا تعلق ہے؟

جواب: اس افسوسناک واقعے میں جب منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی (جن میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی پیش پیش تھا) تو حضرت حسانؓ بھی ایک دو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ منافقین کے جھانسے میں آ گئے اور ان کی ہاں میں ہاں ملا دی۔ (سیرۃ ابن ہشام۔زادالمعاد۔طبقات۔ازواج مطہرات)

سوال: بتایئے واقعہ افک کے حوالے سے حضرت حسانؓ کو کیا سزا دی گئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو اس تہمت سے بری کر دیا تو حضورؐ نے حضرت حسانؓ سمیت فریب میں آنے والے مسلمانوں پر حد جاری کر دی۔ اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے بھی انہیں معاف کر دیا۔ حضرت صفوانؓ بن معطل نے جنہیں ام المومنینؓ کے ساتھ تہمت میں شریک کیا گیا تھا، حضرت حسانؓ پر تلوار چلا دی وہ بچ گئے انہوں نے حضورؐ سے شکایت کی۔

(صحیح بخاری۔اصابہ۔ازواج مطہرات)

سوال: حضرت حسانؓ مسجد نبوی میں بیٹھ کر کس انداز میں شعر کہتے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کے حکم سے ان کے لئے منبر بچھایا جاتا اور وہ اس پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر کفار کی ہجو کرتے اور آقا کی شان میں مدح سرائی کرتے۔ تمام غزوات اور اہم موقعوں پر بھی آپؓ نے نہایت پر جوش اشعار کہے۔

(طبقات۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ حضرت حسانؓ بن ثابت کی کس طرح حوصلہ افزائی فرماتے؟

جواب: آپؐ ان کے اشعار کی تعریف فرماتے، انہیں دعائیں دیتے اور مشرکین کی خرافات کا جواب دینے کا حکم دیتے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: ''محمدؐ! باپ کی قسم تمہارا شاعر ہمارے شاعر سے اچھا ہے؟'' بتایئے یہ الفاظ کب اور کس نے کہے تھے؟

جواب: ۹ ہجری میں بنو تمیم کا وفد حضورؐ کے پاس آیا۔ ان کے شاعر زبرقان بن بدر نے قوم کی تعریف کی۔ حضرت حسانؓ نے اس کا جواب دیا تو رئیس بنو تمیم اقرع بن حابس نے حضرت حسانؓ کی تعریف کرتے ہوئے بے اختیار یہ الفاظ کہے تھے۔ بعد میں زبرقان اور اقرع دونوں مسلمان ہو گئے تھے۔

(تہذیب التہذیب۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت حسانؓ کا حضورؐ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: ۶ ہجری میں والی مصر مقوقس نے حضورؐ کی دعوت تبلیغ کے جواب میں حضرت حاطبؓ کے ساتھ تحائف اور دو قبطی بہنیں ماریہؓ اور سیرینؓ بھی بھیجیں جو مسلمان ہو گئیں۔ حضورؐ نے حضرت ماریہؓ کو اپنے حرم میں داخل فرمایا اور حضرت سیرینؓ کو حضرت حسانؓ کے حوالے کر دیا۔ اس طرح حضرت حسانؓ حضورؐ کے ہم زلف ہو گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ زاد المعاد)

حضرت صرمہؓ بن انس انصاری (شاعر صحابی)

سوال: خزرج کی شاخ بنو نجار سے تعلق رکھنے والے صحابی کس انداز کی شاعری کرتے تھے؟

جواب: حضرت صرمہؓ بن ابی انس شعر و سخن کا پاکیزہ ذوق رکھتے تھے۔ ان کا شمار اپنے قبیلے کے معروف اور بہترین شاعروں میں ہوتا تھا۔ ان کے اشعار میں نصیحت اور دانائی کی باتیں ہوتی تھیں۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس خود جا کر ان سے اشعار حاصل کرتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ مستدرک حاکم۔ اصابہ)

سوال: حضرت صرمہ بن انس انصاری دین ابراہیمی کے پیروکار تھے۔ آپؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضرت صرمہؓ نے اسلام قبول کیا۔ اس وقت ان کی عمر ایک سو آٹھ برس کے قریب تھی۔ انہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ (اسد الغابہ ــــ سیر الصحابہؓ)

حضرت عباسؓ بن مرداس (شاعر صحابی/مہاجر صحابی)

سوال: نامور مرثیہ گو صحابیہ حضرت خنساءؓ بنت عمرو کے سوتیلے بیٹے اور اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ نام و نسب بتاویں؟

جواب: حضرت ابوالفضل عباسؓ بن مرداس زمانہ جاہلیت میں بلند پایہ شاعر اور بہترین شہسوار تھے۔ ان کا تعلق نجد کے قبیلے بنو سلیم سے تھا جو بنو قیس بن غیلان کی ایک شاخ تھی۔ ان کا شمار شعرائے مخضرمون میں ہوتا ہے اور شاعری میں ممتاز تھے۔ (نسب الاشراف۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عباسؓ بن مرداس کے قبیلے کی کس انداز میں تعریف

فرمائی تھی؟

جواب: "بلاشبہ ہر قوم کی ایک پناہ گاہ ہوتی ہے۔ اور عرب کی پناہ گاہ قیس بن میلان ہے۔" (سیرۃ ابن ہشام۔ مستدرک حاکم۔ طبقات)

سوال: بتایئے کونسا واقعہ حضرت عباسؓ بن مرداس کے قبول اسلام کا باعث بنا؟

جواب: والد نے انہیں ضمار نام کا ایک بت دیا اور اس کے حکم سے اس کی پوجا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آدھی رات کو پوجا کر رہے تھے تو محسوس ہوا جیسے کوئی آواز دے رہا ہے۔ "پیغمبر آخر الزمانؐ کا ظہور ہو چکا ہے اور ضمار کی بربادی کا وقت آ گیا ہے۔" دوسری مرتبہ کسی نے کڑک کر یہ الفاظ دہرائے اور انہیں جگایا۔ انہوں نے ضمار کو آگ میں پھینکا اور مدینہ طیبہ آ کر حضورؐ کے دست مبارک پر اسلام قبول کر لیا۔ آپؓ سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

(تہذیب الکمال۔ سیرت ابن ہشام۔ پچاس صحابہؓ)

سوال: حضرت عباسؓ بن مرداس نے کن غزوات میں شرکت کی اور آپؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر قبیلے کے ۹ سو سواروں کیساتھ قدیم میں لشکر اسلام سے آ ملے اور فتح مکہ کے وقت اور بعد میں حنین اور اوطاس کے غزوات میں اور بعد کے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ حجۃ الوداع میں حضورؐ کے ساتھ تھے۔ پھر بصرے میں آباد ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔

(ثقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

حضرت عامرؓ بن اکوعؓ (سپہ سالار، شاعر صحابی)

سوال: لشکر اسلام غزوہ خیبر کیلئے روانہ ہوا تو کون سے صحابی خوش الحانی سے اپنے

اشعار پڑھتے رہے؟

جواب: حضورؐ کے شاعر اور سپہ سالار صحابی حضرت عامرؓ بن اکوع دوسرے صحابہ کی فرمائش پر راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور اپنی خوبصورت آواز میں اشعار پڑھنے لگے۔ (صحیح بخاری۔طبقات۔اسوۂ صحابہؓ۔سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت عامرؓ بن اکوع کے لئے کیا دعا فرمائی؟

جواب: معلوم کرنے پر حضورؐ کو پتہ چلا کہ خوش الحانی سے شعر پڑھنے والے شاعر حضرت عامرؓ بن اکوع ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ اس کی مغفرت کرے۔'' لوگوں کو یقین ہو گیا کہ جنگ میں حضرت عامرؓ بن اکوع کو شہادت نصیب ہوگی۔ (مسند احمد بن حنبل۔صحیح بخاری۔استیعاب۔اسد الغابہ)

سوال: حضرت عامرؓ کے والد کا نام سنان تھا۔ بتایئے آپ اکوع کے نام سے کیوں مشہور ہوئے؟

جواب: آپ کے دادا کا نام اکوع تھا۔ اس لئے دادا کی نسبت سے عامرؓ بن اکوع مشہور ہو گئے۔ آپ کا تعلق بنو قمعہ کی ایک شاخ بنو اسلم سے تھا۔ حضرت سلمہؓ بن اکوع ان کے ماں کی طرف سے رضاعی بھائی یا بھتیجے تھے۔

(طبقات۔اسد الغابہ۔استیعاب۔انساب الاشراف)

سوال: حضرت عامرؓ بن اکوع کب اسلام لائے؟ اور آپ کی ذمہ داری کیا تھی؟

جواب: آپ غزوہ خیبر سے بہت پہلے اسلام لائے۔ غزوات وسرایا میں رجزیہ اشعار پڑھ کر مجاہدین اسلام کو جوش دلاتے تھے۔ (صحیح مسلم۔احمد بن حنبل۔سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت عامرؓ بن اکوع کے لئے حضورؐ کی دعا پر حضرت عمر فاروقؓ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپ نے فرمایا تھا: ''یارسول اللہ! آپ نے ہمیں ان کی شجاعت سے فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا۔'' (مسند احمد۔ صحیح بخاری)

سوال: بتایئے حضرت عامرؓ بن اکوع کب اور کیسے شہید ہوئے؟

جواب: غزوہ خیبر میں مرحب کے مقابلے پر نکلے۔ اس پر وار کیا۔ لیکن تلوار چھوٹی تھی گھوم کر ان کے گھٹنے پر لگی اور اپنی ہی تلوار سے شہید ہو گئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ مرحب کی تلوار حضرت عامرؓ کی ڈھال میں گھس گئی۔ وہ اسے زور سے چھڑانے لگے تو ان کی اپنی تلوار ان کو لگ گئی۔ (طبقات۔ جرنیل صحابہ۔ اسوۂ صحابہ)

سوال: بعض لوگوں نے حضرت عامرؓ کی شہادت کو خودکشی کہا اور کہا کہ ان کا عمل برباد ہو گیا۔ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت سلمہؓ لوگوں کی باتیں سن کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے غلط کہا بلکہ عامرؓ کے لئے دوہرا اجر ہے۔''

(اسد الغابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

حضرت عبداللہؓ بن رواحہ

(صاحب الشجرہ ربدری صحابی رشاعر صحابی رانصاری رکاتب)

سوال: ہر غزوے میں روانگی کے وقت سب سے آگے اور واپسی پر سب سے پیچھے رہنے والے صحابی کا نام بتا دیجئے؟

جواب: یہ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ تھے۔ جن کی کنیت ابو محمد تھی اور ان کا تعلق خزرج کے خاندان حارث بن خزرج سے تھا۔ والدہ کبشہ بنت واقد بھی اسی قبیلے سے تھیں۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عبداللہؓ بن رواحہ اپنے قبیلے میں ممتاز اور صاحب اثر تھے۔ آپؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: آپؓ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور قادر الکلام شاعر تھے۔ فطرت سلیم پائی تھی۔ بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد مسلمان ہوئے اور ۱۳ ہجری میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ وہ اور حضرت سعدؓ بن ربیع بنو حارثہ کے نقیب بنائے گئے۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے ہجرت کے بعد حضورؐ نے کس صحابی کو حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کا دینی بھائی بنایا؟

جواب: مہاجر صحابی حضرت مقدادؓ بن عمرو الاسود کندی کا۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت رسول اللہؐ خود بھی صحابہؓ کا ساتھ گارا اور اینٹیں اٹھاتے تھے۔ اس موقع پر آپؐ کی زبان پر کس شاعر صحابی کے شعر تھا؟

جواب: آپؐ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کا شعر پڑھتے جس کا مطلب تھا: الٰہی اجر تو بس آخرت کا ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ چالیس جانثار)

سوال: معرکہ بدر کے بعد حضورؐ نے کن دو صحابہؓ کو فتح کی خوشخبری سنانے کیلئے مدینہ بھیجا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو مدینے کی شمالی آبادی کیلئے اور حضرت زیدؓ بن حارثہ کو جنوبی حصہ کیلئے۔ (سیرت ابن ہشام۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: بتایئے حضورؐ نے کس موقع پر حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا؟

جواب: ذی القعدہ ۴ ہجری میں رسول اللہؐ غزوہ بدر ثانیہ یا بدر الاخریٰ کے لئے تشریف

لے گئے تو مدینہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کو اپنا نائب بنایا۔

(سیرت ابن ابن ہشام۔ طبقات۔ زاد المعاد)

سوال: بیعت رضوان کا شرف حاصل کرنے والے صحابی حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو غزوۂ بنوقریظہ کے موقع پر کیا خدمت سونپی گئی؟

جواب: اس نازک موقع پر حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بنوقریظہ کے یہودیوں سے گفتگو کیلئے بھیجا۔ انہوں نے واپس آ کر حضورؐ کو یہود کے ارادوں سے آگاہ کیا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: ۷ ہجری میں خیبر فتح ہوا تو حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو وہاں کی پیداوار کا تخمینہ لگانے کے لئے مامور فرمایا۔ بتایئے انہیں ۶ ہجری میں کونسی مہم کیلئے بھیجا گیا تھا؟

جواب: انہیں ایک خاص مہم پر مامور فرمایا جو سریہ عبداللہؓ بن رواحہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ خیبر کے نواحی علاقے کا یہودی رئیس ابورافع سلام بن ابی الحقیق بنو غطفانی کو مدینے پر حملے کے لئے ابھارتا تھا۔ حضورؐ کو علم ہوا تو حضرت عبداللہؓ بن عتیک کو پانچ آدمیوں کے ساتھ ابورافع کو قتل کرنے کیلئے بھیجا۔ اس کے قتل کے بعد اس کے جانشین اُسیر بن رزام نے معاندانہ سرگرمیاں شروع کر دیں۔ رسول اللہ کو علم ہوا تو آپؐ نے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو تیس سوار دیکر حکم دیا کہ اُسیر کو مدینہ لے آئیں تاکہ دونوں گفتگو ہو سکے۔ اُسیر خیبر کے تیس یہودیوں کو ساتھ لے کر مجاہدین اسلام کے ساتھ مدینہ روانہ ہوا۔ راستے میں کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان لڑائی ہوگئی اور اُسیر تمام یہودیوں سمیت مارا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ غلط فہمی سے ایسا ہوا۔

بعض کہتے ہیں کہ واقعی امیر حضرت عبداللہؓ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

(رحمۃ اللعالمینؐ۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتایئے عمرۃ القضاء کے موقع پر حضورؐ مکہ میں داخل ہوئے تو کس صحابی نے اونٹ کی مہار پکڑی ہوئی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے سرور عالمؐ کے اونٹ کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور جوش وجذبے سے اپنے اشعار پڑھ رہے تھے۔ "اے کافرو! انؐ کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ تمام بھلائیاں رسول اللہؐ کے ساتھ ہیں۔"

(طبقات۔ اسدالغابہ۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: حضرت عمرؓ نے حضرت عبداللہؓ کو منع کیا تو رسول اللہؐ نے کیا جواب دیا؟

جواب: "عمر! میں عبداللہؓ کے اشعار سن رہا ہوں۔ خدا کی قسم! ان کے اشعار مشرکین پر تیر اور خنجر کا کام کرتے ہیں۔" (طبقات۔ اصابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ جنگ موتہ میں شہید ہوئے موتہ کے مقام پر رومی حاکم شرجیل بن عمرو غسانی نے رسول اللہؐ کے سفیر حضرت حارثؓ بن عمیر ازدی کو شہید کر دیا تھا۔ آپؐ نے جمادی الاوّل ۸ ہجری میں حضرت زیدؓ بن حارثہ کی سرکردگی میں تین ہزار مجاہدین حضرت حارثؓ کے خون کا بدلہ لینے کیلئے روانہ فرمائے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب لشکر کے امیر ہونگے۔ اور وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہؓ بن رواحہ قیادت کریں گے اور ان کے بعد مسلمان جسے چاہیں اپنا امیر بنالیں۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ رسول اللہؐ نے ان شہیدوں کی شہادت کا منظر مسجد نبوی کے منبر پر بیٹھ کر بیان

فرمایا۔ (صحیح بخاری۔ طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضورؐ نے لشکر اسلام کو ثنیۃ الوداع تک رخصت کیا آپؐ واپس تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہؓ نے کونسا شعر پڑھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کا دل بھر آیا اور آپؓ نے شعر پڑھا۔ (ترجمہ) "اس ذاتؐ پر آخری سلام کہ جس نے جن کو کھجور کے درختوں میں رخصت کیا۔ جو مشایعت کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں اور جو سب سے بہتر دوست ہیں۔" (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کے ذمے کونسے فرائض تھے؟

جواب: حضورؐ نے کتابت کی ذمہ داری لگائی تھی اور مشرکین کی ہجوگوئی کا فرض ادا کرتے۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ مشرکین پر کفر کا الزام لگاتے اور انہیں ملامت کرتے۔ آپؓ کو کفار کی ہجوگوئی کے علاوہ دوسری اصناف سخن پر بھی عبور حاصل تھا۔ وہ فی البدیہہ شعر بھی کہتے تھے۔ رسول اللہؐ نے کئی مرتبہ آپؓ کے اشعار اپنی زبان مبارک سے دہرائے۔ صحیح بخاری اور دوسری کتب میں آپؓ کے بہت سے نعتیہ اور رجزیہ اشعار موجود ہیں۔

(صحیح بخاری۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: شاعر رسولؐ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نہایت عابد و زاہد تھے۔ آپؓ کا دیوان کتنے اشعار پر مشتمل تھے؟

جواب: آپؓ کا کوئی دیوان نہیں۔ صرف پچاس اشعار محفوظ ہیں جو زیادہ تر سیرت ابن ہشام میں ہیں۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام۔ اصابہ)

حضرت عمروؓ بن جموح (شاعر، انصاری، انصار صحابی)

سوال: "یارسول اللہ! یہ لڑکے بھی مجھے جہاد میں شریک ہونے سے روک رہے ہیں، لیکن خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ اگر میں راہ حق میں لڑتا ہوا مارا جاؤں تو اسی پاؤں کو گھسیٹتا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا۔ خدا کیلئے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔" بتایئے کن صحابی نے یہ التجا کی تھی؟

جواب: حضرت عمروؓ بن جموح نے غزوۂ احد پر جانے کیلئے یہ درخواست پیش کی تھی۔ یہ ضعیف العمر تھے اور ان کے پاؤں میں لنگ تھا۔ چار جوان بیٹے جہاد پر جارہے تھے تو یہ بھی جانے کیلئے بضد تھے۔ حضورؐ نے ان کے جذبے سے متاثر ہوکر فرمایا: "بیٹو! اب ان کو نہ روکو۔ شاید ان کے مقدر میں رتبہ شہادت لکھا ہو۔"

(طبقات۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہ۔ استیعاب)

سوال: سید الانصار لقب تھا۔ نام اور نسب بتادیجئے؟

جواب: حضرت عمروؓ بن جموح جو خزرج کی شاخ بنو سلمہ کے رئیس تھے۔

(الانساب الاشراف۔ جمہرۃ الانساب۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت عمروؓ بن جموح کب اسلام لائے۔ اس سے قبل وہ کس مذہب کے پیروکار تھے؟

جواب: انہوں نے ہجرت نبویؐ سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا۔ اس سے پہلے وہ مشرک تھے اور عہد جہالت میں اپنے خاندان کے بت خانے کے متولی تھے۔ انہوں نے گھر میں بھی لکڑی کا بت بنا کر رکھ لیا تھا جسے بڑے اہتمام سے سنوارتے اور صبح وشام پرستش کرتے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ وفاء الوفا۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت عمروؓ بن جموح نے کس جنگ میں شہادت پائی؟

جواب: جنگ احد میں جب اتفاقی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا تو حضرت عمروؓ بن جموح اپنے بیٹے خلاد کو ساتھ لے کر شمشیر بکف لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(المغازی۔ سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

حضرت عدیؓ بن حاتم طائی

سوال: حاتم طائی کے اس بیٹے کا نام بتا دیجئے جو رسول اللہؐ کا صحابیؓ بھی تھا؟

جواب: قبیلہ طے سے تعلق رکھنے والے ان صحابی کا نام ابوطریف عدی بن حاتم طائی تھا۔ یہ قبیلہ یمن میں آباد تھا اور عیسائیوں کے رکوی فرقے میں شامل تھا۔

(انساب الاشراف۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے عدی کیوں فرار ہوئے اور ان کی بہن سفانہ کیسے قید ہوئی؟

جواب: سخی باپ کا جاہ وحشمت میں پلا بیٹا مسلمانوں سے خائف تھا۔ ۹ ہجری میں رسول اللہؐ نے پچاس مجاہدین کے ساتھ حضرت علیؓ کو بنو طے کی طرف روانہ فرمایا۔ رئیس قبیلہ اطلاع ملتے ہی پہلے فرار ہو چکے تھے۔ دوسرے لوگوں نے معمولی مزاحمت کے بعد ہتھیار ڈال دیئے۔ جنگی قیدیوں میں سفانہ بنت حاتم بھی تھیں۔

(طبقات۔ تاریخ طبری۔ المغازی۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے حاتم طائی کی بیٹی سفانہ کو کیوں رہا کر دیا؟

جواب: جب اسیروں کو حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو سفانہ نے اپنی بے بسی اور پریشانی کے ساتھ ساتھ اپنے باپ کی سخاوت اور رحمدلی کا ذکر کر کے حضورؐ سے

رہائی کی درخواست کی۔ چنانچہ آپؐ نے اسے رہا کر دیا اور اس کی التجا پر تمام قیدیوں کی رہائی کا بھی اعلان فرما دیا۔ (اصابہ۔ تاریخ طبری۔ استیعاب)

سوال: "اللہ آپؐ کی نیکی کو اس شخص تک پہنچائے جو اس کا مستحق ہو۔ اللہ آپ کو کسی دشمن اور بدخصلت کا محتاج نہ کرے۔ اور جو فیاض قوم کسی نعمت سے محروم ہو جائے اسے آپؐ کے ذریعے وہ نعمت واپس دلا دے۔" یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟

جواب: یہ الفاظ حاتم طائی کی بیٹی سفانہ نے اپنی رہائی پر رسول اللہؐ کے بارے میں کہے تھے۔ حضورؐ نے اسے نہ صرف رہا کر دیا بلکہ اس کے مرتبے کے مطابق سواری، لباس اور زاد راہ کا بھی بندوبست کر دیا۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ تذکر صحابیاتؓ)

سوال: بتایئے حضرت عدیؓ کو بہن نے کس انداز میں ملامت کی اور پھر حضورؐ سے ملنے کا کیسے مشورہ دیا؟

جواب: حضرت عدیؓ جوشیہ بھاگ گئے تھے۔ بہن ان کی قیام گاہ پہنچی اور کہا: "ظالم، بے رحم، افسوس ہے تم پر۔ اپنے اہل وعیال کو لے آئے اور بہن کو چھوڑ آئے۔" پھر حضورؐ کے بارے میں پوچھنے پر کہنے لگی۔ "جس قدر جلد ممکن ہو تم ان سے ملو۔ اگر وہ نبیؐ ہیں تو ان سے ملنے میں پہل کرنا تمہارے لئے سرخروئی کا باعث ہوگا۔ اور اگر بادشاہ ہیں تو بھی یہ بات تمہارے لئے عزت کا ذریعہ ہوگی۔" (سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ تذکار صحابیاتؓ)

سوال: حضرت عدیؓ مدینہ پہنچ کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ ان کے ساتھ کیسے پیش آئے؟

جواب: حضرت عدیؓ حاضر ہوئے تو آپؐ نے انہیں چمڑے کے گدے پر بٹھایا اور خود

زمین پر بیٹھ گئے۔ پھر کچھ دیر سوال وجواب کا سلسلہ ہوا اور آخر حضرت عدیؓ نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ بے حد خوش ہوئے اور انہیں قبیلہ طے کا امیر مقرر فرمایا۔ (سیرت ابن ہشام۔ طبقات۔ تاریخ طبری)

سوال: حضرت عدیؓ غزوات نبوی میں حصہ نہ لے سکے خلفائے راشدینؓ میں انہوں نے کن معرکوں میں شرکت کی؟

جواب: فتنہ ارتداد میں خود بھی ثابت قدم رہے اور قبیلے کو بھی رکھا۔ ایک مرتبہ جان کو خطرے میں ڈال کر زکوٰۃ کی رقم مدینے پہنچائی۔ عہد فاروقی میں عراق عرب اور شام کی لڑائیوں میں اپنے قبیلے کے ساتھ حصہ لیا۔ عراق کی لڑائیاں میں حضرت مثنیؓ اور حضرت سعدؓ بن وقاص کی قیادت میں لڑیں اور شام کی لڑائیاں حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں گوشہ نشین رہے۔ جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی حمایت میں لڑے اور ایک آنکھ ضائع ہوئی۔ ایک بیٹا محمد بھی لڑائی میں مارا گیا۔ جنگ صفین اور معرکہ نہروان میں بھی حضرت علیؓ کی طرف سے لڑے۔ جنگ نہروان میں دوسرا بیٹا بھی مارا گیا۔

(طبقات۔ فتوح الشام۔ فتوح البلدان۔ بلاذری)

سوال: بتایئے حضرت عدیؓ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: آپ کوفہ میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ اور ۶۸ ہجری میں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

حضرت غیلانؓ بن سلمہ (شاعر صحابی، عالم و فاضل)

سوال: بتایئے بنو ثقیف سے تعلق رکھنے والے کس صحابی کو رسول اللہؐ نے قدامت جنگ

بنانے اور استعمال کرنے کا فن سیکھنے کیلئے جرش بھیجا تھا؟

جواب: سلمہ بن معتب کے بیٹے حضرت غیلان ؓ بن سلمہ کو۔ ان کی والدہ شبعیہ، رئیس قریش امیہ بن عبدالشمس کی بہن تھی۔ حضرت غیلان ؓ کا شمار طائف کے روسا ماہر شہسواروں اور بہترین شاعروں میں ہوتا تھا۔ یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے یہ فن پہلے ہی سیکھا تھا۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت غیلان ؓ کے دو بیٹے عامر ؓ اور عمار ؓ والد سے دو سال پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ بتایئے حضرت غیلان ؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: ۸ ہجری میں عبد یالیل کی سرکردگی میں بنو ثقیف کا چھ رکنی وفد مدینے آکر مشرف بہ اسلام ہوا۔ یہ وفد واپس گیا تو بنو ثقیف اور ان کے حلیف خاندان اسلام لے آئے۔ ان میں حضرت غیلان ؓ بن سلمہ بھی تھے۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ۔ وفود عرب بارگاہ نبوت میں)

سوال: قبول اسلام کے وقت حضرت غیلان ؓ بن سلمہ کی کتنی بیویاں تھیں اور انہوں نے حضور ﷺ کے احکامات پر کس طرح عمل کیا؟

جواب: دس عورتیں ان کے نکاح میں تھیں۔ تمام بیویاں بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئیں۔ جب وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کو منتخب کرو باقی کو طلاق دے دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (استیعاب۔ اسوۂ صحابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: دور صدیقی ؓ میں اٹھنے والے فتنہ ارتداد میں حضرت غیلان ؓ اور ان کا قبیلہ ثابت قدم رہے۔ آپ ؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: دور فاروقی ؓ میں ۲۲ یا ۲۳ ہجری میں فوت ہوئے ایک بیٹی بادیہ اور پانچ بیٹے

عامرؓ، عمارؓ، شرحبیلؓ، نافعؓ اور عمروؓ اپنے پیچھے چھوڑے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت قیسؓ بن عاصم (شاعر صحابی / بصری بصری)

سوال: بتائیے کن صحابیؓ کی وفات کے وقت ان کے گرد بتیس فرزند جمع تھے؟

جواب: حضرت قیسؓ بن عاصم منقری تمیمی کے گرد۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو تمیم کی شاخ بنو منقر سے تھا۔ یہ نہایت دولتمند اور رعب و دبدبے والے تھے۔ ان کی شہسواری، فیاضی اور معاملہ فہمی کی پورے علاقے میں شہرت تھی۔

(تہذیب الکمال۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: ابوعلی کنیت والے صحابی حضرت قیس بن عاصم عمدہ شعر بھی کہتے تھے۔ بتائیے وہ کب مدینہ آئے؟

جواب: ۹ ہجری میں عام الوفود کے سال بنو تمیم کا وفد بھی مدینے آیا۔ ان ستر یا اسی آدمیوں میں حضرت قیسؓ بن عاصم بھی شامل تھے۔

(طبقات۔ سیر الصحابہ۔ غزوہ عرب بارگاہ نبوی میں)

سوال: بتائیے حضرت قیسؓ بن عاصم کیسے اسلام لائے؟

جواب: بنو تمیم کے وفد میں خطیب اور شاعر بھی شامل تھے۔ بنو تمیم کے شعلہ بیان خطیب عطارد بن حاجب کا مقابلہ حضرت ثابتؓ بن قیس نے کیا اور سحر البیان شاعر کا جواب حضرت حسانؓ بن ثابت نے دیا۔ سب پکار اٹھے کہ آپ کا خطیب ہمارے خطیب سے بہتر اور آپ کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے۔ اور سب رسول اللہ پر ایمان لے آئے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ استیعاب)

سوال: حضرت قیسؓ بن عاصم نے کب وفات پائی؟

جواب: انہوں نے ۱۴ ہجری کے بعد کسی وقت بصرہ میں انتقال فرمایا۔ یہ حضرت عمرؓ کا دور خلافت تھا۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

حضرت کعبؓ بن زہیر مزنی (شاعر صحابی)

سوال: اس شاعر صحابی کا نام ونسب بتادیں جن کے والد زہیر بن سلمیٰ زمانہ جاہلیت کے بہت بڑے شاعر تھے؟

جواب: حضرت کعبؓ بن زہیر مزنی۔ ان کا تعلق قبیلہ مضر کی شاخ مزینہ سے تھا۔ ماں کبشہ بنت ابشامہ بنو عطفان سے تھی۔ حضرت کعبؓ کے باپ کے علاوہ دادا، نانا، بھائی اور پھوپھیاں بھی شعر گوئی میں کمال رکھتی تھیں۔

(انساب الاشراف۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت کعبؓ بن زہیر کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔ بتایئے کب اور کیوں؟

جواب: ۸ ہجری میں غزوہ طائف کے چند دن کے بعد جب حضرت کعبؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا تو آپؐ نے انہیں معاف فرمادیا۔ حضرت کعبؓ نے فرط مسرت سے بارگاہ رسالت میں ایک طویل قصیدہ پیش کیا۔ جب یہ شعر پڑھا:

إن الرسول لنور يستضاء به مهند من سيوف الله مسلول

تو کریم آقاؐ نے اپنی چادر مبارک اتار کر بطور انعام عطا فرمائی۔

(استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ۔ الشعر والشعراء)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ نے یہ کیوں فرمادیا تھا کہ جو کوئی کعب کو دیکھے اس کو قتل

کردے؟

جواب: قبول اسلام سے پہلے وہ رسول اللہؐ اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ قریش مکہ کے ساتھ مل کر اسلام کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لیتے۔ اپنے اشعار کے ذریعے مسلمانوں کی ہجو کرتے اور مشرکین کو بھڑکاتے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ابرق العزاف میں اپنے بھائی سے مل کر رسول اللہ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن ان کے بھائی بجیرؓ مدینہ پہنچتے ہی مسلمان ہو گئے۔ حضرت کعبؓ نے جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ اس واقعہ پر حضرت ابوبکرؓ اور رسول اللہؐ کی شان میں گستاخانہ اشعار لکھ کر بھجوائے تھے۔ ان وجوہات کی بنا پر آپؐ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ (اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت کعبؓ بن زہیر مزنی نے کب اور کیسے اسلام قبول کیا؟

جواب: غزوۂ طائف کے بعد ان کے بھائی حضرت بجیرؓ نے انہیں خط لکھ کر بتایا کہ رسول اللہؐ نے چند ایک کے سوا تمام دشمنان اسلام کو معاف فرما دیا ہے تم بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرو اور دامن رسالت کو تھام لو۔ حضرت کعبؓ بن زہیر نے پہلے تو اس مشورے پر عمل نہ کیا اور جگہ جگہ چھپتے پھرے مگر کسی قبیلے نے ان کے اپنے قبیلے مزینہ نے انہیں پناہ نہ دی۔ وہ مدینے پہنچے اور مسجد نبوی میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہ)

سوال: حضرت کعبؓ بن زہیر نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد عرض کیا: "یا رسول اللہؐ میں کعب بن زہیر ہوں اور امان کی درخواست کرتا ہوں۔" آقاؐ نے حضرت کعبؓ سے کیا فرمایا؟

جواب: چند سوال وجواب کے بعد آپؐ نے فرمایا:'' تم کو امان ہے اور تم بھی اب مامون ہو۔''
(صحابہ۔ سوشیدائی۔ سیرۃ ابن ہشام۔ الشعر والشعراء)

سوال: بتایئے حضرت کعبؓ بن زہیر نے اپنے کس قصیدے سے شہرت پائی؟

جواب: قصیدہ بانت سعاد سے۔ یہ انہوں نے قبول اسلام کے فوراً بعد رسول اللہؐ کی شان میں کہا تھا۔ اس کے ۵۸ اشعار ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کا ایک دیوان بھی ہے جس میں چند مکمل اور نامکمل قصیدے اور مختلف اشعار ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ جمہرۃ اشعار العرب)

سوال: قصیدہ بانت سعاد کو قصیدۃ البردہ اور قصیدۃ اللامیہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی کیا خاص خوبی ہے؟

جواب: اس میں ادبی محاسن موجود ہیں اور اسے شاعر نے خود بارگاہ رسالت میں پڑھا۔ اس قصیدے کے تین حصے ہیں۔ پہلے جزو میں رفیقہ حیات یا محبوبہ سعاد کا ذکر ہے۔ دوسرے میں رفیقہ سفر ناقہ کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اور تیسرے حصے میں رسول اللہؐ کی مدح وتوصیف اور آپؐ کے صحابہؓ کی شان بیان کی گئی ہے۔
(الشعر والشعراء۔ ادب العرب۔ سوشیدائی)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ کی ردائے مبارک جو انہوں نے حضرت کعبؓ بن زہیر کو عطا فرمائی تھی قسطنطنیہ کے عجائب گھر تک کیسے پہنچی؟

جواب: حضرت کعبؓ نے یہ ردا مبارک سینے سے لگا کر رکھی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے دس ہزار درہم میں خریدنی چاہی مگر حضرت کعبؓ نے نہ دی۔ ان کی وفات کے بعد یہ ردا مبارک ان کے بیٹے عقبہ المضرب کے پاس آئی۔ ان سے امیر معاویہؓ نے بیس یا چالیس ہزار درہم میں خرید لی۔ بنوامیہ کے بعد یہ ردا

مبارک بنو عباسیہ کو مل گئی۔ تاتاریوں کے حملے کے وقت عباسی خاندان کے لوگ اسے شام اور پھر مصر لے گئے۔ مصر میں خلافت عباسیہ کا احیاء ہوا تو عباسی خلفا اس ردا کو خاص موقعوں پر اوڑھتے تھے۔ ترکوں نے ان کی حکومت ختم کی تو یہ ردا مبارک قسطنطنیہ کے توپ کاپی محل میں پہنچ گئی جہاں آج بھی یہ محفوظ ہے۔ (تاریخ الخلفاء۔ سہ شیدائی)

سوال: شاعر رسول حضرت کعبؓ بن زہیر کا شمار کس قسم کا شعراء میں ہوتا ہے؟

جواب: انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا اس لئے ان کا شمار شعرائے مخضرمین میں ہوتا ہے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ اسدالغابہ)

حضرت کعبؓ بن مالک انصاری (شاعر صحابی، انصاری)

سوال: رسول اللہؐ نے فرمایا: "ابوعبداللہ! اپنے کچھ اشعار تو سناؤ۔" آپؐ نے تین بار فرمائش کی۔ صحابیؓ کا نام بتا دیجئے؟

جواب: قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت کعبؓ بن مالک۔ ان کی والدہ کا نام لیلیٰ بنت زید تھا اور یہ ہجرت نبوی سے ستائیس برس پہلے پیدا ہوئے۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ الانساب۔ استیعاب)

سوال: بتایئے حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام لانے والے صحابی حضرت کعبؓ نے کب رسول اللہؐ کی بیعت کی؟

جواب: ۱۳ نبوی میں بیعت عقبہ کبیرہ یا بیعت لیلۃ العقبہ کے موقع پر۔

(تاریخ ابن کثیر۔ اسد الغابہ۔ مسند احمد۔ تاریخ طبری۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: قبول اسلام سے پہلے حضرت کعبؓ بن مالک کی کنیت ابوبشیر تھی۔ بعد میں کیا

رکھی گئی؟

جواب: حضورؐ نے فرمایا: "اب تمہاری کنیت ابو بشیر کی بجائے ابو عبداللہ ہوگی۔" ہجرت کے چند ماہ بعد مواخات میں آپؓ کو حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کا دینی بھائی بنایا گیا۔ (اسدالغابہ۔ اصابہ۔ الرحیق المختوم۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت کعبؓ بن مالک غزوۂ بدر اور غزوۂ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بتایئے آپ غزوۂ بدر میں کیوں شرکت نہ کر سکے؟

جواب: غزوۂ بدر میں ان کے تیار ہونے سے پہلے ہی رسول اللہؐ مدینہ سے روانہ ہوگئے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے اللہ نے مجھے لیلۃ العقبہ میں شریک ہونے کی سعادت عطا فرمائی جسے بدر پر فضیلت حاصل ہے۔

(صحیح بخاری۔ اسدالغابہ۔ ضیاء النبی۔ سیرت سرور عالمؐ)

سوال: بتایئے حضرت کعبؓ بن مالک غزوۂ تبوک میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک میں محض اپنی سستی اور تذبذب کی وجہ سے شریک نہ ہوسکے کیونکہ ان دنوں ملک میں قحط تھا اور شدید گرمی تھی۔

(صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ سیرۃ النبی)

سوال: حضرت کعبؓ کو غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہونے کی کیا سزا ملی اور قصور کیسے معاف ہوا؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر تمام صحابہؓ نے ان سے بائیکاٹ کر لیا۔ حضرت ہلالؓ بن امیہ اور حضرت مرارہؓ بن ربیع کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوا۔ آخر سورۃ توبہ رکوع ۱۴ کی آیات وعلی الثلاثۃ نازل ہوئیں اور ان تینوں صحابہؓ کی توبہ قبول ہوئی۔

(صحیح بخاری۔ سیرت ابن ہشام۔ اسدالغابہ)

سوال: مسلمانوں کی طرف سے بائیکاٹ کے دوران حضرت کعبؓ بن مالک کو کس بادشاہ کا خط ملا؟

جواب: غسان کے بادشاہ کا جس میں لکھا تھا: ''ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ اب میرے پاس چلے آؤ اور دیکھو کہ یہاں تمہاری کیسی عزت ہوتی ہے۔'' انہوں نے یہ خط نذرِ آتش کر دیا۔

(طبقات: چالیس جانثار)

سوال: حضرت کعبؓ بن مالک کا شمار دربارِ رسالتؐ کے شعراء میں ہوتا تھا۔ آپؓ کس طرح کے اشعار کہتے تھے؟

جواب: آپ اپنے اشعار میں کفار کو لڑائی کی دھمکیاں دیتے اور انہیں کفر پر لعن طعن کرتے تھے۔ (استیعاب: چالیس جانثار)

سوال: رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد حضرت کعبؓ بن مالک تقریباً انتالیس سال زندہ رہے۔ بتائیے آپ نے کب وفات پائی؟

جواب: آپ نے امیر معاویہؓ کے عہدِ حکومت میں ۵۰ ہجری یا ۵۱ میں اور وقت وفات پائی۔ پانچ بیٹے عبدالرحمٰن، عبداللہ، عبیداللہ، معبد اور محمد اپنے پیچھے چھوڑے۔ آپ سے ۸۰ احادیث مروی ہیں۔ (اسدالغابہ۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ ایک صحابیؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا: ''ابوعبداللہ! اپنے کچھ اشعار تو سناؤ۔'' ان صحابیؓ کا نام ونسب بتا دیں؟

جواب: جس خوش قسمت صحابیؓ سے حضورؐ نے تین بار فرمائش کر کے اشعار سنے ان کا نام حضرت کعبؓ بن مالک انصاری تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ والدہ کا نام لیلیٰ بنت زید تھا وہ بھی بنو سلمہ سے تھیں۔ والدین

کے اکلوتے فرزند تھے۔ (زاد المعاد۔ انساب الاشراف۔ اسدالغابہ۔ تہذیب۔ اصابہ)

سوال: ہجرت نبوی سے ستائیس برس پہلے پیدا ہونے والے حضرت کعبؓ بن مالک کب ایمان لائے؟

جواب: شعر گوئی کا شوق رکھتے تھے اور ذہین تھے۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور مدینے کے ان چالیس مسلمانوں میں سے تھے۔ جنہوں نے ہجرت نبوی سے پہلے ہی حضرت اسعدؓ بن زرارہ انصاری کی امامت میں جمعہ کی نماز ادا کی۔ ۱۳ نبوی میں حج کے دوران مکہ جا کر رسول اللہؐ کی بیعت کی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بیعت عقبہ کبیرہ یا بیعت لیلۃ العقبہ میں سب سے پہلے حضورؐ سے بیعت کا شرف کسے حاصل ہوا؟

جواب: بنونجار کہتے تھے کہ حضرت اسعدؓ بن زرارہ نے پہلے بیعت کی۔ بنو عبدالاشہل حضرت ابوالہیثمؓ بن التیہان کا نام بتاتے اور بنو سلمہ حضرت کعبؓ بن مالک کا۔

(سیرت ابن ہشام۔ صحیح بخاری۔ مستدرک حاکم)

سوال: حضورؐ نے حضرت کعبؓ بن مالک کی کنیت ابوبشیر کی بجائے ابو عبداللہ رکھ دی۔ بتایئے ان کا دینی بھائی کسے بنایا؟

جواب: حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کو مدینہ منورہ میں آپؐ کا دینی بھائی بنایا۔

(طبقات۔ سیرۃ النبیؐ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: بتایئے حضرت کعبؓ بن مالک کس قسم کے اشعار کہتے تھے؟

جواب: وہ اپنے اشعار میں کفار کو لڑائی کی دھمکیاں دے کر خوفزدہ کرتے تھے۔ روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے بعد قبیلہ دوس ان کے اشعار سن کر مسلمان ہو گیا تھا۔

(تہذیب۔ اسد الغابہ۔ سیر صحابہ)

سوال: بتائیے جنگ احد میں سب سے پہلے کس صحابیؓ کی نظر حضورؐ پر پڑی؟

جواب: حضورؐ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی تو صحابہؓ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ سراسیمگی اور افراتفری کے عالم میں اچانک حضرت کعبؓ نے حضورؐ کو دیکھا تو پکارا اٹھے:
''یہ رسول اللہؐ ہیں۔'' آپؐ نے اشارے سے فرمایا: ''خاموش رہو۔''

(سیرۃ ابن ہشام۔ اسد الغابہ۔ رحمۃ للعالمینؐ)

سوال: ۹ ہجری میں غزوہ تبوک میں حضرت کعبؓ شریک نہ ہو سکے۔ انہوں نے حضورؐ کو کیا بتایا؟

جواب: اسی کے قریب لوگ اس غزوے سے رہ گئے تھے۔ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اپنے عذر پیش کئے تو آپؐ نے معاف فرما دیا۔ حضورؐ کے پوچھنے پر حضرت کعبؓ نے عرض کیا: ''یارسول اللہؐ مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ بالکل تندرست و توانا تھا۔ اور سامان بھی تھا۔ محض نفس کی سستی اور تذبذب نے مجھے جہاد میں شریک ہونے سے باز رکھا۔'' حضرت ہلالؓ بن امیہ اور حضرت مرارہؓ بن ربیع کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔ (رحمۃ للعالمینؐ۔ سیرۃ النبیؐ۔ زاد المعاد)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت کعبؓ بن مالک سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا اب گھر جاؤ اور حکم خداوندی کا انتظار کرو۔'' ساتھ ہی آپؐ نے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا کہ کوئی ان تینوں سے بات چیت نہ کرے۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر عثمانی)

سوال: ان روتے پیٹتے اور پریشان حال صحابہؓ کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے تینوں صحابہؓ کی توبہ قبول کر لی۔ اور سورۃ توبہ رکوع ۱۴ کی آیات وعلی الثلاثۃ ..... نازل ہوئیں۔ (قرآن حکیم۔ تفسیر ماجدی۔ تفسیر عثمانی۔ تفسیر ابن کثیر)

سوال: رسول اللہؐ نے ان آیات کے نزول پر حضرت کعبؓ سے کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا" کعبؓ تمہاری زندگی میں ایسا مبارک دن کبھی نہیں آیا۔ تمہیں مبارک ہو۔ اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔"

(صحیح بخاری۔ اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: سورۃ الشعراء نازل ہوئی تو حضرت کعبؓ، حضرت حسانؓ اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے حضورؐ سے کیا عرض کیا؟

جواب: اس سورۃ کی آیت والشعراء یتبعھم الغاوٗن۔ نازل ہوئی تو ان تینوں شعراء صحابہؓ نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: "یارسول اللہؐ جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو وہ جانتا تھا کہ ہم سب شاعر ہیں۔" حضورؐ نے ان کو تسلی دی اور فرمایا:" تم ان شاعروں میں سے نہیں ہو جن کے بارے میں یہ فرمایا گیا کہ بلکہ ان لوگوں میں سے ہو جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے: "ہاں مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا۔" (صحیح بخاری۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر ماجدی۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت کعبؓ بن مالک نے کب وفات پائی اور اپنے پیچھے کتنی اولاد چھوڑی؟

جواب: آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ حضورؐ کے وصال کے بعد آپؓ اتنالیس سال زندہ رہے اور ۵۰ ہجری میں ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مسلمانوں کی باہمی لڑائیوں میں کبھی حصہ نہ لیا البتہ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت پر دلدوز مرثیہ کہا۔ ان سے اسی احادیث مروی ہیں۔ اپنے پیچھے پانچ بیٹے عبدالرحمٰن، عبداللہ، عبیداللہ معبد اور محمد یادگار چھوڑے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ استیعاب۔ طبقات)

حضرت لبیدؓ بن ربیعہ (شاعر صحابی، بزرگ صحابی)

سوال: حضرت لبیدؓ بن ربیعہ بنو عامر سے تعلق رکھتے تھے بتایئے وہ کب ایمان لائے؟

جواب: وہ ۹ ہجری میں قبیلہ بنو جعفر بن کلاب کے وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر ۹۰ یا ۱۱۳ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت لبیدؓ بن ربیعہ کو اسلام لانے سے پہلے کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: ان کا شمار نامور شعراء میں ہوتا تھا اور وہ ان سات شاعروں میں سے تھے جن کا کلام زمانہ جاہلیت میں اہل مکہ نے کعبہ میں آویزاں کیا ہوا تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: حضرت لبیدؓ بن ربیعہ کو قبول اسلام کے بعد کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: رسول اللہ نے ان کے بعض اشعار کو بہت پسند فرمایا خاص طور پر یہ مصرع الا کل شیئ ما خلا اللہ باطل بہت پسند تھا۔ آپؐ فرماتے تھے: "شعراء کے کلام میں لبیدؓ کا یہ کلام بہت اچھا ہے۔" حضرت لبیدؓ کا کلام چھپ چکا ہے۔

(طبقات۔ سوشیدائی۔ اصابہ)

سوال: حضرت لبیدؓ بن ربیعہ ۴۱ ہجری میں ۱۱۳ یا ۱۴۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے شعر گوئی کم کردی تھی اور کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: آپ فرمایا کرتے تھے: "اللہ نے مجھے شعر کے عوض سورۃ بقرہ اور آل عمران دی ہیں۔"

(ستیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

حضرت مغیرہؓ بن حارث (شاعر صحابی، رشتہ دار صحابی)

سوال: حضرت مغیرہؓ بن حارث حضور اقدسؐ کے چچازاد اور رضاعی بھائی تھے۔ ان کا حضورؐ سے اور کیا تعلق تھا؟

جواب: یہ حضورؐ کے ہم عمر اور جگری دوست تھے۔ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ حضورؐ سے صورتاً مشابہت بھی رکھتے تھے۔ والد کا نام حارث بن عبدالمطلب ہاشمی اور والدہ کا نام غزیہ یا غزیہ تھا جو قبیلہ بنو فہر سے تھیں۔ حلیمہ سعدیہ ان کی رضاعی ماں تھیں۔ (انساب الاشراف۔ جمہرۃ انساب العرب۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: شاعری اور فنون سپہ گری میں مہارت رکھنے والے مغیرہؓ بن حارث ہاشمی فتح مکہ سے پہلے حضورؐ کی خدمت میں کیوں حاضر ہوئے؟

جواب: حضورؐ کے جگری دوست ہونے کے باوجود فتح مکہ تک دولت ایمان سے محروم رہے۔ ۸ ہجری میں مکہ فتح ہونے سے پہلے اہلیہ اور بچوں کے سمجھانے پر مدینہ روانہ ہوئے۔ ان کا غلام مذکورہ اور بیٹا جعفر بھی ساتھ تھے۔ اس وقت مسلمان مکہ پر حملے کے لئے آرہے تھے اور ہرا دل دستے ابوا میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت مغیرہؓ بھیس بدل کر لشکر میں پہنچے۔ حضورؐ کے سامنے آئے تو آپؐ نے چہرہ اقدس پھیر لیا۔ کیونکہ فتح مکہ سے پہلے مغیرہ تمام جنگوں میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ حضرت نعمانؓ کو بھی مغیرہؓ پر غصہ آیا لیکن ان کے چچا عباسؓ نے نعمانؓ اور دوسرے مسلمانوں سے ان کی جان بچائی۔

(مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت مغیرہؓ بن حارث سے کیا فرمایا؟

جواب: جحفہ کے مقام پر بھی حضرت مغیرہؓ کا شانۂ رسالت پر حاضر ہوئے مگر حضورؐ نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ جہاں لشکر اسلام قیام کرتا وہ حضورؐ کے پاس پہنچ جاتے مگر حضورؐ رخ انور کو دوسری طرف فرما لیتے۔ آخر حضرت مغیرہؓ نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے سفارش کی درخواست کی۔ انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا: "یا رسول اللہؐ اپنے چچازاد بھائی کو مایوس نہ فرمائیں۔" آپؐ نے ارشاد فرمایا: "مجھے ایسے چچازاد کی ضرورت نہیں۔ مجھے اس نے کچھ کم تو نہیں ستایا۔"

(مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت مغیرہؓ نے حضورؐ کے جواب پر کیسا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: انہوں نے مایوسی کے انداز میں اضطراب سے کہا کہ میرے لئے معافی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اب جینے کا کیا فائدہ۔ میں اپنے بیٹے کو بھی ساتھ لے جا رہا ہوں۔ در بدر پھرتے ہوئے بھوکے پیاسے مر جائیں گے۔

(مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت مغیرہؓ بن حارث کو کیسے معافی ملی اور دربار رسالت تک ان کی رسائی ہوئی؟

جواب: رسول اللہؐ کو کسی طرح حضرت مغیرہؓ کی پریشانی کا علم ہوا تو آپؐ نے شفقت و محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں معاف فرما دیا۔ انہیں بلا لیا۔ حضرت مغیرہؓ نے اسلام قبول کیا تو آپؐ نے فرمایا: "ابوسفیان (مغیرہ بن حارث) سے اللہ اور اس کا رسولؐ راضی ہو گیا اس لئے تمام مسلمان بھی راضی ہو جائیں۔"

(مستدرک حاکم۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: تاریخ اسلام میں ایک ابوسفیان حضورؐ کے سسر تھے۔ دوسرے ابوسفیان کون

تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی اور رضاعی بھائی حضرت مغیرہؓ بن حارث کی کنیت بھی ابوسفیان تھی۔ (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے کس صحابی کو رسول اللہؐ نے اسد اللہ اور اسد الرسول کا لقب عطا فرمایا؟

جواب: اپنے چچا زاد بھائی مغیرہؓ بن حارث کو جنگ حنین کے موقع پر بہادری کا مظاہرہ کرنے پر یہ لقب دیا۔ انہیں عبادت و ریاضت کی وجہ سے حضورؐ نے جوانان جنت کے سردار کا لقب بھی دیا تھا۔ (مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: "میری عمر کی قسم تم میرے بھائی ہو" حضورؐ نے یہ الفاظ کس صحابی سے ارشاد فرمائے تھے؟

جواب: حضرت مغیرہؓ بن حارث سے جنگ حنین کے موقع پر۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا "میں راضی ہوگیا۔ اس نے مجھ سے جتنی بھی عداوتیں کیں اللہ اسے معاف فرمائے۔" (مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضورؐ کی مدح میں بہت سے اشعار کہنے والے صحابی حضرت مغیرہؓ بن حارث حنین کے بعد دوسرے غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ آپؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۱۵ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ امیر المومنین نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

(مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

﴿اصحاب صفہؓ﴾

یہ اصحاب کو اضیاف الاسلام(اسلام کے مہمان) یا اضیاف اللہ(اللہ کے مہمان کے نام سے بھی پکارے جاتے تھے۔ کم ازکم اسی تھے اور بعض اوقات یہ تعداد بڑھ کر چار سو تک بھی پہنچ جاتی ۔ چند مشہور اصحاب صفہ یہ ہیں:

حضرات:

ابو ہریرہ، ابوکبشہ مولی رسول، ابوسعید خدری، ابوریحانہ مولی رسول، ابوفراس ربیعہ بن کعب، ابومویہبہ مولی رسول ، ابوثعلبہ انصاری، اوس بن اوس،ابوسعید ثابت بن ودیعہ، ابوبشر بشیر بن معبد، ابو محمد فضالہ بن عبید، براء بن مالک، ثابت ضحاک، حنظلہ بن ابی عامر، حبیب بن زید، حذیفہ بن اسید، حرملہ بن ایاس ، حارثہ بن خمیہ،خالد بن زید، خبیب بن اساف، ربیعہ بن کعب، ذوالبجادین،سفینہ مولی رسول ،سعد بن مالک،سائب بن خلاد، سالم بن عبید، شداد بن اسید، شقران مولی رسول،صفوان بن بیضا،طلحہ بن عمرو، عبداللہ بن خالد، عبداللہ بن ام مکتوم،عبید مولی رسول، عکاشہ بن محصن ، عمرو بن ثعلبہ، عبادہ بن قرص، عویم بن ساعدہ، عبداللہ بن بدر،عیاض بن حمار، عبداللہ بن انیس، عبداللہ بن حبشی ، عبداللہ بن اسود، قرۃ بن ایاس، معاویہ بن حکم، مسطح بن اثاثہ، مسعود بن ربیع،واثلہ بن اسقع، وابصہ بن معبد، ہلال مولی مغیرہ بن شعبہ،یسار راعی مولی رسول رضی اللہ تعالی عنہم۔

عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرامؓ اور آیات کا شانِ نزول

سوال: پارہ ۲۴ میں سورۃ الزمر کی آیت ۳۳ میں کن تصدیق کرنے والوں کا تذکرہ ہے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے صحابہ کا ذکر کرنے کے لیے فرمایا گیا: وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ: "اور وہ (رسول اللہؐ) جو آیا حق و سچ کے ساتھ اور جس نے تصدیق کی اس کی۔ وہی لوگ ہیں متقی و پرہیز گار۔" حضرت علیؓ اور دوسرے مفسرین نے تصدیق کرنے والا حضرت ابوبکرؓ کو کہا ہے۔ (تفسیر کبیر۔ القرآن حکیم۔ مقامات صحابہؓ)

سوال: تیسویں پارے کی سورۃ واللیل کی آیت ۱۷ سے ۲۰ تک کس کے بارے میں نازل ہوئی؟

جواب: مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس میں فرمایا گیا ہے: وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ۝ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ۝ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۝: "اور الگ رہے گا اس سے بڑا پرہیزگار جو دیتا ہے اپنا مال تاکہ وہ پاک ہو جائے اور نہیں کسی کا اس کے ہاں کوئی احسان کہ اس کا بدلہ دیا جائے۔ مگر رضا جوئی اپنے رب کی جو سب سے برتر ہے۔ اور وہ راضی بھی ہو جائے گا۔" (القرآن۔ تفسیر کبیر۔ مقامات صحابہ)

سوال: سورۃ توبہ میں کن دو ساتھیوں کی بات کی گئی ہے؟

جواب: پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ کی آیت ۴۰ میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں فرمایا گیا ہے: ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ

مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ ’’جب وہ دونوں تھے غار میں۔ جب نبی نے کہا اپنے ساتھی سے تو غم نہ کر۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اتاری اپنی تسکین اس پر۔‘‘ (مسلم شریف۔ ترمذی شریف۔ مقامات صحابہ)

سوال: بتایئے فدیہ کے بارے میں حضرت عمر فاروقؓ کی تائید میں کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: پارہ دس سورۃ انفال آیت ۶۷۔۶۸: مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۚ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○۔ یعنی ’’نہیں ہے شایان نبی کو کہ اس کے پاس جنگی قیدی ہوں اس وقت تک کہ وہ غلبہ حاصل کر لے ملک میں، تم چاہتے ہو مال دنیا کا اور اللہ چاہتا ہے آخرت کا اور اللہ ہے بڑا زبردست حکمت والا۔‘‘ اور پھر فرمایا: لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○: ’’اگر نہ ہوتا مقدر حکم اللہ کا پہلے سے تو ضرور پہنچتا تمہیں اس بارے میں جو لیا تم نے (فدیہ) عذاب بڑا۔‘‘ (القرآن۔ تفسیر کبیر)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی رائے تھی کہ حضورؐ رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں۔ ان رائے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب: پارہ دس سورۃ التوبہ آیت ۸۰: اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۚ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○: ’’اے میرے محبوب ان منافقین کے لیے آپ بخشش کی دعا کریں نہ کریں اور اگر آپ ستر بار بھی دعا کریں گے تو میں ان کو معاف نہیں کروں گا۔ اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘ (القرآن۔ تفسیر کبیر۔ مسلم شریف)

سوال: بتایئے آیات حجاب کس خلیفۂ راشد کی تائید میں نازل ہوئیں۔

جواب: حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ سے امہات المومنینؓ کے پردے کا ذکر کیا تو ان کی تائید فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش پر آیات حجاب نازل فرمائیں۔ پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۰ تا ۳۲: یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفْ لَہَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ط وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا o وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِہَآ اَجْرَہَا مَرَّتَیْنِ لا وَاَعْتَدْنَا لَہَا رِزْقًا کَرِیْمًا نازل ہوئیں۔ ترجمہ: "اے ازواج نبی جو کرے گی تم میں سے بے حیائی کھلی۔ دیا جائے گا اسے عذاب دگنا اور ہے یہ بات اللہ پر آسان۔ اور جو فرمانبرداری کرے تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اور عمل کرے نیک تو ہم دیں گے اسے اس کا اجر دگنا اور ہم نے تیار کر رکھی ہے اس کے لیے روزی عزت کی۔" اور فرمایا: یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا o "اے ازواج نبی تم نہیں ہو کسی اور عورت کی طرح اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو نہ کر (نامحرم سے) دبی بات کہ توقع کرنے لگے وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے۔ اور تم کہو بات معقول۔"

پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۹۔ میں فرمایا گیا: یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْہِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِہِنَّ ط ذٰلِکَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ط وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا o۔ ترجمہ: "اے نبی کہہ دیجیے اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہ لٹکا لیا کریں اپنے اوپر سے کچھ اپنی چادریں۔ یہ (بات) زیادہ قریب ہے اس سے کہ وہ پہچانی جائیں۔ پس انہیں ایذا نہ پہنچائی جائے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا رحیم ہے۔"

(القرآن۔ تاریخ الخلفاء۔ ریاض النضرۃ)

سوال: بتایئے شراب کی ممانعت کے بارے میں کون سی آیت کس صحابیؓ کی خواہش پر نازل ہوئی؟

جواب: حضرت عمرؓ کی خواہش پر سورۃ البقرہ کی آیت ۲۱۹: یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ط ''لوگ آپ سے شراب اور قمار بازی کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں کے استعمال میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں۔ اور لوگوں کو فائدے بھی ہیں۔ اور وہ گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں'' پھر پارہ ۵ سورۃ النساء کی آیت۴۳: یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ: ''اے ایمان والو! تم نماز کے قریب بھی ایسی حالت میں نہ جاؤ کہ تم نشے میں ہو۔ یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو کہ منہ سے کیا کہتے ہو''۔ پھر پارہ ۷ سورۃ المائدہ کی آیت ۹۰: یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ''اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں۔ سو ان سے بالکل الگ رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ''۔ (القرآن۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر خازن)

سوال: آپ جانتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ کی تائید میں اور کون سی آیات نازل ہوئیں؟

جواب: پہلا پارہ سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۵: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ''اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیا کرو''۔ اس طرح مقام ابراہیم کے بارے میں بھی اللہ نے ان کی تائید کی۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف۔ تاریخ الخلفاء)

سوال: حضرت ابن عباسؓ کے بقول سورۃ المائدہ کی کون سی آیت حضرت علیؓ کے حق میں نازل ہوئی؟

جواب: پارہ ۶ آیت ۵۵: إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ: ''بے شک تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور وہ مسلمان ہی ہیں جو قائم کرتے ہیں نماز اور ادا کرتے ہیں زکوٰۃ اور جھکے ہوئے ہوتے ہیں (اللہ کے سامنے)۔''

(القرآن۔تفسیر کبیر۔تفسیر خازن۔روض الریاحین)

سوال: بتایئے سورۃ التوبہ کی آیت ۱۹ کس خلیفہ راشد کے بارے میں نازل ہوئی؟

جواب: پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۱۹: أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ: ''کیا تم لوگوں نے حجاج کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو اس شخص کے برابر قرار دے لیا ہے جو کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو۔ یہ لوگ برابر نہیں اللہ کے نزدیک۔ اور جو لوگ بے انصاف (ظالم) ہیں اللہ ان کو سمجھ نہیں دیتا''۔ حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ اور حضرت طلحہؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (القرآن۔تفسیر کبیر۔مقامات صحابہؓ)

سوال: حضرت علیؓ کے بارے میں سورۃ الدہر کی کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پارہ ۲۹ سورۃ الدہر کی آیت ۷: يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا: ''وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی''۔ حضرت علیؓ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ (القرآن۔تفسیر کبیر۔مقامات صحابہؓ)

☆ سورۃ المنافقون حضرت زیدؓ بن ارقم کی بات کی تصدیق کے بارے نازل ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر۔ تفہیم القرآن)

☆ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عامرؓ بن اکوع ۸۰ اور حضرت سلمہؓ بن اکوع چار مشرکین کو گرفتار کر کے رسول اللہؐ کے پاس لائے اور آپؐ نے انہیں معاف کر دیا تو پارہ ۲۶ سورۃ فتح کی آیت ۲۲: وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ "اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے۔ پھر نہ ان کو کوئی یار ملتا نہ مددگار" نازل ہوئی۔

(طبقات۔ تفسیر ابن کثیر)

☆ حضرت حاطبؓ والے واقعہ کے بعد پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنۃ آیات ۱ تا ۳: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ "اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ کہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو۔ حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں۔ رسول کو اور تم کو اس بنا پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے شہر بدر کر چکے ہیں۔ اگر تم میرے رستے پر جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضا مندی ڈھونڈنے کی غرض سے (اپنے گھروں سے) نکلے ہو تو تم ان سے

چپکے چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو۔ حالانکہ مجھ کو سب چیزوں کا خوب علم ہے۔ تم جو کچھ چھپ کر کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ جو شخص تم میں سے ایسا کریگا وہ راہِ راست سے بھٹکے گا۔ اگر ان کو تم پر دسترس ہو جائے تو وہ اظہار عداوت کرنے لگیں اور تم پر برائی کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں۔ اور وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ تم کافر ہو جاؤ۔ تمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آئیں گے۔ خدا تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب دیکھتا ہے'' آیت نازل ہوئی۔

☆ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر پارہ ۱۵ سورۃ النحل آیت ۱۲۶: وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ''اور اگر سزا دو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے'' نازل ہوئی۔

☆ غزوۂ احد کے بعد مشرکین کا تعاقب کرنے والے صحابہؓ کے بارے میں پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۷۲: الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ''جن لوگوں نے اللہ و رسول کے کہنے کو قبول کر لیا بعد اس کے کہ ان کو زخم لگا تھا۔ ان لوگوں میں جو نیک اور متقی ہیں ان کے لئے ثواب عظیم ہے'' نازل ہوئی۔

(القرآن، صحیح بخاری)

☆ حضرت سعدؓ کے لیے پارہ ۲۰ سورۃ عنکبوت کی آیت ۸: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں تو تو ان کا کہنا نہ ماننا'' نازل ہوئی۔

☆ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے حوالے سے مال غنیمت کے بارے میں پارہ ۱۰ سورۃ انفال آیت ۶۹: فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ "تو جو کچھ تم نے لوٹا ہے اس کو حلال و پاک سمجھ کر کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بڑی رحمت والے ہیں" نازل ہوئی۔ (اسد الغابہ)

☆ آیت: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ "اور بعض آدمی ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنی جان تک صرف کر ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے حال پر مہربان ہے" پارہ ۲ سورۃ بقرہ آیت ۲۰۷ حضرت صہیبؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (تین پروانے)

☆ پارہ ۱۶ سورۃ کہف آیت ۱۱۰: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا "سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے" حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت ابوعبیدہؓ اور حصینؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(اسد الغابہ)

☆ مال غنیمت کے خمس کے بارے میں حکم حضرت عبداللہؓ بن جحش کے فیصلے کی تائید میں نازل ہوا۔ (طبقات)

☆ حضرت ابن ام مکتومؓ (نابینا صحابی) نے شوق جہاد کا حضورؐ سے ذکر کیا تو پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۹۵: لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ "برابر نہیں وہ مسلمان جو بلا کسی عذر کے گھر میں بیٹھے رہیں اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں" نازل ہوئی۔

66

☆ سورۃ عبس نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتومؓ کی شان میں نازل ہوئی۔

☆ پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۴۳: قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ''کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے کافی گواہ ہیں'' حضرت عبداللہؓ بن سلام کی شان میں نازل ہوئی۔

☆ اور پارہ ۲۶ سورۃ احقاف آیت ۱۰: قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ط ''آپ کہہ دیجئے کہ تم مجھ کو یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن منجانب اللہ ہو اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان لے آئے اور تم تکبر ہی میں رہو'' بھی ان کی شان میں نازل ہوئی۔

☆ پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، ان کو مردہ مت خیال کرو۔ بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں۔ ان کو رزق بھی ملتا ہے'' حضرت عبداللہؓ بن عمرو کی وجہ سے اس وقت نازل ہوئی جب انہوں نے احد میں شہید ہونے کے بعد اللہ سے رابطے کے وقت عرض کیا تھا کہ الٰہی میرے حال کی خبر میرے پسماندگان کو دے دے۔　　(جامع ترمذی)

☆ ۹ ہجری میں بنو تمیم کے وفد کا امیر مقرر کرتے وقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور رسول اللہؐ کے سامنے ان کی آوازیں بلند ہو گئیں تو پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۲: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ''اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر ﷺ کی آواز سے

بلند مت کیا کرو" نازل ہوئی۔

☆ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ رسول اللہؐ کے سامنے بات کرتے ہوئے اپنی آوازوں کو انتہائی پست رکھتے۔ اس پر پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۳: اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط "بیشک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خالص کر دیا ہے" نازل ہوئی۔

☆ پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۱۱۸: وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا ط حَتّٰی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْھِمْ اَنْفُسُھُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ ط ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ لِیَتُوْبُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ O "اور ان تین شخصوں کے حال پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب ان کی پریشانی کی یہ نوبت آئی کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا کی گرفت سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اس کے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے۔ پھر وہ خاص توجہ کے قابل ہوئے پھر ان کے حال پر بھی خاص توجہ فرمائی گئی تاکہ وہ آئندہ بھی رجوع رہا کریں" حضرت کعبؓ بن مالک، حضرت ہلالؓ بن امیہ اور حضرت مرارہؓ بن ربیع کے بارے میں نازل ہوئیں۔ (صحیح بخاری)

☆ پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۷: فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِھِمْ: "پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا، ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا۔ تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے (نکاح کے) بارے میں کچھ تنگی نہ رہے"۔ اور آیت ۴۰:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط: ''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں'' اور آیت ۵: اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ج: ''تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے'' حضرت زیدؓ بن حارثہ کی وجہ سے نازل ہوئیں۔

☆ حضرت خبابؓ بن الارت اور عاص بن وائل کے مقابلے کے بارے میں پارہ ۱۶ سورۃ مریم آیت ۷۷ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا: ''بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ کو (آخرت میں) مال اور اولاد ملیں گے'' نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری)

☆ بنو اسد بن خزیمہ کے لوگوں (صحابہؓ) کے وفد نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اسلام کا اس انداز میں ذکر کیا جیسے احسان جتلا رہے ہوں۔ اس پر پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۱۷: يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط: ''یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں'' نازل ہوئی۔

☆ حضرت عمیرؓ بن سعد کی تائید میں پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۷۴: يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ج: ''وہ لوگ قسمیں کھا جاتے ہیں کہ ہم نے فلاں بات نہیں کہی۔ حالانکہ یقیناً انہوں نے کفر کی بات کہی تھی۔ اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور انہوں نے ایسی بات کا ارادہ کیا تھا جو ان کے ہاتھ نہ لگی'' نازل ہوئی۔

☆ پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۱۰۶: مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ج: ''جو شخص ایمان لانے پیچھے اللہ کے ساتھ کفر کرے مگر جس شخص پر

زبردستی کی جائے بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو لیکن ہاں جو جی کھول کر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا"۔ حضرت عمارؓ بن یاسر کے اطمینان قلب کے لیے نازل ہوئی۔

☆ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پارہ ۲۳ سورۃ الزمر کی آیت ۹: اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ط: "بھلا جو شخص اوقاتِ شب میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو، آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو۔ آپ کہیئے کیا علم والے اور جہل والے کہیں برابر ہوتے ہیں" حضرت عمارؓ بن یاسر کی شان میں نازل ہوئی تھی۔

(طبقات)

☆ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بصیرؓ اور حضرت ابو جندلؓ کو عیص سے مدینے بلایا تو پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۴: وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ط: "اور وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے ہاتھ تم سے (یعنی تمہارے قتل سے) اور تمہارے ہاتھ ان (کے قتل) سے عین مکہ (کے قریب) میں روک دیئے، بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو دے دیا تھا" نازل ہوئی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حدیبیہ میں مسلمانوں نے اسی مشرکین کو گرفتار کیا تھا جو مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ پھر حضورؐ نے ان کو معاف فرما دیا۔ (صحیح بخاری)

☆ سریہ عبداللہؓ بن جحش میں حرمت والے مہینے میں مسلمانوں کے ہاتھوں ایک مشرک ہلاک ہوا تو مسلمان پریشان تھے۔ اس پر پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۱۷: یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ

اللّٰہِ وَ کُفْرٌۢ بِہٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ق وَ اِخْرَاجُ اَھْلِہٖ مِنْہُ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ ج وَالْفِتْنَۃُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط: ''لوگ آپ سے شہر حرام میں قتال کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس میں (عمداً) قتال کرنا جرم عظیم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک ٹوک کرنا اور اللہ کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام (یعنی کعبہ) کے ساتھ۔ اور جو لوگ مسجد حرام کے اہل تھے ان کو اس سے خارج کر دینا جرم عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور فتنہ پردازی کرنا قتل سے بھی بڑھ کر ہے'' نازل ہوئی۔ (الرحیق المختوم۔ سیرۃ ابن ہشام)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عباس نے فرمایا کہ پارہ ۱۶ سورۃ کہف آیت ۱۱۰: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا: ''سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے۔ اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے'' حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت عبیدہؓ، حضرت طفیلؓ اور حضرت حصینؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (اسد الغابہ)

☆ پارہ ۲۸ سورۃ الحشر آیت ۹: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط: ''وہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر تنگی ہی ہو'' حضرت ابوطلحہ زیدؓ بن سہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری۔ مستدرک حاکم)

☆ حضرت قطبہؓ بن عامر حضورؐ کے ساتھ احرام باندھے باغ میں داخل ہوئے اور حضورؐ کے دریافت کرنے پر جواب دیا: ''جو آپؐ کا دین ہے وہی میرا دین ہے۔'' اس وقت لوگ احرام باندھ کر دروازوں کی بجائے چھتوں سے کود کر گھروں میں داخل ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۹: وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ج

وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا: "یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں چھت پر (پیچھے) سے آتے ہو لیکن نیکی تو پرہیزگاری میں ہے۔ اور گھروں میں دروازوں سے آؤ۔" نازل ہوئی۔ (مسند احمد۔ صحیح بخاری)

☆ بے سروسامانی کی وجہ سے جو صحابہ غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکے اور وہ پریشان تھے۔ اللہ نے پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۹۲ نازل فرمائی: وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ O "ان لوگوں پر کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آئے تاکہ تم ان کو سواری دو۔ تم نے ان سے کہا کہ تمہارے پاس سواری نہیں ہے تو وہ روتے ہوئے لوٹ گئے۔"

(تفسیر ابن کثیر۔ تفہیم القرآن۔ تفسیر عثمانی)

☆ پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۷۹: اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ: "یہ منافقین ایسے ہیں کہ صدقہ دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جن کو سوائے محنت مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس تمسخر کا ضرور بدلہ دے گا۔" اس وقت نازل ہوئی جب صحابی رسول حضرت ابو عقیل انصاریؓ رات بھر مشقت کر کے دو صاع کھجوریں کما کر لائے۔ ایک صاع دو گھر والوں کے لیے رکھیں اور ایک صاع رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صدقہ کرنے کے لیے لائے تو منافقین نے مذاق اڑایا۔ (طبرانی)

☆ حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے ان کی جائداد پر قبضہ کر لیا تھا۔ ان کی دو کم سن بچیوں کے لیے والدہ حضورؐ کے پاس شکایت لے کر آئیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ آیت

میراث نازل ہوئی۔ یہ پارہ ۶ سورۃ النساء کی آیت ۱۷۶: فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَ اِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ "اور اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو اس کے کل ترکہ میں سے دو تہائی ملیں گے۔ اور اگر وارث چند بھائی بہن ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصے کے برابر" تھی۔

(طبقات صحابہ)

☆ حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ پارہ ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۲۳: مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا: "ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔ پھر بعض تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعض ان میں مشتاق ہیں۔ اور انہوں نے ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا" حضرت انسؓ بن نضر کی شہادت کے موقع پر نازل ہوئی۔ (سوشید ولی)

☆ حضرت اقرعؓ بن حابس کے رسول اللہ کو بلند آواز سے پکارنے پر پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۴: اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ: "جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں ان میں سے اکثر کو عقل نہیں ہے" نازل ہوئی۔ (تفسیر مواہب الرحمن)

☆ حضرت لبیدؓ پر ایک منافق بشیر نے چوری کا الزام لگایا تو حضرت لبیدؓ اور حضرت رفاعہؓ کے لئے پارہ ۵ سورۃ النساء کی آیت ۱۰۵ تا ۱۰۷ نازل ہوئیں: وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ۝ وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا: "اور آپ ان خائنوں کی طرفداری کی بات نہ کیجئے۔ اور آپ استغفار

فرمائیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مغفرت کرنے والا رحیم ہے۔ اور آپ ان لوگوں کی طرف سے کوئی جواب دہی کی بات نہ کیجئے جو کہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نہیں چاہتے جو بڑا خیانت کرنے والا بڑا گناہ کرنے والا ہے"۔ (تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر)

حضور علیہ السلام کا صحابہؓ سے انداز محبت

☆ غزوۂ بنو قریظہ یا بنو نضیر کے موقع پر حضرت ابوالولید عتبہؓ بن عبد کو جنت کی بشارت دی۔

☆ حضرت عبیدؓ بن عبدالخالق انصاری کو شام روم کے پاس نامہ مبارک لے جانے پر جنت کی بشارت دی۔

☆ حضرت عمرو بن ثابت (اصیرم) کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ وہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

☆ مہاجر صحابی حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو جنت کی بشارت دی۔

☆ غزوۂ حنین کے لئے جاتے ہوئے راستے میں ایک جگہ پہرہ دینے پر حضرت انسؓ بن ابی مرثد غنوی کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔

☆ حضرت عبداللہؓ بن قیس کے لئے حضورؐ نے جنت میں داخلے کی بشارت دی۔

☆ حضرت ثابتؓ بن قیس سے حضور اقدسؐ نے فرمایا، تم اہل جنت میں سے ہو۔

☆ ایک موقع پر حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ کے بارے میں فرمایا: "اگر یہ گیسو والا سچ کہتا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔"

☆ غزوۂ احد میں حضورؐ کی حفاظت کرنے پر حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کو حضورؐ نے زندہ شہید کا لقب دیا۔ اور فرمایا، انہوں نے جنت کو اپنے اوپر واجب کرلیا ہے۔

☆ حضرت زاہرؓ بن حرام دیہات کے تحفے حضورؐ کے پاس لاتے تو آپ انہیں شہر کے تحفے دیا کرتے۔

☆ حضرت حارث بن حزام نے اپنے ہاتھ کا شکار حضور کو پیش کیا تو آپ نے انہیں ایک مدنی عمامہ دیا۔

☆ حضرت مرداسؓ بن مالک نے حضور کو ایک گھوڑا پیش کیا۔ آپؐ نے انہیں دعا دی اور فرمان لکھ کر دیا۔ ان کے قبیلے کے صدقات وصول کرنے کی اجازت دی۔

☆ حضرت مرداسؓ بن مالک داری کو خیبر کی پیداوار سے کچھ حصے عطا فرمائے۔

☆ حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی نے حضور کو دو موزے تحفہ میں دیئے۔ ایک بار آپؐ نے انہیں قبطی چادر عطا فرمائی۔

☆ حضرت شرحؓ بن خالد کو ایک چادر عطا کی۔ صحرا میں ایک قطعہ زمین دیا اور فرمان لکھ کر دیا۔

☆ حضرت زبرقانؓ بن بدر کو انعام دیا اور بنی عوف کے صدقات کا متولی مقرر فرمایا۔

☆ رسول اللہؐ نے حضرت ہمامؓ بن زید کو ایک چادر اور ایک پیالہ عطا فرمایا۔

☆ حضورؐ نے حضرت حارث بن حزام کے ہدیے کے جواب میں انہیں ایک لدنی عمامہ عطا فرمایا۔

☆ آپؐ نے حضرت عوفؓ بن قعقاع اور ان کے والد کو چادروں کا تحفہ دیا۔

☆ حضورؐ نے حضرت ابوعبید عامر بن حذیفہ کو ایک چادر عطا فرمائی۔

☆ حضرت عمروؓ بن بداح جو عبدقیس کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تو حضورؐ نے انہیں ایک چادر عنایت فرمائی اور جنگل میں ایک کنواں بھی عطا فرمایا۔

☆ حضرت عقبہؓ بن عبید، حضرت ارقمؓ بن ابی ارقم اور حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص کو تلواریں عطا فرمائیں۔

☆ حضرت قرظہؓ بن ربیعہ کو رسول اللہؐ نے حضرموت میں کچھ زمین عطا فرمائی۔

☆ حضورؐ نے حضرت فروۃؓ بن مسیک کو اسلام لانے کے بعد مراد اور زبید کے علاقے میں عطا فرمائے۔

☆ حضرت مجاعہ بن مرارہ اور ان کے والد کو غورہ، غواثہ اور الجلیل کے علاقے بطور جاگیر عطا فرمائے اور فرمان لکھ کر دیا۔

☆ رسول اللہؐ نے حضرت ثعلبہ بن عمرو کو صفراء میں کچھ زمین عطا فرمائی۔

☆ حضرت نمطؓ بن قیس اسلام لائے تو آپؐ نے انہیں یمن میں ایک جاگیر عطا فرمائی۔

☆ حضرت سلمہؓ بن مالک سلمی کو ایک جاگیر عطا فرمائی اور ایک تحریر لکھ کر دیا۔

☆ حضورؐ نے فراتؓ بن حیان کو یمامہ میں زمین کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایا۔

☆ حضرت تمیمؓ بن اوس داری کو فلسطین میں قطعہ اراضی عطا فرمایا اور تحریر بھی لکھ کر دی۔

☆ رسول اللہ نے حضرت بلالؓ بن سعد کو وادی سلب عطا فرما دی۔

☆ حضرت وائل بن حجر کو حضورؐ نے حضرموت میں جاگیرہ عطا فرمائی۔

☆ حضرت حمزۃؓ بن نعمان کو آپؐ نے وادی قریٰ میں زمین عطا فرمائی۔

☆ حضرت جمیلؓ بن ردام کو ایک مقام رداء عنایت فرمایا اور ایک تحریر بھی لکھ کر دی۔

☆ حضور اقدسؐ نے حضرت طیبؓ بن عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کو شام میں زمین اور تحریر بھی لکھ کر دی۔ حضرت طیب کا نام حضورؐ نے عبدالرحمٰن رکھ دیا۔

☆ حضرت حمزہؓ بن ابی ضمرہ کو ایک تحریر لکھ کر دی۔

☆ حضرت ابوعبداللہ بن ماعز بصری کو ایک فرمان لکھ کر دیا۔

☆ رسول اللہؐ نے ام المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہ سے حضرت ابراہیمؓ کی پیدائش پر حضرت ابو رافع کو ایک غلام عطا فرمایا۔

☆ حضرت رفاعہؓ بن زید، حضرت جطرفؓ بن خالد، حضرت زرارہؓ بن قیس، حضرت خزیمہؓ بن عاصم اور حضرت رافعؓ قرظی کو تحریر میں لکھ کر دیں۔

☆ حضرت ابراہیمؓ بن نجار کو اپنے لئے منبر بنانے کا شرف عطا فرمایا۔

☆ حضورؐ نے حضرت قیسؓ بن عمیر کو اپنی قوم کا سردار مقرر فرمایا۔

☆ حضرت رفاعہؓ بن زید کو حضورؐ نے ان کی قوم کا سردار مقرر فرمایا۔

☆ حضرت عبادہ بن اشیب کو قوم کا حاکم بنایا اور تحریر لکھ کر دی۔

☆ رسول اللہؐ نے حضرت قیسؓ بن زید کو قبیلہ بنو سعد بن مالک کا سردار بنایا۔

☆ حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن ابو ربیعہ کو یمن اور اس کے گردونواح میں فوج کا افسر بنایا۔

☆ حضرت عمروؓ بن قاری کو غزوۂ حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر فرمایا۔

☆ حضرت ولیدؓ بن امیہ کو کندہ اور صدف سے زکوٰۃ کی وصولی کا عامل مقرر فرمایا۔

☆ حضرت محمیہؓ بن جزء کو خمس کا عامل مقرر فرمایا۔

☆ غزوۂ حنین کے موقع پر رسول اللہؐ نے حضرت مسعود بن عمرو القاری کو مال غنیمت اور قیدیوں پر نگران مقرر فرمایا۔

☆ حضرت خزیمہؓ بن عاصم کو ان کی قوم کے صدقات کی وصولی پر مقرر فرمایا۔

☆ حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص کو یمن کے صدقات کی وصولی کا کام سونپا۔

☆ حضرت سوادؓ بن غزیہ انصاری کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔

☆ رسول اللہؐ نے حضرت یزید بن قیس اور ان کے ساتھیوں کو خیبر کے خراج سے سو وسق کھجوریں عطا فرمائیں۔

☆ حضرت عبداللہؓ بن ارقم کو حضورؐ نے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق دیئے۔

☆ خیبر کے موقع پر رسول اللہؐ نے حضرت محیصہؓ بن مسعود کو تیس وسق کھجوریں اور تیس وسق جو عنایت فرمائے۔

☆ حضرت نضیرؓ بن حارث کو حضورؐ نے حنین کے موقع پر ایک سو اونٹ عطا فرمائے۔

☆ حضرت ربیعؓ بن قارب کو ایک چادر اور ایک اونٹنی دی۔

﴿صحابہؓ کے منفرد انداز﴾

سوال: بتایئے بیعت رضوان کے موقع پر کس صحابی نے تین مرتبہ بیعت کی تھی؟

جواب: حضرت سلمہؓ بن اکوعؓ نے تین مرتبہ رسول اللہؐ کے دست اقدس پر بیعت کی۔

(طبقات۔اصابہ۔سیرالصحابہؓ)

سوال: کون سے صحابی اذان دیتے وقت شہادت کے کلمات کو چار چار مرتبہ دہراتے تھے؟

جواب: حضرت ابومحذورہ جمحیؓ اذان دیتے وقت ایسا کرتے تھے۔ (اصابہ۔مستدرک حاکم)

سوال: اہل مکہ میں کون سے صحابی سب سے زیادہ عطر لگاتے تھے؟

جواب: حضرت مصعبؓ بن عمیر کو عطر بہت پسند تھا اور وہ زیادہ عطر لگاتے تھے۔

(سیرالصحابہؓ۔اسدالغابہ)

سوال: بتایئے کس صحابی نے گناہوں کی بخشش کے وعدے پر اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت عمروؓ بن العاص نے اس شرط پر اسلام قبول کیا کہ ان کے تمام پچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔ (طبقات۔اسوۂ صحابہ۔مہاجرینؓ)

سوال: سب سے کم بات چیت کرنے والے صحابی کا نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت عمارؓ بن یاسر صحابہ میں سب سے کم کلام کرتے تھے۔

(اسدالغابہ۔اصابہ۔سیرالصحابہؓ)

سوال: اس صحابی کا نام بتادیجئے جنہوں نے جنگ یمامہ میں گھٹنوں کے بل جنگ لڑی؟

جواب: جنگ یمامہ میں حضرت زوآرؓبن ازور کی پنڈلیوں تک ٹانگیں کٹ گئیں لیکن گھٹنوں کے بل دیر تک لڑتے رہے۔ (طبقات۔تاریخ طبری۔استیعاب)

سوال: بتایئے کس صحابی کا انتقال اونٹنی پر سفر کے دوران ہوا تھا؟

جواب: قبیلہ قیس عیلان کے حضرت عتبہؓ بن غزوان مدینہ سے واپس جارہے تھے کہ اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے سفر کے دوران ہی انتقال کرگئے۔(اسوۂ صحابہ۔اصابہ۔سیرالصحابہؓ)

سوال: خلیفہ دوم حضرت عثمان غنیؓ کے محاصرے کے دوران کس صحابی نے شرپسندوں کو تلقین کی؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ کی ہدایت پر حضرت عبداللہؓ بن سلام نے محاصرین کو وعظ ونصیحت کی لیکن شرپسندوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔

(مستدرک حاکم۔خلفائے راشدین۔عثمان غنیؓ)

سوال: بتایئے اسلام کے سب سے پہلے نابینا مؤذن کون تھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن ام مکتوم وہ نابینا صحابی رسول تھے جو اذان بھی دیتے تھے۔

(اصابہ۔طبقات۔سیرالصحابہؓ)

سوال: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کس صحابی کو روزانہ شہد اور لیموں کھلایا کرتی تھیں؟

جواب: نابینا صحابی حضرت عبداللہؓ ابن ام مکتوم کو۔ (طبقات۔ اصابہ۔ سیرالصحابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: اذان کے الفاظ کن صحابہ کو خواب میں سنائے گئے تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عبداللہؓ بن زید کو اذان کے کلمات خواب میں سنائی دیئے۔ (اسدالغابہ۔ اصابہ۔ محمد عربیؐ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: کس صحابی کو رسول اللہ منبر پر کھڑے کر کے اشعار سنا کرتے تھے؟

جواب: آپؐ حضرت حسانؓ بن ثابت کو منبر پر کھڑے ہو کر شعر پڑھنے کا حکم دیتے اور خود شوق سے سنا کرتے تھے۔ (طبقات۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے کون سے صحابی جنگ میں سر پر سرخ پٹی باندھ کر لڑا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ابودجانہ سماکؓ بن خرشہ سر پر کپڑے کی سرخ پٹی باندھ لیتے تھے۔

(سیرالصحابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: کون سے صحابی نبی اکرمؐ کے وصال کے صدمے سے انتقال کر گئے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن انیس رسول اللہؐ کے وصال کی خبر سن کر صدمے سے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ (اصابہ۔ طبقات)

سوال: کس صحابیؓ کے اشعار کی وجہ سے قبیلہ دوس مسلمان ہو گیا تھا؟

جواب: حضرت کعبؓ بن مالک کے اشعار سے خوفزدہ ہو کر پورا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

(طبقات۔ اسدالغابہ)

سوال: بتایئے کون سے صحابی حضرت عیسیٰ سے مشابہت رکھتے تھے؟

جواب: صحابی رسول، حضرت عروہؓ بن مسعود حضرت عیسیٰ سے مشابہ تھے۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات)

سوال: غزوۂ بدر میں کس صحابی نے سر پر شتر مرغ کی کلغی لگا رکھی تھی؟

جواب: رسول اللہؐ کے چچا اور عظیم صحابی حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب تھے۔ انہوں نے اس جنگ میں دو تلواروں سے لڑائی کی تھی۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ مہاجرین)

سوال: دور رسالت میں کس صحابی سے لوگ دعا کی طلب کرتے اور بددعا سے ڈرتے تھے؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص مستجاب الدعوات تھے۔ لوگ ان سے دعا کرایا کرتے تھے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے کس صحابی نے حضورؐ کی زبان مبارک سے سن کر ستر سورتیں یاد کرلیں؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے حضورؐ سے سن کر اپنے حافظے کی بنا پر ستر سورتیں زبانی یاد کرلیں۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: غزوۂ احد میں مشرکین پر سب سے زیادہ تیر چلانے والے صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: اس روز حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے دشمنوں پر سب سے زیادہ تیر چلائے۔ (تاریخ اسلام۔ سیرۃ النبیؐ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے امیر تھے۔ ان کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: وہ امیر ہونے کے باوجود چٹائیاں بن کر اور کبھی جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کر کے رزق کماتے تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتائیے کس صحابی نے پندرہ دن میں عبرانی زبان سیکھی؟

جواب: رسول اللہؐ کے حکم پر حضرت زیدؓ بن ثابت نے پندرہ دن میں عبرانی زبان سیکھی۔ (مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ)

سوال: اس صحابی رسولؐ کا نام بتادیں جس نے اسلام لانے سے پہلے زندہ درگور ہونے والی لڑکیوں کو لے کر پالا تھا؟

جواب: حضرت صعصعہؓ بن ناجیہ نے تین سو ساٹھ لڑکیوں کو لے کر پالا جنہیں ان کے والدین زندہ دفن کرنا چاہتے تھے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: کس صحابی کی آنکھیں مختلف جنگوں میں ضائع ہوگئی تھیں؟

جواب: حضرت ابوسفیانؓ بن حرب کی ایک آنکھ غزوۂ طائف میں اور دوسری جنگ یرموک میں ضائع ہوگئی تھی۔ (سیرۃ ابن اسحاق۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے کون سے صحابی ایک مشرک سردار کی نذر کے بدلے میں رہا ہوئے؟

جواب: بئر معونہ کے سانحے میں بچ رہنے والے صحابی حضرت عمروؓ بن امیہ ضمری۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: کس صحابی رسولؐ نے اپنی قبر خود کھودی تھی؟

جواب: حضرت ابوسفیانؓ بن حارث نے مدینے میں اپنے ہاتھوں سے اپنی قبر کھودی اور پھر دو دن بعد انتقال فرمایا تو اسی قبر میں دفن ہوئے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: کون سے خلیفہ رسول ہر جمعے کو ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ ہر جمعے کو ایک غلام آزاد کرتے تھے۔ (سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: کون سے صحابی اپنی خوبصورتی کی وجہ سے چہرہ ڈھانپ کر رکھتے تھے؟

جواب: حضرت زبرقانؓ بن بدر اپنے حسن و جمال کی وجہ سے چہرہ چھپا کر رکھتے تھے۔

(اصابہ۔ طبقات)

سوال: بتایئے کون سے صحابی کوفہ کی مسجد میں نمازیوں میں دینار تقسیم کرتے تھے؟

جواب: حضرت سعیدؓ بن العاص ہر شب جمعہ کو اپنے غلام کے ہاتھوں کوفہ کی مسجد میں نمازیوں میں دینار سے بھری ہوئی تھیلیاں تقسیم کراتے تھے۔

(طبقات۔ مستدرک حاکم)

67

سوال: بتائیے کون سے صحابیؓ روتے روتے انتقال فرما گئے تھے؟ انہوں نے رسول اللہؐ سے کیا پوچھا تھا؟

جواب: حضرت اسود حبشیؓ۔ انہوں نے رسول اللہؐ سے کہا کہ میں بھی آپ کی طرح اللہ پر ایمان لاؤں اور نیک اعمال کروں تو کیا مجھے جنت میں آپ کا ساتھ نصیب ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت اسود حبشیؓ سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ''قسم ہے اس کی ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اسودؓ کے چہرے کی چمک جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے معلوم ہوگی۔'' یہ سن کر حضرت اسودؓ پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ روتے روتے انتقال فرما گئے۔ حضورؐ نے انہیں خود قبر میں اتارا۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: قبیلہ بنو تمیم کی شاخ بنو کعب بن سعد کے حضرت اسودؓ بن سریع فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور چار غزوات میں حصہ لیا۔ بتائیے آپ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: ابوعبداللہ اسود بن سریع نے اہل و عیال سمیت بصرہ میں سکونت اختیار کر لی اور ۴۰ ہجری میں وہیں انتقال فرمایا۔ ان سے آٹھ احادیث مروی ہیں۔

(استیعاب۔ طبقات۔ تہذیب التہذیب)

سوال: بتائیے حضرموت کے رہنے والے کس صحابیؓ نے طویل عمر پائی؟

جواب: حضرت امدؓ بن ابد حضرمی نے صحابہؓ میں بہت لمبی عمر پائی۔ (اسد الغابہ)

سوال: بنو کندہ کے حضرت امراؤ القیس حضرموت کے رہنے والے تھے۔ قادر الکلام شاعر تھے اور ۱۰ ہجری میں مدینہ منورہ آ کر اسلام قبول کیا۔ بتائیے آپ کا انتقال کہاں ہوا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں کوفہ آباد ہوا تو اپنا وطن چھوڑ کر وہاں چلے گئے۔ وہیں انتقال ہوا۔ (استیعاب۔ اصابہ)

سوال: حضرت ایاسؓ بن ثعلبہ انصاری غزوۂ بدر میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

جواب: یہ حضرت ہانیؓ بن نیار کے بھانجے تھے۔ بدر پر روانگی کے وقت ان کی والدہ سخت بیمار ہو گئیں۔ حضورؐ نے والدہ کی دیکھ بھال کے لئے انہیں گھر پر رہنے کا حکم دیا۔ ابو امامہ ایاسؓ بن ثعلبہ انصاری سے دو احادیث مروی ہیں۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: مشہور شاعر حضرت کعبؓ بن زہیر کے بھائی بجیرؓ بن زہیر بھی قادر الکلام شاعر تھے۔ وہ کب اسلام لائے؟

جواب: عدنانی قبیلے بنو مزینہ سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی ہجرت نبوی سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ انہوں نے صلح حدیبیہ اور غزوۂ خیبر کے درمیانی عرصے میں اسلام قبول کیا۔

(جمہرۃ اشعار العرب کتاب الاغانی۔ استیعاب)

سوال: قبیلہ مازن کے بسرؓ بن ابی بسر کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: وہ دو ہجری سے پہلے مسلمان ہوئے تو ان کی اہلیہ دو بیٹے عبداللہؓ اور عطیہؓ اور ایک بیٹی صماءؓ بھی ساتھ ہی مسلمان ہو گئے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: حضرت بسرؓ بن سفیان بنوخزاعہ کی شاخ بنوکعب سے تھے اور رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔ رسول اللہؐ نے انہیں کس لئے خط بھیجا تھا؟

جواب: ۶ ہجری میں حضورؐ نے انہیں خط لکھ کر قبول اسلام کی دعوت دی۔ نامہ مبارک ملتے ہی آپؓ مسلمان ہو گئے۔ (اسد الغابہ)

سوال: حضرت بسرؓ بن سفیان اصحاب الشجرہ میں سے تھے اور انہوں نے حضورؐ کے

دست اقدس پر موت کی بیعت کی۔ بتایئے اس عمرہ پر روانہ ہونے کے بعد حضورؐ نے حضرت بسرؓ کو کس کام پر مامور فرمایا؟

جواب: آپ کو اطلاع ملی کہ مشرکین مکہ مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت بسرؓ بن سفیان کو حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے عسفان کے مقام پر اطلاع دی کہ کفار مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روکنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کی شاخ بنی بکاء کے کون سے صحابی کے لئے حضورؐ نے دعا فرمائی تھی اور اس کا کیا اثر ہوا؟

جواب: حضرت بشرؓ بن معاویہ بکائی کے چہرے پر حضورؐ نے اپنا دست اقدس پھیرا اور دعا دی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ جب کبھی بارش نہ ہوتی اور خشک سالی کی وجہ سے ان کی قبیلے کے لوگ مصیبت میں گرفتار ہوئے تو حضرت بشرؓ اور ان کا خاندان اس سے محفوظ رہتا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: قبیلہ بنو بکر بن وائل کے حضرت بشرؓ بن خصاصیہ فتح مکہ کے فوراً بعد اسلام لائے اور کچھ عرصہ اصحاب صفہ میں شامل رہے۔ آپ نے دور صدیقیؓ کے کن معرکوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضرت مثنیٰ بن حارثہ نے ایرانیوں کے خلاف جہاد کیا تو حضرت بشیرؓ بن خصاصیہ بھی اس لشکر میں شامل تھے۔ (طبقات۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: قبیلہ اوس کے خاندان بنی ظفر سے تعلق رکھنے والے صحابی حضرت بشیرؓ بن عنبس انصاری کو فارس حوا کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: ان کی ایک گھوڑے کا نام حوا تھا اسی نسبت سے وہ فارس حوا کہلائے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت بشیرؓ بن عنبس نے غزوۂ احد کے بعد تمام غزوات میں حصہ لیا۔ دور فاروقی میں ان کی جہادی سرگرمیاں کیا رہیں؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے عراق عرب میں ایرانیوں کے خلاف جہاد کیلئے حضرت ابو عبید ثقفیؓ کی سرکردگی میں لشکر بھیجا تو حضرت بشیرؓ بن عنبس بھی اس میں شامل تھے۔ نمارق، کسکر اور سقاطیہ فتح کر کے دریائے فرات کے کنارے مروحہ کے قریب قس الناطف کے مقام پر ایرانیوں کے ساتھ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ حضرت بشیرؓ بن عنبس بھی اس میں شہید ہو گئے۔

(طبقات۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ فتوح البلدان)

سوال: قریش کی شاخ بنو سہم سے تعلق تھا اور سابقون الاولون میں شامل حضرت تمیمؓ بن حارث نے کب اور کہاں ہجرت کی؟

جواب: آپ ۶ نبوی میں مکہ سے حبش گئے اور پھر کچھ عرصہ بعد مدینہ آ گئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضرت تمیمؓ بن حارث نے کب شہادت پائی؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کے دور میں شام جانے والے لشکر میں شامل ہوئے اور رومیوں کے خلاف کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ اجنادین کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: بدری صحابی حضرت ثابتؓ بن خالد کب شہید ہوئے؟

جواب: خزرج کی شاخ بنو مالک بن نجار سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی سانحہ بئر معونہ یا جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

﴿صحابہ کے آخری الفاظ اور وصیتیں﴾

☆ حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ نے میدان جنگ میں وفات سے چند لمحے پہلے کہا:

''حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو میرا یہ پیغام دینا، جہاں تک ممکن ہو سکے عرب

کی سرحد کے قریب رہ کر ایرانیوں سے جنگ کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غالب کرے، تو پھر بے دریغ ایران کے اندر گھس جائیں اور اگر خدانخواستہ مسلمان ایرانیوں کو مغلوب نہ کر سکیں، تو اپنے ملک کی سرحد کے اندر جا کر دوبارہ منظم ہو کر یلغار کریں۔" (اسد الغابہ۔ تیس پروانے)

☆ حضرت عاصمؓ بن ثابت نے شہادت سے پہلے یہ الفاظ کہے: "الٰہی! میری اسی طرح حفاظت کیجیے کہ نہ میں کسی مشرک کو مس کروں اور نہ مجھے کوئی مشرک مس کر سکے۔" (اسد الغابہ۔ جرنیل صحابہؓ)

☆ حضرت حذیفہؓ بن یمانؓ کے آخری الفاظ ہیں: "اے اللہ تجھے معلوم ہے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے، چنانچہ اپنی ملاقات میں میرے لیے برکت عنایت فرما۔" اور یہ بھی فرمایا: "دیکھو ذوق و شوق سے میرا حبیب آیا۔ جو دربار الٰہی میں شرمندہ ہوا اسے کامیابی نصیب نہ ہو گی۔" آپ نے وصیت کی: "مجھے زیادہ قیمتی کفن نہ پہنانا۔" (طبقات۔ حلیۃ الاولیاء)

☆ وفات سے کچھ دیر پہلے حضرت خبابؓ بن الارت کا کفن لایا گیا تو اشکبار ہو کر فرمایا: "یہ تو پورا کفن ہے۔ افسوس کہ حمزہؓ کو ایک چھوٹی سی چادر میں کفنایا گیا جو ان کے سارے بدن کو بھی نہیں ڈھانپ سکتی تھی۔ پیر ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا اور سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ آخر ہم نے ان کے پاؤں اذخر سے ڈھانپ کر کفن پورا کیا۔" (طبقات۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت خبیبؓ بن عدی انصاری کو مشرکین نے سولی پر لٹکایا اور آپ کا منہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا تو آپؓ نے آیت پڑھی: فاینما تولوا فثم وجه الله: "تم جس طرف رخ کرو اسی طرف اللہ کی ذات موجود ہے۔" حضرت خبیبؓ کا منہ قبلہ رخ ہو گیا۔ ابھی تھوڑی سی جان باقی تھی کہ آپ نے فرمایا: "الحمد للہ

اس نے میرا منہ اپنے گھر کی طرف پھیر دیا۔" ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ پر سلام بھیجا اور اللہ سے درخواست کی کہ وہ ان کے حال کی خبر حضور کو پہنچا دے۔　　　　　　　　(سیرۃ النبیؐ۔طبقات۔اصابہ)

☆ حضرت ابو عبداللہ سالمؓ کی زبان پر شہادت کے وقت سورۃ آل عمران رکوع ۱۵ کی آیت وما محمد الا رسول .... جاری تھی۔ دم نزع حضرت نے منہ بولے باپ ابو حذیفہؓ اور ایک دوسرے مسلمان کے بارے میں پوچھا اور ان کی شہادتوں کا پتہ چلا تو وصیت کی کہ مجھے ان دونوں کے درمیان دفن کیا جائے۔ روایت ہے کہ وہ شہید ہوئے تو ان کا سر اپنے منہ بولے باپ ابو حذیفہؓ کے قدموں پر تھا۔

(طبقات۔اسد الغابہ)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: "اے اللہ میں تیری ملاقات چاہتا ہوں تو بھی میری ملاقات پسند کر۔"　　　　　　　　(البدایہ۔اصابہ)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے وصیت کی: "میری قبر پر خیمہ نہ لگانا۔ جنازہ کے پیچھے آگ لے کر نہ چلنا۔ اور جنازہ لے جانے میں جلدی کرنا۔" آپ نے وفات سے پہلے حدیث نبویؐ بھی بیان فرمائی۔　　　　　　　　(البدایہ والنہایہ۔اصابہ)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمر نے اپنے بیٹے سالمؒ کو وصیت کی کہ مجھے حدود حرم کے باہر دفن کرنا۔ مگر حجاج بن یوسف نے مداخلت کی اور نماز جنازہ پڑھا کر فخ مہاجرین کے قبرستان میں دفن کیا۔　　　　　　　　(طبقات)

☆ حضرت حرامؓ بن ملحان کو دشمن نے نیزہ مارا تو شہید ہونے سے پہلے خون کا فوارہ نکلا۔ اس کا چلو بھر کر سر پر چھڑکا اور فرمایا: "رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔"

☆ حضرت ابوسفیان مغیرہؓ بن حارث نے خود اپنی قبر کھودی وفات پانے سے تین دن پہلے اپنے عزیزوں کو صبر کی تلقین کی اور فرمایا: "اسلام کے بعد سے آج تک اللہ نے ہر لغزش سے محفوظ رکھا۔" (مستدرک حاکم)

☆ حضرت ہشامؓ بن عاص نے جنگ اجنادین میں شہادت سے پہلے فرمایا: "مسلمانو! میں عاص بن وائل کا بیٹا ہشام ہوں۔ آؤ میرے ساتھ آؤ کہ جنت تمہاری منتظر ہے۔ میرے ساتھ نہیں آتے تو گویا تم جنت سے بھاگتے ہو۔"

(مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت نعمانؓ بن مقرن جنگ نہاوند میں شدید زخمی ہوئے۔ نزع کے عالم میں پوچھا: "لڑائی کا کیا انجام ہوا؟" ایک مجاہد نے کہا، اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی، فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے۔ امیر المومنین کو فوراً اپنی فتح کی اطلاع دو۔" اور پھر انہوں نے جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ (اصابہ)

☆ حضرت غیلانؓ بن سلمہ نے وفات سے پہلے اپنے بیٹوں کو بلایا اور وصیت کی: "میں نے تمہاری دولت سے اچھا کام لیا اور تمہاری ماؤں کو بہت عزت اور احترام سے رکھا۔ لہٰذا اب تم بھی شریف بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔"

(اسد الغابہ)

☆ حضرت بریدہؓ بن حصیب نے وصیت کی کہ مجھے مقام جادہ میں دفن نہ کیا جائے۔ وہاں ان کے لیے قبر تیار کی گئی تو گر پڑی۔ پھر وصیت کے مطابق وہاں سے ہٹ کر انہیں دفن کیا گیا۔ (جزء کل صحابہ)

☆ حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے وصیت کی: "جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے اونٹ پر سوار کیا جائے۔ پھر دشمن کے سامنے پہنچ جاؤ تو مجھے قبر کھود کر دفن کر دینا اور قبر برابر کر دینا۔ تاکہ گھوڑے اور لوگ مجھے روند ڈالیں کہ قبر کا نشان

بھی نہ ملے۔" (طبقات)

☆ حضرت عبادہؓ بن صامت نے وفات سے پہلے ایک حدیث بیان کی تھی۔ اس سے پہلے بیٹے کو وصیت کی کہ تقدیر پر یقین رکھنا ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔ ان کے شاگرد ابو عبداللہ عبدالرحمٰن رونے لگے تو فرمایا: "میں راضی برضا ہوں تم روؤ نہیں۔ انشاء اللہ شفاعت کی ضرورت ہو گی تو شفاعت کروں گا۔ شہادت کی ضرورت ہو گی تو شہادت دوں گا۔ غرض جہاں تک ہو سکا تم کو نفع پہنچاؤں گا۔"

(مسند احمد بن حنبل)

☆ حضرت ابو ذر غفاریؓ کے آخری الفاظ تھے: بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله۔

(طبقات۔ اسد الغابہ)

☆ حضرت مخیریقؓ نے جنگ احد میں جان بحق ہونے سے پہلے وصیت کی: "رسول اللہؐ میرے تمام باغات کے مالک ہوں گے۔" (اصابہ)

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے حضرت زبیرؓ بن العوام اور ان کے بیٹے عبداللہؓ بن زبیر کو بلا کر آخری وقت میں اپنی جائداد، اولاد اور تجہیز و تکفین کے بارے میں وصیتیں کیں۔ (طبقات۔ شمع پروانے)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عامر بصرہ کے گورنر بنے تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے لوگوں سے کہا: "تمہارے پاس قریش کا ایک معزز نوجوان آ رہا ہے جو تم پر اس طرح (ہاتھوں سے بتایا) روپیہ برسائے گا۔" (تاریخ طبری۔ پچاس صحابہؓ)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کے بارے میں حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ نے فرمایا: "میں نے عبداللہؓ بن عباس سے بڑھ کر سنت کا عالم، ان سے زیادہ صائب الرائے اور ان سے بڑا دقیق النظر کسی کو نہیں دیکھا۔" (استیعاب)

☆ حضرت براءؓ بن معرور انصاری نے وصیت کی مجھ کو قبلہ رخ رکھنا اور جب

رسول اللہؐ مدینہ منورہ تشریف لائیں تو میری تمام جائداد کا ایک تہائی حصہ آپؐ کو پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپؐ نے تہائی مال وصول فرما کر ان کے ورثا کے حوالے کر دیا۔ (طبقات۔ سوشیدائی)

☆ حضرت انسؓ بن مالک نے اپنے شاگرد ثابت بنانیؒ سے فرمایا کہ میری زبان کے نیچے حضور اقدسؐ کا موئے مبارک رکھ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ (انساب الاشراف۔ اصابہ)

☆ حضرت خالدؓ بن ولید نے بستر مرگ پر حسرت سے فرمایا: ''میں نے اپنی زندگی میں تقریباً تین سو (یا ایک سو سے زائد) جنگیں لڑی ہیں۔ میرے جسم کے ہر حصے میں تیروں، تلواروں اور نیزوں کے زخم لگے ہیں۔ مگر شہادت نصیب نہیں ہوئی۔ اور آج بستر پر اونٹ کی طرح جان دے رہا ہوں۔'' انہوں نے وصیت کی کہ میرے ہتھیار اور سواری جہاد کے لیے وقف کر دیئے جائیں۔ (استیعاب۔ پچاس صحابہؓ)

☆ بنو مالک کے ایک شخص حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی کو تیر مار کر شہید کیا تو ان کے قبیلے والے بدلہ لینے کی تیاری کرنے لگے۔ آپ نے عالم نزع میں وصیت کی: ''یہ تو اللہ کا مجھ پر خاص کرم ہے کہ اس نے مجھے رتبہ شہادت دیا۔ میرے بدلہ میں کسی کو قتل نہ کرنا۔ میں نے اپنا خون معاف کیا۔ میری تو اب صرف یہی آرزو ہے کہ مجھے رسول اللہؐ کے ان ساتھیوں کے ساتھ دفن کرنا جو محاصرۂ طائف کے دوران شہید ہوئے۔'' (طبقات۔ استیعاب۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

☆ حضرت عبداللہؓ بن مغفل نے وصیت کی: ''غسل کے پانی میں کافور ملانا۔ غسل کے وقت صرف احباب موجود ہوں اور رسول اللہؐ کے صحابہ غسل دیں، کفن میں دو چادریں اور ایک قمیص ہو کیونکہ رسول اللہؐ کا کفن ایسا ہی تھا۔ جنازہ کے پیچھے آگ نہ روشن کی جائے۔ حاکم بصرہ عبیدہ میری نماز جنازہ میں شریک نہ

ہوں۔" (طبقات۔ تہذیب)

☆ حضرت ابو عامر اشعریؓ نے شہادت سے چند لمحے پہلے کہا: "رسول اللہؐ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور آپؐ سے میری مغفرت کی دعا کرنا میرا اسلحہ رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کر دینا۔" (صحیح بخاری۔ استیعاب)

﴿صحابہ کا شرف و اعزاز﴾

سوال: بتایئے غزوۂ خیبر میں کس صحابیؓ نے حضورؐ کے اونٹ کی مہار پکڑ رکھی تھی؟

جواب: غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت کرکرہؓ کو حضورؐ کے اونٹ کی مہار پکڑنے کا شرف حاصل ہوا۔ (مدارج النبوۃ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے گھر کے انتظامات کس صحابیؓ کے سپرد تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے گھر کا تمام انتظام حضرت مالکؓ بن عیاض کے سپرد تھا۔
(الفاروق۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ کے غلام حضرت مابورؓ کو کیا ذمہ داری دی گئی تھی؟

جواب: حضرت مابورؓ کو یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ وہ ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ کے گھر لکڑی اور پانی مہیا کریں۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت کس صحابیؓ نے حضورؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کی راہنمائی کی؟

جواب: مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت حضرت مسعودؓ بن ھنیدہ نے رہنمائی کی۔ کوہ رکوبہ کے نزدیک پہنچ کر آپ مسلمان ہو گئے تھے۔ (طبقات)

سوال: رسول اللہؐ نے خطوط پر لگانے کے لئے انگوٹھی نما مہر بنوا رکھی تھی۔ آپؐ کی خاتم کس صحابیؓ کے پاس رہتی تھی؟

جواب: حضرت معیقیب حضورؐ کے خاتم بردار صحابی تھے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: ہجرت کے بعد قباء میں رسول اللہ کے قیام وطعام کا انتظام کون کرتا تھا؟

جواب: حضرت کلثومؓ بن الہدم کے گھر حضورؐ نے قیام فرمایا۔ ان کے غلام حضرت نجیح یہ انتظامات کرتے تھے۔ (سیر الصحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: سفر میں حج کے دوران کس صحابی کو ازواج مطہراتؓ کے لئے پردے کا انتظام کرنے کا شرف حاصل ہوتا؟

جواب: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف ازواج مطہراتؓ کیلئے یہ خدمات انجام دیتے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ طبقات)

سوال: رسول اللہؐ نے ایک صحابی کی قبر بھی کھودی تھی۔ صحابی کا نام بتادیجیے۔

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عبدنہم کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ نے مل کر ان کی قبر کھودی۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: مسلمان ہونے کے بعد کس شاعر صحابی کو رسول اللہؐ کے سامنے اپنے اشعار پڑھنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت کعبؓ بن زہیر مزنی نے مسلمان ہوتے ہی آپؐ کے سامنے اٹھاون اشعار کا قصیدہ بانت سعاد پڑھا۔ (سیر الصحابہ۔ طبقات)

سوال: حضورؐ کے لئے فرش نشست کا انتظام کس صحابی کے سپرد تھا؟

جواب: حضرت عزیزؓ یمنی رسول اللہؐ کے لئے فرش ونشست کا انتظام فرماتے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ انصار صحابہؓ)

سوال: مکہ میں حضورؐ کی جائے ولادت کس کو دی گئی؟

جواب: آنحضرتؐ نے اپنی جائے ولادت حضرت عقیلؓ بن ابی طالب کو ہبہ کردی تھی۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: غزوات نبوی میں سب سے زیادہ سپہ سالار کون سے صحابی بنائے گئے؟

جواب: حضرت زیدؓ بن حارثہ کو رسول اللہؐ نے سب سے زیادہ غزوات میں سپہ سالار مقرر فرمایا۔ (المغازی۔سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: کس صحابی رسولؐ کے مزار پر آل عثمان کے سلاطین تخت نشینی کا حلف اٹھاتے تھے؟

جواب: حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار پر سلاطین آل عثمان حلف اٹھاتے تھے۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

سوال: غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہؐ نے کس صحابی کے اشعار کثرت سے پڑھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آقا نے ان کے اشعار پڑھے۔ (اصابہ۔اسد الغابہ۔محمد عربیؐ انسائیکلوپیڈیا)

سوال: احادیث کا پہلا مجموعہ مرتب کرنے والے صحابی کا نام بتادیجئے؟

جواب: سب سے پہلے یہ شرف حضرت عبداللہؓ بن عمرو کو حاصل ہوا جو عالم وفاضل صحابہ میں سے تھے۔ (طبقات۔اسد الغابہ۔اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے اپنے کس پیارے صحابی کی نعش کو بوسہ دیا تھا؟

جواب: آپؐ نے حضرت عثمانؓ بن مظعون کی نعش کو پیشانی پر تین مرتبہ بوسہ دیا تھا۔

(سیر الصحابہؓ۔استیعاب۔سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: غزوات میں بار برداری کا کام کس صحابی کے ذمے ہوتا تھا؟

جواب: عام طور پر یہ شرف حضرت عبداللہؓ بن عمرو کو حاصل ہوتا تھا کہ وہ غزوات میں بار برداری کا انتظام کریں۔ (طبقات۔اصابہ)

سوال: صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہؐ نے کس صحابی کو ایک ڈھال عطا فرمائی؟

جواب: حضرت سلمہؓ بن اکوع نے اس موقع پر دوسری مرتبہ بیعت کی تو آپؐ نے انہیں ڈھال عنایت فرمائی۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: وہ کون سے واحد صحابی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے؟

جواب: حضرت زیدؓ بن حارثہ حضورؐ کے وہ صحابی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے۔ (قرآن حکیم۔ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر عثمانی)

سوال: جب مکہ فتح ہوا تو کس صحابی نے قبیلہ بنو ظفر کا علم اٹھا رکھا تھا؟

جواب: رسول اللہؐ نے تمام قبیلوں کو ان کے علم عطا فرمائے تھے۔ بنو ظفر کا علم حضرت قتادہؓ بن نعمان نے اٹھایا ہوا تھا۔ (اسد الغابہ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: بتایئے چین میں سب سے پہلے مسجد بنانے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: چین میں سب سے پہلے مسجد ایک صحابی رسولؐ حضرت مالکؓ بن وہیب نے بنوائی تھی۔ (تاریخ طبری۔ فتح البلدان۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ کے نعلین مبارک کی حفاظت کس صحابی کے سپرد تھی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے ذمے رسول اللہؐ کی نعلین مبارک ہوتی تھیں۔

(اصابہ۔ مستدرک حاکم۔ طبقات)

سوال: حضورؐ کا شاعر خاص کس صحابی کو کہا جاتا تھا؟

جواب: حضرت حسانؓ بن ثابت کو رسول اللہؐ کا شاعر خاص ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(استیعاب۔ البدایہ والنہایہ۔ اسد الغابہ)

سوال: مسلمانوں کے پہلے امیر الحج بننے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رسول اللہ نے مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے امیر الحج بنا کر روانہ فرمایا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوہ ابواء کے موقع پر کس صحابی کو مدینہ کا نائب مقرر کیا گیا؟

جواب: اس موقع پر حضرت سعدؓ بن عبادہ کو مدینہ میں رسول اللہؐ کے نائب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ المغازی۔ ضیاء النبی)

سوال: بتائیے کس صحابی کو فرشتے بھی سلام کیا کرتے تھے؟

جواب: روایات کے مطابق حضرت عمرانؓ بن حصین کو فرشتے بھی سلام کیا کرتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ مدینے سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ کا خچر کون سے صحابی ہانکا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عقبہؓ بن عامر جہنی کو اس خدمت کا موقع نصیب ہوتا تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہؐ کے امور خانہ داری کن صحابی کے ذمے تھے؟

جواب: حضرت بلالؓ حبشی حضورؐ کے گھر کے تمام اخراجات اور امور کے نگران تھے۔

(اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہ۔ بلالؓ)

سوال: حضورؐ نے کس صحابی کو حاکم دمشق کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا؟

جواب: دعوت اسلام کے لئے حضورؐ کا نامہ مبارک لے کر حضرت شجاعؓ بن وہب حاکم دمشق کے پاس گئے۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ اسلام)

سوال: غزوۂ بدر کے موقع پر سائبان کے نیچے حضورؐ کے ساتھ اور کون سے صحابی تھے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کے ساتھ اس سائبان کے نیچے آرام کیا۔

(اسد الغابہ۔ صدیق اکبرؓ۔ غزوات نبوی)

سوال: شاہ یمامہ ہوذہ بن علی کے پاس دعوت اسلام کا خط لے کر کون سے صحابی گئے؟

جواب: حضرت سلیطؓ بن عمرو حضورؐ کا نامہ مبارک شاہ یمامہ کے پاس لے کر گئے تھے۔

(المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ مکتوبات نبوی۔ تاریخ اسلام)

سوال: کن مسلمان شعراء کو مشرکین کی ہجو کرنے کا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: حضورؐ کے حکم سے حضرت حسانؓ بن ثابت، حضرت کعبؓ بن مالک اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کفار کے خلاف جنگوں اور ہر اہم موقع پر ان کے شعراء کا جواب دیتے تھے۔ (تاریخ طبری۔ سیرۃ حلبیہ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔)

سوال: غزوۂ تبوک کے موقع پر کس صحابی کو مدینہ میں حضورؐ کی نیابت کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: اس موقع پر رسول اللہ نے حضرت محمدؓ بن مسلمہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔

(اسد الغابہ۔ المغازی۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بحرین کے گورنر المنذر بن ساوی کی طرف سے کونسے صحابی کو بھیجا گیا؟

جواب: دعوت اسلام کے لئے حضورؐ کا نامہ مبارک لے کر حضرت علاءؓ بن الحضرمی گورنر بحرین کے پاس گئے۔ (مکتوبات نبوی۔ فرامین نبوی۔ اصابہ)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر کون سے صحابی حضورؐ کے الفاظ دہراتے تھے؟

جواب: حضرت ربیعؓ بن امیہ کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ وہ حضورؐ کے الفاظ دور تک پہنچانے کے لئے دہراتے تھے۔ (تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام۔ سیرۃ النبیؐ)

سوال: آنحضرتؐ کے خادم خاص ہونے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت انسؓ بن مالک کو حضورؐ کے خادم خاص ہونے کا اعزاز ملا۔

(سیرۃ النبیؐ۔ سیرۃ ابن ہشام۔ زاد المعاد۔ طبقات)

سوال: عمان کے بادشاہوں جیفر اور عبد کے پاس حضورؐ کے نامہ مبارک کون سے صحابی لے کر گئے تھے؟

جواب: حضرت عمروؓ بن العاص دعوت اسلام کا خط لے کر عمان کے بادشاہوں کے پاس گئے۔ (مکتوبات نبوی۔ فرامین نبوی۔ تاریخ اسلام)

سوال: بتایئے کون سے صحابی عصا لے کر حضور اقدسؐ کے آگے آگے چلتے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود عصا لے کر آپؐ کے آگے آگے چلتے یہاں تک کہ آپؐ حجرہ مبارک میں داخل ہو جاتے۔ (اسد الغابہ۔ اصابہ۔ مستدرک حاکم)

سوال: بتایئے غزوۂ سفوان میں حضورؐ نے کس صحابی کو اپنا نائب مقرر فرمایا؟

جواب: اس موقع پر مدینہ منورہ میں حضرت زیدؓ بن حارثہ کو حضورؐ کا نائب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (تاریخ اسلام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: رسول اللہؐ کے مال و متاع کی ذمہ داری کن صحابی کو سونپی گئی تھی؟

جواب: حضرت ابو رافعؓ اسلم رسول اللہؐ کے مال و اسباب کی دیکھ بھال کے ذمہ دار تھے۔ (استیعاب۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: آنحضرتؐ کا نامہ مبارک کسریٰ کے پاس لے جانے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن حذافہ بن قیس کو رسول اللہؐ نے اپنا نامہ مبارک دے کر کسریٰ پرویز کے پاس روانہ فرمایا۔ (مکتوبات نبوی۔ البدایہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ ایک اور صحابی کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ نام بتا دیجئے؟

جواب: آپؐ نے ایک موقع پر حضرت عبداللہؓ بن عوف کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: کس صحابی کی قرأت پر خاندان رسالت میں قرأت کی جاتی تھی؟

جواب: حضرت ابیؓ بن کعب کو یہ شرف حاصل تھا کہ ان کی قرأت خاندان رسالت میں رائج تھی۔ (حفاظ صحابہؓ۔ سیر الصحابہ۔ اصابہ)

سوال: جنگ بدر میں رسول اللہؐ نے کس صحابی کی زرہ زیب تن کی ہوئی تھی؟

جواب: حضرت سعدؓ بن عبادہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ ان کی زرہ حضورؐ نے جنگ بدر میں زیب تن فرمائی۔ (اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے آنحضرتؐ کی مسواک کس صحابی کے پاس ہوتی تھی؟

جواب: آپؐ کی مسواک حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے پاس ہوتی تھی اور وہی ضرورت کے وقت حضور کو پیش کرتے تھے۔

(اصابہ سیر صحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا)

سوال: رسول اللہ کا نامہ مبارک شاہ نجاشی کے پاس کون لے کر گیا تھا؟

جواب: یہ شرف حضرت عمروؓ بن امیہ ضمری کو حاصل ہوا کہ وہ حضورؐ کا نامہ مبارک شاہ حبشہ نجاشی اصحمہ کے پاس لے کر گئے۔ (مکتوبات نبوی۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: کس صحابی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ ان کے گھر مواخات قائم کی گئی؟

جواب: حضورؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات حضرت انسؓ بن مالک کے گھر قائم کی۔ (تاریخ طبری۔ محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا۔ تاریخ اسلام)

سوال: شاہ مقوقس کے پاس رسول اللہ کا نامہ مبارک کون سے صحابی لے کر گئے؟

جواب: حضورؐ کی طرف سے مقوقس کو دعوت اسلام کا خط حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے پہنچایا۔ (مکتوب نبوی۔ فرامین نبوی۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: غزوۂ بدر کے موقع پر کس صحابی نے حضورؐ کے خیمے پر پہرہ دیا؟

جواب: اس موقع پر خیمہ رسول کی حفاظت کرنے کا شرف حضرت سعدؓ بن معاذ کو حاصل ہوا۔ (المغازی۔ سیرت حلبیہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: امہات المومنینؓ کی حفاظت کس صحابی کے ذمے ہوتی تھی؟

جواب: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت اسدؓ بن اسید عدی کو یہ اعزاز حاصل تھا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: شاہ روم ہرقل کے پاس حضورؐ کا نامہ مبارک کون سے صحابی لے کر گئے تھے؟

جواب: حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی کو اس موقع پر سفیر رسولؐ بننے کا شرف حاصل ہوا۔

(مکتوبات نبوی۔ فرامین نبوی۔ طبقات)

سوال: کس صحابی کو غزوۂ بدر کے مال غنیمت پر عامل مقرر کیا گیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے غزوہ بدر سے حاصل ہونے والے مال غنیمت پر حضرت عبداللہؓ بن کعب کو عامل مقرر فرمایا۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ المغازی)

سوال: بتایئے حضورؐ نے کس صحابی کو حدیث لکھنے کی اجازت دی تھی؟

جواب: آپ نے حضرت عبداللہؓ بن عمرو کو حدیث لکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔

(مسند احمد بن حنبل۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضورؐ نے کس صحابی کو صاحب الرائے فرمایا تھا؟

جواب: غزوۂ بدر میں بہترین رائے دینے پر حضرت حبابؓ بن منذر کو آپؐ نے یہ اعزاز بخشا۔ (طبقات۔ اسد الغابہ۔ غزوات نبوی)

سوال: ہجرت کے وقت کس صحابی کو حضورؐ کے بستر مبارک پر سونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت علی المرتضیٰؓ کو حضورؐ نے ہجرت کیلئے روانگی کی رات اپنے بستر پر سلا دیا۔ (سیرۃ النبیؐ۔ تاریخ اسلام۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: یمن کے کس شاہی خاندان کے فرد کو حضورؐ کا غلام ہونے کا اعزاز ملا؟

جواب: یمن کے حمیری خاندان کے فرد حضرت ثوبانؓ کو حضورؐ کا غلام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (اسوۂ صحابہ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: غزوۂ بنو مصطلق میں کس صحابی کو خمس کا عامل مقرر کیا گیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے غزوۂ بنو مصطلق میں حضرت محمیہؓ بن جزء کو خمس کا عامل بنایا۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضورؐ نے عاشورہ کے روزے کا حکم بنی اسلم میں کس صحابی کے ذریعے بھجوایا تھا؟

جواب: آپؐ نے اس مقصد کیلئے حضرت ہندؓ بن حارث کو روانہ فرمایا تھا۔

(استیعاب۔ تاریخ طبری۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: کونسے صحابی حضور کا نامہ مبارک پڑھتے پڑھتے انتقال کر گئے؟

جواب: حضرت ابوبصیرؓ حالت نزع میں تھے کہ حضور کا خط ملا۔ وہ نامہ مبارک پڑھتے پڑھتے انتقال کر گئے۔ (سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ اصابہ)

سوال: بتایئے حضرت ابوثعلبہؓ بن نمر کو کیا شرف حاصل ہوا؟

جواب: آپ نے امیر معاویہؓ کے دور میں سجدے کی حالت میں انتقال فرمایا۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: کن دو خلفائے راشدینؓ کو داماد رسولؐ ہونے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کو داماد رسولؐ ہونے کا شرف و اعزاز ملا۔

(خلفائے راشدینؓ۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: رسول اللہؐ کے قربانی کے جانوروں کو مکہ لے جانے کا کام کس صحابی کے سپرد تھا؟

جواب: یہ خدمت حضرت ذویبؓ بن ملحلہ کے سپرد کی گئی ہے۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: حضورؐ نے ایک صحابی کی کنیت ابویحییٰ رکھ دی تھی۔ صحابی کا نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت صہیبؓ بن سنان کی کنیت ابویحییٰ ان کے ہاں اولاد پیدا ہونے سے پہلے ہی حضورؐ نے رکھ دی تھی۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے کس صحابی کے جنازے میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی؟

جواب: روایت ہے کہ حضرت سعدؓ بن معاذ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک

ہوئے۔ (سیرالصحابہ۔ طبقات۔ استیعاب)

سوال: رسول اللہؐ نے کس صحابی کو نامہ مبارک دے کر اہل ہجر کے پاس بھیجا تھا؟

جواب: حضرت علاء بن الحضرمی اور حضرت ابوہریرہؓ حضورؐ کے سفیر بن کر گئے تھے۔

(اصابہ۔ اسدالغابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: رسول اللہؐ کی اونٹنی قصوی کی نگرانی کس صحابی کے ذمے تھی؟

جواب: حضرت بسیعؓ حضورؐ کی اونٹنی قصوی کی نگرانی کے فرائض انجام دیتے تھے۔

(طبقات۔ مستدرک حاکم۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: ہجرت نبوی میں کون سے صحابی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو اس موقع پر حضورؐ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ (سیرۃ النبیؐ رحمۃ للعالمینؐ۔ تاریخ اسلام)

سوال: رسول اللہؐ کی پانی کی چھاگل اٹھانا کون سے صحابی سعادت سمجھتے تھے؟

جواب: حضرت ایمنؓ بن ام ایمنؓ رسول اکرمؐ کیلئے پانی کی چھاگل اٹھانا اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے۔ (طبقات۔ مستدرک حاکم۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: عمان کے کس گورنر کو اسلام لانے پر سولی پر لٹکا دیا گیا؟

جواب: حضرت فروۃؓ بن عمرو الجذامی کو مسلمان ہونے کے جرم میں پھانسی دے دی گئی۔ (اصابہ۔ اسدالغابہ۔ سیرالصحابہؓ)

سوال: حضورؐ کے وضو کے لئے پانی کا انتظام کس صحابی کے ذمے تھا؟

جواب: حضرت ربیعہؓ بن کعب اسلمی رسول اللہؐ کے وضو کیلئے پانی مہیا کرتے تھے۔

(اصابہ۔ مستدرک حاکم۔ اصابہ)

سوال: غزوہ بدر میں حضورؐ کے کس غلام نے محافظ کے فرائض انجام دیے تھے؟

جواب: آپؐ کے حبشی غلام حضرت شقرانؓ نے۔ حضورؐ نے خوش ہوکر انہیں آزاد کردیا

تھا۔ (اسد الغابہ۔ غلامان محمد۔ اصابہ۔ استیعاب۔ مغازی رسول)

سوال: بتائیے کون سے غلام کو حضورؐ کے در اقدس پر دربانی کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: حضرت رباحؓ دراقدس پر بیٹھتے اور آنحضرتؐ سے لوگوں کے حاضر ہونے کی اجازت لیتے۔ (غلامان محمد۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: کس صحابی کی تین پشتیں غزوۂ بدر میں شامل ہوئیں؟

جواب: حضرت یزیدؓ بن اخنس سلمی کی تین پشتوں کو غزوۂ بدر میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (اصحاب بدر۔ مغازی رسول۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: کس خلیفہ رسول کے خط سے دریائے نیل پھر سے رواں ہوگیا؟

جواب: دریائے نیل کی روانی رک گئی تو حضرت عمر فاروقؓ نے خط بھیجا۔ خط دریا میں ڈالتے ہی دریائے نیل پھر سے رواں ہوگیا۔

(الفاروق۔ استیعاب۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان)

سوال: مکہ میں حضورؐ ایک گھاٹی میں نماز پڑھتے تو کون سے صحابی پہرہ دیتے؟

جواب: عام تبلیغ سے پہلے حضور گھاٹی میں نماز پڑھتے تو حضرت علیؓ پہرہ دیتے تھے۔

(تاریخ اسلام۔ خلفائے راشدین۔ علیؓ کردار اور سیرت)

سوال: کون سے صحابی رسول اللہؐ کے لباس میں طواف کیا کرتے تھے؟

جواب: یہ شرف حضرت عیاضؓ بن حمار کو حاصل تھا کہ وہ حضور کا پیراہن مبارک پہن کر طواف کرتے۔ (اصابہ۔ مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں سب سے بڑا قاضی ہونے کا اعزاز کس کو حاصل تھا؟

جواب: یہ منفرد اعزاز اور شرف حضرت علیؓ کو حاصل تھا۔

(خلفائے راشدینؓ۔ تاریخ طبری۔ تاریخ اسلام)

سوال: عمرۃ القضا کے موقع پر رسول اللہؐ کا سر مبارک مونڈھنے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: یہ سعادت حضرت ابو مویہبہؓ کو حاصل ہوئی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بتایئے صلح حدیبیہ کی نقول کس صحابیؓ نے تحریر کی تھیں؟

جواب: حضرت محمدؓ بن مسلمہ نے حضرت علیؓ کے تحریر کردہ صلح کے مسودہ کی نقلیں تیار کیں۔ (طبقات۔ استیعاب۔ اسد الغابہ)

سوال: غزوہ بنو قینقاع میں مدینہ میں کس صحابی کو نائب بنایا گیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے اس موقع پر حضرت ابولبابہؓ بن عبدالمنذرؓ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ (زاد المعاد۔ سیرت ابن ہشام۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: حضورؐ کے کس غلام کو حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں دفتر دیوان میں لگایا گیا؟

جواب: حضرت ابولقیط کو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد میں دفتر دیوان میں لگایا ہوا تھا۔ (الفاروقؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بتایئے مسجد قبا کے لئے کس صحابی نے زمین عطیہ دی تھی؟

جواب: حضرت کلثومؓ بن الہدم انصاری نے مسجد قبا کے لئے زمین دی تھی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: آنحضرتؐ غسل فرماتے تو کون سے صحابی پردہ کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ابو السمحؓ اس وقت دروازے پر پہرہ دیا کرتے تھے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: سفر کے دوران کون سے صحابی حضورؐ کے لئے خیمہ نصب کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ابو رافعؓ ایسے موقعوں پر رسول اللہؐ کے لئے خیمہ نصب فرمایا کرتے تھے۔ (اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے کون سے صحابی آنحضرتؐ کے برتن سے وضو کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ام سلمہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو ابراہیمؓ۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: علم فقہ کی بنیاد رکھنے کا اعزاز کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے علم فقہ کی بنیاد رکھی۔

(خلفائے راشدینؓ۔ الفاروقؓ۔ تاریخ اسلام۔ طبقات)

سوال: بتایئے قبا میں اپنے قیام کے دوران ایک مرتبہ وعظ کے لئے حضورؐ کس صحابی کے گھر تشریف لے گئے؟

جواب: آپؐ وعظ و تبلیغ کے لئے حضرت سعدؓ بن خیثمہ انصاری کے گھر تشریف لے گئے تھے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: صلح حدیبیہ کے موقع پر حضورؐ نے اپنے نعلین مبارک، اپنا پیراہن اور موئے مبارک کس صحابی کو عطا فرمائے؟

جواب: یہ سعادت حضرت جعثم الخیرؓ کو نصیب ہوئی۔ (اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: مدینے کے لوگ کس صحابی کے ذریعے حضورؐ سے سفارش کراتے تھے؟

جواب: حضرت اسامہؓ بن زید حضورؐ سے دوسروں کے لئے سفارش کیا کرتے تھے۔

(طبقات۔ غلامان محمدؐ۔ اصابہ)

سوال: جنگ کے دوران فوج تک ضروری احکامات پہنچانے کا کام کس صحابی کے ذمے تھا؟

جواب: حضرت بلال حبشیؓ جنگ کے دوران حضورؐ کے احکامات دوسرے سپاہیوں تک پہنچاتے تھے۔ (غلامان محمدؐ۔ مغازی رسول۔ طبقات)

سوال: بتایئے کس صحابی کے حق میں رسول اللہؐ نے مسجد نبوی میں دس مرتبہ دعا کرائی؟

جواب: حضرت صخرؓ بن علیہ کے لئے دس مرتبہ دعا کرائی۔ انہوں نے طائف فتح کیا تھا۔ (تاریخ طبری۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہ)

سوال: کون سے صحابی حضورؐ کے مراسلات کی حفاظت کرتے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن ارقم کی تحویل حضورؐ کے تمام مراسلات رہتے تھے اور وہ ان کی حفاظت کرتے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ فرامین نبوی)

سوال: غزوۂ خندق کے دوران کس صحابی کو حضورؐ کا محافظ بننے کا اعزاز ملا؟

جواب: اس موقع پر یہ خدمت حضرت زبیرؓ بن العوام کے حصے میں آئی۔

(سیر الصحابہؓ۔ سو صحابہؓ۔ حیات صحابہؓ۔ درخشاں پہلو)

سوال: جنگ بدر کے موقع پر کس صحابی کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس کی تمام تجاویز منظور ہوئیں؟

جواب: رسول اللہؐ نے اس موقع پر حضرت خبابؓ بن منذر کی تمام تجاویز قبول فرمائیں۔ (تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ تاریخ ابن کثیر)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ کے ساتھ اونٹنی قصویٰ پر کون سوار تھا؟

جواب: آپؐ عرفات روانہ ہوئے تو حضرت اسامہؓ بن زید آپؐ کے ساتھ قصویٰ پر سوار تھے۔ (تاریخ اسلام۔ اصابہ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: حضورؐ حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ روانہ ہوئے تو کون آپ کے ساتھ سوار تھا؟

جواب: اس موقع پر حضرت فضلؓ بن عباس اونٹنی قصویٰ پر آپ کے ساتھ سوار تھے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اسد الغابہ۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے بیان صالح نامی چشمہ کس صحابی نے خرید کر وقف کر دیا؟

جواب: حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ نے یہ چشمہ خرید کر عوام الناس کیلئے وقف کر دیا ہے۔

(سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: بصرہ آباد ہوا تو حضرت عمرؓ نے کس صحابی کو مسلمانوں کی تعلیم کے لئے وہاں بھیجا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مغفل مزنی کو حضرت عمرؓ نے لوگوں کی تعلیم کیلئے بھیجا۔

(اصابہ۔ استیعاب۔ الفاروقؓ)

سوال: بتایئے مسجد نبوی کے لئے گارا کس صحابی نے بنایا تھا؟

جواب: حضرت طلقؓ بن علی نے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت گارا بنایا تھا۔

(اسد الغابہ۔ اصابہ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے قصویٰ پر بیٹھ کر خطبہ دیا تو کون سے صحابی نے کپڑا تان کر سایہ کیا؟

جواب: حضرت اسامہؓ بن زیدؓ رسول اللہؐ پر کپڑا تان کر سایہ کئے ہوئے تھے۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جن کنکریوں سے رمی کی وہ کون سے صحابی لائے تھے؟

جواب: رسول اللہؐ کے لئے یہ خدمت انجام دینے کا اعزاز حضرت عبداللہؓ بن عباس کو حاصل ہوا۔ (تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ زاد المعاد)

سوال: حجۃ الوداع میں کس صحابی نے رمی جمار کے وقت حضورؐ پر چادر سے سایہ کیا؟

جواب: حضرت فضلؓ بن عباس نے اس موقع پر چادر سے حضورؐ پر سایہ کر رکھا تھا۔

(اسد الغابہ۔ طبقات۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: حضور اقدسؐ کی لحد مبارک کھودنے کا اعزاز کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت ابوطلحہؓ انصاری نے رسول اللہ ﷺ کی لحد مبارک کھودنے کا شرف حاصل کیا۔ (محمد عربیؐ انسائیکلو پیڈیا۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: فتح مکہ کے وقت کن دو صحابہ کے چہروں سے رسول اللہ ﷺ نے گرد صاف کی تھی؟

جواب: حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت مقدادؓ بن اسود کے چہروں پر سے حضورؐ نے کھڑے ہو کر گرد صاف کی۔ وہ اپنے گھوڑوں پر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تھے۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر کس صحابی نے چھڑکاؤ کیا تھا؟

جواب: یہ اعزاز حضرت بلال حبشیؓ کو حاصل ہوا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: بتائیے غزوۂ بدر میں حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کی انگلیاں کیسے شہید ہوگئی تھیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کی انگلیاں شہید ہوگئیں۔ (مغازیٔ رسولؐ۔ طبقات۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: رسول اللہ ﷺ کا تکیہ مبارک کن صحابیؓ کے پاس ہوتا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود حضورؐ کا تکیہ مبارک اکثر اپنے پاس رکھتے جو سفر میں کام آتا۔ (اصابہ۔ مدارج النبوۃ)

سوال: رسول اللہ ﷺ غسل فرماتے تو اپنی پشت مبارک کس صحابی سے ملواتے تھے؟

جواب: حضرت ابوالسمحؓ اکثر یہ خدمت انجام دیتے تھے۔ (مدارج النبوۃ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: غزوۂ بدر میں کس صحابیؓ کا نیزہ ٹیڑھا ہوگیا تھا جو حضورؐ نے اپنے پاس رکھ لیا؟

جواب: لڑتے لڑتے حضرت زبیرؓ بن العوام کا نیزہ ٹیڑھا ہوگیا تھا جو یادگار کے طور پر حضورؐ نے اپنے پاس رکھ لیا۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد ازواج مطہراتؓ کی نگرانی کس صحابی کے سپرد تھی؟

جواب: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف امہات المومنین کی خدمت کرتے تھے۔

(طبقات۔ مستدرک حاکم)

سوال: مسجد قبا کی تعمیر کے وقت رسول اللہ ﷺ کس صحابی کے چہرے پر لگی مٹی صاف کرتے تھے؟

جواب: حضرت عمارؓ بن یاسر کے چہرے پر لگی ہوئی مٹی حضورؐ اپنے دست مبارک سے صاف کرتے تھے۔ (مدارج النبوۃ۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ہجرت مدینہ کے وقت حضورؐ کے حکم سے لوگوں کے ساتھ کس نے خطاب کیا تھا؟

جواب: حضرت ثابتؓ بن قیس نے استقبال کے لئے آنے والے لوگوں سے خطاب کیا۔ (اسد الغابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: کون سے صحابی مدینہ منورہ میں پولیس کے فرائض سرانجام دیتے تھے؟

جواب: حضورؐ کے حکم پر حضرت سعدؓ بن عبادہ یہ کام کیا کرتے تھے۔

(اصابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: فتح مکہ کے دن رسول اللہ کو کس صحابی نے آب زم زم سے وضو کرایا تھا؟

جواب: حضرت عباسؓ نے حضور کو اس دن آب زم زم سے وضو کرایا تھا۔

(مدارج النبوۃ۔ اسوۂ صحابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: ام المومنین حضرت عائشہؓ کے گھر رسول اللہ کی خدمت کون سے صحابی کرتے تھے؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت رافعؓ۔

(سیرت عائشہؓ۔ تذکار صحابیات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: رحلت سے قبل حضورؐ نے کس صحابی سے لے کر مسواک کی تھی؟

جواب: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ حضورؐ نے ان سے لے کر مسواک کی۔ (سیرۃ النبی۔ سیرت رسولؐ۔ ضیاء النبی)

سوال: آنحضرتؐ کس صحابی کو اخراجات کے لئے روزانہ دو درہم عطا فرماتے؟

جواب: آپؐ حضرت عتابؓ بن اسید کو روزانہ کے اخراجات کیلئے دو درہم عنایت فرماتے۔ (مستدرک حاکم۔ اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے رسول اللہؐ کو آخری غسل کس صحابی نے دیا تھا؟

جواب: آپ کو آخری غسل حضرت جعفرؓ اور حضرت عقیلؓ نے دیا۔ حضرت علیؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ (محمد عربی انسائیکلوپیڈیا۔ سیرت ابن ہشام)

سوال: غزوۂ تبوک کے موقع پر کون سے صحابی رسول اللہؐ کے ساتھ سوار تھے؟

جواب: حضرت سہیلؓ بن بیضاء آنحضرتؐ کے ساتھ سواری پر تھے۔

(سیرت ابن اسحاق۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے حضرت اسماءؓ بن حارثہ اسلمی کو کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب: رسول اللہؐ ان کے ذریعے قبیلہ بنو اسلم کو مذہبی احکامات بھیجا کرتے تھے۔

(استیعاب۔ سیرت ابن ہشام۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: کون سے صحابی قیدیوں کو مکہ سے مدینے لے جایا کرتے تھے؟

جواب: حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد غنوی قیدیوں کو لے جانے پر مامور تھے۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اسوۂ صحابہؓ)

سوال: حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ کی سواری کا انتظام کس صحابی کے سپرد تھا؟

جواب: اس موقع پر حضرت معمرؓ بن عبداللہ کے ذمے حضورؐ کی سواری کا انتظام کرنا تھا۔

(مستدرک حاکم۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: بتایئے کون سے صحابی تیرہ مرتبہ مدینہ میں رسول اللہؐ کے نائب بنے؟

جواب: حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ مختلف موقعوں پر تیرہ مرتبہ مدینہ میں حضورؐ کے نائب مقرر ہوئے۔

(تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: سب سے زیادہ تیز دوڑنے والے صحابی رسول کون تھے؟

جواب: حضرت سلمہؓ بن اکوعؓ سب سے زیادہ تیز دوڑتے تھے اور گھوڑ سواروں کو بھی پکڑ لیتے تھے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بتایئے کس صحابی نے مشرکین مکہ سے بچنے کیلئے حضورؐ کو اپنے قلعہ میں رہنے کی دعوت دی تھی؟

جواب: حضرت طفیل بن عمرو دوسی نے ہجرت مدینہ سے پہلے حضورؐ سے کہا تھا کہ آپ ان کے قلعہ میں تشریف لے آئیں۔

(اسد الغابہ۔ اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: کس صحابی نے غزوۂ حنین کے موقع پر حضورؐ کی خدمت میں نیزے پیش کیے تھے؟

جواب: حضرت نوفلؓ بن حارث کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ انہوں نے تین ہزار نیزے حضورؐ کی خدمت میں پیش کیے۔ (اسوۂ صحابہؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

﴿سب سے پہلے صحابیؓ﴾

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ مدینہ کے قبرستان جنت البقیع میں سب سے پہلے کون سے صحابی دفن ہوئے؟

جواب: جنت البقیع میں سب سے پہلے حضرت عثمانؓ بن مظعون کو دفن کیا گیا۔

(اسد الغابہ۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے تاریخ اسلام میں سب سے پہلے کس صحابی نے گول شکل کے درہم بنوائے؟

جواب: تاریخ اسلام میں سب سے پہلے حضرت عبداللہؓ بن زبیر نے گول درہم بنوائے تھے۔ (طبقات۔ سیر الصحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: کس صحابیؓ نے مکہ میں اعلانیہ قرآن پاک کی سب سے پہلے تلاوت کی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے سب سے پہلے مکہ میں اعلانیہ تلاوت قرآن کی۔

(حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: تاریخ اسلام میں سب سے پہلے کس صحابی کو جلاوطن کیا گیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت ابو محجنؓ ثقفی کو جلاوطن کیا گیا۔ انہیں حضرت عمرؓ نے جلاوطن کیا تھا۔ (دائرہ معارف اسلامیہ۔ اصابہ)

سوال: بتایئے اسلام کے نام پر سب سے پہلے قتل کس مسلمان کے ہاتھوں ہوا؟

جواب: حضرت واقدؓ بن عبداللہ نے اسلام کے نام پر پہلا قتل ایک مشرک عمروؓ بن حضرمی کا کیا۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ استیعاب)

سوال: سب سے پہلے کس مسلمان نے گھر میں مسجد بنا کر نماز ادا کی؟

جواب: سب سے پہلے حضرت عمار بن یاسرؓ نے گھر میں مسجد بنا کر نماز پڑھی۔

(طبقات۔ اصابہ۔ اسد الغابہ)

سوال: اسلام کی پہلی درسگاہ کس صحابی کی نگرانی میں قائم ہوئی؟

جواب: حضرت عبادہؓ بن صامت کی نگرانی میں قرأت کا سب سے پہلا مدرسہ قائم ہوا۔ وہ اصحاب صفہ کے پہلے استاد تھے۔ (مستدرک حاکم۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: مسلمانوں نے مصر فتح کیا تو وہاں سب سے پہلی مسجد کس صحابی نے بنوائی؟

جواب: مصر میں سب سے پہلی مسجد حضرت عمروؓ بن العاص نے بنوائی۔

(فتوح البلدان۔ تاریخ طبری۔ طبقات)

سوال: بتایئے سب سے پہلے فرامین رسول اللہؐ جمع کرنے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟

جواب: حضرت نعمانؓ بن بشیر کو سب سے پہلے مکتوبات نبوی جمع کرنے کا شرف

حاصل ہوا۔ (دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: اسلام کی خاطر مکہ میں سب سے پہلی خونریزی کس کے ہاتھوں ہوئی؟

جواب: اسلام کی خاطر سب سے پہلی خونریزی حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے ہاتھوں ہوئی۔ (تاریخ اسلام۔ زادالمعاد)

سوال: بتایئے مسجد نبوی میں سب سے پہلے روشنی کا بندوبست کس صحابی نے کیا تھا؟

جواب: مسجد نبوی میں سب سے پہلے حضرت تمیم داریؓ نے چراغ جلائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے مولیٰ سراجؓ نے۔ (طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: سب سے پہلے ایک ہی قبر میں کون سے دو صحابی دفن کیے گئے؟

جواب: سب سے پہلے ایک ہی قبر میں شہدائے احد حضرت حمزہؓ اور حضرت عبداللہؓ بن جحش دفن کیے گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ تاریخ طبری)

سوال: کس خلیفہ راشدؓ نے سب سے پہلے اپنے دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ نے سب سے پہلے اپنے دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھ کر مضبوط کیا۔ (عثمان غنیؓ۔ ذوالنورینؓ۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: مکہ میں سب سے پہلے کس صحابی کو مستقل مؤذن مقرر کیا گیا؟

جواب: سب سے پہلے مکہ میں حضرت محذورہؓ کو مستقل مؤذن مقرر کیا گیا۔ انہوں نے حضورؐ کے حکم پر اسلام قبول کرنے سے پہلے اذان دی تھی۔ (اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے سب سے پہلے کس صحابی نے نماز تراویح باجماعت پڑھنے کا اہتمام کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے نماز تراویح باجماعت پڑھنے کا آغاز کیا۔ (اسد الغابہ۔ مستدرک حاکم۔ الفاروقؓ)

سوال: روم سے تعلق رکھنے والے کس صحابی نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا؟

جواب: اسلام قبول کرنے والے پہلے رومی، حضرت صہیب رومیؓ تھے۔ اگرچہ آپ عربی النسل تھے لیکن روم سے ہجرت کی۔

سوال: رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے مدینہ منورہ میں کس صحابی کی نماز جنازہ پڑھی؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت اسعدؓ بن زرارہ کی نماز جنازہ پڑھی۔

(طبقات۔ اسد الغابہ۔ اصحابہؓ)

سوال: اس صحابی رسول ﷺ کا نام بتادیں جس نے سب سے پہلے نعت رسول پڑھی؟

جواب: سب سے پہلے نعت رسول حضرت حسانؓ بن ثابت نے پڑھی تھی۔

(حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو۔ حیاۃ صحابہؓ)

سوال: کیا آپ جانتے ہیں کہ حبشیوں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: حبشیوں میں سب سے پہلے حضرت بلالؓ نے اسلام قبول کیا۔

(تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ سیر الصحابہؓ۔ زاد المعاد)

سوال: بتایئے کس صحابی رسول کو سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت عبداللہؓ بن جحش کو امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ زاد المعاد)

سوال: حضرت علیؓ نے اپنی پہلی زرہ کب اور کسے فروخت کی؟

جواب: حضرت علیؓ نے اپنی پہلی زرہ حضرت عثمان غنیؓ کو فروخت کی۔ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے شادی کے وقت۔ (خلفائے راشدین۔ علیؓ)

سوال: فتح مکہ کے بعد سب سے پہلے کون سے صحابی بیت اللہ میں داخل ہوئے؟

جواب: فتح مکہ کے بعد سب سے پہلے حضرت بلالؓ، حضرت عثمانؓ بن طلحہ اور حضرت اسامہؓ بن زید بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ طبقات)

سوال: بتایئے مدینہ منورہ میں برجیاں اور مینارے کس کی نگرانی میں بنائے گئے؟

جواب: حضرت کعبؓ بن مالک کی نگرانی میں رسول اللہؐ نے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے برجیاں اور منارے تعمیر کرائے۔ (دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: سب سے پہلے کس خلیفہ راشدؓ نے گھوڑوں پر زکوٰۃ نافذ کی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے گھوڑوں پر زکوٰۃ نافذ کی۔

(الفاروقؓ۔ خلفائے راشدینؓ۔ دائرہ معارف اسلامیہ)

سوال: یہ بتادیجئے کہ حضورؐ نے سب سے پہلے کس صحابی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی؟

جواب: رسول اللہؐ نے سب سے پہلے حضرت براءؓ بن معرور کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: پھانسی سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے کا طریقہ سب سے پہلے کس صحابی نے شروع کیا؟

جواب: حضرت خبیبؓ نے سب سے پہلے شہادت سے قبل دو رکعت نماز ادا کی۔

(استیعاب۔ اسد الغابہ۔ البدایہ والنہایہ)

سوال: حضرت عثمانؓ کو پہلی بار کب مدینہ منورہ کا نائب مقرر کیا گیا؟

جواب: رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کو پہلی بار غزوۂ غطفان کے موقع پر مدینے میں اپنا قائم مقام بنایا۔ (عثمان غنیؓ۔ خلفائے راشدینؓ۔ المغازی)

سوال: صحابہ میں سب سے پہلے حافظ قرآن کون تھے؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ سب سے پہلے حافظ قرآن صحابی تھے۔

(عثمان غنیؓ۔ خلفائے راشدینؓ۔ طبقات حفاظ صحابہ)

سوال: بیعت رضوان کے موقع پر حضورؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے سب سے پہلے صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: حضرت سنانؓ بن ابی سنان نے سب سے پہلے بیعت رضوان میں بیعت کی تھی۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں سب سے پہلی بڑی جنگ کونسی لڑی گئی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں لڑی جانے والی پہلی جنگ یرموک تھی۔

(الفاروق۔ فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: مسجد نبوی کی پہلی تعمیر کی نگرانی کرنے والے صحابی کا نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت عمارؓ بن یاسر نے مسجد نبوی کی پہلی تعمیر کی نگرانی کی۔

(اصابہ۔ طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: اس خوش قسمت صحابی کا نام بتا دیں جسے مدینہ میں سب سے پہلے حضورؐ نے آزاد کرایا؟

جواب: مدینہ منورہ میں حضورؐ نے سب سے پہلے حضرت سلمان فارسیؓ کو خرید کر آزاد کیا۔ (سیر الصحابہؓ۔ اسد الغابہ۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے صحابی کون تھے؟

جواب: حضرت براءؓ بن معرور نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر سب سے پہلے بیعت کی۔ (تاریخ طبری۔ زاد المعاد۔ سیرۃ ابن ہشام)

سوال: انصار میں سے حضورؐ پر سب سے پہلے اسلام لانے والے خوش قسمت صحابی کا نام بتا دیں؟

جواب: انصار میں حضرت اسعدؓ بن زرارہ سب سے پہلے حضورؐ پر ایمان لائے۔

(انصار صحابہؓ۔ اصابہ۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: سب سے پہلے حبشہ کی سرزمین پر کس صحابی نے قرآن کی تلاوت کی؟

جواب: حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے سامنے سورۃ مریم کی آیات پڑھی تھیں۔ (استیعاب۔ سیرۃ ابن ہشام۔ محمد عربی انسائیکلوپیڈیا)

سوال: بیوی بچوں کو چھوڑ کر پہلے مدینہ ہجرت کرنے والے صحابی کا نام بتا دیجئے؟

جواب: حضرت سلمہؓ بن اکوع سب سے پہلے بیوی بچوں کو چھوڑ کر مدینہ ہجرت کر گئے۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ۔ مہاجرین)

سوال: مکہ میں مسلمانوں نے سب سے پہلا جلوس کب نکالا؟

جواب: مسلمانوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے مسلمان ہونے پر مکہ میں سب سے پہلے جلوس نکالا۔ (اسد الغابہ۔ طبقات۔ سیر الصحابہ)

سوال: کس صحابی رسولؐ نے حضورؐ کی رحلت کے بعد پہلا خطبہ پڑھا۔

جواب: رسول اللہؐ کی وفات کے بعد پہلا خطبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پڑھا تھا۔

(سیرت ابن اسحاق۔ البدایہ والنہایہ۔ اصابہ)

سوال: بیت اللہ میں اپنے اسلام کا اعلان کرنے والے صحابی کون سے تھے؟

جواب: حضرت ابوذر غفاریؓ نے سب سے پہلے بیت اللہ میں اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ (دائرہ معارف اسلامیہ۔ طبقات۔ انصار صحابہ)

سوال: رسول اللہؐ نے کھلے عام تبلیغ کی اجازت دی تو سب سے پہلے کس نے تبلیغ کی؟

جواب: حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح، حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ نے حضورؐ کے حکم سے پہلی مرتبہ اعلانیہ تبلیغ کی۔ (زاد المعاد۔ اسد الغابہ۔ اصابہ)

سوال: مدینہ منورہ میں مسلمانوں نے کس کی امامت میں نماز باجماعت کا آغاز کیا؟

جواب: مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے سب سے پہلے امام حضرت مصعبؓ بن عمیر تھے۔ (تاریخ اسلام۔ تاریخ طبری۔ رحمت للعالمین)

سوال: مکہ میں سب سے پہلے فقہ کی بنیاد رکھنے والے صحابی کا نام بتادیجئے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن عباس نے مکہ میں سب سے پہلے فقہ کی بنیاد رکھی۔

(سیر الصحابہؓ۔ اصابہ۔ استیعاب)

سوال: غزوۂ خندق باقاعدہ لڑائی نہیں ہوئی۔ کبھی کبھی مقابلے کی نوبت آجاتی۔ اس جنگ میں سب سے پہلے کون سے صحابی زخمی ہوئے؟

جواب: غزوہ خندق میں سب سے پہلے حضرت سعدؓ بن معاذ زخمی ہوئے۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: مسلمانوں میں سب سے پہلے کس بچے کا نام رسول اللہؐ کے نام پر محمد رکھا گیا؟

جواب: حضرت محمدؓ بن مسلمہ کا سب سے پہلے نام محمد رکھا گیا۔

(اسد الغابہ۔ انصار صحابہؓ۔ طبقات)

سوال: غزوۂ خیبر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: غزوۂ خیبر میں سب سے پہلے حضرت محمودؓ بن مسلمہ انصاری شہید ہوئے۔

(المغازی۔ مغازی رسول۔ زاد المعاد۔ طبقات)

سوال: کس انصاری صحابی نے حضورؐ سے سورۃ یوسف پڑھی اور ساتھ لے گئے؟

جواب: حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان سب سے پہلے سورۃ یوسف مدینہ منورہ لے گئے تھے۔　(سیرۃ المصطفیٰ۔ انصار صحابہؓ۔ اصابہ)

سوال: بتائیے دنیائے اسلام کا پہلا جیل خانہ کس نے بنوایا تھا؟

جواب: دنیائے اسلام کا پہلا جیل خانہ حضرت عمرؓ نے حضرت صفوانؓ بن امیہ کا مکان خرید کر بنایا۔　(فتوح البلدان۔ الفاروقؓ۔ خلفائے راشدینؓ)

سوال: سب سے پہلے کس صحابی کے پورے خاندان نے مکہ میں اسلام قبول کیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت یاسرؓ کا خاندان اللہ اور اس کے نبیؐ پر ایمان لایا۔

(تاریخ اسلام۔ سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: بتایئے بیت اللہ میں سب سے پہلے کس صحابی نے اذان دی تھی؟

جواب: خانہ کعبہ میں حضرت بلالؓ نے سب سے پہلے اذان دی تھی۔

(طبقات۔ تاریخ اسلام۔ اسد الغابہ)

سوال: جنگ احد میں سب سے پہلے کس شہید کی نماز جنازہ پڑھی گئی؟

جواب: سب سے پہلے شہید حضرت حمزہؓ تھے جن کی نماز جنازہ حضورؐ نے پڑھائی۔

(اصابہ۔ اسد الغابہ۔ طبقات)

سوال: مکہ میں سب سے پہلا نعرۂ تکبیر کب لگایا گیا؟

جواب: مکہ میں سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ کے ایمان لانے پر مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ یہ پہلا نعرہ حضرت ارقمؓ کے گھر پر لگا۔

سوال: علی الاعلان مدینہ ہجرت کرنے والے سب سے پہلے صحابی کون سے تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے علی الاعلان مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔

(تاریخ اسلام۔ الفاروقؓ۔ سیرت ابن اسحاق)

سوال: مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ بتایئے وہاں سب سے پہلے کون سا بچہ پیدا ہوا؟

جواب: حبشہ میں مہاجر مسلمانوں کے ہاں سب سے پہلے حضرت عبداللہؓ بن جعفر پیدا ہوئے۔

(سیرت ابن ہشام۔ اسد الغابہ)

سوال: حضرت خالدؓ بن ولید فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے اسلام لائے۔ بتایئے وہ سب سے پہلے کس جنگ میں شریک ہوئے؟

جواب: اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید نے سب سے پہلے غزوۂ موتہ

میں شرکت کی۔ (طبقات۔ جرنیل صحابہؓ)

سوال: غزوۂ بدر میں شہید ہونے والے پہلے انصاری صحابی کا نام بتادیں؟

جواب: سب سے پہلے انصاری شہید صحابی کا نام حضرت حارثہؓ بن سراقہ تھا جو غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ (اصحاب بدرؓ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: اسلام کے پہلے مبلغ اور پہلے سفیر کا نام بتائیے؟

جواب: حضرت مصعبؓ بن عمیر اسلام کے پہلے مبلغ اور پہلے سفیر تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔ ضیاء النبیؐ۔ سیرت سرور عالمؐ)

سوال: اس صحابی کا نام بتادیں جس نے مسجد نبوی میں سب سے پہلے اذان دی؟

جواب: مسجد نبوی میں سب سے پہلی اذان حضرت بلال حبشیؓ نے دی تھی۔

(مہاجرینؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ بلالؓ)

سوال: تاریخ اسلام میں مکہ کے پہلے گورنر کون تھے؟

جواب: مکہ میں سب سے پہلے گورنر حضرت عتابؓ بن اسید تھے۔ انہیں حضورؐ نے فتح مکہ کے بعد گورنر مقرر فرمایا۔ (اصابہ۔ استیعاب۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: بتایئے مشرکین مکہ نے سب سے پہلے کس صحابی کو پھانسی دی تھی؟

جواب: حضرت خبیبؓ سب سے پہلے مسلمان تھے جنہیں (مشرکین کی طرف سے) پھانسی پر چڑھایا گیا۔ (طبقات۔ سیرۃ ابن اسحاق)

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کرنے والے سب سے پہلے صحابی کون تھے؟

جواب: سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (تاریخ اسلام۔ سیرۃ ابن اسحاق۔ اصابہ)

سوال: رسول اللہؐ کے معراج پر تشریف لے جانے کی تصدیق کرنے والے سب سے

پہلے مسلمان کا نام بتائیں؟

جواب: سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضورؐ کے معراج پر تشریف لے جانے کی تصدیق کی۔ (صدیق اکبرؓ۔ زادالمعاد۔ مختصر سیرۃ الرسولؐ)

سوال: بتایئے مدینہ منورہ کی پہلی مردم شماری کے مطابق صحابہؓ کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: مدینہ منورہ کی سب سے پہلی مردم شماری کے مطابق صحابہؓ کی تعداد پندرہ سو تھی۔ (صحیح بخاری)

سوال: حبشہ کی سرزمین پر سب سے پہلے کس صحابی نے وفات پائی؟

جواب: حضرت عدیؓ بن نضلہ کا سب سے پہلے حبشہ میں انتقال ہوا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ طبقات۔ سیر الصحابہؓ)

سوال: مدینہ منورہ میں سب سے پہلا جمعہ کس صحابی کے گھر پر پڑھایا گیا؟

جواب: مدینہ منورہ میں سب سے پہلے جمعہ حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے گھر پر پڑھا گیا۔ (طبقات۔ اسدالغابہ۔ اصابہ)

سوال: بصرہ فتح کرنے کے بعد سب سے پہلی نہر کی کھدائی کا آغاز کس صحابی کے ہاتھوں ہوا؟

جواب: بصرہ میں سب سے پہلے نہر کی کھدائی کا افتتاح حضرت معقلؓ بن یسار نے کیا تھا۔ (فتوح البلدان۔ تاریخ طبری)

سوال: بنوزریق کے محلے کی مسجد میں کس صحابی نے نماز باجماعت کا اہتمام کیا؟

جواب: مسجد زریق میں سب سے پہلے حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان نے نماز ادا کی۔ (طبقات۔ اصابہ۔ اسدالغابہ)

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے سب سے پہلے نماز تراویح کا اہتمام کیا۔ بتایئے کس صحابی نے جماعت کرائی؟

جواب: حضرت ابیؓ بن کعب انصاری نے نماز تراویح میں مردوں کی سب سے پہلے امامت کی اور حضرت تمیم داریؓ نے عورتوں کی۔ (مستدرک حاکم)

سوال: مدینہ منورہ میں بنو سالم کی مسجد کا سب سے پہلا امام کون تھا؟

جواب: حضورؐ نے حضرت عتبانؓ بن مالک انصاری کو بنو سالم کی مسجد کا سب سے پہلا امام مقرر فرمایا۔ (سیرت ابن اسحاق۔ استیعاب۔ انصار صحابہؓ)

سوال: بتایئے صحابہؓ میں سب سے پہلے کس صحابی کی اولاد کو ترکہ عصبہ شرعی ملا؟

جواب: حضرت سعدؓ بن ربیعؓ انصاری کی اولاد کو سب سے پہلے ترکہ عصبہ شرعی ملا۔

(طبقات۔ اصابہ)

سوال: بتایئے مدینہ منورہ کی طرف سے سب سے پہلے کس صحابی نے ہجرت کی تھی؟

جواب: مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے پہلے صحابی حضرت ابو سلمہؓ بن عبدالاسد تھے۔ (مہاجرینؓ۔ سیر الصحابہؓ۔ طبقات)

سوال: سب سے پہلے کس صحابی نے السلام علیک یارسول اللہ کہا؟

جواب: تاریخ اسلام میں سب سے پہلے ان الفاظ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کا شرف حضرت ابوذر غفاریؓ کو حاصل ہوا۔

(حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو)

متفرق سوالات

سوال: بتایئے کن روایان حدیث صحابہؓ سے ایک ہزار سے زائد احادیث مروی ہیں۔

جواب: مندرجہ ذیل سات السابقین امت نے ایک ہزار سے زائد احادیث روایت کی ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس	۲۶۶۰ حدیثیں
۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ	۲۲۱۰ حدیثیں

۳۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمر ؓ ۱۶۳۰ حدیثیں

۴۔ حضرت جابر ؓ بن عبداللہ انصاری ؓ ۱۵۴۰ حدیثیں

۵۔ حضرت انس ؓ بن مالک انصاری ۱۲۸۶ حدیثیں

۶۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ ۱۱۷۰ حدیثیں

(سیر الصحابہ ؓ۔ اصابہ۔ طبقات۔ اسد الغابہ)

سوال: کون سے مؤذن رسول ؐ حضرت عمار ؓ بن یاسر کے غلام تھے؟

جواب: حضرت سعد ؓ بن عامر۔ (سیرت سرور عالم ؐ۔ محمد عربی انسائیکلو پیڈیا۔ اصابہ۔ سیر الصحابہ ؓ)

سوال: خانہ کعبہ کی کلید برداری کن صحابی کے خاندان کو ملی تھی؟

جواب: حضرت ابو عثمان شیبہ بن عثمان عبدری ؓ کو۔

سوال: غزوۂ احد کے کن دو شہداء کو میدان احد کی بجائے شہر میں دفن کیا گیا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن سلمہ انصاری ؓ کو ان کی والدہ حضرت انیسہ ؓ بنت عدی کی درخواست پر۔ حضرت مجذر ؓ بن زیاد ان کے جگری دوست تھے۔ وہ بھی اس لڑائی میں شہید ہو گئے تھے۔ دونوں دوستوں کو مدینہ لے جا کر دفن کیا گیا تھا۔

سوال: وصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن صحابی ؓ کا لقب تھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت خدیجہ ؓ کے فرزند (جو پہلے خاوند ابو ہالہ سے تھے) اور حضور ؐ کے ربیب (پروردہ سوتیلے بیٹے) حضرت ہند ؓ بن ابی ہالہ کا۔

سوال: دو بھائی حضرت ہند ؓ بن حارثہ اور اسماء بن حارثہ ؓ اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر رہا کرتے تھے اور آپ ؐ کی خدمت کرتے تھے یہ کل کتنے بھائی تھے اور ان کا قبیلہ کون سا تھا؟

جواب: آٹھ بھائی تھے اور ان کا تعلق بنو اسلم سے تھا۔

سوال: اسلام میں ظہار (بیوی کو حرام کرنے کے لئے کہہ دینا کہ تو میری اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں) کا پہلا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: جب حضرت اوسؓ بن صامت نے اپنی بیوی حضرت خولہؓ بنت ثعلبہ سے ظہار کیا۔

سوال: فتح مکہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابیؓ کو مکہ کے بازار کا نگران مقرر فرمایا؟

جواب: حضرت سعیدؓ بن سعید کو۔

سوال۔ ری امت میں ایک شخص ہوگا صلہؓ " اس کی شفاعت سے جنت میں کثیر تعداد میں لوگ داخل ہوں گے۔" حضور اقدسؐ نے یہ الفاظ کن صحابیؓ کے بارے میں ارشاد فرمائے؟

جواب: حضرت صلہؓ بن اشیم عدوی کے بارے میں۔

سوال: اس مخنث صحابیؓ کا نام بتایئے جن کو حضورؐ نے اپنے گھروں کے اندر آنے سے منع فرما دیا تھا؟

جواب: حضرت ماتع یا ہیت کو۔ محاصرہ طائف کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آ گیا تھا جس کے بعد حضورؐ نے یہ حکم دیا۔

سوال: عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بنو خطمہ نے اپنے محلے میں ایک مسجد تعمیر کی تھی اس میں امام کون تھا؟

جواب: ایک صحابیؓ حضرت عبداللہؓ بن عمیر خطمی۔

سوال: حضورؐ کے ایک خدمتگار صحابی اکثر حضورؐ کے دروازوں پر پڑے رہتے۔ نام بتایئے؟

جواب: قبیلہ بنو اسلم کے حضرت ابوفراس ربیعہؓ بن کعب۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابیؓ سے فرمایا: ''جب تم راہ خدا میں جہاد کی نیت سے نکل آئے اور پھر لڑائی سے پہلے تمہیں بخار آ جائے اور اس بخار سے تم وفات پا جاؤ تب بھی تم شہید ہو گے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن ذوالبجادین ہے۔ وہ جنگ سے پہلے ہی بخار سے وفات پا گئے۔

سوال: حضرت مانعؓ کون تھے؟

جواب: ایک مخنث صحابیؓ جو فاختہ بنت عمرو کے آزاد کردہ غلام تھے۔ قبول اسلام کے بعد کوئی گھریلو خدمت انجام دینے کے لئے امہات المومنینؓ کے حجروں میں چلے جایا کرتے تھے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں کے ذمے کون سی خدمت تھی؟

جواب: حضرت انسؓ بن مالک کے ذمے گھریلو ضروریات کا بندوبست کرنا۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے ذمے جوتا اور مسواک کی نگرانی۔ حضرت عقبہؓ بن عامر جہنی کے ذمے خچروں کی نگہبانی اور سفر کے انتظامات۔ حضرت اسلعؓ بن شریک کے ذمے لگام کی دیکھ بھال اور اونٹنی کی نگرانی۔ حضرت بلالؓ بن رباح کے ذمے اذان، مصارف اور اخراجات۔ حضرت ایمنؓ کے ذمے وضو اور استنجہ کا پانی اور لوٹا۔ حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی کے ذمے انگوٹھی کی نگرانی جس میں مہر بنی ہوئی تھی۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ولہریداروں کے نام بتایئے؟

جواب: حضرت سعدؓ بن معاذ، حضرت ذکوانؓ بن عبد قیس، حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری، حضرت زبیرؓ، حضرت عباد بن بشیرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت

ابوایوبؓ انصاری اور حضرت بلالؓ۔

سوال: اونٹوں کی نگہداشت کون کرتے تھے؟

جواب: حضرت خالدؓ بن یسار بن عوف غفاری۔

سوال: حضورؐ کے اونٹ پر کجاوہ رکھنا اور اتارنا کن کے ذمہ تھا؟

جواب: حضرت اسلمؓ بن شریک بن عوف، ان کو صاحب راحلۃ النبی بھی کہا جاتا ہے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے کون سے صحابی آواز دے کر بلایا کرتے تھے؟

جواب: مردوں کو حضرت براءؓ بن مالک اور عورتوں کو حضرت انجشہؓ آواز دیتے تھے۔

سوال: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اب تک آپؐ کے گھر کے اندر جاتا تھا لیکن اب میں بالغ ہوگیا ہوں (اب میرا اندر جانا ٹھیک نہیں) یہ الفاظ کن صحابیؓ کے تھے؟

جواب: حضورؐ کے خدمتگار حضرت بکیرؓ بن شواخ لیثی کے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکر کیا دعا دی تھی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: "اے اللہ! اس کی بات کو ہمیشہ سچا رکھ اور اسے ہمیشہ مظفر ومنصور کر"

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابہؓ کو کہاں کہاں مؤذن مقرر فرمایا تھا؟

جواب: حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی میں، حضرت عمروؓ ابن مکتوم کو بھی مسجد نبوی میں یہ دونوں صحابہؓ باری باری اذان دیتے تھے۔ حضرت ابو محذورہؓ کو مکہ مکرمہ مسجد حرام میں اور حضرت سعدؓ قرظ کو مسجد قبا میں۔

سوال: دور نبویؐ کے چند حدی خوانوں کے نام بتایئے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ بن رواحہ، حضرت انجشہؓ، حضرت عامر بن اکوع اور سلمہؓ بن اکوع۔

سوال: حضرت بلالؓ تو مسجد نبوی کے مؤذن تھے۔ مسجد قبا کے مؤذن کون تھے؟

جواب: حضرت سعدؓ القرظ وہ حضرت بلالؓ کی غیر حاضری میں مسجد نبوی میں بھی اذان دیتے تھے۔

سوال: حضرت سعدؓ القرظ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: سعد بن عائذ۔ وہ حضرت عمارؓ بن یاسر کے غلام تھے۔

سوال: حضرت سعدؓ القرظ نے کب وفات پائی؟

جواب: ۷۴ھ میں اور دو بیٹے عمار اور عمر یادگار چھوڑے۔

سوال: مسجد نبوی کے ایک مؤذن حضرت بلالؓ تھے دوسرے مستقل مؤذن کا نام بتایئے؟

جواب: حضرت عمروؓ بن ام مکتوم، حضرت بلالؓ اذان دیتے اور یہ تکبیر کہتے۔ بعض اوقات اس کے برعکس ہوتا۔

سوال: مسجد نبوی میں اکثر فجر کی اذان کون دیتا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہؓ (عمرو) ابن ام مکتوم۔

سوال: حضورؐ کے مقررین میں سے کسی چھ کے نام بتایئے؟

جواب: خلفائے راشدینؓ کے علاوہ، حضرت جعفر طیارؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت حذیفہؓ اور حضرت بلالؓ۔

سوال: بیت اللہ میں سب سے پہلے اذان دینے کا شرف کسے حاصل ہوا؟

جواب: حضرت بلالؓ کو۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کب حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی کا مؤذن مقرر فرمایا؟

جواب: ۱ھ میں۔

سوال: کس صحابیؓ کو اذان پڑھنا خود حضورؐ نے سکھایا تھا؟

جواب: حضرت ابو محذورہؓ بن معیر کو۔ پھر آپؓ سولہ سال کی عمر میں مکہ (مسجد حرام) کے موذن مقرر ہوئے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعروں کی تعداد ایک سو بہتر ہے۔ ان میں مرد ولی اور خواتین شاعروں کی تعداد بتایئے؟

جواب: ایک سو ساٹھ مرد اور بارہ خواتین۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت ابو زید انصاریؓ کو دعوت اسلام کا خط دے کر عمان کے کس حاکم کے پاس بھیجا تھا؟

جواب: وہاں کے رئیسوں عبید و جیفر کے نام۔ یہ دونوں بھائی مجوسی تھے اور اسلام لائے حضورؐ نے حضرت عمروؓ بن عاص کو عمان کا عامل مقرر کر دیا۔
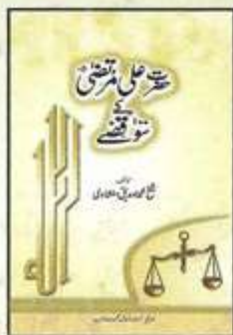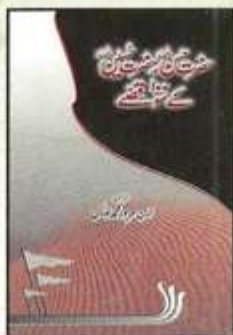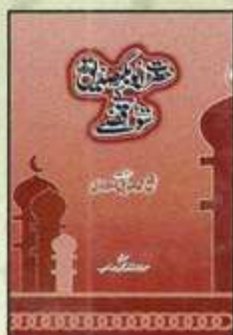
Areeb Publications
1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2 (India)
Ph : 23282550 • e-mail : apd@bol.net.in

Arshia Graphics-9810344487